اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول،افسانہ،کالم آرٹیکل یا شاعری

پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

https://wa.me/923444499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ!اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

مکمل ناول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسٹر پوزیسیو زلو

دیازہرہ

ZNZ Zubi Novels Zone

"ہمیں اتنا مال ہی چاہیے اگر تم دو گے تو ٹھیک ہے ورنہ ہم کسی اور سے لے لیتے ہیں اور نا ہی تمہیں پچھلے مال کے پیسے ملے گے ____"!!

دو آدمی جو سوٹ بوٹ میں پینتیس چھتیس سال کے لگ رہے تھے میز پر ہاتھ باندھے بولے اُن کی بات پر دوسری جانب کرسی پر بیٹھے شخص کے ساتھ کچھ فاصلے پر کھڑے گارڈ نے فوراً گوٹ سے ریوالور نکال کر اُن پر تان دی تھی جس سے کرسی پر کروفر سے بیٹھے شخص کے ماتھے پر ناگواری سے بل آئے۔۔۔۔

مہمان ہے وہ ہمارے فیضی گن نیچے کرو خوامخواہ وہ ڈر جائے گے "۔۔۔۔۔

شہادت کی انگلی اٹھاتے اس نے سر نفی میں ایک مرتبہ ہلایا تو سامنے بیٹھے دونوں آدمیوں کی جان میں جان آئی تھی فیضی نے گن واپس کوٹ میں ڈال لی۔۔۔۔

وہ سمجھ گیا تھا اُس کا بوس مہمان نوازی کو اچھے سے ترجیع دینے والا ہے اب۔۔۔!!

"ہمارے پیچھے بھی بہت سپورٹ ہے اگر تم ہمیں مال نہیں دو گے تو نقصان تمھارا ہو گا"۔۔۔۔

وہ دونوں آدمی کرسی سے اٹھتے ہوئے بولے اور میز پر پڑا بیگ اٹھاتے آگے کی جانب بڑھے۔۔۔۔

"اوٹاوا صرف تم سے نہیں چلتا"۔۔۔

جاتے جاتے اُن میں سے ایک آدمی اُسے دیکھتے طنز سے بولا

مقابل کے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ آئی تھی اُس کی اوشن بلو آئیز چمک اٹھی جیسے چمکیلے کرسٹلز

امید ہے آپ کا سفر اچھا گزرے"۔۔۔۔۔"

وہ کرسی سے کھڑے ہوتے بولا اور اُن لوگوں سے پہلے کمرے سے باہر نکل گیا اُس کے ہاتھ میں پکڑی سٹک کی ٹک ٹک ہوٹل کی راہداری میں آواز پیدا کرتی عجیب ہولناک وحشت کو بیان کر رہی تھی۔۔۔۔

اُن دونوں آدمیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور باہر کی جانب قدم بڑھائے جب اچانک خاموش کمرے میں ایک ہلکی سی آواز گونجی اور پھر ایک تیز آواز بیگ کے نیچے گرنے کی۔۔۔۔!!

فیضی چلتے ہوئے اُن کے پاس آیا تھا جو زمین بوس ہوئے پڑے تھے اُس نے اپنی گن صاف کی اور اُن میں سے ایک کے ہاتھ میں پکڑا دی تھی جہاں اُن کے قریب خون پھیلا ہوا تھا۔۔۔

!ایکچولی بوس "آخری سفر" کہنا بھول گے تھے "۔۔۔۔"

وہ دھیرے سے مسکراتے بولا اور پھر کمرے سے باہر نکلتے کوٹ سے موبائل نکالتے ایک نمبر ڈائل کرتے موبائل کان کو لگایا تھا

!!۔۔۔۔



وہ ابھی ابھی باتھ لے کر نکلا تھا گیلے بال ماتھے پر چپکے ہوئے تھے بلیک پینٹ پہنے وہ شرٹ لیس سا آئینے کے سامنے کھڑا تھا اوشن

بلیو آئیز سرد تھی کسرتی جسم واضع ہو رہا تھا کھڑی مغرور ناک، عنابی لب، اور گردن کی ابھرتی نسیں بلاشبہ وہ ایک پر کشش شخص تھا اتنا کہ کوئی اسے ایک بار دیکھتا تو شاید کئی سو بار اُس کے بارے میں سوچتا۔۔۔۔۔!!

موبائل پر ہوتی بیل پر اُس نے یس کا بٹن پریس کیا اور فون سپیکر پر لگایا تھا۔۔۔۔!!

"اسیل ایڈم"۔۔۔!! وہ دو آدمی کہاں ہے؟ سخت سی آواز سپیکر سے ابھری تھی جس پر مقابل کے صاف شفاف ماتھے پر ناگواری سے بل آئے تھے۔۔۔

"تم نے انہیں مار دیا۔۔۔؟؟ تم کیا سمجھتے ہو خود کو اب ان کے لوگ ہنگامہ کرے گے۔۔۔۔!!

تم کیا چاہتے ہو تمھارا سفر بھی اچھا نا گزرے"۔۔۔۔وہ " الماری کی جانب قدم بڑھاتے بولا اور وہاں سے وائٹ شرٹ نکالی آنکھوں میں سرد پن بڑھا اور لہجے میں سفاکیت ابھری تو دوسری جانب موجود شخص کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی ۔۔۔۔

اسیل ایڈم م میں۔ت۔تو بس"۔۔۔۔"

موبائل کی دوسری جانب بیٹھے شخص کی کچھ دیر پہلے والی سخت آواز اب کہی غائب ہو چکی تھی اُس کے لہجے کی لڑکھڑاہٹ پر وہ استہزاء مسکرایا لیکن بس تین سیکنڈ کے لیے۔۔۔۔!!

"اُن کے لوگ جتنا بھونکنا چاہتے ہیں بھونکنے دو انہیں اور دوبارہ مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے کی نوبت آنے سے پہلے تم ایک اچھے سفر پر جا چکے ہو گے اور رہی بات خود کی تو تم بہتر جانتے ہو میں کون ہوں کیا مجھے تعارف کروانا پڑے گا۔۔۔۔؟؟

وہ بولتے بولتے سوالیہ ہوا تھا کف لنکس لگاتے اُس نے ایک نظر موبائل کو دیکھا لہجہ یوں تھا جیسے ابھی مقابل کے کچھ بھی غلط بولنے پر وہ اگلے ہی پل اُسے غائب کر دے گا۔۔۔۔۔۔

اوٹاوامیرا ہے اور یہ بات میں بار بار نہیں دہراؤں گا ڈارک"
ورلڈ پر صرف اسیل ایڈم کا راج ہے اور اگر کوئی میرے خلاف جا
رہا ہے تو اس کی مہمان نوازی کرنا مجھے اچھے سے آتا ہے
!!"۔۔۔۔۔۔

اُس کی آواز بہت ہلکی تھی لیکن اُس میں موجود وحشتِ درندگی
اعصابوں پر خوف طاری کرنے کو کافی
!! تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

م۔معافی چاہتا ہوں"۔۔۔۔"
دوسری جانب تیزی سے آواز ابھری تھی ڈر و خوف سے لبریز
!! آواز جسے سن کر وہ سکون سے مسکرایا۔۔۔

"میں ایک بے رحم بادشاہ ہوں معافی دینا میری لسٹ میں موت کے بعد آتا ہے"۔۔۔۔۔!!

وہ سفاکیت سے بولا تھا اور کال کٹ کر دی ورنہ دوسری جانب بیٹھا خوفزدہ شخص خود سے کال کٹ کر کے اپنی شامت نہیں بلوانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔!!

واقعی وہ ایک بے رحم انسان تھا اُس کے لیے لوگوں کو مار دینا مشکل کام نہیں تھا وہ ایک خوبصورت دکھنے والے ملک کے اندر جگہ جگہ اپنی طاقت کی دھونس دیکھا چکا تھا ڈارک ورلڈ کا بادشاہ اور اُس کا محل کینیڈا کے کیپٹل اوٹاوا میں تھا"۔۔۔۔۔!!

وہ لوگوں کو بڑی سے بڑی بات پر چھوڑ دیتا تھا اور کبھی کبھی چھوٹی سے چھوٹی بات پر مار دیتا اُسے سرخ رنگ سے محبت تھی لیکن شرط یہ تھی کہ سرخ رنگ خون کا ہو۔۔۔۔!!

وہ ڈارک ورلڈ میں ہونے والے ہر جرم سے واقف تھا ایسا کوئی انسان نہیں تھا ڈارک ورلڈ میں جس پر اُس کی نظر نا ہو اور ایسا کوئی انسان نہیں تھا ڈارک ورلڈ میں جو اُسے گرانا نا چاہتا ہو۔۔۔۔!!

وہ یہاں جرم کی دنیا میں کھڑا تھا سب سے اونچے مقام پر کیوں کہ وہ جنونی تھا وہ شاید اُن آدمیوں کو نا مارتا اگر وہ اُس کے اوٹاوا کو درمیان میں نا لاتے۔۔۔۔۔!!

اسیل ایڈم "خوبصورت خطرناک بادشاہ جس کی نفرت سے"
خوف آتا اور جس کی محبت سے جان نکل جاتی وہ عجیب
پراسرار شخص تھا اُسے خود کو گرانے والے لوگ پسند تھے بے حد
پسند۔۔۔۔!!

دروازے پر دستک ہوئی تھی اُس نے اپنا گرے کوٹ اٹھا کر پہنا
آنکھوں پر گلاسز لگائی ہاتھ میں مہنگی گھڑی اور پھر اُس کی پسندیدہ
چیز اُس کی کالی چھڑی تھی وہ ستائیس سالہ خوبرو نوجوان تھا لیکن
پھر بھی وہ کالی چھڑی رکھتا تھا نجانے کیوں لیکن وہ اُس کی پسندیدہ
تھی وہ اُسے خاص تھی۔۔۔۔۔!!

"کم اِن"۔۔۔۔!!

سنجیدہ سی آواز پر فیضی اندر داخل ہوا تھا ایک نظر اُس کے روم کو دیکھا نا جانے اُس شخص کو کالی چیزوں سے اتنا لگاؤ کیوں تھا ؟؟۔۔۔۔

!!اسیل ایڈم ہمیں نکلنا ہے"۔۔۔۔"

فیضی سر جھکائے مؤدب لہجے میں بولا جواب نا ملنے پر اُس نے نظر اٹھا کر اُس کی پشت کو دیکھا جو جوتوں کے پاس کھڑا نجانے کیا دیکھ رہا تھا فیضی تیزی سے آگے بڑھا تھا اور نیچے جھکتے جوتوں میں سے ایک کالے کلر کے جوتے اٹھانے لگا تھا جب تیزی سے اسیل ایڈم کی کالی چھڑی نے اُس کے ہاتھوں کو ایسا کرنے سے روکا !!۔۔۔۔۔

میری چیزوں کو ہاتھ مت لگاؤ ورنہ تمھیں خوامخواہ ساری زندگی" بغیر ہاتھوں کے گزارنی پڑے گی۔۔۔۔

وہ مدھم سرد لہجے میں بولا فیضی کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی وہ آخر جوتے ہی تو تھے لیکن وہ اچھے سے جانتا تھا وہ جوتے اُس کے تھے اور اپنی ہر چیز اُسے عزیز تھی وہ پاگل شخص تھا !! کم از کم فیضی کو یہی لگتا تھا۔۔۔۔

اس نے بلیک آکسفورڈ نکال کر پہنے اور باہر نکلا تھا فیضی بھی چلتے ہوئے اُس کے پیچھے گیا جیسے ہی وہ گھر سے باہر نکلتے گاڑی کے پاس پہنچا گارڈ نے آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولا تھا وہ خاموشی سے اندر بیٹھا اور پھر فیضی اگلی سیٹ پر بیٹھا اُس کی گاڑی گھر سے باہر نکلی تھی جس کے آگے تین گاڑیاں تھی اور پیچھے کئی گاڑیاں تھی

یوں جیسے سڑک پر چلتی وہ گاڑیاں اندر بیٹھی شخصیت کی شہرت و دولت کا منہ بولتا ثبوت ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

مطلوبہ جگہ پر پہنچتے گاڑی رو کی گارڈ نے دروازہ کھولا اور وہ بڑے کروفر سے باہر نکلا تھا وہ آگے چل رہا تھا اور اس کے پیچھے کئی گارڈز گنز لیے چل رہے تھے۔۔۔!!

وہ رو کا اور پلٹ کر فیضی کو ایک سرد کٹیلی نظر سے دیکھا فیضی نے سر جھکایا۔۔۔۔

کتنی بار کہا ہے تمھیں میں نے کہ اِس فوج کو اٹھا کر میرے پیچھے" مت لایا کرو کیا جان عزیز نہیں ہے تمھیں"۔۔۔۔!!

وہ آنکھیں چھوٹی کرتے سخت لہجے میں بولا فیضی منمنا کر رہ گیا تھا

۔۔۔

اسیل ایڈم تم اچھے سے جانتے ہو تم کون ہو تمھیں مارنے کو کئی" لوگ انتظار میں ہے کیا میں تمھیں مرنے دوں"۔۔۔۔؟؟

فیضی لاپرواہ ہوا وہ واحد شخص تھا جو اسیل ایڈم کے سامنے زبان کھولتا تھا وہ شروع سے اُس کے ساتھ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے پسند ہے لوگوں کا مجھے مارنے کی خواہش کرنا اُن کا پیٹھ پیچھے" اپنی طاقت دیکھانا اور پھر میرے سامنے آنے پر میرے آگے جھک جانا

اور دوبارہ میری فکر مت کرنا ورنہ اس گستاخی کی قیمت تمھیں مہنگی پڑ سکتی ہے "

وہ طنزیہ مسکرایا فیضی نے ایک نظر اُس کی چمکتی آنکھوں میں دیکھا اور پھر اُس کی شرٹ کو جس کے اوپر کے تین بٹن کھولے ہوئے تھے فیضی نے نظریں پھیری فیضی نے شدت سے چاہا کہ کوئی دیوار اُس سے آکر ٹکرا جائے

بٹنز کو بند کرو اسیل ایڈم کچھ لڑکیاں ہمارے لیے بھی چھوڑ دو"

!!"____

فیضی ہنکارا بھرتے بولا تھا بلاشبہ سامنے کھڑا شخص اپنی ایک چھوٹی سی حرکت سے بھی کسی کا سکون، چین لوٹ سکتا تھا فیضی کی بات پر مقابل نے اسے سخت نظروں گھورا۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ تھا تمھیں مرنے کا شوق ہوا چلا ہے کہ تم اسیل" !!ایڈم اوٹاوا کے ڈان کو حکم صادر کرو"۔۔۔۔

وہ سفاکیت سرد لہجے میں بولا کہ فیضی کو اپنا حلق خشک پڑتا محسوس ہوا تھا فیضی نے فورا دو قدم پیچھے کو لیے تھے جس پر اسیل ایڈم کی آنکھیں چمکی اسے پسند تھا لوگوں کو خوف میں مبتلا کرنا !!۔۔۔۔

وہ پلٹا اور اندر کی جانب بڑھا فیضی اب بھی اس سے کئی قدموں کا فاصلے بنائے اس کے پیچھے چل رہا تھا وہ واقعی دوسروں کو خوفزدہ کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا

💖💖

ایسے منہ پھلا کر کیوں بیٹھی ہو"۔۔۔۔ "

ثمرین نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اُسے ہلایا تھا جو نجانے کون سی دنیا میں گم تھی۔۔۔۔

یار لاسٹ اسائمنٹ اچھی نہیں گئی ذرا بھی میں پڑھائی پر فوکس" !نہیں کر پا رہی تجھے تو گھر کی کنڈیشن پتہ ہے"۔۔۔۔۔۔

منہ پھلائے وہ اداسی سے بولی تھی ثمرین نے ہنکارا بھرا وہ جانتی تھی اُس کی فیملی کنڈیشن کو

"کیا آنٹی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے"۔۔۔؟ ثمرین نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے گویا اسے تسلی دی تھی اُس نے نفی میں سر ہلایا اداسی اُس کے خوبصورت چہرے پر واضع تھی۔۔۔۔!!

"تم فکر مت کرو یمن سب ٹھیک ہو جائے گا چلو کلاس میں چلے شاید سر آج بھی اسائمنٹ اٹھا کر دے"۔۔۔۔

ثمرین نے برا سا منہ بنایا تھا جس پر یمن ہنس دی تھی ایسا نہیں تھا وہ پڑھائی میں اچھی نہیں تھی بلکہ وہ سکالرشپ پر اس یونیورسٹی میں پڑھ رہی تھی لیکن پچھلے دو ہفتوں سے وہ بہت پریشان تھی اُس کی ماں کی طبیعت زیادہ ہی خراب ہو گئی تھی جنہیں ہارٹ پرابلم تھی!۔۔۔۔۔

اور اوپر سے اُس کی چھوٹی بہن کے سکول کے اخراجات اسی وجہ سے وہ اپنی سٹڈی پر فوکس نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔۔۔

یمن چلو بھی"۔۔۔۔"

ثمرین نے اس کا کندھا ہلاتے اسے واپس سے ہوش دلایا تھا سر کو اثبات میں ہلاتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی وہ دونوں کلاس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔!!

جب ہر طرف جیسے شور اٹھا تھا ایک بلیک کلر کی ہیوی بائیک یونیورسٹی گیٹ سے اندر داخل ہوئی تھی اور بغیر آگے آنے والوں کی پرواہ کیے تیزی سے دوڑ رہی تھی شاید اس پر سوار شخص کو جلدی تھی یا وہ پاگل تھا بائیک ان کی طرف آ رہی تھی یمن کو

اپنی حساسیت سن ہوتی محسوس ہوئی تھی جب ثمرین نے تیزی سے اس کا بازو پکڑے اسے سائیڈ پر کیا بائیک گزر گئی اور پھر یمن کا اٹکا سانس بحال ہوا تھا یک دم اس کی چھوٹی سی سرخ ناک پر غصہ سوار ہوا تھا۔۔۔۔۔!!

جبکہ مقابل نے ایک جگہ بائیک روکی بائیک سے اترتے ہیلمیٹ سر سے اتارتے اس نے اپنے بھورے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا کئی لڑکیاں اس کی جانب بھاگی تھی اور کئی لڑکے اس کی نیو ماڈل کی بائیک کو اشتیاق سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

بدتمیز"۔۔۔"

یمن کے منہ سے بے اختیار نکلا تھا وہ سمجھ گئی تھی وہ کوئی امیر زادہ تھا جو پہلے یوں یونیورسٹی میں بائیک اتنی تیزی سے گھسا لایا اور اب کروفر سے بغیر کسی کی پرواہ کیے چلتا پروفیسر حمدان کمال کے آفس کی طرف جا رہا تھا لڑکیاں اس کی پشت کو گھور رہی تھیں مگر وہاں پرواہ کیسے تھی شاید اسے ان سب چیزوں کی عادت تھی

۔۔۔۔

ایسے نہیں بولو یار تم جانتی ہو کس قدر ہینڈسم اور ہاٹ ہے وہ اتنا" اٹیٹوڈ تو بنتا ہے"۔۔۔۔۔

ثمرین نے اس کے ساتھ چلتے اسے ٹوکا یمن نے برا سا منہ بنایا تھا ساتھ اسے ایک خفیف سی گھوری سے نوازا۔۔۔

شرم کرلو کچھ کس طرح کے الفاظ استعمال کر رہی ہو اور اسے "
اٹیٹوڈ نہیں بد تمیزی اور خود سری بولتے ہے بے حد فضول
ہے "۔۔۔۔۔۔

یمن نے آنکھیں گھومائی وہ کلاس میں انٹر ہو چکے تھے اُسے ہلکی سی جلن محسوس ہوئی تھی اس انجانے شخص سے جس کے شخصیت !! بتاتی تھی اس کے پاس سب کچھ ہے ہر آسائش۔۔۔۔۔

سر جھٹکتی وہ اپنی کتاب پر جھکی تھی سٹوڈنٹس آنا شروع ہو چکے تھے اور پھر آخر میں پروفیسر کے ساتھ وہ بھی کلاس میں داخل ہوا تھا اچانک شروع ہوئی چہ میگوئیوں پر اُس نے سر اٹھا کر دیکھا بلیک شرٹ پر بلیو جینز پہنے، ہلکے بھورے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ماتھے پر دو بل ڈالے کالی آنکھیں پروفیسر کے چہرے پر

گاڑھے، ہلکی بھوری بڑھی بئیرڈ، چھ فٹ سے نکلتا قد ہاتھ میں گھڑی پہنے وہ سنجیدہ سا پروفیسر کو سن رہا تھا۔۔۔۔۔

یمن کو لگا جو الفاظ ثمرین نے کچھ دیر پہلے اس کے لیے بولے تھے وہ بہت کم تھے بے شک وہ بہت خوبصورت تھا اس نے تیزی سے پلکیں جھپکیں اور نظریں اس کے چہرے سے ہٹائی تھی کلاس شروع ہو چکی تھی وہ بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا سب کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھی لیکن اس مغرور شہزادے نے ایک بار بھی کسی کی طرف دیکھنے کی حماقت نہیں کی تھی یمن نے ناک چڑھائی

۔۔۔۔

سٹوڈنٹس آج جو میں اسائمنٹ دینے والا ہوں وہ بہت "
امپورٹنٹ ہے میک شیور کے آپ سب ٹھیک سے کرے اس
کے مارک آپ کو فائنل میں ملے گے یہ آپ لوگوں کا آخری
سال ہے سو اچھے سے اپنا بیسٹ دے سب سٹوڈنٹس دو کی ٹیم
میں اسائمنٹ تین دن بعد جمع کروائے گے کلئیر۔۔۔۔۔۔؟؟
پروفیسر حمدان کمال سب پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے بولے تھے
پوری کلاس نے یس میں جواب دیا تھا۔۔۔

یارا اگر میرا پیئر اس ہینڈسم کے ساتھ بنا تو میں اسے کڈنیپ کر "
لوں گی"۔۔۔۔
ثمرین یمن کے کان میں گھستی بولی تھی یمن نے عجیب سی
نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"اتنا بھی وہ کوئی حسین نہیں ہے کہ تم جرم کرتی پھیرو اس کے پیچھے لگ کے"۔۔۔

یمن نے اسے گھورتے ہوئے تنبیہ کی جس پر ثمرین دانت نکالنے لگی۔۔۔۔

"رول نمبر ون زیرو سیون۔۔۔؟پروفیسر کی آواز پر وہ دونوں چونکی تھی پروفیسر نے آنکھیں چھوٹی کرتے یمن کو دیکھا جس نے ابھی ہاتھ کھڑا کیا تھا اسے شدید شرمندگی محسوس ہوئی تھی شاید ثمرین سے باتوں پر وہ پروفیسر کی آواز پر دھیان نہیں دے پائی تھی جواب اسے گھور رہے تھے۔۔۔۔۔

"رول نمبر ون ون سیون"۔۔۔۔۔

پروفیسر کے بولنے پر سب نے سکون سے بیٹھے اس مغرور انسان کو دیکھا یمن کی آنکھیں ایک پل کو پھیلی تھی شرمندگی مزید بڑھ گئی۔۔۔۔۔

" جاذب کمال "اینڈ مس یمن وحید "آپ دونوں"

پروفیسر کے بولنے پر جاذب کمال نے گردن موڑے "یمن وحید "کو ایک نظر دیکھا تھا یمن نے دیکھا اس مغرور زادے کے چہرے پر سر تا پیر اس کا جائزہ لینے کے بعد نخوت بھرے تاثرات ابھرے تھے پوری کلاس اُسے یک دم خود پر ہنستی ہوئی محسوس ہوئی تھی مقابل نے نظریں پھیر لی اور کلاس کی توجہ یمن سے ہٹ گئی تھی۔۔

کیا وہ اتنا اہم تھا لوگوں کے لیے۔۔۔۔۔؟

مس یمن آپ کا پچھلا اسائمنٹ بھی ٹھیک نہیں تھا میک شیور "
یہ پرفیکٹ ہو اور وائز آپ نقصان جھیل سکتی ہے "۔۔۔۔۔۔
پروفیسر نے سنجیدگی سے کہتے رجسٹر اٹھایا تھا کلاس کا ٹائم ختم ہو
چکا تھا وہ کلاس سے نکل گے " جاذب کمال " بھی پاکٹس میں ہاتھ
ڈالے ببل گم منہ میں ڈالے اب کلاس سے باہر نکل چکا تھا پوری
کلاس یوں اس کے پیچھے باہر نکلی جیسے وہ کسی ریاست کا شہزادہ ہو
اور باقی سب اُس کے غلام یمن نے برا سا منہ بنایا تھا۔۔۔۔

تم کتنی لکی ہو یمن تمھیں اس کے ساتھ اسائمنٹ بنانے کا "
موقع ملا ہے "۔۔۔۔۔

ثمرین بری طرح ایکسایٹڈ ہوئی تھی وہ دونوں کلاس سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔

کلاس میں کبھی دیکھا تو ہے نہیں اُسے میں نے یہ آخری سمسٹر" تک پہنچ کیسے گیا ہے"۔۔۔

یمن کتابیں سینے سے لگائے پر سوچ انداز میں بولی اُسے ابھی بھی جاذب کمال کی خود پر پڑی نخوت بھری نظر بھولی نہیں تھی

۔۔۔۔

مائی لو جینئس لوگوں کو یوں روز آنے کی ضرورت نہیں ہے" اور ساری یونیورسٹی اسے جانتی ہے خاص کر لڑکیاں نجانے کس دنیا میں رہتی ہو تم"۔۔۔۔۔

ثمرین نے اس کے کندھے پر بازو پھیلائے شاعرانہ انداز میں کہا جس پر یمن نے لب دبائے بامشکل ہنسی روکی تھی۔۔۔۔۔۔

اچھا میں پھر اُس سے پوچھ لوں کچھ پوائنٹس پھر ہالف میں کر" لوں گی ہالف وہ کرلے گا"۔۔۔

یمن اثبات میں سر ہلاتے بولی تو ثمرین نے اسے چمکتی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔!!

زیادہ میسنی مت بنو"۔۔۔۔"

اس کے کندھے پر دھموکا رسید کرتے یمن گھورتے ہوئے آگے بڑھی تھی جبکہ ثمرین کلس کر رہ گئی۔۔۔۔

تم اور تمھارے دوسری دنیا سے آئے الفاظ "۔۔۔۔"

ثمرین نے پیچھے سے جلتے ہوئے ہانک لگائی تھی کیوں کہ یمن عجیب الفاظ بولتی تھی خاص کر "میسنی"۔۔۔۔!! جو کم از کم ثمرین کو اپنے ذہن کے اوپر سے گزرتے معلوم ہوتے تھے !!۔۔۔۔۔۔



!! ایکسکیوزمی۔۔۔۔"

بڑا سا دوپٹہ کندھے پر ٹھیک کرتے وہ پوری ہمت سے بولی تھی لیکن پھر بھی اتنی لڑکیوں کو وہاں اُس کے قریب جمع دیکھ اُسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی معلوم ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

ایکسکیوزمی مسٹر جاذب کمال"۔۔۔۔۔"

ایک قدم آگے بڑھاتے وہ اب قدرے تیز لہجے میں بولی کہ سب لڑکیوں نے چونک کر اسے دیکھا اور ساتھ ہی اُن سب کی آنکھوں میں ناگواری اتر آئی تھی۔۔۔۔۔

!!کچھ پوائنٹس ڈسکس کر لیتے ہے پھر تم بتاد۔۔۔"

تم اسے کیسے حکم دے رہی ہو کہی کی مہارانی ہو تم۔۔۔۔؟؟"

ایک لڑکی خونخوار نظروں سے اسے گھورتے یمن کی بات کاٹ چکی تھی یمن نے اس لڑکی کو دیکھا جو ان سب میں سب سے زیادہ اسے بری طریقے سے گھور رہی تھی۔۔۔۔

میں نے تم سے بات نہیں کی میں ان سے بات کر رہی تھی"
۔۔۔۔! تم بتادو تم کون سا حصہ کرو گے میں یہاں کھڑی رہ کر تم
!! پر اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتی"۔۔۔۔۔
سنجیدگی سے کہتے اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا ایک تو وہ اس لاڈلے
نواب کو بلانے آئی تھی اوپر سے اُن عجیب غریب لباس پہنے
لڑکیوں کی باتیں سننی پڑ رہی تھی وہ آرام سے ٹیبل پر بیٹھا تھا
اچانک نیچے اترا تھا اس کے ماتھے پر ہلکے سے بل نمودار ہوئے
تھے۔۔۔۔

پہلی بات مجھے "تم" بلانے کا حق میں نے تمھیں نہیں دیا اور"
دوسری بات مجھے نہیں لگتا تمھارا وقت ضائع ہو رہا ہے تم نے جا
کر کمپنیاں تو چلانی نہیں ہے"۔۔۔۔۔

وہ اس کی حالت پر چوٹ کرتے طنزیہ بولا تھا یمن نے ایک نظر نیچے دیکھا شاید اُس کی نظریں تیز تھی شاید نہیں یقیناً جس نے اُس کی ٹوٹی جوتی نوٹ کی تھی یمن کو یک دم شرمندگی ہوئی تھی اور پھر غصہ اس کے ذہن میں سوار ہوا تھا۔۔۔۔۔!!

"اور جو تم مجھے تم بلا رہے ہو اُس کا کیا تمھیں بھی حق نہیں دیا میں نے میرے لیے یہ اسائمنٹ بہت ضروری ہے اگر کرنی ہے تو بتاؤ اور میں گھر جا کر کیا کرتی ہو تمھیں اس سے سروکار نہیں ہونا چاہیے کم از کم عیاشیاں تو نہیں کرتی اپنے باپ کے پیسوں پر ۔۔۔۔۔۔"

وہ تڑخ کر بولی تھی شاید وہ اس طرح اس لہجے میں نا بولتی اگر وہ لڑکیاں اسے دیکھتے ہنس نہیں رہی ہوتی جن کی نظریں اب اُس کی جوتی پر تھیں یمن کو اس پل سامنے کھڑا شخص زہر لگا تھا۔۔۔۔۔

"شٹ اپ یو بلڈی۔۔۔۔!! باپ تک مت جاؤ ورنہ تم ابھی مجھے جانتی نہیں ہو اور رہی بات اسائمنٹ کی مجھے نہیں بنانی ایک فٹیچر اور نالائق کے ساتھ اسائمنٹ جاؤ خود کر لو اور زبان !!"۔۔۔۔۔

وہ سخت غصے میں بولتے بولتے رکا تھا یمن یک دم اس کی دھاڑ پر پیچھے ہوئی تھی اسے محسوس ہوا مقابل غصے کا خاصا تیز تھا جو چھوٹی سی بھی بات خود پر برداشت کرنا خود کی توہین سمجھتا تھا۔۔۔۔۔

بندر کھوا پنی"۔۔۔"

ایک قدم اس کی جانب بڑھاتے وہ سنجیدگی سے بولا یمن نے

دانت پیستے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

فائدہ اتنے حسن کا جب انسان کی زبان ہی اچھی نا ہو سراسر پیسوں

کا گھمنڈ تھا اسے۔۔۔۔!!

"ٹھیک ہے پھر پروفیسر سے بات کیجئے گا آپ"۔۔۔۔۔!!

ناک پھلائے اُس نے مقابل کو سختی سے گھورا تھا اس کی ناک میں

پہنی نوز پن پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی گال سرخ ہو

رہی تھی وہ پلٹ گئی۔۔۔۔!!

اُس کی آنکھوں میں پانی تیر گیا تھا کیا پیسہ ہی سب کچھ ہوتا ہے کیا جس کے پاس پیسے نا ہو وہ انسان نہیں ہوتے کیا ضروری ہے ٹوٹے جوتوں والوں کو نیچا دیکھانا۔۔۔۔۔۔۔

میسنا کہی کا"۔۔۔۔"

پھسلتے آنسوؤں کو صاف کرتے وہ بار بار اسے یہی بول رہی تھی !!اسے افسوس تھا کہ وہ اس امیر زادے کے پاس گئی تھی۔۔۔۔

اب وہ کہاں جانتی تھی "جاذب کمال" واقعی چھوٹی سے چھوٹی بات تک برداشت نہیں کر پاتا تھا یہاں تک کہ اس کی ذات کے !!خلاف بولا گیا ایک "اف" تک بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔



اُس نے چاروں طرف نظر دوڑائی تھی لوگوں کا اتنا بڑا ہجوم تھا کہ گویا جیسے سمندر رہو ہر طرف ایک ہی نام کی پکار تھی ہوتی بھی کیوں ناوہ نام تھا ہی ایسا کہ لوگ سن کر ہی مسکرا دیتے تھے وہ نام جب بھی گونجتا ہر کسی کی آنکھیں چمک جاتی تھی ہر کوئی ایک دوسرے سے انجان بس اُس ایک آواز پر جھوم رہا تھا۔۔۔!!

"کایان سکندر"۔۔۔!!

ایک قدرے تیز سی آواز ابھری تھی جس پر اُس مغروریت کے بادشاہ نے اُس لڑکی کی جانب دیکھتے ایک آنکھ ونک کی تھی وہ سائیڈ سمائل سے مسکرایا اور کئی لڑکیوں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ٹھنڈی آہ بھری تھی

"!!کایان سکندر پلیز ون لائن"۔۔۔۔۔

وہاں کھڑے جھومتے ایک بڑے سے گروپ سے آواز ابھری اور پھر یہ جملہ زور پکڑتے پورے سٹیڈیم میں گونجنے لگا تھا ہر کسی کے زبان پر بس یہی ایک جملہ تھا۔۔۔!!

وہ کروفر سے چلتے سٹیج کے آخری سرے پر کھڑا ہوا تھا اُس کے ہاتھ میں مائیک تھا اُس نے جیسے ہی مائیک لبوں کے پاس کیا ایک

ہوٹنگ کا شور پھر سے ہوا میں گونجا تھا وہ دھیرے سے ہنسا یوں محسوس ہوا جیسے پورے اندھیرے میں کوئی چمکتی چیز نمودار ہوئی !! ہو اس کی ہنسی خوبصورت تھی۔۔۔۔

یا شاید وہ پورا کا پورا احسن کا منہ بولتا ثبوت تھا

شہد رنگ آنکھیں پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی چمکیلی سحر انگیز آنکھیں، سرخ و سپید رنگت، عنابی لب، ہلکی سی بئیر وہ اس وقت وائٹ ٹی شرٹ پر بلیک جینز پہنے وائٹ جوگرز میں سٹیج پر !! کھڑا دمک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بائیں ہاتھ کی دو انگلیوں میں کچھ نگینے چمک رہے تھے !!۔۔۔۔

وہ پیروں کے بل دھیرے سے جھکا۔۔۔!!اور وہاں کھڑی ایک لڑکی پر نظریں ٹکائی وہ دھیرے سے ہنسا۔۔۔!!اور نظریں پھیر لی اور وہاں کھڑی لڑکی کی ہلکی سی چیخ نکلی تھی۔۔۔۔

تو ہی ہے میرے دل کی تمنا"

!!تیری ہی یادیں ہر لمحہ۔۔۔۔

دے مجھے دے اپنا آنچل

دھوپ میں جلتا میں ہر پل

تجھ میں ہے کچھ ایسی گھٹا سا

جس کے لیے میں ہوں پیاسا سا

!!آ تو میری پیاس بجھا جا رہے۔۔۔

اُس کی آواز پورے سٹیڈیم میں گونجی تھی ایک پل کو ہر طرف خاموشی چھا گئی جیسے کوئی سحر کھینچا گیا ایسی خاموشی جو راحت دیتی ہو۔۔۔۔!!

دل رویا الٰہی تو آجا میرے ماہی
دل رویا الٰہی تو آجا میرے ماہی
میرے ماہی ماہی
تو آجا میرے ماہی

اُس حسن زادے کی آواز پھر سے گونجی تو وہاں ایک شور اٹھا تھا ایسا شور کہ وہ چمکتی آنکھوں سے مسکرایا اُسے اچھا لگتا تھا جب لوگ اُس کے لیے کریزی نس دیکھاتے تھے۔۔۔۔

وہ پلٹ گیا ایک لڑکے نے بھاگ کر اُس کے ہاتھ سے مائیک لیا تھا
اُس نے چمکتی ایک نظر سٹیج کے بلکل پاس کھڑی لڑکی پر ڈالی تھی
پھر وہ نظریں سرد ہو گئی تھی اُس کے پیچھے لاکھوں لوگوں کی
آوازیں گونج رہی تھی جو اُس کا نام پکار رہے تھے لیکن وہ ان سنی
کرتے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔!!
اپنے نام کی گونج سننے کی اُسے عادت تھی۔۔۔!

"کایان سکندر میرے بن جاؤ"۔۔۔۔!! وہ جیسے ہی باہر نکلا تھا
وہاں ایک الگ مجمع تیار تھا ایک لڑکی کی تیز آواز پر اُس نے ایک
نظر اس لڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔۔!!

!!ہارڈ ہے"۔۔۔"

وہ دھیرے سے بولا تھا لیکن وہاں کھڑے اُس کے کئی فینز اچھے سے سمجھ گے تھے جس پر اُس لڑکی نے برا سا منہ بنایا تھا۔۔۔

!!سر اس طرف پلیز"۔۔۔۔"

باڈی گارڈز لوگوں کو اُس تک پہنچنے سے روک رہے تھے وہ بڑے لاپرواہ انداز میں چل رہا تھا کئی دھڑکنوں کو کچلتے ہوئے شاید اُس کے نزدیک یہ سب عام تھا۔۔

!!مجھے فلیٹ جانا ہے"۔۔۔۔"

وینٹی وین کی طرف دیکھتے اُس نے پیچھے مڑ کر اپنے پرسنل اسسٹنٹ کو لاپرواہی سے کہا تھا۔۔۔

"بٹ سر شوآر گنائزر نے رکن۔۔۔!!"

"شٹ اپ اسد گاڑی نکلواؤ ہری اپ۔۔۔۔۔"

اسد کی بات کاٹتے وہ بدمزگی اور بے زاریت سے بولا تھا کچھ دیر پہلے والی چمک اور مسکراہٹ اس کے چہرے سے غائب تھی اسد اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔!!

گاڑی ریڈی ہونے کے سائن پر وہ اپنے گارڈز کے ساتھ وہاں سے نکل گیا تھا لوگوں کے ہجوم نے اُس کی گاڑی کا پیچھا کیا تھا اور پھر اُس ہجوم میں یک دم اداسی کی لہر دوڑ گئی لیکن وہاں پر واہ کیسے تھی ۔۔۔۔؟؟

کایان سکندر نے بیک سیٹ پر بیٹھے بیک ویو مرر سے دیکھا اُس کے گارڈز کی گاڑی کو اوورٹیک کرتے ایک کالی مرسیڈیز اُس کی گاڑی کے پیچھے آئی تھی وہ ہلکا سا مسکرایا تھا لیکن اس بار وہ مسکراہٹ عجیب تھی وہ مسکراہٹ سحر طاری کرنے سے زیادہ خوف طاری کر دینے والی تھی۔۔۔۔!!

سنجیدگی سے چلتے وہ گھر میں انٹر ہوا تھا انگلی میں پہنی رنگ گھوماتے وہ سیدھا کچن میں گیا تھا باہر گاڑی کے گھر میں انٹر ہونے کی آواز پر اُس کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا فریزر سے پانی کی بوتل نکالتے

اُس نے وہ ٹھنڈے پانی کی بوتل اتنی سردی میں بھی خود پر انڈیل لی تھی پانی کی بوندیں اُس کے بالوں سے ہوتی اُس کے چہرے پر پھسلتی اُس کی گردن تک گئی تھی۔۔۔۔!!

بوتل میز پر رکھتے وہ پلٹا تھا اپنے پیچھے کھڑی لڑکی کو دیکھ اُسے حیرت نہیں ہوئی تھی اُس کا چہرہ اب بھی سپاٹ تھا لیکن آنکھیں وہ شہد رنگ آنکھیں چمک رہی تھی۔۔۔۔

"کایان سکندر کیسے ہو تم۔۔۔۔؟؟ کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہو"

۔۔۔۔۔!!

مقابل لڑکی بڑی ادا سے چلتے اُس کے نزدیک جا رہی تھی اُس کے لبوں پر تراش شدہ مسکراہٹ تھی جبکہ مقابل کے چہرے پر اب سرد تاثرات تھے۔۔۔۔!!

"مجھے پتہ تھا تم مجھے پسند کرتے ہو تمھاری آنکھوں کی چمک واللہ شاید کسی دن ایک آدھ کی جان لے لے"۔۔۔۔
اُس کی گردن پر چمکتے پانی کے قطرے کو اپنی انگلی پر لیتے وہ چمکتی نظروں سے اُسے دیکھتے بولی۔۔۔۔

"ہنہہ"۔۔۔۔!!جان۔۔۔۔!!

مقابل نے دو لفظ ادا کیے تھے طنز بھرے الفاظ اس کے چہرے کو دیکھتے اُس کے جذبات کا اندازہ لگا پانا مشکل تھا بے حد مشکل

۔۔۔۔۔

کایان "۔۔۔۔"

اپنے مرمریں ہاتھ اُس کی طرف لے جاتے وہ رس گھولتے لہجے میں بولی تھی جب مقابل نے بے دردی سے اُس کا ہاتھ جھٹکا تھا وہ اُس کے سائیڈ سے ہوتے نکل گیا تھا وہ لڑکی دھیرے سے ہنسی اُسے کایان سکندر پسند تھا اور وہ اُسے کسی بھی حال میں پانا چاہتی تھی۔۔۔۔!! تو کیا۔۔۔۔؟؟ کایان سکندر تھا ہی ایسا کہ ہر لڑکی !! اُسے پانے کی خواہش کرے۔۔۔۔

وہ بھی اُس کے پیچھے کچن سے باہر نکلی تھی جہاں وہ سیڑھیوں پر چلتے اپنی ٹی شرٹ اتار چکا تھا اُس کا کسرتی جسم واضع ہوتا عجیب سا منظر پیش کر رہا تھا ٹی شرٹ سیڑھیوں پر پھینکتے وہ آگے کو بڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایما گہرا سا مسکرائی تھی وہ بھی سڑھیاں تیزی سے عبور کرتے اُس روم کی جانب بڑھی تھی جہاں وہ گیا تھا اُس کی کالی آنکھیں چمک رہی تھی

اُس نے ہلکے سے دروازہ کھولا تھا وہ کمرے میں انٹر ہوئی جہاں صرف ایک بیڈ پڑا تھا وہ بہت عام سا کمرہ تھا ایما کو شدید بے زاری ہوئی تھی اُسے لگا تھا کایان سکندر کا کمرہ کسی محل کی طرح شاندار

ہو گا لیکن وہ سخت مایوس ہوئی تھی پھر سر جھٹکتی وہ بیڈ پر بیٹھ گئی واشروم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی ایمان نے چاروں طرف نظر دوڑائی تھی۔۔۔!!

اُس کمرے میں ایک الماری تھی اور ایک بیڈ بس وہاں ڈریسنگ تک نہیں تھی وہاں ایک دیوار گیر تصویر ضرور تھی وہ بہت عجیب سی تصویر تھی۔۔۔

جہاں ہر طرف کالا آسمان تھا اور پہاڑی پر کھڑا لڑکا پہاڑی سے نیچے گرتی لڑکی کا ہاتھ کچھ یوں تھامے ہوئے تھا کہ کہنا مشکل تھا وہ لڑکا اُسے بچا رہا ہے یا پھر اُسے نیچے کھائی میں پھینکنے کا خواہشمند ہے۔۔۔۔

ایما کے تاثرات سراہنے والے ہوئے تھے واشروم کا دروازہ کھلتے اُس نے پلٹ کر دیکھا وہ ابھی بلیو ٹراؤزر میں تھا شرٹ لیس سا وہ ایما کے ہوش بری طرح اڑا چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کایان "۔۔۔۔"

ایما تیزی سے اٹھتے اُس کے قریب گئی تھی وہ اِس بات پر خوش تھی کہ کایان سکندر نے اُسے اپنے گھر آنے دیا تھا ورنہ وہ بہت روڈ تھا وہ بری طرح جھٹک دیتا تھا لوگوں کو اُن کے احساسات کو !!۔۔۔۔۔

میں بھی تمھیں بہت پسند کرتی ہوں مائی لو "۔۔۔۔۔"

ایما اُس کے کندھے پر سر رکھے بولی اُس کے نرم گداز لب کایان سکندر کے کندھوں پر ثبت تھے۔۔۔۔

"۔۔۔۔میں بھی!!

اپنا ہاتھ اُس کی کمر پر لے جاتے اُس نے ایما کو کھینچتے خود کے قریب کیا تھا ایما کھل کر مسکرائی اور کایان سکندر کی مسکراہٹ ۔۔۔۔؟؟ وہ بہت خطرناک تھی عجیب سی پراسرار۔۔۔۔۔

"کایان میں تمھیں بہت خوش رکھوں گی ہم دونوں ہمیشہ ساتھ خوش رہے گے"۔۔۔۔

ایمانازک انگلیوں کو بڑی ادا سے اُس کی گردن پر رب کرتے بہکے ہوئے لہجے میں بولی تھی اُس کے اندر سرشاری کا طوفان سا تھا وہ !!خوش تھی کہ کایان سکندر اب فقط اُس کا تھا۔۔۔۔۔

مجھے ایسا نہیں لگتا"۔۔۔۔۔"

اُس کی گردن پر لب رکھتے وہ گھمبیر مگر سرد لہجے میں بولا تھا ایما نے حیرانگی سے اُس کی آنکھوں میں دیکھا وہ دھیرے سے ہنسا تھا ایک ہلکی سی سائیڈ سمائل۔۔۔

اوو کایان تم نے مجھے ڈرا دیا"۔۔۔۔۔۔"

ایما اُس کے کندھے پر ہلکی سی چپت رسید کرتے کھکھلائی تھی

۔۔۔۔۔

ایسا کیا....؟"

اُس کی چمکتی آنکھوں میں دیکھتے وہ آئی آبرو آچکا کر بولا تھا ایما نے مدہوش ہوتے اُس کے بئیر ڈپر نازک لب رکھے تھے

!!۔۔۔۔۔

اُس کے گلے میں بانہیں ڈالتے وہ مزید اُس کے قریب ہوئی تھی جس پر وہ طنزیہ ہنسا تھا جھٹکتے سے اُسے گود میں اٹھائے وہ بیڈ تک لایا تھا۔۔۔۔!!

ایما اُس کے سینے میں منہ دیے چھپ رہی تھی جبکہ اُسے بیڈ پر لٹائے اُس کی آنکھیں نا صرف سرد تھی بلکہ اب اُن میں سرخی بھی چھانے لگی تھی۔۔۔۔۔

آئی لو یو کایان ہمیشہ میرے ساتھ رہنا"۔۔۔۔۔"

اُس کے چہرے پر نظر رکھتے وہ بہکی ہوئی آواز میں بولی تھی اُس کا انداز کسی کو بھی بہکا سکتا تھا اور سامنے بگڑا ہوا مغرور زادہ تھا

۔۔۔۔

!!ضرور"۔۔۔۔۔"

اُس کی گردن پر جھکتے وہ جا بجا اپنا لمس چھوڑتے دھیرے سے بولا اُس کی آنکھوں میں عجیب سی وحشت در آئی تھی بہت عجیب

۔۔۔

مکمل طور پر اُس پر حاوی ہوتے وہ اُس کے ہر نقوش کو بے دردی سے لبوں سے چھو رہا تھا اُس کی وحشت سے بھرپور آنکھیں

عجیب منظر پیش کر رہی تھی رات آہستہ آہستہ گزرتی جا رہی تھی اور ایما اپنی حرکتوں سے اسے بہکانے کی پوری کوشش میں تھی

۔۔۔۔

اُس نے بہت اونچے خواب دیکھے تھے وہ کایان سکندر کے خواب دیکھتی تھی اور آج بغیر کسی ٹھوس رشتے کے وہ کایان سکندر کے فقط اس لیے پاس آئی تھی کہ وہ کایان سکندر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پا سکے۔۔۔۔

مقابل نے دھیرے سے اُس کے کندھے پر دانت گاڑتے اُسے ہوش کی دنیا میں پٹخا تھا اُس کی گردن میں بازو ڈالے وہ پوری

طرح خود کو اُس کے حوالے کر چکی تھی جو اُس کے لبوں پر جھکا وہاں شدتیں لٹانے لگا تھا

وہ لڑکی کیا پاگل تھی۔۔۔۔؟؟ یا وہ لڑکی کافر تھی۔۔۔؟؟

💖💖

چاروں طرف برف کی چادر تھی سفید چادر پہاڑوں پر پڑی بہت اچھی محسوس ہو رہی تھی سفید پہاڑوں کے اوٹ سے ڈھلتا سورج شام کے وقت یوں تھا جیسے کوئی

جادو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

گہرے نیلے رنگ کے آسمان پر وہ زرد سا سورج جو پہاڑ کے پیچھے چھپ رہا تھا یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اس قدر نزدیک ہے کہ

ابھی ہم اُس زرد سورج کو چھولے گے گہرے نیلے آسمان کو دیکھتے وہ عام سی لڑکی اُسی پر نظریں ٹکا گئی تھی اُسے وہ منظر بہت خوبصورت لگتا تھا وہ منظر تھا بھی بہت خوبصورت یوں جیسے کئی رنگ آپس میں مل رہے ہو۔۔۔۔

وہ چھوٹی لڑکی تیزی سے بھاگی تھی اُسے لگا وہ نیلے آسمان کو چھو لے گی وہ اُس کے بے حد قریب ہے اُس کے پاؤں بری طرح سفید برف میں دھنس رہے تھے لیکن وہ اُس آسمان کو چھونا چاہتی تھی۔۔۔۔

جب اُس کے پیچھے ایک تیز آواز ابھری وہ فوراً رو کی تھی چہرے پر ہلکا سا ڈر ابھرا کالی آنکھوں نے سورج کو پہاڑوں کے پیچھے بلکل چھپتے دیکھا وہ اداسی سے پلٹ گئی تھی۔۔۔۔

ابھی ایک قدم آگے بڑھی ہی تھی کہ دھڑام سے برف پر گری تھی پھر سر اٹھا کر سامنے کھڑی ہستی کے پاؤں کو دیکھا اُسے وہاں چمڑے کے کالے بوٹ نظر آئے تھے اُس کے معصوم شفاف چہرے پر برف تھی اور ساتھ اُس کی کیپ بھی برف سے بھر چکی تھی وہ دھیرے سے اٹھی کالی گہری آنکھوں میں پانی کی جھیل فوراً سے پہلے نمودار ہوئی تو سامنے کھڑی ہستی نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔۔۔

قلب تمھیں کتنی مرتبہ بولا میں نے اُس طرف مت جایا کرو"

"۔۔۔۔۔

سامنے کھڑی عورت خالص اردو میں بولی تھی کالی آنکھوں میں اٹکی جھیل اب سرخ گالوں پر بہنے لگی تھی۔۔۔۔۔

مما میں نے آسمان کھو دیا"۔۔۔۔۔"

وہ بے دردی سے سرخ گالوں پر بہتے آنسوؤں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑ گئی جس سے لال گال مزید لال ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

اُس کی ماں نے اپنی بیٹی کو افسوس سے دیکھا۔۔۔۔

وہ اُس وقت ڈھیلی اور اوور سائز لونگ سی شرٹ میں تھی ساتھ بلیو جینز اور اوپر ایک موٹا سا کوٹ تھا جس کی ہوڈی اُس نے سر پر

لی تھی ہاتھوں میں گلوز اور پاؤں میں چمڑے کے شوز تھے اُن سب میں سب سے زیادہ ایک مخصوص چیز اُس کی ناک میں پہنی وہ چھوٹی سی بالی تھی وہ چمکیلی تھی، چھوٹی سی ناک پھولی ہوئی تھی، سرخ پنکھڑی جیسے گلابی لب صاف شفاف رنگت اور سرخ گال وہ سترہ سال کی تھی اور اسے اٹھارہ کی ہونے میں بس دو ماہ رہتے تھے۔۔۔۔۔

لیکن اُس کی ہائیٹ۔۔۔!! وہ چار فٹ نو انچ کی تھی چھوٹی سی گڑیا یوں جیسے برف کی شہزادی وہ آگے بڑھ گئی اپنی ماں کی طرف

۔۔۔۔

وہ اوٹاوا ویلی کے سب سے الگ کونے میں اپنے ماں باپ کے ساتھ رہتی تھی۔۔۔

اوٹاواویلی میں برف بہت کم پڑتی تھی اور قلب کو برفباری سے محبت تھی اور اِس بار اوٹاواویلی میں برف باری ہوئی تھی جو اُس کے مطابق اُس کی دعاؤں کا نتیجہ تھی۔۔۔۔

مما پہاڑوں کے اُس طرف کیا ہے ہم کبھی نہیں گے ہمیں دیکھنا ہے"۔۔۔۔

وہ اداسی سے ماں کے ساتھ چلتے بولی تھی نازک پاؤں برف میں دھنس رہے تھے۔۔۔۔

وہاں جانور رہتے ہے قلب وہاں نہیں جانا ہر گز نہیں کبھی بھی نہیں پرامس کرو"۔۔۔۔

اُس کی ماں رک گئی بیٹی کے آگے ہاتھ پھیلایا قلب نے اداسی سے ماں کو دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ سترہ سال کی تھی اور شروع سے اب تک وہ یہی پر رہی تھی ان چار پہاڑوں کے درمیان باہر کی دنیا کیسی ہے وہاں کیا ہوتا ہے کیا اُس کے جیسی لڑکیاں ہو گی۔۔۔؟؟اُسے کچھ نہیں پتہ تھا اُس کی زندگی بس اوٹاوا کے ان چار پہاڑوں کے درمیان تھی اُسے وہاں دو چیزیں پسند تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک وہ گہرا نیلا آسمان جب پہاڑوں سے مل جاتا اور پھر اُس پر زرد سورج اور دوسری وہاں درختوں کے درمیان موجود نیلی سی جھیل۔۔۔۔

ٹھیک ہے مما"۔۔۔۔"

اُس نے اداسی سے اپنی ماں کی پھیلی ہتھیلی پر ہاتھ رکھا تھا

!۔۔۔۔۔

گڈ گرل اب وہاں اس طرف مت بھاگنا قلب"۔۔۔"

وہ مسکرا کر آگے چلنے لگی تھی وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی اُن کی بیٹی

وہاں جائے اُس سفاک دنیا میں وہ ہمیشہ ڈرتی تھی قلب کی

معصومیت سے وہ انتہائی معصوم تھی اور اِس کی وجہ وہ خود تھی

انہوں نے کبھی قلب کو باہری دنیا کے بارے میں بتایا ہی نہیں تھا

کیسے چلنا ہے کیا بولنا ہے حتی سے زندگی میں استعمال ہونے والی

کئی چیزوں کے بارے میں اسے نہیں پتہ تھا وہ بس اپنی ماں باپ

کے ساتھ ایک لکڑی کے بنے چھوٹے سے گھر میں رہتی تھی

!۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مما جی لیکن ہمیں جاننا ہے وہاں کیا ہے"۔۔۔۔"

وہ منہ پھلائے بولی اس کے نرم پھولے گال دیکھتے اُس کی ماں نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔

وہاں جانور رہتے ہیں کھا جائے گے آپ کو"۔۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتی بولی پھر تھوڑے آگے بڑھتے وہ کچھ ٹوٹی شاخیں اٹھانے لگی تھی قلب بھی ٹوٹی ٹہنیاں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔

ہمیں لگا وہاں ہمارے جیسی ڈول رہتی ہے"۔۔۔"

اُس نے چھوٹے سے ہاتھوں سے لکڑیاں گرادی تھی اس کی بات پر اُس کی ماں نے اسے شاکی نظروں سے دیکھا تو وہ گلابی لب کاٹ کر رہ گئی۔۔۔۔

تمھارے جیسے تو پوری دنیا میں کوئی نہیں ڈول"۔۔۔"
وہ ہنستے ہوئے آگے بڑھی تھی قلب کھلکھلا اٹھی تھی اُس کی خوبصورت ہنسی اُن پہاڑوں میں گونجنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ معصوم تھی اور اگر وہ معصومیت اُن چار پہاڑوں سے باہر نکل گئی تو۔۔۔۔؟؟ کیا واقعی لوگ اسے کھا جائے گے ایک ایسی لڑکی جو کچھ نہیں جانتی اُس کی ماں غم میں مبتلا ہوئی تھی سوچ ہی کر ب زدہ تھی۔۔۔۔

نجانے اُس کی معصومیت اُسے کس مصبت میں ڈالنے والی تھی

۔۔۔۔

💖💖

!!کایان۔۔۔۔"

وہ دھیرے سے بولی تھی اس کی مغرور کھڑی تیکھی ناک کو چھواوہ ہنسی تھی۔۔۔۔

تو میں کب ہمارے شادی کی ڈیٹ اناؤنس کروں"۔۔۔۔"

بیڈ پر بیٹھتے وہ بال کان کے پیچھے اڑھستے مسکرا کر بولی تھی اُس کی آنکھیں چمک رہی تھی جبکہ مقابل کی آنکھیں بند تھی۔۔۔۔

!! کبھی بھی نہیں۔۔۔۔"

وہ سائیڈ سمائل لیے بازو سر کے نیچے رکھتے بولا جس سے اُس کا کسرتی بازو واضع ہوا اُس نے اپنی شہد رنگ آنکھیں کھولی تھی

۔۔۔۔

کی۔کیا مطلب کا یان مذاق مت کرو میں ڈر گئی پھر"

سے"۔۔۔۔۔۔

ایما کے چہرے کی رنگت اُس کی بات سنتے بری طرح اڑی تھی

۔۔۔۔

ایسا کیا۔۔۔؟؟ وہ چمکتی آنکھوں سے بولا یوں جیسے سب کچھ پا" لینے کے بعد بس آگے بڑھ جانے کا گماں ہو۔۔۔۔۔۔

کایان بتاؤنا کب بتاؤں میڈیا کو"۔۔۔"

ایما منہ بناتے بولی تھی اسے اپنے اندر ہلکا سا خوف پھیلتا محسوس ہوا تھا وہ خود اس انڈسٹری کے ساتھ جڑی ہوئی تھی اور اب کایان کی چمکتی آنکھیں اور باتیں اسے غلط ہونے کا احساس ہوا تھا

۔۔۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔!! فار گیٹ اٹ۔۔ بھول جاؤ جو کل ہوا"۔۔۔"

وہ لاپرواہی سے بیڈ سے اٹھتے بولا تھا بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس کا لہجہ عام سا تھا جبکہ ایما کی آنکھیں حیرت سے پھیلی وہ پھیلی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی جو واشروم میں بند ہو گیا تھا

۔۔۔۔

اُسے اپنا وجود سن ہوتا معلوم ہوا تھا اُس نے تو کایان کو پانے کے لیے اپنا سب کچھ اس پر لٹا دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ واشروم سے باہر آیا تھا وہاں رکھی الماری سے شرٹ نکال کر پہنی انداز یوں تھا جیسے کمرے میں اس کے علاوہ کوئی اور ہو ہی نا

۔۔۔۔۔

کایان یہ کیا بکواس ہے تم کیا بول رہے ہو مجھ سے شادی نہیں" کروں گے تم"۔۔۔۔۔

اسے باہر جاتے دیکھ وہ اس کے سامنے آتے اس مرتبہ اونچی آواز میں چینخی کل رات کی نرم آواز اب اس کے لہجے میں کہی بھی نا تھی۔۔۔

کیا میں نے تم سے کہا میں تم سے شادی کروں گا؟"

وہ آبرو آچکاتے سوالیہ ہوا تھا ایما کا چہرہ سرخ ہو گیا اسے پا لینے کی چاہ میں وہ کتنا کچھ نظر انداز کر گئی تھی کیا وہ صرف کایان سکندر کو پانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔؟

میں محبت کرتی ہو تم سے تم نے کہا تھا۔ تم ہ۔ ہمیشہ میرے" ساتھ رہو گے"۔۔۔۔۔

ایما کا دل بری طرح گھبرایا تھا اٹکتے لہجے میں اُس نے مقابل کے چہرے پر ہاتھ رکھنا چاہا تھا جب کایان نے بے زاری و نخوت سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔

فار گوڈ سیک ایماوٹ دا ہیل از دس محبت۔۔۔؟؟اور میں"

تمھارے ساتھ ہوں ناجب تمھارا دل کرے آجانا لیکن باہر منہ

مت مارنا مجھے یوزایبل چیزیں پسند نہیں"۔۔۔۔

وہ اسے راستے سے ہٹاتے طنزیہ لہجے میں بولا ایما کو لگا وہ اُس پر ہنس

رہا ہے اس کا چہرہ بری طرح سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اُس نے کایان سکندر کی شرٹ کو جکڑا جس پر کایان نے پلٹ کر

ناگواری سے اس کے ہاتھوں کو دیکھا تھا۔۔۔

میں نے اپنی محبت اپنی عزت تم پر لٹادی تمھیں فرق نہیں پڑتا"

ایسا کیسے کہہ سکتے ہو تم"۔۔۔۔۔

وہ چیخی تھی اس سے پہلے اس کے ہاتھ کایان سکندر کے گریبان تک جاتے کایان نے سختی و درشتگی سے اُس کے ہاتھ جکڑے تھے کہ ایما کو اپنے ہاتھوں میں درد اٹھتا محسوس ہوا۔۔۔۔

محبت۔۔۔!! کایان سکندر کے نام، میری شہرت اور دولت " سے محبت ہے تمھیں ایما بے بی بولو کتنا پیسہ چاہیے میرے اسسٹنٹ سے لے لینا اور عزت۔۔۔۔!! کیا میں تمھیں گھسیٹ کر لایا تھا اپنے پاس تم نے خود نے اپنی عزت میرے حوالے کی میرا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔

وہ لاپرواہی سے استہزاء لہجے میں ہنسا تھا اس کی آنکھوں میں اب چمک تھی عجیب سا نشہ ایما کی آنکھوں سے آنسو پھسلا۔۔۔۔

اور دوبارہ میرے گریبان تک پہنچنے کی گستاخی تمھارے اِن"
نازک ہاتھوں نے کی تو انہیں کاٹ کر آگ لگادوں
گا"۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب جھکتے اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے
مدھم سرد آواز میں بولا کہ ایمانے جھرجھری لی تھی۔۔۔۔۔

تم نے کہ۔کہات۔تھا تمھیں م۔مجھ سے م۔محبت ہے"۔۔۔"
وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔۔۔
ہاں تو کیا تمھیں کوئی شک تھا کی تو محبت میں نے تم سے پچھلی"
رات تمھیں یاد نہیں کیا"۔۔۔۔

لبوں پر مسکراہٹ کھینچتے وہ ذو معنی لہجے میں بولا تھا اس کی شہد رنگ آنکھوں میں الوہی چمک ابھری تھی ایما کا دل دھڑکا تو ایما نے سو بار دل ہر لعنت بھیجی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ت۔تم م۔محبت نہیں کرتے مجھ سے"۔۔۔۔"

ایما لب کچلتے اذیت سے بولی تھی اسے شدید دکھ ہوا تھا اگر کایان سکندر غلط تھا تو ایما بھی صیح نہیں تھی کیا اسے نہیں پتا تھا عزت کیا ہوتی ہے یوں ہر کسی پر خود کو لوٹایا نہیں جاتا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔!! کم اون محبت کچھ نہیں ہوتی بلیو می اور اگر ایسا" کوئی حادثہ میرے ساتھ ہوا تو کایان سکندر اُس لڑکی کے پیچھے پاگل ہو گا نا کہ وہ لڑکی کایان سکندر کے پیچھے"۔۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے بولا اُس کے لہجے میں ایک آگ سی تھی جس کی تپش پر ایما سلگ کر رہ گئی اس نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اس مغرور شخص کو دیکھا جس کے نزدیک احساسات معنی نہیں رکھتے تھے

۔۔۔۔

کایان نے اس کے ہاتھ جھٹکے اور کندھے آچکاتے۔۔۔۔

ناؤ گیٹ لاسٹ فرام مائی ہاؤس"۔۔۔"

پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالے وہ لاپرواہ بنا کمرے سے باہر نکلتے اپنے پرسنل روم میں آیا تھا۔۔۔۔

ڈارک بلیو تھیم پر بنا وہ روم ہر آسائش سے پر تھا جہازی سائز بیڈ کے سامنے دیوار کے ساتھ صوفے رکھے تھے اور ان کے سامنے ایک شیشے کا ٹیبل تھا دوسری دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی کبرڈ تھی ایک چینجنگ روم، اٹیچ باتھ روم دوسری سائیڈ پر سامنے بالکنی تھی اور بالکنی کے ساتھ دو سٹیل اتر کر ایک سوئمنگ پول تھا کمرے میں رکھی ہر چیز مقابل کی نفاست کا منہ بولتا ثبوت تھی

وہ الماری سے کپڑے نکالتے باتھروم کی جانب بڑھا تھا جب ایک تیز آواز نیچے سے سنائی دینے پر وہ ہلکے سے مسکرایا وہ مسکراہٹ دل کی دھڑکنیں بڑھا سکتی تھی اس کی شہد رنگ آنکھیں چمکی !! شاید وہ چمکتی آنکھیں واقعی ایک آدھ کو مار دیتی۔۔۔۔۔

ایما جا چکی تھی وہ باتھ روم میں گھس گیا تھا۔۔۔۔!!

بغیر احساسات کی پرواہ کے شاید احساسات اس میں تھے ہی نہیں۔۔۔۔!



وہ جیسے ہی اُس ہوٹل کے بڑے سے ہال میں داخل ہوا وہاں ایک کے بعد ایک نظر اُس پر اٹھی اور پھر اُسی پر جم گئی تھی کئی آنکھوں میں اشتیاق تھا تو کئی آنکھوں میں حسد اور کئی میں نفرت۔۔۔۔!!

اُس بے رحم بادشاہ کو نفرت ہی تو پسند تھی جو لوگ اُس پر لوٹاتے تھے۔۔۔!!

اُس کی کالی چھڑی کی ٹک ٹک ہال میں گونجی تھی اب کئی نظروں میں عجیب سے تاثرات تھے وہ کسرتی جسم کا مالک شخص اور اُس کے ہاتھ میں وہ چھڑی دونوں مختلف باتیں تھی۔۔۔۔

ہال میں مزید آگے پہنچتے وہ وہاں پڑی واحد ایک کرسی پر جا بیٹھا تھا ٹانگ پر ٹانگ جماتے اُس نے گلاسز اب بھی لگا رکھی تھی۔۔۔۔

اسیل ایڈم۔۔۔۔!! ہمارے بندوں کو مارنے کا مقصد "۔۔۔۔" وہ جو بڑے کروفر سے بیٹھا تھا اور جس پر پورے مجمعے کی نظریں جمی تھی لڑکیاں اُسے دیکھتے اُس کی جانب بڑھ رہی تھی ایک تیز آواز پر وہاں سب ساکت ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوٹ بوٹ میں کھڑے اُس شخص کے پیچھے چار گارڈ کھڑے تھے جن کے ہاتھ میں گنز تھی وہ سخت لہجے میں بولا تھا جس سے مقابل کے ماتھے ہر بل نمودار ہوئے جنہیں دیکھتے وہاں کھڑے ہر شخص کے اندر خوف کی لہر دوڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا تمھیں کسی نے اجازت دی ہے مجھ سے سوال کرنے کی""" ۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ سرد لہجے میں بولا تھا جس پر مقابل نے نظریں پھیری لیکن اس کے چہرے سے صاف اندازہ کیا جا سکتا تھا وہ شخص اسیل ایڈم کے جواب پر غصے میں ہے۔۔۔۔!!

تم پورے ڈارک ورلڈ پر قابو کیے بیٹھے ہو اسیل ایڈم پورے "
کینیڈا کے ہر ایک شہر پر تمھارا نام ہے اور تم نے اوٹاوا کو بھی قابو
کیا ہوا ہے یہاں ہم سب نے تمھیں اس لیے بلایا ہے کہ یا تو تم
اوٹاوا رکھ لو یا باقی کینیڈا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہاں کھڑا ایک اور آدمی تیزی سے بولا تھا کرسی پر بیٹھے اسیل ایڈم
کے پاؤں میں حرکت پیدا ہوئی تھی اس ہال میں اس کی کالی
چھڑی کی ٹک ٹک گونجنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں یہ صیح بول رہے ہے اسیل ایڈم تم یوں کسی کو نہیں مار سکتے "
"۔۔۔۔۔

تیسرے آدمی کی آواز پر فیضی نے گھور کر اس آدمی کو دیکھا جبکہ
اسیل ایڈم اب بھی اپنے پرانے مشغلے میں مصروف تھا وہ پاؤں

بری طرح جھلا رہا تھا اور کالی چھڑی اب بھی فرش پر ٹک ٹک کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔!!

"اُس نے وہ چھڑی اٹھائی آنکھیں اٹھا کر اُن تین آدمیوں کو دیکھا تین جواز۔۔۔!! اس کی اوشن بلیو آنکھوں میں سکون تھا یا سرد پن لیکن وہ دونوں عجیب سے تاثر تھے۔۔۔۔

اُس کے لبوں پر خطرناک مسکراہٹ ابھری اور پھر اس نے اپنی چھڑی وہاں کھڑے کئی لوگوں میں سے ایک آدمی کی طرف کی تھی جو نظریں چراتا خوف زدہ ہوا تھا۔۔۔۔

اور پھر اگلے ہی لمحے وہ شخص زمین بوس ہوا تھا اس کی وائٹ شرٹ خون سے بھر گئی جس سے وہاں لڑکیوں کی چینخیں بلند ہوئی تو اسیل ایڈم کے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ گہری ترین ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ گولی اُس کی کالی چھڑی سے نکلی تھی کیسے۔۔۔؟اس کا جواب شاید وہاں موجود کسی کے پاس نہیں تھا اور یہی تو خاص بات تھی کینیڈا کو میٹھی میں رکھنے والے ڈارک ورلڈ کے اُس ڈان میں !!۔۔۔۔

ہوٹل کے شاندار ہال میں خوف طاری ہوا تھا ایسا خوف کے وہاں کھڑے لوگوں کے چہرے سفید پڑے تھے وہ ہال اسیل ایڈم کے

آنے سے پہلے قہقہوں میں ڈوبا ہوا تھا اور اب وہاں خوف تھا

!۔۔۔۔۔

!!خوف۔۔۔!!جو اسیل ایڈم کی شخصیت کا خاصہ تھا۔۔۔۔

!!خوف۔۔۔!!جو اسیل ایڈم کو پسند تھا۔۔۔

وہی خوف جو وہ دوسروں کے اندر بھرتا تھا اپنی موجودگی کی بنا پر

!!۔۔۔۔

وہ کرسی سے اٹھا تھا اُس پورے ہال میں کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اسیل ایڈم کے ساتھ ہو وہ سو کے سو لوگ اسیل ایڈم کے خلاف تھے اسے مار دینا چاہتے تھے لیکن اس سب کے باوجود بھی اسیل ایڈم کے چہرے پر ڈر کی ایک لکیر بھی نہیں تھی وجہ اس کی سفاکیت تھی وجہ اُس کا اوٹاوا میں رہتے ہوئے پورے کینیڈا میں

جگہ جگہ پھیلے غیر قانونی کاموں پر نظر تھی وہ اس حد تک چالاک تھا۔۔۔۔

اُسے دوسروں کو خوف میں دیکھنا پسند تھا ایسا کوئی پیدا ہی نہیں ہوا تھا جو اسے خوف زدہ کر سکے۔۔۔

وہ فرش پر خون میں لت پت پڑے اس شخص کے بلکل پاس کھڑا ہوا تھا فیضی نے دیکھا اس کی کالی چھڑی سے ایک تیز دار چمکیلی سی چیز باہر نکلی تھی فیضی نے فوراً چہرہ موڑا تھا۔۔۔۔

اُس نے چھڑی اس ڈیڈ باڈی کے چہرے پر ماتھے کے بلکل وسط میں رکھی اور وہاں پر دباؤ دیا جس سے وہاں سے خون کا ایک فوارہ پھوٹا تھا۔۔۔

کئی لڑکیاں وہاں سے باہر کو بھاگی تھی جبکہ کئی لڑکیوں کی چینخیں پھر سے بلند ہوئی وہ تین آدمی جنہوں نے تین سوال اسیل ایڈم سے کیے تھے لٹھے کی مانند سفید پڑتے چہرے کے ساتھ اسے ایسا کرتے دیکھ بری طرح سہمے تھے۔۔۔۔

فیضی تمھیں بادام کھانے چاہیے تمھیں اسے اچھے سفر پر بھیجنے " کا بولا تھا نا۔۔؟؟ کیوں مجھ سے گناہ کرواتے ہو تم "۔۔۔۔

وہ گردن موڑے فیضی کو دیکھتے بولا جو اس کی سرد نظروں سے خائف سر جھکا گیا تھا اس کے ہاتھ دھیرے سے کپکپائے تھے

۔۔۔۔۔

اوٹاوا چاہیے یا کینیڈا۔۔۔؟؟"

وہ چلتے ہوئے واپس کرسی پر بیٹھا تھا فیضی کرسی سے تھوڑا ہٹ کے کھڑا ہوا تھا اُس نے کئی مہینوں بعد اسیل ایڈم کو اپنی چھڑی استعمال کرتے دیکھا تھا وہ جب بھی اسے ایسا کچھ کرتے دیکھتا اس کا دل بند ہونے لگتا تھا۔۔۔۔۔۔

ہ۔ ہمیں معاف کر دو۔ اسیل ایڈم"۔۔۔۔۔"

وہ تینوں آدمی پھرتی سے خوف سے لڑکھڑاتے آگے بڑھتے اس تک پہنچنے ہی والے تھے جب اسیل ایڈم نے اپنی کالی چھڑی ان کے پاؤں میں اٹکائی تھی کہ وہ تینوں اس کے قدموں میں آ گرے تھے۔۔۔۔۔

"!! جتنی اوقات ہو اتنی ہی اوقات میں رہنا چاہیے۔۔۔" دانت پیستے اس کے چہرے پر چٹانوں سی سختی تھی شعلہ بار نظریں ان تینوں پر ڈالتے وہ وحشت زدہ لہجے میں بولا۔۔۔۔

"کینیڈا کیا اوٹاوا کی زمین کا ایک چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا بھی کوئی اسیل ایڈم سے نہیں چھین سکتا اوٹاوا میرا ہے اور جو میرا ہے وہ تباہ ہو سکتا ہے لیکن رہے گا میرا ہی۔۔۔۔"

وہ بڑے کروفر سے طنزیہ لہجے میں بولا اس نے ایک پاؤں اُس ایک آدمی کے کندھے پر رکھا تھا گلاسز کے پار چمکتی اوشن بلیو آنکھیں عجیب سرد تھی۔۔۔۔

ڈارک ورلڈ اسیل ایڈم کا ہے یہاں صرف ایک ہی بادشاہ ہے" اسیل ایڈم"۔۔۔۔۔

اس نے درشتگی سے اس شخص کو ٹھوکر مارتے پیچھے کو گرایا تھا جس پر پاس زمین پر بیٹھے دونوں شخص خوفزدہ ہوئے تھے

۔۔۔۔۔

آج سے بلکہ ابھی سے ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی" ڈیکنگ کے لیے میری اجازت درکار ہو گی یہاں کب کہاں سے کیا چیز کس ملک آ رہی ہے کس ملک جا رہی ہے ہر غیر قانونی چیز میرے انڈر ہو گی"۔۔۔۔

وہ کھڑے ہوتے تیز لہجے میں بولا تھا جس پر وہاں کھڑے کئی لوگوں نے اسے حیرت سے دیکھا وہ سب اس کی بات کی نفی کرنا چاہتے تھے لیکن ان میں سے کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی

۔۔۔۔۔

جو مہمان نوازی کروانا چاہے اسے کاٹ کر اوٹاوا کی سڑکوں پر" پھینک دینا فیضی تاکہ پورے اوٹاوا کو پتہ چل جائے اسیل ایڈم مہمان نوازی کیا خوب کرتا ہے"۔۔۔۔۔

اس کا لہجہ سرد درندگی لیے ہوئے تھا فیضی نے جھرجھری لی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

عمر ہو گئی ہے تم سب کی بیوی بچوں پر دھیان دو ثواب کماؤ تھوڑا" کینیڈا میرا ہے شکل گم کرو آج سے سب اپنی ورنہ میری مہمان نوازیوں بھی بہت مشہور ہے"۔۔۔۔۔

کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے اس نے گن نکالتے بغیر کسی کو سمجھنے کا موقع دیے ان تین آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا جس سے ہر طرف خوف پھیلا وہاں کھڑے باقی شخص سمجھ گے تھے اُن کا انجام کیا ہو گا اور اگر وہ کینیڈا کے سفاک درندے سے

الجھے گے تو وہ کس سفر پر نکلے گے اس لیے وہ خاموش تھے ان کے سر جھک گے تھے۔۔۔

وہ دھیرے سے مسکرایا اب اس مسکراہٹ میں چمک تھی سحر طاری کرتی چمک۔۔۔۔

جو جھکتے نہیں ہے انہیں کاٹ دینا اسیل ایڈم جانتا ہے"۔۔۔۔۔"
وہ خطرناک لہجے میں بولا تھا کیا اسے کسی چیز کا خوف نہیں تھا شاید نہیں تبھی وہ بے خوف ہوتے یوں دن کے اجالے میں چار لوگوں کو مار چکا تھا۔۔۔۔

!! فیضی۔۔۔"

اس نے پلٹ کر فیضی کو اشارہ کیا تھا جیسے سمجھتے اس نے تیزی سے موبائل نکال کر نمبر ڈائل کیے اور چند منٹ بعد باہر سے گارڈ آتے ان چار لاشوں کو اٹھا کر لے جا چکے تھے۔۔۔۔

وہ وہاں سے باہر نکلا تھا انداز پر سکون سا تھا گارڈ نے اسے دیکھتے فوراً گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

فیضی البرٹا کی ٹکٹ کراؤ"۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا تو فیضی نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

اس نے بیک ویو مرر سے اسیل ایڈم کی بند آنکھوں کو دیکھا کینیڈا میں ہر غیر قانونی کام ہوتا تھا جو مختلف گروپس کرتے تھے اسیل ایڈم نظر رکھتا تھا ان پر اور جب اُسے کوئی چیز پسند آتی وہ اسے

چھین لیتا تھا ان گروپس سے اور ان کی بولنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔۔۔

لیکن پچھلے ایک مہینے سے کئی گروپس مل کر اسے جڑ سے اکھاڑ دینا چاہتے تھے جس کی خبر فیضی نے خود اسیل ایڈم کو کئی بار دی تھی لیکن وہ خاموش تھا اور آج اُس نے جن تین آدمیوں کو مارا تھا وہ ان گروپس کے ہیڈ تھے۔۔۔۔

فیضی نے بغور اُس کے چہرے کو دیکھا وہ پہلے اوٹاوا کے لیے پاگل تھا اور اب پورے کینیڈا کے لیے۔۔۔!! وہ ڈارک ورلڈ کا ڈون تھا اور البرٹا بھی وہ ڈیکنگ کے لیے جا رہا تھا نجانے وہ وہاں کیا قہر ڈھانے والا تھا۔۔۔۔

اگر تم نے دوپل بھی مجھے مزید دیکھا تو میں تمھاری آنکھیں نکلوا"
کر اپنے کمرے میں فریم کراؤں گا خاص"۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ بند آنکھوں سے بولا تھا فیضی نے ے فوراً نظریں پھیرتے
جھرجھری سی لی تھی شاید وہ سب سنبھالنے کے واقعی قابل تھا
۔۔۔۔

خود تو ہارٹ لیس ہے کسی دن میرا بھی ہارٹ فیل کروائے گا"
"۔۔۔۔۔
وہ بڑبڑا کر رہ گیا اس کی بڑبڑاہٹ پر اسیل ایڈم کے لبوں پر دلکش
مسکراہٹ ابھری تھی لیکن وہ بولا کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔



لبوں پر مسکراہٹ کھینچتے اس نے نازک ہاتھ سے دروازہ ناک کیا تھا اُس لڑکی کی بھوری آنکھیں بہت زیادہ چمک رہی تھی جیسے اُن میں صدیوں کی خوشی ایک ساتھ سمٹ آئی ہو۔۔۔۔

کوئی بھی رسپانس نا ملنے پر اُس نے ایک ہاتھ سے دروازہ کھولا اندھیرے کمرے میں اندر داخل ہوتے اُس نے تھوک نگلا تھا وہ بہت زیادہ خوش تھی اس لیے اپنے اندھیرے سے ڈر کو ایک سائیڈ پر رکھتے وہ ایک قدم مزید آگے بڑھی ہاتھ میں پکڑا چائے کا بھاپ اڑاتا کپ سنبھالتے وہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

جب اچانک کارپیٹ میں پاؤں پھسلا اور چائے کا کپ اُس کے ہاتھ پر بری طرح چھلکتے اس کے ہاتھ سے چھوٹتے بیڈ پر گرا تھا ایک تیز سسکی کے ساتھ وہ آنکھوں میں پانی لیے پیچھے ہوئی تھی ہاتھ میں شدید جلن ہوئی تھی جبکہ بیڈ پر سویا وجود بھی ہڑ بڑا کر تیزی سے بیڈ سے نیچے اترا تھا۔۔۔

اس نے تیزی سے ہاتھ مار کر سائیڈ لمپ آن کیا تھا اُس چھوٹی لڑکی کی ہچکیاں کمرے میں گونج رہی تھی ہاتھ کو پکڑے وہ بری طرح آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

ہلکی روشنی پر اُس نے سامنے ہاتھ پکڑے اُس چھوٹی لڑکی کی چمکتی آنکھوں کو دیکھا وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دیوار پر ہاتھ مارتے لائٹ آن کی تھی۔۔

پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا اُس کے چہرے پر حد درجہ سخت تاثرات ابھرے تھے مقابل شخص نے شیشے میں گردن ٹیڑھی کرتے اپنی پشت دیکھی جو ہلکی سرخ نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

اُس نے ماتھے ہر بلوں کا جال بچھائے سامنے روتی لڑکی کو دیکھا جس نے نا صرف اپنے اوپر بلکہ اُس کی پیٹھ پر بھی گرم چائے گرائی تھی جس سے وہ تکلیف سے لب بھینچ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو تم یہاں"۔۔۔۔"

آنکھوں سے ہی جلا دینے کا ارادہ رکھتے وہ دو قدم آگے بڑھتے سخت غصے سے غرایا تھا اپنی پشت پر جلن سی اٹھتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ۔وہ۔وہ۔نا"۔۔۔"

اُس سولہ سالہ لڑکی کی ہچکیاں اب کمرے میں گونجنے لگی تو وہ سخت بے زار ہوا تھا اُس نے چڑ کر سامنے کھڑی چھوٹی سی مصبت کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ وہ سے آگے بولو کیا کر رہی تھی تم میرے کمرے میں اس وقت"۔۔۔"

اسے اپنے وجود میں آگ سی جلتی محسوس ہوئی تھی غصے سے چہرہ سرخ ہو گیا اُس کے سخت لہجے پر ہیر زویار مزید سہم گئی۔۔۔۔

م۔ مما مجھے درد ہو رہی ہے"۔۔۔۔۔"

اونچی آواز میں روتے اس نے اپنا ہاتھ آگے کرتے اٹکتے لہجے میں کہا سفید نازک ہاتھ سرخ ہو چکا تھا "اعوان خان" نے ہاتھ کے بعد اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھا جو رو رو کر سرخ ہو رہی تھی اس نے کوفت سے بالوں میں ہاتھ چلایا تھا۔۔۔۔

تمھیں مما نظر آرہا ہوں میں۔۔۔؟؟"

وہ سخت لہجے میں ایک قدم آگے بڑھا تھا اُس لڑکی نے آتے ساتھ ہی استقبال کے طور پر اسے جلا کر خاک کر دیا تھا اس کی پشت سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

مقابل کو سخت زہر لگ رہی تھی وہ اس وقت اپنے سامنے روتے ہوئے۔۔۔۔

اسے خود کے ایک قدم مزید قریب دیکھ ہیر زویار نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا رونے کے چکر میں وہ یہ تو بھول ہی گئی تھی کہ سامنے کھڑا شخص شرٹ لیس اُس کے سامنے کھڑا اسے گھور رہا تھا ہیر کے آنسو وہی روکے تھے اور ایک ہچکی اُس کی کرسٹل گرے آنکھوں میں دیکھتے کمرے میں گونجی۔۔۔۔۔

کیوں آئی میرے کمرے میں تم کسی نے تمیز نہیں سیکھائی" تمھیں یوں منہ اٹھا کر کسی کے روم میں نہیں جاتے"۔۔۔۔

وہ اس کے سامنے سے ہٹا اور صوفے پر موجود اپنی شرٹ اٹھاتے اس نے پہنتے بٹنز بند کرتے اسے بری طرح جھڑکا تھا کہ اس کی آنکھ میں اٹکا آنسو پھر سے گالوں پر بہا۔۔۔

م۔میں وہ چائے۔د۔دینے آئی تھی آپ کو"۔۔۔۔"

سوں سوں کرتے وہ اپنی آستین سے آنسو صاف کرتے کے بعد سرخ ناک بھی صاف کر گئی جس پر مقابل شخص نے آنکھیں چھوٹی کرتے لب بھینچے۔۔۔۔۔

تم سے کس نے کہا مجھے چائے دینے آؤ تم۔۔۔؟؟چائے دینے آئی تھی یا مجھ پر چائے گرا کر مجھے قتل کرنے"۔۔۔۔

وہ چڑ کر بولا تھا اس کے ماتھے پر بلوں کا جال مزید گہرا ہوا تھا دل کیا سامنے کھڑی اس بچی کو وہاں سے غائب کر دے۔۔۔۔

آپ واپس آئے تھے نا دوسری کنڑی سے مجھے۔لگا۔ا۔آپ" تھک گے ہو گے تو چ چائے"۔۔۔۔۔۔

انگلیاں مڑوڑتے اب وہ تھوڑے وقفے بعد سوں سوں کرتی اسے بہت عجیب لگی تھی۔۔۔

تھک گیا تھا تبھی آرام کر رہا تھا دوبارہ میرے روم میں مت آنا" ورنہ بہت برا پیش آؤں گا اب اٹھاؤ اپنا یہ کپ اور نکلو یہاں سے "۔۔۔۔۔

بے زاریت سے کہتے وہ الماری کی جانب پلٹا پشت میں جلن مزید بڑھ رہی تھی اور اس چھوٹی لڑکی پر غصہ حد سے سوا آرہا تھا۔۔۔۔

آپ بہت برے ہے"۔۔۔۔۔"

اُس کی آنکھ سے آنسو گرا تھا کپ وہی چھوڑے وہ وہاں سے روتے ہوئے بھاگی مقابل نے پلٹ کر دیکھا وہ جا چکی تھی وہ آنکھیں گھوما کر رہ گیا۔۔۔۔۔

بے وقوف بچی"۔۔۔۔"

نخوت سے کہتے وہ الماری کا پٹ بند کرتے ویسے ہی باہر نکل گیا تھا ارادہ ڈاکٹر کے پاس جانا تھا۔۔۔۔

وہ صبح ہی لندن سے واپس پاکستان لوٹا تھا اپنی سٹڈی کمپلیٹ کرتے اور آتے ہی سونے پہنچ گیا تھا اور اس لڑکی نے اتے ہی نا صرف اس کی نیند خراب کی تھی بلکہ اس کا استقبال بھی بہت شاندار طریقے سے کیا تھا۔۔۔۔



آدھ کھلا دروازہ مزید تھوڑا سا کھولا تھا وہ بڑے مغرور انداز میں چلتا ہوا اندر داخل ہوا تھا چیئر پر بیٹھی لڑکی نے اس کی ڈھٹائی دیکھتے لب بھینچے ذرا جو اس شخص کو تمیز چھو کر بھی گزری ہو ہر گز نہیں اول درجے کا بد تمیز تھا وہ انسان

یہ کوئی طریقہ ہے کسی کے آفس میں انٹر ہونے کا ساری تمیز بھول گے ہو آپ مسٹر جاذب کمال

پروفیسر کی بات پر وہ کندھے آچکاتے یمن کی حیرانی سے پھیلی آنکھوں میں نخوت سے دیکھتے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے سر کرسی کی پشت سے ٹکا گیا تھا۔۔۔۔۔

چاچو کیوں بلایا ہے مجھے۔۔۔؟؟

ببل گم چباتے اس کے گال کا گڑھا ابھر کر بار بار معدوم ہوتا

عجیب سا سماں پیش کر رہا تھا کالی آنکھیں چمک رہی تھی

یمن نے حیرانگی سے پروفیسر کمال کو دیکھا وہ لب بھینچ گئی وہ تو اس کی شکایت لگانے آئی تھی یہاں اور یہاں پر اس نواب صاحب کی پہچان نکل آئی تھی اب کہا اس جیسی غریب لڑکی کی سنی جائے گی ۔۔۔؟؟

شٹ اپ جاذب یونیورسٹی میں تمہارا کوئی چاچو نہیں ہوں عزت سے بیٹھو اور واپس جا کر دروازہ ناک کر کے اندر آؤ

گلا سز اتارتے وہ کرخت لہجے میں بولے یمن کی آنکھیں چمکی دل کو کچھ تسلی ملی تھی کم از کم پروفیسر انصاف پسند نظر آتے تھے

۔۔۔۔

اس نے چمکتی آنکھوں سے جاذب کمال کو دیکھا جواب بھی ببل چبا رہا تھا اس نے ایک تیکھی نظر یمن وحید پر ڈالی تھی۔۔۔۔۔

اپنی بات یاد رکھئیے گا چاچو۔۔۔!! پھر مت کہیے گا چاچی کو درمیان میں کیوں لا رہا ہوں میں

کرسی سے اٹھتے وہ کندھے آچکاتے لاپرواہی سے بولا تھا اس کا انداز عام سا تھا لیکن لفظوں میں شاید کچھ تو راز تھا کہ پروفیسر کمال نے اس کی پشت کو غصے سے گھورا۔۔۔۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔اسے واپس جاتے دیکھ وہ اکتاہٹ زدہ لہجے میں بولے تھے وہ بڑی ادا سے پلٹا تھا آخر پروفیسر کمال کو گھر بھی تو جانا تھا نا جہاں ان کی بیوی کو نجانے وہ شخص کیا کیا پٹیاں پڑھاتا انہیں نے غصے سے سامنے واپس کرسی پر آکر بیٹھے جاذب کمال کو گھورا

۔۔۔

کہیے کیوں بلایا ہے مجھے اتنا ٹائم نہیں ہے میرے پاس

وہ سنجیدگی سے بولا تھا یمن کی نظریں پروفیسر پر تھی اور پھر اس نے جاذب کمال کو دیکھا۔۔۔

تم اسائمنٹ نہیں کرنا چاہتے۔۔۔؟؟

پروفیسر کمال تھوڑا سخت لہجے میں بولے تھے اس نے یمن کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی بس کچھ پل نظریں ملی اور پھر پلٹ گئی یمن نے تھوک نگلا تھا اس کی کالی آنکھیں بے تاثر تھی لیکن گہری تھی بے تاثر گہری آنکھیں عجیب سی۔۔۔۔

کس نے کہا میں نہیں کرنا چاہتا۔۔۔!! اس نے گردن موڑے یمن وحید کو دیکھا جو سنجیدگی سے سامنے پروفیسر کے چہرے کو دیکھ رہی تھی اس کی چبھتی نظریں خود کے چہرے پر محسوس کرتے یمن وحید نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔

بس ایسی ویسی لڑکیوں کے ساتھ نہیں کرنا چاہتا۔۔۔!! واپس پروفیسر کی طرف دیکھتے وہ طنزیہ لہجے میں بولا اس کے لفظ زہر خند تھے کہ یمن کو اپنا وجود بے کار سا لگا

کیا مطلب ہے تمھارا ایسی ویسی سے ؟؟ کرسی سے اٹھتے وہ دانت پیستے بولی تھی غصے سے چہرہ سرخ ہوا تھا اس نے مقابل کو دیکھا جو اب بھی آرام سے کرسی پر بیٹھا تھا جیسے اُس نے کچھ کیا ہی نا ہو

۔۔۔۔

کیا تمھیں نہیں پتا ایسی ویسی کا کیا مطلب ہوتا ہے کیا تمھیں وضاحت دوں میں۔۔۔؟؟ چیئر سے اٹھتے وہ نیچے جھکتے اس کے چہرے کے قریب چہرہ لے جاتے ایک آئی آبرو آچکا کر بولا تھا

یمن کی آنکھوں میں پانی بھر اا اس نے پروفیسر کو دیکھا اور پھر دروازے کی طرف جہاں ہلکی ہنسنے کی آوازیں بخوبی وہ سن سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صیح۔۔!!گہرا سانس بھرتے اس کی سانسیں تیز ہوئی تھی جیسے وہ خود کو کچھ بھی برا کہنے سے بعض رکھ رہی ہو۔۔۔۔

تم تو بخوبی جانتے ہو گے ایسی ویسی کا مطلب مسٹر جاذب کمال آخر !!کو تمھارے خاندان میں ایسی ویسی ہی تو پائی جاتی ہے۔۔۔

ہاتھ سینے پر باندھتے اس نے مقابل کو پل بھر میں آگ لگادی تھی غصے سے تنے چہرے سمیت اس نے اس نازک لڑکی کو دیکھا جس

کی آنکھوں میں پانی بھرا تھا لیکن زبان ابھی بھی تیزی سے چل رہی تھی جو اسے زہر لگی تھی۔۔۔۔

کیا یاد نہیں آپ کو کس ماں کی اولاد ہے آپ کس باپ کا خون ہے آپ میں کافی شہرت حاصل کی ہے آپ نے اس معاملے میں بھی نہیں۔۔۔۔؟؟

آئی برو اٹھاتے وہ طنزیہ ہوئی تھی اس کی آواز اتنی تھی کہ باہر کھڑا گروپ بخوبی سن رہا تھا پروفیسر کمال نے شدید پریشانی میں جاذب کمال کو دیکھا اس نازک لڑکی نے انجانے میں اس کی دکھتی رگ پر پاؤں رکھا تھا جس کا انجام نجانے کیا ہونے والا تھا۔۔۔۔

بکواس بند کرواپنی ذلیل لڑکی۔۔۔۔!!ابھی اسی وقت بکواس بند کرواپنی ورنہ۔۔۔!!

انتہائی طیش میں چلاتے وہ اس کی جانب بڑھا تھا جس پر یمن کو پل بھر میں خوف محسوس ہوا تھا اس کے تیور بہت سخت تھے جلا دینے والے یا شاید مار دینے والے۔۔۔۔

کیا بکواس کی تم نے میری ماں کے بارے میں۔۔۔؟؟یہی قبر بنا کر زندہ دفنادوں گا تمھیں۔۔۔

اس تک پہنچتے اس نے سختی سے اس کا گلا دبوچا تھا یمن کو اپنی سانسیں یک دم کم ہوتی محسوس ہوئی تھی مقابل کے اتنے شدید ری ایکشن پر اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا اٹھی تھی۔۔۔۔

چ۔ چھوڑوں م۔مجھے پ۔پلیز اس کے کسرتی ہاتھ پر اپنا ہاتھ مارتے وہ اسے خود سے دور ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی جب پروفیسر کمال نے آگے بڑھتے اسے قابو کرنا چاہا تھا جو بپھرا شیر بنا ہوا تھا۔۔۔۔

!! جاذب چھوڑو اسے مر جائے گی وہ۔۔۔۔
پروفیسر کمال اسے سختی سے اس لڑکی سے دور کرنے کی کوشش کر رہے تھے جس کی سانسیں بس تھمنے والی تھی اس کا چہرہ حد سے زیادہ سرخ ہو گیا سانسوں کی شدید کمی کے باعث وہ ہاتھ پاؤں مار رہی تھی موت جیسے سامنے نظر آئی تھی اسے جاذب کمال کے روپ میں۔۔۔۔۔

جاذب۔۔۔۔!!پروفیسر کمال نے اپنی پوری طاقت لگاتے اسے سختی سے یمن وحید سے الگ کیا۔۔۔

چٹاخ۔۔۔!!ایک تھپڑ اس کے چہرے پر مارتے انہوں نے اسے جیسے ہوش دلانا چاہا تھا جواب جبڑے بھینچے انہیں دیکھ رہا تھا اور ساتھ قہر ڈھاتی نظر فرش پر گری یمن پر ڈالی۔۔۔۔۔

پاگل ہو گے ہو تم دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔!!وہ غصے سے چیخے تھے جاذب کمال کے ہاتھوں میں لرزش تھی غصے کے باعث اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھی جس سے اس بات کا اندازہ صاف لگایا جا سکتا تھا وہ غصے کا بے حد تیز تھا

۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔؟؟پروفیسر کمال نے بیٹھتے یمن کو دیکھا تھا جو گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی آنسو اس کے گالوں پر پھسل رہے تھے اس نے خوف سے نظریں اٹھا کر جاذب کمال کو دیکھا

۔۔۔۔

بہت پچھتاؤں گی تم اس حد تک تمھیں مجبور کر دوں گا یمن وحید میرے پاؤں میں گر کر معافی مانگو گی تم

کرسی کو ٹھوکر رسید کرتے وہ آندھی طوفان بنا وہاں سے نکلا تھا جہاں باہر کھڑے سٹوڈنٹس اس کے غصے کا سوچتے ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئے تھے۔۔۔۔

پروفیسر نے اس نازک اندام لڑکی کو کرسی پر بیٹھاتے پانی کا گلاس دیا تھا اس لڑکی نے جانے انجانے میں جاذب کمال کے ماضی کو چھوا تھا اور پروفیسر کمال اچھے سے جانتے تھے وہ کس حد تک ضدی تھا اب وہ پیچھے ہٹنے والا ہر گز نہیں تھا۔۔۔۔۔



سارا دن گھر میں بیٹھی رہتی ہو مفت کا کھاتی ہو کوئی کام ہی کر لیا کرو کہاں مر گئی ہو فجر

ایک تیز آواز اُس چھوٹے سے گھر میں گونجی تھی بے زاریت سے بھرپور آواز جس پر فجر اندر سے بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی بے

دھیانی میں اس کا پاؤں بری طرح چھوٹے سے لاؤنج میں رکھی کرسیوں سے ٹکرایا۔۔۔۔

وہ سسکی تھی جب تائی امی نے اسے قہر ڈھاتی نظروں سے دیکھا جیسے اس نے اپنی تکلیف میں سسکی بھر کر بھی کوئی بہت بڑا گناہ کر دیا ہو۔۔۔۔

ج۔جی ت۔تائی امی۔۔

آنکھوں میں آئی نمی کو پلکیں چھپکتے پیچھے دھکیلتے وہ مسکرا کر بولی تھی۔۔۔۔

کب سے بکواس کر رہی ہوں چائے بنا دو میرے سر میں درد ہو رہا ہے کدھر مر گئی تھی۔۔۔۔؟

وہ دانت پیستے بولی تھی ان کے لہجے میں وہاں کھڑی لڑکی کے لیے زہر ہی زہر تھا۔۔۔

ل۔ لیکن ت۔ تائی ا۔ امی ا۔ آپ نے تو بس ایک ب۔ بار ہی !!۔۔۔

ان کے آنکھیں دیکھانے پر وہ بولتے بولتے رک گئی تھی ہلکا سا خوف اس کے جسم میں پھیلا۔۔۔

مجھ سے زبان لڑاتی ہے تیرے زیادہ ہی پر نکل آئے ہیں میری بیٹی نے تجھے سر پر چڑھا لیا ہے

وہ اٹھتی سختی سے آگے بڑھتے فجر کے بال میٹھی میں قید کر چکی تھی جس سے وہ کراہ اٹھی تھی درد سے اس کی آنکھوں سے پانی نکلا تھا۔۔۔۔

!!ت۔تائی ا۔امی پ۔پلیز چ۔چھوڑے۔۔۔۔

اپنے بال چھڑوانے کی کوشش کرتے وہ ساتھ سسک رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے جاری ہوئے اسے شدت سے احساس ہوا کسی کے نام کے ساتھ ماں جوڑ دینے سے وہ ماں نہیں بن جاتی۔۔۔۔

میری بیٹی پیسے بھیجتی ہے تبھی تیرا پیٹ بھرتا ہے اور زبان یوں چل رہی ہے تیری جیسے نجانے کہاں کی شہزادی ہو کل جب

مریم تم سے اکرم سے شادی کا پوچھے ہاں کرنی ہے تم نے سنائی دی میری بات ورنہ ادھر کچن میں بند کر کے آگ لگادوں گی تجھے !! میں۔۔۔۔

اس کے ریشمی گھنے بالوں پر گرفت سخت کرتے وہ اپنے اندر کی بھڑاس نکال رہی تھی اکرم کو سوچتے ہی فجر کا وجود سوکھے پتے کی طرح کپکپایا تھا۔۔۔۔

سن رہی ہے کہ نہیں۔۔۔!! انہوں نے زور سے اس کے بال کھینچے اس کے بال چھوڑ دیے تھے فجر کے کئی لمبے بال ان کے ہاتھ میں آئے تھے وہ بری طرح درد سے بلبلا اٹھی تھی۔۔۔۔

ج۔جی تائی امی۔۔۔!! گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا اٹکا تھا دل میں درد سا اٹھتا محسوس ہوا کیا ماں باپ کا نا ہونا زندگی عذاب بنا دیتا ہے۔۔۔۔؟

اب منہ کیا دیکھ رہی ہو میرا جاؤ چائے بنا کر لاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔اسے سختی سے کہتے وہ وہی رکھے چھوٹے سے صوفے پر ٹانگیں سمیٹ کر بیٹھ گئی تھی فجر سر ہلاتی اندر کچن میں گئی تھی۔۔۔۔

منہ پر ہاتھ رکھتے وہ بری طرح رو دی کبھی کبھی دل کرتا تھا یہاں سے بھاگ جائے ایسی جگہ جائے جہاں وہ اکیلی ہو لیکن باہر کی دنیا اکیلے لوگوں کو کہاں بخشتی تھی وہ تو انہیں اپنا مفت کا مال سمجھتی

تھی۔۔۔۔۔دنیا بے حس ہوتی جا رہی تھی کم از کم اسے یہی لگتا تھا۔۔۔۔۔

چائے بناتے اس نے ایک گہرا سانس بھرا اور چائے لا کر تائی امی کو پکڑائی تھی جواب بھی اسے سخت نظروں سے ہی دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔

تائی امی میں نماز پڑھنے جا رہی ہوں کوئی کام ہو تو بتا دیجئے گا میں بعد میں کر دوں گی

سر جھکائے وہ مدھم لہجے میں بولی یوں بھی وہ بہت آہستہ آواز میں بولتی تھی انہوں نے ہنکارا بھرتے اسے ہاتھ کے اشارے سے

جانے کو بولا تھا وہ گہرا سانس بھرتی وہاں سے اندر کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔



شرٹ بازو پر ڈالے وہ گھر کے اندر داخل ہوا تھا بکھرے حلیے میں اس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے جو رت جگے کا گماں پیش کر رہے تھے اور ماتھے پر بل بے زار لہجے کو بیان کر رہے تھے وہ سکون سے بغیر کچھ بولے اوپر اپنے کمرے میں جانا چاہتا تھا جب ہال میں موجود ہستی کی آواز نے اسے روکا۔۔۔۔

اعوان۔۔۔انہوں نے چائے کا گھونٹ بھرتے اس کی طرف دیکھا جو کل سے آیا ان سے ملنے کے بعد سیدھا کمرے میں گیا تھا اور آج انہوں نے اس کی شکل دیکھی تھی۔۔۔

جی مام۔۔۔!! پلٹ کر انہیں دیکھتے وہ حد درجہ سنجیدگی سے بولا صوفے پر بیٹھے اس چھوٹی سی لڑکی نے بھی سہمے ہوئے انداز میں اس حسن کے دیوتا کو دیکھا اُس چھوٹی لڑکی کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔

آؤ ادھر بیٹھو مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔۔!! شائلہ بیگم نے مسکرا کر اسے دیکھتے کہا تھا بھاری

قدم اٹھاتے اُس نے وہاں تک پہنچتے پہنچتے شرٹ پہنی تھی پھر جا کر صوفے پر ٹک گیا۔۔۔۔

کیا کرنے کا ارادہ ہے آگے تمھارا۔۔۔۔۔

شائلہ بیگم سے پہلے زویار صاحب بولے تھے جبکہ ہیر زویار خاموشی سے بیٹھے چائے لبوں کو لگائے اس سنجیدہ مزاج انسان کو دیکھ رہی تھی اسے برا لگا تھا اس کی وجہ سے وہ یوں بغیر شرٹ کے گھوم رہا تھا اس کی پشت سرخ تھی جس پر مرہم لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کچھ خاص نہیں بس یونیورسٹیز میں اپلائی کیا ہے ایز آ لیکچرار ۔۔۔۔!! وہ ہاتھ باندھے سنجیدگی سے بولا تھا اس کی بات پر زویار

صاحب نے سر ہلایا اور پھر آنکھوں ہی آنکھوں میں شائلہ بیگم کو اشارہ کیا جسے سمجھتے وہ اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔۔

اچھا ہیر بیٹا اعوان کو بھی چائے دو۔۔۔!! شائلہ بیگم نے مسکراتے ہوئے ہیر کو مخاطب کیا تھا جو اعوان خان پر نظریں جمائے بیٹھی تھی فوراً ہڑبڑا کر چونکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اعوان نے سکینڈ سے پہلے ہیر زویار کو دیکھا اسے کل رات کا منظر یاد آیا تھا ابھی بھی پشت پر جلن ہو رہی تھی اور ایک بار پھر سے !!چائے۔۔۔۔

!!نو مام مجھے چائے پسند نہیں۔۔۔

اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا تھا جس پر ہیر زویار نے بے چارگی سے اس مغرور شہزادے کو دیکھا۔۔۔۔

خیر۔۔۔!! بیٹا میں نے اور تمھارے چاچو نے فیصلہ کیا ہے تمھیں اب شادی کر لینی چاہیے۔۔۔۔

شائلہ بیگم مسکرا کر زویار صاحب کے بعد اعوان خان کو کو دیکھتے بولی وہ اس کے چہرے کے تاثرات نوٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

ہمم۔۔۔! جی مام کر لوں گا۔۔۔

وہ بے زاری سے بولا وہ وہاں سے اٹھ کر چلے جانا چاہتا تھا اس چھوٹی لڑکی کی نظریں خود پر محسوس ہوتے اسے عجیب کیفیت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

بیٹا میری خواہش ہے کہ تم۔۔۔!! وہ کہتے کہتے رک گئی تھی

اعوان خان نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا جیسے ان کے بولنے کا منتظر ہو اس کا چہرہ اب بھی پہلے کی طرح سنجیدہ تھا۔۔۔۔

تم ہیر سے نکاح کر لو پھر اس کے انٹر کے بعد رخصتی ہو جائے گی گھر کی بچی ہے گھر رہ جائے گی۔۔۔

انہوں نے خوشی سے ہیر کو دیکھتے اپنی بات مکمل کی تھی ان کی بات سنتے ہی مقابل کا چہرہ تن سا گیا تھا اس نے ہیر زویار کو دیکھا جس کے رخسار پل بھر میں سرخ ہوئے تھے اس نے حیرانگی سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔۔

یہ کیسی باتیں کر رہی ہے آپ مام میں کیسے اس بچی سے شادی کر لوں۔۔۔؟؟

وہ صوفے سے کھڑے ہوتے سخت لہجے میں بولا تھا زویار صاحب کے ساتھ شائلہ بیگم نے حیرت سے اس کے غصے سے تنے چہرے کو دیکھا جبکہ ہیر گھبرا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اتنی بھی بچی نہیں ہے وہ اور پھر رخصتی تو اس کے انٹر کے بعد ہو گی نا!!۔۔۔

شائلہ بیگم کھڑے ہوتے اس بار سخت لہجے میں بولی اعوان خان نے سرخ لہو رنگ آنکھوں سے ہیر زویار کو دیکھا تھا۔۔۔۔

ہر گز نہیں مام یہ بس ایک چھوٹی بچی ہے کسی چیز کی تمیز نہیں ہے !! اسے میں خود کو سنبھالوں گا یا اسے۔۔۔

وہ سخت ہوا تھا اس کی تیز آواز پورے گھر میں گونجی تھی ہیر زویار کی چمکتی آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی تھی اب وہاں نمی تیرنے لگی تھی۔۔۔۔

بیٹا وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا وہ اچھے سے تمھیں اور تمھارے گھر کو سمبھال لے گی۔۔۔

شائلہ بیگم نے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا جبکہ وہ ہتھے سے اکھڑا تھا۔۔۔۔

میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں اور شادی بھی اسی لڑکی سے کروں گا جو میرے ساتھ چلنے کے قابل ہو جیسے سمجھ بوجھ ہونا کے کسی چھوٹی بچی سے جو ہر چھوٹی سی بات پر روتے ماں کو یاد کرنے لگ جائے۔۔۔۔

اعوان نے کرخت نظر ہیر کے وجود پر ڈالی تھی ہیر کو شدید توہین کا احساس ہوا چہرہ پل میں سرخ ہوا وہ وہاں سے اٹھتے اندر بھاگی تھی کیا وہ شخص جو حسین تھا وجہہ تھا کیا بس ایک بات ہر وہ اسے یوں سنا دے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمیز سے بات کرو اعوان تمھاری شادی صرف ہیر سے ہو گی صرف ہیر سے ورنہ مجھے ساری زندگی مت بلانا تم

شائلہ بیگم غصے سے اسے گھورتے اپنے روم کی جانب بڑھ گی جبکہ زویار صاحب اب بھی وہی بیٹھے اعوان خان کے غصے سے تنے چہرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

وہ لمبے ڈگ بھرتے اوپر کمرے میں گیا تھا غصے سے گردن کی نسیں ابھری ہوئی تھی اور ماتھے ہر بلوں کا جال بکھرا ہوا تھا

۔۔۔۔

اعوان خان کو وہ لڑکی پسند نہیں تھی وجہ اس کا بچپنا تھا اس کے خیال سے اسے کسی چیز کی سمجھ نہیں تھی تبھی وہ جب بھی گھر کال کرتا تھا وہ بہت کم ہیر زویار سے بات کرتا تھا۔۔۔۔۔

کمرے میں روشنی پھیلی ہوئی تھی وہ بیڈ پر اوندھے منہ لیٹے سسکیاں لے رہی تھی بے شک وہ چھوٹی تھی لیکن جذبوں کو سمجھنا اسے بخوبی آتا تھا بے شک اسے اعوان خان سے طوفانی محبت نہیں تھی۔۔۔۔

لیکن اعوان خان ہیر زویار کو پسند تھا وہ ہر بار ایک سائیڈ پر کھڑے ہو کر ویڈیو کال پر اسے دیکھا کرتی تھی اس کی آواز سنتی تھی نجانے وہ اس سے اتنا چڑتا کیوں تھا۔۔۔۔۔

اس نے بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑ ڈالی تھی سوں سوں کرتے اس نے اعوان خان کو سوچا تھا وہ شخص ایسا تھا کہ اسے چاہا جائے وہ اس کی کچی عمر کی پسند تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یوں بھی اس میں اس کا کیا قصور تھا خود شمائلہ بیگم نے کہا تھا وہ اعوان خان کی دلہن بنے گی اسی گھر میں رہے گی

تبھی تو وہ شخص اس کے ننھے ذہن پر سوار ہو گیا تھا کچی عمر کی پہلی پسند اور پہلی پسند کہاں دل و دماغ سے اترتی ہے

اور مقابل شخص نے کتنے بے رحمانہ طریقے سے اس کے جزبات کی اس کی پہلی پسند کی توہین کی تھی کیا وہ شخص اتنا سخت تھا کہ کسی کی آنکھوں میں چمکتے جزبات تک اسے سمجھ نا آئے۔۔۔۔۔؟؟

وہ غصے سے آنسو صاف کرتی اٹھی تھی اور پھر کمرے سے باہر نکل گئی وہ شخص آخر خود کو سمجھتا کیا تھا ہیر زویار اسے اچھے سے باور کروانا چاہتی تھی کہ ہیر زویار کی جوتی کو بھی اس کی پرواہ نہیں۔۔۔۔!!

لیکن دل۔۔۔!ہیر زویار کا دل اس بات پر اتفاق تو نہیں رکھتا تھا



قدموں کی آواز اُس سڑک پر گونج رہی تھی سڑک کے دونوں طرف ہریالی تھی اور جگہ جگہ درخت لگے ہوئے تھے وہ سنجیدہ چال چلتا مزید آگے بڑھا۔۔۔

اور پھر اس ہریالی کی طرف جاتے وہ کچی زمین پر آکر رک گیا تھا اس کی کالی چھڑی زمین پر پڑی تو وہاں کھڑے چند آدمیوں کو اپنی طرف متوجہ کر گئی۔۔۔۔

شروع کرو۔۔۔کلائی پر بندھی کالی گھڑی کو دیکھتے اس نے مدھم سرد آواز میں حکم صادر کیا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اوٹاوا کے قبرستان میں کھڑے تھے جہاں اس وقت ایک مولوی، فیضی، چار گارڈ، چھیانوے قبریں اور وہ بے رحم بادشاہ موجود تھے۔۔۔۔

مولوی نے اثبات میں سر ہلایا تھا سامنے ایک ساتھ چار قبریں بنی ہوئی تھی جن کی مٹی گلی تھی اور اُن پر تازہ بلیک روز پڑے ہوئے تھے جیسے کوئی بھی دیکھتا تو اُن کالے گلابوں کو ڈالنے والے کی عقل پر ماتم کرتا لیکن یہاں۔وہ گلاب اس بے رحم بادشاہ نے خود ڈالے تھے اور کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی اس وقت وہ اس سے اس کی وجہ پوچھ سکے۔۔۔۔۔

مولوی نے نمازِ جنازہ پڑھانا شروع کی تھی اُس کی آنکھیں سرد ہوئی اور پھر ساکت ہو گئی وہ سامنے چار قبروں کو دیکھ رہا تھا وہ چار قبریں اُس کے کسی خاص کی نہیں تھی وہ چار قبریں اُن چار آدمیوں کی تھی جنہیں وہ تھوڑی دیر پہلے مار کر آیا تھا اور اب انہیں جہنم واصل کر کے وہ اُن پر فاتحہ پڑھ رہا تھا۔۔۔!! عجیب !!ترین منظر تھا وہ ہمیشہ ہی ایسا کرتا تھا۔۔۔

اسیل ایڈم عجیب تھا اور پھر اسیل ایڈم کی حرکات بھی مشکوک ہی پائی جاتی تھی۔۔۔۔

نمازِ جنازہ مکمل ہوا تھا اُس نے سرد سی نظر سے ایک گارڈ کو دیکھا جو سر ہلاتے کسی روبوٹ کی طرح مولوی صاحب کو وہاں سے لے گیا تھا

سرد نیلی آنکھوں والا وہ سفاک بادشاہ پلٹ گیا اب وہاں سو قبریں تھی فیضی نے دیکھا اُس کے چہرے پر حد درجہ سخت تاثرات ہے وہ اُس سے دو قدم کا فاصلہ بناتے بلکل اُس کے پیچھے کھڑا ہوا تھا

۔۔۔۔

اسیل ایڈم کیا سوال پوچھ سکتا ہوں میں۔۔۔؟؟ وہ ہچکچاتے لہجے میں بولا تھا اس وقت وہ اُس کی پشت دیکھ کر بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ اسیل ایڈم کس قدر سنجیدہ ہے۔۔۔۔

پوچھو۔۔۔!!اُس نے اپنی کالی چھڑی زمین سے اٹھاتے دونوں ہاتھوں سے اُسے فولڈ کرتے کوٹ کی جیب میں رکھا اُس کے عمل پر فیضی منہ کھولے اُس کے کوٹ کی جیب کو دیکھ رہا تھا پھر سر جھٹکا۔۔۔۔۔۔

تم نے ان لوگوں کو دفنایا کیوں اور یہی کیوں دفنایا۔۔۔۔۔۔؟؟ کب سے ذہن میں ابھرتا سوال فیضی کے منہ سے نکلا تھا اسیل ایڈم نے پلٹ کر اسے دیکھا اُس کی آنکھیں چمکی تو فیضی نے تھوک نگلا تھا وہ نیلی آنکھیں یوں ہی تو نہیں چمکتی تھی جب وہ چمکتی تو سامنے والی کی شامت کسی نا کسی صورت ضرور آتی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

ثواب کمانے کے لیے۔۔ہاتھوں کو پشت پر باندھے وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا اُس کے جواب پر فیضی نے حیرت سے اسیل ایڈم کو دیکھا ٹھنڈی ہوا کے جونکھے نے فیضی کو کپکپا ڈالا تھا یا شاید اسیل ایڈم کی مشکوک حرکات نے۔۔۔۔۔۔۔

تم نے ہی انہیں مارا ہے اسیل ایڈم۔۔۔۔!! فیضی نے جیسے اُسے یقین دہانی کروانی چاہی تھی کہ جن کی قبروں پر وہ فاتحہ پڑھ چکا ہے انہیں مارنے والا وہ خود ہی تھا فیضی نے اپنی بات پر زور دیا تھا خود کو یقین کروانے کے لیے کہ جو اس نے سنا وہ ٹھیک تھا۔۔۔۔

جانتاہوں۔۔۔!! بخدا ان سولوگوں کو مارنے کے بعد میں نے ہر ایک کی قبر پر فاتحہ پڑھی ہے۔۔! ثواب کمانا بہت مشکل ہوتا جارہا ہے۔۔۔۔

کف لنکس ٹھیک کرتے وہ آنکھوں پر سن گلاسز لگائے بڑے عام سے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

فیضی کو لگا اس نے جیسے سنا ہو کہ میں نے سولوگوں کو پانی پلا کر ثواب کمایا ہے۔۔۔۔

وہ حیرت سے اسیل ایڈم کو دیکھ رہا تھا بغیر کچھ بولے پھر پلٹ کر قبروں کی طرف دیکھا شاید وہ آنکھوں سے اُن کی گنتی کر رہا تھا

۔۔۔

پوری سو ہی ہے میرا حساب اتنا بھی خراب نہیں۔۔اُس کی سرد سی آواز پر فیضی نے فوراً گردن موڑی تھی وہ بلکل اُس کے پاس کھڑا اُس کے کندھوں پر سے نادیدہ دھول جھاڑ رہا تھا فیضی کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔۔۔

اُسے لگا تھا وہ اسیل ایڈم کو بہت اچھے سے جانتا ہے لیکن وہ غلط تھا شاید اُس کی پوری زندگی کم پڑ جاتی اسے جاننے میں۔۔۔۔

تم ہزار بار بھی مر کر زندہ ہو جاؤ جب تک اسیل ایڈم نہیں چاہتا تم اسے نہیں جان سکتے۔۔۔۔

وہ تپش دیتے لہجے میں بولا فیضی دو قدم پیچھے ہوا تھا اسے خوف محسوس ہوا سامنے کھڑے شخص سے۔۔۔

مقابل نے جیب سے سگریٹ نکالتے لبوں میں دبائی تھی فیضی نے اس کے منہ سے دھوئیں کو نکلتے دیکھ جھرجھری لی۔۔۔۔

اسیل ایڈم تم نے ان سو آدمیوں کو فقط ثواب کمانے کے لیے مار دیا۔۔۔؟؟ وہ اب بھی حیرت میں تھا دماغ سن سا ہو رہا تھا اس کی بات پر اسیل ایڈم کی آنکھیں پھر سے چمکی آہ وہ چمکتی نیلی آنکھیں اور لبوں پر ابھرنے والی وہ سرد مسکراہٹ وہ دل چرا لینے والی شخصیت رکھتا تھا۔۔۔۔

تم ایک طرف ٹھیک ہو اور دوسری طرف غلط۔۔۔! لاپرواہی سے بولتے سیگریٹ کا کش لیتے اس نے دھواں ہوا میں چھوڑا تیز

سرد فضا جسم کو کپکپا دینے کو کافی تھی ماحول بہت عجیب ہیبت ناک ہوا تھا۔۔۔۔

کیسے۔۔۔؟؟ فیضی نے سوالیہ نظروں سے نا سمجھی سے اسے دیکھا ۔۔۔۔۔

تم صیح ہو میں نے ثواب کمانے کے لیے انہیں مار دیا لیکن تم غلط ہو کہ میں نے فقط سولوگوں کو مار دیا دراصل دوسرے قبرستان میں جگہ نہیں تھی۔۔۔۔!!

سگریٹ زمین پر پھینکتے اس نے قیمتی آکسفورڈ سے اسے مسل ڈالا اس کے لہجے میں چھپی سفاکیت پر فیضی کا دل کانپا تھا۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اپنی ستائیس سالہ زندگی میں جب سے اسیل ایڈم نے ہوش سنبھالتے کینیڈا اسمبھالا تھا اس نے کتنے لوگوں کو مار کر اس مقام کو حاصل کیا تھا

!!اور کالے گلاب۔۔۔

اُس نے دور سے ان قبروں کو دیکھتے سوال کیا جن پر کالے گلاب تھے اسیل ایڈم نے اس کے چہرے کو دیکھا وہاں خوف تھا وہ دھیرے سے سرد ہنسی ہنسا۔۔۔۔

کالے گلاب۔۔۔۔!! وہ دو پل خاموش ہوا سرد سی خاموشی۔۔۔۔۔

وہ قیمتی ہے اور خاص۔۔۔!! اور اسیل ایڈم کو خاص چیزیں پسند ہے۔میرے دشمن بھی تو خاص ہے وہ اسیل ایڈم کو انسان نہیں بننے دیتے ان کی وجہ سے اسیل ایڈم اپنے پسندیدہ تاثرات کو بار بار دیکھتا ہے۔۔۔۔!! تمھیں پتہ ہے مجھے کیا پسند ہے۔۔۔!!

آئی آبرو اٹھاتے وہ فیضی کو کو دیکھتے سرد برفیلے لہجے میں بولا فیضی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا یا شاید اسے پتہ تھا اسیل ایڈم کو کیا پسند ہے!!۔۔۔۔۔

خوف۔۔۔۔!! ان کے چہرے پر ابھرنے والے خوف زدہ تاثرات مجھے باور کرواتے ہے اسیل ایڈم ایک درندہ ہے اور مجھے درندگی پسند ہے

!! اس لیے ایک چھوٹا سا نظرانہ ان کی زینت۔۔۔

پینٹ کی پاکٹوں میں ہاتھ ڈالتے اس کے تاثرات سپاٹ تھے فیضی نے ایک نظر اسے دیکھا وہ واقعی عجیب تھا فیضی اچھے سے جانتا تھا کالے گلاب کس قدر مشکل سے ملتے ہے ان کی قیمت کتنی زیادہ ہوتی ہے اور کالے گلاب ہر جگہ نہیں پائے جاتے اور وہ انہیں اپنے دشمنوں کو پیش کر رہا تھا۔۔۔۔

!! لیکن فیضی شاید بھول گیا تھا۔۔۔

وہ اسیل ایڈم تھا اربوں کی دولت کا ملک ایک بلینیر چیزوں کو خریدنا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا لیکن اس کے باوجود بھی اسے چیزیں چھیننا پسند تھا۔۔۔۔

کچھ اور پوچھنا ہے۔۔۔۔؟

آئی آبرو آچکاتے وہ سوالیہ ہوا تھا فیضی نے کچھ سوچتے لب کھولے۔۔۔

!!ہاں وہ م۔۔۔

دھیان سے فیضی۔۔۔!!ابھی تھوڑااور ثواب کما سکتا ہوں میں !!پھر سے ایک سے شروع کرنے کا دل چاہ ہے میرا۔۔۔

اس کی بات کاٹتے وہ اُن چار قبروں کی طرف دیکھتے بولا فیضی نے قبروں کے بات اس کے چہرے کی طرف دیکھا پھر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

نہیں رہنے دو میں کنوارہ نہیں مرنا چاہتا۔۔۔معصوم سی شکل بنائے وہ روکھے لہجے میں بولا اسیل ایڈم نے اثبات میں سر ہلایا اور پلٹ گیا۔۔۔

صرف ہارٹ لیس نہیں ہارٹ بریکر بھی ہے

اس کی پشت کو گھورتے وہ منہ بنائے بولا اسیل ایڈم نے ٹھیک کہا تھا فیضی اسے کبھی نہیں جان پائے گا

وہ ہر بار اس کے نئے روپ سے ملتا تھا جو پہلے والے سے بہت مختلف ہوتا تھا۔۔۔۔

💖💖💖

اُس نے دیکھا اُس دلکش روح کو چھو لینے والے منظر کو جب سورج، آسمان پہاڑ مل رہے تھے وہاں برفباری اس منظر کو مزید حسین بنا رہی تھی اس کالی آنکھوں نے اس مکمل ہوتے منظر کو

اشتیاق سے دیکھا پھر بانہیں پھیلا کر برفباری کو خود پر گرتے محسوس کیا تھا۔۔۔۔

قلب نے پیچھے دیکھا اُس کی ماں اور باپ اس لکڑی کے بنے گھر کے اندر تھے ان کی ہنسنے کی آوازیں سنتے قلب نے اپنے قدم آگے کی جانب لیے برفباری میں وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی اس کا سکارف گلے میں جھول رہا تھا بڑی بڑی کالی آنکھیں برفباری کے چلتے ہلکی بند تھی گال سردی کے باعث سرخ ہو رہے تھے اور لب نیلے پڑتے کپکپا رہے تھے۔۔۔

لیکن وہ بھاگ رہی تھی وہ آج کسی بھی طریقے سے اس آسمان پر جانا چاہتی تھی وہ اس آسمان کو چھونا چاہتی تھی اسے حاصل کرنا

چاہتی تھی پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہوتے وہ یک دم رکی تھی اُس نے ننھا سر دی سے گلابی پڑتا ہاتھ آسمان کو لگانا چاہا تھا۔۔۔

قلب کو لگا آسمان اب اس سے پھر سے دور ہوا ہے اُس نے زرد سورج کو نیلے آسمان میں جاتے ان رنگوں کو ملتے دیکھا وہ قدم آگے بڑھا گئی تھی اور پھر اس کی دلخراش چیخ فضا میں گونجی تھی وہ نیچے گر گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس پہاڑ سے نیچے گری تھی برف میں پھسلتے اُس کا سر ایک مظبوط درخت سے ٹکرایا تھا اس کا وجود وہی رکا بھاری ہوتے سر کے ساتھ اُس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا گلابی ہاتھ فضا میں بلند ہوا اور پھر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

اس کا آدھا نازک وجود میں برف میں دھنسا تھا وہ آسمان کو پا لینا چاہتی تھی وہ آسمان پر جانا چاہتی تھی اور اس کی شدت سے مانگی گئی دعا شاید یوں قبول ہو جاتی۔۔۔۔۔۔۔۔

💖💖

فجر تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا بول رہی ہے امی کہ تم اکرم سے شادی پر راضی ہو گئی ہو۔۔۔؟

مریم تن فن کرتی کمرے میں داخل ہوئی تھی اُسے کندھے سے تھام کر اپنی جانب اس کا رخ کرتے سخت لہجے میں چیخی۔۔۔۔

ت۔تو۔اس میں کیا برائی ہے شادی تو مجھے کرنی ہی ہے نا

۔۔۔!!اس کا ہاتھ کندھے سے ہٹاتے وہ اپنے بیگ میں چیزیں

بھرتے بولی تھی مریم نے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا۔۔۔۔

بکواس نہیں کرو وہ اکرم جس سے آدھی عمر کی ہو تم وہ آوارہ کہی کا

تم اس سے شادی کرو گی امی کی باتوں کو دل پر مت لو میں ہوں نا

تمھاری بہن تمھاری کزن تمھاری دوست میں تمھارے لیے

شہزادہ ڈھونڈوں گی۔۔۔۔

مریم اس کا حجاب میں لپٹا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرتے

محبت بھرے لہجے میں بولی فجر نے دیکھا اس کی آنکھیں سرخ ہو

رہی تھی جیسے کئی راتیں جاگ کر گزاری ہو۔۔۔۔

شہزادے تو شہزادیوں کو ملتے ہے آپی عام لڑکیوں کو شہزادے نہیں ملا کرتے۔۔۔

اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ دھیرے سے ہنسی اس کی ہنسی کرب آمیز تھی مریم کی آنکھوں میں آنسو تیرے تھے۔۔۔۔۔

جو تمھاری عزت کرے گا فجر جو تمھارے لیے مرنے کو تیار ہو گا جس کے لیے دنیا تمھارے بعد میں ہو گی وہ شہزادہ ہو گا فجر۔۔۔!

چاہے وہ کتنا ہی عام کیوں نا ہو وہ خاص ہو گا۔۔۔!

مریم نے اسے مسکراتے ہوئے سمجھایا تھا وہ ہلکا سا مسکرائی بیگ میں چیزیں دیکھی مکمل تھی وہاں سے ہٹ کر عبایا پہنا پھر شیشے

کے سامنے کھڑے ہوتے نقاب کرنے لگی تھی مریم اس کی ہر حرکت نوٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

تو تم میری بات نہیں مانو گی فجر میری کوئی اہمیت نہیں تمھارے نزدیک مت کروں ایسے کیا پتہ آخری خواہش ہو میری۔۔۔۔۔ مریم کا لہجہ شکستہ حال تھا اس کی سفید رنگت میں زردی گھلی ہوئی تھی فجر نے تڑپ کر پلٹ کر اسے گلے لگایا تھا۔۔۔۔۔

ایسے کیوں بولا آپ نے آپی میرے لیے تو آپ ہی سب کچھ ہے میں ایک جگہ جاب پر جا رہی ہوں آ کر بات کروں گی۔۔۔۔۔۔ پلکیں بار بار تیزی سے جھپکتے اس نے آنسوؤں کو واپس اپنی شفاف آنکھوں میں قید کیا تھا

کیوں جا رہی ہو تم جاب پر کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔مریم اس سے الگ ہوتے تھوڑی سختی سے بولی تھی جس پر وہ نم آنکھوں سے مسکرادی تھی۔۔۔

ایسے بیٹھی رہی تو موٹی ہو جاؤں گی پھر شہزادہ نہیں نکڑ کر وہ موٹا سلیم ملے گا۔۔۔
وہ اپنی ہی بات پر کھلکھلا کر ہنسی تھی مریم نے اس کے سر پر چپت رسید کی تھی۔۔۔۔۔

اسے خدا حافظ بولتے وہ گھر سے باہر نکل گئی تھی وہ کیا بتاتی اپنی کزن جیسی بہن کو کہ جو جملے اُس کی ماں اسے بولتی تھی وہ روٹی کا

ایک نوالہ بھی اس کے حلق میں اٹکا دیتے تھے اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔۔۔۔

!! وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔

آپ ہو نا "اللہ" جی سب ٹھیک ہو گا

وہ اس چھوٹی سی گلی سے نکلتے چلنے لگی تھی پھر بیس منٹ چلنے کے بعد وہ مین روڈ پر آئی تھی وہاں سے رکشہ لیتی وہ اپنی منزل کی جانب نکلی تھی۔۔۔۔



بلیو پینٹ کوٹ میں سلکی بال ماتھے پر بکھرے، ہاتھ میں پہنی برانڈڈ گھڑی، قیمتی جوتوں اور چمکتی شہد رنگ آنکھوں سمیت وہ بلا کا ہینڈسم لگ رہا تھا گارڈ کے دروازہ کھولنے پر وہ بلیک مرسڈیز

سے باہر نکلا تو آس پاس کھڑے کئی فوٹو گرافرز اور میڈیا کے لوگوں نے اس کی تصویریں اور ویڈیوز لینی شروع کی تھی چار گارڈ کے درمیان چلتے وہ اندر اس ہوٹل میں داخل ہوا تھا ہر طرف برقی قمقموں سے ہال کو سجایا گیا تھا۔۔۔

وہ ایک فنکشن میں یہاں پہنچا تھا اور باہر اس کے ڈھیروں فینز کھڑے اس کی ایک نگاہ کے لیے ترس رہے تھے لیکن اس نے پھر سے ان لوگوں کو بھرپور طریقے سے ترسایا تھا وہ سیدھا بغیر کسی پر نظر ڈالے ہوٹل میں انٹر کر گیا تھا اسد اس کے پیچھے پیچھے تھا

اس کے ہال میں داخل ہوتے ہی وہاں سب کی نظریں اس پر اٹھی تھی اور پھر اس کے حسین چہرے پر ہی جم گئی وہ آئی برو آچکاتے دھیرے سے ہنسا اس کی مسکراہٹ پر اس کی جانب بڑھتی لڑکی نے دل کے مقام پر ہلکا مکا بنا کر مارا تھا وہ بائیں آنکھ دبا گیا۔۔۔۔۔

کایان مجھے پتا تھا میں بلاؤں گی تو تم ضرور آؤں گے۔۔۔۔۔۔!!

وہ لڑکی جس نے آسمانی کلر کا گاؤن پہنا ہوا تھا اس کے گلے لگتی بولی جس پر وہاں موجود سبھی لوگوں کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ ابھری۔۔۔

کایان سکندر نے اسے دھیرے سے خود سے دور کیا جس پر علیشہ کا منہ بنا تھا اس نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ کندھے آچکا گیا اس کا یہ لاپرواہ انداز ہی تو لڑکیوں کو اس کا دیوانہ بناتا تھا۔۔۔۔

آؤ میں تمھیں ڈیڈ سے ملواتی ہوں۔۔۔!! علیشہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے ساتھ لیے چلنے لگی تھی وہاں بزنس کی دنیا کے بھی کئی لوگ آئے تھے جہاں علیشہ نے خاص کایان کو بلایا تھا اور اس کے آنے کی وجہ سے وہاں ہر فرد خاص کر گرلز پارٹی میں شامل ہونے آئی تھی۔۔۔۔

کایان نے نظریں گھماتے مدد طلب نظروں سے ادھر اُدھر دیکھا تھا اسے ان سب چیزوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا جب اس کے

کندھے پر پیچھے سے کسی نے ہاتھ رکھا تھا وہ رک گیا پلٹ کر دیکھا تو شکر کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

بچاؤں کے نا۔۔۔؟ مقابل اس کے کان میں گھستے اس کے گلے لگتے سرگوشی نما آواز میں بولا تھا کایان نے زور سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا جیسے پیٹھ تھپتھپائی ہو۔۔

دوست ہو تو تیرے جیسا یار کیا اور شیطان حاضر۔۔۔!! وہ گلے لگے ہی مسکرا کر بولا جاذب کمال نے اس سے الگ ہوتے تیکھی نظر سے اسے دیکھتے گھورا۔۔۔

اور پھر علیشہ کو دیکھا جو تیکھے چتونوں سے جاذب کمال کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔۔

بھابھی میں آپ کے کچھ لگتے کو لے جاؤں مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔!!

جاذب کمال نے اس کے کوٹ کا کلر پکڑتے پھر علیشہ کو دیکھا جو اس کے بھابھی بولنے پر ہی خوشی سے پھولی نہیں سما رہی تھی پھر اثبات میں سر ہلا گئی کایان نے اسے سخت نظروں سے گھورا

۔۔۔۔۔

جبکہ وہ اس کی پرواہ کیے بغیر اسے سائیڈ پر لے آیا تھا وہ دونوں بچپن سے ساتھ تھے ایک دوسرے کی عادت سے واقف کالج

ختم ہونے پر کایان سکندر نے اپنے لیے یہ فلیڈ چنی تھی جبکہ جاذب کمال بزنس پڑھ رہا تھا۔۔۔۔

ابے سالے خوامخواہ میں چپکا ڈالا مجھے اس کے ساتھ۔۔۔۔۔!! اس نے برا سا منہ بنایا تھا جاذب کمال نے آنکھ کے اشارے سے اسے دوسری طرف دیکھنے کا بولا تھا جہاں ایک لڑکی کھڑی کایان سکندر کو ہی گھور رہی تھی جبکہ کئی نظریں اب کایان سکندر کے ساتھ کھڑے جاذب کمال پر بھی اٹھ رہی تھی۔۔۔۔۔

مجھے پارٹی کے بعد پرسنل فلیٹ پر ملنا اور ذرا ڈیٹیل میں بتانا وہ لڑکی مر گئی جس کا گلا دبا کر مارنا چاہتا تھا یا شکار بچ گیا میں ذرا ابھی آتا ہوں!!۔۔۔۔۔

ایک ہاتھ پاکٹ میں لے جاتے وہ دوسرا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھتے اس لڑکی کو دیکھتے بولا جو اسے ہی گھور رہی تھی جاذب نے بے زاری سے اسے دیکھا۔۔۔۔

اگر ٹھرکی لوگوں پر ٹکس لگتا تو کایان سکندر تو غریب سے بھی غریب تر فقیر ہوتا سالے اور جو تو میرے پیچھے لگا ہے نا عاشق بن کے ہٹ جا ورنہ دنیا سے ہٹا دوں گا"۔۔۔۔۔۔

جاذب کمال نے اس کی کمر میں دھوکا رسید کیا تھا جس پر کایان سکندر نے اسے آنکھیں دیکھائی کوئی کہہ سکتا تھا وہ کایان سکندر جو لوگوں کے احساسات کی پرواہ نہیں کرتا وہ یوں سامنے کھڑے انسان کی مار کھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اور جاذب کمال۔۔۔!! وہ مغرور بگڑار ئیس زدہ جو لوگوں کو ٹھوکروں پر رکھتا تھا ذرا سی بات خود پر برداشت نا کرتے لوگوں کو مارنے پر اتاروں ہو جاتا تھا وہ یوں اتنے عام مسکراتے لہجے میں اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں عجیب تھے وہ دونوں اچھے دوست تھے اور اچھے راز دار بھی ان دونوں کو ایک دوسرے کا چھوٹے سے چھوٹا راز بھی پتہ تھا اور بڑے سے بڑا گناہ بھی۔۔۔۔

میری آنکھوں کی ٹھنڈک دل ناجلا میرا۔۔۔!! اسے آنکھ دبا کر کہتے وہ وہاں سے ہٹ گیا اس کا رخ سڑھیوں کی طرف تھا اس نے جاتے جاتے زبان دانتوں تلے دبائے اس لڑکی کو دیکھتے بائیں

آنکھ دبائی تھی جس پر اس نے بال کان کے پیچھے اڑھستے قدم سڑھیوں کی طرف لیے جاذب کمال نے قہر ڈھاتی نظر سے اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔۔۔



!!بے بی یہاں ہوں میں۔۔۔۔

وہ صوفے پر سکون سے بیٹھا تھا جب دروازہ ہلکے سے کھلا اس لڑکی نے صوفے پر سکون سے بیٹھے اس حسین شخص کو دیکھا جو چمکتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی بڑی ادا سے آگے بڑھی تھی پھر جا کر اس کی گود میں بیٹھی کایان سکندر کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تیکھی سی مسکراہٹ

۔۔۔۔

تم بہت ہاٹ ہو۔۔۔!! وہ نازک لڑکی اس کی گردن پر ابھرتی نیلی نسوں پر انگلی پھیرتے لب دبائے بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا کیا۔۔۔؟؟اس کی نازک پتلی سی کمر میں ہاتھ ڈالے کایان سکندر نے اسے مزید خود کے قریب کرتے اسے کے لبوں کو اپنی دسترس میں لیا تھا جبکہ اس لڑکی کے ہاتھ اب کایان سکندر کی گردن میں لپٹے ہوئے تھے وہ اس کی سانسیں مکمل خود میں انڈیل رہا تھا۔۔۔

جب موبائل کی تیز آواز پر وہ لڑکی تیزی سے اس سے الگ ہوئی تھی کایان سکندر کے ماتھے پر بل آئے تھے وہ وہاں سے اٹھی اور تھوڑی دور میز پر پڑا اپنا موبائل اٹھاتے کان کو لگاتے کایان کو دیکھا۔۔۔۔

بے بی میں آتی ہوں۔۔۔!!اس کے ہونٹوں کع چھوتے وہ لڑکی بڑی ادا سے باہر نکلی تھی کایان سکندر نے تیکھی نظروں سے اس کی پشت کو دیکھا وہ سخت بدمزہ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھا بے شک وہ لڑکی اسے واپس آنے کا بول کر گئی تھی لیکن انتظار کرنا کایان سکندر کی لسٹ سے آؤٹ تھا سو وہ باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ لابی سے گزرتے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا سڑھیاں اترتے وہ جیسے ہی آخری سیڑھی پر پہنچا رپورٹر بھاگ کر اس کی جانب لپکے تھے

۔۔۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر پیچھے ہوا تھا پارٹی میں موجود ہر کوئی اس کی جانب متوجہ ہوا تھا کایان سکندر نے حیرت سے سب کو دیکھا پھر جاذب کمال کو ڈھونڈنا چاہا۔۔۔۔۔

سر۔۔۔!!کایان سر کیا یہ لڑکی سچ بول رہی ہے کیا آپ کا اس سے ریلیشن ہے۔۔۔؟؟کیا آپ اسے یوز کر کے پھینکنے والے ہے !!؟کیا وہ سچ کہہ رہی ہے۔۔۔

میڈیا رپورٹرز کے سوالات پر اس نے ایک جانب دیکھا جہاں وہ لوگ اشارہ کر رہے تھے جبکہ علیشہ اسے غصے سے گھورتے روتے

ہوئے ہوٹل سے باہر نکلی تھی کایان نے نا سمجھی سے جاذب کمال کو دیکھا جو مزے سے کھڑا اسے دیکھتے ہنس رہا تھا۔۔۔۔

پھر اس لڑکی کو جو تھوڑی دیر پہلے ہی اس کے ساتھ روم میں تھی اور فون کال کا کہہ کر باہر آئی تھی کایان سکندر کے ماتھے ہر بل نمودار ہوئے اس نے جاذب کمال کو دیکھا جواب بھی اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

پ۔پوچھ لے ان سے م۔میں گرل فرینڈ ہوں اس کی لیکن یہ تسلیم نہیں کرنا چاہتا وہ لڑکی روتے ہوئے بولی جو ایک چھوٹی ایکٹریس تھی اور اب شاید فیم پانے کو ایسے بول رہی تھی یا کسی کے کہنے پر کایان سکندر کو بدنام کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

سر کیا سویرا میم سچ بول رہی ہے کیا واقعی آپ انہیں بس استعمال کرنا چاہتے ہے۔۔۔؟؟ میڈیا کے سوالات پھر سے شروع ہوئے تھے کایان سکندر نے پیچھے کو قدم اٹھائے جبکہ میڈیا مائیک اس کی جانب کرتے اگلی سیڑھی پر پہنچ گئی تھی وہ جیسے جیسے پیچھے جا رہا تھا میڈیا آگے آ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہاں سب کھڑے اسے عجیب نظروں سے دیکھتے باتیں بنا رہے تھے اور وہاں کھڑی کچھ لڑکیاں اسے گھور رہی تھی تو کچھ اس لڑکی کو۔۔۔۔۔

جب باہر سے تیز آواز ابھری تھی وہاں سے عورتوں کا ایک گروپ ہوٹل ہال میں داخل ہوا جن کی جانب وہ چالاک لڑکی روتے ہوئے بڑھی تھی شاید وہ سوچ سمجھ کر ساری پلاننگ پہلے ہی کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

وہ بری طرح ٹریپ ہوا تھا وہ عورتیں اسے یوں گھور رہی تھی جیسے ابھی کچا چبا جائے گی اس نے گارڈز کو دیکھا اور پھر سر اونچا کرتے اسد کو جنہیں ان میں سے کئی عورتیں وہی روک کر کافی سنا رہی تھی۔۔۔۔۔

سر آپ کی خاموشی کیا ہاں ہے۔۔۔۔؟ میڈیا پھر شروع ہوئی تو کایان سکندر نے آخری بار جاذب کمال کو قہر ڈھاتی نظر سے دیکھا

جس نے آنکھوں کے اشارے سے اسے ایک طرف بھاگنے کو بولا تھا۔۔۔۔۔

کیاپروف ہے تمھارے پاس۔۔۔۔؟؟ جاذب کمال کی تیز گرجتی آواز ہال میں گونجی ساری میڈیا اس کی جانب پلٹی تھی اس لڑکی نے ڈرتے جاذب کمال کو دیکھا جو سخت نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ کایان سکندر نے ایک فلائنگ کس جاذب کمال کی طرف اچھالتے وہاں سے ہوٹل کے بیک سائیڈ پر قدم بڑھائے جب ایک میڈیا ممبر کی اس پر نظر پڑی تھی وہ وہاں سے بھاگتے ہوٹل کی بیک سائیڈ پر آتے ایک کمرے میں بند ہوا تھا۔۔۔۔۔

جہاں بہت سارا سامان پڑا ہوا تھا جبکہ پیچھے اس کے گارڈز اور جاذب کمال کے خاص بندے اب میڈیا کو روک رہے تھے

۔۔۔۔۔

بلڈی ہیل۔۔۔۔!! وہ موبائل پر نمبر ملاتے اب دوسری جانب اسد پر چیخ رہا تھا فون سپیکر پر رکھتے اس نے نیچے بیٹھتے شوز ٹھیک کیے تھے

سر آپ ادھر ہی رہے میڈیا ہوٹل کے فرنٹ دوڑ کے ساتھ بیک ڈور پر بھی ہے وہ لڑکی سویرا کہہ رہی ہے اس کے پاس ویڈو بھی ہے آپ کی اور ان کی ایک ساتھ کچھ کلوز مومنٹ۔۔۔۔!!

تو میں کیا کروں وہ لڑکی خود آئی تھی مجھ سے چپکنے میں نہیں گیا تھا جلدی اس جھمیلے کو سنبھالوں ورنہ تمھارا حشر کر دوں گا میں

وہ سخت غصے میں بولتے کھڑا ہوا تھا

سر میں ٹرائے کر رہا ہوں۔۔۔

اسد کی آواز ابھری اور پھر فون کٹ گیا اس نے دیکھا فون بند ہو چکا تھا کایان سکندر نے شدید غصے میں فون دیوار پر دے مارا تھا

۔۔۔۔۔

!!افففف یہ لڑکیاں ہے یا آفتیں۔۔۔۔!!بلڈی بچ۔۔۔۔

وہ شدت سے چلایا تھا ساتھ اس کمرے کو مڑ کر دیکھا جہاں ہوٹل کا کافی سامان پڑا تھا بے ترتیبی میں لڑا تھا کئی بوکس، کراکری پرانے بڑے بڑے پردے وغیرہ۔۔۔۔

اس نے غصے سے وہاں پڑی پلیٹس کو ٹیبل سے نیچے گرایا تھا۔۔۔۔

آہہہ۔۔۔!!ایک نسوانی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا جہاں عبایا میں کھڑی وہ لڑکی ڈر سے کانپی تھی کایان سکندر نے دیکھا اس کے جسم پر عبایا تھا سر پر حجاب آدھا کیا ہوا تھا شاید وہ نقاب کر رہی تھی جب وہ یہاں آیا تھا۔۔۔۔۔

فجر پھرتی سے کمرے سے باہر نکلنے والی ہوئی تھی جب کایان سکندر نے تیزی سے آگے پڑھتے اس کے پیٹ پر ہاتھ جماتے اسے گھوماتے دیوار کے ساتھ پن کیا تھا۔۔۔۔۔۔

باہر سے آتی قدموں کی آواز پر فجر کی آنکھیں پھیلی اس سے پہلے وہ چیخنے کے لیے منہ کھولتی کایان سکندر نے اس کے چہرے پر لگے ماسک پر ہاتھ رکھا تھا اور اس کے کانپتے وجود کو گھسیٹتے وہاں قدرے ایک اندھیرے کونے میں چھپتے اس کے مزید نزدیک ہوا تھا جس پر فجر کی سانسیں بری طرح اکھڑی تھی۔۔۔۔۔

بلکل چپ آواز نکلی تو ادھر ہی گلہ دبا کر مار ڈالوں گا کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہو گی۔۔۔۔

بھاری ہاتھ مزید سختی سے جماتے وہ اسے آنکھیں دیکھاتے سخت لہجے میں بولا تھا فجر اس کی گرفت میں چڑیا کی طرح پھڑ پھڑائی تھی۔۔۔۔۔۔

کسی بھی حال میں اس لڑکے کو ڈھونڈو اور اس کا نکاح کرواؤ اس لڑکی سے کیا سمجھا ہے اس نے لڑکیوں کو۔۔۔۔!!

دو عورتوں کی آواز پر کایان سکندر نے ذرا سا گردن نکالتے دروازے کو دیکھا جہاں دروازہ کھلنے پر وہ ایک ہاتھ دیوار پر جمائے دوسرا اس نازک اندام لڑکی کی کمر میں ڈالے گھومتے دیوار کے ساتھ چپکا تھا۔۔۔۔

اس کے مظبوط ہاتھ نے جیسے ہی فجر کی کمر کو چھوا وہ کرنٹ کھا کر اس سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی کایان نے واپس اس کے منہ پر ہاتھ جمایا۔۔۔۔

وہ پہلی بار کسی مرد کا لمس اپنے وجود پر محسوس کر رہی تھی دل شدت سے گھبرا رہا تھا جبکہ وہ انجان شخص مزید اس کے قریب تر ہوا تھا کہ اس کی جھلستی سانسیں فجر کے چہرے کو سرخ کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔

!!چپ رہو ورنہ جان سے جاؤ گی آواز نا آئے تمھاری۔۔۔۔

لب کاٹتے اس نے فجر کو دور کرتے اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹایا تھا اور پھر آگے بڑھ کر دیکھا اب وہاں کوئی نہیں تھا اس نے گہرا سانس خارج کیا۔۔۔۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے پلٹا اور پلٹتے ساتھ ہی ایک نازک ہاتھ اس کے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا حیرت سے کنگ چہرے سمیت !!اس نے اس لڑکی کی سبز کانچ آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔

ا۔آپ ک۔کی ہمت کیسے ہوئی م۔۔مجھے یوں چھونے کی ۔۔۔۔؟؟

کپکپاتے لہجے میں اس نے مقابل کی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھا جہاں اب سرخی پھیل رہی تھی وہ پہلا تھپڑ تھا جو کایان سکندر نے کسی لڑکی سے کھایا تھا کہاں لڑکیاں اس کے چھونے ہر اسے تھپڑ سے نوازتی تھی وہ تو خود اس کی طلب کرتی تھی۔۔۔۔۔۔

غصے کی شدید زیادتی سے اس کی سانسیں بھاری ہوئی تھی وہ شدت سے دانت کچکاتے اس کی جانب بڑھا اور بازو سے دبوچے اسے دیوار سے پن کرتے اسے سے ایک قدم کے فاصلے پر کھڑا ہوتے ایک ہاتھ دیوار پر رکھا تھا فجر کو اپنی جان جاتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

یو بلڈی بچ۔۔۔!! تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔؟ تمھاری ہمت کیسے ہوئی ایسی حرکت کرنے کی"۔۔۔۔

اس کا منہ دبوچے وہ سخت لہجے میں غرایا تھا کہ فجر بری طرح کانپ اٹھی تھی اس کی سبز کانچ آنکھوں میں خوف پھیلا۔۔۔۔۔

یو چیپ گرل۔۔۔!! تم جانتی ہو میں کون ہوں تمھارے اس عمل کا انجام کیا ہو گا جانتی ہو تم۔۔۔۔؟؟

!! ابھی کے ابھی ہاتھ جوڑو گڑگڑا کر معافی مانگو۔۔۔۔

اس کا چہرہ مزید سختی سے دبوچے وہ اپنی مظبوط انگلیاں اس کے چہرے میں دھنسائے سخت لہجے میں دھاڑا کہ فجر کی سبر آنکھوں میں موتی چمکے اس کے چہرے پر ماسک تھا اور سر سے حجاب آدھا گر چکا تھا خوف سے اس کا جسم کپکپا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

ورنہ تم جانتی نہیں ہو کہاں کہاں اور کس حد تک چھو سکتا ہوں !! تمھیں میں۔۔۔۔

زہر خند لہجے میں بولتے اس نے اس کا چہرہ بری طرح جھٹکا تھا کہ فجر کو اپنے چہرے میں درد کی شدید ٹھیس اٹھتی محسوس ہوئی اس

نے سحر زدہ سبز آنکھوں سے مقابل کی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔

کایان سکندر نے اس کی سبز آنکھوں میں نمی دیکھی یا شاید نمی سے بہت پرے اس نے اس کی آنکھوں میں جھانکا تھا سمندر سی گہری وہ سبز آنکھیں کسی کے دل کو بھی ڈوبا سکتی تھی

مقابل لڑکی نے آنکھیں میچی دو آنسو ٹوٹ کر گالوں سے ہوتے ماسک کے اندر جذب ہوئے۔۔۔۔

!!م۔مجھے ج۔جانے دے پلیز۔۔۔۔

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولتی لرزتے قدموں سے اس کے سائیڈ سے گزرنے والی تھی جب مقابل نے سختی سے اس کا بازو دبوچے

اسے دیوار کے ساتھ پٹخا کہ اسے اپنی کمر کی ہڈی چٹختی محسوس ہوئی تھی اس کی کمر میں شدید درد ہوا تھا جس پر وہ کراہ کر رہ گئی

۔۔۔۔۔۔

!! معافی مانگو۔۔۔۔

آگ برساتے لہجے میں بولتے وہ اب بھی اس کی پانی سے بھری آنکھوں میں دیکھ رہا تھا اس نے دوسرا بازو بھی دیوار پر رکھتے اس کے جانے کے راستے مسدود کیے تھے کہ وہ لڑکی مزید سہم کر دیوار کے ساتھ چپک گئی۔۔۔۔۔



میری ا۔آپی انتظار کر رہی ہو گی م۔مجھے جانے دے پلیز و۔وہ" غلطی سے ہو گیا"۔۔کاجل لگی گرین آنکھوں نے شہد رنگ آنکھوں کو دیکھتے التجا کی تھی اس کے جسم میں خوف کی ایک لہر دوڑی تھی سامنے والے کو اس قدر غصے میں دیکھ کر۔۔۔۔

وہ تو ایک ریسٹورنٹ میں گئی تھی جاب کے لیے جہاں کی کیٹرنگ نے اس ہوٹل کو اپنی سروس دی تھی اور باہر ہوئے ہنگامے کو دیکھتے ریسٹورنٹ کا سٹاف وہاں سے جانے لگا تھا وہ بھی اس روم میں اپنا عبایا پہننے آئی تھی اور یہاں آکر اس شخص کی چنگھاڑتی آواز نے اسے خوف میں مبتلا کیا تھا۔۔۔۔

"واٹس ایور یور آپی شاپی یو ڈیم۔۔۔!! معافی مانگو اور اپنی یہ شکل گم کرو تم جانتی نہیں ہو تھپڑ کیسے لگایا ہے تم نے اگر اس وقت میں یہاں کھڑا نا ہوتا تو تمھارے یہ نازک ہاتھ کاٹ کر اپنے الفا کو کھلا دیتا ڈیم اٹ۔۔۔!!"

دیوار پر شدت سے پنچ مارتے اس نے تیکھی نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا جو سر جھکا گئی تھی دل عجیب گھبرا رہا تھا اس نے گہرا سانس لیا آنسو ٹوٹ کر زمین پر گرا پھر سر اٹھا کر مقابل کو دیکھا۔۔۔

"معذرت۔۔۔!! پانیوں سے بھری آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑھے وہ ماسک کے پیچھے نازک لب دانتوں تلے دبائے مدھم زکام زدہ آواز میں بولی۔۔۔۔

جس پر مقابل کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری فجر نے اس کی مسکراہٹ کو دوپل دیکھا پھر نظریں پھیر لی اس کے عمل پر کایان سکندر کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اپنے پورے کیریئر میں وہ واحد لڑکی دیکھی تھی کایان سکندر نے جس نے اس کی مسکراہٹ پر نظریں پھیر لی تھی اس انا پرست شخص کا چہرہ اپنی اس توہین پر سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔

ہاتھ جوڑ کر معافی مانگو اور میری طرف دیکھ کر معافی مانگو"

"۔۔۔۔

اس کا بازو دبوچے وہ انگلیاں اس کی بازو میں پیوست کرتے سخت تاثرات چہرے پر سجائے مدھم آواز میں غراتے اس کے مزید

قریب ہوا کہ فجر نے اپنی سانس پھر سے بے ساختہ روکی وہ دیوار کے ساتھ چپک گئی یوں جیسے دیوار اسے اپنے اندر سما لے گی

۔۔۔۔۔

تمھیں سنائی نہیں دے رہا کیا بکواس کر رہا ہوں میں میری" طرف دیکھ کر ہاتھ جوڑ کر معافی مانگو اور تمھاری ان آنکھوں میں آنسو ہو"۔۔۔۔

بازو پر گرفت سخت ہوئی تو فجر کی جان لبوں پر آئی تھی وہ سسکی وہ سامنے کھڑا شخص پاگل تھا کیا جو بس اس کے اپنی طرف نا دیکھنے پر اس کے ساتھ اس قسم کا سلوک کر رہا تھا۔۔۔۔

!!۔م۔مجھے نہیں دیکھنا م۔مجھے نہیں پسند"۔۔۔۔"

چہرہ دوسری جانب کیے ہی وہ درد برداشت کرتے ہمت سے بولی تھی لیکن اس کی بڑھتی گرفت پر اس نازک لڑکی کا لہجہ لڑکھڑا گیا

مقابل کے ماتھے پر ناگواری سے بل نمودار ہوئے اس نے وحشت زدہ نظروں سے اس کی آنکھوں کو دیکھا جو دوسری جانب نجانے کیا تلاش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیا ساری رات میرے ساتھ یہی گزارنے کا ارادہ ہے تمھارا ؟؟۔۔۔۔

اپنا ہاتھ اس کی بازو سے ہٹاتے وہ اس کے کندھے سے تھوڑا اوپر دیوار پر رکھتے بولا ساتھ ایک انگلی اس کے کندھے پر دھیرے سے پھیری کہ وہ کرنٹ کھا کر ایک سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔۔۔

مجھے قسم سے بخدا کوئی اعتراض نہیں"۔۔۔۔"

نیچے جھکتے چہرہ اس کے چہرے کے قریب کرتے وہ گھمبیر تپش بھری آواز میں بولا کہ فجر کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑتی محسوس ہوئی سردی کے باوجود پسینے سے اس کی ہتھیلیاں بھیگ گئی تھی شاید مقابل کی سلگتی سانسوں کا کمال تھا۔۔۔۔۔۔

فجر کی سانسیں مدھم پڑی تھی اسے اپنی ٹانگیں شل ہوتی معلوم ہوئی مقابل کی آنکھوں میں نا دیکھتے ہوئے بھی وہ اس کے چہرے کے تاثرات بخوبی بتا سکتی تھی جو اس کی آواز کی دلفریبی سے واضع ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

اُس نے بے ساختہ دانت پیسے تھے خوف کے ساتھ غصے کی ایک لہر اس کے جسم میں سرایت کر گئی تھی اس نے چہرہ موڑا۔۔۔!

کایان سکندر کو دیکھا پلکیں اٹھائی گرین سحر زدہ آنکھیں اس کی شہد رنگ آنکھوں میں گاڑھی وہ اس کے بے حد قریب کھڑا اس کی ساری کاروائی نوٹ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ کی دونوں میٹھیاں بھینچی لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے۔۔۔۔!

کیا ایک اور تھپڑ کھانا چاہتے ہے آپ"۔۔۔۔؟؟"
اپنی گرین آنکھیں اس کی شہد رنگ آنکھوں میں گاڑھتے وہ ہمت کرتے بولی وہ جو اس سے معافی کی امید کر رہا تھا اس کی اس بات پر پھر سے جبڑے بری طرح بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔

!!یو بلڈی ہیل۔۔۔!!تم اس طرح نہیں مانو گی۔۔۔"

درشتگی سے کہتے اس نے اپنی شرٹ کا ایک بٹن کھولا تھا دیوار کے ساتھ چپکی فجر کی گرین آنکھیں پھیلی تھی مقابل نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا اس کے ارادے کو بھانپتے فجر کے ہاتھ پیر سن ہوئے تھے اس کی شرٹ کا دوسرا بٹن بھی کھل چکا تھا فجر کو اپنے دل کی دھڑکنیں اپنے کانوں میں دھڑکتی سنائی دی تھی

۔۔۔۔

معذرت چاہتی ہ۔ہوں"۔۔۔!!کچھ دیر پہلے اس نے جو ہمت" دیکھائی تھی وہ ساری دھری کی دھری رہ گئی وہ دونوں اس وقت ایک خالی کمرے میں تھے وہ سامنے کھڑا شخص جتنا ڈھیٹ !!تھا۔۔۔

فجر کو کچھ ہی وقت میں پتہ چل چکا تھا وہ کتنا گھٹیا انسان ہے نازک ہاتھ جوڑتے اس نے لڑکھڑاتی زبان میں لفظ ادا کیے گلے !! میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔!! اوقات کے باہر نہیں جاتے سویٹ" !! ہارٹ"۔۔۔۔۔۔۔

بائیں آنکھ دباتے وہ بھرپور طریقے سے قہقہ لگائے ہنسا تھا فجر نے زہر خند نظروں سے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا جس کے لیے کسی کی عزت کوئی معنی ہی نہیں رکھتی تھی شاید ان سب باتوں کا اندازہ تو وہ اس فون کال سے لگا ہی چکی تھی۔۔۔۔۔

جب تک میں واپس نا آؤں یہی کھڑی رہنا ورنہ ابھی ابھی"
تمھیں محسوس ہوا ہو گا میں کس قسم کا انسان
ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے لبوں پر سحر طاری کرتی استہزاء مسکراہٹ تھی قدم
دروازے کی جانب لیتے اس نے پلٹ کر دیوار کے ساتھ کھڑی
اس لڑکی کو دیکھا جس کا سر جھکا ہوا تھا اس نے سر جھٹکا۔۔۔۔۔

وہ باہر نکلا چھوٹی سی گلی سے ہوتے ایک دروازے تک پہنچا باہر
اب بھی میڈیا کے لوگ موجود تھے اس نے تھوڑی دور دیکھا تو
ماتھے پر ہزار بل پڑے جبڑے بھینچے اس کا دل کیا وہاں کھڑے
شخص کو جان سے مار دے وہ دوست تھا اس کا جیسے وہ آنکھوں کی
ٹھنڈک بول رہا تھا وہ گاڑی سے ٹیک لگائے سارا تماشہ بہت اچھے

سے دیکھ رہا تھا اس کے منہ میں ببل گم تھی جیسے وہ بڑی ادا سے لاپرواہی سے چبا رہا تھا۔۔۔۔۔!!

کایان سکندر جانتا تھا جاذب کمال نے سچویشن کنٹرول کی ہو گی لیکن ایسا کوئی موقع اسے ملے اور وہ اسے انجوائے نا کرے ایسا ہو ہی نہیں سکتا

اس کے خاص آدمی گاڑی کے پیچھے ہاتھ باندھے کھڑے تھے وہ جاذب کمال تھا کایان سکندر کا بہترین دوست اور وہ مزے سے کایان سکندر کی مصبت کو انجوائے کر رہا تھا کایان سکندر نے قہر ڈھاتی نظر اس پر ڈالی اور واپس قدم اندر کو لیے تھے باہر جانے کا کوئی راستہ نظر ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اس پرانے روم میں بے زاریت سے پہنچا تھا چند قدم آگے بڑھاتے اس نے اس دیوار کو دیکھا جہاں وہ اس لڑکی کو چھوڑ کر گیا تھا مگر اب وہاں کوئی نہیں تھا غصے سے اس کی دماغ کی نسیں ابھری تھی۔۔۔

جب ایک تیز وار پر کایان سکندر کو لگا اس کا کندھا جسم سے الگ ہو جائے گا شدید درد کے ساتھ اس نے پلٹ کر دیکھا جہاں وہ پانچ فٹ چار انچ کی لڑکی ہاتھ میں لوہے کی راڈ جو بڑی مشکل سے پکڑتے اب اس کے ہاتھوں سے ہوتی زمین بوس ہو چکی تھی لیے خوف سے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یو۔۔۔!! شدید درد سے اس نے بری طرح لب بھینچے شاید وہ" اس کے سر پر وار کرنا چاہتی تھی لیکن راڈ کو سمبھال نا پانے کی وجہ سے وار سیدھا کندھے پر ہوا تھا وہ گرین آنکھوں میں خوف لیے واپس اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

م۔ معذرت۔۔۔!! پھڑ پھڑاتے لبوں سے لڑکھڑاتے الفاظ ادا" ہوئے تھے اس نے اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھا جہاں اسے جلا دینے کا ارادہ تھا وہ خوف سے سہمتی پیچھے ہوئی تھی

۔۔۔۔۔

خبردار اگر تم ہلی تو ٹانگیں توڑ دوں گا میں تمھاری"۔۔۔!!" کندھے پر ہاتھ جماتے اس نے بڑی مشکل سے درد کو برداشت کیا

تھاورنہ درد کی شدت سے اس کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی

!!۔۔۔۔

م۔مجھے معاف کر دے پلیز۔۔۔۔!!اٹکتے لفظ ادا کرتے وہ سہمتے ہوئے وہی کھڑی ہوئی تھی مقابل نے سختی سے جبڑے بھینچے شاید وہ لڑکی اسے مارنے کا پکا ارادہ بنا کر آئی تھی جسے وہ جانتا تک !!نہیں تھا۔۔۔۔۔

مجھے یہاں سے باہر نکالو تم نے میرا کندھا توڑا ہے اگر پولیس" سٹیشن کی اندھیری جیل میں نہیں جانا چاہتی تو باہر نکالوں مجھے یہاں سے"۔۔۔۔۔۔

کندھے کے درد کو برداشت کرتے وہ سخت لہجے میں بولا اس نے نا سمجھی سے کایان سکندر کو دیکھا وہ بھلا اسے یہاں سے کیسے باہر نکال سکتی تھی۔۔۔۔؟؟

ل۔لیکن م۔میں کیسے"۔۔۔۔؟؟"

الجھن زدہ لہجے میں بولتے اس نے آنکھیں جھپکاتے اس کے سخت تاثرات سجائے چہرے کو دیکھا اس کے سخت پتھریلے تاثرات دیکھ فجر کو اپنے گلے میں گلٹی ابھرتی معدوم ہوئی تھی شدت سے اللہ سے دعا مانگی تھی وہ کہاں پھنس گئی تھی اس وقت۔۔۔۔!!

باہر میڈیا ہے اگر میں ان کی نظروں میں آیا تو تم جیل میں جاؤ" گی سوچ لو"۔۔۔۔۔

اسے مزید ڈراتے وہ سکون دیتے لہجے میں بولا تھا جیل کے نام پر فجر کا دل بری طرح گھبرایا تھا لب کاٹتے اس نے پھر سے کایان سکندر کو دیکھا پھر نظریں جھکائی۔۔۔۔

"آنکھیں بند کرے!!۔۔۔۔"

نظریں جھکائے وہ لب دانتوں تلے چباتے گھبراتے لہجے میں بولی اس کی بات پر کایان سکندر نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا

۔۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمھارا تمھارے ارادے ٹھیک ہے۔۔۔؟؟اس کی بات پر چوٹ کرتے وہ نخوت زدہ لہجے میں بولا فجر نے بڑی

بڑی سبز کانچ آنکھوں سے اسے دیکھا پھر اسے گھورا جس پر کایان سکندر نے بے زاری سے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔۔۔

"آنکھیں نہیں کھولے پلیز۔۔۔۔!!

اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے بولتے وہ اس کے چہرے پر اٹکی تھی پھر جلدی سے نظریں پھیرتے دل میں خود کو ہزار سلوٹیں سنائی تھی جلدی جلدی اپنا کام کرتے اس نے ہاتھ میں پکڑی چیز رخ پھیرتے اس کی جانب بڑھائی۔۔۔۔۔

"یہ لیں۔۔۔۔!!

ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے وہ رخ پھیرے بولی کایان سکندر نے آنکھیں کھولی کندھے پر ہاتھ جماتے اس نے اس کے نازک سفید

ہاتھ کے بعد اس میں پکڑے عبایا کو دیکھنا سمجھی سے اس نے سامنے دیکھا جہاں وہ ویٹرس کی ڈریس میں کھڑی تھی

!!_____

"تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے اپنا یہ چوغا کیوں دے رہی ہو مجھے

"_____؟؟

کندھے کے درد کو بھلائے وہ سخت لہجے میں غرایا تھا اس کی غراہٹ پر فجر نے چہرہ موڑتے اسے دیکھا کایان سکندر نے دیکھا اب بھی اس کے چہرے پر ماسک تھا لیکن اس کی سبز کانچ آنکھیں اب شفاف تھی وہ چند پل ان آنکھوں میں اٹکا تھا پھر سختی سی لب بھینچے غصے سے اس کے چہرے کو گھورا۔۔۔۔

یہ عبایا پہن لے پھر آپ آسانی سے باہر نکل سکتے ہے"۔۔۔۔"
معصومیت سے کہتے اس نے کایان سکندر کو دیکھا جو اس کی بات
ہر سرخ چہرہ لیے اسے دیکھ رہا تھا جو جیل نا جانے کے لیے اب
!!اسے عبایا پہنا رہی تھی۔۔۔۔۔

میں عبایا پہن کر باہر جاؤں میں "کایان سکندر" یہ عبایا پہنوں"
۔۔۔؟؟
اس نے گویا یقین کرنا چاہا تھا کہ مقابل لڑکی جو بول رہی ہے وہ
درست ہے اس نے کچھ غلط نہیں سنا فجر نے اس کی بات پر اسے
دیکھا پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

دیکھے اس کے علاوہ آپ میڈیا سے نہیں بچ سکتے یہ عبایا پہن"
لے عبایا کو نہیں پتہ آپ کا یان سکندر ہے مجھے جیل نہیں جانا
"۔۔۔۔

بولتے بولتے اس کی آنکھوں میں پھر سے پانی بھرا تھا وہ ہمیشہ خود کو مظبوط رکھتی تھی لیکن لڑتے لڑتے وہ ہمیشہ آخر میں رو دیتی تھی نجانے لوگ اسے رولاتے کیوں تھے اسے آج تک سمجھ نہیں آیا تھا اس کا قصور تھا کیا۔۔۔۔۔۔۔؟؟

تم جانتی ہو میں کون ہوں"۔۔۔۔!!اس نے اتراتے ہوئے"
خود کی طرف انگلی کی تھی کروڑوں لڑکیاں اس پر مرتی تھی وہ ایک فینس سنگر تھا اس کی شہد رنگ آنکھیں اب چمکی فجر نے اسے دیکھا۔۔۔۔

!! پھر نظریں جھکائی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔!! نفی میں سر ہلاتے اس نے زمین کی طرف دیکھا " کایان سکندر کو لگا اسے سننے میں کچھ غلطی ہوئی ہے یعنی وہ لڑکی وہ عام سی لڑکی اسے نہیں جانتی تھی کایان سکندر دی گریٹ سنگر جس کے پیچھے لڑکیاں اپنا سب کچھ وار دیتی وہ اسے نہیں جانتی تھی شدت توہین سے اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔۔۔

!! مجھے دیر ہو رہی ہے آپ پہن لے پلیز"۔۔۔۔۔"

انگلیاں چٹخاتے وہ مدھم آواز میں بولی تھی کایان سکندر نے بالوں میں ہاتھ پھیرا پھر ایک قہر بھری نظر سے اس چھوٹی لڑکی کو دیکھا وہ پلٹ گیا دیوار کے پاس جاتے اس نے عبایا پہنا تھا اسے عجیب

محسوس ہوا بہت عجیب اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا زندگی میں اسے ایسا دن دیکھنا پڑے گا۔۔۔۔!!

وہ عبایا پہن کر باہر آیا تھا اس کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا فجر نے اس کی طرف دیکھا اس کی سبز کانچ آنکھیں چمکی پھر وہ جھک گئی لب دبائے اس نے ہنسی روکی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

اگر تمھاری آنکھیں مزید چمکی میں تمھیں یہی زمین میں گاڑھ دوں گا فضول لڑکی"۔۔۔۔!!"

اس کی چمکتی آنکھوں کو دیکھتے وہ غصے سے دھاڑا تھا فجر سہم کر پیچھے کو اچھلی پھر سنجیدگی سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

پہن لیا یہ چوغا اب بولو"۔۔۔۔۔"

اس نے عبایا کی طرف دیکھتے ایک قہر بھری نظر عبایا کے بعد فجر پر ڈالی جیسے وہ اس پر احسان کر رہا ہو اور ایسا ہی تو تھا کم از کم فجر اس کی جیل والی دھمکی سے کافی ڈر گئی تھی وہ تائی امی کو اچھے سے جانتی تھی وہ تو اس کا جینا حرام کرتے ساتھ ہی اس کا نکاح اکرم سے کروا دیتی زندگی بد سے بدتر ہو جاتی بس چند پلوں میں سو وہ خاموش تھی!!۔۔۔

کچھ مجبوریاں انسان سے اس کی آواز چھین لیتی ہے۔۔۔!! وہ مجبوریاں تلخ ہوتی ہے بہت تلخ۔۔۔!! وہ کرب سے مسکرائی تھی اس کی سبز کانچ آنکھیں کرب سے اس کا ساتھ دینے کو مسکرائی گہرا سانس لیتے وہ وہاں سے ہٹی!!۔۔۔۔۔

وہاں پڑا ایک سفید کپڑا فولڈ کرتے اس نے خود کے وجود پر اچھے سے لپیٹا تھا پھر اس سے ہی نقاب کیا اور اتارا ہوا حجاب ہاتھ میں تھامے کایان سکندر کے عین سامنے کھڑی ہوئی تھی کایان نے سر جھکاتے اسے دیکھا اور فجر نے سر اٹھا کر اسے۔۔۔۔!!

سیدھے کھڑے رہنا"۔۔۔۔!! وہ بہت دھیرے سے بولی تھی" بلکل مدھم آواز میں عادت کے عین مطابق کایان سکندر نے گہرا سانس بھرتے اثبات میں سر ہلایا اگر کوئی اسے ایسے دیکھتا تو بے ہوش ضرور ہو جاتا اور اس پر سونے پر سہاگہ اس کا کسی دوسرے کے حکم پر اثبات میں سر ہلانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

شاید ہی اپنی زندگی میں کایان سکندر نے کسی کی بات مانی ہو وہ ایسا ہی تھا شروع سے اپنی کرنے والا نو میز نو ہوتا تھا اس کے لیے اور وہ ہمیشہ ہر حکم پر نہ ہی تو کہتا تھا وہ عجیب تھا بہت فینس لیکن پر اسرار۔۔۔۔!!

فجر نے ایڑھیاں اٹھاتے اس کے سر پر کالے سٹالر سے حجاب کرتے پھر نقاب کیا تھا کایان سکندر کا پورا چہرہ چھپ گیا اب وہاں صرف سرخ ہوتی شہد رنگ آنکھیں نظر آ رہی تھی۔۔۔۔!!

ہو گیا تو چلو اب"۔۔۔۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا قدم دروازے کی جانب بڑھائے اس کے اندر غصے کی ایک شدید لہر اٹھی تھی کیا فائدہ اس

کی اتنی شہرت کا جب اسے چھپنے کے لیے عبایا کا سہارا لینا پڑے وہ بھی اس فضول لڑکی سے۔۔۔۔۔۔۔

"دو منٹ۔۔۔!! پتلی سی نسوانی آواز پر کایان سکندر نے بھرپور بے زاری سے پلٹ کر اسے دیکھتے آنکھوں سے اسے گھورتے جلانے کا ارادہ پختہ کیا تھا وہ سہم سی گئی تھی اس کے بگڑے تیور دیکھ۔۔۔۔

"!! وہ آپ یہ پہن لے"۔۔۔۔

کایان نے نیچے دیکھا جہاں وہ اسے اپنی باریک سی کالے رنگ کی سینڈل پہننے کو بول رہی تھی وہ چند پل کچھ بول ہی نہیں پایا تھا پھر

سر اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا دل کیا ابھی اسے اس دنیا سے غائب کر دے۔۔۔۔!!

تم نے مجھے کیا سمجھا ہوا ہے عقل ٹھکانے ہے تمھاری یا جیل جا کر ٹھکانے لگوانا چاہتی ہو"۔۔۔۔۔؟؟

درشت لہجے میں بولتے وہ ایک قدم اس کی جانب بڑھا تو ڈر کے مارے وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

بے عقل کہی کا"۔۔۔۔"

کوفت میں وہ منہ میں بڑبڑائی تھی دل میں شدت سے خواہش جاگی کاش وہ راڈ صیح جگہ اس کے دماغ پر لگتی تو شاید کچھ عقل آ جاتی اسے۔۔۔۔!!

کیا بکواس کر رہی ہو خود سے "۔۔۔۔؟؟؟"

اسے خود سے ہی بڑبڑاتے دیکھ وہ آنکھیں چھوٹی کرتے کرختگی سے بولا فجر نے چونکتے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایسے باہر جاؤ گے تو آپ کے شوز سے سب پہچان جائے گے "
اس لیے میری سینڈل پہن لے آپ کو آئے گی تو نہیں لیکن مجبوری ہے "۔۔۔۔۔

وہ بیچارگی سے بولی تھی کایان سکندر کا دل اس وقت شدت سے دو لوگوں کو قتل کرنے کو چاہا تھا پہلی وہ سامنے کھڑی لڑکی اور دوسرا اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک اس کا کمینہ جاذب کمال

!!۔۔۔۔۔

"دوادھر اور دوبارہ مجھ سے تم زندگی میں کبھی بھی ملی تو تمھیں یوں غائب کروں گا کہ تمھیں افسوس ہو گا مجھ سے ملنے پر ۔۔۔۔۔"

انگلی اٹھاتے وہ اسے وارن کرتے بولا مجال تھی ذرا وہ سامنے کھڑی لڑکی کی مدد پر اسے شکریہ بول دیتا شکریہ کہنا تو اس نے جیسے سیکھا ہی نہیں تھا شاید۔۔۔۔!!

فجر نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا فلحال اسے یہاں سے نکلنا تھا اس نے نازک سے سینڈل اتار کر اس کے بڑھے ہاتھ کی جانب بڑھائی نازک نرم و ملائم انگلیاں کا یان سکندر کی مظبوط انگلیوں سے ٹکرائی تھی فجر کے جسم میں جیسے کرنٹ دوڑا تھا اس نے ہاتھ

فوراً پیچھے کھینچا کایان سکندر نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا پھر اس کی آنکھوں میں نخوت ابھری اس نے اپنے قیمتی جوتے اتارے اور انہیں اس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔!!

فجر نے خاموشی سے پکڑتے اس کے جوتے پہنے جو اس کے چھوٹے پاؤں میں بہت بڑے معلوم ہو رہے تھے جبکہ اس نے گرین کانچ آنکھوں سے کایان سکندر کو دیکھا جس کی ایڑھیاں اس کی نازک سی سینڈل سے باہر آ رہی گی اس نے لب دبائے وہ دوسری بار تھا جب کایان سکندر کی وجہ سے وہ یوں ہنسی تھی

۔۔۔۔۔

اورا گراس کے ہنسنے کا کایان سکندر کو پتہ چل جاتا تو۔۔۔؟؟ شاید اس کے کچھ دانت ضائع ہو جاتے۔۔۔۔

!! چلو اب کہ بت بنے یہی کھڑی رہی ہو گی "۔۔۔۔۔"

ماتھے ہر تیوری چڑھائے وہ چڑتے ہوئے بولا تھا فجر نے آگے کو قدم بڑھائے اسے شاید وہ دونوں پکڑے جاتے جوتوں کی بدولت لیکن شاید تب تک اسے بھاگنے کو موقع مل جاتا

۔۔۔۔۔۔۔

وہ بیک ڈور سے باہر نکلی تھی ادھر ادھر دیکھتے پھر کایان سکندر کو باہر آنے کا اشارہ کیا وہ خاموشی سے باہر آیا تھا دماغ بری طرح سلگ رہا تھا اگر کسی کو بھی پتہ چل گیا کروڑوں دلوں کی دھڑکنوں

پر راج کرنے والا وہ مغرور شہزادہ کایان سکندر عبایا پہن کر بھاگا ہے تو کیا عزت رہ جاتی اس کی اس نے گھور کر سامنے چلتی لڑکی کی پشت کو دیکھا۔۔۔۔۔!!

وہ ایک سائیڈ سے چل رہی تھی جہاں سے ہوٹل کے اندر سے کچھ لوگ باہر نکلے فجر نے پلٹ کر چادر میں ہاتھ لپیٹے اس کا ہاتھ پکڑا تھا کایان سکندر نے چونک کر اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیکھا وہ لب بھینچ گیا تھا اس کی ہاتھوں کی نرماہٹ بہت عجیب تھی وہ انہیں اس دوپٹے کے پار سے بھی محسوس کر سکتا تھا اس نے بری طرح سر جھٹکا تھا۔۔۔۔۔۔!!

نازک حسینہ ذرا دھیان سے چلے"۔۔۔۔۔"!!

چلتے چلتے اس کا پاؤں بری طرح عبایا میں الجھا تھا جب پاس سے گزرتے لوگوں کے دیکھنے پر فجر نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھتے کہا کایان سکندر کا خون کھولا تھا حیرت سے اس کی شہد رنگ آنکھیں متحیر ہوئی تھی وہ تو لفظ "نازک حسینہ" پر اٹک گیا تھا دل کیا سامنے چلتی لڑکی کو غائب کر دے جس نے اس کا جینڈر ہی بدل ڈالا تھا جبکہ فجر نے نظریں جھکالی تھی۔۔۔۔۔

فجر اسے لیے وہاں کھڑی کئی گاڑیوں کے درمیان سے ہوتے باہر نکل گئی تھی کایان نے گردن ٹیڑھی کرتے دیکھا وہاں اسداب بھی میڈیا کو سمبھال رہا تھا جبکہ جاذب کمال وہاں کہی نہیں تھا !!۔۔۔۔۔

باہر سڑک پر آتے فجر نے تیزی سے اس کا ہاتھ یوں چھوڑا تھا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو نظریں چراتے اس نے پھر نظر اٹھا کر کایان سکندر کو دیکھا جس کی شہد رنگ آنکھوں کے گوشے سرخ ہو رہے تھے۔۔۔۔۔!!

م۔مجھے عبایا واپس کر دیجئے گا۔۔!!اور یہ لے"۔۔۔۔" اپنے بیگ سے دو سو کے نوٹ نکالتے وہ اس کی جانب بڑھاتے دھیمی آواز میں بولی تھی کایان نے بری طرح دانت پیسے !!۔۔۔۔

تم نے مجھے بھکاری سمجھا ہوا ہے اتنا پیسہ ہے میرے پاس جتنا تم نے خواب میں بھی سوچا نہیں ہو گا"۔۔۔۔

اس کا بازو سختی سے دبوچے وہ آپے سے باہر ہوا تھا ایک تو اس لڑکی نے اسے عبایا پہنایا پھر اوپر سے وہ نازک سی سینڈل بھی اور اب اسے سوکے دو نوٹ دے رہی تھی اس کا تو خون ہی کھول اٹھا تھا!!۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے مت لے لیکن مجھے میرا عبایا واپس کر دیجئے گا میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہے!!"۔۔۔۔۔

وہ اس سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتے بامشکل بولی تھی

کایان نے زہر خند نظروں سے اسے دیکھتے اس کا بازو جھٹکا!!۔۔۔۔

تمھارے اس فٹیچر سے عبایا میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے

"۔۔۔۔۔۔

وہ یوں بولا تھا جیسے سامنے کھڑی لڑکی نے اس پر احسان کیا ہی نا ہو جیسے وہ اس کی غلام ہو اس کا لہجہ ہتک آمیز تھا فجر نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ لب بھینچ گئی۔۔۔۔!!

آپ کے لیے ناصیح میرے لیے بہت قیمتی ہے یہ فٹیچر سا عبایا" محافظ ہے میرا بہتر ہے آپ اپنی زبان بند رکھے اور یہ پکڑے

!!۔۔۔

غصے سے سرخ ہوتے چہرے سمیت اس نے کایان سکندر کا ہاتھ کھینچا اس کی آنکھیں غصے سے چھوٹی ہوئی تھی اپنے عبایا پر اٹھا سوال اسے ہر گز پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔

وہ نازک سی لڑکی جو اس سے چند پل پہلے سہم رہی تھی اب دوسری بار اپنی عزت پر حرف اٹھائے جانے پر شیرنی کی طرح دھاڑی تھی اس نے دو سو کے نوٹ کا یان سکندر کی ہتھیلی پر رکھے !!۔۔۔۔۔

گھر چلے جایئے گا اور مت بھولے اس عبایا نے ہی آپ کی عزت" کو چار چاند لگانے سے بچایا ہے"۔۔۔۔۔

وہ تیز لہجے میں بولی یوں جیسے ابھی سامنے کھڑے شخص کی اس بات پر وہ اس کی زبان کھینچنے کی خواہش مند ہو اس کی اتنی زبان پر وہ حیران ہوا تھا پھر ایک شعلہ سا اس کے اندر دہکا تھا اس نے شعلہ جوالہ بنے فجر کو دیکھا۔۔۔۔۔

فی امان اللہ "۔۔۔۔۔"

ماتھے پر ہلکے بل ڈالے وہ آگے بڑھ گئی کایان سکندر نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ گردن موڑ کر دیکھا وہ دور جا رہی تھی اس کے پاؤں میں کایان سکندر کے مہنگے جوتے تھے اور کایان سکندر کے جسم پر اس کا عبایا جس کے خلاف بولنے پر وہ لڑکی یوں اس کے سر ہو گئی تھی اس نے سو کے نوٹ مٹھی میں بھینچے

۔۔۔۔۔!!

وہ چلنے لگا تھا دماغ بری طرح خراب ہو رہا تھا جبڑے بھینچے وہ ایک جگہ رکا ہاتھ بڑھا کر ٹیکسی روکی اور ایڈریس سمجھاتے وہ اس میں بیٹھ گیا تھا ہاں اس کے پاس بہت پیسے تھے لیکن اس وقت وہ اس

عام سی دیکھنے والی لڑکی کے دو سو روپے استعمال کرنے والا تھا
جس کو لینے میں اس نے اسے اتنی باتیں سنائی تھی

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے شدید غصے میں آتے وہ دو سو کے نوٹ ٹکڑوں میں تقسیم
کرتے باہر پھینک دیے تھے وہ کایان سکندر تھا اور بھیک مانگنا اس
کی شان کے خلاف تھا اس نے گہرا سانس لیا تھا وہ اسے بھلا دینا
چاہتا تھا وہ آنکھیں موند گیا۔۔۔۔۔۔!!

ماتھے پر بل ڈالے سرخ چہرہ لیے وہ سیکنڈ فلور کے تھرڈ روم کی طرف بڑھی کمرے کے سامنے آتے وہ کچھ پل وہاں کھڑی ہوئی تھی ننھے ذہن نے بغاوت کی۔۔۔۔!!

ٹھیک ہے وہ کہی نا کہیں اسے پسند کرتی تھی لیکن اس شخص کو اتنا حق کسی نے نہیں دیا تھا وہ اس کی ذات کو اس طرح حقیر جانے اس نے لب بھینچے دھڑام سے دروازہ کھولا بغیر دستک دیے ایک بار پھر سے پرانی غلطی دہرائی گئی تھی۔۔۔۔

بھوری سرخ روئی آنکھیں اوپر اٹھی اور پھر وہی اٹک گئی اس کے دل میں خوف بھرا وہ شیشے میں سے نظر آتے اس کے عکس پر یوں نظریں گاڑھے کھڑا تھا جیسے وہی سے اسے کچا چبا جائے گا ہیر

کے قدم پیچھے کو ہوئے تھے اسے اپنی سنگین غلطی کا احساس ہوا تھا

۔۔۔۔۔

اس نے نظریں پھیری وہ شاید اپنی پشت کو شیشے میں دیکھ رہا تھا

ہیر کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی اسے یوں شرٹ

لیس دیکھ کر اس کی بھوری آنکھیں خوف سے تر ہوئی تھی۔۔۔۔

!! یہاں آؤ"۔۔۔۔"

رخ اس کی جانب موڑے وہ ٹھنڈے مگر سخت لہجے میں بولا ہیر

نے نظریں اس کے چہرے پر گاڑھی لب دھیرے سے

پھڑ پھڑائے سانس سینے میں اٹکا وہ تو بڑی ہمت سے اسے بتانے

آئی تھی کہ اعوان خان، ہیر زویار کی جوتی کو بھی تمھاری پرواہ

نہیں اور یہاں آتے اس کے الفاظ یوں غائب ہوئے جیسے
!!۔۔۔!!گدھے کے سر سے سینگ۔۔۔

!ن۔ نہیں"۔۔"
نفی میں بامشکل سر ہلاتے اس نے سہمتے دہلیز سے پیچھے کو قدم لیا
اسے خوف اس بات کا نہیں تھا کہ وہ دوسری بار بغیر دستک دیے
اس کے کمرے میں آئی خوف تو ان کرسٹل گرے آنکھوں میں
آئی وحشت کو دیکھ کر پیدا ہوا تھا بس چند پل۔۔۔!!چند پل لگے
تھے ہیر کے دل کو لرزنے میں۔۔۔۔

!!یہاں آؤ ہیر زویار۔۔۔"

وہ مدھم آواز میں غرایا خوف سے تر آواز کے مقابل کھڑی لڑکی کے رونگھٹے کھڑے ہوئے وہ چھوٹی سولہ سالہ لڑکی کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا اپنی پسند پر افسوس ہوا ایک دم دل نے نفرت چھلکائی تھی۔۔۔۔

ن۔ نہیں آؤں گی م۔مجھے کچھ نہیں کہنا آپ کو"۔۔۔۔" نفی میں سر ہلاتے وہ پیچھے کو قدم اٹھانے لگی وہ پلٹی وہ تیزی سے یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی جبکہ مقابل اتنی ہی پھرتی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا آگے بڑھا۔۔۔!!

پیچھے سے اپنے لبوں پر بھاری ہاتھ کی گرفت محسوس کرتے ہیر زویار کی بھوری آنکھیں پھیل گئی خوف سے، گھٹن سے۔۔۔!!

وہ سختی سے اسے گھسیٹتے واپس کمرے میں لایا تھا پاؤں کی سخت ٹھوکر سے دروازہ بند کیا ہیر کو لگا وہ سانس نہیں لے پا رہی اور مقابل شخص شاید یہی چاہتا تھا کہ ہیر زویار سانس نا لے پائے اس کی گرفت ہیر کے لبوں پر سخت ہوئی۔۔۔۔!!

نکاح سے منع کرو گی تم خود آج ڈیڈ آئے گے تو سنا تم"

نے"۔۔۔۔۔۔!!

گرفت مزید سخت کرتے وہ دھیرے سے اس کے کام کے قریب غرایا وہ آواز۔۔۔!! ہیر کو لگا وہ آواز ہتھوڑے کی مانند پڑی ہو جیسے اس کے کانوں میں وہ سرد سی آواز تھی خوف کے سمندر میں غرق کرنے والی۔۔۔۔!!

!!سنا تم نے منع کرو گی مجھ سے نکاح پر تم"۔۔۔۔۔"

اس کے پھڑ پھڑاتے ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ کی سخت گرفت میں لیتے اس نے اس کے ہاتھوں کو کمر سے یوں پن کیا کہ اس کے خود کے ہاتھ ہیر زویار کی کمر کو چھونا پائے۔۔۔۔!!

وہ شخص اسے اذیت دینا چاہتا تھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری طنزیہ مسکراہٹ یا استہزاء کہنا مشکل تھا لیکن ہاں وہ لطف اندوز ہو رہا تھا اس کی بے بسی پر شاید۔۔۔۔!!

ہیر کی بھوری آنکھوں سے ایک آنسو گرا اور پھر کئی آنسو جو گالوں پر پھسلتے اعوان خان کے ہاتھوں پر جا بسے تھے اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی نخوت سے چمکتی وہ کرسٹل گرے آنکھیں

۔۔۔!!لیکن وہ آنکھیں تھی بہت پر کشش لیکن اتنی ہی پراسرار

!!۔۔۔۔

ایسے ہی روؤں گی تم چھوٹی لڑکی اگر مجھ سے شادی پر راضی"

!!ہوئی تو سوچ سمجھ کر بربادی کو چننا"۔۔۔۔

اس نے بے دردی سے اس کے ہاتھوں کو مڑوڑا تھا ہیر نے کرب

سے آنکھیں میچی بے بسی سے آنسو پھسل گے سانسیں۔۔۔!!

!!سانسیں ساتھ چھوڑنے لگی تھی۔۔۔

اس نے جھٹکے سے گرفت ڈھیلی کی اور پھر اس کے نازک وجود کو

چھوڑ دیا ہیر زویار وہی دوہری ہوئی تھی گلے میں پھندا سا اٹکا وہ

گہری سانسیں بھرنے لگی تھی خوف نے دل میں پنجے گاڑنے اس نے گہرے سانس بھرتے سامنے دیکھا وہ چمکتی طنزیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ہیر زویار کی آنکھوں میں خوف کی لکیریں پھیل گئی چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑا تھا۔۔۔۔!!

م۔جھے آپ۔ج۔جیسے گھٹیا انسان کے س۔ساتھ نہیں" رہنا"۔۔۔۔۔

اٹکتے لفظوں کے درمیان اس کی لڑکھڑاتی خوف سے بھرپور آواز ابھری جس میں آنسوؤں کی آمیزش صاف واضع تھی مقابل کھڑے شخص نے اسے بری طرح سہما دیا تھا۔۔۔!!

"گھٹیا انسان۔۔۔!! گھٹیا پن تم نے دیکھا کہاں ہے چھوٹی لڑکی تم جانتی نہیں ہو کس حد تک برا ہو سکتا ہے تمھاری ساتھ اپنی یہ زبان بند رکھو تو بہتر ہے"۔۔۔۔

ماتھے پر تیوری چڑھائے وہ مغرور لہجے میں لب بھینچے بولا ہیر نے پانی سے بھری نظروں سے اسے دیکھا پھر لڑکھڑاتے قدم دروازے کی طرف اٹھائے وہ اس کی ساری کاروائی اچھے سے !!نوٹ کر رہا تھا۔۔۔۔

"آپ برے ہے۔۔!! گھٹیا ہے آپ۔۔۔!! شیم آن یو !!"۔۔۔

گہرے سانس بھرتے وہ اپنی سمجھ کے مطابق اسے کئی غلط القابات سے نواز چکی تھی اس کی بات پر وہ بڑے کروفر سے ایک قدم آگے بڑھا ہیر نے ڈر کے مارے دروازے کی ہینڈل پر ہاتھ جمایا اور دھیرے سے اسے کھولا اعوان خان اس کی چھوٹی سی حرکت پر محظوظ ہوا تھا۔۔۔۔!!

مجھے پتہ ہے چھوٹی لڑکی"۔۔۔۔!! اس کے لبوں پر سائیڈ طنزیہ" سمائل ابھر گئی ہیر نے غصے سے اسے گھورا تھا اسے افسوس ہوا یہ وہ شخص تھا جسے وہ پسند کرتی تھی وہ شخص جس کے نام پر کچی عمر میں دل دھڑکا تھا وہ کتنا بے رحم شخص تھا جو اسے دو پل میں خوف میں مبتلا کر گیا۔۔۔۔۔!!

!!میں بڑی مما کو بتاؤں گی"۔۔۔۔۔"

اس کی بھوری آنکھ سے آنسو گرا اس نے گویا اسے دھمکی دیتے ڈرایا تھا اعوان خان کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے اس نے گرے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا جیسے اس کی ہمت پر اسے داد دے رہا ہو۔۔۔۔!!

شیور وائے ناٹ پھر اپنی قبر کے لیے مٹی بھی جمع کر لینا آپ"

!!چھوٹی لڑکی"۔۔۔۔۔

چمکتی گرتے آنکھوں سے اسے دیکھتے وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا کہ ہیر کو اپنے جسم میں سنسنی دوڑتی محسوس ہوئی اس نے دیکھا اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی وہ سائیڈ

سمائل وہ عجیب تھی سکون بخش مسکراہٹ ہیر نے لب بھینچے نفرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔!!

"آپ مر جائے۔۔۔۔"!!

سوں سوں کرتے اس نے اس کے کمرے سے باہر نکلتے دروازے کو زور سے بند کیا تھا اس کی چھوٹی حرکت پر وہ دھیرے سے ہنسا۔۔۔۔!!

"آمین۔۔۔۔"!!

اس کی آنکھیں وحشت سے تر ہوئی تھی چہرہ حد درجہ سرد ہوا۔۔۔!!



سر میں درد کی شدید لہر اٹھی تھی بند آنکھوں میں ہی پانی جمع ہوا بھاری دکھتے سر کے ساتھ اس شہزادی نے آنکھیں کھولی تھی چند پل وہ یونہی ہی اوپر دیکھتی رہی تھی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا تھا گردن گھومائی تو ایک ہلکی سی سسکی اس کے گلابی لبوں سے آزاد ہوئی تھی۔۔۔۔!

اس نے آس پاس دیکھا سخت سر درد کے باوجود اس کی آنکھیں چمکی کالی آنکھوں میں ستائش ابھری وہ اس وقت بہت خوبصورت کمرے میں موجود تھے بقول اس کے وہ اسے پسند آیا تھا۔۔۔۔!!

بیڈ سے آہستگی سے اٹھتے جیسے ہی اس نے ننگا پاؤں فرش پر رکھا سرد سی ایک لہر اس کے جسم میں سرایت کر گئی تھی اس کے گلابی لبوں پر مسکراہٹ ابھری کالج آنکھوں میں شوق کا الگ جہاں آباد ہوا تھا وہ پہلی بار اس طرح کے کمرے کو دیکھ رہی تھی وہ بھول گئی تھی وہ یہاں کیسے آئی تھی اور وہ تھی کہاں۔۔۔؟؟

اس نے آگے بڑھتے بائیں جانب دیکھا جہاں ڈریسنگ مرر کو دیکھتے اس نے اپنے سر پر ہاتھ لے جاتے سر پر بندھی پٹی کو چھوا !!پل بھر میں اس کے ذہن میں ہر چیز واضع ہوئی تھی۔۔۔۔

اب اس کی کالی آنکھوں میں خوف پھیلا تھا اپنی مما کی باتیں دماغ میں گھر کرنے لگی تھی وہ جانوروں کے درمیان آگئی تھی جانور جو کھا جاتے ہے لیکن وہ معصوم برف کی شہزادی اسے نہیں پتہ تھا وہ جانوروں کے درمیان نہیں آئی تھی۔۔۔۔!!

وہ ان انسانوں کے درمیان آئی تھی جو صرف کھاتے نہیں تھے وہ نوچ ڈالتے تھے، لہجوں سے لہولہان کرتے تھے انسان۔۔۔۔!! جو وار کرتے تھے انسان۔۔۔۔!! جو دل کو پتھر کا کرتے تھے ۔۔۔۔!! انسان جو پتھر سینے میں رکھنے کے بعد کہتے تھے۔۔۔! "تم پتھر دل ہو"۔۔۔۔!! وہ نہیں جانتی تھی وہ انسانوں کے پاس آئی تھی آج کی صدی میں پائے جانے والے انسانوں کے درمیان جہاں معصوم لوگ محفوظ نہیں پائے جاتے۔۔۔۔!!

وہ آگے بڑھی اس نے دیکھا وہاں کوئی تھا صوفے پر وہ ٹیڑھے انداز میں آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا ہوا تھا اس کے لب سختی سے !!ایک دوسرے میں پیوست تھے قلب نے تھوک نگلا۔۔۔۔

"اگر کوئی بھی نظر آئے جیسے آپ نہیں جانتی اس سے دور بھاگنا اسے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتانا"۔۔۔!!اس کی ماں کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجے تھے اس نے پلکیں جھپکیں ڈریسنگ مرر پر پڑے ہیئر برش کو دیکھا دھیرے سے اسے اٹھایا !!اور قدم آگے کی جانب لیے۔۔۔۔

اس نے ہاتھ بلند کیا وہ سر کا نشانہ لیتے وہ ہئیر برش اس کے سر پر مارنے والی تھی اس کی آنکھوں میں ہلکا سا خوف تھا۔۔۔!!

"اللہ جی ہلپ۔۔۔۔!! نازک لبوں سے سرگوشی نما آواز میں نکلا تھا اس نے اپنی پوری طاقت سے برش مقابل کے سر میں دے مارا تھا وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی جبکہ وہ ہڑبڑا کر اٹھا سر میں ہلکی سی ٹھیس اٹھی تھی ماتھے پر بل ڈالے اس نے سامنے دیکھا۔۔۔۔!!

"دماغ خراب ہے تمھ۔۔۔!!

سر پر ہاتھ رکھتے اس نے سامنے دیکھا وہ بولتے بولتے ٹھہر گیا ہاتھ کی انگلی دانتوں میں دبائے وہ ہلکے خوف سے اسے دیکھ رہی تھی

مقابل نے دو پل اسے دیکھا اس کی پھیلی آنکھیں واپس اپنے مقام پر آئی پھر چھوٹی ہو گئی۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔کیا کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔؟؟ پاگل ہو تم!!"

ماتھے پر بلوں کا جال سجائے وہ سر مسلتے بولا تھا قلب نے حیرانی سے اسے دیکھا اس کے الفاظ انگلش میں تھے وہ اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔نام کیا ہے تمھارا؟؟"

اسے کچھ بھی نا بولتے دیکھ وہ ایک بار پھر سے بولا تھا قلب نے حیرانگی سے اسے دیکھا وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی جس پر

مقابل لب بھینچ گیا اس کے ماتھے پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوا تھا

!!۔۔۔۔۔

سنائی دے رہا ہے تمھیں کچھ پوچھ رہا ہوں میں کون ہو تم اور"

پہاڑ کے پاس کیا کر رہی تھی تمھیں کس نے بھیجا ہے"۔۔۔۔۔

اس کی جانب قدم بڑھاتے اس کی نازک بازو دبوچے وہ سختی سے

بولا تھا قلب کی آنکھوں میں آنسو تیرے تھے اس نے معصومیت

سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو چیل جیسی نظروں سے اسے

گھور رہا تھا۔۔۔۔

!!ہمی۔ ہمیں گھر جانا ہے"۔۔۔۔۔"

آنسو گالوں پر بہے اس نے نمی بھری کالی آنکھوں سے مقابل کو دیکھتے اٹکتے لہجے میں کہا وہ چند پل حیران ہوا بے شک وہ چھوٹی لڑکی خوبصورت تھی یا شاید خوبصورت لفظ اس کے حسن کے آگے بہت چھوٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نام کیا ہے تمھارا۔۔۔!!؟؟"

گرفت ڈھیلی کرتے وہ آئی برو اٹھائے بولا تھا اس کے الفاظ اب خالص اردو میں تھے قلب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس نے مزید سر اٹھایا تھا گردن کی نیلی نسیں مقابل کو تسخیر کرنے لگی تھی اس نے نظریں چرائی۔۔۔۔!!

"قلب!!۔۔۔۔"

چھوٹے گلابی لبوں سے مدھم سی آواز خارج ہوئی تھی عجیب سی پر کشش آواز سامنے کھڑے شخص کے حلق میں کانٹے سے چبھے تھے۔۔۔۔

وہاں کیسے پہنچی تم۔۔۔؟؟"

اس کے سامنے سے ہٹتے وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے آیا تھا پھر پلٹ کر صوفے کے پاس گیا برش اٹھا کر واپس لاتے ڈریسنگ مرر پر رکھا۔۔۔۔!!

وہ ہم آسمان کو پکڑ رہے تھے آپ کو پتہ ہے ہم نے اسے دوسری بار کھو دیا۔۔۔"

منہ پھلائے وہ یاسیت سے بولی تھی اس کے لہجے میں دکھ کا عنصر تھا وہ بھول گئی تھی پھر سے وہ کہاں پر ہے۔۔۔!! مقابل شخص نے پلٹ کر اس کے چہرے کو دیکھا اس نے آئی برو اٹھائی تھی !!۔۔۔۔

!! ناٹک بند کرو سیدھے سے بتاؤ کون ہو تم "۔۔۔۔"

بھاری قدم اس کی جانب بڑھاتے وہ سخت لہجے میں بولا قلب نے !! ناسمجھی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

!! ہم قلب ہے برف کی شہزادی "۔۔۔۔"

معصومیت حد درجہ تھی اس کی بات پر مقابل کچھ پل مسمرائز ہوا !! تھا۔۔۔۔

آپ کون ہے"۔۔۔۔؟؟"

گلابی لب کچلتے اس نے کمرے کو دیکھتے سوال کیا تھا وہ بڑے اشتیاق سے کمرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔!!

پولیس۔۔۔"!!

یک لفظی جواب قلب نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔!!

وہ کون ہے"۔۔۔؟؟دوسرا سوال مقابل نے عجیب نظروں سے دیکھا تھا اسے لگا دماغ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ لڑکی پاگل ہو گئی ہے اس کے ماتھے پر بل پھر سے نمودار ہوئے تھے۔۔۔۔!!

!!گھر کہاں ہے تمھارا"۔۔۔۔"

اس کی نظروں کو نظر انداز کرتے وہ سنجیدگی سے بولا قلب نے کچھ پل اسے دیکھا کیا اسے بتانا چاہیے تھا اسے اپنے بارے میں ۔۔۔؟؟لیکن وہ تو اس کے جیسا ہی انسان تھا کوئی جانور تو نہیں !!۔۔۔

!!چار پہاڑوں کے درمیان"۔۔۔۔"

وہ بہت دھیرے سے بولی تھی ادھر ادھر دیکھتے رازداری سے مقابل نے اس کی حرکت پر عجیب نظروں سے دیکھا شاید وہ اپنے !!حیرانی کے سفر پر نکلے گا۔۔۔۔

!!ہمم۔۔۔۔!!چلو تمھیں گھر چھوڑ کر آؤں"۔۔۔"

وہ جانچتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا قلب نے فوراً نفی میں سر

!!ہلایا۔۔۔۔

نہیں مما بولتی ہے جیسے آپ نہیں جانتے ان کو کچھ نہیں بتاتے"

"۔۔۔۔۔

وہ اٹل لہجے میں بولی تھی اس نے باغور اسے دیکھا پھر اس کے سر

پر بندھی پٹی کو اس کی نظریں زیرک تھی چیل جیسی وہ پہنچان سکتا

!!!تھا لوگوں کو۔۔۔۔

آپ کو کیا کہے ہم۔۔۔۔؟؟"

اسے سوچوں میں گھم دیکھ وہ اس کی جانب بڑھتے اس کا بازو پکڑتے ہلاتے ہوئے بولی اس نے سر جھکا کر اسے دیکھا اس کی کالی آنکھیں یوں تھی جیسے مقابل کے دل کو خود میں سمانے کو بے تاب۔۔۔۔!!

"۔۔۔اسیر عالم"!!

اس کے لبوں سے بے ساختہ پھسلا تھا قلب دھیرے سے مسکرائی پھر اس کی بازو چھوڑ دی اسیر عالم نے اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے بازو پر محسوس کیا تھا۔۔۔۔!!

چلو۔۔۔۔!!

قدم آگے بڑھاتے اس نے ٹیبل پر پڑی اپنی گن اور والٹ اٹھا کر پینٹ کی جیب میں اٹھا قلب نا سمجھی سے اس کے پیچھے چلنے لگی تھی۔۔۔۔۔!!

اس نے اس کے سر کو دیکھا جہاں وہ برش مار چکی تھی چلتے چلتے بڑی مشکل سے ایڑھیاں اٹھاتے اس نے اچھلتے مقابل کے سر پر انگلی سے دبایا وہ پھرتی سے پلٹا تھا کہ وہ سیدھا اس کے سینے سے ٹکرائی اس نے تیزی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے گرنے سے بچایا تھا دل میں ہل چل سی ہوئی تھی قلب نے سر اس کے سینے سے نکال کر اسے دیکھا۔۔۔۔!!

اس کی گردن کی قیامت خیزیوں میں وہ پھر سے کھویا تھا جبڑے بھینچے اسے قلب کو خود سے دور کیا۔۔۔۔

کیا کر رہی تھی تم"۔۔۔۔۔؟؟"

دانت پیستے اس کے تاثرات سخت تھے قلب نے انگلیاں چٹخائی !!۔۔۔

وہ ہم دیکھ رہے تھے درد تو نہیں ہو رہا"۔۔۔۔"

نظریں جھکاتے وہ لب کاٹتے بولی اس کی بے تکی بات پر اسیر عالم کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے وہ تو پہاڑوں میں چکر لگانے نکلا تھا کہ اس طرف کوئی نا کوئی واردات ہوتی رہتی ہے اور وہ نازک چھوٹی

سی لڑکی اسے برف میں ڈھکی ملی تھی جیسے وہ اپنے گھر لے آیا تھا

!۔۔۔۔

اور اب وہ پچھتا رہا تھا وہ اسے اپنے گھر کیوں لایا تھا آخر۔۔۔۔؟؟

!!درد دے کر دیکھ رہی تھی درد تو نہیں ہو رہا واہ"۔۔۔۔"

دونوں بھنویں آچکاتے اس نے گہرا سانس خارج کیا تھا قلب نے شرمندگی سے سر جھکایا

وہ کندھے آچکاتے چلنے لگا تھا قلب نے اس کی پشت کو دیکھا پھر دھیرے سے مسکرائی گاڑی میں اسے بیٹھاتے وہ ان برفیلی سڑکوں پر بڑی مہارت سے گاڑی چلا رہا تھا ٹھنڈی ہوا نے قلب کو سرور بخشا تھا وہ دھیرے سے ہنسی تھی۔۔۔۔!!

اسیر عالم نے اس کے چمکتے چہرے کو دیکھا کیا واقعی وہ معصوم تھی یا شاید اس کے پیچھے کسی نے جاسوس چھوڑے تھے وہ پولیس میں ایک اعلی عہدے پر فائز تھا اور ایسا اس کے ساتھ ہوتا رہتا تھا

!!۔۔۔۔

یا دماغ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ لڑکی پاگل ہو گئی تھی جو یوں کسی کے بھی ساتھ منہ اٹھا کر چل پڑی تھی بغیر اس کے بارے میں جانے کیا واقعی وہ اتنی معصوم تھی وہ سوچ کر رہ گیا تھا

!!۔۔۔۔۔

اس نے گاڑی روکی پھر دوسری جانب آتے دروازہ کھولا قلب دھیرے سے باہر آئی تھی وہ اس پہاڑ تک گیا تھا جہاں پر وہ اسے ملی تھی۔۔۔۔!

پھر نظر پھیر کر قلب کو دیکھا جو اوپر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔ہم چلے جائے گے پولیس"۔۔۔۔!!

سر کو نفی میں ہلاتے وہ کچھ سوچتے بولی وہ سر جھکا گیا اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری پھر معدوم ہوئی اس کے الفاظ یوں تھے کہ ساری زندگی بھی انہیں بیٹھ کر سنا جائے تو انسان کا دل بے زار نا ہو۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔آپ دھیان سے جانا وہاں جانور ہے"۔۔۔۔!!

وہ مسکرا کر بولی تھی اسیر عالم نے اس کی چمکتی کالی آنکھوں میں دیکھا پھر اس کی گلابی لبوں پر پھیلی مسکراہٹ کو وہ چند سانحے اسے دیکھتا رہا تھا پھر سر جھٹکا وہ اوپر کی طرف جانے لگی تھی اس کے پاؤں برف میں دھنس رہے تھے لیکن وہ چل رہی تھی شاید !!وہ عادی تھی۔۔۔۔۔

!!برف کی شہزادی"۔۔۔۔"

وہ بڑبڑاتے دھیرے سے ہنسا وہ ایک غیر متوقع ملاقات تھی جو برف کی شہزادی سے اس کی ہوئی تھی وہ نہیں جانتا تھا وہ برف کی !!شہزادی اس کی زندگی پر حکمرانی کرنے والی تھی۔۔۔۔۔

وہ پلٹ گیا قلب نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی وہ پلٹ گیا تھا ایسی کئی لڑکیوں کی وہ مدد کر چکا تھا اس میں کوئی بڑی بات تو نا تھی لیکن اس مرتبہ وہاں سے پلٹتے وقت اس کے لبوں ہر سنجیدگی نہیں تھی وہاں مسکراہٹ تھی برف کی شہزادی کی بدولت

!!۔۔۔۔۔

اس نے تیزی سے موبائل نکالتے نمبر ڈائل کیا ڈپارٹمنٹ میں کال کی اسے کل یہاں سے نکلنا تھا اسے کہی جانا تھا بہت ضروری جگہ!!۔۔۔۔



درختوں کے سہارے اوپر چڑھتے اس کے چھوٹے سفید ہاتھ گلابی پڑنے لگے تھے برف میں گرتے پڑتے وہ اوپر جا رہی تھی اس نے ہمیشہ سے دیکھا تھا اپنے بابا کو یہاں سے اوپر آتے ہوئے وہ خوش تھی بہت خوش کیوں۔۔۔۔؟؟

وہ خوش تھی کیوں کہ وہ باہر گئی تھی ان چار پہاڑوں سے باہر اس نے دیکھا تھا اپنے ماں باپ کے علاوہ کسی انسان کو اس نے اپنی زندگی میں پہلی بار کسی دوسرے انسان کو دیکھا اپنے ماں باپ کے بعد اسے سمجھ نہیں آئی تھی اس نے تو کوئی جانور نہیں دیکھا پھر اس کی ماں نے کیوں بولا باہر جانور ہے۔۔۔!!

شاید اس کا جواب وقت اور حالات دینے والے تھے اسے بس کچھ قدموں کی دوری پر۔۔۔۔!!

ایک تیز چھنگاڑتی آواز ابھری جو اس کے کانوں میں پڑی تھی

قلب کا دل خوف کے سائے تلے دھڑکا وہ جاننے والی تھی انسان

کے روپ میں موجود جانوروں کو خاص جانوروں کو رنگ بدلنے

والے جانوروں کو۔۔۔۔!!

وہ چوٹی پر پہنچی تھی وہ سترہ سالوں سے ان پہاڑیوں کے درمیان

رہی تھی وہاں کم از کم کچھ حد تک سرائیو کرنا وہ سیکھ چکی تھی اور

پھر بر فباری تو اس سال ہوئی تھی اس کی خاص دعا پر اسے خوش

کرنے کو۔۔۔۔!!

وہ تیزی سے اوپر گئی تھی وہ آواز وہ اسے پہچان گئی تھی وہ تیز رائفل سے گولی نکلنے کی آواز تھی اسے کے بابا کے پاس تھی رائفل۔۔۔۔!!

قلب نے ننھا گلابی ہاتھ سر پر مارا یعنی پھر سے اس کے بابا نے اس کے کسی چھوٹے دوست کو مار دیا ہو گا وہ تیزی سے جا رہی تھی درخت کی کھردری سطح اس کے گلابی ہاتھ پر بے ساختہ لگی تھی تیز خراش کے ساتھ خون کی ننھی بوندیں بھی خارج ہوئی اس کی آنکھوں میں پانی سمایا تھا۔۔۔۔!!

لیکن وہ چل رہی تھی اپنے چھوٹے دوستوں کو بچانے کے لیے ان وائٹ چھوٹے بئیر کو بچانے کے لیے جو بابا سے بچا کر سمبھال کر رکھے تھے اس نے

وہ چھوٹی پر پہنچی تھی قدم آگے بڑھائے وہ پھسلی اس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی گئی درد کو بھلا دینے والی مسکراہٹ اس کے چمڑے کے بوٹ میں قید قدم لکڑی کے بنے گھر کی طرف تھے !!۔۔۔۔

آہہہ۔۔۔۔!! ایک دلخراش چیخ دل دہلا دینے والی چیخ قدم" وہی ٹھہر گے وہ آواز وہ اس کی ماں کی آواز تھی وہ پہچان سکتی تھی وہ دو پل ساکت ہو گئی جب ایک کالے کپڑوں میں ملبوس آدمی

اس کی ماں کو بالوں سے پکڑتے گھسیٹتے ہوئے باہر لایا تھا

!!۔۔۔۔۔

اس کی ماں کے سر سے خون بہہ رہا تھا اور اس کے پیچھے ہی کوئی اس کے بابا کی بازو گھسیٹتے گھر سے باہر لایا جو ادھ مری حالت میں تھے ان کے ناک اور سر سے بے تحاشا خون بہہ رہا تھا جو سفید برف بہت کسی سرخ پانی کی طرح معلوم ہو رہا تھا

!!۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں پھیل گئی وہ چھوٹی لڑکی وہ ننھی برف کی شہزادی ساکت تھی زبان سے لفظ نکلنے سے انکاری ہوئے تھے اس کی ماں

کی دوسری دلخراش چیخ فضا میں گونجی جب اس آدمی نے اس کی ماں کے بال کھینچتے اسے برف پر گرا دیا۔۔۔۔۔!!

اس کی آنکھوں کے سامنے پانی کی پریت چڑھی پھر گہری ہوئی اس نے پلکیں جھپکیں تو وہ پانی اس کے رخساروں پر گرا۔۔۔۔۔!!

"مما۔۔۔۔"

وہ پوری قوت سے چیخی اتنی شدت سے کے سر پر بندھی پٹی کے پار سر میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی۔۔۔۔!

"بابا۔۔۔۔!!"

وہ پھر سے چینخی اس کی چینخ چار پہاڑوں میں قید ہو گئی اس نے دیکھا اس کی باپ کی ٹانگ سے خون بہہ رہا تھا سفید برف سرخ ہو گئی اور اس میں سے ایک آدمی نے رائفل سے دوسری بلٹ بھی اس کے باپ کی دوسری ٹانگ پر ماری تھی لیکن حیرت تھی پتہ ہے کس چیز کی۔۔۔؟؟

وہ چینخے نہیں تھے کیوں۔۔۔؟؟ وہ چینخے نہیں تھے کہ ان کی بیٹی سامنے کھڑی رو رہی تھی کہ ان کی بیٹی کا سانس اٹک رہا تھا وہ چینخے نہیں تھے کہ اپنے درد کو اس پر بیان کرتے اسے مارنا نہیں چاہتے تھے وہ باپ تھے اس شہزادی کے وہ مرتے ہوئے بھی اسے غم نہیں دینا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

مما بابا"۔۔۔۔!! وہ پاگلوں کی طرح بھاگی ان کی طرف اس کی" ماں نے نیچے گرتے نفی میں سر ہلایا وہ اسے بتانا چاہتی تھی شہزادی ۔۔۔۔۔!! برف کی شہزادی سنو جانور اس روپ میں بھی ہوتے !! ہیں۔۔۔۔

!! قلب بھاگو"۔۔۔۔"

اس کی ماں نے ہمت جمع کی تھی وہ تیز آواز میں چلائی اتنی تیز آواز کے ان کے منہ سے خون بہا تھا اندر کے زخموں نے ابال مارا تھا وہ ماں تھی درندوں کے ہاتھ لگتے کہاں دیکھ سکتی تھی بیٹی کو۔۔۔۔۔

قلب کے قدم تھم گے وہ بہتی آنکھوں کے ساتھ ماں باپ کو دیکھنے لگی تھی اس کا سر خود بخود نفی میں ہل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

قلب بھاگو بیٹا"۔۔۔۔۔"

ان میں سے ایک آدمی اس کی جانب بھاگا اس کے مرتے باپ نے بیٹی کو دیکھتے بلند آواز میں کہا وہ اذیت ناک لمحہ تھا اتنا اذیت ناک کے دیکھنے والوں کی روح کانپ جاتی پاس کھڑے آدمی نے جوتے کی نوک اس کے بابا کے منہ پر رکھی اور اس پر دباؤ دیا !!۔۔۔۔۔

بابا"۔۔۔۔وہ چیخ پڑی تھی دل پہلی بار اس شخص کو مارنے کا" ہوا پہلی بار قلب کے دل میں کسی کو ختم کرنے کی چاہ پیدا ہوئی !! پہلی بار معصوم دل نے کچھ غلط کرنے کا سوچا تھا۔۔۔۔

ق۔ قلب ب۔ بھاگو"۔۔۔۔"

اس نے بہتی آنکھوں کے ساتھ ماں کو دیکھا ان کی آنکھوں میں دیکھا قلب کا دل کیا دل پھٹ جائے قلب کو احساس ہوا "ماں کے قدموں میں جنت کیوں ہوتی ہے "خدنے ماں کو کیوں بنایا اس نے ماں کی آنکھوں میں ٹوٹتی امید دیکھی ماں کی انکھوں میں دیکھا جہاں اس کی حفاظت کی دعائیں تھی اور پھر اپنی جانب بڑھتے اس آدمی کو۔۔۔۔۔۔!!

آنسو گرے پھر گرے پھر سلسلہ شروع ہو گیا وہ پیچھے کو قدم لینے لگی لرزتے دل کے ساتھ خوف سے تر دھڑکنوں کے ساتھ، سفید پڑتے چہرے کے ساتھ، ڈوبتی سانسوں کے درمیان ۔۔۔۔!!

وہ بھاگی تو ماں کی سسکی کانوں میں سنائی دی اگر کوئی قلب سے پوچھتا کہ دل دہلا دینے والی آواز کونسی ہوتی ہے تو وہ چیخ کر بتاتی "ماں کی سسکیاں"!!۔۔۔۔

وہ گر گئی تھی وہ اٹھی اور پھر سے بھاگی آنسو آنکھوں کے سامنے آتے اسے گرا رہے تھے جب پیچھے سے بالوں پر گرفت محسوس کرتے وہ سسکی کسی نے سختی سے اسے بالوں سے پکڑا تھا!!۔۔۔۔

وہ آدمی تھا جس نے اسے بالوں سے پکڑتے سفید برف پر پٹخا تھا اس کی ماں نے باپ نے دور سے یہ منظر دیکھا اور پھر سانس یوں ہوئی کہ بند ہو گئی!!۔۔۔۔

ق۔ قلب "۔۔۔۔!! ٹوٹے پھوٹے الفاظ ٹوٹی پھوٹی سانسوں"
کے درمیان اس نے دور سے دیکھا ماں باپ کو ان کے وجود کو وہ
سن ہو گیا تھا اب وہاں سے کوئی آواز نہیں آ رہی
!! تھی۔۔۔۔۔۔

اور پھر امیدوں سے چمکتی کالی آنکھیں پتھرا گئی پھر قلب
جانوروں میں اتری اس نے محسوس کیا انسان جو اس کے جیسے
تھے وہ ایسے بھی تھے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا وہ کالے
اندھیرے میں غائب ہو گئی ایک سفید موتی آنکھ سے گرا اور سفید
!! برف میں جذب ہو گیا۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکی۔۔۔۔!! جسے موت تک کا صیح سے علم نہیں تھا اس نے کھو دیا تھا اپنے واحد اثاثوں کو وہ اثاثے جو سترہ سال اسے چھپاتے رہے تھے اس دنیا سے۔۔۔۔۔!! انسانوں کے درمیان چھپے جانوروں سے اور اب اس معصومیت کے پیکر کو جینا تھا اس دنیا میں اور ڈرنے کی بات یہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔!! کہ ان انسانوں میں!!۔۔۔۔۔



سر سے چھت چھیننے کے بعد کیسا محسوس ہوتا ہے۔۔۔؟؟ اگر یہ سوال کوئی اس وقت اس لڑکی سے کرتا تو بخدا وہ دھاڑیں مار مار کر بتاتی کہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ سے سب آپ کا سب کچھ

چھین لیا جائے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کسی نے سر سے چادر اتار دی ہو۔۔۔۔۔!!

رات کے اس پہر جہاں سڑک پر گاڑیاں رواں دواں تھی زندگی بہت بہتر طریقے سے چل رہی تھی لیکن کیا ہر کسی کے لیے ۔۔۔۔؟؟ نہیں کسی کے لیے زندگی تھم گئی تھی وہ دوپہر جب یونیورسٹی سے آئی تو ان کے گھر کا سامان باہر پڑا ہوا تھا اور اس کی بیمار ماں اور چھوٹی بہن گھر کے باہر یوں بیٹھی تھی جیسے بے یارو مددگار۔۔۔۔!!

اور اب دوپہر سے شام اور شام سے رات کے سات بج گے تھے لیکن وہ اب بھی بے یارو مددگار ہی بیٹھے تھے بس فرق صرف اتنا

تھا کہ ان دو افراد میں تیسرے افراد کا اضافہ ہوا تھا یمن وحید کا اضافہ جو ساکت سی کھڑی تھی لبوں پر ایسا ہولناک قفل تھا کہ گویا جیسے وہ کسی کا دل چیر دینے کو یوں خاموشی سے کھڑی ہو !!۔۔۔۔

یمن وحید۔۔۔!! اس نے آسمان کو دیکھا وہاں چاند پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا وہ کون سا اس چاند کی چمک کو دیکھ رہی تھی وہ تو دیکھ رہی تھی اس چاند کے بھی پار۔۔۔۔!! وہ اپنے بہترین دوست کو دیکھ رہی تھی اسے تلاش کر رہی تھی اس کی آنکھ میں !! پانی چمکا ایک دلفریب مسکراہٹ لبوں پر کھینچی گئی تھی۔۔۔۔

"اللہ انہیں آزمائش میں ڈالتا ہے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور میں
!!خوش قسمت ہوں میرے خدا تو مجھے پسند کرتا ہے"۔۔۔۔۔
اس کے ضمیر نے گویا اسے تسلی دی اس لڑکی نے سر جھٹکا پھر
سردی سے کانپتی ماں اور بہن کو دیکھا گردن موڑے اس نے
ایک جاننے والی کی دکان میں رکھے اپنے گھر کے کچھ چند آدھ
!!سامان کو دیکھا۔۔۔۔۔

"امی چلے"۔۔۔۔!!اس کی آواز وہ آواز مظبوط تھی طوفانوں
سے لڑ جانے والی آواز اس کی آنکھوں کی چمک بے شک اس
!!وقت ماند تھی لیکن وہ بجھی نہیں تھی۔۔۔

"انہوں نے کچھ کہا نہیں تھا کیا رحمت۔۔۔؟؟

ماں کا بازو پکڑتے انہیں سہارا دیتے اس نے بیگ کو کندھے پر درست کرتے اپنی چھوٹی بہن سے سوال کیا تھا جس کے چہرے پر مایوسی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

نہیں آپی وہ آئے اور کرایہ مانگنے لگے میں نے اور امی نے کہا" بھی کہ آپ کو آنے دے لیکن وہ نہیں مانے انہوں نے ہمارا سامان اٹھا کر باہر پھینک دیا میرا بنایا چھوٹا سا گھر بھی وہ گھر ٹوٹ گیا !!آپی"۔۔۔۔۔۔

رحمت سڑک پر چلتے اسے تفصیل سے بتانے لگی تھی آخری جملے بولتے بولتے اس کے لہجے میں اداسی صاف واضع تھی اس کی بات پر یمن کے لبوں کو چپ سی لگ گئی۔۔۔۔۔

امی آپ یہاں بیٹھے رحمت اپنا اور امی کا دھیان"

!!رکھنا"۔۔۔۔۔۔

ایک دکان پر وہ انہیں بیٹھاتے مسکرا کر بولی تھی کندھے پر بیگ درست کیا دوپٹے سے اچھے سے خود کو کور کیے وہ اب ٹوٹی جوتی !!کے ساتھ چلنے لگی تھی قدموں میں تیزی آئی تھی۔۔۔۔

وہ جس راستے جا رہی تھی وہ راستہ کافی سنسان سا تھا لیکن اسے وہاں جانا تھا وہ گھر جو بہت مشکل سے انہیں معقول قیمت پر ملا تھا وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی جانے ایسا کیا ہوا کہ اچانک سے ان !!کے سر سے چھت چھین لی گئی تھی۔۔۔۔

وہ ایک چھوٹی بستی میں داخل ہوئی پھر سیدھا چلتے وہاں بنے سارے مکانوں میں سے ایک قدرے بڑے اور اچھے مکان کی طرف قدم بڑھائے دستک دی اور ڈرتے سہمتے وہ اندر داخل ہوئی تھی وہ لڑکی ذات تھی اور یہ بستی لڑکی ذات کے لیے کوئی خاص اچھی تو نا تھی۔۔۔۔!!

السلام علیکم اکرم بھائی۔۔۔!! اکرم بھائی میں بس اس ماہ آپ کو" پیسے دینے والی تھی آپ نے بغیر کچھ بتائے سامان باہر پھینک دیا۔۔۔۔۔"!!

سامنے ہی لاؤنج میں داخل ہوتے وہ دو مردوں کے درمیان بیٹھے اکرم کو دیکھتے تیزی سے بولی البتہ لہجہ دھیما تھا اور نظریں جھکی ہوئی۔۔۔۔!!

"کب دے گی تو کرایہ ہاں ایک تو اتنا کم ہے کرایہ اوپر سے تجھ سے دیا نہیں جاتا ٹائم سے تیرا نوکر ہوں جو تیرے پیچھے گھومتا پھیرو پیچ دیا وہ گھر کسی اور کو اب نہیں ملے گا"۔۔۔۔۔

ان دو مردوں کے درمیان سے اٹھتے وہ پان کھاتے سانولی سی رنگت والا مرد خاصے طنزیہ لہجے میں بولا تھا یمن نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔!!

کیا مطلب کس کو بیچ دیا اکرم بھائی ہماری ڈیل ہوئی تھی اگر"
آپ کو ہمیں نکالنا بھی ہے تو ایک ماہ پہلے بتانا ہو گا ورنہ ہم پولیس
کیس کرے گے ایسے رات کو آپ نے نکال باہر کیا ہم کہاں
جائے گے"۔۔۔۔۔!!

وہ آپے سے باہر ہوئی تھی یک دم ساری تمیز لحاظ بھلا ڈالے تھے
اس نے اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگی۔۔۔!!

زیادہ قانون مت سیکھا مجھے لڑکی ورنہ منہ دیکھانے لائق نہیں"
رہے گی"۔۔۔۔!!

اس کی بات سنتے ہی اکرم انگلی اٹھائے غصے سے چلایا تھا یمن وحید
ڈر کے مارے پیچھے اچھلی جب اچانک کندھوں پر گرفت محسوس
کرتے وہ تیزی سے پیچھے مڑی تھی۔۔۔۔!!

اس کی کالی آنکھیں حیرت سے پھیلی اور پھر ان پھیلی آنکھوں میں غصے کی سرخی چھا گئی وہ مغرور شخص سامنے کھڑا تھا بلکل اس کے پاس اس کے بے حد قریب کے یمن وحید کی حواس اس کے جسم سے اٹھنے والی مہک سے سلب ہوئے تھے۔۔۔۔!!

"تمھاری آنکھیں تمھیں مشکل میں ڈالے گی"۔۔۔۔!! بائیں آنکھ دباتے وہ اس کے کندھوں پر گرفت سخت کرتے مدھم سرد لہجے میں بولا یمن وحید کا سانس اٹکا اس نے پلکیں جھپکائیں اور پھر دوسری نظر اس پر نفرت سے ڈالی تھی۔۔۔ وہ سمجھ کیوں نہیں پائی اگر یمن وحید پر مشکلیں آرہی ہے تو اس کے پیچھے ایک ہی انسان ہو سکتا ہے "جاذب کمال"۔۔۔۔!!

میں نے گھر انہیں بیچ دیا ہے تم ان سے بات کرو اگر یہ کرایہ پر" چڑھانا چاہے مکان تو میرا سر نا کھاؤ جاؤ میرے گھر سے !!"۔۔۔۔

جاذب کمال کے گارڈ سے پیسوں کا بیگ لیتے اکرم کا لہجہ بے زاری لیے ہوئے تھا یمن نے نفرت سے اس شخص کو دیکھا جس کے لبوں پر اب طنزیہ مسکراہٹ تھی یمن وحید کا دل کا اس کا منہ !!نوچ کر گلی کے کتوں کے آگے اسے ڈال دے۔۔۔۔

تو مس غریب کیسا لگ رہا ہے زبان چلانے کے بعد بے گھر" ہونے میں"۔۔۔۔؟؟

اس کے کندھوں سے ہاتھ ہٹاتے اس نے ایک سخت نظر اپنے پاس کھڑے گارڈ پر ڈالی اور پھر دوسری طنزیہ نظر یمن وحید پر !!۔۔۔۔

!!تم اس قدر گھٹیا ہو میں نے سوچا نہیں تھا"۔۔۔۔"
وہ بامشکل بولی تھی اس کا دل کیا وہ روئے خوب روئے اس شخص کو ذرا افسوس نہیں تھا اپنے کیے پر یمن کی کالی آنکھوں میں حیرت !!ابھری۔۔۔۔

اب سوچ لو۔۔۔!!تمھارے پاس تو وقت ہی وقت ہو گا"
!!نا"۔۔۔۔۔

آبرو آچکاتے وہ طنزیہ مسکراہٹ سجائے بولا اس کی آنکھیں چمکتی مقابل کھڑی لڑکی کو زہر لگ رہی تھی جبکہ وہ اس کی اس بے بسی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

"تمھاری لڑائی مجھ سے ہے نا میری ماں میری بہن رات کے اس وقت باہر بیٹھی ہے تم میں ذرا انسانیت نہیں ہے"۔۔۔؟؟

یمن کے چہرے پر اب بھی حیرت تھی جیسے اسے جاذب کمال سے اس قسم کے عمل کی توقع نا ہو اور یمن وحید نے ابھی جاذب کمال کو جانا ہی کتنا تھا کو وہ اس سے اس قسم کے اعمال کی توقع نا رکھتی۔۔۔۔؟؟

زبان بہت چل رہی تھی نا تمھاری میری ماں کے خلاف اب" !!کھول کر دیکھاؤ اپنی یہ زبان"۔۔۔۔

اس کی کالی آنکھیں پل میں سرخ ہوئی تھی جبڑے بھینچے وہ دانت کچکاتے سختی سے اس کا منہ دبوچے غرایا تھا یوں جیسے آگ کا شعلہ !!ہو۔۔۔

بہت بکواس کر رہی تھی تم اب پتہ چلا او قات سے باہر بکواس" کرنے کا انجام۔۔۔؟؟

اس کے نازک چہرے میں انگلیاں مظبوطی سے گاڑھے وہ شدید طیش میں بولا تھا یمن کو اپنے چہرے میں شدید درد بھری ٹھیس اٹھتی محسوس ہوئی تھی درد اتنا تھا کہ کالی آنکھوں سے آنسو بے

ساختہ جاری ہوئے تھے وہ تمسخر سے ہنسا گرفت پر دباؤ مزید بڑھایا کہ یمن کو اپنا چہرہ پسیجتا محسوس ہوا۔۔۔۔ !!

ابھی تو شروعات ہے مس غریب اپنے قدموں میں نا گرادیا" تمھیں تو نام بدل دینا تم جاذب کمال کا"۔۔۔۔ !!

اس نے دانت کچکاتے اس کا چہرہ نخوت سے جھٹکا اس کی آنکھوں سے وحشت سی ٹپک رہی تھی کیا کوئی اس حد تک بے حس بھی ہو سکتا ہے۔۔۔؟؟ اگر یہ سوال تھا تو جواب وہ شخص خود تھا "جاذب کمال" شاید اس کے سینے میں واقعی پتھر تھا۔۔۔ !!

کہاں مر گے ہو لطیف"۔۔۔۔" !!

وہ بلند آواز میں دھاڑا تھا جب کچھ فاصلے پر کانپتے ہاتھوں سے پانی کی بوتل پکڑے گارڈ پر لرزا طاری ہوا اس کے گارڈز ہمیشہ چینج ہوتے تھے وجہ اس کا اس قدر غصہ تھا جو کسی کو اپنے پاس ٹکنے !!تک نہیں دیتا تھا۔۔۔

اس نے گردن گھوماتے قہر بھری نظر سے گارڈ کو دیکھا جو مشکل سے سانس لیتے اس کے غصے سے تنے چہرے کو دیکھتے آگے بڑھا !!اور پانی کی بوتل اس کی جانب بڑھائی۔۔۔۔

اس نے ایک سخت نظر لطیف پر ڈالی تھی جس پر اس کے خاص آدمی آصف نے تیزی سے پانی کی بوتل لطیف سے لیتے ڈھکن کھولتے اس کے ہاتھوں پر پانی گرانا شروع کیا اس نے ایک استہزاء نظر یمن وحید پر ڈالی تھی اور پھر ہاتھ دھونے لگا یمن کا

چہرہ توہین کی شدت سے سرخ ہوا تھا وہ چند پل اسے دیکھتی رہی !! وہ شخص۔۔۔!! وہ بے حس تھا۔۔۔۔

ویسے بھی تم جیسی واہیات لڑکیوں کو گھر کی چھت کی کیا" ضرورت جو یہاں تک آسکتی ہے وہ کہاں کہاں تک گئی ہو گی !!"۔۔۔۔۔

وہ بولا تو لہجہ مذاق اڑاتا تھا اس قدر تمسخر اور حقارت تھی اس کی آنکھوں میں کہ یمن وحید کو اپنے کانوں سے دھوئیں نکلتے محسوس ہوئے وہ کتنے غلط اور گھٹیا لفظ بول رہا تھا یمن وحید کی حیرت سے !! بھرپور آنکھوں میں اب غصے کی سرخی چھا گئی تھی۔۔۔۔

"چٹاخ۔۔۔!!اس کا نازک ہاتھ پوری قوت سے اٹھا تھا اور جاذب کمال کے چہرے پر چھاپ چھوڑ گیا وہ سخت غصے سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ اُس کی اس سنگین حرکت پر جاذب کمال نے لال وحشی نظریں اٹھا کر اسے گھورا غصے سے ماتھے پر تیوری چڑھی۔۔۔۔۔!!

"بے شک تمھاری اوقات مجھ سے زیادہ ہو گی جاذب کمال لیکن تمھاری سوچ اتنی ہی گھٹیا ہے جتنی تمھاری اوقات وسیع ہے۔۔۔۔۔"!!

آنکھوں میں شعلے بھرے وہ لفظوں سے مقابل کو آگ چند پلوں میں لگا گئی تھی اس کا لہجہ تیز تھا اور الفاظ سخت جاذب کمال نے !! شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یو ڈیم۔۔۔!! اس نے سختی سے پاس موجود پلر پر ہاتھ مارا تھا کہ " اس کا ہاتھ بری طرح سرخ ہوا شدید غصے سے اس کی گردن کی نسیں ابھری تھی کن پٹیاں بری طرح سلگ رہی تھی یمن وحید کا سانس حلق میں اٹکا تھا وہ خوف کے مارے دو قدم پیچھے ہوئی تھی !!۔۔۔۔۔

تمھیں جلد پتہ چلے گا میری سوچ اور اپنی اوقات "

!! کا"۔۔۔۔۔۔۔۔

لب بھینچے وہ انگلی اٹھائے حد سے زیادہ ابھرتے طیش کو قابو کرتے بولا اس کی کالی آنکھیں سرخ ہوتی عجیب منظر پیش کر رہی تھی یمن کا دل ان آنکھوں میں دیکھتے خوف سے ڈوبا تھا اسے لگا وہ !! پھر سے کچھ غلط بول گئی ہے غلط نہیں شاید بہت غلط۔۔۔۔۔

وہ شخص کروفر سے آگے بڑھ گیا یمن وحید کی زندگی تباہی کی !! طرف لے جانے کی شروعات کرتے۔۔۔

وہ ڈھیٹ تھا یا شاید ڈھیٹ لفظ اس کے لیے بہت چھوٹا ہو گا یمن !! کی آنکھوں میں پانی تیرا اس نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

تو کیا اگر جاذب کمال انا پرست تھا، ڈھیٹ تھا مقابل بھی تو یمن !! وحید تھی ناطوفانوں سے لڑ جانے والی۔۔۔۔

وہ اس مکان سے باہر نکل گئی اب اس گلی میں کئی مرد ایک دوسرے سے قہقہے لگا کر بات کر رہے تھے اس کے جسم میں خوف سا پھیلا اس نے قدموں کی رفتار تیز کی تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ اب کہاں جائے گی اپنی فیملی کو لے کر لیکن یہ طے تھا یمن وحید جاذب کمال کے آگے ہر گز نہیں جھکے گی۔۔۔۔!! وہ اس !! کی انا کی تسکین کے لیے ہر گز پیش نہیں ہو گی۔۔۔۔

💖💖

رات کے اندھیرے میں اس نے اِدھر اُدھر دیکھا تھا وہ بلڈنگ میں داخل ہوا تھا اس نے پہلی بار دعا مانگی تھی دل سے کہ کوئی اسے دیکھے نا

کوئی اس کے پاس نا آئے وہ دعا اس نے پہلی بار مانگی بھی تو کس کی وجہ سے ایک ناپسندیدہ لڑکی کی وجہ سے۔۔۔!!

عبایا میں چلتے اس کے پاؤں میں پہنی نازک ہیل کی ٹک ٹک بلڈنگ کے فرش پر بجتی خاموشی میں آواز پیدا کرتی بہت عجیب سی لگ رہی تھی اپنی بے ڈھنگی چال پر اسے خود کو بہت غصہ آرہا تھا وہ اپنے پرائیویٹ فلیٹ میں پہنچا تھا جو اس کے علاوہ جاذب کمال کے زیر استعمال تھا۔۔۔۔

وہ ابھی عبایا اتارنے ہی والا تھا جب پیچھے سے اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تھا اُس نے پلٹ کر دیکھا وہاں ایک ادھیڑ عمر کی عورت کھڑی آنکھوں پر چشمے درست کرتے اسے دیکھ رہی تھی

کایان سکندر نے دوسری بار دعا کی کہ وہ یہاں سے کئی بہت دور غائب ہو جائے یا پھر وہ لڑکی اس دنیا سے۔۔۔۔۔!!

"بیٹی اتنی رات کو کہاں سے آئی ہو گھر والے کہاں ہے تمھارے آج کل کی بچیاں بھی ناخوف خدا نہیں"۔۔۔۔

اس عورت نے ناک پر چشمہ درست کرتے اس کا باغور جائزہ لیا اور پھر افسوس زدہ لہجے میں بولی وہ مقابل کھڑا شخص یوں تھا جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں والا حساب ہو۔۔۔۔!!

اس نے لب بھینچے اس کا خون ایک بار پھر کھول اٹھا تھا کیا ضرورت تھی فلیٹ آنے کی وہ گھر بھی تو جا سکتا تھا نا۔۔۔۔!!

ایک تو اتنی مشکل سے وہ نیچے ٹیکسی والے سے جان چھڑوا کر آیا تھا جس نے "باجی باجی" کر کے اس کا دماغ خراب کر دیا تھا اور اب یہ سامنے کھڑی عورت اسے "بیٹی" بول رہی تھی اسے !!شدت سے فجر پر پھر سے غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

و۔وہ م۔میں قبرستان سے آرہی ہو"۔۔۔۔۔"

اٹکتے لہجے میں وہ چڑ کر بولا عورت نے بھنویں سکڑیں اسے غور !!سے دیکھا۔۔۔

جبکہ مقابل عبایا میں کھڑے شخص نے نظریں چرائی تھی اس نے ایک لڑکی کی آواز نکالی تھی اب نجانے سامنے کھڑی عورت کو !!اس کی بات پر یقین ہوا بھی ہو گا کہ نہیں۔۔۔۔۔

ہے بیٹی اتنی رات کو قبرستان نہیں جاتے اور تمھاری"

!!آواز۔۔۔۔!! بڑی مردانہ ہو تم"۔۔۔۔۔

وہ عورت کایان سکندر کے بازوں پر ہلکی سی چپت رسید کرتے

بولی تھی کایان نے خونخوار نظروں سے اس عورت کو دیکھا بڑے

بزرگ عجیب ہوتے ہیں وہ دھیان رکھتے ہے لوگوں کا۔۔۔۔!!

!!لوگوں پر نظر رکھ کر۔۔۔۔

میری بیوی کا گلا خراب ہو گیا ہے ماں جی آئسکریم زیادہ کھالی"

!! تھی اس نے"۔۔۔۔

پیچھے سے ابھرنے والی آواز پر کایان سکندر نے گردن ٹیڑھی

کرتے دیکھا وہ پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے سکون سے آتے

ساتھ ہی اس کے کندھوں کے گرد بازو پھیلائے اسے حصار میں لیتے بولا۔۔۔۔۔!!

اس کی آنکھوں میں والہانہ چمک تھی کایان سکندر نے اس کی کالی گوشوں سے سرخ چمکتی آنکھوں میں دیکھا اس کا دل کا وہ چلوں بھر پانی میں ڈوب مرے۔۔۔۔!!

وہ اس کا کمینہ دوست تھا جاذب کمال جو مشکل حل کرنے کے ساتھ اس کی مصبت سے لطف اندوز ضرور ہوتا تھا۔۔۔۔۔!

بیوی میں نے منع کیا تھا مت کھاؤ اتنی آئسکریم اب دیکھو لوگ تمھیں خوامخواہ مرد سمجھ رہے ہے"۔۔۔۔۔"

اسے کندھوں سے تھامتے وہ اپنے مقابل کھڑے کرتے نیچے جھکتے اس کی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھتے آئی برو آچکا کر بولا یا شاید !!اس کا خون جلا ڈالا تھا جاذب کمال نے۔۔۔۔

اب ہمیں کچھ پرائیویٹ مومنٹ چاہیے صبح بات ہو گی گڈ نائٹ" ماں جی"۔۔۔۔

اسے ویسے ہی حصار میں لیتے وہ مسکرا کر بولتے اپنی کی سے فلیٹ کا دروازہ اوپن کر چکا تھا اس عورت کو وہی ہکا بکا چھوڑے وہ کایان کو لیے اندر داخل ہوا جس پر کایان نے سب سے پہلے دروازہ بند کرتے عبایا اتار کر پھینکا تھا اور پھر کالی سینڈل دیوار پر دے ماری !!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!کمینے سالے"۔۔۔۔"

وہ چیل کی طرح جاذب کمال پر جھپٹا تھا جو اس سے بچتا اب کمرے کی طرف بھاگ رہا تھا اس کا قہقہہ عروج پر تھا جبکہ کایان سکندر سرخ شعلہ بار نظروں سے اسے پکڑنے کی کوشش کرتے اب بند دروازے سے جا لگا تھا جو ابھی ابھی جاذب کمال نے اس کے منہ پر بند کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

رک تیرے چاچے کو بتاتا ہوں آوارہ انسان لڑکیوں کے پیچھے" !!آوارگی کرتا ہے"۔۔۔۔۔

درشت لہجے میں بولتے اور کچھ نا سوجھتے دیکھ اس نے اسے دھمکانا چاہا تھا جب اندر سے کوئی آواز سنائی نا دی تو اس نے پاس پڑے میز !!کو غصے سے ٹھوکر رسید کی تھی۔۔۔۔۔

!!حجابن دعا کرو تم مجھے کبھی نا ملو"۔۔۔۔"

اس کے لہجے میں پھنکار تھی جتنی عزت اس کی ان تین چار گھٹنوں میں ہوئی تھی اتنی عزت افزائی اس کی پوری زندگی میں کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ غصے سے تن فن کرتے دوسرے کمرے میں جا کر بند ہوا تھا !!۔۔۔۔

💖💖

سرخ سوجی کالی آنکھیں بڑی مشکل سے کھلی تھی اس نے چھوٹا خون سے لت پت ہاتھ اپنے سر پر رکھا درد کی ٹھیس سی اٹھی تھی

آنکھیں جیسے ہی پوری واہوئی اندھیرے نے اسے کچھ بھی دیکھنے سے محروم کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔!!

سر میں شدید درد سے اس کی کالی آنکھوں سے آنسو گرے خود سے یک دم الجھن سی ہونے لگی وہ دیوار کے ساتھ لگی تھی دیوار پر چھوٹا لرزتا ہاتھ جماتے اس نے اٹھنا چاہا تھا لیکن بے کار وہ واپس سے زمین پر گر گئی دل شدت سے رونے کو کیا اور وہ معصومیت کا پیکر رو دی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔!!

مما"۔۔۔!!اس کی دکھ سے لبریز چیخ اس اندھیرے میں" گونجی تھی نجانے وہ کتنی دور گئی تھی لیکن اس میں اتنا درد تھا کہ ہر جاندار کو تڑپا دے۔۔۔۔!!

!! مما، بابا کوئی ہے کیا"۔۔۔۔"

ہلکے قدموں کی آواز پر وہ دیوار سے مزید چپک گئی تھی معصومیت سے بہتی آنکھوں کے درمیان سوال پوچھا گیا اس کی آواز کہی !! حلق میں اٹکی تھی۔۔۔۔۔

ک۔کون ہے"۔۔۔۔؟؟"

دیوار کا سہارا لیتے وہ بہت مشکل سے کھڑی ہوئی تھی نظریں اندھیرے میں کسی روشنی کو تلاش کرنے کی خواہشمند تھی اسے خوف آنے لگا تھا اس اندھیرے سے دل بری طرح سہم گیا نیلے پڑتے لبوں پر زبان پھیرتی وہ ایک قدم آگے بڑھی جب اچانک !! روشنی اس کی آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔

تیز روشنی کی وجہ سے اس نے آنکھیں بند کی اور جو اسے حقارت سے دیکھ رہا تھا اس کی نظریں اس معصوم چھوٹی لڑکی پر جم گئی ماتھے پر گہرے بل تھے۔۔۔

سر سے بہتے خون کی لکیر چہرے پر پھیلی ہوئی تھی ننھے گلابی ہاتھ خون سے سرخ ہو رہے تھے کپڑوں پر خون تھا بکھرے بالوں میں سرخ سوجی آنکھوں کے ساتھ وہ معصوم شہزادی عجیب لگ رہی تھی اس کی حالت دیکھتے اگر اس کے ماں باپ زندہ ہوتے تو تڑپ جاتے اس نے روئی روئی آنکھیں کھولی اور نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا۔۔۔۔!!

وہ سہم گئی تھی سامنے گرے پینٹ کوٹ میں ایک چالیس برس کے لگ بھگ شخص کھڑا تھا ہاتھ میں سفید چھڑی جو زمین کو چھو رہی تھی ماتھے پر بل اور آنکھوں میں حقارت ایسی حقارت کے انسان کا دل چیر دے۔۔۔۔

"۔۔۔اس گند کے ڈھیر کو بھی وہی مار دینا تھا!!"

وہ شخص زمین پر سختی سے چھڑی مارتے پاس کھڑے آدمیوں پر چیخا قلب نے نا سمجھی سے اسے دیکھا کیوں کہ وہ انگلش میں بولا تھا لیکن اس کے چیخنے پر وہ خوف سے سہمتی پیچھے ہوئی تھی!۔۔۔۔۔

"۔۔۔مما۔ب۔بابا ک۔کہاں ہے؟؟"

سوکھے پتے کی مانند لرزتے لبوں سے لڑکھڑاتے الفاظ ادا ہوئے تھے اس کی ویران آنکھیں اداسی سے لبریز تھیں جن میں بس ایک آخری امید کی کرن باقی تھی شاید!! جو عنقریب ٹوٹنے والی تھی!!۔۔۔

مر گے وہ اور اب تم بھی مرنے والی ہو بہت چھپا چھپا کر رکھا اس گندگی کو ان دونوں نے"۔۔۔۔!!

وہ اب خالص اردو میں اسے دیکھتے نخوت و زہر خند لہجے میں بولے ان کی بات قلب کو کچھ خاص سمجھ نہیں آئی تھی لیکن ان کی نظروں میں موجود نفرت پر قلب لرز کر رہ گئی۔۔۔۔!!

م۔مر گے "۔۔۔۔!!اور پھر کالی آنکھوں میں ابھری وہ"
آخری امید ٹوٹ کر بکھر گئی۔۔۔۔!!ریزہ ریزہ ہو گئی اس کی
آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور پھر سسکیاں اس خوبصورت
سے بنگلے میں گونجنے لگی تھی جہاں کی ہر چیز یوں تھی جیسے سونے
کی ہو۔۔۔۔

مار کر پھینک دو اس لڑکی کو بھی یا کچھ بھی کرو میری نظروں سے"
دور کر دو اسے میری بیٹی نے جو غلطی کی اس کی سزا ہے یہ لڑکی
!!"۔۔۔۔

انہوں نے سختی سے آدمیوں کو حکم دیا تھا قلب نے ڈرتے
لڑکھڑاتے قدم پیچھے لیے وہ "میری بیٹی" پر اٹک گئی تھی اس کی

بڑی بڑی آنکھیں حیرت وخوف سے مزید پھیل کر مزید بڑی ہوئی۔۔۔۔۔!!

"دادو۔۔۔۔!!

اٹکتے الفاظ منہ سے حیرت سے نکلے تو کیا وہ اس کے دادا تھے اگر ہاں تو وہ کیوں اسے مارنا چاہتے تھے چھوٹے ذہن میں سوالوں کا طوفان اٹھا تھا۔۔۔!!

"خبردار۔۔۔!! تمھارا مجھ سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ کرخت لہجے میں گرجے تھے اور ایک زناٹے دار تھپڑ قلب کی گال پر رسید کر دیا وہ لڑکھڑا کر فرش پر گری تھی آنسو بڑی تیزی سے باہر آئے تھے اسے کبھی کسی نے اس قدر سختی سے نہیں چھوا

تھا جبکہ مقابل کھڑے اس شخص کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا جیسے جو کچھ بھی ہوا اس میں قلب کی غلطی ہو۔۔۔؟؟

!!دفع کرو اسے "۔۔۔۔"

وہ پلٹے اور بڑی شان سے جا کر ایک کمرے میں گم ہو گے قلب نے فرش پر سسکتے ہچکیاں لیتے ان تین آدمیوں کو دیکھا ان کی نظروں سے عجیب ہوس ٹپک رہی تھی قلب نے حیرت سے انہیں اپنی جانب بڑھتے دیکھا اور پھر عنقریب اس برف کی !!شہزادی نے سمجھ جانا تھا "انسان" کیا ہوتے ہیں۔۔۔۔

چل نکال گن اور ختم کر اسے "۔۔۔۔"

ان میں سے ایک آدمی تیزی سے بولا جبکہ دوسرے نے اسے

!!گھورا۔۔۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمھارا اتنا اچھا مال ہے یوں ہی ختم کر"

دے بوس کو تو پرواہ نہیں ہم اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں

"۔۔۔۔۔

دوسرا آدمی پہلے کو دیکھتے اس پر بھڑکا تھا جس پر پہلے آدمی کے

چہرے پر قلب کو دیکھتے شیطانی سی مسکراہٹ ابھر گئی وہ پیچھے کو

کھسکی تھی۔۔۔۔۔

اس شہزادی کو بس اتنا بتایا گیا تھا اگر کسی کی نظریں آپ کو اپنے

وجود پر بری لگے تو وہ نظریں بری ہوتی ہے ان نظروں سے بچنا

چاہیے۔۔۔!!اوراس وقت سامنے کھڑے ان تین مردوں کی نظریں اسے خود پر زہر لگ رہی تھی وہ شدت سے لرزتے سسکی

۔۔۔۔

کسی نے یہ کیوں نہیں بتایا کیسے بچا جاتا ہے؟کیسے جیا جاتا ہے اس دنیا میں کیوں نہیں بتایا گیا اسے۔۔۔۔؟؟

ہم۔ہمیں مما کے پ۔پاس جانا ہے"۔۔۔وہ ان کے بڑھتے" قدموں پر دیوار سے لگی ٹوٹے پھوٹے بے بسی سے لبریز الفاظ زبان سے نکلے وہ ماں کی آغوش میں چھپ جانا چاہتی تھی وہ غائب ہونا چاہتی تھی وہ ان چار پہاڑوں میں واپس جانا چاہتی تھی

اس سفید برف میں خود کو ڈھانپ لینا چاہتی تھی وہ برف کی شہزادی دیکھو چاہتی کیا تھی۔۔۔۔۔؟؟

بس انسانوں سے چھپ جانا۔۔۔۔۔؟؟

پکڑ اس کو"۔۔۔"

تیسرا آدمی تیزی سے آگے بڑھا تھا وہ جو دیوار کے ساتھ سمٹ کر بیٹھی تھی سر گھوم سا گیا اس آدمی نے اسے بازوں سے پکڑ سامنے کرتے ایک زوردار تھپڑ رسید کیا تھا کہ وہ لہرا گئی وہ چکراتے سر سے گھومتی چیزوں کو دیکھنے لگی آنسو ٹوٹ کر بے مول ہو گے

۔۔۔۔۔!!

اس نے جانا وقت بہت ظالم ہے کل جہاں وہ چار پہاڑوں پر راج کرتی تھی کل جہاں وہ شہزادی تھی آج وہی وہ بے بسی سے مدد کی طلب گار تھی۔۔۔۔!!

"!!چ۔ چھوڑ وہ۔ ہمیں تمھارے ساتھ نہیں جانا مما پاپا۔۔۔!! پولیس"۔۔۔۔!!

وہ چینخی بلند آواز میں اس نے اس مشکل وقت میں اپنے ماں باپ کو پکارا تھا اور پھر اس تیسرے شخص کو جو اس کی چھوٹی سی زندگی میں شامل ہوا تھا ایک انجان شخص جو اسے باحفاظت چھوڑ کر گیا تھا

اس کے ہاتھ اس آدمی کے چہرے تک پہنچنے کی کوشش میں ہلکان ہوئے تھے اس آدمی نے خباثت سے اسے دیکھا اور اس کے ہاتھوں کو جکڑا دوسرے نے اس کے نیلے پڑتے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔!!

اور پھر بازو اس کی گردن پر لے جاتے اس نے ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھتے گرفت سخت کی وہ پاؤں بری طرح چلانے لگی تھی وہ چھٹپٹا کر رہ گئی دو آنسو گرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

بے مول آنسو مزید بے مول ہو گے۔۔۔!! وہ آدمی اسے گھسیٹتے باہر لے جانے لگا تھا اس کی جارحانہ گرفت بڑھتی جا رہی تھی قلب کا سانس بند ہونے لگا اس کا دل ہوں تھا کہ ابھی پھٹ جائے گا اور دوسرے لمحے یوں تھا جیسے تھم سا گیا ہو۔۔۔!

م۔ماں"۔۔۔۔ایک سسکی اکھڑتی سانسوں کے درمیان"
خارج ہوئی ایک کرب زدہ سسکی ایک سکون بخش الفاظ
!!"ماں"۔۔۔۔۔

آنسو ٹوٹ کر گر گیا وہ پھر اس آنسو پر اس آدمی کے قدم جم گے
ہائے وہ بے مول سا آنسو مزید بے مول ہو گیا وہ سانس کی کمی اور
!!خوف کی وجہ سے ہوش و خرد سے بیگانہ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

!!یہ تو بے ہوش ہو گئی۔۔۔"
ایک آدمی اس کے نازک وجود کو دیکھتے پریشانی سے بولا۔۔۔۔۔

تو کیا ہوا ہوش تو آ ہی جائے گا اسے اور ہوش میں آنے پر زیادہ"
لطف دے گی یہ ہمیں پھر بیچ دے گے اسے"۔۔۔۔

دوسرا آدمی آنکھ دباتا بولا وہ انسان جو الفاظ بول رہا تھا یا شاید انسان کے روپ میں چھپا جانور کیوں کے انسان تو دوسروں کی عزتوں پر نظریں اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کرتے۔۔۔۔۔۔!!

وہ بے ہوش تھی اور ہوش میں آنے کے بعد اسے یہ اچھے سے سمجھ آنا تھا کہ اس کی ماں کیوں کہتی تھی "وہاں جانور ہے وہ تمھیں کھا جائے گے سالم نگل جائے گے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

ہاہاہاہاہاہا وہ انسان۔۔۔۔!! یا پھر یقیناً جانور۔۔۔۔!!



ہیوی بائیک زن سے گھر کے اندر داخل ہوئی تھی سپیڈ حد سے زیادہ تیز تھی یوں جیسے ہوا سے باتیں کر رہی ہو اس نے بائیک روکی ہیلمٹ اتارا کالی آنکھیں سرد تھی بال ہلکے گیلے ہونے کی وجہ سے ماتھے پر چپکے ہوئے تھے ہیلمٹ رکھتے اس کے قدم بڑے کروفر سے اندر کی جانب اٹھے اس نے بلیک جیکٹ اتاری اور کندھے پر ڈالی وائٹ ٹی شرٹ میں اس کے بازو کے مسلز واضع ہو رہے تھے گلے میں ایک لاکٹ جھول رہا تھا منہ میں ببل گم تھی جبکہ آنکھیں کالی آنکھیں مغروریت سے چمک رہی تھی !!۔۔۔۔

اتنی سردی میں بھی اسے شاید ٹھنڈ کی ذرا برابر پرواہ نہیں تھی اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی لیکن وہ طنزیہ تھی شاید وہ خوش تھا۔۔۔!!

وہ اندر داخل ہوا تو سامنے ہی بڑے سے لاؤنج میں دیکھتے اس کی آنکھیں پل بھر میں سرخ ہوئی اب وہاں وحشت سی تھی جیکٹ زمین بوس ہوئی اس نے تیزی اور غصے سے قدم آگے کو بڑھائے ۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہی ہو تم"۔۔۔؟؟"

اس کی آواز حد درجہ بلند اور دہشت سے بھرپور تھی کہ کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑی یمن وحید بری طرح سہم گئی تھی

لیکن پھر ہمت کرتے اس نے بازو فولڈ کیے وہ قدم قدم چلتی اس کی جانب جا رہی تھی جس سے اسے خوف اب بھی کہی نا کہیں محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

جب تم میرا گھر مجھ سے چھین لو گے تو تمھارے ہی گھر آؤں گی" نا میں"۔۔۔۔

آنکھیں اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں گاڑھے وہ ایک آئی آبرو اٹھا کر بولی تھی جاذب کمال نے سختی سے جبڑے بھینچے۔۔۔۔

آہاں۔۔۔!! بیوی بننے کا شوق ہے یا عزت لٹانے آئی" ہو"۔۔۔؟؟

اس کے تنے اعصاب مزید تن گے لب بھینچے اس نے اوپر کمرے کی طرف دیکھا جہاں اس کے چاچو تھے اس کا لہجہ دھیما ہوا مگر وہ لہجہ سرد تھا یمن کا چہرہ اس کی بات پر بری طرح سرخ ہوا۔۔۔۔

تمھاری بیوی بننے سے بہتر ہے میں قبر میں اتر جاؤں"۔۔۔!!"

دانت کچکاتے اس کی کالی آنکھیں کناروں سے سرخ ہوئی جاذب کمال دھیرے سے ہنسا سر پیچھے کو جھٹکا اس کی ادا کمال کی تھی جان !!لیوا۔۔۔۔

" تو پھر عزت لٹانے آئی ہو"۔۔۔۔!!آئی سی"

وہ اس کی جانب جھکتے بھاری لہجے میں بولا تھا اس کی آنکھوں میں چمک تھی ایک خاص چمک اور نظریں یمن وحید کی ناک میں پہنی

نوزپن پر اٹکی تھی یمن کی دھڑکنیں بے ساختہ بے ترتیب ہوئی تھی وہ لڑکھڑا کر ایک قدم پیچھے ہوئی جاذب کمال۔۔۔!! کمال !! کی کشش رکھتا تھا خود میں۔۔

!! تمھارے۔ تمھاری عزت افزائی کروانے آئی ہوں"۔۔۔" یمن کا لہجہ اٹک گیا اس کے قدموں کی بڑھتی چھاپ پر یمن وحید کے قدم پیچھے کو اٹھنے لگے تھے دل جیسے ساکت ہونے لگا اسے افسوس ہوا وہ کیوں پروفیسر کمال سے ان کے بھتیجے کی شکایت کرنے رات کے اس پہر آئی تھی۔۔۔۔؟؟

آہاں۔۔۔!! پھر عزت افزائی والا کام کر لیتا ہوں" پہلے "۔۔۔

اس کے لبوں پر مسکراہٹ گہری سے گہری ترین ہوئی آنکھیں خمار سے بہکی ببل گم چباتے اس نے آبرو آچکا کر مقابل نازک لڑکی کو مزید خوف میں مبتلا کیا تھا۔۔۔

تم گ۔ گھٹیا انسان کیا سمجھتے ہو میں باقی لڑکیوں کی طرح ڈر" جاؤں گی"۔۔۔۔

اس کے قدم خود کے نزدیک پہنچتے دیکھ وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولی تھی آواز حلق میں اٹک گئی دل کیا وہ چیخ کر پروفیسر کو یہاں بلا لے لیکن آواز سامنے کھڑے شخص کے تاثرات نے آواز کو کہی دور سلا دیا تھا۔۔۔!!

آہاں۔۔۔!! باقی لڑکیوں کو زیر کرنے میں کیا مزہ مجھے لگتا"
ہے تمھیں زیر کرتے ہوئے مجھے مزہ آئے گا"۔۔۔!! اور گھٹیا
۔۔۔۔!! تم جاذب کمال کو نہیں جانتی یمن وحید ورنہ تم شاید اس
!! سے برے الفاظ بولتی۔۔۔۔

وہ مزید دو قدم آگے کو بڑھا کہ یمن پیچھے ہوتی صوفے پر گرنے
والی ہوئی تھی جب مقابل نے تیزی سے اس کی کمر میں ہاتھ
ڈالے اسے اپنی جانب کھینچا ایک بلند چیخ کے ساتھ وہ اس کے
سینے سے ٹکرائی اس نازک ہاتھ اس کے کندھے پر جا ٹھہرا تھا
!!۔۔۔۔۔

مجھے تھپڑ مارنے کے بعد یہاں آکر بہت بڑا نقصان کیا ہے خود کا"
!! تم نے مس غریب"۔۔۔۔

کمر پر گرفت سخت کرتے وہ درشتگی بھرے لہجے میں بولی تھی
!!یمن کی سانس اٹکی اس کا دل کیا وہ زور سے چلائے۔۔۔۔

ہیلپ پلیز"۔۔۔۔!!اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ تیزی"
سے چلائی تھی دل خوف کے مارے تیزی سے دھڑک رہا تھا اس
کی بلند آواز پر سیکنڈ فلور کے ایک کمرے کا دروازہ اوپن ہوا تھا
پروفیسر کمال آگے بڑھتے ریکنگ کے پاس کھڑے ان دونوں کو
!!حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اگر ایک لفظ بھی غلط تمھارے ان خوبصورت لبوں سے ادا ہوا تو"
یاد رکھنا تمھاری ایک عدد ماں اور چھوٹی بہن کسی کی دوکان پر بیٹھی
!!اپنی بیٹی کا انتظار کر رہی ہے"۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کو بے دردی سے اپنے کندھے سے ہٹاتے اس نے مظبوطی سے اس کا ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھ میں جکڑ کر دباڈالا تھا کہ یمن کی آنکھوں میں پانی جمع ہوا درد سے انگلیاں چٹختی محسوس ہوئی جبکہ مقابل شخص یوں تھا جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو۔۔۔۔!

"یمن یہاں کیا کر رہی ہو آپ اور چینخی کیوں آپ"۔۔۔؟؟"

پروفیسر کمال نے ماتھے ہر بل ڈالے جاذب کے بعد یمن کو دیکھا جو نظریں اٹھائے انہیں دیکھ رہی تھی جبکہ جاذب کمال کی گرفت سے اپنا سرخ ہوتا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی

۔۔۔۔

چاچواسائمنٹ کاپوچھنے آئی تھی مجھ سے اور۔۔۔!!غلط جگہ"
جانے والی تھی راستہ میں ہی گر گئی تو منہ سے سسکی نکل گئی
"۔۔۔۔

اس نے پہلی بات پر وفیسر کمال کو دیکھتے کی جبکہ دوسری بات پر
اس کی آنکھوں میں واضع طنز تھااور نظریں یمن وحید پر تھی یمن
!!نے بامشکل سسکی روکی تھی۔۔۔۔

ہمم گھر چھوڑ آؤاسے"۔۔۔۔"
پروفیسر کمال نے اسے دیکھتے کہااور اندر چلے گے جبکہ ان کے
جاتے ہی جاذب کمال نے یمن کا بازو سختی سے دبوچا تھا کہ اس کی
!!سلاخی انگلیاں یمن کی بازومین بری طرح دھنسی تھی۔۔۔۔

وہ اسے گھسیٹتے ہوئے دروازے تک لایا تھا اور سختی سے اسے دھکا دیتے باہر پٹخا۔ کہ یمن لہرا کر گرتے گرتے بچی۔۔۔۔۔۔!!

"مجھ تک پہنچنے کی کوشش مت کرو یمن وحید ورنہ تمھیں مجھ سے خوف آئے گا"۔۔۔۔!!

اس کا لہجہ ٹھنڈا ٹھار تھا باہر سے آتی تیز ہوا نے یمن وحید کے اعصابوں کو بری طرح جھنجھوڑا تھا یا پھر جاذب کمال کے لفظوں نے کہنا مشکل تھا۔۔۔۔!!

"جاذب کمال سے الجھو گی ساری زندگی خود کو سلجھا نہیں پاؤ گی تم"۔۔۔۔

شعلہ بار نظریں اس کے وجود پر ٹکائے وہ جبڑے بھینچے دبی آواز میں غرایا۔۔۔۔

گیٹ لاسٹ ناؤ"۔۔۔۔!!اس کے منہ پر دروازہ بند کرتے" اس کا لہجہ استہزاء ہوا تھا یمن کئی لمحے وہی کھڑی رہی تھی وہ تو یہاں اس کی شکایت کرنے آئی تھی بس دو منٹ پہلے پہنچی تھی وہ وہاں اور ساتھ ہی جاذب کمال نے آتے اسے کس قدر تکلیف سے دوچار کیا تھا اس کے سنگین الفاظ۔۔۔!! جاذب کمال بہت !! سخت الفاظ بولتا تھا بہت سخت۔۔۔۔



اندھیرے کمرے میں دیوار کے ساتھ لگے وہ معصوم لڑکی سسک رہی تھی اس نے بے دردی سے اپنے گرد بازو باندھے تھے جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا دل خوف کے پیش نظر تیزی سے دھڑک رہا تھا جب دروازہ کھلا تو وہ مزید خود میں سمٹ گئی۔۔۔!!

کمرے میں اچانک تیز روشنی پھیل گئی وہ بری طرح رودی تھی جب اسے ہوش آیا تھا وہ اس کمرے میں تھی اس نے وہاں سے نکلنا چاہا وہاں سے بھاگ کر ماں باپ کے پاس جانا چاہا لیکن کوئی راستہ نا ملتے دیکھ وہ دیوار کے ساتھ بیٹھی اونچی آواز میں رونے لگی تھی۔۔۔۔!!

اور پھر آہستہ آہستہ اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی اس نے سر گھٹنوں سے نکال کر دیکھا دو آدمی تھے جو خباثت سے ہنستے ہوئے اندر داخل ہوئے تھے انہوں نے دھیرے سے دروازہ بند کیا !! قلب کو یوں لگا جیسے سانس تھم گیا ہو۔۔۔۔۔

!! اے لڑکی ادھر آ"۔۔۔"

ان میں سے ایک آدمی تیز آواز میں بولا قلب نے ہچکیاں لیتے وجود کے ساتھ سختی سے آنکھیں میچے نفی میں سر ہلایا تھا اس آدمی کے ماتھے پر بلوں کا جال بکھر گیا وہ تیز قدم اٹھاتا قلب کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

!! تجھے سنائی نہیں دیتا ایک بار میں"۔۔۔"

اس کے بال کھینچتے اس آدمی نے قلب کو دیوار کے ساتھ سے اوپر اٹھایا کے بال کھینچے جانے پر قلب کی چیخ کمرے میں گونجی اس کی سرخ آنکھوں میں پانی جمع ہوتا بہنے لگا تھا۔۔۔۔

ن۔ نہیں کرے د۔ درد ہو رہا ہے "۔۔۔"

بامشکل نازک لبوں سے لفظ ادا ہوئے اس کے چہرے کا برا حال تھا جگہ جگہ انگلیوں کے سرخ نشان تھے ہونٹ کے کنارے خون جما ہوا تھا اس کے سرخ گال مزید انگارہ ہوئے پڑے تھے

!!۔۔۔

یہ لے مزے کر "۔۔۔"

اس آدمی نے جھٹکے سے بالوں سے کھینچ کر اسے دوسرے آدمی کی طرف پھینکا تھا قلب لہرا کر اس کی باہوں میں گری تھی اس نے اس نے مچلتے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی تھی جب اس آدمی نے اس کا چہرہ دبوچا جبکہ دوسرے آدمی نے اس کے وجود پر پہنا گرم کوٹ اتار پھینکا تھا اب اس کے نازک وجود پر گرے لوز شرٹ وائٹ پینٹ تھی سر سے کیپ پہلے ہی اتار دی گئی تھی

ہاہاہاہاہا پتہ نہیں اس بڈھے کو اس سے کیا مسلہ ہوا جو اسے ہمارے حوالے کر دیا اور نجانے کہاں کہاں تک جائے گی یہ چڑیا"

وہ آدمی بہکتے ہوئے ہنسا اس نے گرفت قلب کے چہرے پر سخت کی قلب نے سر نفی میں ہلاتے اپنے دونوں بازو اس کی کہنی پر مارے تھے کہ وہ بلبلا کر پیچھے ہوا قلب وہاں سے پلٹتے لڑکھڑاتے ہوئے آگے بڑھی جب دوسرے آدمی نے اس کی شرٹ کھینچی جو بازو سے چاک ہوئی تھی قلب کی ہچکی کمرے میں گونجی تھی اس نے شدید خوف سے پلٹ کر دیکھا پھر اپنی بازو کو دیکھا وہاں ناخنوں کے نشان بری طرح آئے تھے۔۔۔۔!!

وہ انسان تھے اور قلب کو لگا جیسے کسی جانور نے اسے نوچا ہو آنسو آنکھوں سے ہوتے گالوں پر بہہ نکلے جب دوسرے آدمی نے تیزی سے اس کے آگے پاؤں کرتے اسے نیچے گرایا تھا کہ وہ بلند آواز میں چیخی۔۔

بہت اڑ رہی ہے یہ "۔۔۔۔"

پہلا آدمی حقارت سے بولا تھا اس نے تیزی سے اس کے پاؤں پکڑتے وہاں ناخن گاڑھے تھے یوں لگا جیسے وہ دو جانور اسے نوچ کھائے گے دوسرے آدمی کے قلب کی گردن پر تھے جہاں گہرے سرخ نشان پڑ رہے تھے جو کچھ ناخنوں کے اور کچھ انگلیوں کے تھے قلب سسک پڑی تھی وہ ننھی سی جان سسک پڑی ۔۔۔۔!!

جب اچانک دروازہ کھلا دونوں نے دیکھا وہاں تیسرا آدمی کھڑا تھا ۔۔۔۔

میری بات ہو گئی ہے اس انگریز سے اس لڑکی کا اچھا دام لگا ہے"
لیکن اسے یہ صیح سلامت چاہیے ان چھوئی دور ہٹ جاؤ"۔۔۔۔
تیسرا آدمی سختی سے بولا تو دونوں آدمی بدمزہ ہوتے دور ہوئے
تھے انہوں نے قلب کے وجود کو ٹھوکر رسید کی۔۔۔۔۔

اسے پکڑ تیار کرو اور نکال اسے ادھر سے"۔۔۔"
تیسرا آدمی پھر بولا تھا دونوں نے اثبات میں سر ہلایا قلب کے
چہرے پر ہاتھ جمائے اس کی سسکیوں کا گلہ گھونٹا اور اسے پھر سے
گھسیٹتے ہوئے باہر لے گے تھے۔۔۔۔

وہ اسے بیچنے والے تھے اور اب نجانے وہ کس کے ہاتھ لگنے والی
تھی وہ برف پر راج کرنے والی برف کی شہزادی نیلام ہونے والی

تھی کیا۔۔۔؟؟کیا معصومیت آج کی دنیا میں گناہ تھی۔۔۔۔؟؟

!!شاید ہاں۔۔۔

💖💖💖

اس کا ہاتھ دروازے کی ڈور بیل تک گیا تھا پھر واپس پلٹ گیا

رات کے آٹھ بج رہے تھے اس کے دائیں جانب اس کی بیمار ماں

تھی اور بائیں جانب چھوٹی بہن کندھے پر ایک پرانا بیگ اور پاؤں

میں ٹوٹی سی نازک جوتی اس نے آسمان کو ایک مرتبہ پھر سے

!!دیکھا آسمان وسیع تھا کبھی کبھی کھلا آسمان اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔

وہ ہمیں بہت پست ہونے کا احساس دلاتا ہے جیسے ہم کچھ بھی نا ہو

!!۔۔۔

اس نے ڈور بیل بجادی تھی گہری سانس لی اسے بس ایک منت انتظار کرنا پڑا تھا گھر کا چوکیدار فورا دروازہ کھولے نمودار ہوا تھا !!۔۔۔۔

ثمرین کو بلادے اسے بولے یمن آئی ہے "۔۔۔۔"
لہجہ مظبوط رکھتے وہ مدھم آواز میں بولی چوکیدار نے اس اور پھر ایک نظر اس کے پیچھے کھڑی اس کی ماں اور بہن کو دیکھا وہ سر ہلاتا اندر چلا گیا تھا!!۔۔۔۔

پانچ منٹ گزر گے یمن وحید کا دل کیا واپس چلی جائے کسی کے دروازے پر پناہ مانگنے جانا ہر کسی کے لیے آسان نہیں ہوتا خاص کر اس جیسی خوددار لڑکی کے لیے!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یمن تم یہاں"۔۔۔؟؟ ثمرین کی آواز نے اسے سوچوں سے"
باہر نکالا تھا وہ اسے دیکھ تلخی سے مسکرائی ایک مدھم مسکراہٹ
کیا میں اندر آجاؤں"۔۔۔۔؟؟ ثمرین کے حیرت بھرے"
چہرے کو دیکھتے اس نے پھر پلٹ کر ماں کے بیمار چہرے کو دیکھا
۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں آؤ"۔۔۔ سر پر ہاتھ مارتے ثمرین سائیڈ پر ہوئی"
تھی یمن وحید نے گیٹ عبور کیا اس نے ایک نظر ثمرین کے گھر
کو دیکھا وہ بڑا گھر تھا اور یمن وحید کو وہ پسند تھا وہ فقط ایک بار اس
گھر میں آئی تھی لیکن۔۔۔۔!! ہر پسندیدہ چیز نصیب میں یہ تو
کہی نہیں لکھا۔۔

" ثمرین۔۔۔!!وہ"

اس کے الفاظ منہ میں ہی کہی گھم ہو گے تھے اس نے سر جھکٹا پھر بیمار ماں کو دیکھا ہم اپنوں کے لیے آخری حد تک بھی چلے جاتے ہیں وہاں بھی جہاں جانا ہمیں زہر لگتا ہو۔۔۔

کیا ہوا یمن "اس کا ہاتھ ہاتھوں میں لیتے ثمرین اس کے ہاتھوں" پر دباؤ دیتے بولی اس کے لہجے میں پریشانی صاف تھی اور نظریں اس کے پیچھے کھڑی اس کی ماں اور بہن پر تھی۔۔۔۔

ہم لوگ کیا آج رات تمھارے گھر گزار سکتے ہیں وہ"

!!دراصل۔۔۔۔

اس نے سوکھے پڑتے لبوں پر زبان پھیرتے بڑی مشکل سے آدھا جملہ مکمل کیا جب ثمرین نے اس کی بات کاٹی

"بس کرو یار چلو اندر حکم کیا کرو تم!!۔۔۔"

اس کا ہاتھ پکڑتے وہ اندر کی جانب بڑھی یمن وحید نے اپنے ہاتھ پر اس کی گرفت اور پھر ثمرین کی پشت کو دیکھا اس نے بے ساختہ آسمان کو دیکھا!!۔۔۔

اور پھر اللہ مشکل کے وقت اپنے بندے کو اکیلا تو نہیں چھوڑتا وہ کوئی نا کوئی وسیلہ بنا دیتا ہے اور یمن وحید کا وسیلہ ثمرین تھی اس کی واحد دوست اور شاید بہترین دوست بھی۔۔۔۔

میں اسائمنٹ بنا رہی تھی ماریہ نے ہالف کر دی ہے تم نے بنالی"
کیا"۔۔۔؟؟

گھر کے لاؤنج میں داخل ہوتے وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی یمن نے چونک کر نفی میں سر ہلایا تو ثمرین نے ماتھے پر بل ڈالے
۔۔۔

بھائی یہ میری دوست ہے اور کچھ دنوں کے لیے ہمارے ساتھ" رہے گی یہ آنٹی ہے اور یہ چھوٹی رحمت"۔۔۔

صوفے پر بیٹھے شخص کو دیکھتے ثمرین خوشی سے بولی جس نے ایک نظر یمن وحید پر ڈالی اور دوسری اس کی ماں اور بہن پر پھر نظریں پھیر گیا۔۔۔

ہمم"۔۔۔"

ہنکارا بھرتے وہ صوفے سے اٹھا اور قدم اندر کی جانب لے گیا یمن نے اس کی چوڑی پشت کو غائب ہوتے دیکھا۔۔۔

نبیلہ کھانا لگا دو یار"۔۔۔"

ثمرین نے وہی سے کھڑے ہوتے میڈ کو آواز دی تھی وہ یمن کو دیکھتے مسکرائی یمن وحید کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں تھی وہ سپاٹ چہرہ تھا وہ بہت کم اپنے جذبات ظاہر کرتی تھی لیکن پچھلے کچھ دنوں میں اس ایک شخص نے اس کے ہر جذبات ہر کسی کو شو کروائے تھے یمن نے نفرت سے سر جھٹکا۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے میرے پاس چیزیں ہے مجھے کوئی خالی "
کمرہ بتادو میں اسائمنٹ کرلوں اس دفعہ کے مارک بہت ضروری
" ہے میرے لیے اور ہاں۔۔۔!! شکریہ
وہ تیزی سے بولی ساتھ کندھے پر لٹکے بیگ کو چیک کیا تھا
شرمندگی دور کرنے کو شاید پھر ثمرین کی طرف دیکھتے دھیما سا
مسکرا کر شکریہ بولا تو ثمرین نے ایک زوردار دھپ اس کے
کندھے پر رسید کی اور پھر دانت نکالے۔۔۔۔۔

وہ اوپر سے لفٹ لو"۔۔۔۔"
ثمرین نے ہاتھ کے اشارے سے اسے کہا اسے آنکھیں دیکھاتے
وہ اوپر کی جانب چل دی جبکہ ثمرین اس کی ماں اور رحمت کو لیے
آگے کی جانب بڑھ گئی تھی یمن وحید نے کڑوا سا منہ بنا کر

جاذب کمال کو سوچا تھا اس نے شخص نے ہر ملاقات میں اسے اپنی بے حسی کا ثبوت دیا تھا اور اب وہ بے حس شخص اس کا ساتھی تھا بے شک اسائمنٹ میں ہی صیح لیکن وہ اس کے ساتھ کچھ پل کے لیے جڑا تھا یمن نے نفرت سے اسے سوچا اب ساری اسائمنٹ اسے خود بنانی تھی وہ سوچتے ہوئے اوپر کی جانب جا رہی تھی



میں کیا سن رہا ہوں یہ اعوان"۔۔۔؟ "

شیر از صاحب نے اسے گھورتے دو ٹوک انداز میں سوال کیا تھا لاؤنج میں اس وقت چار افراد موجود تھے اعوان خان کے ماں شائلہ بیگم اس کے ڈیڈ شیر از خان اور اس کے چاچو زویار بیٹھے

تھے جبکہ وہ ان تینوں کے سامنے کھڑا تھا نظریں دیوار پر کسی غیر مری نقطے پر ٹکی تھی اس کے ڈیڈ کچھ دیر پہلے ہی بزنس ٹریپ سے گھر لوٹے تھے اور آتے ہی شائلہ بیگم نے اعوان کے ہیر سے نکاح سے انکار کا انہیں بتا دیا تھا جس پر اعوان خان کسی مجرم کی طرح ان کے سامنے پیش تھا۔۔۔۔۔

"وہی جو سچ ہے ڈیڈ۔۔۔"

وہ لب بھینچے سنجیدگی سے بولا اس کی نظریں اب بھی دیوار پر تھی جبکہ کچھ فاصلے پر پلر کے پاس کھڑی لڑکی اس کی اس قدر ہٹ دھرمی اور سختی کے زیر اثر خوف سے سہمی کھڑی تھی۔۔۔۔

تمھارا نکاح صرف ہیر سے ہو گا۔۔۔!! باقی کوئی بھی لڑکی "
ہے تو اس کا خیال دل سے نکال دو ورنہ ہمارا خیال دل سے نکال دو
"۔۔۔

شیر از صاحب نے گویا اسے دھمکی دی تھی وہ کس قدر سخت اور ضدی تھا شیر از صاحب اچھے سے جانتے تھے تبھی بغیر کسی مزید بات کے انہوں نے اسے دھمکی دے ڈالی تھی جس پر اعوان خان نے سرخ ہوتی نظریں ان پر ڈالی اس سب میں زویار صاحب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

میں ہر گز اس چھوٹی بچی سے نکاح نہیں کروں گا اور میں کسی کو"
بھی بھولنے والا نہیں ہوں ہاں اگر آپ لوگوں نے زبردستی کرنی
!! ہے تو چلے نکاح کے بعد اسے بیوہ کرتے ہے"۔۔۔۔

وہ لب بھینچے سخت درشت لہجے میں بولا تھا اس کے لفظوں سے انگارے سے ٹپک رہے تھے ہیر نے شکوہ بھری نظر سے از شخص !! کو دیکھا وہ واقع سخت دل انسان تھا۔۔۔۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے بیوہ ہونے کا اور نا آپ کی دلہن بن کر" روز بیٹھ کر رونے کا"۔۔۔۔

پلر سے نکلتے وہ ہمت کرتے آگے بڑھتے اپنی سمجھ کے مطابق لفظوں کو استعمال کرتے بولی اعوان خان نے ایک سخت غصیلی نظر اس پر ڈالی کہ وہ جہاں تھی وہی سہم کر کھڑی ہوئی تھی !!۔۔۔۔

!! اس کا پہلے والا روایہ ہیر زویار ہر گز نہیں بھولی تھی۔۔۔

تمھارے لیے یہی بہتر ہے چھوٹی بچی"۔۔۔"

وہ استہزاء نظر اس کے سراپے پر ڈالتے بولا تھا ہیر نے سخت نظروں سے اسے گھورا جو ہر بات پر اسے چھوٹی بچی بول رہا تھا

!!۔۔۔۔۔

آپ مجھے مت بتائے انکل اعوان میرے لیے کیا بہتر ہے کیا"

نہیں مجھے پتہ ہے خود ہی"۔۔۔۔۔

اس کے مقابل کھڑے ہوتے وہ سر اٹھائے اس کی گرے کرسٹل آنکھوں میں موجود سختی کو نظر انداز کیے بولی تھی اعوان خان اس کے لبوں سے نکلنے والے "انکل" لفظ پر اٹک گیا غصے سے اس کا چہرہ تن سا گیا تھا۔۔۔

شٹ اپ "۔۔۔۔"

وہ درشتگی سے بغیر کسی کی پرواہ کیے چلایا تھا ہیر نے خوف سے آنکھیں میچی غصے کی شدید لہر اس کے وجود میں اٹھی وہ ہمیشہ اسے ڈرا کیوں دیتا تھا۔۔۔؟؟

دفع ہو جاؤ یہاں سے "۔۔۔۔"

وہ ایک چار پھر سے دھاڑا تھا کہ ہیر خوف کے مارے دو قدم پیچھے ہوئی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے تھے۔۔۔لب بھینچے !!اس نے آنکھیں اس پتھر دل شخص پر گڑھا دی۔۔۔۔

آپ ہمارے گھر آئے ہے میں آپ کے گھر نہیں آئی آپ دفع" ہو جائے یہاں سے مجھے بھی آپ سے کوئی شادی نہیں کرنی سنا آپ نے"۔۔۔۔

وہ غصے سے چلائی تھی وہ باہر کو بھاگی اعوان خان نے میٹھیاں سختی سے بھینچی تھی شیر از صاحب اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے !!۔۔۔۔

اعوان تمھارا نکاح پرسوں ہی ہیر سے ہو گا نہیں تو پرسوں" میرے جنازے کو کندھا دے دینا"۔۔۔۔۔

شیر از صاحب اسے گھورتے ہوئے وہاں سے چلے گے جبکہ وہ ان کی پشت کو دیکھتا رہ گیا وہ خاموش تھی غصے اور نفرت کی شدید لہر اس کے جسم میں اٹھی اسے اس لڑکی پر حد درجہ غصہ آیا تھا جس

کی وجہ سے اس کے ڈیڈ اسے ایسے بول رہی تھی وہ چھوٹی لڑکی اس کی جان کا عذاب بن گئی تھی۔۔۔۔!!

وہ غصے سے ٹیبل کو ٹھوکر مارتے باہر نکلا تھا اگر ہیر زویار اس کے سامنے ہوتی تو یقیناً وہ اسے جان سے مار دیتا۔۔۔۔!!

گاڑی لیے وہ جبڑے بھینچے گھر سے باہر نکل گیا تھا اپنی منزل کی طرف اپنے دل کی طرف۔۔۔۔!!



سرخ آنکھیں بامشکل اس نے کھولی تھی دماغ بری طرح چکرا گیا تھا اس نے زمین پر ہاتھ رکھا تو ایک سسکی اس کے لبوں سے آزاد ہوئی پوری آنکھیں بامشکل کھولتے اس نے ہاتھ کو دیکھا جہاں !! خراشیں تھی جن سے خون رس رہا تھا۔۔۔

اسے اپنی گردن اور ٹانگوں پر جلن کا احساس ہوا تھا یکدم اس معصوم لڑکی کے ذہن میں ہر چیز واضع ہونے لگی تھی وہ لوگ اسے کہی لے جانے کو بول رہے تھے اس نے جلدی سے سر گھوماتے ارد گرد دیکھا وہ ایک خوبصورت سا کمرہ تھا یوں جیسے کسی ہوٹل کا روم ہو۔۔۔

پھر ڈھیلی سی شرٹ کندھے سے کھسکائی وہاں خراشیں تھی جن سے خون رس رہا تھا قلب نے آنکھیں میچی اس نے کبھی اتنا کچھ

نہیں سہا تھا اسے تو پتہ بھی نہیں تھا ایسے انسان بھی اس دنیا میں پائے جاتے ہیں۔۔۔۔؟؟

وہ برف کی شہزادی اپنی ریاست سے نکلی تو ظالم دنیا میں پہنچ گئی تھی پہلے ہی قدم پر وہ گر گئی تھی وہ بامشکل اٹھی تھی ہونٹوں کے کنارے پر انگلی رکھی تو زخم کا احساس ہوا بکھرے بال۔۔۔۔

وہ آہستہ سے چلتے وہاں رکھے ڈریسنگ مرر کے سامنے گئی تھی اس نے کالی آنکھیں اٹھا کر مرر میں دیکھا ایک خوف کی تیز لہر اس کے جسم میں دوڑی وہ ایک قدم پیچھے ہوئی قلب نے غور سے دیکھا وہ سامنے نظر آتی لڑکی وہ خود تھی۔۔۔!!

وہ قلب تھی اور وہ خود سے ہی ڈر گئی تھی اس کی آنکھ سے آنسو بہا کیا وہ اس جہنم میں دھکیل دی گئی تھی اب وہاں کون آتا اسے بچانے۔۔۔!! اور جہنم میں تو فرشتے بھی نہیں آتے۔۔۔

اچانک دروازہ کھلا تھا اس نے خوف سے چونک کر پیچھے دیکھا وہاں ایک لڑکا کھڑا تھا وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی لیکن وہ خوف زدہ ضرور ہوئی تھی۔۔۔

اس الماری میں ڈریس پڑا ہے وہ پہن اور باہر آ تجھے بوس بلا رہے ہے" !!ہے"۔۔۔۔

وہ اردو میں بولا تبھی قلب اسے سمجھ پائی تھی اس نے ہنکارا بھرا لیکن غم وخوف اتنا تھا کہ ہچکی منہ سے نکلی اس نے نفی میں سر ہلایا تو لڑکے نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا۔۔۔۔

تجھ سے زبردستی کا موڈ نہیں ہے تجھے جو بچ کر گے ہے احتیاط" کے طور پر انہوں نے کہا تھا تو آرام سے نہیں مانے گی کیا زبردستی کروں"۔۔۔۔؟؟

اس کی جانب ایک قدم بڑھاتے وہ پچیس سالہ لڑکا آئی برو آچکا کر بے شرمی سے بولا تھا قلب نے پیچھے کو قدم لیا ٹانگیں بری طرح کانپ اٹھی تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ کہاں ہے لیکن وہ جگہ خوبصورت ہونے کے باوجود بھی کسی آگ سے کم نہیں تھی جس میں وہ جھونکی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ہ۔ ہم پ۔ پہنتے ہے "۔۔۔اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ وہ" خوف سے تر آواز میں بولی اس میں اتنی ہمت باقی نہیں تھی کہ وہ اب اس لڑکے سے بچ سکے وہ استہزاء ہنسا اور پلٹ گیا۔۔۔

س۔ سنیے "۔۔۔اسے جاتے دیکھ وہ مدھم آواز میں بولی تھی" آنسو گالوں پر پھسل گے لڑکا پلٹا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا ۔۔۔

" ہ۔ ہم کہاں ہے۔۔۔؟؟"

لب کاٹتے وہ پھر سے سسکی وہ بھول گئی تھی شاید اپنے جسم پر لگے زخموں کو وہ کتنی نادان تھی۔۔۔

" البرٹا کے ہوٹل ڈیزائن میں "

وہ بے زاری سے بولا اور باہر نکل گیا قلب کا ذہن الجھا وہ کہاں تھی وہ سمجھ نہیں پائی تھی ہاں لیکن وہ گھر سے بہت دور تھی۔۔۔

کانپتے وجود کے ساتھ وہ آگے بڑھی الماری کھولی تو وہاں ایک ہی ڈریس تھی بلیک کلر کی اس نے جلتے ہاتھ سے اسے نکالا زخموں پر جلن شدید تھی وہ بلیک شاٹ سا ڈریس تھا جس کے اوپر ایک وائٹ چھوٹی جیکٹ تھی اس کے بلکل ساتھ لانگ بلیک شوز تھے قلب نے دنگ نظروں سے اس ڈریس کو دیکھا ڈریس چھوٹ کر اس کے ہاتھوں سے زمین پر گرا اس نے کبھی زندگی میں ایسے

کپڑے پہنے ہی نہیں تھے اسے ایسے کپڑوں کو کوئی علم نہیں تھا اس نے اپنے قدموں میں پڑے کپڑے کو دیکھا۔۔۔۔

پھر پیچھے مڑ کر دروازے کو دیکھا دل کیا وہاں سے بھاگ جائے قدم بخود دروازے کی طرف اٹھے اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا جب اسے لگا اس کا سانس وہی اٹک گیا ہو۔۔۔۔

وہ لڑکا سامنے ہی کھڑا تھا قلب ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی جب اس لڑکے نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

بھاگنے والی تھی۔۔!!اس نے آگے بڑھتے بے دردی سے" قلب کے بال دبوچے تھے قلب کے لبوں سے سسکی نکلی اس

نے ہاتھ بڑھاتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا جب اس نے لڑکے نے اسے جھٹکا دیتے اس کا بازو دبوچا اسے کمرے سے باہر لے جاتے ایک کمرے میں پٹخا قلب گرتے گرتے بچی تھی بالوں میں شدت سے تکلیف ہوئی اس نے سسکی بھرتے دیکھا وہاں اور بھی پانچ لڑکیاں تھی اور اسے ملا کے چھے ہو گئی تھی وہ سب خاموشی سے کھڑی تھی لیکن ان سب کی آنکھیں ویران تھی

بھاگی تو ٹانگیں توڑ دوں گا"۔۔۔"

اس لڑکے نے انگلی اٹھاتے اسے سخت لہجے میں کہا کہ قلب ڈر کر پیچھے ہوئی تھی وہ بلکل دیوار کے ساتھ لگ گئی وہ کمرا دیکھا جہاں ایک درمیانے سائز کا میز تھا اس پر دو کرسیاں ایک طرف اور دو

ایک طرف تھی باقی پورا کمرہ دوسرے کمرے جیسا ہی تھا اس نے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھا جو خاموشی سے کھڑی تھی پھر ان لڑکیوں کے کپڑوں کو ان کے کپڑے عجیب تھے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے اسے یہی لگا۔۔۔۔!!

بوس آگے یہ پہنو"۔۔۔۔"

اس لڑکے نے کچھ کپڑے میز پر پٹخنے کے انداز میں رکھے ان سب لڑکیوں نے آگے بڑھ کر انہیں اٹھایا جب قلب نے بھی ایک کالا ریشمی کپڑا اٹھایا نا سمجھی سے اس نے نظریں گھماتے ان لڑکیوں کو دیکھا جو کپڑے کو اپنے منہ پر نقاب کی طرح پہن رہی تھی جن سے ان کی آنکھیں واضع ہو رہی تھی اس نے بلکل ویسا کیا جیسے ان لڑکیوں نے کیا تھا۔۔۔۔

جب دروازہ کھلا اور سوٹ بوٹ میں ایک آدمی اندر داخل ہوا تھا اس نے دیکھا اس آدمی کے ساتھ ان تینوں آدمیوں میں سے بھی ایک آدمی تھا جنہوں نے اسے اتنے شدید زخم دیے تھے جیسے کوئی جانور دیتا ہے اتنی شدید خراشیں تھی کہ قلب کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بہے۔۔۔

وہ دونوں ایک طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔۔

تیار ہے سب کچھ "۔۔۔؟؟ان میں سے ایک آدمی نے انگلش" میں پوچھا تو از پچیس سالہ لڑکے نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

بس کچھ دیر تک بوس آجائے گا دھیان سے اس نے سب کو منع "
کر دیا ہے کوئی دھندا نہیں کرے گا اپنا"۔۔۔
اس لڑکے نے تفصیل دی جس پر اس آدمی نے اسے گھورا جس پر
وہ خاموش ہوا تھا۔۔۔۔۔

قلب کی مدھم مدھم ہچکیاں کمرے میں گونج رہی تھی خوف
سے آنکھیں پھیلی ہوئی تھی وہ تینوں آدمی وہاں سے چلے گے اب
وہاں ان لڑکیوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔



وہ ائیر پورٹ سے باہر نکلا تھا جہاں ایک قطار میں کالی گاڑیاں اسی کے انتظار میں کھڑی تھی اس کی سرد نیلی آنکھوں پر مہنگا چشمہ تھا وہ پہلی سے دوسری گاڑی میں بیٹھا اور گاڑیاں بڑی شان سے البرٹا کی سڑکوں پر چلنے لگی تھی یوں قطار در قطار چلتی گاڑیاں آنکھوں کو مسمرائز کرتی تھی۔۔۔۔۔

تو وہ ہمارے ساتھ ڈیل کرے گا۔۔۔"؟؟؟"

سگریٹ سلگاتے اس نے دھواں ہوا میں چھوڑا فیضی نے ناک چڑھائی یہ وہ واحد کام تھا جو فیضی نہیں کرتا تھا۔۔۔!!

اس کے مطابق وہ بھری جوانی میں سگریٹ نوشی سے بھرنا نہیں چاہتا تھا جب تک کے اس کے بارہ تیرہ بچے نا ہو جاتے۔۔۔۔۔!

ہاں۔۔۔!! پتہ نہیں اسے اتنی ہمت اچانک کس نے دی بوس"

"۔۔۔۔

فیضی موبائل چیک کرتے بولا وہ طنزیہ ہنسا تھا سگریٹ میٹھی میں مسل ڈالی اس کی آنکھیں سرد ہوئی تھی۔۔۔۔

البرٹا میں موجود سارے آدمیوں کو نکال دو سوائے ظفر کے """

۔۔۔۔

وہ سنجیدہ آواز میں بولا فیضی نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا

۔۔۔

اور ایک قبر تیار کرواؤ سپیشل وی آئی پی"۔۔"

اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا تھا فیضی کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی اس نے اسیل ایڈم کو دیکھا ۔۔۔۔۔!! وہ بلا کا خوبصورت تھا لیکن اس کی باتیں کسی کا بھی دماغ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں گھوما سکتی تھیں۔۔۔۔

ڈینئیل کو میری طرف سے ایک کالے تازہ گلابوں کا ایک بُکا" گفٹ کرو"۔۔۔۔

اس نے اپنی بات مکمل کی تھی گاڑی رکی جلدی سے گارڈ نے گاڑی سے اترتے دروازہ کھولا اور وہ بڑے کروفر سے گاڑی سے باہر نکلا تھا فیضی نے اس کی پشت کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

فیضی نے ڈینئیل کو سوچا ڈینئیل بھی اس ڈارک ورلڈ کا حصہ تھا باقی لوگوں کی طرح اسے بھی اسیل ایڈم پسند نہیں تھی اور اس کے منع کرنے کے باوجود بھی وہ اپنے آدمیوں کے ذریعے اپنے کام سرانجام دے رہا تھا شاید البرٹا کے آدمیوں نے اسے ڈینیل کے بارے میں کوئی انفارمیشن نہیں دی تھی تبھی اسیل ایڈم نے انہیں نکالنے کو کہا تھا سوائے ظفر کے جو اسیل ایڈم کا خاص آدمی اور البرٹا کے ہر کام پر نظر بخوبی رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔

بوس آدھی باتیں بولتے ہیں"۔۔۔"

!! فیضی نفی میں سر ہلاتے بڑبڑایا۔۔۔۔۔

اور اس کے پیچھے چل دیا جو ہوٹل کے اندر داخل ہو رہا تھا گارڈز کو وہی رکنے کا بولتے وہ آگے بڑھا۔۔۔۔

فیضی ٹھیک کہتا تھا اسیل ایڈم آدھی باتیں بولتا تھا آدمیوں کو" نکالتے ہوئے وہ" دنیا سے نکالنے "کا بولنے کا بھول گیا تھا شاید !!۔۔۔۔

پورا ہوٹل خالی تھا کوئی ایک انسان بھی غلطی سے وہاں موجود نہیں تھا اس کے قدموں آواز سیڑھیوں پر گونج رہی تھی وہ کئی کمروں سے گزرتا ایک کمرے کے سامنے رکا جہاں باہر دو گارڈز کھڑے تھے۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے ہنسا فیضی نے اس کی مسکراہٹ دیکھی پھر نظریں پھیری فیضی کبھی نہیں چاہتا تھا اسیل ایڈم اس انداز میں مسکرائے جو مسکراہٹ لوگوں کو خوف میں مبتلا کرتی تھی۔۔۔۔

وہاں کھڑے گارڈز نے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے شاید اسے چیک کرنے کو فیضی نے ماتھے پر بل ڈالے وہ چھوٹے موٹے کیڑے اسیل ایڈم کو چھونے چلے تھے جب اس نے سخت نظروں سے اسے خاموش رہنے کو بولا فیضی لب بھینچ گیا۔۔۔۔۔

ان آدمیوں نے اسیل ایڈم کو چیک کیا کچھ بھی نا ملنے پر انہوں نے فیضی کو چیک کیا دو گنز اس کے کوٹ سے نکالتے انہوں نے مسکراتے پاس رکی فیضی نے دانت پیسے تھے۔۔۔۔

انہوں نے فیضی کے ہاتھ میں موجود ایک چھوٹے کالے سوٹ کیس کو چیک کیا جس میں ایک بلیک لونگ جیکٹ براؤن ہائی نیک اور بلیک پینٹ تھی انہوں نے مشکوک نظروں سے ان دونوں کو دیکھا پھر راستہ چھوڑا۔۔۔۔



دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا وہ کروفر سے چلتے ہوئے آکر کرسی پر بیٹھا سوٹ کیس میز پر رکھا فیضی نے ایک نظر وہاں موجود لڑکیوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

بوس ان لڑکیوں کی طرف دیکھے کتنی خوبصورت ہے آپ" شادی کرلے میں مولوی بلاؤ"۔۔۔۔

فیضی کی بات پر اس نے اپنی کوٹ کی جیب سے ایک چیز نکالی اور پھر ایک بٹن پر یس کیا جس سے وہ اس کی کالی چھڑی میں تبدیل ہوئی تھی فیضی نے حیرانگی سے اس کے شاطر دماغ کو دیکھا

۔۔۔۔۔

فضول چیزوں میں مجھے دلچسپی نہیں"۔۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا اس نے ایک بار بھی ان لڑکیوں کی طرف نہیں دیکھا تھا جبکہ ان لڑکیوں کی نظر ایک پل کو اس پر دلکش مرد ضرور ٹھہری تھی۔۔۔۔

بوس شادی فضول نہیں ہے۔۔۔!! محبت کرنے میں الگ ہی" لطف ہے آگ سے کھیلنے کا کام ہے"۔۔۔

فیضی نے چمکتی آنکھوں سے سرگوشی کی تھی جیسے وہ اسے سمجھا رہا ہو اسیل ایڈم نے بے زاری سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا آگ کو آگ کی ضرورت ہے۔۔۔! ماتھے پر بل" ڈالے اس نے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھا۔۔

اور مولوی تم بلا لو میری شادی کی ناصیح تمھارا جنازے پڑھوانے" !! میں کام آئے گا"۔۔۔۔

اس نے سرد تاثرات سے فیضی کو دیکھا جو اس کے چہرے پر چھائی یکدم بھرتی وحشت کو دیکھ کر سی سے اٹھتے کرسی تھوڑی دور کھسکا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اور وہی بات محبت کی تو اسیل ایڈم ایسی سنگین غلطیاں نہیں کرتا"
لڑکیاں کسی ایک مرد پر نہیں ٹکتی اور دنیا میں ایسی ذی روح نہیں
!!اتری جو اسیل ایڈم کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر۔۔۔۔

وہ بول رہا تھا سختی سے پھر رک گیا اس کی اوشن بلیو آنکھیں ایک
جگہ ٹھہری لب ساکت ہوئے اس نے کالی آنکھوں میں دیکھا
شاید وہ کچھ بول رہا تھا اور اب وہ کالی آنکھوں میں دیکھتا اٹک گیا تھا
یہ پہلی بار تھا کہ وہ کسی صنف نازک کی آنکھوں پر اٹکا ہو۔۔۔۔

فیضی نے اس کی نظروں کی سیدھ میں دیکھا وہ دھیرے سے ہنسا
پھر اس کی جانب چہرہ لے گیا۔۔۔

بوس آپ کچھ کہہ رہے تھے "۔۔۔۔؟؟ کیا اتنی خوبصورت"
ہے وہ کہ آپ کے الفاظ گھم ہو گے "۔۔۔۔؟؟
دلچسپی سے ہنستے فیضی نے اس کے چہرے کو دیکھا اسیل ایڈم کی
نظریں اب بھی کالی آنکھوں میں جمی تھی اس نے کہاں چہرہ دیکھا
تھا جو وہ اسے خوبصورت کہتا وہ تو آنکھوں پر اٹکا تھا گہری معصوم
!! آنکھیں قتل کرنے کی صلاحیت رکھنے والی۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر اس کا سکتہ ٹوٹا اس نے نظریں پھیر لی دو
آدمی چلتے اس کے سامنے رکھی دو کرسیوں پر بیٹھے تھے۔۔۔۔

اسیل ایڈم۔۔۔۔!! بڑا عجیب نام ہے تمھارا لیکن خیر ہمیں کیا" ہم یہ مال بیچنا چاہتے ہے تو سوچا تم سے بہتر کون اس کا مول لگا سکتا ہے"۔۔۔۔

ان میں سے ایک آدمی نے انگلش میں کہا وہ خاموش تھا پھر پر سکون ہوتے اس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔۔۔۔۔۔!!

ایک نظر ان دو آدمیوں کو دیکھا۔۔۔۔!!

تم نے مولوی کو اطلاع دی"۔۔۔۔؟؟ فیضی کو دیکھتے اس نے" ان آدمیوں کو نظر انداز کرتے اس سے پوچھا فیضی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

ہمیں مارنے والے ہے یہ لوگ اس لیے جنازہ پڑھوانے کے "
لیے مولوی ہونا چاہیے نا"۔۔۔۔؟؟

اسیل ایڈم نے کالی چھڑی کا بٹن پریس کرتے اسے واپس چھوٹا کیا تھا فیضی کی آنکھیں حیرت سے پھیلی اس نے گردن گھوماتے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔!!

جو بھی مذہب ہے تمھارا اس مذہب کے خدا کو یاد کر "
لو"۔۔۔۔۔!!

وہ سرد انداز میں مسکرایا تھا عجیب پراسرار سا ان آدمیوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر تیزی سے گن نکالتے اس پر تانی فیضی نے لب بھینچے اٹھنا چاہا جب ان میں سے ایک آدمی نے فائر کرتے اس کے بازو کو خون میں نہلایا تھا کہ وہاں کھڑی لڑکیوں

کی چینخیں بلند ہوئی قلب کو بے ساختہ وہ دن یاد آیا تھا ایسی ہی آواز تھی جب اس نے سرخ رنگ کو دیکھا تھا اسے نفرت ہوئی تھی اس آواز سے۔۔۔۔۔۔۔!!

خوف سے اس نے آنکھیں میچ لی۔۔۔۔!!

بوس آپ جائے یہاں سے میں سمبھال لیتا ہوں"۔۔۔۔؟؟" درد برداشت کرتے فیضی نے اسے دیکھتے کہا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہوئی۔۔۔۔!!

تم مجھے بھاگنے کا مشورہ دے رہے ہو اپنا دوسرا بازو تیار رکھنا" تمھارے مشورے پر انعام کے حقدار ہو تم"۔۔۔۔۔

اس نے فیضی کو دیکھتے طنزیہ ہنستے ہوئے کہا فیضی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جب اچانک ان دو میں ایک آدمی میز پر گرا تھا اس کے سر کے پچھلے حصے سے خون تیزی سے بہا وہاں ایک بار پھر چیخیں بلند ہوئی۔۔۔۔!!

اس نے سر اٹھا کر پیچھے دیکھا جہاں وہ لڑکی کانوں پر ہاتھ رکھے نیچے سر جھکائے کھڑی تھی اس کا وجود ہچکیاں بھر رہا تھا اسیل ایڈم کی آنکھیں چمکی۔۔۔۔۔!!

تم نے تو ایک گلاس پانی کا نہیں پوچھا۔۔۔!! لیکن اسیل ایڈم " اچھا مہمان نواز ہے سوچا تمھیں اپنی مہمان نوازی کا نظارہ کروایا جائے"۔۔۔۔۔

ہاتھوں کو باہم جوڑے وہ درشت لہجے میں بولا البتہ اس کے لہجے میں سکون بھی صاف واضع تھا اس آدمی نے خوف سے ڈرتے گن اس پر تانی لیکن اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے نجانے گولی کہاں سے آئی تھی گن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہوئی۔۔۔۔۔۔!!

"گیٹ لاسٹ فرام ہئیر"۔۔۔۔!!

سرد سی آواز سے کہتے اس نے پیچھے کھڑی لڑکیوں کو دیکھتے کہا جو وہاں سے فوراً بھاگی تھی قلب کو کچھ سمجھ نہیں آئی لیکن ان لڑکیوں کو بھاگتے دیکھ وہ بھی وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔۔!!

ڈینئیل کو میرا پیغام دینا۔۔۔!! میں اس کے جنازے میں" شامل نہیں ہو سکا اس کے لیے وہ افسوس نا کرے"۔۔۔۔

کرسی سے اٹھتے اس نے اپنی کالی چھڑی کھولتے اس کی نوک آدمی کی گردن پر پھیری تھی بہت آہستگی سے اور پھر ایک آخری وار تیزی سے کیا جس سے کالی چھڑی پر لگے اس کے چاقو نے اس کی گردن بری طرح کاٹ دی تھی کہ وہ کندھے پر ڈھلک پڑی فیضی نے سانس روکتے نظریں پھیری تھی۔۔۔۔۔!!

جبکہ اس نے دوسرے ٹیبل سے ٹشو اٹھائے خون اپنی چھڑی سے صاف کیا۔۔۔۔۔!!

اب تم میرا پیغام اسے دے پاؤ گے باآسانی۔۔۔۔۔!! وہ اوپر"
!! تمھارا انتظار کر رہ ہو گا"۔۔۔۔۔

اس نے موبائل نکالتے دیکھا پھر دھیرے سے مسکرایا پراسرار سی
!! مسکراہٹ۔۔۔۔

ظفر کا میسج تھا جس نے ڈینئیل کو اپنی معشوقہ کی طرف جاتے
!! راستے میں ہی تمام کر دیا تھا۔۔۔۔۔

فیضی نے اس کی بات پر جھرجھری لی وہ کسی کو مارنے میں زیادہ
وقت نہیں لگاتا تھا یہ اس کی فطرت کا خاصا تھا کہ وہ اپنا کہا بہت
!! جلد پورا کرتا تھا۔۔۔۔۔

!مولوی بلوا کر جنازہ پڑھاؤ دونوں کا"۔۔۔۔۔"

وہ فیضی کو دیکھتے بولا اور سوٹ کیس اٹھائے کمرے سے باہر نکلا جہاں آدمیوں کو مارنے کے ساتھ ان کے ہاتھ کاٹ دیے گے تھے جنہوں نے اسیل ایڈم کو چھوا تھا۔۔۔۔

اس کی اجازت کے بغیر اسے ہاتھ لگانے والوں کا وہ یہی حال کرتا تھا وہ جتنا مرضی مہنگا لباس پہنے لیکن اگر کسی ناپسندیدہ نے اسے چھوا تک تو وہ فوراً اس لباس کو تبدیل کرتا تھا اور پھر اسے جلا دیتا تھا۔۔۔۔!!

ایک کمرے میں داخل ہوتے اس نے کپڑے نکالے اور واشروم کا رخ کیا تھا۔۔۔۔۔۔!!



میرے پاس تمھارے لیے سرپرائز ہے اور اگر تم نے پوچھا تو"
!! سرپرائز کینسل"۔۔۔۔

کافی کا مگ تھامتے اس نے سنجیدگی سے کہا زوبیہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا پھر اس کے لبوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ رونما ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کیا سچ میں"۔۔۔۔"
وہ خوشی سے کافی کا مگ سائیڈ پر رکھتے بولی تھی

ہاں۔۔۔!! تم تیار رہنا کچھ دنوں میں مل جائے گا"۔۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے وہ لو دیتے لہجے میں بولا تھا زوبیہ کے رخسار سرخ ہوئے۔۔۔۔

انکل آنٹی سے نکاح کی بات کب کرے گے آپ"۔۔۔۔؟"

کچھ یاد آنے پر وہ اس کے چہرے کو دیکھتے بولی جس کے تاثرات بدل گے تھے۔۔۔!

بس کچھ وقت میں کرلوں گا"۔۔۔۔۔ "

اس کا رخ اپنی طرف کرتے اعوان خان نے لب اس کی پیشانی سے تھوڑا فاصلے پر روکے اس کی سانسوں کی حرارت پر زوبیہ کا دل تیزی سے دھڑکا جبکہ اعوان خان کے لب دھیرے سے مسکرائے۔۔۔۔!!

اپنا خیال رکھنا میں کچھ دنوں میں واپس آؤں گا تمام فاصلے ترک کرنے"۔۔۔۔۔!!

اس کا ہاتھ پکڑتے وہاں دباؤ دیتے وہ آنکھوں میں محبت سجائے بولا تھا زوبیہ نے اثبات میں سر ہلایا اس کا ہاتھ چھوڑتے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا گاڑی میں بیٹھتے گاڑی گھر کی طرف موڑی۔۔۔۔۔!!

وہ دونوں اکھٹے پڑھے تھے اور تبھی سے اعوان خان کے دل پر زوبیہ انصاری کا راج تھا نا کہ اس چھوٹی لڑکی کا جس کا سوچتے ہی اس کا دماغ کھولنے لگ جاتا تھا۔۔۔۔۔

گاڑی گھر کے اندر انٹر کرتے وہ گاڑی سے اترتا تھا۔۔۔

جب اس کی نظر لان پر ٹھہری تھی

اُس نے شعلہ بار نظروں سے اُس چھوٹی لڑکی کو دیکھا بے اختیار

اس کی رگیں تن سی گئی تھی وہ آندھی طوفان بنا لان کے درمیان

میں پہنچا اور جھٹکے سے بغیر اس چھوٹی لڑکی کو کچھ بھی سمجھنے کا

موقع دیے اس کے بازو میں اپنی سلاخی انگلیاں گاڑھتے اسے اپنی

طرف گھوما یا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

یہاں کیا کر رہی ہو تم اس کے ساتھ"۔۔۔۔؟؟"

دانت کچکاتے اس کی آنکھوں میں ایسی آگ تھی کہ بس چند پل

اور سامنے کھڑی ہیر زویار خاک۔۔۔!

ہیر زویار نے اچھنبے سے اسے دیکھا پھر بازو کو دیکھا جہاں اس کی بڑھتی گرفت پر کوشش کے باوجود بھی اس کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے۔۔۔۔

"چھوڑوں اسے مسٹر۔۔۔۔!! پاس کھڑے باسط نے اسے دیکھتے کہا جب اعوان خان نے ایک سخت نظر اس کے وجود پر ڈالی اور دوسری ہیر پر جو اس وقت ڈھیلی شرٹ کے ساتھ پینٹ پہنے بغیر کسی سکاف یا ڈوپٹے کے کھڑی تھی۔۔۔

"شٹ یور بلڈی ماوتھ۔۔۔! لفظ چبا چبا کر ادا کرتے اس کی گردن کی نسیں بری طرح ابھر گئی تھی ہیر کے جسم میں سنسنی سی دوڑی۔۔۔

!! تمھیں ہوش ہے کسی قسم کا ہاں۔۔۔۔"

وہ دانت کچکاتے مدھم آواز میں غرایا آنکھیں اب بھی غصے سے سرخ ہو رہی تھی ہیر نے نظریں اٹھائے اسے خوف سے دیکھا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتے وہ قدم پیچھے لینے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

تمھاری سمجھ میں کچھ آتا ہے یا نہیں۔۔۔؟؟"

وہ اچانک بلند آواز میں دھاڑا کہ ہیر ڈر کر پیچھے اچھلی اس نے دانت پیستے ہیر کی ڈھیلی شرٹ کندھے پر ٹھیک سے درست کی تھی ہیر نے دیکھا اس کی انگلیوں نے اس کی شرٹ کو ہی چھوا تھا وہ

آنکھیں زور سے میچ گئی اس نے ایک سخت نظر باسط پر ڈالی جو نظریں چرا گیا تھا۔۔۔!

بخدا تمھاری آنکھیں سلامت چھوڑ دی میں نے تو میں اپنے" باپ کی اولاد نہیں"۔۔۔۔!!

ہیر کا بازو کھینچتے اسے اپنی طرف کرتے اس نے مدھم آواز میں باسط کی طرف جھکتے سرد لہجے میں کہا باسط نے خوف سے جھرجھری لی تھی جبکہ اس نے لہو چھلکاتے چہرے سے ہیر زویار کو اپنے سامنے کیا تھا ہیر نے سر اوپر اٹھایا پھر اور وہ اب اسے دیکھ پا رہی تھی اسے لگا اس کی گردن اکڑ جائے گی۔۔۔

جب مقابل نے سرد نظریں اس پر گاڑھتے اپنی جیکٹ اتارتے اس کے کندھے پر دیتے اچھے سے اسے کور کیا تھا ہیر زویار اس کے چہرے پر پھیلے سرد تاثرات کو بس دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آیا تھا اعوان خان اس پر اتنا غصہ آخر ہوا کیوں۔۔۔۔؟؟

وہ تو باسط کے ساتھ پلانٹ لگا رہی تھی اور نجانے یہ شخص کہاں سے آگیا تھا اس کی آنکھوں میں نفرت سی ابھری تھی سر پھری آوارہ اس نے نفرت سے اپنا بازو جھٹکتے چھڑوانا چاہا جب وہ گرفت مزید سخت کرتا اسے کھینچتے اندر کی جانب بڑھا۔۔۔۔

ہیر زویار کے کندھوں پر اعوان خان کی جیکٹ اب بھی جھول رہی گی آنکھوں میں آنسو لیے اس نے مقابل شخص کی پشت کو

دیکھا جس نے ایک کمرے میں داخل ہوتے اسے کمرے کے وسط میں پٹخا تھا۔۔۔۔

"اس بچی سے میرا نکاح کروانا چاہتے تھے آپ جو خود کو سمبھال نہیں پاتی۔۔۔۔؟؟ جیسے ہوش نہیں ہے کیسے کسی کی نظروں سے خود کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔۔۔؟؟ جیسے یہ تک پتہ نہیں ہے اس پر اٹھنے والی نظریں کیسی ہے۔۔۔۔؟؟

وہ شدت سے دھاڑا تھا اس کی ہاتھ شدید غصے کے زیر اثر کانپنے لگے تھے ہیر نے بہتی آنکھوں سے اسے دیکھا وہ اب بھی نہیں سمجھی تھی ہاں لیکن اس کی سختی پر ہیر زویار کے دل میں جو محبت

کی پسند کی پہلی کلی تھی وہ شاید مرجھاتی نفرت میں بدلنے لگی تھی

میں آخری بار کہہ رہا ہوں اگر میرا نکاح آپ لوگوں نے اس"
سے کروایا تو نتائج آپ لوگوں کی سوچ سے بھی بھیانک ہو گے
"---

وہ سخت لہجے میں درشتگی سے سب کو دیکھنے کے بعد ہیرزویار کو
ایک نظر دیکھتے بولا ہیر نے لب بھینچے اس کے آنسو تھم گے تھے
ہاں آنکھیں سرخ تھی کیا وہ باغی ہو رہی تھی۔۔۔؟
کیا سولہ سال کی لڑکی کا ذہن باغی ہو رہا تھا۔۔؟؟

میں مری نہیں جارہی آپ سے نکاح کرنے کو آپ کے ساتھ"
رہنے کو نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ آپ کہے گے تب بھی نہیں
رہوں گی سنا آپ نے مجھے نہیں بننا آپ کی دلہن کبھی نہیں
"۔۔۔۔

سوں سوں کرتے وہ اونچی آواز میں بولی اور پھر آخر میں رودی
تھی اس کی سوچ اس کے الفاظ بدل رہے تھے عجیب ڈھنگ
سے۔۔۔۔!

اعوان خان نے تمسخر نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

تمھارے لیے یہی بہتر ہے تم مجھ سے دور رہو اور ہاں خبر دار"
آج کے بعد تم اس گھر سے باہر نکلی حتٰی کے لان میں بھی نہیں
ورنہ بہت برا حشر کروں گا تمھارا"۔۔۔۔۔

انگلی اٹھائے وہ سخت لہجے میں بولا ذہن کے پردوں پر کچھ دیر پہلے کا منظر لہرایا تو اس نے جبڑے بھینچے ہیر نے سخت غصے سے اسے دیکھا۔۔۔۔

میں جاؤں گی ضرور جاؤں گی سنا تم نے گندے بڈھے کہی کے "

"۔۔۔۔

وہ آنسو آستینوں سے صاف کرتی وہاں سے باہر بھاگی تھی اعوان خان نے دانت کچکائے جبکہ ہیر زویار کی آخری بات پر وہاں کھڑے تین نفوس کے چہروں پر دبی دبی ہنسی ابھری۔۔۔۔۔۔

جبکہ وہ تن فن کرتا اپنے روم کی طرف گیا تھا جہاں اس کے غصے میں اضافے کا ایک اور سبب پڑا تھا



کیاہواتم کیارات میں سوئی نہیں"۔۔۔؟؟"

ثمرین نے ناشتہ کرتے یمن وحید کی جانب دیکھتے پریشانی سے استفسار کیا تھااس کی بات پر سر براہی کرسی پر بیٹھے باسل احمد نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔!

اس نے یمن کی کالی آنکھوں میں دیکھا جن کے گوشے سرخ ہو رہے تھے جو صاف رات جگے کا گماں پیش کر رہے تھے۔۔۔۔!!

ایسی کوئی بات نہیں بس اسائمنٹ بناتے ہوئے دیر ہو گئی تھی"

"۔۔۔وہ مسکرا کر بولی تھی یوں بھی زیادہ توجہ کی وہ قائل شروع سے ہی نا تھی اسے شاہد ہی یاد پڑتا ہو کہ کسی نے اس پر توجہ دی ہو یا اس کا خیال رکھا ہو اس نے شروع سے کام کیا تھا بے شک وہ گھر

میں ٹیوشن دیتی تھی لیکن اس کے لیے یہ ایک مشکل کام تھا

۔۔۔۔

اس نے دائیں جانب گردن موڑی جب باسل احمد کو خود کی جانب تکتا پا کر وہ ایک پل کو رک گئی تھی اس کی کالی آنکھیں ٹھہر گئی اس نے باسل احمد کی آنکھوں میں عجیب پن دیکھا تھا وہ سر جھٹک گئی فوراً۔۔۔!!

چلو یونیورسٹی چلے دیر ہو رہی ہے" ثمرین کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی سر اثبات میں ہلاتے وہ دھیما سا مسکرائی پھر اپنی ماں اور رحمت کو دیکھا جو ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔۔

رحمت تم آنٹی کا خیال رکھنا کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو ملازمہ "
کو بولنا بے بی اور ہم یونیورسٹی سے جلدی لوٹ آئے گے "۔۔۔۔
ثمرین نے اس کے بال بگاڑتے اسے یوں پچکارا جیسے وہ بہت ہی
زیادہ چھوٹی بچی ہو وہ بھرپور انداز میں مسکرائی اور اثبات میں سر
ہلایا۔۔۔۔

میں اس طرف جا رہا ہوں ڈرائیور چھٹی پر ہے میں چھوڑ دیتا"
ہوں "۔۔۔۔
نیپکین سے ہاتھ صاف کرتے باسل احمد نے سنجیدگی سے کہا تھا
اس کی آواز پر یمن وحید چونکی وہ بلاشبہ ہر لحاظ سے اسے پرفیکٹ لگا
تھا خاص کر تب جب اس نے بغیر کچھ پوچھے رات کے اس پہر
!!انہیں گھر میں رہنے کی اجازت دی۔۔۔۔

وہ دونوں اس کے پیچھے چلتی جا کر گاڑی میں بیٹھی تھی گاڑی سٹارٹ ہوئی یمن نے انگلیوں سے اپنی آنکھیں دبائی تھی ساری رات اکیلے اسائمنٹ بنانا بہت مشکل ترین کام تھا۔۔۔!!

اس نے آنکھیں کھولی اسے ایسے محسوس ہوا جیسے باسل احمد کی نظریں مرر کے ذریعے اس پر ہی جمی تھی وہ لب کاٹ گئی۔۔۔

"میں زیادہ سوچ رہی ہوں۔۔۔"

خود کو دل میں ڈپٹتے اس نے تنبیہ کی تھی یونیورسٹی آنے پر وہ دونوں گاڑی سے اتر گئی اور پھر اندر کی جانب بڑھ گئی باسل احمد گاڑی زن سے بھگا لے گیا تھا۔۔۔

💖💖

اس کے بعد پروفیسر کمال کی کلاس ہے اسائمنٹ ریڈی ہے" تمھاری"۔۔۔۔؟؟

ثمرین نے اسے دیکھتے مسکرا کر پوچھا تھا جس پر اس نے اثبات میں سر ہلاتے کلاس کی جانب نظر گھمائی وہ ڈھیٹ شخص وہاں نہیں تھا یمن نے سکون کا سانس لیا تھا وہ ہر گز اسائمنٹ پر اس کا نام نہیں لکھنے والی تھی کبھی نہیں اس نے دل میں پختہ ارادہ کیا تھا !!۔۔۔۔۔

آؤ کچھ کھا کر آتے ہے بھوک لگ گئی ہے مجھے پڑھ پڑھ کر" "۔۔۔ ثمرین دانت نکالتے بولی تھی جس پر یمن نے اسے

گھورتے نفی میں سر ہلایا ثمرین اس کے نانا کرنے کے باوجود اسے گھسیٹ کر اپنے ساتھ لے ہی آئی تھی

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پوچھنا تو نہیں تھا میں نے لیکن اگر تم چاہو تو بتا سکتی ہو تمھارے" ساتھ کچھ ہوا ہے کیا"۔۔۔؟؟

کنٹین میں بیٹھے ثمرین نے اسے دیکھتے کوک کی بوتل منہ کو لگاتے کہا یمن کا چہرہ یک دم سرخ ہوا تھا جاذب کمال کو سوچتے ہی اس نے بری طرح دانت کچکائے جیسے دانتوں کے درمیان جاذب !!کمال کی گردن ہو۔۔۔۔

ہاں تمھارے اس ہوٹ لڑکے نے میری زندگی آگ لگائی بس" اتناہی"۔۔۔۔ٹیبل پر ہاتھ رکھتے وہ سخت لہجے میں بولی اس کی بات پر ثمرین کو اچھو لگا تھا اس نے بے چارگی بھری نظروں سے یمن وحید کو دیکھا۔۔۔۔

کیا جاذب کمال نے۔۔۔۔؟؟ وہ فوراً سے پہچان گئی تھی یمن" نے غصے سے اسے گھورا تو وہ آنکھیں میچ گئی جس پر یمن وحید نے نفی میں سر ہلایا کیا واقعی اس کے علاؤہ وہ اکھڑ مزاج لڑکا سب کو پسند تھا ایسا کیا تھا اس میں حد سے زیادہ خود غرض انسان تھا وہ !!۔۔۔۔

اس نے منہ بگاڑا وہ بے زاری سے اٹھی اور کنٹین سے باہر نکل گئی تھی ثمرین اس کے پیچھے بھاگی ویسے بھی پروفیسر کمال کی کلاس

شروع ہو گئی تھی وہ تیزی سے چلنے لگی تھی وہ لیٹ نہیں ہونا چاہتی تھی کم از کم آج کے دن تو نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔!!

پروفیسر کیا میں اندر آ جاؤں"۔۔۔؟؟"

کلاس کے دروازے پر کھڑے اس نے نظریں جھکائے پھولتی سانسوں کو قابو کرتے پوچھا تھا ثمرین بھی اس کے ساتھ آ کر کھڑی ہوئی یمن نے نظریں ٹیڑھی کرتے اسے غصے سے گھورا

۔۔۔۔۔

ٹائم کا اندازہ ہے آپ کو مس یمن وحید وقت کتنا قیمتی ہے اور """ آج اگر آپ کلاس میں حاضر نا ہوئی تو آپ کے فائنلز پر اثر پڑے گا۔۔۔؟؟ یہ لاسٹ وارننگ ہے۔۔۔!!

پروفیسر نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے کہا اور پھر اشارے سے اسے اندر آنے کو کہا تھا وہ خاموشی سے چلتی اندر آئی ثمرین اس کے پیچھے تھی۔۔۔

جب اس نے کلاس میں غیر معمولی ہل چل محسوس کی اس نے بے زاری سے نظریں اٹھا کر پیچھے دیکھا وہ بڑے رعب سے فرسٹ رو میں بیٹھا تھا۔۔۔!!

یمن وحید۔۔۔۔!! شاید اب وہ اس کی موجودگی پہنچاننے لگی تھی جاذب کمال نے نظریں ایک دم پھیری تھی کہ اس کے یکدم ایسا کرنے پر وہ دو قدم پیچھے ہوئی اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکے تھے جس پر وہ سر پیچھے ڈھلکائے آہستگی سے طنزیہ ہنسا یمن وحید نے دیکھا اس کا انداز پر کشش تھا۔۔۔!!

بلکل ایسا جیسے ہم ایک مکمل اور جاذب نظر منظر کو دیکھ رہے ہو۔۔۔!!

وہ ماتھے پر تیوری چڑھائے اپنی سیٹ پر بیٹھی تھی پروفیسر نے لیکچر شروع کیا تھا۔۔۔۔

وہ دھیان سے سن رہی اور پھر اسائمنٹ جمع کروانے کا وقت ہوا تھا وہ سب سے پہلے کھڑا ہوا تھا اور جا کر اسائمنٹ جمع کروائی یمن نے اپنا بیگ چیک کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہاں اس کی اسائمنٹ نہیں تھی سارے سٹوڈنٹس اسائمنٹ جمع کروا چکے تھے گھبراہٹ سے اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھی خوف کے تاثرات چہرے پر تھے یہ اس کی لاسٹ وارننگ تھی اور اب اگر وہ اسائمنٹ جمع نا کروا پائی تو۔۔۔۔؟؟ اسے اچھے

مارک نا ملتے اور پھر وہ تو برباد ہو جاتی ایک چھوٹی سی اسائمنٹ اس کے لیے بے حد ضروری تھی۔۔۔۔۔

مس یمن وحید کیا آپ اپنی اسائمنٹ الگ جمع کروائے گی"۔۔۔۔"

پروفیسر کمال نے ہاتھ باندھے اسے دیکھا وہ لب کاٹتے کھڑی ہوئی تھی اس نے پروفیسر کو دیکھا۔۔۔

پروفیسر میری اسائمنٹ نہیں مل رہی"۔۔۔"

ان کی طرف دیکھتے وہ پلکیں جھپکاتے بولی تھی وہ آنسو روک رہی تھی اس کے ہاتھ ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے پروفیسر نے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا یا شاید گھورا!!۔۔۔۔۔۔۔

"ایک برائٹ سٹوڈنٹ ہو کر آپ یہ کیسا بے تکا جواز پیش کر رہی ہے مس یمن پہلے آپ نے جاذب کمال کے ساتھ اسائمنٹ کرنے سے منع کیا اور اب آپ اسے اکیلے نہیں کر پائی اور !!۔۔۔۔۔

وہ کچھ کہتے کہتے رک گے شاہد وہ اس رات کا حوالہ دینے والے تھے پھر کلاس کو متوجہ پا کر وہ رک گے تھے یمن نے شدید شرمندگی سے کلاس کو دیکھا اور پھر ثمرین کو جو پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"سر میں بیگ میں رکھ کر کلاس سے باہر گئی تھی اور اب مجھے مل !! نہیں رہی یقیناً۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے رک گئی وجہ وہ شخص تھا جو کالی آنکھوں میں چمک لیے اسے دیکھ رہا تھا کچھ تو تھا جاذب کمال کی آنکھوں میں شاید !! بربادی۔۔۔۔

وہ کئی لمحے اسے دیکھتی رہی کیا کوئی اس حد تک بھی گر سکتا ہے ....؟؟ کیا صرف بدلے کے لیے وہ اس کی زندگی برباد کر سکتا ہے اس یونیورسٹی میں پڑھنا اس کے لیے بہت مشکل تھا یہ کوئی آسان کام نہیں تھا یہاں تک پہنچنا اور منزل کے قریب آنے پر سب ختم ہو جانا اس نے نفرت سے اسے دیکھا اور جاذب کمال کی آنکھوں کی گہرائی مزید واضع ہوئی اور لبوں پر وہ سائیڈ سمائل اور !! گردن کا اکڑایا جانا۔۔۔۔۔۔

یقیناکسی نے اٹھالی ہے پروفیسر میں اسائمنٹ چیک کرناچاہتی" ہوں"۔۔۔۔

وہ اپنی سیٹ سے اُٹھتے ڈائس کے پاس گئی تھی اس نے پروفیسر کو دیکھا جنہوں نے اثبات میں سر ہلایا یمن وحید نے اسائمنٹ چیک کرناشروع کی تھی اور پھر سب سے آخر میں اس نے اسائمنٹ کھولی جس پر "جاذب کمال" لکھا تھا۔۔۔!!

اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس نے پوری رات جاگ کر بغیر کسی چیز کی پرواہ کیے اس اسائمنٹ کو بنایا تھا اور اس شخص نے کتنی آسانی سے اسے اپنا نام دے دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ تو اپنا نام لکھنے والی تھی جب ثمرین اسے کھینچ کر اپنے ساتھ لے گئی اس نے اسائمنٹ نکال کر پروفیسر کے سامنے کی تھی۔۔۔۔

اگر جاذب کمال کو لگتا تھا وہ اس طرح اسے نیچا دیکھا سکتا ہے تو وہ بہت غلط تھا شاہد وہ نہیں جانتا تھا یمن وحید ایک مڈل کلاس فیملی میں بڑی ہوئی تھی جہاں پر مشکلات کا آنا عام سی بات تھی اور پھر ان سے لڑ کر ان کا سامنا کرنا اسے شروع سے سیکھایا گیا تھا

!!۔۔۔۔۔۔

یہ میری ہے پروفیسر اس پر لکھے ہر لفظ کا مجھے علم ہے"۔۔۔ "

اس نے جاذب کمال کو دیکھتے مظبوط لہجے میں کہا پوری کلاس نے اس کی طرف دیکھا جو ببل گم چباتے یوں بیٹھا تھا جیسے کچھ ہو ہی نا رہا ہو۔۔۔۔

کیا یہ سچ ہے جاذب کمال"۔۔پروفیسر نے اسے دیکھتے آئی برو"
آچکائی تھی وہ اپنی سیٹ سے کھڑا ہوا اس کا ایک ہاتھ پینٹ کی
ایک پاکٹ میں تھا۔۔۔

نہیں۔۔!! یہ میری ہے اس میں لکھے لفظوں کو کس جذبات"
سے لکھا ہے میں وہ اچھے سے جانتا ہوں"۔۔۔۔
اس نے یوں آئی برو اچکائی جیسے کہہ رہا ہو یہ سچ ہے اس کے لبوں
پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اور اس کی بے تکی بات پر یمن وحید نے
نفرت سے اسے دیکھا وہ ببل گم چباتے اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر چلتے
اس کے قریب آکر کھڑا ہوا۔۔۔۔
کہ وہ بے ساختہ دو قدم دور ہوئی تھی۔۔۔

یہ کس کی ہے مجھے جلدی بتاؤ فالتو وقت نہیں ہے میرے پاس"
مس یمن اس پر جاذب کمال لکھا ہے آپ جلدی سے ثابت
کرے کہ یہ آپ کی ہے ورنہ میں جارہا ہوں "پروفیسر کمال
گھڑی پر ٹائم دیکھتے عجلت میں بولے تھے یمن وحید نے جاذب
کمال کو دیکھا وہ ایک قدم اس کی جانب بڑھا اور ایک قدم کا فاصلہ
برقرار رکھا۔۔۔۔۔

پاؤں کو چھو کر سب کے سامنے معافی مانگو گی تو اس پر تمھارا نام"
لکھوا سکتا ہوں میں"۔۔۔۔

سر جھکائے اس نے یمن وحید کی نم سرخ آنکھوں میں دیکھا تھا
اس کے لہجے میں سرد پن صاف واضع تھا وہ سانس روک گئی اس

نے چہرہ موڑا جاذب کمال کی سانسوں کی تپش اسے جھلسا رہی تھی۔۔۔۔

ٹ۔ٹھیک ہے"۔۔۔"

نظریں جھکائے اس نے کس کرب سے کہا تھا وہی جانتی تھی

جاذب کمال کی آنکھیں چمک گئی فتح مندی کی چمک اس نے

گردن اکڑائی تھی یمن وحید کو جھکانے میں اسے خاصہ لطف آیا تھا

۔۔۔۔

پروفیسر میں بھول گیا تھا انہوں نے میری مدد کی تھی میں ان کا"

نام لکھنا بھول گیا ابھی لکھ دیتا ہوں"۔۔۔

اس نے ڈائس سے پن اٹھائی تھی پھر تند نظروں سے یمن وحید کو دیکھا جو غصے سے مٹھیاں بھینچے کھڑی تھی اس کی ناک سرخ ہو رہی تھی اس میں پہنی نوز پن چمک رہی تھی اس نے گوشوں سے سرخ ہوتی آنکھوں سے جاذب کو دیکھا۔۔۔!!

ٹھیک ہے وہ خود غرض تھا لیکن کیا کسی کی محنت کو یوں ضائع کر دینا اس کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا۔۔۔؟ یہ یمن کے لیے آخری موقع تھا اور اگر یہ ہاتھ سے چل جاتا تو وہ جو کچھ کرنا چاہتی تھی اپنی بہن کے لیے اپنی ماں کے لیے سب دھرا کا دھرا رہ جاتا

۔۔۔۔۔

اس نے یمن وحید کا نام کاغذ پر گھسیٹ دیا تھا پھر ایک مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی پروفیسر کمال نے ایک سٹوڈنٹ کو اسائمنٹ اٹھانے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔۔

!!"سو مس غریب کیا تمھیں پتہ چلا او۔۔ "

!!چٹاخ"۔۔۔۔۔"

وہ ابھی بول رہا تھا جب اس نے سختی سے اس کے چہرے پر تھپڑ جڑا تھا پروفیسر کمال جو باہر جا رہے تھے وہی رک گے غرض ہر چیز وہی رک گئی تھی یمن وحید کا ہاتھ کانپ رہا تھا جب جاذب کمال کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کتنے گرے ہوئے اور خود غرض انسان ہو تم آخر کیوں کرتے "
ہو تم میرے ساتھ ایسا ہاں۔۔۔؟؟آخر کیوں آئے تم میری
زندگی میں۔۔؟
وہ میری محنت تھی ساری رات کی محنت جس پر تم نے اپنا نام لکھ
لیا تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہو تو تم اپنے باپ کی اولاد ہی نا جاذب کمال
ایک گندے خون کا مالک جاذب کمال "۔۔۔۔۔

وہ غصے سے پھنکاری تھی دو دن کا سارا غصہ ساری بھڑاس پل
میں باہر آئی تھی جبکہ مقابل کی رگیں کی بری طرح تن گئی تھی
اس کی گردن کی نسیں غصے سے ابھر گئی تھی اس نے یمن وحید کو
دیکھا پروفیسر کمال نے نفی میں سر ہلایا نجانے وہ لڑکی کیوں اپنی
تباہی کو دعوت دیتی ہے۔۔۔۔؟؟

!!تم گھٹیا لڑکی"۔۔۔۔"

وہ شدید غصے میں دھاڑا کہ پوری کلاس میں اس کی آواز کسی شیر کی دھاڑ کی طرح گونج اٹھی تھی اس نے غصے سے ڈائس کو زمین پر گرایا تھا کہ وہ سہم کر پیچھے ہوتی بورڈ کے ساتھ لگ گئی تھی

۔۔۔۔۔

!تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے باپ تک جانے کی"۔۔۔"

حد سے تیز غصے میں وہ شعلہ برساتی نظروں سے اسے دیکھتے اس کی جانب بڑھا جب اس نے خوف سے سہمتی قدم اٹھانے چاہے تھے لیکن ایک قدم اٹھاتے ہی اس کی نازک باز و جاذب کمال کی

ہاتھوں کی گرفت میں تھی اس نے سختی سے اسے بورڈ کے ساتھ پٹخا تھا۔۔۔

کہ وہ زور سے آنکھیں میچ گئی وہ ہمیشہ ہی تیز بول جاتی تھی اور پھر یمن وحید سہم جاتی تھی

م۔جھے ج۔جانے دو"۔۔۔اس نے نظریں اٹھا کر ہمت " کرتے اس کی جانب دیکھا وہاں موجود سب لوگ ان دونوں کو دیکھ رہے تھے یمن وحید کی نظریں جھکا گئی تھی وہ بورڈ کی دونوں سائیڈ بازو رکھے اسے قید کیے کھڑا تھا اس کے اندر لگی آگ بڑھتی ہی جا رہی تھی اس کا دل کیا یمن وحید کو جان سے مار دے

۔۔۔۔۔

میں تمھیں بتانا چاہتا ہوں میں کس قدر گھٹیا مرد ہوں میری"
نسوں میں کس کا خون ہے میں تمھیں بتانا چاہتا ہوں یمن وحید تم
کس سے الجھی ہو یہ ساری زندگی تمھیں یاد رہے گا"۔۔۔۔۔۔
جبڑے بھینچے وہ دبی آواز میں غرایا تھا وہ مزید بورڈ کے ساتھ لگ
گئی جیسے اس کے اندر چلی جائے گی اس کا نازک وجود بری طرح
کانپ رہا تھا دل کانوں میں دھڑکتا سنائی دیا کمر میں تکلیف سی اٹھتی
محسوس ہوئی وجہ وہ شخص تھا جس نے اسے بے دردی سے بورڈ
کے ساتھ لگایا تھا جس سے اس کی کمر میں تکلیف کی لہر اٹھی تھی

۔۔۔۔۔۔

گیٹ لاسٹ فرام ہئیر آل آف یو ورنہ یہی دفنا دوں گا سب کو"
۔۔۔۔۔"!!

یمن وحید کے چہرے کو دیکھتے وہ شدت سے دھاڑا تھا اس کی آنکھیں یوں تھی جیسے ابھی اسے سالم نگل جائے گی وہ ڈر سے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔۔

جاذب"۔۔۔"

پروفیسر کمال اس کی جانب بڑھے تھے جب اس نے سختی سے انہیں دیکھا۔۔۔۔

پروفیسر کمال پرنسپل سے ملاقات کرے آپ اگر ابھی کے ابھی" ہر کوئی یہاں سے نہیں نکلا تو مجھے نہیں لگتا یونیورسٹی کے آخری سال وہ اس یونی سے باہر نکلنا۔چاہے گا"۔۔۔۔

اس نے ہلکی سی گردن ٹیڑھی کرتے بلند آواز میں کہا یمن نے دیکھا اس کی گردن کی نسیں بری طرح ابھری ہوئی تھی اس کی گردن اور چہرہ سرخ پڑ رہا تھا سب لوگ وہاں سے نکلے تھے حتیٰ کے پروفیسر کمال بھی یمن وحید کا دل ڈوب کر ابھرا تھا پروفیسر کمال پرنسپل کے پاس جانے والے تھے لیکن وہ شاید بھول گے تھے وہ ان کا خود کا بھتیجا تھا کیا وہ پرنسپل کو اپنے سامنے ٹکنے دیتا ؟؟۔۔۔۔

یمن وحید نے محسوس کیا اس کی دھڑکنیں مدھم پڑ گئی تھی خوف سے اس کا چہرہ سفید پڑنے لگا تھا جاذب کمال مزید اس کے قریب ہوا تھا اس نے غصے و قہر سے لال ہوتی آنکھیں یمن وحید کے

چہرے پر رکھی کہ اس کی سانسوں کی گرمی پر یمن وحید کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ آگ میں کھڑی ہو اور شاید۔۔۔۔!!

ایسا ہی تھا سامنے کھڑا شخص کسی آگ سے کم تو نہیں تھا جو سب جلا کر راکھ کر دے یمن نے میچی آنکھیں بامشکل کھولی تھی سر اٹھائے اسے دیکھا جو لب بھینچے ابھی بھی اسی حالت میں اسے قید کیے کھڑا تھا بس فرق صرف اتنا تھا کہ اب درمیانی فاصلہ بس ایک انچ کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔!!

م۔مجھے معاف کر دے"۔۔۔

اٹکتے لفظ اس کے لبوں سے آزاد ہوئے تھے اس نے پہلی بار اس سے معافی مانگی تھی دل خوف سے بھرا پڑا تھا وہ گردن پیچھے کو

ڈھلکائے قہقہہ لگا کر ہنسا یمن وحید کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا !! تھا وہ خود غرض انسان عجیب تھا بہت عجیب۔۔۔۔



وہ بھاگ رہی تھی گرتے پڑتے وہ لمبی لابی سے ہوتے ایک کمرے کے باہر رکی تھی اس نے دیکھا وہ ہوٹل جہاں ہو کا عالم تھا اب وہاں شور کی آوازیں گونجنے لگی تھی وہاں کئی لوگ سڑھیاں چڑھتے اوپر کی جانب آ رہے تھے جب وہ نیچے کی جانب بھاگی تھی !!۔۔۔۔

ان لوگوں میں اس کالی آنکھوں والی شہزادی نے اس آدمی کو بھی دیکھا تھا جو اسے یہاں بھیجنے کا زمہ دار تھا وہ واپس اوپر کی جانب

بھاگی تھی وہ بچ رہی تھی کن سے۔۔۔۔؟؟انسانوں سے۔۔۔!!
کیسی عجیب بات تھی ناوہ انسانوں سے چھپ رہی تھی۔۔۔۔۔

کمرے کی ناب پر ہاتھ رکھتے ہی دروازہ جھٹ سے کھلا تھاوہ لڑکھڑا کر اندر گری تھی اس کی ڈھیلی ٹی شرٹ کندھوں سے پھٹی ہوئی تھی پینٹ ٹخنوں سے اوپر تھی جہاں اس پر ناخنوں کے نشان واضع تھی اور یہی حال گردن کا بھی چہرے پر ہونٹ کے قریب خون جما ہوا تھا بکھرے بال وہ کہی سے بھی برف کی شہزادی تو معلوم نہیں ہوتی تھی۔۔۔۔

اچانک کسی کے سامنے آجانے پر وہ خوف سے زمین پر پڑے ہی پیچھے کو کھسکی تھی اس کی آنکھیں ویران تھی اس نے کانپتے وجود کے ساتھ نظریں اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔!!

بھیگی گہری کالی آنکھیں وہ آنکھیں عجیب تھی بہت عجیب سی تھی!! جیسے معصومیت کی آخری حد ہی ان آنکھوں پر ختم ہوتی ہو اس کے خون سے رنگے لب کپکپا رہے تھے بکھرے بال تھے!! اس کا حلیہ اذیت ناک تھا اس نے سامنے دیکھا پھر آنکھیں چمکی اور پھر خوف سے پھیل گئی۔۔۔۔۔۔

"پولی۔س پولیس۔۔۔!!

اس کے لب پھڑ پھڑا اٹھے تھے وہ دیوار کے ساتھ لگی کراہ اٹھی آنسو آنکھوں سے پھسل گے سامنے کھڑے شخص نے اسے دیکھا

اس کے ہاتھ میں گن تھی اس نے جلدی سے وہ گن پیچھے کی تھی وہ سہم گئی بہت زیادہ۔۔۔۔۔

!! برف کی شہزادی۔۔۔"

وہ دھیرے سے بولا اتنا کہ وہ سن نہیں پائی تھی بس اس کے ہلتے لب دیکھے قلب کی آنکھیں خشک ہوئی وہ ساکت ہوئے اسے دیکھ رہی تھی وہاں اتنی ہولناک خاموشی تھی کہ قلب کو اپنی دھڑکنیں کسی ڈھول کی طرح اپنے کانوں میں بجتی سنائی تھی خوف سے تر دھڑکنیں۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو"۔۔۔۔؟؟ وہ اس کی جانب بڑھا تھا وہ ڈر" کر پیچھے ہوئی اسیر عالم نے دیکھا وہ اس سے آج خوف زدہ ہے پھر

اس نے ایک نظر اس کے حلیے پر ڈالی تھی اسیر عالم کے بڑھتے قدم تھم گے۔۔۔۔!!

بس ایک نظر وہ نظریں پھیر گیا وہ الٹے قدم پیچھے گیا غصے سے سرخ پڑتے چہرے سمیت اس نے بیڈ شیٹ کھینچ کر اس کے وجود پر گرادی تھی آنکھیں اس حد تک سرخ ہوئی کہ قلب کو اس سے خوف محسوس ہوا۔۔۔۔

کیسے پہنچی تم یہاں۔۔۔۔!! کیا کر رہی ہو اس وقت تم یہاں""" اس کے سامنے کھڑے وہ سخت لہجے میں بولتا اسے مزید سہا گیا تھا اس نے سر اٹھا کر معصومیت سے دیکھا وہ رو نہیں رہی تھی لیکن

اس کی آنکھیں۔۔۔۔!!ہاں کیا وہ آنکھیں کافی نہیں تھی اذیت کو بیان کرنے کو۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ تو یہاں کسی کام سے آیا تھا اس کی ٹیم مختلف کمروں میں چھپی ہوئی تھی اسے خبر ملی تھی یہاں کی ڈیل کے بارے میں وہ خاص !!اسیل ایڈم کو خود پکڑنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

کیوں کہ اسیل ایڈم نے اسے دو بار شکست دی تھی اور اب اسے !!پکڑنا اسیر عالم کا پہلا مقصد تھا۔۔۔۔

اس نے قلب کو گھر چھوڑا تھا اور تب ہی وہ وہاں سے نکل گیا تھا البرٹا کے لیے لیکن وہ کالی آنکھیں وہ ان آنکھوں کو ابھی تک نہیں بھولا تھا۔۔۔۔۔

!!اور شاید زندگی بھر نا بھولتا۔۔۔۔

اسیر عالم وہ کبھی ایک چیز کو ذہن پر سوار نہیں کرتا تھا لیکن "
واحد اور آخری چیز تھی جو اس کے ذہن پر پورے دس گھنٹے سوار
!!رہی تھی اور وہ تھی وہ کالی آنکھیں"۔۔۔۔۔

وہ۔و۔وہ ہمیں م۔مار د۔دے گے ا۔آ گے ب۔بیچ دے گے "
"وہ اٹکتے ہوئے بولی تھی درد سے پر لہجہ خوف سے کانپتا وجود وہ
مزید دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی اس نے مقابل کو نہیں دیکھا
شاید یہی اس کے لیے ٹھیک تھا کیوں کہ مقابل کی آنکھیں یہ سنتے
ہی شعلے برسا رہی تھی اسے نہیں پتہ تھا وہ اس کی وجہ سے اتنا غصہ
!!کیوں کر رہا ہے وہ ایسا نہیں تھا۔۔۔۔

بلکل نہیں اسیر عالم اور لڑکیوں کی وجہ سے جنگ چھیڑ دے نا ممکن لیکن اب۔۔۔!! اب اس کا دل کر رہا تھا اس ہوٹل کو آگ لگا دے !!

کس جانور نے کیا ایسا تمھارے ساتھ "۔۔۔۔"

دوزانوں بیٹھتے اس نے شدید غصے کے تحت میٹھیاں بھینچی اس کے لہجے میں دھاڑ تھی کہ قلب کانوں پر ہاتھ جمائے پیچھے کو کھسک گئی اس کی درشتگی بھری آواز کمرے میں گونج گئی تھی

اس نے قلب کو دیکھا جو خوف سے کانپ رہی تھی اس برف کی شہزادی نے سرآنکھیں کالی آنکھیں اس کے چہرے پر جمائی

اسیر عالم نے دیکھا اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس نے پھر ان کالی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

جانورن۔نے نہیں کیا۔۔۔!! وہ انسان تھے "۔۔۔۔۔"
وہ درد کرتے ہونٹوں سمیت بولی اس نے مقابل کے جملے کی تصیح کی تھی وہ ساکت ہو گیا تھا کچھ پل پھر مزید چند پل۔۔۔۔!! پانچ منٹ وہ اسے دیکھ رہا تھا اسے لگا وہ مذاق کر رہی ہے وہ کچھ نہیں بول پایا اس لڑکی نے کیا کہا تھا۔۔۔۔؟؟

جانور نے نہیں کیا۔۔۔!! وہ انسان تھے"۔۔۔ معصومیت"
سے بولا گیا جملہ دل چیر دینے والے چند الفاظ سن کر دینے والے
!! الفاظ سناٹوں کی نظر کر دینے والے جملے۔۔۔۔

اس نے زور سے آنکھیں میچ لی تھی اس کا دماغ بری طرح تپ رہا
تھا یہ اس کی دوسری ملاقات تھی اس نے آگے بڑھتے اس کا ہاتھ
جکڑا تھا بیڈ شیٹ اچھے سے اس کے گرد پھیلا دی اسے مکمل کور
!! کرتے وہ باہر نکلا وہ ابھی بھی کانپ رہی تھی۔۔۔۔
اسیر عالم نے اس کی کلائی پر گرفت سخت کی بہت سخت اس کی
گردن کی نسیں بار بار پھول رہی تھی جو اس کے شدید غصے میں
ہونے کا گماں تھی۔۔۔۔۔

!!ہاں آگ لگادو"۔۔۔۔۔"

اس نے فون نکالتے ایک جملہ بولا تھا سیکنڈ فلور سے کھڑکیوں کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تھی وہ ڈر کر لڑکھڑا گئی تھی جب اس نے اس کی کلائی پر گرفت سخت کرتے اسے گرنے سے بچایا تھا وہ بس اس کے ساتھ چل رہی تھی جس نے اسے ایک بار پہلے بھی گھر پہنچایا تھا اور اب بھی یہاں سے نکال کر لے کر جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ہمیشہ برے حالات میں ملتے تھے لیکن اس شخص نے نا پہلی بار اس کا فائدہ اٹھایا تھا اور نا دوسری بات حتٰی کے اس کے مظبوط ہاتھ میں جکڑی اس کی کلائی پر بھی کپڑا تھا اس نے اس کے وجود کو چھوا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔!!

اس کے حکم پر سارے آفیسرز جو کمروں میں چھپے تھے کھڑکیوں کے ذریعے ہوٹل سے باہر آئے تھے وہ اسے لیے پیچھے کے دروازے سے باہر آیا تھا یہ اس کی تیسری شکست تھی جو اسیل ایڈم سے اسے ملی تھی لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! پہلی بار تھا کہ اسے اس کا افسوس نہیں تھا۔۔۔۔۔

اس نے قلب کو قدرے دور کھڑا کیا تھا برف پر اور پھر موبائل دیکھا اس نے سگریٹ سلگائی دو کش بھرے دھواں ہوا میں چھوڑا کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی پھر آگے بڑھا۔۔۔۔۔!!

ہوٹل ہال میں پہنچا جہاں مختلف آدمی ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے شاہد یہاں دو مخالف پارٹیوں کے لوگ ایک دوسرے کو اب مارنے والے تھے۔۔۔۔

اس نے ہال میں سگریٹ کا تیسرا کش بھرا اور سگریٹ نیچے پھینک دی تھی اچانک بہت اچانک وہاں آگ جلی تھی ایسے جیسے ایک لکیر کھینچی گئی ہو جو سیدھا ہوٹل کے کچن کی جانب جا رہی تھی وہ بھاری قدم اٹھاتا وہاں سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔۔!!

اس کی آنکھیں اب پر سکون تھی اس نے دور سے قلب کو دیکھا جو سر جھکائے وہی کھڑی تھی جہاں وہ چھوڑ گیا تھا۔۔۔

اسیر عالم ایک پولیس آفیسر اس نے بنا اوپر سے آڈر کے بغیر کسی جواز کے اس ہوٹل کو جلا دیا تھا اس نے قلب کو گاڑی میں بیٹھاتے ٹیم کو جانے کو بولا وہ گاڑی میں بیٹھا کہ ہوٹل میں بہت

تیز آگ بھڑکتی ہر طرف پھیلی تھی اس کی آنکھیں سرد ہوئی تھی

!!بے ساختہ۔۔۔۔

اس نے برابر سیٹ پر بیٹھی قلب کو دیکھا۔۔۔!!پھر پیچھے جلتے ہوٹل کو

کیا وہ بلا جواز تھا۔۔۔۔۔؟؟

اسیر عالم وہ ایک لڑکی کے لیے پورے ہوٹل کو جلا کر آ گیا تھا وہ لڑکی جس سے آج اس کی دوسری ملاقات ہوئی تھی وہ اس کے لیے سب جل کر راکھ کر آیا تھا کیوں۔۔۔۔؟؟پتہ نہیں

!!۔۔۔۔

!!اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے سڑک پر ڈال دی تھی۔۔۔۔

پیچھے پورا ہوٹل جلتا ہر طرف دھواں پھیلتا جا رہا تھا وہ خوبصورت ہوٹل ڈھیر بننے جا رہا تھا وہی ہوٹل جس کے کمرے میں اس برف کی شہزادی کو اذیت محسوس ہوئی تھی اس نے اس اذیت کو جلا دیا تھا۔۔۔۔۔

💔💔

اس نے سہمتے ہوئے تکیہ کانوں پر رکھا تھا باہر ہوتی تیز بارش اور چمکتی بجلی نے اس کے اوسان بری طرح خطا کیے تھے اسے دن کی بارش سے عشق تھا جبکہ شام اور رات کی بارش سے وہ اتنا ہی خوفزدہ ہوتی تھی۔۔

ذراسا تکیہ سائیڈ کرتے اس نے کھڑکی کی طرف دیکھا جہاں بجلی کی چمک سے باہر کا منظر روشن ہوا تھا لان سنسان تھا جہاں بارش کے قطرے درختوں کے پتوں پر پڑتے عجیب ارتعاش پیدا کر رہے تھے۔۔۔۔

یااللہ ایک بار بچا لینا"۔۔۔۔"

تکیہ سائیڈ پر رکھتے اس نے زور سے آنکھیں میچی اور گھٹنوں کے گرد بازو پھیلائے دعا گو ہوئی تھی اس کی ٹانگیں خوف سے دھیرے دھیرے کانپ رہی تھی۔۔۔

جب اچانک باہر سے تیز آتی آواز کو سنتے اس نے آنکھیں مزید زور سے بند کی تھی نازک لب دانتوں تلے دبائے اس نے

کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا جو کھلا ہوا تھا تیزی سے بیڈ سے اٹھتے وہ دروازے کی جانب بڑھی جب اچانک پاؤں کارپیٹ میں اٹکنے سے وہ نیچے گری تھی اس کے بال کندھوں پر آبشار کی طرح پھیل گے۔۔۔۔

وہ ہمت کرتی واپس اٹھی دروازہ لاک کرنے ہی لگی تھی جب کسی نے مظبوط ہاتھ دروازے کے اندر دیتے اسے ایسا کرنے سے روکا تھا ہیر کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھی وہ تو بھول ہی گئی تھی وہ کیا کر گئی ہے دوپہر اور دوسرا شام سے ہوتی بارش نے اس کے اوسان الگ خطا کیے ہوئے تھے۔۔۔۔

دروازہ کھولو ہیر زویار"۔۔۔"

دانت کچکاتے وہ لفظ چبا چبا کر بولا تھا ساتھ دروازے کھولنے کی کوشش کی تھی ہیر اس کی اس قدر سخت آواز سنتے مزید سہم گئی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی پوری قوت لگاتے دروازے کو زور سے بند کیا کہ مقابل کا ہاتھ دروازے میں پسیج سا گیا تھا اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو سرخ ہو رہا تھا جہاں ایک جگہ خون اکھٹا ہوتا اسے سرخ بنا گیا تھا۔۔۔۔

اس نے سرخ آنکھیں لیے دروازے کو دیکھا جہاں سے تھوڑے سے کھلے دروازے سے ہیر کا زور لگاتا وجود نظر آ رہا تھا جو دروازے کو بند کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

ن۔ نہیں آپ میرے روم سے جائے"۔۔۔"

نفی میں سر ہلاتے خوف سے ہکلاتے اس نے دروازہ پھر سے زور لگاتے بند کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے روم میں انٹر ہو کر ایسی حرکت" کرنے کی یو بلڈی ہیل"۔۔۔۔؟؟

اس نے دروازے کو ٹھوکر لگائی تھی کہ دروازہ کھولا اور ہیر زویار دور جا کر گری تھی وہ جانتا تھا وہ گرے گی تبھی وہ ٹھوکر رسید نہیں کر رہا تھا اس نے زمین پر گری ہیر کو قہر برساتی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

م۔ میں بڑی مما کو بلالوں گی"۔۔۔۔۔"

خوف انکھوں میں لیے وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولی جب مقابل بھاری قدم اٹھاتے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

تم میں ہمت تو بہت آگئی ہے ہیر زویار لیکن تمھاری یہ ہمت" مجھے زہر لگ رہی ہے اپنی حرکت کا کیا جواز پیش کرتی ہو تم مجھے "۔۔۔۔

دوزانوں بیٹھے اس نے سختی سے ہیر زویار کے بازو کو دبوچے اسے اپنے ساتھ کھڑا کیا تھا ہیر نے اس کی سخت گرفت سے اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کی جس کی آنکھیں اسے دیکھتے اور اس کی حرکت کو یاد کرتے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس نے بغیر کچھ بولتے اسے اپنے ساتھ گھسیٹا تھا ہیر نے اس کے مظبوط ہاتھ پر ناخن گاڑھتے اس کی گرفت سے ہاتھ آزاد کروانا چاہا لیکن ناکام۔۔۔

اس نے سختی اسے اپنے ساتھ لے جاتے اپنے کمرے میں لا کر پٹخا تھا ہیر نے اپنی کلائی دیکھی جہاں اس کی انگلیوں کے نشان واضع ہو رہے تھے درد کی ایک لہر اس کے جسم میں پھیلی تھی۔۔۔۔۔

وٹ دا ہیل از دس تم میں تمیز ہے ہیر زویار کس چیز کا غصہ ہے" تم میں ہاں"۔۔۔۔

اس نے شدید غصے میں اپنی الماری کے پٹ وا کیے تھے پھر ان میں سے سارے ڈریس نکالتے اس کے قدموں میں پٹخے تھے کہ

وہ خوف سے پیچھے ہوئی تھی تیز بجلی کی چمک پر اس نے زور سے آنکھیں میچی۔۔۔۔

جواب دو تم نے ہی کیا نا یہ سب "۔۔۔۔"

اس نے سخت شعلہ بار نظروں سے ہیر کو دیکھا تھا جس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر قدموں میں پڑے سارے ڈریسز کو جو کہیں سے بھی اعوان خان کے تو نا لگتے تھے۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے روم میں آیا تھا شدید غصے میں اور شاور لینے وہ اتنی ٹھنڈ میں بھی ٹھنڈے پانی کے نیچے کھڑا ہوا تھا اسے اس چھوٹی لڑکی سے نکاح کسی طور منظور نہیں تھا جس کی باتیں بھی چھوٹی بچی

جیسی تھیں شاور کے نیچے کھڑے اس کے سلگتے اعصاب ٹھنڈے پانی کے پڑتے ڈھیلے پڑے تھے۔۔۔

باتھ روب پہنے وہ باہر آیا تھا گیلے بالوں میں ہاتھ چلاتے اس نے الماری کھولی تھی اور پھر اس کی آنکھوں دو پل کو حیرت پھیلی اور ساتھ ہی غصے کی شدید لہر اس کے دماغ میں اٹھی تھی۔۔۔۔۔

وہاں اس کے کپڑے نہیں تھے وہاں سارے کپڑے لڑکیوں کے تھے کچھ نائیٹی اور کچھ فراک ضبط سے اس کی گرفت الماری کے دروازے پر سخت ہوئی تھی اسے سمجھنے میں دیر ہر گز نہیں لگی تھی یہ کس نے کیا یہ بچکانہ حرکت کون کر سکتا تھا۔۔۔؟

یقیناً وہ چھوٹی لڑکی ہی ہو گی اس نے مجبوراً واپس وہی کپڑے پہنے تھے جو اتارے تھے اور فوراً اس کے کمرے کی جانب بڑھا تھا اور اب اسے گھسیٹتے وہ یہاں لائے اسے مکمل خوفزدہ کر گیا تھا

۔۔۔۔

کیا سوچ کر تم نے یہ سب کیا ہاں"۔۔۔۔۔"

اس کا بازو دبوچے وہ پھر سے غرایا تھا اس کی رگیں تن سی گئی ہیر نے نظریں اٹھائے معصومیت سے اسے دیکھا اعوان خان نے اس کی معصوم آنکھوں میں دیکھا وہ طنزیہ ہنسا تھا۔۔۔

اپنی یہ معصوم اداؤں سے تم مجھے بہلا نہیں سکتی ہیر زویار میں" ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو تمھارے حسن پر مر مٹے اور میں ادھار ہر گز نہیں رکھتا"۔۔۔۔

اس نے استہزاء انداز میں اسے سر تا پیر دیکھتے گرفت سخت کرتے کہا تھا ہیر کی آنکھیں توہین کے احساس سے سرخ پڑنے لگی تھی وہ فرسٹ ائیر میں جانے والی تھی وہ چھوٹی لڑکی تھی لیکن اتنی بھی نا سمجھ نا تھی کہ اس کی بات کا مطلب اس کے کچے ذہن کو سمجھ نا آئے اس نے سختی سے اعوان خان کو دیکھا۔۔۔۔

آپ کو میری جوتی بھی نا بہلائے اعوان خان"۔۔۔"

اس کا لہجہ سخت ہوا تھا اعوان خان نے دو پل اسے دیکھا ہیر زویار کا لہجہ آہستہ آہستہ بدل رہا تھا اس کی باتیں بہت بدل رہی تھی ایسے جیسے وہ بہت بڑی ہو۔۔۔

اس کی سزا تمھیں ضرور ملے گی ہیر زویار"۔۔۔۔۔"
اس نے تپش دیتے لہجے میں نظریں اس کے چہرے پر گاڑھے کہا اس کے لفظوں میں اس قدر تپش تھی کہ ہیر زویار کو اپنا آپ سلگتا محسوس ہوا تھا بجلی کی حد سے زیادہ تیز چمک پر ہیر نے خوف سے آنکھیں میچی۔۔۔۔!!

اعوان خان کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری اس نے ایک آئی آبرو آچکاتے کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں

عجیب تاثر تھا ایسے جیسے وہ ہیر زویار کو خوف سے آگے لے کر جانا چاہ رہا ہو۔۔۔۔!!

اس نے ہیر زویار کو پھر سے اپنے ساتھ باہر کی طرف گھسیٹا تھا وہ ڈریسز وہی پڑے رہ گے تھے وہ ایک بچکانہ سا بدلہ تھا ہیر زویار کی طرف سے کہ وہ اس سے اس قدر سختی سے بات کرتا تھا اور اب اس کے اس عمل کے بعد نجانے ہیر زویار کا لہجہ کس حد تک بدلتا !!۔۔۔۔

چھوڑو مجھے ورنہ بڑے پاپا کو بلالوں گی"۔۔۔"

وہ چیخی جا رہی تھی اس کے قدم باہر کی جانب بڑھتے دیکھ ہیر کی سانسیں سینے میں اٹک گئی ناچاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہے تھے۔۔۔۔

شوق سے بلاؤ اگر وہ آجائے تو میری طرف سے معذرت کرنا"

"۔۔۔۔

گہرا سانس بھرتے اس نے لاپرواہی سے کہا تھا ہیر نے دیکھا پورا گھر ہی تقریباً اندھیرے میں ڈوبا تھا جبکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ گھر میں کوئی نہیں ہے نکاح کا کچھ ضروری سامان لینے بڑی مما بازار گئی تھی اور شدید تیز بارش کی وجہ سے وہ وہی رک گئی تھی اور زویار صاحب اور شیراز صاحب بھی گھر نہیں تھے۔۔۔۔

د۔دیکھوم۔میں پھر سے ایسا نہیں کروں گی م۔میں شادی سے "
بھی انکار کر دوں گی پلیز اندر جانے دے "۔۔۔۔

اسے باہر نکلتے دیکھ ہیر زویار کے رہے سہے اوسان خطا ہو گئے تھے
خوف سے اس کا چہرہ سفید پڑنے لگا تھا جب اعوان خان نے اسے
لے جاتے لان کے وسط میں کھڑا کیا تھا۔۔۔۔۔

ایک بات تم اچھے سے یاد رکھنا ہیر زویار خان میرے پاس آنے "
پر تمھیں یہی سب ملے گا ایسی ہی کئی سزائیں تم ترس جاؤں گی دو
پل کی خوشی کے لیے اور دوسری بار یہ یاد رکھنا ہیر زویار خان میں
تمھارے لیے ایک پتھر دل انسان ہوں "۔۔۔۔۔

اس نے ہیر کا بازو چھوڑتے درشت لہجے میں کہا تھا صرف اس
لڑکی کی وجہ سے اس کے ڈیڈ اس سے اس طرح بات کر رہے

تھے اسے ہیر زویار خان پسند نہیں تھی تیز بارش نے دو منٹ میں ان دونوں کو پورا بھگا دیا تھا جبکہ آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے ہیر زویار خان اس کی جانب دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی !!۔۔۔۔

یہ وہ شخص تھا جس کی دلہن بننے کا خواب اس کے کچے ذہن میں سجایا گیا تھا اور یہ وہی شخص تھا جس کا دل صرف اور صرف ہیر زویار کے لیے پتھر کا ہے۔۔۔۔

وہ کئی لمحے اسے دیکھتی رہی وہ چھوٹی لڑکی تھی لیکن عنقریب اعوان خان نے اسے ایسی چوٹیں نصیب کرنی تھی کہ ہیر زویار

خان کو خود پر شک ہونا تھا کہ آیا واقعی وہ ایک چھوٹی لڑکی ہے ۔۔۔۔؟؟ یا یہ صرف ایک مذاق ہے۔۔۔

وہ پیچھے کی جانب قدم اٹھانے لگا تھا ہیر زویار خان بری طرح بھیگ رہی تھی جبکہ وہ پلٹ گیا بجلی کی تیز چمک پر ہیر زویار نے کانوں پر ہاتھ جمائے تھے اس نے اس شخص کو دور جاتے دیکھا جو اسے ایک چھوٹی سی غلطی پر یہاں چھوڑ گیا تھا کیا اسے اتنی نفرت تھی ہیر زویار سے۔۔۔۔؟؟

وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی تیز بارش میں وہ اندر جانا چاہتی تھی یہ اذیت ناک تھا اسے خوف محسوس ہو رہا تھا رات کے اندھیرے

نے اس کے اعصاب چٹخا دیے تھے قدموں سے جیسے جان نکلی

۔۔۔۔

م۔جھے اندر جانا ہے"۔۔۔"

وہ دروازے پر پہنچی تھی جب مقابل نے اس کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا وہ بند دروازے کو دیکھ رہی تھی کئی لمحے اس نے نفرت سے !!اب بند دروازے کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا وہ واقعی اس کی پسند تھا کیا واقعی اس نے ایسی پسند سوچی تھی ۔۔۔؟؟نہیں ہر گز نہیں

وہ بارش میں بھیگ رہی تھی آنسو بارش کے پانی کے ساتھ ملتے گالوں پر پھسل رہے تھے اس نے قدم پیچھے کو لیے تھے اسٹالر گلے میں جھول رہا تھا اس نے اوپر دیکھا وہ کمرے کی بالکنی میں کھڑا سگریٹ سلگاتے اسے استہزاء نظروں سے دیکھ رہا تھا ہیر زویار بس اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

تمھارا دل پتھر کا ہے نا اعوان خان تو یاد رکھنا ہیر زویار پانی کا وہ" قطرہ ثابت ہو گی جو اس پتھر میں شگاف ڈالتے اسے ریزہ ریزہ کر دے"۔۔۔۔۔

وہ چیخ کر بولی تھی اتنی تیز آواز میں کے شدید برستی بارش میں بھی وہ وہاں کھڑا اس کی بات واضع سن سکا تھا ہیر زویار کے قدم

اب تیزی سے پیچھے کی جانب اٹھ رہے تھے وہ گیٹ کراس کرتی باہر نکل گئی تھی گھر سے باہر اعوان خان کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے وہ سگریٹ وہی پھینکے کمرے سے باہر بھاگا تھا۔۔۔۔

وہ چھوٹی لڑکی اب اسے اپنے پیچھے خوار ہونے پر مجبور کرنے والی !! تھی۔۔۔۔

اعوان خان اس نے اس چھوٹی لڑکی کے ذہن کو عمر سے بڑا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔

وہ بھاگ کر گیٹ سے باہر نکلا بارش کے قطرے اس کے بالوں سے ہوتے چہرے پر برس رہے تھے وہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا اسے لیکن وہ وہاں نہیں تھی۔۔۔۔

وہ اب مسلسل بھاگنے لگا تھا۔۔۔۔



!!سر"۔۔۔"

اسد ڈرتے ڈرتے آگے بڑھا تھا اس نے ہچکچاتے اسے پکار جو لان میں بیٹھے اپنے خاص دوست کے ساتھ نجانے کون سے راز و نیاز کر رہا تھا۔۔۔۔

سر وہ میمونہ میم آئی ہے"۔۔۔۔"

لبوں پر زبان پھیرتے اس نے پھر سے اسے پکارا تھا جو ایک دم سائیڈ پر ہوا تو اسد کے گلے میں اس کے خاص دوست کو دیکھتے

جیسے گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی تھی وہ دو قدم پیچھے ہوا اس نے اس بھورے رنگ کے چھوٹے شیر کو دیکھا۔۔۔۔

جس کے آگے گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے جنہیں وہ کھا رہا تھا کایان سکندر نے آبرو آچکاتے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"!! سرو۔وہ میمونہ میم آئی ہے اور۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رک گیا اس نے بائیں آنکھ چھوٹی کرتے اسد کو دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو اور کیا۔؟؟

الفا انجوائے مائی بوائے"۔۔۔"

اس شیر کے اوپر ہاتھ پھیرتے وہ اسد کی جانب بڑھا تھا جو سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔

"تمھیں اچھے سے پتہ ہے نا اسد لوگوں کا اٹکنا مجھے زہر لگتا ہے"

"۔۔۔۔!! آگے بولو

ہاتھ دھوتے اس نے ٹاول سے ہاتھ صاف کرتے سخت آواز میں کہا تھا اسد نے تھوک نگلا۔۔۔

"سر وہ لڑکی جس نے اس دن پارٹی میں ہنگامہ کیا تھا اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا وہ ماری گئی!!"۔۔۔۔۔

اسد نے اس کا شیڈول اس کی جانب بڑھاتے ایک سانس میں کہا

اس نے ایک نظر شیڈول کو دیکھا پھر اسے واپس تھما دیا۔۔۔۔

اووـــ!! براہوا"ـــــ"

وہ آگے کی جانب بڑھ گیا اسد اس کے پیچھے تھا صبح ہی اسے یہ خبر ملی تھی کہ وہ لڑکی کہی جاتے ہوئے شدید حادثے کا شکار ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ وہی دم توڑ گئی۔۔۔۔۔

!! میڈیا سوال اٹھائے گا کہ یہ سب ـــــ"

اسد نے اس کی پشت کو دیکھا وہ لب بھینچے پلٹا تھا اس نے شدید تند و تیز نظروں سے اسد کو دیکھتے بائیں آبرو اچکایا۔۔۔۔

کیا میں تمھیں خونی لگتا ہوں اسد۔۔۔۔!! اور حسن زادیوں کو" میں صرف اپنی اداؤں سے گھائل کرنا پسند کرتا ہوں دوبارہ ایسی

بکواس مت کرنااور میڈیا کو سب کلئیر کرو میں پچھلے دو دن سے گھر پر ہوں میرا کیا تعلق بھلا اس میں۔۔۔؟؟

اس نے اسد کو دیکھتے درشتگی سے کہا تھا وہ جلدی سے اثبات میں سر ہلا گیا جبکہ کایان سکندر اندر بڑے سے ہال کی جانب بڑھ گیا تھا

۔۔۔۔۔

جہاں ایک لڑکی لال شارٹ فراک پر تنگ جینز پہنے اوپر جیکٹ وئیر کرے سامنے بیٹھی تھی اس کے شولڈر کٹ بال کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے کایان سکندر نے بائیں آبرو آچکاتے بائیں طرف سائیڈ سمائل پاس کرتے ہونٹوں کو گول کیا تھا۔۔۔۔۔

کایان بے بی یہ میں کیا سن رہی ہوں تم ایک لڑکی کے ساتھ "
پائے گے تھے "۔۔۔۔؟؟

میمونہ اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی تھی ساتھ ہی بڑی ادا سے
بال پیچھے کرتے اسے دیکھتے ہلکے غصے سے بولی تھی میمونہ اس کی
اکلوتی خالہ کی کزن تھی جس کے ساتھ اس کا رشتہ فکس ہوا تھا
!!۔۔۔۔۔

کیا اس میں میرا قصور ہے۔۔۔۔؟؟"

اس نے ماتھے سے بال پیچھے کرتے پینٹ کی پاکٹ میں ایک ہاتھ
ڈالتے کہا میمونہ دھیما سا ہنسی پھر نفی میں سر ہلاتی جا کر اس کے
گلے لگی تھی کایان سکندر نے کوفت سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"اسے میمونہ سے زیادہ مسلہ نہیں تھانا اس کا شادی کا کوئی پلان تھا
!!اسے بس اس چیز سے مسلہ تھا کہ میمونہ بہت بولتی تھی۔۔۔

"تم میرے ساتھ رہو تو ایسا کوئی ایشو کریٹ نا ہو تم سب کو بتا
کیوں نہیں دیتے میں تمھاری فیانسی ہوں"۔۔۔۔
میمونہ نے اپنی باریک انگلیاں اس کی گال پر پھیرتے کہا وہ
دھیرے سے ہنسا اس کے ہاتھ پکڑتے کمر پر لگاتے دباؤ دیا کہ اس
قدر تکلیف پر میمونہ پھیکا سا مسکرائی تھی جبکہ وہ گہرا مسکرا رہا تھا
!!۔۔۔۔۔۔۔

"تم بہت خاص ہو نا اس لیے میں نہیں چاہتا خاص چیز مجھ سے دور
!!ہو"۔۔۔۔۔

کچھ سوچتے اس نے اس کا ہاتھ چھوڑتے کہا میمونہ کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔

چلو ہم ڈنر باہر کرے گے آج تم مجھے منع نہیں کر سکتے کایان"

"۔۔۔

اس نے اس کا بازو دبوچے کہا تھا کایان سکندر نے بے زاری سے اپنی بازو کو دیکھا پھر کندھے آچکاتے اسے خود سے دور کرتے باہر کی جانب بڑھا میمونہ خوش ہوتی اس کے پیچھے بھاگی تھی

!!۔۔۔۔۔

وہ ایک ریسٹورنٹ کے سامنے رُکے تھے اسد نے باہر نکلتے گاڑی کا دروازہ کھولا جب وہ بڑی شان سے باہر نکلا تھا وائٹ جو گرز میں

مقید پاؤں، ماتھے پر بکھرے بال، منہ پر لگا ماسک اور آنکھوں پر گلاسز، وائٹ ٹی شرٹ پر بلیو جینز اور بلیک جیکٹ پہن رکھی تھی وہ !! نہیں چاہتا تھا لوگ اسے پہچانے۔۔۔۔۔

میمونہ اس کے ساتھ اندر کی جانب بڑھی اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسد اور باقی سکیورٹی کو ریسٹورنٹ سے تھوڑے فاصلے پر رک کر انتظار کرنے کا بولا اور خود اندر کی جانب بڑھ گیا !!۔۔۔۔۔

وہ اندر بڑھا تھا وہاں کئی لوگ موجود تھے میمونہ کو وہی روکے وہ خود آگے بڑھا تھا کاؤنٹر پر جاتے اس نے سامنے کھڑے آدمی کو

دیکھا تھا جو بلیک ڈریس میں تھا شاید وہ منیجر تھا جو وہاں کھڑے کسی کو ہدایت دے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ بلند کیا جب کندھے سے کچھ مس ہونے پر اس نے " سر گھوما کر دیکھا وہ ویٹر س پلٹی اس نے مقابل کو دیکھا۔۔۔۔

معذرت سر "۔۔۔۔"

وہ سبز کانچ آنکھیں اس پر ٹکائے بولی تھی اور آگے بڑھ گئی اس کے چہرے پر بلیک ماسک تھا کایان سکندر نے پھر سے بائیں آبرو اچکایا۔۔۔۔۔

منیجر "۔۔۔۔۔"!!

اس نے کرخت لہجے میں منیجر کو پکارا تھا جو کاؤنٹر پر کھڑا تھا اس کی جانب دیکھا اس کے ماتھے پر بل تھے کایان سکندر نے گلاسز آنکھوں سے ہٹاتے ماسک تھوڑا سا نیچے کھسکایا تھا منیجر اسے وہاں دیکھ حیران ہوتا اس کی جانب بڑھا اب اس کے ماتھے پر بل نہیں تھے اس کے چہرے پر خوشی تھی۔۔۔۔

سر آپ یہاں"۔۔۔۔"

وہ خوشی سے بولا کایان سکندر نے ایک نظر اس ویٹر کی پشت کو دیکھا وہ بائیں جانب سائیڈ سمائل سے مسکرایا آنکھیں چمک گئی

۔۔۔۔۔

ابھی کے ابھی اپنا پورا ریسٹورنٹ خالی کراؤں"۔۔۔۔"

اس کی نظریں اب بھی اس ویٹرس کی پشت پر تھی جو کسی ٹیبل پر کچھ آڈر لے رہی تھی مینجر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر ریسٹورنٹ میں موجود کئی کسٹمر کو۔۔۔۔

"سوری سر لیکن یہ اتنے کسٹمر۔۔۔۔!!

وہ منمنایا تھا اس نے ذرا سی نظر اس ویٹرس کی پشت سے ہٹائی اور مینجر کو دیکھا اس کی آنکھوں پر اب گلاسز نہیں تھے لیکن ہاں اس کی آنکھیں سپاٹ تھی۔۔۔۔

"چار گنا زیادہ پیسہ دوں گا ابھی کہ ابھی ریسٹورنٹ خالی کراؤں اور اپنے تمام سٹاف کو یہاں جمع کرو"

اس نے پلٹ کر دیکھا وہاں وہ ویٹرس نہیں تھی وہ لب دبا گیا تھا منیجر کی آنکھیں چمک اٹھی تھی اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا

۔۔۔۔

اور اگلے دس منٹ میں لوگوں کے کئی بار پوچھنے اور مختلف باتوں کے باوجود وہ ریسٹورنٹ خالی ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

میمونہ نے حیرت سے اسے دیکھا پھر اس کی طرف دیکھ مسکرائی اسے لگا وہ سب کایان سکندر نے اس کے لیے کیا تھا کیا واقعی ایسا تھا۔۔۔۔۔؟؟

کایان سکندر جو صرف خود کے لیے جیتا تھا کیا وہ ایسا کچھ کر سکتا تھا دوسروں کے لیے۔۔۔۔۔!؟

سر سٹاف آگیا ہے"۔۔۔"

کاؤنٹر کے پاس کھڑے ہوتے سٹاف کو دیکھتے اس کی نظریں ایک جگہ جم گئی تھی اس نے ماسک ہٹایا پورے سٹاف کے چہروں پر حیرت کے ساتھ خوشی ابھری تھی لیکن وہاں دیکھا کس نے تھا کم از کم کایان سکندر نے تو نہیں اس کی نظریں بس ایک منٹ کے لیے اس ویٹرس سے ہٹی تھی صرف ساٹھ سیکنڈ کے لیے

!!۔۔۔۔۔۔

وہ اب بھی اس ویٹرس کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پر ماسک تھا اور سر پر حجاب ویٹرس کی ڈریس میں اس کا سراپہ اتنا واضع نہیں تھا یا شاید اس نے ہونے نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے دیکھتے جہاں سب کی نظروں میں حیرت اور خوشی کی چمک پیدا ہوئی تھی وہی وہ سبز آنکھیں پہلی حیرت اور پھر غصے سے بھر گئی تھی پھر ان آنکھوں میں عجیب سا تاثر پیدا ہوا نا قابل بیان سا اس نے آنکھیں ترچھی کر کے سامنے دیکھا جس کی نظریں اب بھی اسے خود پر محسوس ہوئی۔۔۔۔!

فجر کو اس کی نظروں کی تپش وہ چمک عجیب سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

کایان سکندر نے وہے پڑے ایک ٹیبل کے آگے سے چیئر اٹھائی اور قدم قدم چلتا کاؤنٹر کی جانب بڑھا جبکہ فجر کے گلے میں گلٹی ابھری تھی اس نے تھوک نگلا اور پھر سے آنکھیں ٹیڑھی کرتے

اسے دیکھا جس نے چیئر بلکل اس کے پاؤں کے پاس زور سے الٹی رکھی کہ وہ اچانک ڈر سے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔۔!!

وہ چیئر پر بیٹھا اور بازوؤں کو چیئر کی پشت پر ٹکائے وہ اب بھی اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا وہ پورے بیس منٹ سے اسے ہی دیکھ رہا تھا صرف اسے۔۔۔۔۔!!

کایان سکندر جو خود اٹھ کر پانی کا گلاس نا لے وہ خود چیئر اٹھا کر لاتے اسی کے پاس رکھتے بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

منیجر اپنے پورے سٹاف کو چھٹی دو سوائے ان کے "۔۔۔"!!

اس نے باقاعدہ دو انگلیاں اٹھاتے فجر کے وجود کی جانب کی تھی

فجر کو یکدم اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا اس نے ایک پل کو مینیجر

کو سپاٹ چہرے سے دیکھا اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!شیف کو بھی"۔۔۔"

اس نے مینجر کو پھر سے کہا تھا لیکن نظریں اس کی شہد رنگ

آنکھیں اب بھی فجر پر ٹکی تھی فجر کو الجھن سی محسوس ہوئی تھی

اس نے ہاتھوں کی انگلیاں چٹخائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کرسی سے اٹھا اور دو قدم اس کی جانب بڑھاتے وہ بلکل اس کے پاس کھڑا ہوا تھا اتنا کے اس کے جسم سے اٹھتی حرارت سے فجر کو اپنا ہتھیلیاں بھیگتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

فجر نے قدم مزید پیچھے لیا وہ کاؤنٹر سے چپک کر کھڑی ہوئی سارا سٹاف جا چکا تھا مینجر شیف کو چھٹی دینے گیا تھا وہاں دور ٹیبل پر میمونہ بیٹھی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے اور اس کے درمیان ایک قدم کا فاصلہ مٹائے کاؤنٹر پر دائیں بائیں ہاتھ جما کر اس کی جانب جھکنے لگا تھا اس کے لبوں کے بائیں کناروں پر مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں چمک فجر کاؤنٹر پر جھک سی گئی تھی اسے اپنی کمر پر کاؤنٹر کی نوک چبھتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

میں تمھیں پہچان نہیں پاتا حجابن۔۔۔۔!! کبھی بھی نہیں نا"
!!لاکھوں کروڑوں کے درمیان نا ایک دو کے درمیان۔۔۔

اس نے سرد لہجے میں کہا فجر کو اپنا سانس اٹکتا محسوس ہوا کہ وہ اس کی جانب مزید تھوڑا جھکا سانسوں کی تیز تپش پر فجر کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔۔۔۔۔۔

!!لیکن تمھاری آنکھیں مجھے شک میں ڈالتی ہے"۔۔۔۔"
وہ ویسے ہی جھکے اس کی سبز آنکھوں کو دیکھتے تمسخر سے بولا یا شاید
!!فجر احسان کو یہی لگا تھا کم از کم۔۔۔۔۔۔

لیکن زیادہ مسلہ پتہ کیا ہے...؟؟ہزاروں آنکھیں ایسی ہے لیکن میرے چہرے کو دیکھتے صرف تمھاری ان آنکھوں میں پیدا ہونے والے تاثرات مجھے تمھیں لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں کے درمیان بھی پہچاننے پر مجبور کر دیتے ہے"۔۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں پر پھونک مارتے اس کی پلکوں کی لرزش کو دیکھتے پھر سے ہنسا فجر نے نظریں پھیری اور کایان سکندر کو یہ ناگوار گزرا تھا وہ دوسری بار اس سے نظریں ہٹا گئی تھی جیسے دیکھنے کو دنیا ترستی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!وہ سائیڈ ہوا تھا۔۔۔۔

پھر جا کر میمونہ کے پاس چیئر پر بیٹھا منیجر اس کے پاس آیا تھا

سر شیف نے کچھ ڈشیز بنالی تھی میں سرو کروا دیتا ہوں"

---"!!

منیجر ہاتھ باندھے بولا تھا اس نے نفی میں سر ہلایا

ویٹرس کو ادھر بلاؤ"---"

اس نے درمیانی دو انگلیوں سے کہا تھا منیجر نے فجر کو اشارہ کیا تھا جو سر جھکائے ہاتھ باندھے آگے کو بڑھی اسے سمجھ نہیں آئی

کیااس کی آنکھوں میں ابھرنے والے تاثرات ایسے تھے کہ کایان سکندر اسے کھربوں میں بھی پہچان لے۔۔۔۔۔؟؟

وہ یہاں سے جاناچاہتی تھی لیکن نہیں جاسکتی تھی اگر جاب چلی گئی تو تائی اس کی شادی اکرم سے کروادی ابھی تو پیسوں کو دیکھتے وہ خاموش تھی کچھ۔۔۔۔!!

یہاں جو سب سے سستی ڈش ملتی ہے میرے لیے وہ لاؤ جو" صرف دو سو روپے میں ہو"۔۔!!

اس نے باقاعدہ فجر کو دیکھتے کہا تھا اس کے لہجے میں واضع نخوت تھی فجر نے بے ساختہ سر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی آنکھیں اس کی چہرے پر ٹک گئی منیجر حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔!!

جو اتنے مہنگے ریسٹورنٹ میں آئے چار گنا زیادہ رقم دیتے اسے بک کیے بس دو سو کی ڈش مانگ رہا تھا۔۔۔۔!!

اور پھر اسے اس بات کا علم نہیں تھا وہ کایان سکندر تھا جس کا ہر کام انوکھا اور عجیب ہوتا تھا وہ وہاں لا کر گاڑھتا تھا جہاں انسان شرمندگی سے مر جائے۔۔۔۔!!

اس نے تمسخر نظروں سے فجر کو دیکھا اسے صاف معلوم ہوا تھا کہ وہ اس کی غریبی کا مذاق اڑا رہا تھا وہ دو سو کے نوٹ کا مذاق اٹھا رہا تھا جو فجر رضوان نے اسے گھر جانے کو دیے تھے جنہیں وہ پھاڑ کر پھینک چکا تھا۔۔۔۔

اور میرے لیے یہ ڈش یہ تیار کرے گی"۔۔۔۔"

اس نے فجر کو پھر سے دیکھا جس کی آنکھوں میں پھیلی نمی پر کایان سکندر کی آنکھیں چمک گئی تھی۔۔۔

💖💖

تمھاری اوقات ہی کیا ہے میرے سامنے"۔۔۔۔؟؟"

وہ شدید غصے سے چلایا کہ بورڈ کے ساتھ لگے وجود نے کانپتے ہاتھ کانوں پر جمائے تھے آنکھیں زور سے میچی تھی جبکہ وہ تو جیسے پاگل ہوا ڈائس کو شدید جھٹکے سے زمین بوس کر چکا تھا۔۔۔۔

تمھیں کس نے اتنی اجازت دی یمن وحید کے میری نسلوں" تک جاؤ تم"۔۔۔؟؟

دانت کچکاتے ایک اور جملہ اس کا لہجہ آگ برسا رہا تھا جبکہ یمن کو وہاں کھڑے رہنا مشکل لگنے لگا تھا اس کی ٹانگیں شل ہوتی کانپنے لگی تھی۔۔۔۔!!

میرے باپ تک جانے کی تمھاری ہمت کیسے ہوئی"۔۔؟؟"

اس نے آگے بڑھتے شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھتے اس کے چہرے کے قریب بورڈ پر زور سے پنچ مارا تھا غصہ تھا کہ سوا نیزے پر پہنچا ہوا تھا جو اس کی برداشت سے باہر تھا اور اس غصے کی وجہ۔۔۔!! یمن وحید تھی ایک غریب سی عام سی لڑکی

۔۔۔۔!!

"ت۔تم ن۔نے میرے س۔ساتھ غلط کیا ہے اس کے بارے میں کیا کہو گے تم"۔۔۔۔؟؟

ناچاہتے ہوئے بھی اس کے الفاظ لڑکھڑا گئے لہجہ یک دم گھبرا سا گیا تھا اس کے لہجے کی گھبراہٹ کے پیچھے جازب کمال کی اس پر ٹکی حد درجہ ہوتی سرخ آنکھوں کا کمال تھا وہ لب بھینچ گئی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر گرے۔۔۔۔۔۔۔

"غلط۔۔۔۔؟؟ وہ طنزیہ ہنسا اور پھر اس کا قہقہہ پورے کلاس روم میں گونجا تھا یوں جیسے وہ کوئی پاگل ہو یمن نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

تو پھر اس کاروائی کو دینے کے لیے ایک نیا نام سوچ لو جو میں"
!!اب کرنے والا ہوں تمھارے ساتھ"۔۔۔۔

اس کے کانپتے وجود کے دونوں طرف اپنے کسرتی بازو سختی سے رکھتے وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ تیوری چڑھائے بولا اس کے لفظوں سے جیسے زہر ساٹپک رہا تھا خوف کی آخری حد

!!۔۔۔

یمن نے بھیگی پلکیں اٹھا کر اس سخت دل انسان کو دیکھا وہ کئی لمحے
!!اسے دیکھتی رہی اسے لگا۔۔۔

جیسے کوئی پاگل مریض پاگل خانے سے بھاگ کر آکر اس کے سامنے کھڑا اسے ڈرا رہا ہے وہ سامنے ایک قدم کے فاصلے پر کھڑا شخص عجیب تھا۔۔۔۔!!

"ت۔تم۔۔۔۔!!"

وہ بامشکل ایک لفظ بول پائی تھی جب اس نے سختی سے اس کے لبوں پر انگلی جمائی یمن نے نظریں نیچے کیے دیکھا اس کی انگلی یمن وحید کے لبوں سے بس ایک انچ سے بھی کم فاصلے پر تھی کہ وہ کچھ بھی بولتی تو اس کے ہونٹ جازب کمال کی انگلی کو چھو جاتے وہ لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر گئی تھی۔۔۔۔

"شششش۔۔۔۔!!

گھٹیا اولاد پتہ ہے کیسی ہوتی ہے۔۔۔؟؟ تمھیں نظارہ کر لینا چاہیے"۔۔۔۔

اس کا لہجہ سرسراتا ہوا تھا یمن کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی وہ اس کے سامنے مظبوط بننا چاہتی تھی لیکن اس وقت اس کا پاگل پن دیکھ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ چند لفظ بھی اپنے منہ سے بول لے۔۔۔!!

ابھی کے ابھی کچھ بھی کر و پوری یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس " یونیورسٹی سے جانے چاہیے ورنہ کل تمھاری یونیورسٹی کے گیٹ پر تالا لگا ہوا ہو گا"۔۔۔۔

اس نے بورڈ سے بازو ہٹاتے نمبر ملاتے کسی کو کال کی تھی اس کے قدم یمن وحید سے دور ہو گے تھے وہ اب کلاس روم کے ڈور کی طرف جا رہا تھا لہجہ سرد اور پر اسرار سا تھا۔۔۔۔!

اس کی بات پر یمن وحید نے جھٹکے سے گردن موڑے اس کی طرف دیکھا اس کے پاؤں بری طرح کانپ رہے تھے وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی لیکن قدم آگے چلنے سے انکاری تھے ۔۔۔۔۔!!

اس نے ڈائریکٹ پرنسپل کو کال کی تھی یمن وحید کی سسکی کلاس میں گونجی اس نے بار بار پلکیں جھپکائیں آنسوؤں کو پیچھے دھکیلنا چاہا تھا منہ پر ہاتھ جماتے اس نے اس شخص کی پشت کو دیکھا جو اسے دھندلائی سی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔!!

!!کاش وہ اس سے کبھی نا ملی ہوتی کاش۔۔۔۔

اس کے دل نے شدت سے چاہا بس چند بار کی ملاقات نے اسے کہاں لا کر کھڑا کر دیا تھا اس کے سر سے چھت چھین لی تھی اس شخص نے اسے کھلے اسمان کے نیچے چھوڑ دیا۔۔۔۔!!

اس کی محنت پر قبضہ جمایا گیا اور اب وہ اکیلی اس کلاس میں اس شخص کے ساتھ بند تھی جس کا دماغ ہر وقت گھوما رہتا تھا

۔۔۔۔۔!!

"تو پھر ساری رات بہت ہے تمھاری سوچ کے لیے۔۔۔!! میں تمھاری طرف سے دیے گے نئے لقب کا انتظار کروں گا"۔۔۔

اس نے گردن دائیں جانب ہلکی سی جھٹکی اس کی کالی آنکھیں جو کناروں سے سرخ تھی وہ چمک اٹھی گہری پراسرار آنکھیں !!۔۔۔

یمن وحید کہی لمحے کھڑی اس کی آنکھوں میں دیکھتی رہی تھی وہ کیا کرنے والا تھا اس کے ساتھ وہ سمجھ نہیں پائی تھی جب جازب کمال کے قدم پیچھے کی جانب اٹھے۔۔۔۔۔ !!
اب اس کے لبوں کے بائیں کنارے پر سائیڈ سمائل تھی جبکہ اس کی کالی آنکھیں اب برف کی طرح سرد پڑنے لگی تھی۔۔۔ !!

ن۔ نہیں۔ت۔ تم"۔۔

وہ بہت آہستہ سے بولی تھی بہت ہی آہستہ سے کہ جازب کمال نے بس اس کے ہلتے لب دیکھے تھے ان کی آواز۔۔۔!! وہ سن ہی نہیں پایا تھا۔۔۔

تم ایسا نہیں کر سکتے "۔۔۔"

اسے روم سے باہر نکلتا دیکھ وہ پوری ہمت لگاتے پوری قوت سے چلائی اس کے لبوں پر موجود سائیڈ سمائل شیطانی مسکراہٹ میں ڈھلی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی۔۔۔۔۔

یہ پہلی سیڑھی ہے گھٹیا پن کی۔۔۔!! گھٹیا اولاد کی طرف" سے تمھیں پہلا تحفہ "۔۔۔۔

دروازہ کے وسط میں کھڑے اس کے لہجے میں پراسراری کے ساتھ استہزاء پن بھی صاف واضع تھا۔۔۔

!!قبول کیجئے"۔۔۔۔"

وہ ٹھہر کا بولا دانت پر دانت جمائے آنکھوں میں وہی پرانی چمک لیے۔۔

اس کی بات پر یمن وحید کے قدم آگے بڑھے وہ آگے کی جانب تیزی سے بھاگی تھی جب جازب کمال نے دروازے اس کے منہ پر باہر سے بند کیا۔۔۔!!

وہ بند دروازے کو دیکھتی گئی کئی لمحے۔۔۔!! وہ بول نہیں پائی تھی اب تک تو اس کی کال سے یونیورسٹی خالی ہو چکی ہو گی دوپہر

کے اس پہر وہ اس کمرے ہی کیا پوری یونیورسٹی میں اکیلی تھی

!!۔۔۔۔

کیا ہی خوفزدہ سوچ تھی اس کے ہاتھ کانپ اٹھے تھے وہ باہر کھڑا تھا ببل گم نکالتے منہ میں ڈالی دروازے کے ساتھ لگے بازو باندھے سینے پر فولڈ کیے وہ سننا چاہتا تھا یمن وحید کی سسکیاں اس کی آواز۔۔۔!! یا پھر اس کی ٹوٹی بکھری آواز۔۔۔۔!!

!!دروازہ کھولو پلیز۔۔۔۔"

اس نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ بجایا تھا اس کی آواز باہر کھڑے جازب کمال کی سماعتوں سے ٹکرائی اس نے آنکھیں بند کی وہ گہرا مسکرایا۔۔۔!!

جازب کمال دروازہ کھولو۔۔ت۔تم ا۔ایسا نہیں کر سکتے کوئی"
!ہے دروازہ کھولو"۔۔۔۔

خالی کمرے میں اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہوا تھا وہ یہاں اکیلی تھی
اور یونیورسٹی کے بارے میں طالبات کو قیاس آرائیاں کیا کرتے
ہیں وہ اس کے ذہن کے دریچے پر یک دم سے ہی چھائیں تھیں
!!۔۔۔۔

دن، ہفتہ، تاریخ، یکم چار نومبر، سال، دو ہزار"
تیئیس"۔۔۔۔۔۔۔!!تم نے پہلی بار مجھ سے پلیز بولا ہے اب
آگے کی تاریخ تم یاد رکھنا جب تم میرے قدموں میں گروں
!!گی"۔۔۔۔

وہ ویسے ہی سینے پر ہاتھ باندھے بولا تھا اس کی آواز سن یمن وحید کا سانس کچھ پل کے لیے درست ہوا وہ وہاں موجود تھا اس کا ڈر بس کچھ پل کے لیے زائل ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

یمن وحید نے اس کے بھاری قدموں کی چھاپ کھڑکی کی طرف سنی تھی وہ فوراً اس جانب بڑھی اس نے کانچ کی کھڑکی سے دیکھا وہ سامنے کھڑا تھا سخت دل انسان۔۔۔!!

تم نے ثابت کر ہی دیا نا گھٹیا انسان ہو تم"۔۔۔"
اسے سامنے کھڑکی کے پار دیکھتے یمن وحید نے شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھا یوں جیسے سامنے کھڑے سخت دل انسان کو پرواہ ہو اس کی۔۔۔۔!!

ابھی نہیں ابھی بہت کچھ پڑا ہے آہستہ آہستہ دھیرے "
دھیرے تڑپ تڑپ کے "۔۔۔!! جب تمھارے لبوں سے
جازب کمال ایک سخت دل، گھٹیا انسان ہے تب۔۔۔!! تب
شاید ثابت ہو تمھاری کہی باتیں "۔۔۔۔

وہ دائیں آبرو آچکا کر لطف اندوزی سے بولتا ببل گم چبا رہا تھا اس
نے گردن گھوما کر دیکھا دور سے پروفیسر کمال ادھر ہی آرہے
تھے وہ جانتا تھا وہ نہیں گے ہو گے اور وہ ان سے بدلحاظی کسی
!! قیمت پر بھی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا نام لو۔۔۔!! مجھے یاد کرو "۔۔۔"

وہ دھیرے سے ہنسا ساتھ دائیں آنکھ اسے دیکھتے ونک کی تھی کہ یمن اسے دیکھتی رہی جب تک کے وہ کھڑکی سے اوجھل نہیں ہو گیا تھا دور سے ہاتھ ہلاتے وہ پروفیسر کمال کی طرف بڑھا۔۔۔

"چاچو۔۔۔"

اس نے دروازے سے گزرتے بلند آواز میں کہا وہ یمن وحید کو تڑپانا چاہتا تھا اس سے آخری امید بھی چھین لینا چاہتا تھا۔۔۔

"پروفیسر۔۔"

وہ زور سے دروازہ بجاتی چلائی تھی ایک پھندا سا اسے اپنے گلے میں اٹکتا محسوس ہوا۔۔

یمن کہاں ہے"۔۔"

پروفیسر کمال تک وہ بھاگ کر پہنچا تھا پھر ہاتھ ان کے کندھے پر بڑی بے تکلفی سے رکھا۔۔۔

میرا موڈ خراب تھی تو پوری یونیورسٹی کو چھٹی دے دی اب" لوگ مجھے دعائیں دے گے تھوڑا ثواب کمانا چاہیے ناوہ بھی چلی گئی ہو گی"۔۔۔۔

وہ انہیں لیتے پلٹا تھا پھر تھوڑی اونچی آواز میں بولا آگے بڑھتے پروفیسر کمال نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا وہ نرم انداز میں مسکرایا!!۔۔۔

یوں جیسے وہ ہمیشہ اچھے کام کرتا ہو۔۔۔

جازب کمال میرے بھائی کے بیٹے ہو تم میں تمھارا بیٹا نہیں"
ہوں کہ تمھیں یہ نمائشی مسکراہٹوں میں پھنس جاؤ"۔۔۔
اس کا ہاتھ اپنے کندھے کے گرد سے ہٹاتے وہ شاکی لہجے میں اس کے ساتھ چلتے بولی وہ انہیں کلاس روم سے کافی دور لے آیا تھا حتی کے سامنے یونیورسٹی کا گیٹ تھا اور وہ اب پر سکون تھا وہ شخص کیا تھا۔۔۔؟؟

توبہ توبہ چاچو میری اولاد ایسی نہیں نکل سکتی اللہ معاف کرے"
اتنا بڑا صدمہ میں برداشت نہیں کر سکتا"۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے ان کے چہرے کو دیکھتے فکر مندی سے بولا کہ پروفیسر کمال نے وہی ٹھہر کر اسے تند نظروں سے گھورا۔۔۔

بیٹا جی باپ کو گھورتے ہو شرم ورم بیچ کھائی ہے کیا"۔۔۔۔۔"
اس نے پلٹ کر پروفیسر کمال کو دیکھتے ہوئے کہا اپنی بات کے اختتام پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں شرارت صاف تھی۔۔۔۔

پروفیسر کمال کو وہی کھڑے کھڑے ہاتھ جوتے کی طرف لے جاتے دیکھ وہ وہاں سے آگے سرپٹ بھاگا تھا۔۔۔

!!میری اولاد خانہ خراب"۔۔۔"
وہ یونیورسٹی کے گیٹ سے باہر نکلا تھا جبکہ پروفیسر کمال دانت پیستے تیز قدموں سے اس کے پیچھے گے تھے۔۔۔۔!!

وہ سمجھ نہیں پائے تھے کہ اچانک اس کا غصہ اڑن چھو کیسے ہو گیا تھا جس قدم وہ غصے میں تھا وہ کم کیسے ہو گیا جبکہ وہ نہیں جانتے تھے وہ کیا کارنامہ سر انجام دے کر آرہا تھا وہ انہیں بات سے پھٹکا چکا تھا۔۔۔۔!!

اور کسی کو بھٹکا دینا تو چٹکیوں کا کھیل تھا اس کے لیے۔۔۔۔!!



ڈر کے سائے اس کے چہرے پر اب بھی موجود تھے بے شک وہ گہرے نا تھے لیکن ان کے عکس صاف واضع تھے اس نے ہلکے سے دروازہ کھول کر سر باہر نکال کر جھانکا باہر چھوٹے سے لاؤنج میں وہ اس کی پشت دیکھ پائی تھی۔۔۔۔۔۔۔!!

جو فون پر کسی سے سختی سے بات کر رہا تھا قلب کا سانس سینے میں اٹکا وہ کہاں سخت لہجوں کی عادی تھی لیکن ان چند دنوں میں لوگوں نے اسے کئی لہجوں سے متعارف کروایا تھا جو اس کے ننھے سے دل کے لیے ٹھیک ثابت تو ہر گز نہیں ہوئے تھے۔۔۔۔

جلد از جلد خبر لگاؤ وہ کہاں پر ہے؟؟؟ ایسے کیسے وہ ہوٹل" سے غائب ہو گیا کیا کالا جادو سمجھا ہوا ہے اسے"۔۔۔۔۔۔۔

وہ ذرا بلند آواز میں غرایا تھا کہ قلب نے ڈر کر فوراً سے دروازہ بند کرنا چاہا جب دروازہ سر سے ٹکرایا سسکی اس کے لبوں سے آزاد

ہوئی تھی جب اسیر عالم نے فون کام سے ویسے ہی لگائے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔!!

قلب نے نظریں زمین سے اٹھا کر سامنے دیکھا وہ دھیرے سے شرمندگی سے مسکرائی پھر جلدی سے سر اندر کرتے دروازہ زور سے بند کیا اس کی حرکت پر وہ زیر لب مسکرایا۔۔۔۔!!

"جتنی جلدی ہو سکتا ہے پتہ لگاؤ اس کا اب مزید خطرہ نہیں اٹھا سکتے ہم"۔۔۔۔!!

اس نے کہتے ہی کال بند کرتے موبائل پاکٹ میں ڈالا قدم کمرے کی جانب بڑھے تھے دروازے کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے دروازہ پر دستک دی۔۔۔۔!!

معزز محترمہ قلب۔۔۔!! برف کی شہزادی کیا میں اندر آسکتا"
ہوں"۔۔۔
اس نے ہلکے سے دستک دی تھی اس کا لہجہ حد درجہ نرم تھا وہ پہلی
بار کسی سے یوں مخاطب ہوا تھا۔۔۔

اندر داخل ہوتے راشی نے اس کی بات اور لب و لہجہ سنتے کان
میں انگلی ڈالے نادیدہ گرد کو باہر نکالنا چاہا اسے لگا اس نے غلط سن
!! لیا ہے آفیسر اسیر عالم اور اتنا نرم لہجہ۔۔۔۔

معزز آفیسر اسیر عالم کیا میرے کان سلامت رہ پائے گے "
" آپ کے اس لہجے کو سننے کے بعد

دو قدم اندر لاؤنج میں بڑھاتے راشی نے دو بار آہستگی سے پلکیں جھپک کر ہاتھ باندھ کر نہایت ادب سے پوچھا تھا اسیر عالم نے پلٹ کر اسے کے جھکے سر کو دیکھا۔۔۔!!

وہ لب بھینچ گیا تھا وہ ایک ایسا آفیسر تھا جس نے کبھی نرم لہجے میں بات کرنی سیکھی ہی نہیں تھی اس کے مطابق لہجہ ہمیشہ سخت ہونا چاہیے۔۔۔!!

چاہے سامنے والا کوئی بھی جینڈر سے ہو۔۔۔!!

اور آج وہ ایک لڑکی کو معزز محترمہ کہہ کر پکار رہا تھا اور پھر دوسری چونکنے والی بات وہ اس سے اجازت مانگ رہا تھا اپنے ہی گھر کے کمرے میں داخل ہونے کی۔۔۔۔

تمھارے کانوں میں پگلا ہوا سیسہ بروقت انڈیلا جائے گا آج" سے بلکہ ابھی سے تمھیں تمھاری ڈیوٹی سے ہٹا کر میشن پوسیبل ٹیم میں ایڈ کیا جاتا ہے"۔۔۔۔۔

وہ تسلی سے بولا تھا راشی نے فور آ عزت واحترام ایک طرف رکھتے نا میں گردن ہلائی اور اس کی جانب بڑھا پھر قدم وہی روکے اس نے ایک آنکھ چھوٹی کرتے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ایک لڑکی سے اجازت مانگ رہے ہے آپ۔۔۔! میں ڈاکٹر کا"
انتظام کروں"۔۔۔۔

اپنا دھیان ہٹتا دیکھ وہ فوراً سے پہلی بات پر آیا تھا اسیر عالم نے سرد نظروں سے اسے دیکھا جبکہ وہ ایک آنکھ چھوٹی کیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ڈری ہوئی ہے اس لیے بکواس بند رکھو"۔۔۔"
دانت کچکاتے وہ ضبط سے آہستگی سے بولا کہ وہ کمرے کے پاس ہی کھڑا تھا اور ہلکے اور محتاط انداز میں دروازے کا کھلنا وہ نوٹ کر چکا تھا۔۔۔۔

سب لڑکیاں ہی اب کی خونخوار آنکھوں کو دیکھ ڈر جاتی ہے اور "
آپ انہیں مزید ڈرانے کا فریضہ اچھے سے انجام دیا کرتے ہے
معزز آفیسر "۔۔۔۔

راشی کی نظریں اب بھی اس کے اوپر تھی جبکہ اسیر عالم کی
آنکھوں میں اب چھاتی پر اسراریت پر راشی دو قدم پیچھے ہوا
۔۔۔۔۔!!

یہ خبر تو بریکنگ نیوز ہے آفیسر اسیر عالم اپنے گھر کیا اپنے "
کمرے میں لڑکی لے کر آئے ہے
بدلے بدلے میرے سرکار نظر آتے ہے
!! مجھے تو گڑبڑ کے آثار نظر آتے ہے۔۔۔۔۔

وہ ہانک لگاتا پیچھے کو قدم بڑھا گیا تھا وجہ اسیر عالم کا اپنی گن کی طرف جاتا ہاتھ تھا اور اسے پورا یقین تھا کہ اسیر عالم اسے اس گن سے اڑانے میں دو سیکنڈ نہیں لگائے گا۔۔۔۔

اگر میشن پوسیبل پر مجھے ہٹا دے تو میں سوچوں گا کہ نیوز ٹیلی" کاسٹ نا ہو"۔۔۔

داخلہ دروازے پر کھڑے اس نے اندر جھانک کر ہانک لگائی تھی جب ایک نیز آواز ہر وہ فوراً دروازہ بند کر گیا کیوں کہ اسیر عالم نے فائر کر دیا تھا اس نے اپنی شکل کو ٹٹولا پھر گہرا سانس بھرا شکر تھا وہ صیح سلامت تھا۔۔۔۔۔

ہاں اس کا نشانہ چوکا نہیں تھا اس نے خود دیوار پر فائر کیا تھا

گن واپس رکھتے وہ پلٹا اور ہلکے سے دروازے پر ہاتھ رکھا تو وہ کھلتا چلا گیا تھا وہ اندر داخل ہوا بائیں طرف نگاہ دوڑائی وہاں کوئی نہیں تھا!!---

اس نے دائیں جانب گردن موڑی تھی وہ صوفہ کے قریب زمین پر بیٹھی تھی شاید چھپنے کی کوشش کر رہی تھی شاید وہ فائر کی آواز سے ڈر گئی تھی اس کے جسم پر اب بھی وہ وائٹ بیڈ شیٹ لپٹی ہوئی تھی جیسے اس نے مظبوطی سے ہاتھوں میں جکڑا ہوا تھا

❤❤

وہ بھاری قدم ٹھہر ٹھہر کر اٹھاتا اس کی جانب بڑھ رہا تھا جبکہ وہ بیڈ شیٹ کو مزید خود سے بھینچ کر صوفے کے ساتھ لگی۔۔۔

مقابل شخص کی نظریں جھکی ہوئی تھی وہ اس سے تین قدم کے فاصلے پر رکا ہاتھ میں بندھی عام سی کالی گھڑی پر انگلی چلاتے اس نے ایک سرسری سی نگاہ اس کے سکڑے سمٹے وجود پر ڈالی

۔۔۔۔

" تمھیں چوٹ آئی ہے صوفے پر بیٹھو میں مرہم لگا دیتا ہوں "

اس کی آواز میں بھاری پن اور رعب تھا لیکن لہجہ نرم تھا قلب نے نظریں اٹھا اسے دیکھا پھر مزید گردن اوپر اٹھائی اسے اسیر عالم کو دیکھنے میں خاصی مشقت کرنی پڑی تھی۔۔۔۔۔!!

وہ حلق تر کرتی کھڑی ہوئی تھی اس کی نظریں اس کی گن پر پڑی تو وہ بے ساختہ دیوار پر ہاتھ رکھ گئی جس سے بیڈ شیٹ اس کے ہاتھ سے پھسلی تھی جبکہ اسیر عالم کی نظریں اب بھی اپنی گھڑی پر جمی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا گن آہستہ سے نکال کر اس نے قلب کی پھیلی آنکھوں میں جھانکا اور گن کمرے میں موجود بیڈ پر اچھال دی تھی۔۔۔۔۔۔!!

" صوفے پر بیٹھو"

وہ کمرے میں موجود لکڑی کی الماری کی طرف بڑھا اور وہاں سے فرسٹ ایڈ نکال کر پلٹا تھا جبکہ وہ بیڈ شیٹ خود سے اتار وہاں سامنے موجود چھوٹے سے لکڑی کے ٹیبل پر رکھ کر صوفے پر چڑھ کر بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

اسے دیکھتے اسیر عالم کی بھنویں اوپر کو اٹھی اس نے ہلکے سے سر تین اثبات میں ہلایا پھر قدم اس کی جانب بڑھاتے ایک گھٹنا !! فولڈ کیے نیچے بیٹھا تھا فرسٹ ایڈ ٹیبل پر رکھی۔۔۔۔

اگر کاشی یہاں ہوتا تو اسے حیرت سے شدید جھٹکا لگنا تھا کہ اسیر عالم کسی لڑکی کے قدموں میں بیٹھا ہے وہ اسیر عالم جس کے ماتھے پر بل آجاتے تھے صنف نازک کے ذکر پر ہی۔۔۔!!

تھوڑا درد ہو گا"۔۔۔"

وہ آہستگی سے بولا تھا قلب نے اثبات میں سر ہلایا وہ اس پر یقین کر رہی تھی شاید اس وجہ سے کہ وہ اسے ایک بار پہلے باحفاظت اس کے گھر پہنچا کر آیا تھا۔۔۔

اس نے احتیاط اس کے ٹخنوں کے تھوڑا اوپر مرہم لگائی تھی جبکہ وہ سسک کر رہ گئی اس کی آنکھوں میں نمکین پانی جمع ہوا تھا اسیر

عالم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ لبوں پر انگلی جمائے بیٹھی تھی

!!۔۔۔۔

وہ نیچے سر جھکائے لب دانتوں تلے سختی سے دبا گیا لیکن اس کی سبز آنکھیں مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

وہ مرہم لگاتا اٹھ کھڑا ہوا تھا وہ آگے بڑھنے لگا تھا جب قلب نے نازک ہاتھ سے اس کے مظبوط ہاتھ کو تھاما اس نے بے ساختہ پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔!!

ادھر بھی لگی ہے"۔۔۔"

اس نے دوسرے ہاتھ اپنی گردن سے بکھرے بال ہٹاتے اپنی ڈھیلی سی گرم ٹی شرٹ کو کندھے سے ہٹایا اس کی آنکھوں میں معصومیت تھی جبکہ نظریں اسیر عالم کے چہرے پر جمی تھی جو اس کے کندھے پر لگے زخموں کو دیکھ رہا تھا جبکہ اس کا دل شاید پہلی بار اتنی زور سے دھڑک کر رکا تھا کہ اب اسے اپنی دھڑکن سنائی تک نہیں دے رہی تھی۔۔۔۔

اس نے فوراً قلب کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑواتے اپنی شرٹ کا اوپری بٹن کھولا اور کمرے میں موجود واحد کھڑکی کی طرف جاتے پردے ہٹاتے کھڑکی کا پٹ کھولا تھا ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کو محسوس کرتے اس نے گہرا سانس بھرا جبکہ وہ اس کی پشت کو پھر سے دیکھنے لگی تھی!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پولیس۔۔!! مرہم لگادے ادھر جلن ہو رہی ہے"۔۔۔"

اس نے گردن اور کندھے پر لگے زخموں کی طرف دیکھتے اس کی پشت کو دیکھتے کہا تھا اس کی بات پر وہ سختی سے لب بھینچ گیا پھر پلٹتے صوفے تک جاتے واپس سے گھٹنا فولڈ کیے اس کے قدموں میں بیٹھا وہ ہلکا سا نیچے جھکی تھی۔۔۔۔

مقابل شخص نے روئی نکالتے اس کی گردن کے زخموں کو دیکھا اس کے ہاتھ وہی تھم سے گے تھے وہ پہلی بات تھا جب اسیر عالم کو اپنا حلق خشک ہوتا محسوس ہوا تھا اس نے نظریں پھیر لی تھی

۔۔۔۔

تم خود لگالو"۔۔۔"

اس نے روئی بے ساختہ اس کی گود میں اچھالی اور سنجیدگی سے بولتے اٹھا تھا جبکہ قلب نے روئی کو دیکھا۔۔۔۔

لیکن ہم کیسے لگالے ہمیں نظر نہیں آتا ہماری آنکھیں اوپر ہے"

!!"۔۔۔۔۔

وہ اپنے زخم کو دیکھنے کی پوری کوشش کرتے آخر کار ناکام ہوتے ہوئے مدھم آواز میں معصومیت سے بولی اس کے لہجے کی معصومیت پر اسیر عالم نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں الجھاتے ہاتھ پیچھے کمر پر باندھے اور نظریں دیوار پر کسی غیر مری نقطے پر جمائی۔۔۔۔۔

!!کیا مرہم لگانا اچھی بات نہیں"۔۔۔۔"

اسے ہلتے نا دیکھ وہ پھر سے آنکھیں اس کے چہرے پر جمائے بولی اس نے گردن پھر سے اونچی کی تھی۔۔۔

اچھی بات ہے لیکن اس طرح میں آپ کو مرہم نہیں لگا سکتا یہ " غلط ہے"۔۔۔۔

دیوار پر نظریں جمائے وہ لب بھینچے بولا تھا قلب نے منہ پھلایا اس کی سمجھ سے باہر کی تھی اس کی بات۔۔۔

یہ کیا غلط ہے پولیس۔۔۔؟؟"

مما کہتی تھی اچھے لوگ مدد کرتے ہے سب کی کیا آپ اچھے لوگ نہیں ہے"۔۔۔؟؟

وہ صوفے پر کھڑی ہوتی بولی اب اسے گردن اونچی کرنے کی ضرورت نہیں تھی وہ اسے دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

اس کی بات پر اسیر عالم نے گردن گھوما کر اسے دیکھا جو کالی آنکھیں اس پر جمائے کھڑی تھی اس کی ڈھیلی گرم اون کہ ٹی شرٹ اس کے سراپے کو مکمل چھپائے ہوئے تھی۔۔۔۔

اچھے لوگ۔۔۔!! برے بننے میں وقت نہیں لگاتے۔۔!! " اچھے لوگ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں"۔۔۔

اس نے روئی اٹھاتے دوائی لگاتے اس کی گردن پر لگے زخموں پر رکھی تھی اس کے لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے جبکہ نظریں بے ساختہ غیر ارادہ طور پر اس کی شفاف بے داغ

گردن کی ابھرتی نسوں کی تسخیر میں تحلیل ہو گئی اس کا دل بری طرح خراب ہوا تھا۔۔۔!!

جبکہ سامنے کھڑی لڑکی نے گردن ٹیڑھی کرتے گویا اسے مزید مصبت میں ڈالا تھا اس نے تیزی سے اس کے زخموں پر روئی رکھی تھی کہ وہ سسک اٹھی تھی۔۔۔!!

اپنا کام خود کیا کرو میں اتنا بھی اچھا نہیں ہوں "

"۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک آخری نظر اس کے گردن کی ابھرتی نسوں پر ڈالی اور پھر اس کی معصومیت سے بھری آنکھوں پر وہ سائیڈ ہوتے دروازے کی جانب بڑھا۔۔۔۔

اپنا حلیہ درست کرو الماری میں کپڑے پڑے ہے آرام کرو پھر "
تمھارے لیے کسی ٹھکانے کا بندوبست کرتا ہوں

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ یوں ہی پیچھے ہاتھ باندھے دروازے کی سمت رخ کیے بولا تھا پھر باہر نکل گیا جبکہ قلب نے ہاتھ گردن کے زخموں پر رکھا تو ہلکی سسکی اس کے منہ سے نکلی اس نے نا سمجھی سے صوفے سے چھلانگ نیچے زمین پر لگائی تھی۔۔۔۔

وہ پہلی بار کھلکھلا کر ہنس دی اس کے چہرے پر اب خوف نہیں تھا

۔۔۔۔۔



" یہاں کھڑی رہ کر میرا وقت کیوں ضائع کر رہی ہو جاؤ اور جا کر کچھ بنا کر لے کر آؤ"۔۔۔۔!!

اس نے نظریں خود پر جمائی فجر کی طرف دیکھتے طنزیہ انداز میں کہا اور موبائل نکالتے اس میں یوں مصروف ہوا جیسے اس کے علاوہ کوئی ضروری کام نا ہو فجر نے مینجر کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

" سر یہ میرا کام نہیں ہے کسی نواب کے لاڈ اٹھانے کے لیے میرے پاس وقت نہیں ہے"۔۔۔۔

وہ ہاتھ سختی سے ایک دوسرے میں بھینچے بولی تھی اس نے ایک نظر مصروف انداز میں بیٹھے کایان سکندر پر ڈالی اور دوسری نظر اس کے برابر پر نا سمجھ سے بیٹھی لڑکی پر۔۔۔۔!!

مس فجر تم جانتی ہو ناوہ کون ہے ایک فینس سنگر وہ جو کہہ رہا"
ہے وہ کرو ورنہ نوکری سے چھٹی لے کر گھر بیٹھ جاؤ"۔۔۔۔
مینجر نے اس کی طرف جھکتے دھیمے لہجے میں اسے سختی سے کہا
تھا ان کی بات سنتے فجر نے لب بھینچے ایک سخت نظر کایان سکندر
کے چہرے پر ڈالی۔۔۔

نہیں۔۔۔!! میں نہیں جانتی وہ کون ہے۔۔!! لیکن ہاں "
فینس سنگر سے زیادہ ان کی حرکتیں سڑک چھاپ لڑکوں کی
طرح ضرور ہے"۔۔۔۔!!
وہ جلتے لہجے میں بولی تھی اس کی بات پر کایان سکندر نے سر جھکٹے
سے اٹھاتے اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھا جہاں اس کے لیے

صاف ناپسندیدگی تھی وہ لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر گیا۔۔۔۔۔!!

"فجر۔۔۔۔"!!

سوری سر اسے پتہ نہیں ہے آپ کا۔۔۔۔!!

مینجر نے سختی سے فجر کو ڈپٹتے دوسرا جملہ کایان سکندر کی آنکھوں میں چھاتی سرخی کو دیکھتے دھیمی مؤدبانہ آواز میں کہا۔۔۔۔۔

"اچھی بات ہے یہ مجھے نہیں جانتی۔۔۔"!!

وہ کچھ پل کے لیے ٹھہرا پھر کرسی کی بیک سے ٹیک لگاتے چمکتی نظریں فجر پر جمائی جس کی سبز آنکھیں اسے ہی تک رہی تھی۔۔۔۔۔!!

مجھے ناجاننے والے فائدے میں رہتے ہے لیکن یہ پہلی "
لڑکی ہے اور آخری بھی جو مجھے ناجاننے کے باوجود نقصان میں
!!ہے"۔۔۔۔

وہ لبوں پر سرد مسکراہٹ لاتے بولا اس کا لہجہ ٹھنڈا ٹھار تھا فجر کو
پہلی بار اس سے عجیب سی پراسراریت محسوس ہوئی تھی بہت
عجیب سی وہ حلق تر کرتی نظریں پھیر گئی۔۔۔۔۔۔

!!کھانا لے کر آؤ فوراً"۔۔۔۔"
اس نے سخت اور رعب دار لہجے میں کہا تھا جس پر مینجر نے فجر کو
سخت نظروں سے دیکھتے اسے فوراً اندر جانے کو بولا تھا وہ ضبط

کرتی اندر بڑھ گئی جبکہ کایان سکندر نے بس ایک نظر اس کی پشت پر ڈالی اور واپس سے بیٹھتا میمونہ پر نظر ڈالتا ہلکے سے مسکرایا کہ میمونہ جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی اس کی مسکراہٹ سے اس کی آنکھیں فوراً چمک اٹھی۔۔۔۔

"وہ ایسا ہی تھا اداؤں سے گھائل کرنے کی صلاحیت رکھنے والا صرف چند پل۔۔۔!! اسے چند پل لگتے تھے لوگوں کو دیوانہ بنانے میں۔۔۔"

وہ وہی بیٹھا کب سے انتظار کر رہا تھا آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا اور پھر پینتالیس منٹ جب وہ ٹرالی گھسیٹتی ان کی طرف آئی تھی اس

کے ماتھے پر سردی کے باوجود پسینے کی بوندیں چمک رہی تھی جو شفاف ماتھے پر کسی موتی کی مانند محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"۔۔۔۔میم!!"

اس نے مسکراتے ہوئے کھانا میمونہ کے آگے رکھا جو اسے دیکھتے ہلکا سا مسکرائی میمونہ کا کھانا اس نے ریڈی نہیں کیا تھا جو کھانا شیف نے بنایا تھا وہ اسے وہی سرو کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ کایان سکندر کے لیے کھانا اس نے خود بنایا تھا اس نے اسے ایک نظر دیکھا جو موبائل ٹیبل پر رکھتے ٹانگ پر ٹانگ جمائے بڑی نخوت سے بیٹھا تھا۔۔۔۔

"سر۔۔۔!! آپ کا اسپیشل فوڈ"۔۔۔ "

اسے مخاطب کرتے اس نے کھانا بڑی بے دلی سے ٹیبل پر سختی سے رکھا وہ اس کے انداز پر دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔!!

وہ اس سے تین قدم کے فاصلے پر ہٹ کر ہاتھ باندھے کھڑی ہو گئی تھی کایان سکندر نے کھانے کی پلیٹ کو دیکھا۔۔۔!

اس کے سامنے اس نے دال رکھی ہوئی تھی ساتھ روٹی اور پانی کا گلاس تھا کایان سکندر نے آئی آبرو اٹھا کر اس کے وجود کو دیکھا جو نظریں زمین پر جمائے کھڑی تھی۔۔۔۔

میمونہ نے حیرت سے مینجر کے بعد ویٹرس کو دیکھا وہ کچھ بولنے ہی والی تھی جب کایان سکندر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

وہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے لقمہ توڑتے کھانا شروع کیا تھا پہلا لقمہ ہی منہ میں جاتے وہ پل بھر کو لقمہ چبانے سے رکا اس نے نظریں پھیر کر فجر کو دیکھا جس کی نظریں اب زمین پر نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

ماسک کے پار سے اس کی سبز آنکھوں میں تھوڑی چمک تھی اور پھر کایان سکندر کی لہو رنگ آنکھوں کو دیکھ وہ چمک بڑھ گئی

۔۔۔۔

کایان سکندر نے واپس سے کھانا شروع کیا ایک بعد دوسرا لقمہ !! پھر تیسرا۔۔۔

کھانسی کا شدید دورہ سا اسے پڑا تھا وہ شدت سے کھانسا۔۔۔اس نے سرخ آنکھوں سے فجر کو دیکھا جواب بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

دال میں حد سے زیادہ مرچیں تھی جس کے تین لقموں نے ہی کایان سکندر کی حالت خراب کر دی تھی۔۔۔۔

اس نے بغیر پانی پیے چوتھا لقمہ توڑ کر منہ میں ڈالتے حلق سے نیچے اتارا اس کے چہرے پر حد درجہ سختی ابھر گئی تھی آگ ہی تو لگا دی تھی نا فجر نے اس کے وجود میں خود کے عمل سے۔۔۔۔۔!!

اور اوپر سے اس کی چمکتی آنکھیں کایان سکندر کو شدید طیش دلا گئی تھی اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھی شدید جلن سے۔۔۔

اس نے پانی کا گلاس سختی سے تھاما اور لبوں کو لگایا لیکن اسے یکدم اپنی آنکھیں بند کرنی پڑی تھی شدید قسم کی ناگواری نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا کیونکہ پانی میں شدید تیز نمک شامل کرتے اسے نمکین کیا گیا تھا۔۔۔۔۔!!

اس نے بامشکل پانی حلق سے نیچے اتارا۔۔۔

فجر نے دیکھا وہ رک نہیں رہا اس کی آنکھیں اور چہرہ لال سرخ ہو چکا تھا لیکن وہ پھر بھی ڈھیٹ بنا کھا رہا تھا پورا کھانا ختم کرتے اس نے جھکٹے میں پلیٹ ہاتھ مارتے نیچے گرائی۔۔۔!!

اور پانی کا گلاس اٹھاتے شدید غصے میں اس کے پاؤں کے قریب زمین پر دے مارا کہ وہ ایک قدم خوف سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔ جس سکون سے وہ سب برداشت کر رہا تھا فجر کو اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنا شدید رد عمل ظاہر کرے گا۔۔۔۔

!! کھانا اچھا تھا مجھے پسند آیا"۔۔۔۔ "

اس نے گردن تیزی سے اثبات میں کئی بار ہلاتے جلتے لبوں پر زبان پھیری تھی فجر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اب کانچ کے ٹکڑوں کو پاؤں کے نیچے مزید کچلتا بلکل اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

شکریہ سر یہ آپ کے پچاس روپے"۔۔۔۔ "

خود میں ہمت پیدا کرتے اس نے پچاس کا نوٹ جو میٹھی میں دبایا ہوا تھا کایان سکندر کی جانب بڑھایا لیکن اس کی شعلہ بار آنکھوں کی تپش سے فجر کے ہاتھ ناچاہتے ہوئے بھی ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے۔۔۔۔

!! یہ بچ گے سر بس۔۔۔۔ "

شاید دو سو کے نوٹوں کو علم تھا کہ کھانا کن نامی گرامی شخصیت کو کھلایا جا رہا ہے تبھی اپنی اوقات سے زیادہ کام کرتے بچت کر گے آپ کی "۔۔۔۔

وہ مظبوط لہجے میں بولی تھی کانپتا ہاتھ اب تھم گیا تھا اس کی سبز آنکھوں میں خاص چمک پیدا ہوئی جبکہ اس کی بات پر کایان سکندر کی جلن میں بس اضافہ ہی ہوا تھا۔۔۔۔۔

ان کو تم رکھ لو ویٹرس ان کی اوقات مخمل میں ٹاٹ کے "

!! پیوند جتنی ہے "۔۔۔۔

وہ پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے اس کی جانب جھکا اس کی جبڑے سختی سے بھینچے ہوئے تھے البتہ چہرے پر سائیڈ سمائل تھی اس

نے ایک نظر گلاس وال کے باہر چھوٹی جھاڑیوں میں چھپے کیمرہ مین کو دیکھا۔۔۔۔۔۔!!

اپنا چہرہ مزید فجر کے چہرے کے قریب کرتے وہ دو آنچ کے فاصلے پر رکا تھا اس کی شہد رنگ آنکھیں وحشت سے بھر سی گئی تھی فجر نے تھوک نگلتے پیچھے ہونا چاہا تھا جب اس نے اس کے کاندھے کو جکڑتے اسے ایسا کرنے سے روکا۔۔۔

اس کی تپش دیتی انگلیوں کا لمس فجر کو بری طرح جلانے لگا تھا وہ بے ساختہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔!!

تم تو بہتر جانتی ہو گی کن ہاتھوں نے اس نوٹ کو پکڑا تھا

" ۔۔۔!!اور اب اس نوٹ کی کیا حیثیت رہ گئی ہے

وہ طنزیہ مسکرایا اس کے لہجے میں نخوت تھی فجر نے اب لب بھینچ

لیے تھے اسے اپنے کندھے میں اس کی سخت سلاخی انگلیاں

دھنستی محسوس ہوئی تو اس کے لبوں سے سسکی خارج ہوئی تھی

!!۔۔۔۔

بہتر تو آپ بھی جانتے ہوگے سر کہ کن ہاتھوں نے مجھے ہاتھ"

لگایا ہے اب آپ کے ان ہاتھوں کی حیثیت بھی مخمل میں ٹاٹ

کے برابر ہو گئی ہے یا شاید اس سے بھی بری"۔۔۔

وہ اس کی سخت گرفت اور تپش دیتی سانسوں کے باوجود اسے جواب دے گئی تھی جس پر وہ استہزاء ہنسا اس کی جانب مزید جھکا کہ فجر نظریں پھیر گئی اس کی تیسری بار کی یہ حرکت بھی کایان سکندر کو ناگوار ہی گزری۔۔۔۔!

کایان سکندر نام ہے میرا۔۔۔۔!! نامی گرامی شخصیت اور میں نے اگر تمھیں چھو لیا ہے تو یاد رکھو اب یہ ٹاٹ بھی مخمل بن گیا ہے"

اس کا لہجہ مذاق اڑاتا ہوا تھا اس نے شان سے گردن اکڑائی کہ فجر نے بے ساختہ اس کی جانب دیکھا

وہ سیدھا ہوا فون نکالتے نمبر ڈائل کیا اور پھر اگلے ہی پل چند جملے بولتے کال کٹ کی پانچ منٹ میں ریسٹورنٹ کے باہر جھاڑیوں میں چھپا کیمرہ مین وہاں سے غائب تھا اور اسد اندر داخل ہوا۔۔۔

میم چلے آپ گاڑی میں سر آتے ہے"۔۔۔"
اس نے میمونہ کو دیکھتے نرمی سے کہا جبکہ وہ اسد کے بعد کایان سکندر کو دیکھ کر غصے سے وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔

اب وہاں تین افراد موجود تھے کایان سکندر نے بھنویں سکیڑیں۔۔۔پھر اسے ایک نظر دیکھا۔۔۔
اس کے لبوں پر پراسرار سی مسکراہٹ چھائی شہد رنگ آنکھیں چمک سی گئی

میں ان کمفرٹیبل فیل کر رہا ہوں ان کے ماسک کی وجہ "

سے ماسک ہٹاؤ"۔۔۔

اس نے مینجر کو دیکھنے کے بعد فجر کو دیکھتے کہا جو اس کی آنکھوں کی

چمک کے پیچھے کا راز جانتے کئی پل اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

ہر گز نہیں"۔۔۔ "

وہ دو قدم پیچھے ہوئی تھی کایان سکندر نے وارننگ دیتی نظر مینجر پر

ڈالی۔۔۔۔

فجر یہ یونیفارم میں شامل نہیں ہے اتار دو اسے ورنہ جاب"

سے جائے گی آپ"۔۔۔۔

مینجر فورا بولا تھا اس کی بات سنتے وہ گہرا مسکرایا جبکہ اس کی حرکت پر فجر کی آنکھوں میں پل میں پانی جمع ہوا تھا۔۔۔۔

اسے کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا اگر اس کی جاب گئی تو اس کی تائی اس کا جینا حرام کر دیتی اور ان مشکل حالات میں کسی دوسری جگہ جاب ملنا بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔۔

اور دوسری طرف اس کا حجاب اور وہ بھی کسی نامحرم کے سامنے اتار دے۔۔۔۔؟؟

اس نے نفرت اور غصے سے کایان سکندر کے مسکراتے چہرے کو دیکھا جس کا سکون یوں تھا کہ قابل رشک۔۔۔۔۔۔۔!!

فجر سنائی نہیں دے رہا"۔۔۔

مینجر شدید غصے میں بولا تھا اس نے زور سے آنکھیں میچی اور پھر انہیں کھولتے مینجر کو دیکھا۔۔۔۔

وہ دھیرے سے آگے بڑھی اور ایک زناٹے دار تھپڑ مینجر کے منہ پر دے مارا تھا کہ اس کی حرکت پر کایان سکندر پر شوق نظروں سے اسے دیکھتا رہ گیا اس کے ہونٹ گولائی کے انداز میں مڑے۔۔۔۔!!

سنائی تو شاید اب آپ کو نا دے سر علاج کروالیجئے گا آپ "!!"۔۔۔۔

اس نے پچاس کا نوٹ مینجر کے منہ پر مارا تھا ایک تند نظر کایان سکندر کے چہرے کی جانب ڈالی جواب یکدم سخت تاثرات لیے کھڑا تھا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی کایان سکندر سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتا رہا کئی پل۔۔۔۔!!

وہ دو منٹ کچھ نہیں بولی تھی بس اس کے چہرے کو دیکھتی رہی پھر دانت بری طرح پیسے۔۔۔!

تمھاری شہرت کی بھی اتنی اوقات نہیں ہے جتنی حثیت "
میرے حجاب کی ہے کیاثابت کیا تم نے یہ بول کر اپنی تربیت
؟؟۔۔۔

وہ استہزاء انداز میں مسکرائی آنکھوں میں جلا دینے والا غصہ بھرا
پڑا تھا اس کی بات پر کایان سکندر کی رگیں تن سی گئی تھی وہ
میٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔۔

اور کمفرٹ۔۔۔!! تمھارے کمفرٹ کی پرواہ کیوں کروں"
میں ہاں تم ہو کون۔۔۔؟؟
میں اس دنیا میں صرف ایک ذات کی رضا کی پرواہ کرتی ہوں
"اور وہ میرا خدا ہے۔۔۔۔

وہ سخت لہجے میں بولی اس کے لہجے میں مظبوطی کے ساتھ مان بھی تھا کایان سکندر اسے دیکھتا رہا اس کے چہرے پر سختی مزید بڑھ گئی

وَ قُل لِّلمُومنٰتِ یَغضُضنَ مِن اَبصَارِ ھِنَّ وَ یَحفَظنَ فُرُوجَھُنَّ "
وَلَا یُبدِینَ زِینَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنھَا وَلیَضرِبنَ بِخُمُرِ ھِنَّ عَلٰی
جُیُوبِھِنَّ ۔ وَلَا یُبدِینَ زِینَتَھُنَّ اِلَّا لِبُعُولَتِھِنَّ اَوَ اٰبَآئِھِنَّ اَوَ اٰبَآءِ
بُعُولَتِھِنَّ اَوَ اَبنَآئِھِنَّ اَوَ اَبنَآءِ بُعُولَتِھِنَّ اَوَ اِخوَانِھِنَّ اَوَ بَنِی اِخوَانِھِنَّ اَوَ
بَنِی اَخَوَاتِھِنَّ اَوَ نِسَآئِھِنَّ اَوَ مَا مَلَکَت اَیمَانُھُنَّ اَوِ التّٰبِعِینَ غَیرِ اُولِی
الاِربَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفلِ الَّذِینَ لَم یَظھَرُوا عَلٰی عَورٰتِ

النِّسَآءِ ۪- وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ- وَ
" (31) تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور " اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہرت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے

نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ
" کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ

اس نے بلند آواز میں آیات پڑھیں تھی مینجر کے ساتھ ایک سخت نظر کایان سکندر کے چہرے پر بھی ڈالی ساتھ ترجمہ مکمل کیا

۔۔۔۔

اس نے اپنے حجاب کو مزید درست کیا ایک تند تیز اب جیسی نظر کایان سکندر کے بگڑے تیوروں پر ڈالی۔۔۔۔

تم میرے لیے کوئی نہیں ہو نا میرے شوہر نا بھائی نا ایسا کوئی "
رشتہ ہے تم سے حتی کے نوکر کی حثیت بھی نہیں ہے تمھاری

میرے نزدیک سنا تم نے تمھارا کمفرٹیبل بھاڑ میں جائے

!!"۔۔۔۔

میں تمھارے لیے یا دنیا کے لیے ہر گز خود کو نا محرم کے "

سامنے نا لے کر آؤں میں ایک مسلمان لڑکی ہوں اور مجھے بس

میرے خدا کی پرواہ ہے اس کی رضا اس کے فیصلوں کی پرواہ ہے

"!!۔۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ پر دباؤ دیتے بولی تھی اس کا ایک ایک لفظ

سختی سے بھرپور تھا۔۔۔

جب میرے خدا نے فرمادیا کہ نا محرم کے سامنے میں "

اپنی نظریں تیزاب رکھوں اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھوں تو میں

وہ کروں گی"۔۔۔کیوں کہ میں مسلمان لڑکی ہوں میرے لیے دنیا نہیں میرے خدا کا حکم عزیز ہے

وہ مظبوط لہجے میں ایک ایک لفظ پر زور دیتے پھر سے بولی تھی مینجر کا سر شرمندگی سے جھکا وہ طنزیہ ہنسی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا پردہ میری ہر مجبوری سے اوپر ہے میرا حجاب میری " پہچان ہے میں اس کی رضا پر سر جھکاتی ہوں جو سب جاننے والا ہے میرے خدا کا حکم مجھے کسی بھی وجود کی کمفرٹیبل فیلنگ سے !!زیادہ اہم ہے حتی کہ خود کی بھی"۔۔۔۔

وہ بولی تو لہجے میں پھنکار تھی وہ دو پل کو رکی پھر اس کا جائزہ لیا

۔۔۔۔

یہاں سے سیدھا مسجد جانا کیوں کے تم جیسے مسلمان کو"
شاید ہی آن آیات کا مطلب پتہ ہو وہاں تمھاری مدد ہو گی۔۔!!
اور دوبارہ میرے سر سے حجاب اتارنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا
"مجھے جاننے کے بعد بھی تمھیں نقصان ہی اٹھانا پڑے گا۔

وہ انگلی اٹھاتے بولی تھی ویٹرس اپیرن اتار کر زمین پر پٹخا اور باہر کی
جانب بڑھ گئی اس کی آنکھوں میں نمی تھی اور ٹانگیں کانپنے لگی
!تھی۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے کمزور لڑکی تھی اور شاید پوری زندگی وہ کمزور لڑکی ہی رہے۔۔۔۔۔۔!!

لیکن اس کمزور لڑکی کے لیے یہ بات ناگوار ہی گزری تھی ہمیشہ کہ وہ شخص تو کیا کوئی اور بھی نامحرم اس کی عزت ناموس کو برباد کرنے کی کوشش کرے۔۔۔

کایان سکندر غصے سے پھولتی سانسوں کے درمیان چیئر کو ٹھوکر مارتا وہاں سے باہر نکلا تھا۔۔۔!!

وہ اس کے عبایا کے خلاف پہلے بھی بات کر کے اس کی ہمت دیکھ چکا تھا وہ لڑکی عجیب تھی ڈری سہمی سی لیکن

جب بھی بات اس کی عزت پر آئی تھی وہ یوں تھی جیسے "

تیزاب جو جہاں پڑتا ہے وہاں جلا دینے کے نشان چھوڑ دیتا ہے

"!۔۔۔۔



بوس وہاں پر انا دشمن تھا"۔۔۔۔"

وہ ہاتھ پیچھے باندھے دھیمے لہجے میں سر جھکائے بولا تھا اسیل ایڈم نے گہرا کش سیگریٹ کا لیتے دھواں ہوا میں چھوڑا اس کے چہرے پر چٹانوں کی سی سختی تھی

فیضی کی بات سنتے وہ طنزیہ انداز میں مسکرایا۔۔۔۔

مہمان نوازی نا کرنے کا افسوس ہے مجھے لیکن اسیل ایڈم "
اپنے ہر افسوس کا ازالہ بہت جلد کر لیتا ہے"۔۔۔۔
اس نے دوسرا کش بھرا تھا اس کے تاثرات ہی نہیں اس کا لہجہ
بھی سرد تھا جبکہ آنکھیں بری طرح سلگ رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن وہاں ہمیں مارنے کے لیے بہت لوگ آئے تھے اس
نے ہوٹل جلا کر ہمارا ہی فائدہ کیا ہے"۔۔۔۔!!
فیضی نے رسانیت سے کہا تھا وہ استہزاء ہنسا اس نے پلٹ کر فیضی
کو دیکھا وہ چلتا ہوا اس تک آیا اور پھر سیگریٹ کا آخری کش لگاتا
اسے زمین پر پھینک چکا تھا۔۔۔۔!!

اس نے فیضی کو دیکھا اور پھر اس کے گرد بھاری مظبوط قدموں سے ایک چکر لگایا اور اس کے سامنے پھر سے کھڑا ہوا اور دوسری سیگریٹ سلگاتے کش بھرا۔۔۔!!

فیضی نے تھوک نگلتے مانو حلق تر کیا اسے اسیل ایڈم کے تیور کچھ خاص اچھے نہیں لگ رہے تھے۔۔۔۔

"میرے گھر میں داخل ہو کر مجھے ہی ڈسنے کی ہمت تھی ان آستین کے سانپوں میں کیا تمھیں میری مہمان نوازی پر شک ہے"

وہ نیلی سرد آنکھوں میں غرایا تھا

!!اور دوسری بات۔۔۔۔

!!میں احسان ہمیشہ یاد رکھتا ہوں"۔۔۔۔ "

اس نے مجھ پر دو احسان کیے ہے۔۔۔!!پہلا ہوٹل جلا کر ان"

لوگوں کو مجھ تک پہنچنے سے روک کر بلکل میرے کسی غلام کی

طرح۔۔۔!!وہ طنزیہ ہنسا

!اور دوسرا میری جگہ خود ان کی قبریں بنا کر"۔۔۔۔

اس نے سیگریٹ فیضی کے کندھے پر شرٹ پر رکھا جو اس کی

شرٹ کو راکھ کرتا اس کے کندھے کو جلانے لگا تھا وہ سختی سے

لب بھینچے ویسے ہی کھڑا رہا وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسیل ایڈم کے کام میں دخل اندازہ مطلب صاف"

"موت!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

لیکن اس نے میرا کام خود کر اس احسان کو ختم کیا ہے اس نے"

میرا پسندیدہ مشغلہ مجھ سے دور کیا ہے"۔۔۔

وہ سیگریٹ اس کے کندھے پر سختی سے مسل گیا اس کے آنکھوں

میں اس وقت حد درجہ تپش تھی۔۔۔

!!لوگوں کو خون آلود دیکھنے کا"۔۔۔۔۔۔"

اسیل ایڈم کو سرخ رنگ سے محبت ہے شرط یہ ہے کہ سرخ

رنگ خون کا ہو جانتے ہو نا تم"۔۔۔۔

وہ گردن ٹیڑھی کرتے بولا تھا اس کے تیور اس حد تک خطرناک تھے کہ اتنے سالوں سے اس کے ساتھ موجود فیضی بھی ایک پل کو کانپ کر رہ گیا اسے نے صاف اس کا پاگل پن محسوس کیا تھا

۔۔۔۔

سیگریٹ نیچے پھینکتے وہ اس سے دور ہوا فیضی لب بھینچے جلن کو برداشت کر کے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

لڑکیاں۔۔۔؟؟"

اس نے یک لفظی پوچھا فیضی نے اس کی پشت کو دیکھا۔۔۔۔

پہنچ گئی بس ایک غائب ہے"۔۔۔"

" فیضی بغیر اٹکے بولا وہ اس کے انداز سے اچھے سے واقف تھا اسیل ایڈم لڑ کھڑاتے لہجے پسند نہیں کرتا تھا"۔۔۔"

کون"۔۔۔؟؟"

اس نے پلٹ کر آئی بروا چکایا اس کی نیلی آنکھوں میں ناگواری ابھری جس پر فیضی نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔۔۔

وہ جان کر انجام بن رہا تھا

وہ ڈارک ورلڈ کا ڈان تھا اوٹاوا کا ڈان اور اب کینیڈا کے """

ڈارک ورلڈ میں پھیلے ہر اڈے کا بادشاہ ہر جرم پر نظر رکھنے والا کیا اسے علم نہیں تھا کون اس کی نظروں سے اوجھل ہوا ہے

۔۔۔""" پچھلے چھ سالوں سے وہ یہی سب تو کرتا آرہا تھا

جرم"۔۔۔۔!!لوگوں کوخون آلود دیکھنے کے بعد اس کا"
دوسرا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔۔!!وہ کینیڈا کو قابو کرنا چاہتا تھا اور
اس نے کر کیا تھا چھ سال لگے تھے اسے لاشوں پر قدم رکھ کر اس
""!!جگہ پہنچنے کے لیے۔۔۔۔

مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دینے کے اور اب"
تو کینیڈا کی ہر گلی میں پولیس کی قید سے خوف کے بجائے اسیل
ایڈم کی قید کا خوف تھا۔۔۔!!وہی خوف جو اس کی شخصیت کا
!!عکس تھا۔۔۔۔۔
ایسا کوئی گھر نہیں تھا کینیڈا میں جس کے مکین اسیل ایڈم کو
!!نا جانتے ہو"۔۔۔۔۔

وہ لوگ اس ڈان کو جانتے تھے وجہ اس کا پاگل پن "

اس کا خوف تھا جس نے دو لاشوں کے اتنے ٹکڑے کیے تھے کہ

ان ٹکڑوں کو کینیڈا کی ہر سڑک پر فیضی نے خود اپنے ہاتھوں سے

پھینکا تھا

ہر سڑک پر۔۔۔!!"۔۔۔۔

فیضی آج بھی اس منظر کو سوچ کر کانپ اٹھتا تھا اب کینیڈا جانتا تھا

"اسیل ایڈم کو بھی اور اس کی مہمان نواز طبیعت کو بھی"

۔۔۔۔!!

!!خاص کر ڈارک ورلڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کاش اسے دیکھنے کا شرف بھی سب حاصل کر پاتے"

اسے صرف فیضی نے دیکھا تھا اور اس نے جو وحشت جو پاگل پن

اسیل ایڈم کے چہرے پر دیکھا تھا نا اس کے بعد اس نے تین دن تک اسیل ایڈم کے وجود کو دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔۔!!

اس نے سر اٹھا کر اسیل ایڈم کو دیکھا اس کی آنکھیں یکدم نجانے کیوں چمک اٹھی اس کے چہرے پر اب ناخوف تھا نا جلن کا احساس۔۔۔

وہی جس کی کالی آنکھوں پر آپ کی نیلی آنکھیں اٹک گئی تھی" جس کی آنکھوں کا رنگ آپ نے اس کے ہلکے اٹھے چہرے سے ہی پہچان لیا تھا .."

وہ بولتا جارہا تھا جب گن لوڈ ہونے کی آواز پر اس کی زبان کو بریک لگے وہ تھوک نگلتے اسے دیکھتے پھیکا سا ہنسا۔۔۔۔

میرا مطلب ہے آپ کی تیز نظروں سے کہاں کچھ چھپ سکتا" ہے وہ والی لڑکی غائب ہے جس نے آپ کو دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔۔!! کیا میں مولوی لے کر آؤں"۔۔۔۔

بولتے بولتے وہ آخر میں لب دبائے پر سوچ انداز میں بولا اس کی آنکھیں شرارت سے تر تھی۔۔۔۔!!

اسیل ایڈم نے آنکھیں چھوٹی کرتے لب بھینچے اسے دیکھا تو وہ بے ساختہ لب بھینچ کر سر جھکا گیا جبکہ اسیل ایڈم کی انکھون میں اب چمک پیدا ہوئی تھی۔۔۔۔

"لے آؤ!!۔۔۔"

وہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا کہ فیضی نے سر اٹھا کر بے ساختہ اسے بے یقینی سے دیکھا کہ کہی اس نے کچھ غلط تو نہیں سنا!!۔۔۔

اس نے جیسے ہی سر اٹھایا ایک تیز سنسناتی گولی اس کے سر کے اوپر سے اس کے بالوں کو چھو کر گزر گئی تھی وہ حیرت اور خوف

سے اپنی جگہ ٹک سا گیا جبکہ اسیل ایڈم نے اسے دیکھتے آئی برو اچکایا۔۔۔۔

نہیں رہنے دو شاید ابھی وقت نہیں آیا تمھارا پھر کبھی " سہی"۔۔۔۔!!

گن ٹیبل پر رکھتے وہ نفی میں سر ہلا گیا جبکہ فیضی ابھی بھی یوں ہی بت بنا کھڑا تھا اس نے آہستہ سے حیرانی اور شاک کی کیفیت میں ہاتھ اٹھاتے بالوں کو ہاتھ لگایا ریوالونگ چیئر پر بیٹھے اسیل ایڈم کو دیکھا۔۔۔۔!!

میری اللہ سے درخواست ہے اسیل ایڈم بوس آپ کے سر " پر ایک بال بھی نا بچے آمین"۔۔۔۔

وہ ہاتھ آگے باندھے بہت تحمل سے بولا کہ اس کی بات اور اتنی عزت سے بولنے پر وہ ہلکا سا مسکرایا

اتنی عزت بھری بد عائیں مجھے راس نہیں آئے گی""

!! وہ پیپر ویٹ گھماتے بولا فیضی نے منہ بگاڑا تھا۔۔۔

میں اس آفیسر کو ٹھکانے لگا دوں گا بس ڈیٹیل منگواتا ہوں آخر"

!! دیکھوں کون ہے وہ"۔۔۔

فیضی نے سنجیدگی سے کہا۔۔

میرا خاص مہمان ہے وہ کیا تم بھی میرے حصے کا کام کرنا چاہتے"
!!ہو"۔۔۔

اس نے سختی سے اسے دیکھتے استفسار کیا تو وہ جلدی سے نا میں سر
ہلا گیا۔۔۔۔۔

تمھاری خوبصورتی کو آگ لگ جائے"۔۔۔"

فیضی منہ میں بڑبڑایا تھا پھر اس کی طرف دیکھتے مصنوعی
مسکراہٹ لبوں پر کھینچی۔۔۔

کیا میں اس کالی آنکھوں والی لڑکی کو"۔۔۔۔"

شٹ اپ"۔۔۔"

وہ ابھی اپنا جملہ بول بھی نہیں پایا تھا جب اس نے کرخت لہجے میں اسے خاموش کروا دیا۔۔۔۔

جی بوس "۔۔۔"

وہ منمنا کر رہ گیا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو ڈھونڈ کر اسے وہاں پہنچا دو جہاں اسے ہونا چاہیے "!!"۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتے سرد لہجے میں بولا تو فیضی نے بری طرح دانت کچکاتے اسے دیکھا تو وہ بڑی ادا سے آئی برو آچکا گیا۔۔۔۔!!

میری تو چائنیز تھی ناجو سمجھ نہیں آئی تھی ہارٹ لیس کہی کا"

"۔۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتے واپس پلٹ گیا۔۔۔

فیضی کو لگا تھا وہ اس لڑکی کو بلائے گا جس پر اس کی نظریں ٹکی تھی

!!۔۔۔۔

لیکن شاید وہ بھول گیا تھا وہ اسیل ایڈم ہے اور عورت کے وجود کا

اس کے نزدیک بس ایک ہی مطلب تھا "مکار"۔۔۔

!! نجانے کیسی ذی روح چاہیے اسے۔۔۔۔۔۔"

ذی روح نہیں اسے بس کسی کی بھٹکتی روح ہی چاہیے لگتا

ہے"۔۔۔

وہ باہر جاتے ہوئے بلند آواز میں خود سے باتیں کرتا جا رہا تھا

!!۔۔۔۔

جبکہ اندر بیٹھے اسیل ایڈم کی آنکھوں کے سامنے کالی معصومیت سے بھری آنکھوں کا عکس آیا تھا وہ کالی آنکھیں جو اٹھی تو تھی اس وقت لیکن ان آنکھوں نے ایک بار بھی اسیل ایڈم کو نہیں دیکھا تھا لیکن وہ کہی وہی اٹک گیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی اور لبوں پر دلفریب
مسکراہٹ چھائی تھی جو زندگی میں پہلی بار کسی صنف نازک کے
!!وجود کے باعث تھا اور یہ کسی شاک سے کام نہیں تھا۔۔۔۔



پراسرار سا اندھیرا جہاں کئی درختوں کے پتوں کا شور ماحول میں
ہیبت ناک سی آواز پیدا کرتا ماحول کو مزید پراسرار بنا رہا تھا
!!۔۔۔۔

وہی ایک کمرے میں بھاری خوف سے ترسانسیں لیتا وجود یوں تھا
کہ ہر آہٹ پر سہم جاتا وہ کلاس کے آخری بینچ کے پیچھے گھٹنوں
کے گرد بازو سختی سے لپیٹے بیٹھی تھی اس کی کالی آنکھیں
اندھیرے میں اسی اندھیرے کا حصہ معلوم ہو رہی تھی۔۔۔

اسے وہاں قید ہوئے ڈیڑھ دن ہو گیا تھا اور آج دوسری
رات تھی حیرت کی بات تھی کہ کوئی بھی اگلے دن یونیورسٹی
نہیں آیا تھا رونے سے زیادہ خوف سے اس کی آنکھیں سہمی ہوئی
سرخ ہو رہی تھی۔۔۔!!

لب سختی سے بھینچے وہ ہر دو منٹ بعد کسی ہیبت ناک آواز پر
کانوں پر ہاتھ سختی سے جما رہی تھی وہ بھوکی پیاسی وہاں خوف سے

بیٹھی تھی اسے تو بھوک پیاس کا ہوش ہی نہیں تھا وہ تو پچھلی رات باہر سے آتی خوف سے پُر آوازوں پر ہی اس کی جان حلق میں اٹک گئی تھی۔۔۔۔!!

غرض اس کے جسم کے رواں رواں میں خوف بھر گیا تھا پیاس کی شدت سے اس کا سر بار بار گھوم رہا تھا وہ بار بار خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیر رہی تھی۔۔۔

باہر سے آتی گیدڑوں کی تیز ڈراؤنی آواز پر یمن وحید نے ایک بار پھر کانوں پر سختی سے ہاتھ جمائے ایک سسکی سی اس کے لبوں سے آزاد ہوئی تھی۔۔۔!!

اس کی ٹانگیں بری طرح کانپ رہی تھی اسے افسوس ہوا کہ اس نے اس شخص پر ہاتھ اٹھایا تھا شدید افسوس۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اس حد تک جائے گا اتنی برا بدلہ لے گا یمن وحید نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔

باہر سے آتی ٹک ٹک کی آواز پر وہ دیوار کے ساتھ مزید چپک گئی تھی وہ آواز پچھلی رات بھی یوں ہی آئی تھی بس چند پلوں کے لیے اور پھر بند ہو جاتی یمن وحید نے بے ساختہ لبوں پر ہاتھ سختی سے رکھے آنسو ٹوٹ کر گالوں پر پھسل گے۔۔۔۔

آواز بند ہو گئی تھی شدید پیاس سے اسے اپنے گلے میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے تھے اس نے ہمت کرتے دیوار کا سہارا

لیتے کھڑا ہونا چاہا کہ وہ بامشکل لڑکھڑاتے ہوئے کھڑی ہوئی تھی

!!۔۔۔

بوسیدہ پرانی چپل اتار پھینکی اس کے بال بکھرے ہوئے

تھے سردی کے باوجود اس کا جسم خوف کی وجہ سے پسینے سے بھیگا

ہوا تھا باہر سردیوں کی ٹھنڈ یخ بستہ ہوائیں چل رہی تھی جبکہ اندر

!!خوف اتنا تھا کہ وہ پسینے پسینے ہوئی پڑی تھی۔۔۔

اس نے اندھیرے میں پانی تلاش کرنا چاہا تھا وہ کئی بار نیچے گری

تھی کہ اس کے پاؤں پینچ سے لگنے کی وجہ سے زخمی ہوئے تھے

!!۔۔۔

وہ ڈرتے سہمتے کھڑکی کے پاس والی قطار کی طرف آئی تھی پانی کی شدید طلب ہو رہی تھی اور سر بری طرح گھوم رہا تھا اوپر سے زخمی پاؤں اور گھبراہٹ اسے لگا وہ یہی کہہ دفن ہو جائے گی اور کسی کو بھی اس کی فکر نہیں ہو گی۔۔۔۔۔!!

اس نے جیسے ہی کھڑکی کے پاس رکھے بینچ پر ہاتھ سے ٹٹولا تبھی ایک دل خراش چیخ کے ساتھ سینے پر ہاتھ رکھتے وہ پیچھے کو ہوئی تھی دوسرے بینچ سے پاؤں ٹکرانے سے وہ ڈس بیلنس ہوتی بری طرح نیچے گری کہ اس کا سر بینچ پر جا لگا تھا۔۔۔۔۔!!

گرم خون اس کے سر کے پچھلے حصے سے خارج ہوتا زمین پر پھیل گیا اس نے دھندلائی نظروں سے کھڑکی کی طرف دیکھا

جہاں وہ پاگل انسان کھڑا تھا اس نے یک دم اپنے چہرے پر لائٹ ماری تھی جس وجہ سے اس کے یک دم سامنے آنے پر یمن وحید بری طرح ڈر کر پیچھے ہوئی تھی اور اب زمین پر پڑی کراہ رہی تھی !!۔۔۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوا اس کے قدموں کی آہٹ خالی کمرے میں واضع سنائی دیتی یمن وحید کے سر پر کسی ہتھوڑے کی مانند لگ رہی تھی!!۔۔۔

تو اب کیا تم مجھے خونی آدمی کے لقب سے نوازو گی""

؟؟۔۔۔۔

اس کے وجود کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے وہ لائٹ اس کے خوف سے سفید پڑتے چہرے پر مارتے بولا یمن وحید نے بند ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔!!

"ج۔جازب کمال"۔۔۔۔ !! وہ اٹکتے لہجے میں بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ بس اتنا ہی بول پائی تھی اس کا سر بری طرح بھاری ہوا تھا جازب کمال دھیرے سے ہنسا یوں جیسے سامنے کوئی ضروری وجود نا ہو بلکل کسی پاگل کی طرح۔۔۔۔!!

"مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی غلطی یقین مانو تمھیں تا قیامت تک سزا میں رکھے گی"۔۔۔۔ !!

اس نے زمین پر پھیلے اس کے خون کو انگلی پر لیتے دو انگلیوں کو آپس میں مسلا اس کے الفاظوں اور سرد لہجے سے یمن وحید کو لگا جیسے اس کا دم اسی یونیورسٹی میں نکل جائے گا۔۔۔۔!!

اس کی آنکھوں کے سامنے بے ساختہ اپنی ماں کا چہرہ گھوم گیا تھا کرب و تکلیف سے اس کی آنکھ کے کنارے ایک آنسو آ کر اٹک گیا تھا وہ رونا چاہتی تھی لیکن آنکھ تھی کہ جیسے ایک جگہ ساکت ہو گئی تھی۔۔۔۔!!

یقین مانو جتنا گھٹیا تم مجھے سمجھتی ہو نا وہ ایک پرسینٹ " بھی نہیں ہے"۔۔۔۔!!

اس نے موبائل کی لائٹ بند کرتے موبائل پینٹ کی پاکٹ میں ڈالا تھا یمن وحید کی کالی آنکھیں بند ہوئی تھی اسے یقین ہو گیا تھا وہ یہی مر جائے گی۔۔۔!!

سامنے بیٹھا وہ خونی شخص کیا اپنی انا کو بھول کر اس کی مدد کرتا جبکہ غلطی بھی سراسر اس کی خود کی تھی۔۔۔!! شاید نہیں۔۔۔!!

اس نے آنکھوں کو سختی سے میچتے اپنی ماں اور رحمت کو یاد کیا تھا اس کی آنکھ کے کنارے پر اٹکا آنسو پھسل کر بالوں میں جذب ہو گیا۔۔۔۔!!

درد کی شدید لہر اسے اپنے سر میں اٹھتی محسوس ہوئی تھی
پہلی بار اس کا دل کیا وہ ہوش میں نا رہے کم از کم اس شخص کے
سامنے تو ہر گز نہیں۔۔۔۔!!

جاذب کمال نے بے زاری سے اس کے وجود کو دیکھا پھر
جھک کر آہستہ سے اسے بازوؤں میں اٹھایا تھا اس کی آنکھیں سرد
تھی وہ اسے لیے کلاس سے باہر نکلا باہر چلتی ٹھنڈی ہوا نے یمن
کے وجود کو سرد کیا تھا جبکہ وہ یوں ہی بے حس بنا چل رہا تھا اس
کے قدموں کی چھاپ وہاں گونج رہی تھی۔۔۔۔!!

وہ ہوش میں نہیں تھی اور اگر وہ ہوش میں ہوتی تو جاذب کمال کی اس حرکت پر شاید وہ ہوش میں نا رہتی تو کیا وہ اس کی مدد کر رہا تھا۔۔۔۔!!

لیکن اسے اس حال میں پہنچانے والا بھی تو وہ خود ہی تھا نا۔۔۔!!

ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس سے ٹکرایا تو اس کے کلون کی مہک ہوا میں گھل سی گئی چاند کی روشنی میں اس نے ایک سرسری سی نظر اپنی باہوں میں موجود وجود پر ڈالی تھی۔۔۔۔!!

اس کی سرسری نظر اس کی بند آنکھوں پر جمی اور پھر سرکتے ہوئے اس کی ناک میں موجود نوز پن کی چمک پر اٹکی وہ اس کی نوز پن پر نظریں جمائے چل رہا تھا وہ سختی سے لب بھینچ گیا آنکھوں میں !! ناگواری سی ابھر گئی۔۔۔۔

تم نے مجھے انٹرٹین کیا ہے اس کا احسان تو اتارنا بنتا ہے "

!! نا"۔۔۔۔۔

یونیورسٹی کے گیٹ سے باہر نکلتے اس نے وہاں کھڑے گارڈ کو ایک سخت نظر سے دیکھا اور آگے بڑھ گیا اپنے دل کے مقام پر یمن وحید کی مدھم سانسوں کی تپش محسوس کرتے وہ سانس روک گیا تھا اس نے پھر سے جھک کر اس کے وجود کو دیکھا !!۔۔۔۔

وہ دھیرے سے سائیڈ سمائل سے ہنسا گاڑی میں اس کے وجود کو ڈالے خود ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی اور گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔!!

فلحال میرے پاس انجوائے منٹ کا دوسرا ذریعہ نہیں ہے"

مس غریب اس لیے تمھارا زندہ رہنا زیادہ اچھا ہے

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گاڑی چلاتے اس نے ایک نظر اس کے وجود پر ڈالی اور تمسخر سے بولتے واپس سڑک پر دیکھا تھا بیک ویو مرر سیٹ کرتے وہ وقفے وقفے سے پچھلی سیٹ پر موجود اس کے وجود کو ہر بھی نظر ڈال رہا تھا۔۔۔۔!!

جازب کمال۔۔۔!!اس کے لیے یمن وحید کا وجود صرف

انجوائے منٹ کا ایک ذریعہ تھا فقط

اس کی عادتیں عجیب تھی وہ جیتی جاگتی لڑکی کو انجوائے منٹ کا

ذریعہ بول رہا تھا

شاید اس کے اندر احساسات نہیں تھے یا اس کے اندر انا

!!وافر مقدار میں موجود تھی۔۔۔۔

💖💖💖💖

۔کافی ڈرائیو کے بعد گاڑی ہاسپیٹل کے سامنے روکتے وہ گاڑی

سے باہر نکلا جیکٹ اتار کر گاڑی میں پھینکی پچھلا دوڑ کھولے اس

نے یمن وحید کو بازوؤں میں بھرتے گاڑی سے باہر نکالا تھا وہ خود

اسے زخم دینے کے بعد مرہم دینے ہاسپیٹل لے کر آیا تھا۔۔۔۔

جازب کمال۔۔۔!!ہاں وہ انا پرست شخصیت کا مالک تھا "
!!اور اس کی شخصیت ہی ہر کسی کی سمجھ سے باہر تھی۔۔۔۔۔

وہ بڑے کروفر سے اس نازک وجود کو بازوؤں میں بھرے ہاسپیٹل کے اندر داخل ہوا تھا اس کی وائٹ ٹی شرٹ پر یمن وحید کا خون لگ چکا تھا
اسے کیا اس چیز کی پرواہ نہیں تھی کہ جب اسے ہوش آیا اور اس نے سب کو جازب کمال کے بارے میں بتا دیا تو وہ کیا کرے گا ؟؟۔۔۔۔

اس نے سٹریچر پر یمن وحید کے بے ہوش وجود کو

ڈالا۔۔۔!!

یمن وحید کی مخروطی نازک انگلیاں اس کی گردن کی نسوں کو چھوتی نیچے ڈھلکی جازب کمال نے سانس روکے اسے دیکھا جو سٹریچر پر بے ہوش پڑی تھی وہ لب سختی سے آپس میں پیوست کر گیا۔۔۔۔!!

اور ڈاکٹر کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ڈاکٹر نے اکثر ایسے لوگ ہاسپیٹل میں دیکھے تھے جو اپنوں کو جب بھی اس جگہ لاتے تھے تو ان کے چہرے پر پریشانی ہوتی تھی یا پھر وہ رو رہے ہوتے تھے۔۔۔۔

لیکن وہ واحد شخص تھا جس کی آنکھوں میں چمک تھی اور لبوں پر مسکراہٹ وہ پاگل تھا شاید۔۔۔!!

"اسے ٹھیک کرو میرا دل ابھی بھرا نہیں"۔۔۔!! پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ پھنسائے اس نے حکم صادر کرنے والے انداز میں کہا ڈاکٹر اسے عجیب نظروں سے دیکھتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔۔!!

وہ باہر بیٹھا ہوا تھا موبائل پر ہوتی رنگ پر اس نے موبائل نکال کر یس پر یس کرتے فون کان کو لگایا دوسری جانب یونیورسٹی کا گارڈ تھا۔۔۔۔

سر وہ لوگ پھر آئے تھے جو کل آئے تھے اس لڑکی کو "
ڈھونڈتے اس باران کے ساتھ پولیس بھی تھی تو مجھے بتانا پڑا کہ
!! وہ زخمی ہے شاید وہ قریبی ہاسپیٹل ہی آئے"۔۔۔۔۔

گارڈ نے تھوک نگلتے ڈرتے لہجے میں کہا اس کی بات سن جازب
کمال کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے اس نے سختی سے لب
!! بھینچے وہ فون کٹ کرتے پینچ پر سکون سے بیٹھ گیا۔۔۔۔

اسے اسی رات سے ثمرین ڈھونڈ رہی تھی جس دن جازب
کمال نے اسے یونیورسٹی میں قید کیا تھا لیکن جازب کمال کے کہنے
پر ہی یونیورسٹی کی سکیورٹی اسے اندر نہیں جانے دے رہی تھی
!!۔۔۔۔۔

اس نے بازو سر کے پیچھے ٹکاتے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی تھی اس کے لبوں پر استہزاء مسکراہٹ ابھری

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب تک میں نہیں چاہتا میرے شکار تک کوئی نہیں پہنچ پاتا"

!!"۔۔۔۔

اس نے آنکھیں جھٹ سے کھولتے تند لہجے میں لفظوں پر دباؤ دیتے کہا وہ یمن وحید کو سب سے دور والے ہاسپیٹل میں لے کر آیا تھا تاکہ سب سے قریب والے ہاسپیٹل میں اگر وہ لوگ اسے ڈھونڈنے بھی لگتے تو کم سے کم تین سے چار گھنٹے تو لازمی لگ جانے تھے!!۔۔۔۔۔

اسے فکر نہیں تھی یمن وحید کا خون بری طرح ضائع ہو رہا ہے یا خون بہہ بھی رہا ہے یا بند ہو گیا تھا وہ خود غرض تھا اور اسے صرف خود سے سروکار تھا۔۔۔۔

اس نے کلائی پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھا دو گھنٹے سے اوپر ہو چکا تھا !!۔۔۔

وہ پہلی بار تھا جب جازب کمال نے کسی کا انتظار کیا تھا وہ اس عالم میں پہلی لڑکی تھی جو جازب کمال کو انتظار کروا رہی تھی !!۔۔۔۔

جب ڈاکٹر روم سے باہر آیا تو تب بھی وہ وہی بیٹھا رہا تھا ڈاکٹر زچ ہوتا خود اس کے سامنے آیا تھا اس نے بڑے احسان کرنے والے انداز میں نظر اٹھا کر ڈاکٹر کو دیکھا

"چوٹ زیادہ گہری نہیں تھی شاید ڈر اور خوف کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی البتہ ریسٹ کی ضرورت ہے انہیں اور دھیان دے کہ دوبارہ وہ ایسی سچویشن میں نا جائے"۔۔۔۔!!

ڈاکٹر سنجیدگی سے بولا تو اس نے ہلکا سا سر اثبات میں ہلایا جس پر ڈاکٹر نے دانت پیسے تھے۔۔۔۔!!

"کچھ منٹوں میں ہوش آ جائے گا اسے"۔۔۔۔!!

ڈاکٹر کہتا وہاں سے چلا گیا تھا وہ کندھے اچکاتا اٹھا اور نارمل روم کی طرف بڑھا جہاں اسے ابھی شفٹ کیا گیا تھا اس کے بھاری قدموں کی چھاپ کمرے کے نزدیک سے سنتی اندر لیٹی یمن وحید جو ابھی صیح طرح سے ہوش میں بھی نہیں آئی تھی خوف سے پھر سے نڈھال ہو گئی تھی۔۔۔۔!!

وہ روم کا دروازہ کھول اندر داخل ہوا جہاں وہ زرد چہرہ لیے لیٹی ہوئی تھی جاذب کمال کی پہلی نظر اس کی ناک میں پہنی نوز پن پر پڑی جو ابھی بھی چمک رہی تھی۔۔۔۔!!

"میں نے تمھیں بہت مس کیا"۔۔۔۔!!

وہ قدم قدم اٹھاتا اس کے بیڈ کے قریب جاتے چمکتی آنکھوں اور پر اسرار سے لہجے میں بیڈ پر لیٹے اس کے وجود کے دونوں طرف دائیں بائیں ہاتھ رکھتے بولا اس کی آواز پر یمن وحید کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا۔۔۔!!

وہ دلچسپی سے ہنسا۔۔۔!!

"تمھارے حسین چہرے پر ڈر ہے مطلب تمھاری سماعت میرے لفظوں کو سن سکتی ہے"۔۔۔!!

انداز۔۔۔!! عجیب سا تھا وہ مزید نیچے جھکا اور اس کے کان کے قریب سرگوشی کے انداز میں بولا سردی میں اس کے سانسوں کی تپش سے یمن وحید کو کان کی لو دہکتی محسوس ہوئی۔۔۔!!

وہ سختی سے لب بھینچتے آنکھیں جھٹ سے کھول گئی اس کی کالی آنکھوں نے اس کا سرد تاثرات سے سجا چہرہ دیکھا تھا جو اس سے دو آنچ کے فاصلے پر چہرہ جھکائے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔!!

یمن وحید نے دیکھا وہ اس کے دائیں بائیں ہاتھ جمائے اس پر جھکا ہوا تھا چہرہ اس کے چہرے سے دو آنچ کے فاصلے پر تھا گرم سانسیں چہرے پر پڑتے وہ نفرت سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔!

آنکھیں کھولتے ہی ایسی رات میں دیدارِ دشمن یار کیسا لگا "

!!"۔۔۔

وہ دائیں آبرو آچکا کر بولا استہزاء مسکراہٹ اس کی ناک میں پہنی

!!نوز پن پر اٹکی تھی۔۔۔

!!انتہائی گھٹیا ترین رات"۔۔۔۔ "

اس نے نفرت سے تنے چہرے سمیت کہا تھا انداز جلا دینے والا

تھا لیکن اس کی بات سنتے وہ سر پیچھے ڈھلکائے قہقہہ لگا کر ہنسا اس

کی ہنسی یمن وحید کو زہر لگی تھی وہ سر میں اٹھتے درد کو یکسر

!!فراموش کر گئی تھی۔۔۔۔

گھٹیارات۔۔۔!!کو گھٹیا بنانے والا کام تو ہم دونوں"

!!نے ابھی کیا ہی نہیں"۔۔۔۔

وہ سر واپس اس کے اوپر جھکاتے چمکتی سرد آنکھوں سے اسے دیکھتے بولا چہرہ اس کے چہرہ پر مزید جھکاتے ایک آنچ کا فاصلہ قائم !!کیا کہ اس کی بات سنتے وہ گردن موڑ گئی۔۔۔۔

!!خود غرض خونی دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔۔۔ "

وہ گردن واپس سیدھی کرتی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہلکی آواز میں غرائی جس پر اس نے پر سوچ انداز میں اس کو دیکھا

۔۔۔

!!یہ مجھے پسند آیا"خود غرض خونی"۔۔۔ "

وہ استہزاء ہنسا تھا یمن کا دل کا اس کا سر پھاڑ دے اور یہی اسے مرنے کے لیے چھوڑ کر خود یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔۔۔!!

میرے پاؤں میں گر کر گڑ گڑا کر معافی مانگ لو شاید مجھے" تم پر ترس آجائے یو نواب اتنا بھی خود غرض نہیں ہوں میں ۔۔۔۔"!!

اس کی چمکتی نوز پن پر شہادت کی انگلی رکھتے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا پر حدت لہجے میں بولا کہ یمن وحید بس کئی پل اسے دیکھے گئی جب اس کی گرم انگلی اپنے بالوں میں سرکتی محسوس کی تو اس نے نفرت سے سر جھٹکا۔۔۔۔!!

تم خدا نہیں ہو جو تمھارے سامنے جھک جاؤں میں سمجھے "
!!تم"۔۔۔۔
وہ زخمی شیرنی بنی پھنکاری تھی جاذب کمال نے بھنویں سکیڑیں
!!۔۔۔

توبہ توبہ نعوذ باللہ کیسی احمقانہ باتیں کرتی ہو تم اللہ "
!!تمھیں ہدایت دے"۔۔۔۔۔
وہ اس کے اوپر سے اٹھتے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتے لب دبا کر بولا تھا کہ یمن وحید اسے دیکھتی رہ گئی وہ جس انداز میں بول رہا تھا وہ انداز مقناطیسی طاقت رکھتا تھا کسی بھی وجود کو اپنی جانب کھینچنے کی۔۔۔۔

شٹ اپ ہر گز تمھارے پاؤں میں جھک کر معافی نا مانگو"

!!اپنے خوابوں سے باہر نکل آؤ جازب کمال"۔۔۔۔

وہ طنزیہ ہنسی وہ چاہتی تھی وہ جل جائے جبکہ اس کی بات پر اس کی رگیں تن ہی تو گئی لیکن پھر دو بار نفی میں سر ہلاتے وہ یکدم واپس سے اس کے دائیں بائیں بازو رکھتے اس کے چہرے کے

!!قریب جھکا کہ یمن کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔

!!اس کی آنکھیں پھیل گئی تھی دل مانو حلق میں آ گیا ہو۔۔۔۔

تو پھر کیا سینے سے لگ کر مانگنے کا ارادہ ہے"۔۔۔"

وہ مزید اس کے چہرے پر جھک گیا تھا کہ اگر وہ کچھ بھی بولتی تو اس کے لب مقابل کے چہرے پر یا لبوں پر مس ہوتے بات کرتے وہ گہرا مسکرایا تھا آنکھیں چمک اٹھی۔۔۔!!

وہ اس وقت حد درجہ پر کشش لگا تھا یمن وحید نظریں چرا گئی اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی اس کی اس قدر نزدیکی سے۔۔۔۔!!

اتنی۔۔۔ "!!

وہ بولتی بولتی رکی جب وہ مزید اس کے نزدیک ہوا وہ لب بے ساختہ بھینچ گئی اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔۔!!

اگر ایک لفظ بھی تمھارے لبوں سے آزاد ہوا تو تمھارے"
لب میرے لبوں سے ٹکراتے میرے ساتھ زیادتی کرتے ہوئے
اس رات کو کیسا بنادے گے"۔۔۔۔!!؟؟

وہ واپس تھوڑا اوپر اٹھتے پر سوچ انداز میں بولا یمن وحید بس
!!آنکھوں سے اسے گھور کر قتل کر دینا چاہتی تھی۔۔۔

مجھ شریف کی عزت پر بات آجائے گی رات کے اس پہر"
!!میری عزت کا کیا بنے گا"۔۔۔۔
وہ مصنوعی سخت لہجے میں بولا آنکھیں پھیلا کر اس سے سوال کیا
یمن وحید کا سانس تیز ہوا اس کا دل کیا اس کا ہنستا چہرہ نوچ لے جو
!!اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔

اور شریف کی عزت جائے گی بھی کیسے اتنی گھٹیا رات "

!! کے ذریعے "۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے پر نظر جمائے سرد لہجے میں پھنکار تھا اس کی آنکھیں یکدم سپاٹ ہوتی سرخ ہو گئی تھی یمن وحید سانس روک گئی۔۔۔

وہ یوں رات کو گھٹیا کہہ رہا تھا جیسے رات کو نہیں یمن وحید

!! کو بولا جا رہا ہو۔۔۔۔

اس کی بے داغ گردن کو دیکھتے وہ طنزیہ ہنسا تھا آنکھوں میں نفرت لیے یمن وحید اس کے انداز پر لرز کر رہ گئی جب اچانک

دروازہ کھلنے پر اس نے بے ساختہ گردن موڑی تھی جبکہ جاذب کمال ابھی بھی ڈھیٹ بنا اس کے اوپر جھکا ہوا تھا۔۔۔۔!!

وہ اس پر سے ہٹتے پیچھے ہوا پلٹ کر دیکھا وہاں پولیس کھڑی تھی ساتھ ایک لڑکا اور ایک لڑکی بھی تھی ثمرین کو دیکھتے یمن وحید کو کچھ حوصلہ ملا تھا۔۔۔

"لڑکے تمھیں اریسٹ کیا جاتا ہے تم نے اس لڑکی کو کڈنیپ کر کے رکھا تھا"۔۔۔۔؟؟

پولیس آفیسر اسے دیکھتے سخت لہجے میں بولا ساتھ ایک نظر بیڈ پر لیٹی یمن پر ڈالی اس کی آنکھوں میں شک کی ایک لکیر بھی تھی جو ان دونوں کو اس حالت میں دیکھ کر پیدا ہوئی تھی۔۔۔!!

اسی نے میری دوست کو یونیورسٹی میں قید کیا تھا اور اسی کی" وجہ سے وہ یہاں پہنچی ہے"۔۔۔!!

ثمرین یمن کے قریب جاتے غصے سے جازب کمال کو دیکھتے بولی تھی جس کی نظر اب بھی یمن وحید کی کالی آنکھوں پر تھی جو چمک رہی تھی۔۔۔۔!!

ہتھکڑی لگاؤ اسے"۔۔۔۔"

پولیس آفیسر نے کانسٹیبل کو دیکھتے کہا جو ہتھکڑی لیتے جازب کمال کی طرف بڑھا جس نے نظر یمن وحید کی چمکتی کالی آنکھوں سے ہٹا کر کانسٹیبل پر ڈالی۔۔۔۔!!

اگر اس ہتھکڑی نے میرے ہاتھوں کو چھوا بھی تو "
تمھارے ہاتھ کاٹ کر اسی ہتھکڑی میں ڈال کر تمھارے پولیس اسٹیشن کے دروازے میں استقبال کے طور پر لٹکاؤں گا"۔۔۔۔۔!!

وہ بظاہر لاپرواہی سے بولا تھا لیکن اس کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی اور لہجے میں انگارے بھرے ہوئے تھے کانسٹیبل نے رکتے ایک پل کو لرز کر پولیس آفیسر کو دیکھا۔۔۔۔!!

اتنی اکڑ کون ہو تم کہی کے پرائم منسٹر ہو"۔۔۔؟؟"

آفیسر نے دانت پیستے اسے دیکھا جس پر وہ استہزاء انداز میں ہنسا

!!۔۔۔

پھر پلٹ کر یمن وحید کو دیکھا جس کی آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی

!! تھی وہ طنزیہ ہنسا اور آبرو اٹھایا۔۔۔۔

کون ہوں میں۔۔۔؟؟ ہمم اوئے سن کون ہوں "

میں"۔۔۔؟؟

ببل گم نکالتے اس نے ریپر کھولتے اسے منہ میں ڈالتے چباتے

ہوئے پاس کھڑے باسل احمد کو دیکھتے پوچھا جو اسے دیکھتے

سنجیدگی سے کھڑا تھا۔۔۔۔

پولیس آفیسر نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا وہ واقعی پاگل تھا جو دوسروں سے پوچھ رہا تھا کہ آخر وہ ہے کون.....؟؟"

!!کمال۔۔۔۔"

باسل احمد ایک پل کو رکا اس کی بات پر سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔!!

یہ کمال گروپ آف انڈسٹری کے چیئرمین جاذب کمال" ہے اور میں ان کا پرسنل لوئر باسل احمد"۔۔۔۔۔!!

سر جھکائے باسل احمد سپاٹ چہرہ لیے بولا تھا ببل گم چباتے وہ طنزیہ ہنسا جبکہ پولیس آفیسر نے ایک نظر اسے دیکھتے ایک قدم پیچھے لیا۔۔۔!!

کمال گروپ آف انڈسٹری کو ہر کوئی جانتا تھا ان سے الجھنا مطلب جاب سے ہاتھ دھونا۔۔۔!!

سر ہمیں غلط انفارمیشن ملی تھی ہم معذرت خواہ ہے "۔۔۔"

پولیس آفیسر کانسٹیبل کو پیچھے ہونے کا اشارہ کرتا بولا تھا جبکہ یمن وحید بس کلس کر رہ گئی تھی۔۔۔

نہیں نہیں مجھ جیسا ایماندار خود غرض خونی قانون کی پوری"
!!عزت کرتا ہے چلو لے کر چلو مجھے "۔۔۔۔
اس نے بولتے ہوئے ایک نظر پلٹ کر یمن وحید کو دیکھتے خود کو
"خود غرض خونی" کے لقب سے پکارتے بائیں آنکھ دبائی پھر
پولیس آفیسر کو دیکھا جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

!!میرا وکیل ہینڈل کرلے گا سب ہے ناوکیل "۔۔۔"
باسل احمد کو سخت سرد نظروں سے دیکھتے وہ دانت دانتوں پر
!!جمائے بولا تو باسل احمد نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

چلو آؤ دیدارِ تھانہ کرنے جائے "۔۔"

وہ ٹھنڈی آہ بھرتا بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا باسل احمد نے ایک نظر بیڈ پر بیٹھے یمن وحید کے وجود کو دیکھا وہ لب بھینچے باہر نکل گیا جس کے چہرے پر اب قنع مندی سے مسکراہٹ تھی کالی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔!!

لیکن وہ اس کے "ایماندار خود غرض خونی" ہونے پر اٹک ضرور گئی تھی ثمرین نے اسے اپنے ساتھ لگاتے خود کا سہارا دیا جبکہ وہ خود حیران تھی کہ اس کا بھائی جازب کمال کا وکیل ہے۔۔۔۔۔!!



وہ پاگلوں کی طرح اسے ہر طرف ڈھونڈ رہا تھا اسے اب افسوس ہوا تھا کہ آخر کیوں اس نے اس چھوٹی بچی کو باہر نکالا تھا۔۔۔؟؟ اسے از حد غصہ آ رہا تھا ہیر زویار پر کہ اگر وہ اس ٹائم اس کے سامنے آتی تو وہ اسے یہی زمین میں گاڑھ دیتا۔۔۔۔!!

بارش تھم چکی تھی لیکن اس کا وجود بری طرح گیلا تھا شرٹ چپک کر جسم کے ساتھ لگ چکی تھی اس نے سخت غصے میں بالوں میں ہاتھ چلائے اس کی رگیں بری طرح سلگ رہی تھی چہرہ تنا ہوا تھا۔۔۔!

رات کا ایک بج چکا تھا اور وہ غائب ہو گئی تھی وہ اس کے پیچھے ہی تو نکلا تھا اس نے سختی سے چڑتے گاڑی کے ٹائر پر سختی سے پاؤں مارا

جو وہ اسے آس پاس ناڈھونڈ پانے کے وجہ سے واپس گھر سے لے کر آیا تھا اور اب گھر سے دور جگہوں پر بھی وہ اسے ڈھونڈ چکا تھا !! لیکن وہ نہیں ملی تھی۔۔۔۔

چھوٹی بچی بس اس بار میرے قہر سے بچ جانا تم "۔۔۔"
اس نے سختی سے مٹھیاں بھینچی تھی اب تک تو سب گھر بھی آ چکے ہو گے اور اگر کسی کو پتہ چل گیا وہ اس کی وجہ سے گھر سے غائب ہے تو۔۔۔۔؟

اچھا ہو اسب لوگوں کو پتہ چل جائے گا اعوان خان سے اس چھوٹی لڑکی کی شادی کروا کر وہ سب بس ہیر زویار کی زندگی برباد !! ہی کرے گے۔۔۔۔

اس کے دماغ کے کسی کونے میں کمینی سی سوچ ابھری وہ تن فن کرتا گاڑی میں بیٹھا جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ کیوں اس چھوٹی لڑکی کے پیچھے خوار ہو کیا اس نے کہا تھا گھر سے بھاگ جاؤ۔۔۔؟؟ اسے تبھی تو چڑ تھی اس سے وہ بچکانہ حرکتیں کرتی تھی وہ صیح کہتا تھا اسے۔۔۔۔ چھوٹی لڑکی"۔۔۔۔

وہ گھر کے گیٹ کے اندر گاڑی داخل کرتے گاڑی پورچ میں روکے گہرا سانس بھرتے گاڑی سے اترتے گھر میں داخل ہوا اس نے سوچ لیا تھا وہ خود کو لاعلم ظاہر کرے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! یا پھر اس کی بے وقوفی کی دلیل دیتے اس نکاح سے جان چھڑوائے گا۔۔۔۔!!

بالوں میں سختی سے ہاتھ پھیرتے وہ گھر کے اندر داخل ہوا جب ہال میں داخل ہوتے وہ یک دم ٹھٹک کر رک گیا تھا اس نے دیکھا وہ صوفے پر باقی گھر والوں کے ساتھ بیٹھی چائے پی رہی تھی۔۔۔۔!!

وہ ساکت سا کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا اس نے شدید غصے سے ضبط کرتے مٹھیاں بھینچی وہ کتنے گھنٹے خوار ہوا تھا اس کی وجہ سے اور وہ آرام سے چائے پی رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔کہاں سے آرہے ہو خوار ہو کر"!!

شیر از صاحب نے اسے دیکھتے تنبیہ انداز میں پوچھا وہ سن کب رہا تھا وہ تو بس ہیر زویار کو دیکھ رہا تھا جواب اسے دیکھنے لگی تھی

!!۔۔۔۔

ہیر زویار نے سر تا پیر اعوان خان کو دیکھا اس نے طنزیہ مسکراہٹ سے اعوان خان کو دیکھا جتنا وہ اسے سنا چکا تھا ہیر زویار کے جو دل میں آیا تھا اس نے وہی کیا تھا پھر!!۔۔۔۔۔

ہیر زویار نے ہال میں لگی وال کلاک ہر نظر ڈالی پھر ایک جتاتی نظر اعوان خان کے چہرے پر ڈالی جو ضبط کے چکروں میں سرخ ہوا پڑا تھا وہ اتنے گھنٹے اسے سڑکوں پر خوار کر چکی تھی۔۔۔۔

جبکہ گھر سے نکلتے ہی وہ آنسو صاف کرتی ایک سائیڈ پر چھپ گئی تھی اور پھر اعوان خان کے گھر سے دور جاتے وہ خود گھر آ گئی تھی اعوان خان جب گاڑی لینے آیا تھا اس نے اپنی کمرے کی کھڑکی سے اس کے سرخ ہوتے ہوئے چہرے کا نظارہ کیا تھا۔۔۔۔!

وہ اٹھی اور چائے کپ میں ڈالتی اس کی جانب بڑھتے بلکل اس کے سامنے کھڑی ہوتی گردن اٹھا کر اسے دیکھا وہ واقعی چھوٹی بچی ثابت ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اعوان خان کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔!!

"بچی ہوں نا بھول گئی تھی آپ کو بتانا میری گھر واپسی کا ۔۔۔۔"!!

لبوں پر زبان پھیرتے اس نے چائے کا گرم کپ اس کی جانب بڑھایا تھا انتہائی معصومیت سے وہ واقعی بچوں والی حرکت کر گئی تھی وہ ایسی نہیں تھی لیکن اعوان خان نے اپنے سخت لفظوں سے ہیر زویار کو ایسا بنا دیا۔۔۔۔!!

"گیلے ہو گے ہے آپ چائے پی لے"۔۔۔۔

اس نے اس کی آنکھوں میں جھانکا جہاں انگارے لوٹ رہے تھے ہیر زویار کا دل ایک دم کانپ اٹھا تھا اس کے ہاتھ لڑکھڑا گے اس نے کپ ہاتھوں سے گرا دیا گرم چائے اعوان خان کے ہاتھ پر پڑتی اس کے جوتوں پر پڑنے کے ساتھ ٹانگوں پر پڑی تھی وہ لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر گیا۔۔۔۔!!

کہنا مشکل تھا کہ ہیر زویار نے خود چائے گرائی یا مقابل کی وحشت زدہ نظروں کے خوف سے چائے گری تھی لیکن ہاں یہ دوسری بار تھا۔۔۔!!

اور ایسا ثابت ہوا تھا کہ "ہیر زویار کی چائے کو اعوان خان سے شدید قسم کی دشمنی تھی"۔۔۔۔
وہ اسے جلا چکی تھی لیکن یہ چائے کی جلن ذرا برابر نہیں تھی اس جلن اس آگ کے سامنے جو ہیر زویار نے اپنی حرکتوں سے اسے لگائی تھی۔۔۔۔!!

تمھاری اس حرکت پر تم بہت پچھتانے والی ہو"۔۔"

وہ اس کا بازو دبوچے بولا اس کی آواز تیز ہو گئی وہاں بیٹھے تمام نفوس اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔!!

"کیا حرکت کی تم نے یہ ہاں کیا سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے تمھاری یہ حرکتیں تمھیں ہی مصبت میں ڈالے گی تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ ایسا گھٹیا ترین مذاق کرنے کی"۔۔۔۔

انگلیاں اس کی بازو میں سختی سے پیوست کرتے وہ بس اسے نظروں سے ہی آگ لگا دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔!!

"ا۔انکل چ۔ چھوڑے درد ہو رہا ہے"۔۔۔۔!!

وہ درد سے سسک اٹھی تھی کہ اس نے سخت گرفت اس پر کی ہوئی تھی جب شیراز صاحب نے اٹھتے اسے ہیر زویار سے دور کیا اور اسے سخت نظروں سے گھورا۔۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی اعوان"۔۔۔۔"

وہ شدید غصے سے چلائے اعوان نے تند و تیز نظر ہیر زویار کے وجود پر ڈالی۔۔۔۔

حرکت۔۔۔!!اپنی اس لاڈلی سے پوچھے اس نے کیا کیا ہے کتنا" خوار کیا ہے اس نے مجھے"۔۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا ہیر کو دفنا دیتا اس کی جانب اشارہ کرتے وہ چیخا تو وہ ڈر سے پیچھے ہوئی زویار صاحب نے ہیر کو گھورا !!۔۔۔۔

۔ا۔انکل میں نے کیا کیا۔۔۔۔؟؟"

اپنے باپ کو خود کو گھورتا پا کر ہیر زویار جلدی سے بولی تھی ہاں البتہ اعوان خان کے سخت بگڑے تیوروں کو دیکھتے وہ واقعی ڈر گئی تھی جو بس کسی بھی طرح اسے دبوچ کر مار دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

شٹ اپ یو کیا انکل انکل لگا رکھی ہے"۔۔۔۔ "

وہ اس کی جانب بڑھتے سخت لہجے میں دھاڑا جب شیراز صاحب نے اسے بامشکل روکا تھا ہیر کے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی تھی

اس نے اپنے بابا کو دیکھا جو شکایتی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے پھر شائلہ بیگم کو دیکھا ان کی نظروں میں بھی اس بار شکوہ سا تھا۔۔۔۔!!

جب انہوں نے اعوان کے بارے میں پوچھا تھا ہیر سے تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا تھا لیکن اعوان خان کی حالت کو دیکھ لگ نہیں رہا تھا کہ ہیر زویار اس کی حالت سے بے خبر ہے۔۔۔۔!!

وہ سر جھکا گئی تھی دل میں شرمندگی سی ابھری تھی اس نے نظر اٹھا کر اعوان خان کے غصے سے تنے چہرے کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا تھا ہیر کا دل کانپ اٹھا تھا حلق خشک ہوا۔۔۔۔!!

!!سوری پھر بڈھے جی"۔۔۔۔۔"

وہ سر جھکائے بولی اس کی بات پر شمائلہ بیگم ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی

!!جبکہ اعوان خان نے سلگتی نظر اس پر ڈالی۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ بھول جائے نکاح کو اس چھوٹی لڑکی سے نہیں کروں گا"

!!نکاح میں سنا آپ سب نے"۔۔۔۔۔

وہ اپنے باپ کو دیکھتے وہاں سے غصے میں واک آؤٹ کر گیا تھا اگر

دو منٹ بھی وہاں رکتا تو شاید وہ ہیر زویار کے ساتھ بہت غلط کر

جاتا۔۔۔۔

ہیر بات سنو میری کمرے میں آ کر"۔۔۔۔"

زویار صاحب نے سنجیدگی سے بولتے اسے دیکھتے کمرے کا رخ کیا جبکہ وہ افسردہ سی نظر باپ کی پشت پر ڈالتی ان کے پیچھے چل دی



وہ تیز گاڑی چلا رہا تھا سڑک پر بے شمار گاڑیاں تھی لیکن اس کی گاڑی کی سپیڈ حد سے زیادہ تھی سامنے سگنل کو ریڈ ہوتے دیکھ بھی اس نے سپیڈ ہلکی کرنے کے بجائے مزید بڑھا دی تھی

---!!

وہ سگنل توڑتا گاڑی آگے بڑھا لے گیا تھا غصے سے سٹیر نگ پر گرفت سخت ہوئی مظبوط بھاری ہاتھ کی ہری، نیلی نسیں ابھری ہوئی تھی بھینچے لبوں سے اس نے سرخ ہوتی نظریں سامنے سڑک پر ڈالی تھی۔۔۔

اس لڑکی نے اس کا دماغ بس دو منٹ میں گھوما دیا تھا سب سے پہلے تو اسے وہ سبز نظریں زہر لگنے لگی تھی جو اس کے چہرے کو دیکھتے پھیر لی جاتی تھی۔۔!!

اس نے سپیڈ مزید تیز کی تھی اس کے ساتھ اس وقت کوئی نہیں تھا گارڈ ساری سکیورٹی اور اسد کو وہ وہی چھوڑے اکیلا نکل آیا تھا ۔۔۔!!

ٹریفک پولیس کی گاڑی پیچھے دیکھتے اس نے سپیڈ خطرناک حد تک لے جاتے تیز کرتے گاڑی بھگالی تھی

میں کایان سکندر ہوں میری قربت کے لیے لڑکیاں ترستی" ہے میری ایک نظر صنف نازک کو پاگل کرنے کو کافی ہے اور تم خود کو سمجھتی کیا ہو آخر حجابن"۔۔۔؟؟

وہ گاڑی بھگاتا سٹیرنگ پر مکا مارے جبڑے بھینچے غرایا تھا وہ ٹریفک پولیس کو پیچھے چھوڑ آیا تھا کوئی خبر نہیں تھی وہ اس کا پیچھا کر بھی رہے تھے یا نہیں جبکہ اب وہ ایک خالی سڑک پر تھا جہاں اکا دکا ہی گاڑیاں گزر رہی تھی۔۔۔۔!!

"میں تمھیں چھوڑوں گا نہیں حجابن تمھاری اتنی ہمت
تمھارے احساسات نے ایسی گستاخی کر کیسے لی کہ میرے چہرے
سے تمھاری نظریں پلٹی"۔۔۔۔!!

وہ ہونٹ بھینچے آنکھیں زور سے میچ کر پھر سے سٹیر نگ پر مکا مارتا
چینخا تھا شدید پاگلوں کی طرح۔۔۔۔!!

"آئی ول کل یو ڈیم حجابن"۔۔۔۔!!

وہ زور سے چلایا تھا اعصاب قابو میں نا تھے اتنی ناگواری اس نے
پہلے کب برداشت کی تھی وہ تو ہمیشہ سے اٹنشن پانے کا عادی تھا
۔۔۔!!

"وہ جہاں جاتا تھا اس کی شخصیت کے سحر میں جکڑے لوگ
!!اس کی ایک نظر پر ہی دل ہار دیتے تھے"۔۔۔

"وہ شوخ طبیعت کا مالک تھا اس نے کئی لڑکیوں کے دل توڑے
تھے اور کئی لڑکیوں سے اس کے افئیر تھے اس کی افئیر کی چرچا ہر
تیسرے دن نیوز چینل، سوشل میڈیا پر ہوتی تھی لیکن اس کی
گھائل کرتی اداؤں کے آگے لڑکیاں پھر اس کی جانب خود چل کر
آتی تھی"۔۔۔

اور آج جب پہلی دفعہ کسی لڑکی نے اسے دیکھتے نظریں پھیری
تھی تو جیسے اس کی انا پر کاری وار ہوا تھا جیسے برداشت نا کرتے وہ
!پاگل ہو رہا تھا۔۔۔

بہت غرور ہے تمھیں حجابن اپنے چہرے پر تم پچھتاؤ گی اس"
!!غرور پر"۔۔۔۔

آنکھوں سے شعلے سے برس رہے تھے لفظوں میں تپش سی تھی
اس کے اعصاب بری طرح تن گے تھے جب اس نے بغیر
سامنے دیکھتے موڑ کاٹا تھا سامنے سے آتا وجود گاڑی سے ٹکراتا ہوا
دور جا گرا تھا اس نے یک دم بریک لگائی تھی کہ اس کا سر شدید
!! جھٹکے سے ڈیش بورڈ پر جا لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نجانے کون سی سڑک پر نکل آیا تھا یہ علاقہ تو اس نے کبھی
نہیں دیکھا تھا اس نے آنکھیں کھولتے سیدھا ہوتے آس پاس
دیکھا وہ کوئی پرانا سا علاقہ تھا سڑک سے دور ایک طرف پرانے

سے گھر بنے ہوئے تھے اور ان گھروں کے درمیان سے گلیاں نجانے کہاں جاتی تھی سڑک کافی وسیع تھی۔۔۔!!

وہ فوراً گاڑی سے باہر نکلا تھا آگے بڑھتے اس نے اس وجود کو دیکھا جو گاڑی سے ٹکر کھائے سڑک پر گرا ہوا تھا آس پاس خون جمع تھا شدید پریشانی سے اس نے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔!!

آس پاس دیکھا ایک دل کیا بھاگ جائے کوئی نہیں تھا وہاں وہ بھاگ سکتا تھا اس نے ایک قدم پیچھے لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔!!

پھر پریشانی سے وہی کھڑا ہو گیا وہ کیسے بھاگ جاتا سامنے سڑک پر پڑے وجود کو چھوڑ اس نے آگے بڑھتے جھکتے اس آدمی کا چہرہ

دیکھا جس کے سر سے خون بہہ رہا تھا وہ واپس سیدھا ہوتا پریشانی سے گہری سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔۔۔!!

وہ یہ سب کرنا نہیں چاہتا تھا بس اس سبز آنکھوں والی کو سوچتے وہ یہ سب کر بیٹھا تھا۔۔۔۔!!

اس نے تھوک نگلا ایک قدم مزید پیچھے لیا۔۔۔!!

یہ کیا۔ہوا اٹھے پلیز ہ۔ہلپ"۔۔۔۔"!!

سڑک کی دوسری سائیڈ سے تیزی سے بھاگ کر آتے وجود کی آواز وہ اچھے سے پہچان چکا تھا وہ آواز

اسی آواز اور اسی کے لفظوں کی وجہ سے تو یہ حادثہ ہوا تھا وہ آگے بڑھا تھا زمین ہر لیٹے وجود کو دیکھا چہرے پر پریشانی تھی۔۔۔۔

اس کو مار دیا تم نے "۔۔۔"

قریب پہنچتے ہی وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سڑک پر پڑے وجود کو دیکھتے بولی تھی جو کوئی پینتالیس سال کا آدمی تھا۔۔۔۔!!

شٹ اپ میں نے نہیں مارا میری گاڑی کے سامنے خود آیا ہے"

اور ابھی مرا نہیں ہے یہ "۔۔۔۔!!

دانت پیستے اس نے سڑک پر جھکی لڑکی کو دیکھا جس نے نقاب سے جھانکتی سبز آنکھوں سے اسے دیکھا وہ لب سختی سے بھینچ گیا

۔۔۔!!

جب بھی کایان سکندر کسی مصبت میں پھنستا تھا وہاں فجر "
!!رضوان ضرور پائی جاتی تھی"۔۔۔۔

!!لگ ہی رہا تھا مجھے تم ہی ہو سکتی ہو مصبت کہی کی"۔۔۔۔"
دانتوں پر دانت جماتے سخت لہجے میں بولا فجر نے کھڑے ہوتے
اسے سخت نظروں سے گھورا وہ تب سے ریسٹورنٹ سے نکلی تھی
اور پھر کئی جگہیں وہ رکی تھی کہ گھر کیسے جائے جب ایک تیز
رفتار گاڑی کو کسی کو ہٹ کرتے دیکھ وہ اس طرف بھاگی تھی
!!!۔۔۔۔

ایمبولینس کو کال کرو مر جائے گے یہ"۔۔۔"

اس نے بغیر جواب دیے دانت پیستے کہا تھا وہ یوں ہی کھڑا تھا اس کی بات سنتے اس نے تیزی سے لب کاٹتے ایمبولینس کو کال کی تھی۔۔۔!!

پھر نیچے جھکی فجر کو دیکھا جو اس آدمی کے ناک کے آگے دو انگلیاں رکھتے اس کی سانس چیک کر رہی تھی فجر نے سر اٹھا کر کایان سکندر کو دیکھا وہ پہلی بار تھا جب اس کی نظریں کایان سکندر کے چہرے پر تھی۔۔۔!!

"ابھی زندہ ہے۔۔۔۔!!"

وہ مدھم آواز میں بولی تھی پندرہ منٹ بعد ایمبولینس آتی پیشنٹ کو لے گئی جبکہ کایان سکندر نے چہرے پر ماسک لگاتے انہیں بڑی

مشکل سے یہ کہہ کر ٹالا تھا کہ وہ ان کے پیچھے اپنی گاڑی سے آرہا ہے!!۔۔۔۔

خبردار اگر تمھاری اس زبان سے کچھ بھی نکلا تو"۔۔۔"
فجر کو آگے بڑھتے دیکھ اس نے دو قدم آگے لیتے سختی سے اس کی بازو دبوچے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اس کی آنکھیں سرد ہو رہی تھی

میں بتاؤں گی بلکہ ابھی پولیس سٹیشن ہی جارہی ہوں میں"
کیسے کسی کا ایکسیڈنٹ کر کے آپ یہاں سے جا سکتے ہے
!!"۔۔۔۔

وہ اس کی جلتی گرفت سے اپنا بازو چھڑوانے کی تگ دو کرتی لہجے کو مظبوط رکھنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔۔

اس کی بات پر کایان سکندر کا دماغ بری طرح سلگا تھا اس نے تیوری چڑھائے اسے دیکھا۔۔۔۔!!

"اچھا۔۔۔!!
حجاب مارنے کا ارادہ تو تمھیں تھا میرا یہی مار کر سڑک پر پھینک دوں گا اگر منہ کھولا تو"۔۔۔۔

اس کا منہ دبوچے وہ طنزیہ آنکھوں سے اسے دیکھتے بولا تھا فجر رضوان کو اس کی اتنی گرفت پر اپنا چہرہ ٹوٹتا محسوس ہوا تھا اس

نے نفی میں سر ہلاتے اس کی گرفت ڈھیلی کرنی چاہی جو مزید سخت ہو گئی تھی۔۔۔۔!!

"تمھاری طرف تو پرانے حساب بھی نکلتے ہے اور کایان سکندر حساب بے باک کرنے کے لیے مشہور ہے"۔۔۔۔!!

اس کے نازک وجود کو جھٹکے سے اپنی طرف کھینچتے اس نے گاڑی کی بونٹ سے لگایا تھا وہ خود مکمل اس پر جھک گیا تھا ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ گرفت میں لیا ہوا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ سختی سے اس نے گاڑی کے بونٹ پر اس کے چہرے کے برابر سختی سے رکھا کہ فجر نے ڈر سے زور سے آنکھیں میچی۔۔۔۔!!

اور ایسی ویسی ساری حرکتیں کرتا ہوں میں حساب بے باک"
!!کرتے وقت نو لمٹ"۔۔۔۔

وہ بے باکی سے بولتا اسے خوف کے سمندر میں اتار گیا تھا فجر نے سوکھے پڑتے لبوں پر زبان پھیری تھی جبکہ سبز آنکھیں اس کی شہد رنگ آنکھوں میں ایک پل کو گاڑھی تھی اس کی آنکھوں
!!سے نکلتی تپش پر فجر رضوان نے نظریں پھیری۔۔۔۔

جس پر وہ پھر سے لب بھینچ کر اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کر گیا کہ فجر کے لبوں سے سسکی نکلی ان کے چہروں کے درمیان
!!تین آنچ کا فاصلہ تھا۔۔۔۔

بے ہودہ بکواس ب۔بند کرے اپنی م۔میں سب کو بتاؤں"
!!گی آپ نے کسی کی جان لی ہے"۔۔۔۔

سبز آنکھیں خوف سے تر ہو گئی اس کے چہرے پر جھکتے اس نے گردن ٹیڑھی کر کے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو دوسری جانب دیکھ رہی تھی اس کی حرکت پر اس کی سبز آنکھیں مقابل کی شہد !!رنگ آنکھوں پر ٹکی جو استہزاء انداز میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔

کیسے بتاؤں گی بتانے کے لیے زندہ رہنا ضروری ہے یا زبان"
کا ہونا یقین مانو مجھے ذرا افسوس نہیں ہو گا دوسری جان لیتے ہوئے
!!بلکہ اس بار مزہ آئے گا"۔۔۔۔

لبوں پر مسکراہٹ رکھتے وہ دونوں بھنویں اٹھا کر بولا تھا فجر کا سانس سینے میں اٹکا سنسان سی سڑک پر اگر وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کر دیتا تو کون دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔!!

م۔یں نہیں ڈرتی آپ ک۔کیا سمجھتے ہے میں ڈر جاؤں گی"

"۔۔۔۔؟؟

اس کی گرفت سے ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کرتی اس نے بے ساختہ اپنا دوسرا نازک ہاتھ اس کے چوڑے سینے پر رکھتے اسے پوری طاقت سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔۔!!

ارادے تو تمھارے نیک نہیں لگ رہے مجھے"۔۔۔۔"!!

اس نے اپنے سینے پر دھرے اس کے ہاتھ کو دیکھتے کہا تھا جس پر اس نے سختی سے اپنا ہاتھ دور کیا دوسرے ہاتھ کی کلائی پر جلن سی ہونے لگی تھی شدید درد سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گے تھے !!۔۔۔۔

میں جو کروں گا اس سے تم ڈر ہی نہیں پاؤں گی پتا ہے کیا"
!!کروں گا میں"۔۔۔۔۔
وہ اس کے آنسوؤں سے لطف اندوز ہوتا اس کے چہرے پر جھکتے دانت پیستے ایک ایک لفظ چبا کر بولا فجر نے گردن دوسری سائیڈ !!موڑی۔۔۔۔

دل مانو اچھل کر حلق میں آگیا تھا وہ تیز تیز سانس لے رہی تھی کہ خوف سے اس کے اعصاب بری طرح کام کرنا چھوڑ گے تھے

۔۔۔۔

"پہلے تمھارے اعصابوں کو سن کروں گا۔۔۔!!

وہ آہستہ سے اس کے کان کے پاس جھکتے سرد ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا کہ اس قدر سردی میں بھی فجر کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھی۔۔۔۔!!

"پھر تمھاری زبان کاٹوں گا کہ تم چیخ نا پاؤ بہت ہمت کی باتیں کرتی ہے تمھاری یہ زبان"۔۔۔

وہ اس کے کان کے قریب پھنکارا کہ وہ اس سے دور ہونے کے لیے پھڑ پھڑا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔!!

پھر تمھاری آنکھیں نکالوں گا یوں بھی مجھے زہر لگتی ہے یہ"۔۔۔۔"!!

وہ اوپر جھکتے اس کی سبز نظروں میں دیکھتے بولا جو اس نے بے ساختہ اس کے جملوں کو سنتے خوف سے میچ لی تھی اس کے چہرے پر خوف ہی خوف تھا کایان سکندر طنزیہ ہنسا۔۔۔۔!!

ہلپ پلیز"۔۔۔"!

وہ ہمت کرتی بلند آواز میں چیخی تھی کایان سکندر نے اس کی کلائی سختی سے مڑوڑ ڈالی کہ وہ درد سے کراہ کر رہ گئی تھی

!!۔۔۔۔

جب پیچھے سے قدموں کی آہٹ پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا ٹریفک پولیس یہاں تک اس کی گاڑی کا پیچھا کرتے آئی تھی اس نے لب سختی سے بھینچے اسے جھٹکے سے گاڑی سے دور ہٹایا فجر رضوان نے سینے پر ہاتھ رکھتے گہرا سانس لیا۔۔

خوف سے اس کی ٹانگیں کانپنے لگی تھی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے پر وہ کپکپا کر رہ گئی جبکہ کایان سکندر نے خونخوار نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔!!

سگنل توڑ کر کہاں بھاگ رہے تھے میاں بڑی جلدی ہے"
!! تمھیں"۔۔۔۔
ٹریفک پولیس اس کے قریب آتی سختی سے بولی تھی اس نے
لاپرواہی سے کندھے آچکائے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ سڑک پر
!! دوڑنے کے انداز میں چل رہی تھی وہ طنزیہ ہنسا تھا۔۔۔۔

جب وہاں اسد پہنچا تھا جو اس کے میسج پر یہاں آیا تھا جو اس نے
!! ایکسیڈنٹ کے ٹائم پر اسے کیا تھا۔۔۔۔

! سر آپ گاڑی میں بیٹھے آئی ول مینج اٹ"۔۔۔"

اسد اسے گاڑی میں بیٹھنے کو بولتا خود ٹریفک پولیس کی طرف دیکھتا ان سے بات کرتے انہیں فائن وغیرہ پر ہی منانے لگا تھا ورنہ ان کے مطابق گاڑی والے کو سخت وارننگ دینے پر بھی وہ نہیں رکا تھا اس لیے گاڑی ضبط کرتے اسے اسٹیشن سے گاڑی لینے آنا پڑتا !!۔۔۔۔

اسد کو ایک نظر دیکھتے اس نے گاڑی آگے بڑھالی بغیر کسی چیز کی پرواہ کیے ہاں وہ کچھ پل کو پریشان ہوا تھا اس آدمی کی حالت دیکھ لیکن اس لڑکی کی وجہ سے وہ پریشانی کہی دور جاتی اس پر غصے !! کو حاوی کر گئی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی دور جاتے ہی موبائل پر رنگ ہوتے اس نے یس کرتے اسپیکر پر ڈالا تھا۔۔۔!!

سر میں نے سب کلئیر کر دیا ہے اس کے علاوہ میں ہاسپٹل جا رہا ہوں اس پیشنٹ کی حالت دیکھنے آپ چلے گے "۔۔۔!!

اسد نے جھجھکتے ہوئے پوچھا تھا اس نے بیک ویو مرر سے دیکھا اس کے پیچھے دو گاڑیاں تھی جو یقیناً اسد نے اس کی سکیورٹی کے زیر اثر بھیجی تھی۔۔۔!!

میں گھر جا رہا ہوں تم جاؤ اچھے کام کرو"۔۔۔ "

سنجیدگی سے کہتے اس نے سامنے سڑک پر دیکھا تھا اسے ذرا برابر افسوس نہیں تھا کیا کہ اس کی وجہ سے کوئی ہاسپیٹل پہنچ گیا۔۔۔

س۔سر یہ تو بری بات ہے"۔۔۔"

اسد منمنایا تھا ایکسیڈنٹ کا یان سے ہوا تھا موڑ کاٹتے اس نے بھی ہارن نہیں دیا تھا اور سامنے والا وجود بھی سڑک کے بیچ و بیچ چلا آ رہا تھا غلطی دونوں طرف سے تھی اسد کی بات پر اس نے آئی برو اچکایا چہرہ تن سا گیا۔۔۔

اچھائی مجھے ویسے بھی راس نہیں آتی اور برائی میں، میں" !! باپوں کا بھی باپ ہوں"۔۔۔

جس چیز میں، میں ماہر ہوں مجھے وہی کرنے دو اٹس بیٹر فار ایوی ون میری اچھائی زیادہ بری ہے"۔۔۔

وہ سرد لہجے میں بولا تھا اس کی آنکھوں میں عجیب سا سرد پن چھا گیا کہ دوسری طرف موجود اسداس کی سرد آواز سنتے تھوک نگلتے یوں سر ہلانے لگا جیسے وہ سامنے ہو۔۔۔

اینڈ دس از ناٹ مائی فالٹ وہ سڑک کے درمیان میں چل رہا" تھا میری گاڑی سڑک پر ہی تھی نا کہ میں اسے آسمان پر چلاتا اینڈ دس از لاسٹ وارننگ ٹو یو آئندہ مجھے اچھے برے میں فرق بتانے کی ضرورت نہیں تمھیں"۔۔۔۔!!

وہ لفظ چبا چبا کر بولا تھا پھر فون کھٹاک سے بند کر گیا تھا اس ساری گفتگو میں اس کی ایک بات درست تھی جو اس نے اپنے بارے میں کہی تھی جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھی اس کی شخصیت کو ظاہر کرتی تھی۔۔۔!!

"برائی میں، میں باپوں کا بھی باپ ہوں میری اچھائی زیادہ بری ہے"۔۔۔۔!!

ہاں وہ صیح کہہ رہا تھا اس نے ایک بار کہا تھا اسے نا جاننے والے فائدے میں رہتے ہے اور وہ تب بھی صیح تھا۔۔۔۔!!

بے ساختہ اس حجابن کو سوچتے اس نے دانت کچکائے تھے

!!۔۔۔۔



!!پولیس والے سنو"۔۔۔۔"

ننگے پاؤں باہر نکلتے اس نے آس پاس معصومیت سے دیکھا تھا

جب صوفے پر آنکھوں پر بازو رکھے لیٹے اسیر عالم کو دیکھتے وہ

دبے قدموں سے اس کے قریب جاتی اس کے سرہانے کھڑی

ہوتی اس کی شرٹ کندھوں سے دو انگلیوں سے پکڑتے بہت

دھیمے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اتنا کہ اسیر عالم سن ہی نا پایا تھا شدید تھکن سے ابھی ابھی اس کی آنکھ لگی تھی وہ نیند کا کچا تھا لیکن قلب کی آواز بہت زیادہ دھیمی تھی اور اس کا انداز معصومیت بھرا بچوں والا تھا۔۔۔۔۔!!

وہ گلابی لبوں پر زبان پھیرتے کمر کے بل نیچے جھکی تھی اس کے کان کے قریب چہرہ لے جاتے اس نے لب آپس میں دبائے!!

"!! پولیس والے جی۔۔۔"

وہ اس کے کان کے قریب اونچی آواز میں بولی تھی کہ وہ ہڑبڑا کر بازو آنکھوں سے ہٹاتا صوفے پر اٹھ بیٹھا کان پر گرم سا تپش محسوس کرتے اس نے کان پر انگلی پھیری تھی پھر پلٹ کر

صوفے کے پاس ابھی بھی کمر کے بل جھکی اس لڑکی کو دیکھا

!!۔۔۔۔

یہ کیا تھا"۔۔۔؟؟ "

اس کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے کان پر گرم سانسوں کی

تپش اب بھی کان کو جھلسا رہی تھی اس نے مقابل لڑکی کو گھورا

جواب سیدھی کھڑی ہوتی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی

!!۔۔۔۔

لڑکیوں کا خود کے نزدیک آنا کہاں اسے گوارہ تھا جبکہ وہ

معصومیت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

یہ آواز تھی پولیس والے جی"۔۔۔"

وہ معصومیت سے گویا ہوئی اس کی بات پر اسیر عالم نے بے ساختہ لب دبا لیے تھے البتہ چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔۔۔۔۔!!

ایسے کسی کے قریب نہیں جاتے"۔۔۔۔"!!

وہ صوفے سے نیچے کھڑا ہوتا ہوا سنجیدگی سے بولا البتہ نظریں اس کے وجود سے پھیر رکھی تھی جو اسی حلیہ میں تھی جس میں وہ اسے چھوڑ کر کمرے سے نکلا تھا۔۔۔۔۔۔!!

ایسا کیوں۔۔۔؟؟ ہم اپنے بابا کو بھی ایسے ہی اٹھاتے تھے"

ج۔۔۔!!

وہ بولتے بولتے رک گئی تھی اچانک تلخ یاد نے اس کی کالی آنکھوں میں پانی بھر دیا تھا۔۔۔!!

اسیر عالم نے اسے نا سمجھی سے دیکھا وہ اس کے وجود سے نظریں ہٹاتا سامنے دیکھنے لگا۔۔۔

"۔۔۔۔کسی غیر محرم کے پاس نہیں جاتے ایسے!!"

وہ اس کے پاس سے گزرتے آگے بڑھا بلکل کسی اجنبی کی طرح قلب نے پلٹ کر آنسو بھلائے اسے دیکھا وہ ایک دم تیزی سے اس کے سامنے آئی تھی کہ اسیر عالم نے بے ساختہ قدم روکے ۔۔۔!!

غیر محرم کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔"

وہ گردن اٹھا کر بولی تھی اسیر عالم کا سانس وہی تھم گیا وہ بس اسے تکے گیا تھا جو سامنے نا سمجھی سے گردن اٹھائے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو سانس لینا چھوڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔!!

!!غیر محرم کیا ہوتا ہے"۔۔۔۔"

اس نے سامنے سے اسیر عالم کی شرٹ کھینچتے اس کے حواسوں میں اسے واپس لا پٹخا تھا وہ لب سختی سے بھینچ گیا۔۔۔!!

تمھارے بابا کہاں ہے۔۔۔؟؟ "

اس نے بات کو ٹالتے گردن جھکاتے اسے دیکھا تا کہ وہ اپنی گردن سیدھی کرتے اسے کڑھے امتحان میں نا ڈالے وہ لبوں پر

زبان پھیر تا لب تر کرتے پوچھ رہا تھا اس کی بات پر قلب کی آنکھ سے آنسو نکل کر گالوں پر بہہ گے۔۔۔۔!!

خون سے سنی برف وہ زور سے آنکھیں میچ گئی تھی اس کے معصوم چہرے پر اذیت ہی اذیت تھی وہ بے ساختہ آگے بڑھتے اس کے گلے لگ گئی اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے وہ زور سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔!!

جبکہ اس کے بے ساختہ کیے گے عمل پر اسیر عالم کا چہرہ فق ہوا تھا اس نے گردن جھکائے اس کے کانپتے وجود کو دیکھا اور پھر اپنے دل کے مقام پر جہاں اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا اس کا چہرہ پل میں سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

آج تک اس کی اتنی زندگی میں کوئی لڑکی اس کے قریب نہیں آئی تھی حتی کے وہ خود کو کسی لڑکی کو چھونے تک نہیں دیتا تھا اس نے گردن جھکائے پھر سے اسے دیکھا جو اب سر اس کے سینے سے نکالے گردن اٹھاتے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔!!

یوں کسی غیر محرم کے گلے نہیں لگتے گناہ ہوتا"

!!ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے کندھوں سے اسے تھامے اسے خود سے تھوڑا دور کرتے بولا اسیر عالم نے ایک انوکھی چیز دیکھی تھی مقابل کھڑی معصوم لڑکی کے کندھوں پر دھرے اس کے ہاتھ ہلکے سے کانپ رہے تھے۔۔۔۔!!

بابااوپر چلے گے مرنے کے بعد لوگ اللہ کے پاس چلے"

!!جاتے ہے نا"۔۔۔۔

وہ شرٹ کے بازو سے آنکھیں رگڑتی بولتی اسے حیران کر گئی تھی اس نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

پولیس والے جی کس کے گلے سکتے ہے ہم۔۔۔۔؟؟"

وہ گلابی لب کاٹتے اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی جواب بھی اس کے لمس کی خوشبو خود سے اٹھتی محسوس کر رہا تھا اس کی بات پر

!!اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اپنے محرم کو"۔۔۔۔!!اسے لگانے سے ثواب ملے گا"

"۔۔۔

اس کی کالی نمی بھری آنکھوں میں دیکھتے وہ لب ایک دوسرے میں پیوست کرتے بولا تھا

وہ کہاں پر ہے کب آئے گا"۔۔۔؟؟"

ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑتے وہ ایک امید سے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے بولی تھی۔۔۔۔!

!! جہنم میں ہے"۔۔۔۔"

اس نے دانت بری طرح کچکائے تھے وہ اپنی کیفیت سے جھنجھلا سا گیا تھا ایک وہ لڑکی ہر دوسری بات پر اس کے نزدیک چلی آتی تھی۔۔۔۔!!

!!اسے کہے جلدی آجائے وہاں سے"۔۔۔۔"

اسے آگے بڑھتے دیکھ وہ بھی چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پیچھے چلنے لگی تھی جو کچن میں کھڑا ہوا تھا۔۔۔

!!کیا کروں گی اسے بلا کر"۔۔۔۔۔"

وہ پلٹ کر گہری نظروں سے اسے دیکھتے بولا اس کی آنکھیں بول رہی تھی بے حد جزبات لیے پہلی بار۔۔۔۔!!وہ خود انجان تھا !!اپنی بولتی آنکھوں سے۔۔۔۔

ہم انہیں ہگ کرے گے اس ثواب ہو گا نا"۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھتے کرسی پر بیٹھ گئی اسیر عالم کے لبوں پر جاندار !!مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔۔

بول دوں گا کچھ کھانا ہے تم نے"۔۔۔۔؟؟"

!!وہ پلٹ کر کھڑا ہوا قلب نے اس کی پشت کو دیکھا۔۔۔۔

!!فش۔۔۔"

وہ لبوں پر زبان پھیرتی آنکھوں میں چمک لیے بولی تھی اس برف

!!کی شہزادی میں بس ایک خاصیت تھی۔۔۔۔

وہ برف کی شہزادی باتیں بہت جلد بھول جایا کرتی تھی لیکن"

!!وہ باتیں اسے یاد ہمیشہ رہتی تھی"۔۔۔۔

اس کے علاوہ کچھ کھالو"۔۔۔"

وہ اسے دیکھتے بولا تھا جس نے نفی میں سر ہلا نچلا ہونٹ نکال کر اسے دیکھا تو اسیر عالم نے زور سے آنکھیں میچی وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔!!

کچھ اور کھالو پھر شام کو کاشی آئے گا تم اس کے ساتھ چلی جانا"۔۔۔"

اس کے گلابی لبوں کو دیکھتے وہ گہرا سانس بھرتے بولا قلب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔!!

باہر نہیں جاؤں گی"۔۔۔"

اس کا چہرہ رونے والا ہوا تھا اسیر عالم نے آئی برو اچکایا۔۔۔!!

!! باہر انسان ہے نا"۔۔۔۔"

وہ اسے بتاتے رو دینے کو تھی انسانوں سے ملاقات اسے یاد تھی

جبکہ اس کی بات پر اسیر عالم کی کن پٹیاں بری طرح سلگی

!!۔۔۔۔

تو میں کون ہوں پھر۔۔۔۔؟؟"

ٹیبل پر دونوں ہاتھ جمائے وہ اس کی جانب جھکتے بولا گہری سانس

اس کے گلابی چہرے پر چھوڑی تھی وہ اس کی کالی آنکھوں میں

!! دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔

وہ اسیر عالم جو لڑکیوں کو دوسری نظر دیکھتا تک نہیں تھا وہ"
اس برف کی شہزادی کی آنکھوں پر سے نظریں ہٹا ہی نہیں پا رہا تھا
!! وہ اسے دیکھ رہا تھا یا شاید اپنا سب کچھ ہار رہا تھا۔۔۔۔۔

!! آپ تو پولیس والے ہے نا"۔۔۔۔۔"
وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولی تھی اس کی بات پر اسیر عالم نے لب دبائے
! تھے اس کے نچلے لب کے کنارے پر ڈمپل نمودار ہوا۔۔۔۔۔

!! مجھے دو دماغ درکار ہو گے۔۔۔۔"
وہ اسے سر تا پیر دیکھتے بڑبڑا کر رہ گیا تھا البتہ نظریں چمک رہی تھی

!! میں انسان ہی ہوں"۔۔۔۔"

اس نے نظریں اس کی کالی آنکھوں سے ہٹا کر اس کی شفاف گردن ہر جمائی تھی اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔!!

"میرے ساتھ رہو گی"۔۔۔۔!!

وہ بے ساختہ ہاتھ بڑھاتے اس کی بے داغ گردن کی طرف لے گیا کچھ انچ کے فاصلے پر اس نے ہاتھ کو روکتے سختی سے مٹھی بھینچی تھی۔۔۔۔!!

وہ خود نہیں جانتا تھا وہ کیا بول گیا اوٹاوا میں اس نے ایک سے بڑھ کر ایک حسن دیکھا تھا لیکن وہ معصومیت جو اسی لڑکی کے چہرے پر رقم تھی وہ لاکھ حسن زادیوں کے اوپر بھاری پڑ گئی تھی۔۔۔۔!!

اپنی زندگی میں اس کا صرف ایک ہی مقصد تھا اسیل ایڈم کو پکڑنا لیکن اب اس کی زندگی میں شاید دوسری وجہ شامل ہونے والی تھی۔۔۔۔!

اس نے فیصلہ کیا تھا وہ کبھی ان لڑکیوں کے معاملوں" میں نہیں الجھے گا لیکن اس کا فیصلہ سامنے بیٹھی برف کی شہزادی کے آگے ریت کے پہاڑ کی طرح ثابت ہو رہا تھا کہ ایک ہلکا سا جھونکا اور رات اڑنے لگی تھی۔۔۔۔!! "

نہیں"۔۔۔۔"!!

وہ نفی میں سر ہلا گئی اسیر عالم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اسے پتہ ہی ناچلا کہ اس کی آنکھوں میں تیکھا پن واضع ہو گیا تھا۔۔۔!!

"وجہ۔۔۔!!

وہ سنجیدگی سے بولا ازحد سنجیدگی۔۔۔!!

"آپ انسان ہے نا۔۔۔۔۔!!

وہ لب کاٹتی بولی تھی اسیر عالم سیدھا ہوا تھا فریج سے دودھ نکال کر اس کے سامنے رکھا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔!!

"میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمھیں اپنے گڈ۔۔۔!! پاس رکھوں نا مجھے ان فضولیات میں دلچسپی ہے"۔۔۔

وہ لب بھینچتے بولا تھا لفظوں پر دباؤ دیتے اس کے بدلتے لہجے پر قلب بس اسے دیکھے گئی اسے اس چیز کی پرواہ نہیں تھی اس نے بدلتے لہجے کہاں محسوس کیے تھے پہلے کبھی

"کاشی تمھیں شام میں آکر لے جائے گا لڑکی ذات کا وجود مجھے گوارہ نہیں"۔۔۔۔۔!!

وہ پل میں بدل گیا اتنی جلدی کہ جیسے گرگٹ سے بھی تیز ۔۔۔۔!!

"وہ شخص پل میں جذبات، لہجے بدل لیا کرتا تھا۔۔۔۔!!

وہ وہاں سے کمرے میں چلا گیا تھا جبکہ قلب سامنے رکھے دودھ کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔!!



"کچھ پریشان لگ رہے ہے آپ خیریت۔۔۔؟؟"

کاشی نے کافی لبوں سے لگاتے ایک ترچھی نظر سے اس کے تنے ہوئے چہرے کو دیکھا جو صبح سے ہی لب بھینچے ہر کسی پر برس رہا تھا وہ بری طرح ہر چھوٹی بات پر سب کو ڈانٹ رہا تھا اور ایک بار کاشی کی بھی شامت آچکی تھی۔۔۔۔!!

تم نے اپنا کام کر دیا"۔۔۔؟؟"

اس نے کافی کا گھونٹ بھرتے پھر سے لب بھینچے تھے دماغ جیسے پھٹنے والا ہوا پڑا تھا اس کا دل وہ اس کے اختیار سے باہر چلا گیا تھا !!۔۔۔

"اسیر عالم کے دل نے اسے دغا دیا تھا ایک خوبصورت دغا۔۔"

کس بارے میں ہیڈ "۔۔۔؟"

سامنے سڑک پر چلتی گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے کاشی نے ایک کھوجتی نظر اس کے چہرے پر ڈالنے کے بعد مسکراہٹ روکتے !!پوچھا وہ جان کر انجان بن رہا تھا۔۔۔

!!وہ۔۔۔"

وہ میٹھیاں سختی سے بھینچ گیا لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ رک گیا تھا

کسی لڑکی کے بارے میں پوچھنا۔۔۔!!"اسیر عالم نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا وہ کبھی کسی لڑکی کے بارے میں اتنی بے چینی سے پوچھے گا"۔۔۔۔!!

وہ لڑکی جسے تم کل چھوڑ کر آئے"۔۔۔۔"!!

اس نے کافی کا کپ بے ساختہ لبوں سے لگا لیا تھا نظریں سڑک کے پار بنے "لٹل وکٹریز کیفے" پر تھی جو اس کے اتنے سال کی سوینگ کا نتیجہ تھا وہ کیفے اس کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔!!

کیا کہا معزز آفیسر اسیر عالم آپ نے۔۔۔؟؟لڑکی کہانا پلیز" ایک بار واپس پوچھنا"۔۔۔۔!!

کافی کا کپ گاڑی پر رکھتے کاشی گرم کوٹ درست کرتا جوش اور حیرت کے ملے جلے تاثرات سے اس کے سامنے آتا اس کی آنکھوں میں کچھ تلاشنے کی کوشش کرنے لگا تھا۔۔۔!!

بکواس بند کرو وہ بس میری رسپانسبلٹی تھی وہ صیح جگہ پر ہو" یہی جاننے کے لیے پوچھا ہے"۔۔۔!!
گاڑی میں بیٹھتے اس نے تیز نظر سے اسے دیکھا جس پر کاشی نے آبرو اچکایا تھا۔۔۔!!

اتنے زمہ دار لڑکیوں کے معاملے میں پہلے تو کبھی نہیں" ہوئے آپ یا پھر۔۔۔!! "

کاشی نچلا لب دانتوں تلے دبائے اسے چمکتی نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔۔۔!!

"مان جاؤ اسیر عالم کسی لڑکی کو چاہنے لگا ہے وہ بے چین رہنے لگا ہے کسی لڑکی کی وجہ سے"۔۔۔!!

گاڑی میں بیٹھتے کاشی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اس بار سنجیدہ چہرے سے کہا لیکن آنکھوں میں صاف شرارت تھی۔۔۔!!

"اپنی بکواس بند کرو"۔۔۔!!

گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے سڑک پر ڈالی تھی کاشی نے بغور اس کے چہرے کو دیکھا اس کی آنکھیں سوجھی ہوئی تھی شاید وہ رات صبح سے سو نہیں پایا تھا۔۔۔!!

اگر اس کے ساتھ پھر سے وہی سب ہو گیا یا پھر اسے کوئی" اور لے۔گ۔۔۔!!

"۔۔۔زبان کاٹ دوں گا تمھاری!!
کاشی کی چلتی زبان یکدم رکی تھی اس نے شدید غصے میں بریک لگاتے کاشی کے گلے کو گرفت میں لیتے اس پر دباؤ ڈالا تھا کہ اسے یکدم سے اپنا سانس رکتا محسوس ہوا تھا اسے اسیر عالم سے خوف سا محسوس ہوا اس کی آنکھیں مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔!!

م۔ین"۔۔"

گلے پر گرفت سخت ہونے کے وجہ سے وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہا تھا جب اس نے دانتوں پر دانت جماتے اس کے گلے کو آہستہ سے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔!!

کاشی گہرا سانس بھرتا اپنی آنکھوں سے نکلے آنسو پونچھتا اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

اسیر عالم تمھیں محبت نہیں ہونی چاہیے تھی تمھاری محبت" بس نقصان دے گی تمھارا جنون بس خوفزدہ کرے گا ۔۔۔۔"!!

گاڑی سے باہر نکلتے اس نے پلٹ کر اس کے تنے چہرے کو دیکھا تھا جو گہرے گہرے سانس بھر تا غصہ کم کرنے کی کوشش میں بری طرح ناکام ہو رہا تھا اس کی بات پر اس کے تنے نقوش مزید تن گے تھے آنکھوں سے آگ سی نکلی۔۔۔۔۔۔!!

"تم اسے پالو یا پھر تم اسے کھو دو چوائس از یورز لیکن ہاں۔۔۔!! تم حد سے بے حد مت ہونا وہ خسارہ دونوں طرف آئے گا!!"۔۔۔۔

کاشی نے کوٹ درست کرتے بگڑے لہجے میں کہا اسیر عالم نے قہر بھری نظر سے اسے دیکھا وہ کندھے آچکا گیا۔۔۔

اسے لا فاؤنڈیشن کے سامنے چھوڑ کر آیا تھا"۔۔!! مجھے "
نہیں لگتا اب تم زیادہ دن اس خول میں رہ سکتے ہو اپنی حالت
دیکھو تم سکون سے سو نہیں پائے ایک لڑکی کی وجہ سے تو" مجھے
!! لڑکیوں میں دلچسپی نہیں" یہ سب کہنا چھوڑ دو اب"۔۔۔۔

کاشی نے گلے پر ہاتھ پھیرتے کہا کہ اسے ابھی بھی پھندا سا
گلے میں اٹکا محسوس ہو رہا تھا اسیر عالم نے گاڑی سٹارٹ کی جس پر
!! وہ دھیرے سے ہنسا دایاں کاندھا آچکا گیا۔۔۔

گاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی جبڑے بھینچے وہ اس برف کی
شہزادی کو سوچ رہا تھا وہ معصوم تھی بے حد معصوم کیا کوئی خود کو
روک سکتا تھا کہ وہ اسے نا چاہے۔۔۔؟؟

!!وہ جھنجھلا گیا تھا اس نے سٹیرنگ پر زور سے ہاتھ مارا تھا۔۔۔

!!لڑکی ذات میرے لیے ضروری نہیں"۔۔۔"

موڑ کاٹتے اس نے سخت لہجے میں خود کو باور کروایا تھا جبکہ گاڑی"

!!لافاؤنڈیشن" کے راستے پر جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ راستے بدل رہا تھا کہ وہ منزل پر نا پہنچے لیکن وہ راستہ وہی چن رہا

!!تھا جو سیدھا منزل کو جاتا تھا۔۔۔۔۔۔

اپنی زندگی کے بھیانک حادثے کے بعد وہ اپنے سائے پر بھی

یقین نہیں رکھتا تھا وہ کیسے کسی لڑکی کے لیے رات بھر جاگ سکتا

تھا۔۔۔؟؟

گاڑی کی سپیڈ میں تیزی آئی تھی شاید سینے میں خاموشی سے بیٹھے دل نے شرارت کی تھی۔۔۔۔!!



نقاہت سے اس نے آنکھیں بند کرتے واپس کھولی تھی اس کی آنکھوں کی پتلیاں اپنی ہی سوچوں سے سکڑ کر پھیل رہی تھی ۔۔۔!!

اس کی ماں بیمار تھی اور بہن پڑھ رہی تھی ان سب کے اخراجات وہ کیسے اٹھائے اوپر سے اس کی پڑھائی۔۔۔۔۔!!

وہ سکالرشپ پر پڑھ رہی تھی لیکن پھر بھی ایسی بہت سی ضروریات تھی جو اسے سوچنے پر مجبور کر رہی تھی

!!_____

سوچوں کا تسلسل دروازے کے کلک پر ٹوٹا تھا اس نے تکیہ کا سہارا لیتے ذرا سا اوپر اٹھتے دروازے پر نظریں ٹکائی تھی یقیناً ثمرین ہو گی اسے ہاسپٹل میں آج تیسرا دن تھا اور ثمرین نے اس کا بہت اچھے سے خیال رکھا تھا حتی کے یہ ہاسپٹل بہت مہنگا تھا

!!_____

!! سرپرائز___ "

اس کی تیز آواز پر یمن وحید کی آنکھیں حیرت سے پھیلی جس نے لال گلابوں کا بوکے چہرے کے سامنے سے یکدم ہٹاتے چہکتی تیز مسکراتی آواز میں کہا تھا۔۔۔!!

"میں نے تمھیں بہت مس کیا۔۔۔۔"!!

ببل گم چباتے اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک پیدا ہوئی تھی لبوں پر بائیں طرف سائیڈ سمائل ایسا لگتا تھا یہ ادا بنی ہی اس شخص کے لیے ہے۔۔۔!!

اسے دیکھتے یمن وحید کا حلق تک کڑوا ہوا تھا اس نے تیکھی نظروں سے جازب کمال کو دیکھا۔۔۔۔!!

"اور تم مجھے بھولی ہی کب ہو گی۔۔۔۔"!!

اس نے گلاب کی پتی ہاتھ میں لیتے اسے مسل ڈالا تھا لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی یمن وحید نے حلق تر کیا وہ عجیب پاگل محسوس ہو رہا تھا اس وقت۔۔۔۔!!

"ی۔یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟"

اسے پیچھے مڑتے کمرے کا ناب گھماتے دیکھ اس کے نقاہت زدہ چہرے پر ایک پل کو خوف کے سائے لہرائے تھے جبکہ مقابل نے ہاتھ ناب پر رکھتے گردن پیچھے موڑ کر اسے سر تا پیر دیکھا اس نے دائیں آبرو آچکایا۔۔۔۔!!

پھر واپس سیدھا ہوا بلیک شرٹ پر بلیو پینٹ پہنے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور اوپر لانگ بلیک کوٹ جس کی آستین

کہنوں سے ذرا نیچے تک فولڈ ہوئی تھی یمن وحید نے اسے دیکھتے !! سوکھے پڑتے لبوں پر زبان پھیری تھی۔۔۔۔

جازب کمال نے ایک قدم اٹھایا کمرے کی ہولناک خاموشی میں اس کے اٹھائے گے ایک قدم کی آواز یمن وحید کے دل میں کسی خوف کے ہتھوڑے کی مانند برسی تھی اس کے ایک قدم کے ساتھ یمن وحید کا دل بھی تیز رفتار سے دھڑکا۔۔۔

!! خاموش کمرہ دو جسموں کی حرارت۔۔۔۔"

وہ اس کی کالی آنکھوں میں خوف دیکھتے دانتوں پر دانت جما گیا سمجھ سے پرے تھا کہ وہ غصے میں تھا یا پھر اس کا لہجہ کس قسم کا تھا !! ۔۔۔

اس نے دوسرا قدم اٹھایا یمن نے مظبوطی سے بیڈ کو گرفت میں لیا اس کے دل کی دھڑکن تھم گئی آنکھیں خوف سے پھیلی تھی !!۔۔۔

" کیا کیا جا سکتا ہے ایسے میں۔۔۔۔؟؟؟"
وہ ببل گم چباتے قدم اٹھاتا اس کے بیڈ سے دو قدم کے فاصلے پر !! کھڑے ہوتے آنکھ دبا کر بولا تھا۔۔۔۔

اس نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے لائٹر نکالا تھا یمن نے نا سمجھی و خوف سے اسے دیکھا جس نے لائٹر جلاتے اس کے شعلے !! کو دیکھتے ایک نظر بیڈ پر موجود اسے دیکھا۔۔۔۔

!!پتا ہے مجھ میں ایک برائی ہے۔۔۔"

اس نے جلتے لائٹر کو پلٹتے ساتھ گردن ٹیڑھی کرتے اس کے خوف زدہ چہرے کو دیکھا پھر دھیرے سے ہنسا ایک سرد سی ہنسی !!۔۔۔۔

!!میں سنکی ٹائپ بندہ کا بندہ ہوں الحمدللہ۔۔۔۔۔"

بہت ضدی جو چیز میرے مطابق ناڈھلے میں اسے برباد کر دیتا !!ہوں، جلا دیتا ہوں"۔۔۔۔

اس نے لائٹر کو گلابوں کے پاس کیا جس سے ایک تیز آگ ان سے نکلی تھی یمن وحید نے بے ساختہ منہ پر دونوں ہاتھ جمائے کہ وہ گلاب کے پھول اب جل رہے تھے۔۔۔۔!!

جازب کمال نے وہ جلتے پھول ہاتھ سے چھوڑے تو وہ فرش پر گرے تھے ان سے پٹرول کے قطرے باہر پھسلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ یکدم اس کے قریب جھکا دونوں ہاتھ اس کے تکیہ کے دائیں بائیں رکھے تھے یمن وحید کی گرفت اپنے لبوں پر سخت ہوئی تھی اس نے دیکھا اس سنکی انسان کی آنکھوں میں وحشت زدہ سی آگ تھی۔۔۔۔!!

!!اسے مار دیتا ہوں"۔۔۔۔"

اس نے گردن موڑتے گلابوں کو راکھ ہوتے دیکھ اپنا ادھورا جملہ

!!مکمل کیا یمن نے جلتے گلاب دیکھے پھر اسے۔۔۔

ت۔تم۔خود غرض۔خونی کہی کے دفع کیوں نہیں ہو"

!!جاتے میری زندگی سے"۔۔۔۔

اس کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ پھسلا جازب کمال نے لب

دبائے وہ چھت کو دیکھتے قہقہہ لگا اٹھا تھا وہ جھوٹ نہیں بولتا تھا وہ

سنکی تھا کیوں کہ اس کی حرکتیں بلکل سنکی لوگوں جیسی تھی

!!۔۔۔۔

!!خود غرض ہوں ناخود کی ہی سوچتا ہوں۔۔۔"

وہ یکدم پھر سے سیدھا ہوا تھا یمن کا رکا سانس بحال ہوا تھا جب وہ

!!دروازے کی طرف بڑھا۔۔۔۔

میرے پاس تمھارے لیے اور بھی بہت سے سرپرائزز"

!!ہیں"۔۔۔۔۔

اس کے لفظوں میں جو تپش تھی وہ اس سے اتنے قدموں کے

فاصلے پر لیٹی یمن وحید بخوبی ان لفظوں کی آگ محسوس کر سکتی

!!تھی۔۔۔۔

!!لیٹس سی"۔۔۔۔"

وہ ہلکا مسکرایا یمن نے نفرت سے اسے دیکھا جو اب دروازہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا جہاں پر ثمرین اپنے بھائی کے ساتھ کھڑی تھی!!۔۔۔۔

"یمن!!۔۔۔"

ثمرین کے لبوں سے دھیرے سے اس کا نام ادا ہوا تھا وہ آگے بڑھنے لگی تھی جب باسل احمد نے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے سپاٹ نظروں سے دیکھا!!۔۔۔

ثمرین نے بے بسی سے بھائی کو دیکھا پھر یمن وحید کو جیسے پل نہیں لگا تھا اس کا گھٹیا سرپرائز سمجھنے میں!!۔۔۔۔

مس۔۔۔!!آپ کی والدہ اور بہن ہمارے گھر نہیں"
ہے۔۔۔۔۔!!مزید برآں آپ کو اس ہاسپیٹل کا بل خود پے کرنا
ہے!!"۔۔۔۔

باسل احمد نے ایک نظر جاذب کمال کو دیکھا جو پینٹ کی پاکٹس
میں ہاتھ ڈالے ببل گم چبا رہا تھا ساتھ سر کو بھی نفی میں ہلاتے
جیسے وہ سب کچھ انجوائے کر رہا تھا!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یمن نے پھیلی آنکھوں سے اسے دیکھا!!۔۔۔

بھائی آپ نے کہا تھا آپ کم از کم اتنا کرے گے!!۔۔۔"

ثمرین نے اپنے بھائی سے اپنا ہاتھ چھڑواتے تند لہجے میں کہا ساتھ ایک غصے بھری نظر جازب کمال پر ڈالی جو اسے دیکھتے آئی بروآ چکا گیا تھا۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔شٹ اپ ثمرین جاؤ باہر جاؤ"!!

باسل احمد نے سخت نظر سے ثمرین کو دیکھا جو آنسو پونچھتے پیر پٹختے باہر چلی گئی تھی۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔مس بہتر ہے آپ اپنے ایشو سولو کر لے"!!

باسل احمد نے اپنے ہاتھ میں پکڑے بیگ پر گرفت سخت کی اور ایک نظر جازب کمال کو دیکھا وہ پلٹا جب جازب کمال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔!!

اس نے ایک نظر پلٹ کر یمن وحید کو دیکھا جو ابھی بھی حیرت سے کنگ چہرے لیے بیٹھی تھی ایک بار پھر شام کے گہرے سایوں میں اس کی فیملی بے گھر تھی ایک بار پھر وجہ وہ خود غرض انسان تھا۔۔۔۔۔!!

"مجھے ایک شکار پر دو شکاری پسند نہیں۔۔۔!!

"وہ میرا شکار ہے"۔۔۔۔!!

اس نے باسل احمد کی ٹائی کی ناٹ کستے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کرتے کہا کہ باسل احمد کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا تھا اس نے لب بھینچے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔!!

میری نظروں میں مت آنا۔۔۔!! محفوظ رہو گے "

!!"۔۔۔

لبوں پر سائیڈ سمائل کھینچتے اس نے سرد لہجے میں کہا ساتھ باسل احمد کے کندھوں سے نادیدہ گرد جھاڑی وہ پھر سے اثبات میں سر ہلاتے باہر نکل گیا جاذب کمال نے اسے دیکھا جو اسے ہی نفرت !!سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

!!معافی یاانا۔۔۔!!چوائس از یورز۔۔۔۔"

گردن ہلکی سی ٹیڑھی کرتے اس نے ہاتھوں کو کوٹ کی پاکٹ !!میں ڈالا۔۔۔

!!وہ پلٹا۔۔۔۔"

وہ سٹی کی دھن بجاتے باہر کی جانب جا رہا تھا اس کی چال میں سر کشی تھی سر ہلاتے وہ کوئی پاگل لگ رہا تھا۔۔۔۔!!



یمن وحید تیزی سے بیڈ سے اٹھی تھی اس کی آنکھوں میں ناچاہتے ہوئے بھی آنسو تھے وہ جتنا مرضی خود کو مظبوط کر لیتی لیکن وہ آخر میں اپنی فیملی پر ٹوٹ جاتی تھی لڑکھڑاتے قدموں سے وہ باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔۔!!

اس شاندار ہاسپیٹل کا بل ادا کرنا۔۔۔!! وہ کیسے کرے گی وہ جان بوجھ کر اسے اتنے مہنگے ہاسپیٹل لایا تھا اوپر سے رحمت اور اس کی

ماں بھی نجانے کہاں ہو گی کوریڈور سے گزرتے اس نے کھڑکی سے باہر جھانکا باہر تیز بارش ہو رہی تھی۔۔۔۔۔!!

سردیوں کی بارش کو دیکھتے ہی اس کے رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے شام بھی یوں معلوم ہو رہی تھی جیسے رات ہو اس نے بے بسی سے لب کاٹے دل کیا وہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔۔۔!!

وہ قریب بینچ پر بیٹھتی شدت سے رو دی تھی کیا وہ خود غرض انسان پتھر دل تھا وہ ایسا کیوں کر رہا تھا صرف ایک معافی کی وجہ سے یا شاید اب بات اس نواب کی انا پر آن پہنچی تھی۔۔۔۔!!

آپ ڈسچارج ہو گئی ہے آپ گھر جا سکتی ہے"۔۔۔"

قریب آتی نرس نے اس کے جھکے سر کو دیکھتے کہا اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں کو جھکے سر سے ہی صاف کیا تھا وہ یمن وحید تھی اور خدا کے سوا کسی اور کو اپنی بے بسی دیکھانا اس کے نزدیک گناہ تھا۔۔۔۔۔!!

وہ۔۔وہ بل"۔۔۔"

وہ لب تر کرتے بولی ایک نظر نرس کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔!!

بل تو پے کر دیا ہے اور یہ میڈیسن ہے آپ کی"۔۔۔"

نرس مسکرا کر بولی ساتھ میڈیسن کا شاپر اس کی جانب بڑھایا اس نے حیرت سے اس کے ہاتھوں سے میڈیسن لی تھی۔۔۔

"ک۔س کس نے کیا۔۔۔؟؟"

حیرت زدہ الفاظ اسے سمجھ نہیں آیا بل کس نے پے کیا تھا دماغ یکدم اس خود غرض انسان کے گرد اٹکا تو اس نے ایک سخت لقب دماغ کو ایسا سوچنے پر دے ڈالا۔۔۔!!

"کوئی باسل احمد نام کے آدمی نے۔۔۔۔"

نرس مسکرا کر کہتی چلی گئی تھی یمن نے حیرت سے ہاتھ میں پکڑی میڈیسن کو دیکھا۔۔۔!!

"باسل احمد۔۔۔۔!!

وہ زیر لب بڑبڑائی تھی وہ کوریڈور میں چلنے لگی وہ شخص تو سر جھکائے خود جیسے جازب کمال کی حکومت کے نیچے دباہوا تھا پھر اس نے اتنا رسک اٹھا کر اس کی مدد کیوں کی حتیٰ کے یمن وحید !!اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔۔

وہ خود غرض انسان اپنے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی بات تک " "برداشت نہیں کر پاتا۔۔۔۔

وہ گہری سوچ میں تھی اس کے لبوں پر نا محسوس سی ہلکی مسکراہٹ ابھری بہت ہلکی سی وہ ہاسپیٹل کے باہر آتی تیز برستی بارش کو دیکھنے لگی تھی پھر ماں اور بہن کا خیال آتے ہی چہرے پر پریشان کے آثار واضع ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

💖💖💖

ہلکے مہندی رنگ کی لہنگا کرتی میں پھولوں کا زیور اور دوپٹہ سر پر ٹکائے وہ لڑکی بہت حسین لگ رہی تھی وہ واقعی اس ڈریس میں ہیرے کی طرح دمک رہی تھی۔۔۔۔۔۔!!

چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں چمک کل اس کے بابا نے اس کی اچھی خاصی کلاس لی تھی اسے سمجھایا تھا بلکل کسی دوست کی تھی۔۔۔۔!!

وہ تمھارا ہونے والا شوہر ہے تمیز سے رہا کرو اس کے ساتھ"

۔۔۔۔"!!

انہوں نے اسے ساتھ بیٹھاتے گھورا تھا جس پر ہیر نے نظریں اٹھا کر انہیں مسکین سی شکل بنا کر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔!!

بابا وہ بار بار مجھ سے شادی سے منع کرتے ہے پھر کیوں کروا رہے ہے آپ سب"۔۔۔۔!!

وہ لاپرواہی سے بولی تھی لیکن اس کے لہجے میں ایک اداسی سی جھلکی تھی!! زویار صاحب نے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

تم اسے پسند کرتی ہو نا"۔۔۔۔!!

ہنستے ہوئے وہ آئی برو اٹھا کر بولے تھے تو اس نے منہ پھلایا تھا۔۔۔۔!!

بس بڑی ممانے بول بول کر شروع سے پسند کروایا ہے"

ورنہ بابا آپ کو لگتا ہے میں اس سے شادی کرواس سے زیادہ

ہینڈسم تو میرے بابا ہے"۔۔۔۔

وہ ناک چڑھا کر بولی تھی جس پر زویار صاحب کا قہقہہ بلند ہوا

!!۔۔۔۔

کچے ذہن میں جو چیز نقش ہوتی ہے وہ کبھی نہیں بھولتی ہیر"

۔۔۔!!اور ضدی پن اس چیز پر منحصر نہیں کرتا کہ آپ عورت

!!ہو یا مرد۔۔۔

!!ضدی ارادے ہوتے ہے بیٹا۔۔۔۔۔۔

اگر تم اس کی تلخ باتوں پر اسے جواب دینے کے بجائے بس اسے ضبط سے سہہ جاؤ گی نا تو وہ تمھاری ضد کے آگے ہار مان جائے گا۔۔۔!!

پتہ ہے عورت جب کہے کہ میں اس کا دل نہیں جیت سکتی یا ہمارے درمیان انڈر سٹینڈنگ نہیں ہے تو وہ غلط ہوتی ہے عورت اپنی اچھائی سے کسی کا بھی دل جیت سکتی ہے تمھاری بڑی مما نے تمھارے ذہن میں اسے براجمان کیا ہے تو اسے حاصل کر لو۔۔۔!!

انہوں نے اس کے سر پر پیار کیا وہ سر ہلا گئی تھی وہ باپ ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی بیٹی کے بہترین دوست تھے

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پتا ہے اچھے لہجے دل جیت لیتے ہیں"۔۔۔!!اور برے لہجے"

!!دل چیر دیتے ہیں"۔۔۔۔

وہ مسکرائے تو ہیر نے باپ کو دیکھا گہرا سانس لیا اور اثبات میں

!!سر ہلایا۔۔۔

مرد محبت کا شیدائی ہوتا ہے تم اسے محبت اور عزت دو تو وہ"

تمھارا۔۔۔۔!!اور اگر کچھ غلط ہوا تم اپنے باپ اور اپنے

!!دوست دونوں کو اپنے ساتھ پاؤ گی"۔۔۔۔۔۔

اس کے باپ نے اسے گلے لگایا تھا ساری باتیں اس کے ذہن میں گھوم رہی تھی ہاں وہ بہت بڑی نہیں تھی لیکن وہ اتنی نا سمجھ نہیں تھی اس نے میٹرک کلئیر کیا تھا اور میٹرک کلئیر کرنے والے سٹوڈنٹ اتنے بھی بچکانہ نہیں ہوتے۔۔۔۔۔!!

ہاں وہ غصہ جلدی کر جاتی تھی اسے زیادہ سمجھ نہیں تھی لیکن وہ زیادہ کم عقل بھی نہیں تھی اسے بس اچھے سے بات کرنی تھی اپنے ساتھ بیٹھے شخص سے۔۔۔!!

اس نے اپنے ساتھ تھوڑے فاصلے پر بیٹھے شخص کو دیکھا جو چہرے پر سختی لیے نجانے کیسے بیٹھا تھا شاید اپنے باپ کی وجہ سے

۔۔۔۔!!وہ مسکرائی وہ بس اچھی کوشش کرنا چاہتی تھی اچھی امید کے ساتھ

انکل جی مجھے بھوک لگی ہے"۔۔۔۔"

وہ وہاں بیٹھ کر تھک گئی تھی مہندی ہاتھوں میں لگی کچھ حد تک سوکھ چکی تھی سامنے گھر کے باقی تین افراد مہمانوں میں مصروف تھے اس نے ہلکے سے کہنی مارتے اسے متوجہ کیا جس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔!!

کیا تمھاری دائی اماں نظر آتا ہوں تمھیں"۔۔۔ "!!

وہ جبڑے بھینچے بولا تھا جس قدر بلیک میل کیا جا رہا تھا اسے اس شادی کے لیے بس اس ہیر زویار کی محبت میں ڈوب گے تھے اس کے گھر والے۔۔۔۔۔!!

اس کی بات ہر ناک پھیلاتی وہ خاموش ہو گئی بھاڑ میں گئی کوشش۔۔۔!!

سنے۔۔۔!! دوپل کی خاموشی کے بعد وہ پر سوچ انداز میں" پھر سے بولی تھی کیوں کہ وہ اس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو بڑی مشکل سے بیٹھا تھا کچھ بعید نا تھا کہ وہ اس کا گلا دبا دیتا یہی۔۔۔۔۔!!

!!کیاہے"۔۔۔۔"

!!سامنے مہمانوں کوخود کو تکتا پاکر وہ پھیکے انداز میں ہنسا۔۔۔

وہ۔۔۔!!وہ ایک پل کور کی پھر اس کی طرف تھوڑا جھکی"

۔۔۔

!!دائی اماں نہیں دائی ابو ہو سکتے ہے آپ"۔۔۔"

بڑی رازداری سے سمجھایا گیا تھا کہ اس کی بے تکی بات سنتے وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا تھا اس نے دانت پیسے پاس پڑا موبائل بج رہا تھا نمبر دیکھا ٹھنڈی آہ بھری پھر کوفت سے اس لڑکی کو

!!دیکھا۔۔۔۔

"تم شادی کر رہے ہو نا جان دے دوں گی میں

!!اپنی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میسج کی بیپ پر اس نے میسج کھول کر دیکھا اس کی رگیں بری طرح سلگی تھی دانت پیستے اس نے ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھا پھر میسج کو

!!نجانے اسے کیسے پتا چل گیا تھا۔۔۔۔

"وہ جبڑے بھینچے وہاں سے اٹھا اور قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے جبکہ ہیر زویار اس کی پشت دیکھتی رہ گئی کہ آخر وہ اچانک

!! نجانے کہاں چلا گیا۔۔۔۔

"اس کے دل میں وہ شخص تھا وہ اسے پسند کرتی تھی کیوں کہ

"اسے شروع سے بتایا گیا تھا کہ وہ اس کی بنے گی۔۔۔۔

وہ پھیکا سا مسکرائی تھی پھر اس جگہ کو دیکھا جہاں وہ بیٹھا تھا وہ جگہ اب خالی تھی وہ اٹھ کھڑی ہوئی وہ کمرے میں جانا چاہتی تھی کہ یہاں اب دل نہیں لگ رہا تھا مقابل کی خالی جگہ دیکھ وہ اپنی جگہ بھی خالی کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔!!



"بوس وئی آر ویری سوری"۔۔۔!!

ہاتھ باندھے کھڑے وہ بیس لوگ جو اس کے گھر میں جگہ جگہ کھڑے اپنی ڈیوٹی سر انجام دیتے تھے اب خوف سے کپکپا رہے تھے۔۔۔!!

وہ لڑکی کیسے میرے روم میں انٹر ہوئی۔۔۔؟؟"

اس نے سگار کا گہرا کش بھرتے سگار پر گرفت حد درجہ سخت کی

!!آنکھوں میں اس وقت حد سے زیادہ غصہ ابھر رہا تھا۔۔۔

"Sir we all stopped mam she said she knows you personally she didn't go far in your room just a few steps."

سب سے آگے کھڑا گارڈ نظریں جھکائے بولا اس کے ماتھے پر

شدید سردی کے باوجود پسینے کے قطرے چمک رہے تھے نظر اٹھا

!!کر دیکھنے کی ہمت نا تھی اس میں۔۔۔

"She said...!! And you all agreed.

Did you take my permission?

اس نے جھسلا دینے والے لہجے میں کہا ایک نظر کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑے فیضی پر ڈالی تھی جو لب بھینچے کھڑا تھا کہ آیا اس کی شامت نا آجائے۔۔۔!!

اسیل ایڈم وہ سوفی تھی وہ تم سے ملنا چاہتی ہے تم سے شادی" کرنا چاہتی ہے اس نے کہا کہ اٹلی میں اس کے فادر کے بزنس میں تمھیں پارٹنر شپ دلوائے گی"۔۔۔۔!!

فیضی لب تر کرتے بولا تھا اس نے سگار قدموں میں۔رکھتے
!!اس پر بھاری قیمتی آکسفورڈ رکھتے اسے مسل ڈالا تھا۔۔۔

" کیا اس کی اوقات ہے مجھے خریدنے کی۔۔۔؟؟"
اس کی اوشن بلیو آنکھوں میں سرد پن کے ساتھ وحشت بھر گئی
تھی چہرے کے خوبصورت نقوش تن سے گے
!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسیل ایڈم ہوں میں۔۔!!عورتوں کا سہارا لے کر یہاں تک "
!!نہیں پہنچا ایسے نامردوں والے شوق نہیں ہے مجھے "۔۔۔

اس نے لفظ چبا چبا کر ادا کیے تھے ایک تیز آگ برساتی نظر ان
!! بیس لوگوں پر ڈالی۔۔۔

کیسے کوئی لڑکی اس کے گھر میں داخل ہوئی اور اس کے کمرے
تک چلی گئی بے شک تین چار قدم تک ہی صیح۔۔۔؟؟
اسے سخت نفرت تھی کہ کوئی لڑکی اس کے بیڈ روم میں داخل ہو
حتی کہ وہ چھوٹا سا گھر تھا لیکن تھا خوبصورت ہر آسائش سے پر
!!۔۔۔۔

نظر رکھ رہے ہو۔۔۔؟؟"
اس نے فیضی کو دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"The 27 club "

میں ہمارا آدمی ڈیل کر رہا ہے وہ لڑکیوں کو وہاں سے لے جا کر اٹلی شفٹ کر دے گا اور وہ لڑکی۔۔!!اس کا نام قلب ہے !!"۔۔۔

فیضی نے بغور اسے دیکھا اسیل ایڈم کی آنکھیں چمک اٹھی تھی "وہ قلب "پر اٹک گیا تھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری ایک !!دھیمی مسکراہٹ جو فیضی نے بخوبی نوٹ کی تھی۔۔۔۔

اسے میں نے تلاش کر لیا ہے بس اسے بھی اٹلی شفٹ کروا" !!دوں گا"۔۔۔۔

فیضی کی نظریں اب بھی اسیل ایڈم کے چہرے پر تھی جس کے چہرے پر یکدم ناگواری کے تاثرات ابھرے تھے

!!۔۔۔۔۔۔۔

ہمم گڈ اس لڑکی کو اٹلی شفٹ کرنے سے پہلے اس کی پوری" انو سٹیگیشن کرواور تب اسے یہی رکھو"۔۔۔

فیضی نے دیکھا وہ اب سپاٹ چہرہ لیے اسے حکم صادر کر چکا تھا !! فیضی نے ایک نظر ان بیس آدمیوں پر ڈالی۔۔۔

"Break their legs. The lumbar spine must be severely injured. That they can't get out of bed for

three months, then shift them to the hacking department "

" ان سب کی ٹانگیں توڑ دو کمر کی ہڈی شدید زخمی ہونی چاہیے کہ یہ تین ماہ تک بستر سے اٹھ نا سکے اور پھر انہیں ہیکنگ ڈیپارٹمنٹ میں شفٹ کر دو"۔۔۔۔!!

وہ سرد لہجے میں بولا تھا اس کے خوف ناک لفظوں پر وہاں کھڑے آدمی باہر کی جانب بھاگے تھے جبکہ دروازے پر کھڑے گارڈز نے انہیں روکا تھا۔۔۔۔

سر ایم سوری"۔۔۔"

وہ اس کی منتیں کر رہے تھے جس کے نزدیک یہ فضول تھا

!!۔۔۔۔

معافی۔۔۔!! مجھے ایسا کوئی لفظ یاد نہیں"۔۔۔"

اس نے کوٹ درست کیا تھا لہجہ حد درجہ سرد تھا وہ انہیں یہ سزا صرف اس وجہ سے دے رہا تھا کہ انہوں نے ایک لڑکی کو اس کے کمرے سے آنے سے نہیں روکا۔۔۔!!

!! وہ ظالم تھا۔۔!! ایک ظالم ڈان"۔۔۔

سر یہ تصویر"۔۔۔"

فیضی نے اس کے آگے ایک وائٹ کلر کا لفافہ کیا تھا اس نے وہ
!! پکڑا اور بھاری قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔۔۔

اس نے تصویر نکال کر دیکھی اس کی کالی آنکھوں میں
معصومیت تھی جبکہ ان کالی آنکھوں کو دیکھتے اس کی اوشن بلیو
!! آنکھوں میں ایک خاص چمک۔۔۔

اس کے چہرے پر زخموں کے نشان تھے جس پر مقابل کے ماتھے
پر بل نمودار ہوئے۔۔۔!! وہ شخص کتنا عجیب تھا کہ وہ بیس
!! آدمیوں کو سزا دے کر آیا تھا وجہ ایک لڑکی تھی۔۔۔۔
اور اب اس کی نیلی آنکھیں چمک رہی تھی وجہ تصویر میں
موجود وہ لڑکی تھی۔۔۔۔!! کتنا عجیب تھا نا

وہ آگے بڑھ گیا جبکہ ان آدمیوں کی چیخیں اب اس کے کانوں میں لگاتار پڑ رہی تھی جو گھر کے پچھلے حصے میں بنے آؤٹ ہاؤس سے آ رہی تھی

وہ سفاک بادشاہ واقعی ان بیس لوگوں کی یہ حالت کروا رہا تھا

🔥🔥🔥

سر میں نے خود دیکھا ہے اسے ایک آدمی کا ایکسیڈنٹ" کرتے ہوئے میری بات پر یقین کرے آپ ہاسپٹل چلے اور اس آدمی سے پوچھ لے بے شک"۔۔۔۔!!

نقاب میں اس کی سبز آنکھوں میں فکر تھی وہ وہاں سے سیدھا پولیس اسٹیشن آئی تھی کہ اس معروف انسان کو وہ کیسے بخش دیتی جبکہ اس نے اس کے سامنے گاڑی کسی میں ٹھوک دی اور کتنے مزے سے اسے ڈرا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

بی بی کس کی بات کر رہی ہے آپ کو پتہ ہے نا"۔۔۔؟؟"
پولیس آفیسر نے کانسٹیبل کو اشارہ کیا تھا جس وہ سر ہلاتا باہر نکلا جبکہ فجر نے غصے سے ٹیبل پر ہاتھ دھرے تھے۔۔۔!!

ہاں جانتی ہوں وہ ایک سنگر ہے مجھے اس کا نام نہیں پتہ"
۔۔۔۔"!!

وہ دانت پیس کر بولی تھی کہ اس نے کبھی اس کے شو نہیں دیکھے تھے نا اسے ان سب چیزوں میں دلچسپی تھی۔۔۔۔!!

"آپ چل کیوں نہیں رہے میرے ساتھ وہ آدمی جس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے وہ آپ کو خود بتا دے گا"۔۔۔۔۔!!

وہ دانت پیستے بولی تھی اسے غصہ آ رہا تھا اس آفیسر پر جو شاید اس کی شہرت اور پیسوں کو دیکھتے کوئی ایکشن نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔!!

"ٹھیک ہے بی بی چل لیتے ہے لیکن اگر جھوٹ ہوا تو ذمہدار آپ خود ہو گی"۔۔۔۔

پولیس آفیسر نے ماتھے پر تیوری چڑھائی تھی فجر رضوان نے ترچھی نظر سے اسے دیکھا اور دل میں سو سلواتیں سنائی تھی !!۔۔۔۔۔

وہ پولیس سٹیشن سے باہر نکلی آفیسر اور دو کانسٹیبل ساتھ تھے قدم باہر رکھا ہی تھا کہ وہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھوں پر گلاسز لگائے مہنگے ترین برانڈڈ کوٹ میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا کچھ فاصلے پر اسد ہاتھ میں ڈائری لیے کھڑا تھا اور اس کے چند فاصلے پر !! تین سے پانچ گاڑیاں سکیورٹی کی تھی۔۔۔۔

فجر رضوان کے قدم وہی رک گے اس نے آنکھوں سے گلاسز ہٹائے تو شہد رنگ آنکھیں ظاہر ہوتی فجر کی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی فجر رضوان حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔!!

اس نے شہد رنگ آنکھوں کو دیکھا سبز آنکھیں اس بار پھیری نہیں گئی تھی وہ بلا اختیار ہوا عمل تھا کہ وہ بس حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔!!

دل یکدم خوف سے زور سے دھڑکا کہ اسے دھڑکنیں ہتھیلیوں میں دھک دھک کرتی سنائی دی۔۔۔۔!!

"حجابن مجھے پتہ تھا تم باز نہیں آؤں گی سوچا بارات لے کر خود آیا جائے تمھارے پاس تمھیں تمھاری ہمت پر داد دینے کے لیے"۔۔۔۔

وہ اس کے روبرو آتے کھڑا ہوا سر جھکائے وہ کمر کے بل جھکتے اس کی اب جھکی نظروں میں دیکھنے لگا تھا جو اس نے خوف سے بھیج لی تھی۔۔۔۔!!

کایان سکندر دھیرے سے ہنسا جب کہ اس کی بات پر فجر رضوان کے ہاتھوں میں پسینے چھوٹے اس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔!!

کہا تھا ناز بان بند رکھنا"۔۔۔۔؟؟"

مسکرا کر کہتے اس نے سبز آنکھوں میں دیکھا فجر نے دیکھا اس کی آنکھیں سرد تاثرات ظاہر کرتی اسے کپکپانے پر مجبور کر رہی تھی اس نے ارد گرد لوگوں کو دیکھا پھر کچھ دور میڈیا کو وہ سمجھ گئی تھی !!وہ کیوں مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

!!ہ۔ہاتھ چھوڑو میرا"۔۔۔۔"

اس نے بے ساختہ اس کا ہاتھ پکڑا تھا جس نے اس کی سخت گرفت سے برداشت کھوتے اس سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا جو !!اب اسے گھسیٹتے اپنے ساتھ لے کر چلنے لگا تھا۔۔۔

میڈیا کے کچھ پرسن فوراً اس کی جانب بڑھے اس نے ایک سخت نظر سکیورٹی پر ڈالی جو فوراً آگے بڑھتے انہیں روکنے لگے تھے۔۔۔!!

فجر رضوان کو گاڑی میں پھینکتے وہ دوسری سائیڈ گھوم کر آیا تھا فجر گاڑی کا دروازہ کھولتے گاڑی سے باہر نکلنے کی کوشش کرنے لگی تھی جب مقابل نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے اس کی بازو کو جھٹکا دیتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔!!

وہ سانس روکے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔!!

بہت شوق ہے تمھیں بھلائی کرنے کا کیوں الجھتی ہو تم مجھ"
سے تمھاری حثیت ہے اتنی۔۔۔۔؟؟

گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے سڑک پر ڈالتے سپیڈ تیز کی تھی
گہری رات میں وہ اس وقت تنہا اس کے ساتھ گاڑی میں تھی
!!۔۔۔

گاڑی روکو مجھے جانے دو کیا لگتا ہے تمھیں میں۔ڈ۔ڈر جاؤں"
گی"۔۔۔۔

وہ ہمت سے بول رہی تھی جب اس نے خاموش مگر سرد نظر اس
!!پر ڈالی جب اس کی چلتی زبان لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔۔۔

"لگتا ہے تمھارے سو کولڈ دل کو عادت لگ گئی ہے میری کے
!!میرا دیدار بار بار کرنے کو تم ایسی حرکتیں کرتی ہو"۔۔۔۔۔

آنکھیں چھوٹی کرتا وہ طنزیہ ہنسا فجر نے نخوت سے اسے دیکھا تھا
اس کی سبز آنکھوں میں نخوت دیکھ کایان سکندر کو آگ سی لگی
!! تھی۔۔۔۔

"!!کتا پال لے انسان لیکن خوش فہمی نا پالے"۔۔۔۔
استہزاء انداز میں کہتی وہ بلکل بھی خوفزدہ نہیں لگ رہی رہی تھی
اس کی بات نے کایان سکندر کے سینے میں طوفان سا مچایا تھا اس
!!نے گاڑی کی سپیڈ خطرناک حد تک تیز کی۔۔۔۔

فجر رضوان نے سامنے اندھیرے میں ڈوبی سڑک کو دیکھا پھر !!اسے جو سپیڈ بڑھائے جا رہا تھا اس کا دل تھمنے لگا تھا۔۔۔۔

"گاڑی رکو کیا اور ایک کو مارنے کا ارادہ ہے تمھارا"۔۔۔؟؟" اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے وہ اسے ہلاتے بولی تھی جس نے اس کے کہنے پر اسے طنز سے دیکھا پھر سپیڈ مزید بڑھا دی آخری حد !!تک۔۔۔۔

خالی سڑک پر اس کی گاڑی فراٹے بھر رہی تھی اتنی سپیڈ پر فجر کی آنکھوں میں خوف ابھرا اس نے کایان سکندر کو دیکھا جو لب !! بھینچے سرد نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دھیان بلکل بھی سڑک پر نا تھا جس وجہ سے فجر کے رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے وہ پاگل شخص تھا۔۔۔!!

فجر کی دھڑکنیں حد درجہ تیز ہوئی کہ مانو ابھی دل اچھل کر حلق میں آجائے گا۔۔۔!!

"کہا تھا نا زبان مت کھولنا کہا تھا مت الجھنا مجھ سے"۔۔۔۔۔! دانت پیستے اس نے اس کی گردن میں بازو ڈالتے جھٹکا دیتے فجر کو اپنی طرف کھینچا کہ اس نے زور سے آنکھیں میچی۔۔۔!!

"ج۔جانے دو مجھے تم نے غلط کیا ہے تمھیں خود کو پولیس کے حوالے کرنا چاہیے تم اتنے گرے ہوئے انسان کیسے ہو سکتے ہو"۔۔۔۔!!

میچی آنکھوں سمیت خوف سے تر چہرہ لیے اس نے کانپتی آواز میں کہا اس کی بات پر کایان سکندر نے تمسخر سے اسے دیکھا !!۔۔۔۔۔

"منہ بند رکھو اپنا ورنہ میرے پاس ایک شریف طریقہ ہے ویسے بھی شریف چیزیں تمھیں بہت پسند ہے نا"۔۔۔۔!! پھر تم کہو گی تم مزید گرے ہوئے ہو گے ہو

اس کی گردن پر گرفت سخت کرتے اس نے مدھم گھمبیر لہجے میں کہا تھا اس کی سانسوں کی حرارت سے فجر کا دل کانوں میں دھڑکا اس کا چہرہ بری طرح سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔!

اس نے آنکھیں کھولتے سامنے سڑک پر دیکھا جہاں سڑک پر آگے وارننگ کا سائن تھا کہ سڑک آگے سے ٹوٹی ہوئی تھی !! ۔۔۔۔

پ۔پلیز گاڑی روکو"۔۔۔۔"

اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا کایان سکندر نے ایک ہاتھ سٹیرنگ پر رکھا ہوا تھا جبکہ رخ فجر رضوان کی طرف تھا اس نے سامنے دیکھا وہ دونوں سامنے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔!!

بہتر ہے میرے سامنے تمھاری آواز ہمیشہ کپکپاتی رہے یا پھر" میرے سامنے دوبارہ مت آنا بخدا بہت غلط کروں گا"۔۔۔۔۔۔۔!!

اس نے جھٹکے سے اس کے گردن چھوڑی تھی لفظوں کی تپش سے وہ جھلس کر رہ گئی اس نے گاڑی کو بریک لگائے کہ ٹائر بری طرح چڑ چڑائے تھے گاڑی سڑک پر گھوم گئی تھی ٹائروں کے نشان سڑک پر بری طرح واضع ہوئے گاڑی گھومتی آخری کونے پر جا کر رکی

اتنے شدید جھٹکے سے رکنے کی وجہ سے فجر کا سر ڈیش بورڈ سے لگا !!۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے باہر نکلا دوسری جانب آتے دروازہ کھولتے اس کا !! بازو دبوچے اسے گاڑی سے باہر نکالا تھا۔۔۔

!!فجر لڑکھڑا گئی۔۔۔

"وہ زندہ ہے جس کی وجہ سے تم مجھے اندر کروانے کے ارادے رکھتی ہو حجابن"۔۔۔۔!!

اس نے خوف سے کانپتی اس کی ٹانگوں کو دیکھا پھر اس کی آنکھوں کو جو لرزتی ٹانگوں کے باوجود اس کے چہرے پر ٹکی اسے گھور رہی تھی!! وہ اس کی ہمت پر ہنسا۔۔۔۔

موبائل پر آتی کال پر اس نے کال ریسیو کرتے فون کان کو لگایا وہ اب بھی گہرے گہرے سانس بھرتے اسے دیکھ رہی تھی!!۔۔۔

جواسے موت سے تھوڑی دور لیے کھڑا تھا اگر وہ بروقت گاڑی کو بریک نا لگاتا تو نجانے وہ کہاں ملتی۔۔۔۔!!

کیا وہ کہاں غائب ہو گیا"۔۔۔"

اس نے جبڑے بھینچے دوسری جانب موجود اسد کو کھا جانے والے لہجے میں کہا فجر نے نخوت سے اسے دیکھا پھر بازو مسلی جہاں اس کی انگلیوں کے نشانات واضع تھے۔۔۔۔۔۔۔!!

اس نے فون بند کیا تھا وہ گاڑی کی طرف بڑھا فجر نے پلٹ کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔!!

خونی ہو تم قاتل کہے کے وہ مر گیا ہو گا اور اب یہ ناٹک تم"
!! جیسے بڑے لوگ ایسا ہی تو کرتے ہیں"۔۔۔۔

وہ پھنکاری تھی کایان سکندر نے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا
!! دانت کچکاتے وہ گاڑی کے ڈور پر گرفت سخت کر گیا۔۔۔۔۔

ہمت نہیں تھی پولیس کا سامنا کرنے کی تو کیوں مارا اسے یا"
!! پھر سارا قصور میرے عبایا کا ہے جیسے پہن کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے پھنکاری تھی کہ وہ اکیلے واپس جانے کی تیاری میں
!! تھا وہ بھی اسے یہاں سڑک پر چھوڑ کر۔۔۔

اس کی بات پر کایان سکندر کا دماغ بری طرح گھوما وہ کیا کہنا چاہتی تھی وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا اس کا چہرہ بری طرح خطرناک حد تک سرخ پڑ گیا۔۔۔۔!!

اس نے پوری طاقت سے ڈور بند کیا تھا تیز قدم اٹھاتے وہ شعلہ جوالہ بنا اس کی جانب آیا جو قدم پیچھے لے جانے لگی تھی اور وہ اتنی ہی تیزی سے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔!!

"بڑے لوگ اور بھی بہت کچھ کر سکتے ہے خاص کر مجھ سے تم ہر قسم کی امید رکھ سکتی ہو کہ میں آخری حد کے پار گہرائیوں میں جانے کا بھی عادی ہوں"۔۔۔۔!!

اس کا منہ دبوچے وہ شدید غصے سے غرایا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ گرفت سخت سے سخت تر کرتے اس کا منہ ہی توڑ دیتا فجر کا دل کانپ اٹھا اسے لگا وہ خود کا پاؤں خود ہی کلہاڑی پر مار چکی ہے !!۔۔۔۔

!!اور ایسا ہی تھا۔۔۔۔

تمھاری یہ بات تمھیں میری آخری حدوں میں لے کر" آئے گی تم تیار رہنا فجر رضوان قطرہ قطرہ اپنی توہین کے لیے "۔۔۔۔

اس کا چہرہ اس نے بری طرح جھٹکا فجر کو اپنے جبڑے ٹوٹتے محسوس ہوئے تھے وہ شدید غصے میں شعلہ برساتی نظر سے اسے دیکھتا واپس جا کر گاڑی میں بیٹھتا گاڑی زن سے وہاں سے بھگا لے گیا۔۔۔۔!!

جب کے اس کی وارننگ پر فجر کا دل بری طرح کپکپا اٹھا تھا اسے اپنے چہرے میں درد محسوس ہو رہا تھا وہ تنہا کھڑی تھی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔۔۔۔!!

وہ کیوں ایسی تھی"۔۔۔۔؟؟اسے ایسا نہیں بننا تھا وہ کیوں" دوسروں پر رحم کھاتے ترس کھاتے ان کے لیے لڑنے لگ جاتی تھی حتی کے اسے پتہ تھا یہ دنیا ظالموں کی دنیا ہے یہاں ایسے

لوگوں کے لیے کوئی جگہ نہیں جو دوسروں پر ترس کھاتے ان کی لڑائیاں لڑنے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔!!

"یہ دنیا درندوں سے بھری پڑی ہے اور یہاں رہنے کے لیے ہمیں خود کی لڑائی خود لڑنی پڑتی ہیں۔۔۔!

"کاش وہ ایسی نا ہوتی تو تکلیفیں اسے ڈھونڈتی ہوئی اس تک نا آتی۔۔۔۔"

وہ اداسی سے سڑک پر چلنے لگی تھی۔۔۔۔!!



اس نے ڈیپ ریڈ کلر کی فراک پہنی ہوئی تھی بھاری پلکیں لرز رہی تھی جس کا نام بچپن سے دل پر لکھا جا رہا تھا وہ اس کے نکاح میں باندھنے جا رہی تھی۔۔۔

ہونٹوں پر لائٹ سی ریڈ لپ اسٹک لگائے ڈوپٹہ سر پر ٹکایا گیا تھا بالوں کو کھولا کمر پر چھوڑا گیا تھا کچھ لٹیں کرل کرتے چہرے پر ڈالی گئی تھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی نوخیز حسن دہک رہا تھا!!۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں اکیلے بیٹھی تھی نکاح تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک شروع ہونا تھا اور وہ بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی تھی

وہ ڈریسنگ مرر کے آگے سے اٹھتی کمرے میں چکر کاٹنے لگی تھی

!!۔۔۔۔

رات کی تقریب تھی ٹھنڈ اپر فسوں سا موسم عجیب راحت بخش تھا اس کی آنکھیں چمک رہی تھی اس نے فیصلہ کیا تھا وہ کبھی سمجھے گی تو کبھی سمجھائے گی وہ عمر کے حصوں سے گزرتے اس کا ساتھ

!!دے گی۔۔۔۔

جب دروازہ دھڑام سے کھلا تو وہ ایک دم اچھل پڑی مڑ کر دیکھا جہاں وہ گرے کلر کے سوٹ میں کندھوں پر شال لیے جبڑے بھینچے سرخ نظروں سے اسے گھور رہا تھا

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ا۔آپ ی۔یہاں ک۔کیا کر رہے ہے انک۔۔۔!! میرا مطلب ہے۔۔۔۔۔!!

وہ کہتے کہتے لب کاٹ گئی تھی نازک لب دانتوں تلے کچلے گے تھے ان پر ظلم ہوا اس کی حرکت پر مقابل کھڑا شخص مسمرا زہوا بس چند پل۔۔۔

پھر سر جھٹکا وہ لب بھینچے اس کی جانب بڑھا۔۔۔۔!!

"میں تمھیں بتاتا چلوں میرے دل میں تمھارے لیے کوئی جذبات نہیں ہے نا کبھی پیدا ہو گے میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں ابھی بھی وقت ہے جاؤ انکار کرو"۔۔۔۔!!

اس کے مقابل کھڑے ہوتے وہ تپش دیتی نظروں سے اسے دیکھتے دبی دبی آواز میں لفظوں پر دباؤ دیتا بولا تھا

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!ہیر زویار نے حیرانگی سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

مجھے شوق نہیں چھوٹی بچی سے شادی کر کے اسے پالنے کا انکار"

!!کر دو تو بہتر ہے"۔۔۔۔

وہ جبڑے بھینچے بولا کہ اس کا لہجہ کاٹ دار ہوا تھا ہیر زویار نے بے

!!ساختہ فراک کو مٹھیوں میں دبوچا۔۔۔

کمبخت آنکھوں میں ناچاہتے ہوئے بھی نمی تیرنے لگی وہ اپنی شادی کے دن ایک پاک دن اس کے سامنے دوسری عورت سے محبت کے قصیدے پڑھ رہا تھا۔۔۔۔!!

وہ آنسو حلق کے نیچے اتار گئی ضبط سے چہرہ سرخ ہوا قدم اٹھاتے وہ دروازے تک آئی تھی۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔آپ کو یہاں سے چلے جانا چاہیے!!"
سپاٹ چہرے لیے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی جہاں اب غصے کے تاثرات مزید گہرے ہونے لگے تھے اس کی بات پر وہ تن فن کرتا اس کے قریب پہنچا تھا۔۔۔۔!!

درشتگی سے دروازہ زور سے بند کیا کہ وہ ڈر سے اچھلی اتنی ہی"
پھرتی سے اس نے اس کے دونوں نازک ہاتھ اپنے مظبوط بھاری
ہاتھ سے پکڑتے اور دروازے کے ساتھ لگائے اس کے وجود کو
دروازے کے ساتھ لگایا اس کے چہرے کے دائیں جانب اپنا
دایاں ہاتھ زور سے رکھا اس کے یکدم کیے گے عمل پر اس کا چھوٹا
سا دل کانپ کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔۔!!

"کیا تمھیں میں فضول لگ رہا ہوں مجھ سے نکاح پر پچھتاؤ گی تم
۔۔۔۔"!!

اس کے ہاتھوں پر گرفت سخت کرتے اس کے چہرے پر جھکتے
پھنکارا تھا کہ وہ لب اور آنکھیں سختی سے میچ گئی کہ اس شخص کے

جسم سے اٹھتی خوشبو عجیب حواسوں پر طاری ہو رہی تھی

!!۔۔۔۔

یقین جانے نکاح ہونے سے پہلے بھی پچھتا رہی ہوں میرا"

!!بس نہیں چل رہا کہ آپ کا یہ منہ نوچ لوں"۔۔۔۔

بڑھتی آگ برساتی گرفت کے باوجود وہ تیز لہجے میں بولی البتہ

آواز دھیمی تھی اس کی بات پر اعوان خان کی رگیں تن سی گئی تھی

!!۔۔۔۔

وہ زوبیہ کو بہت مشکل سے سمبھال کر آ رہا رہا اور اس کا سارا غصہ

!!اس چھوٹی لڑکی پر نکل رہا تھا۔۔۔۔

تمھاری زبان کاٹ دوں گا میں "۔۔۔"

دانت کچکاتے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا اس نے دوسرا ہاتھ دروازے سے ہٹا کر اس کے کندھے پر رکھتے دباؤ ڈالا کہ وہ درد سے نچلا لب دبا گئی۔۔۔۔۔!!

غم نا کرے آپ کا منہ زبان سے نہیں اپنے ہاتھوں سے نوچنا ہے میں نے "۔۔۔۔۔"

وہ باز نہیں آئی تھی آتی بھی کیوں کیا وہ باز آ رہا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ وہ مسلسل اس کے ذہن کو تلخیوں سے دوچار کرواتے اس لڑکی کو اس کی عمر سے پہلے میچورلیول پر لے کر جا رہا تھا۔۔۔۔۔!!

!! منع کرو جا کر ورنہ بہت برا کروں گا"۔۔۔۔"

اس کے نازک ہاتھوں پر دباؤ سخت کرتے وہ تند و تیز لہجے میں وحشت سموئے بولا اس کی پھنکار پر وہ ایک پل کو سہم گئی تھی

!!۔۔۔۔

خود کیوں نہیں کرتے کیا اتنا بے شرم سمجھا ہوا ہے خود کی" طرح مجھے کہ نکاح والے دن اپنے باپ سے جا کر کہوں کہ مجھے نکاح نہیں کرنا۔۔۔؟؟

ویسے بھی مجھے بھی کوئی دلچسپی نہیں رہی آپ میں جو ہر لڑکی پر منہ مارے مجھے وہ شخص گوارہ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

نکاح تو میں بھی نہیں کرنا چاہتی آخر جا کر خود کیوں نہیں"
منع کر دیتے یا پھر اس چھوٹی بچی کا سہارا چاہیے آپ کو اگر ایسا ہے
تو گڑگڑا کر بھیگ مانگے مجھ سے تو میں خود جا کر منع کر دیتی ہوں
"

وہ تلخ ہوئی تھی حد درجہ اس کی بات اور مذاق اڑاتے لہجے پر
اعوان خان کے چہرے کا رنگ سرخ پڑ گیا رگیں بری طرح تن
!!گئی تھی۔۔۔۔

!!بکواس بند کرو اپنی ورنہ۔۔۔۔"
وہ غصے سے پھولتی رگوں سمیت اپنا ہاتھ ہوا میں ہی معلق کر گیا تھا
ہیر نے یک دم خوف سے آنکھیں میچی وہ سرخ ہوتی نظروں سے

اسے بری طرح گھور رہا تھا جو آنکھیں میچے کھڑی ہولے سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔!!

"تم دیکھنا اعوان خان تمھاری اکڑ کس حد تک جا کر توڑتا ہوں"۔۔۔۔!!

ہاتھ نیچے کرتے اس نے غصے پر قابو پانا چاہا جو نا ممکن سا لگا تھا اسے اس نے دلہن بنے اس کے سراپے کو دھکا دیتے سائیڈ کیا اور کمرے سے باہر نکلتے دروازے زور سے بند کیا کہ وہ خوف سے پھر سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔!!

"کچے ذہن کی پسند کبھی نہیں بھولتی۔۔۔!!

اس کے بابا کا کہا جملہ اس کے ذہن میں گونجا۔۔۔۔!!

لیکن جب پسند خود ذہن سے اترنا چاہے تو۔۔۔۔؟؟"

وہ لب بھینچ گئی وہ بے شک اس شخص سے نکاح نا کرتی وہ مر نہیں جاتی لیکن۔۔۔۔!!

باپ کی جھکی شرمندہ نظریں بیٹیوں کو کڑوے گھونٹ پینے پر بھی مجبور کر دیتی ہے"۔۔۔۔!!

وہ گم صم بیٹھ گئی تھی شائلہ بیگم کئی بار آکر اس سے کھانے کے بارے میں پوچھ چکی تھی اور ساتھ ہی اسے سمجھا بھی رہی تھی جس پر وہ ہولے سے مسکرا دیتی۔۔۔۔!!

اللہ اللہ کر کے ایک گھنٹہ گزر گیا تھا وہ اکیلی بیٹھی سامنے دیوار پر لگی اپنی تصویر کو دیکھ رہی تھی جس میں وہ زندگی سے بھرپور چہک رہی تھی۔۔۔!!

جب باہر سے شور کو سن کر وہ کمرے سے باہر نکلی تھی قدم آگے بڑھاتے اس کا دل ہولے سے لرز رہا تھا انٹرس کی دہلیز پر کھڑے اس نے لان میں دیکھا۔۔۔!!

یہ میری شرعی اور قانونی بیوی ہے"۔۔۔۔۔۔"!!

وہ آگے بڑھی جب اس شخص کی تیز آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی وہ اس سے دس قدموں کی دوری پر تھی اور وہ چھوٹی لڑکی جو دلہن بنی تھی وہی رک گئی تھی۔۔۔۔۔!!

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو ہوش میں ہو تم یہ کوئی ڈرامہ چل رہا ہے کیا تمھارا نکاح ہونے والا ہے ہیر سے"۔۔۔!!

شیر از صاحب چیخے تھے جبکہ زویار صاحب خاموشی سے کھڑے تھے نظر گھومائی تو نظر دلہن بنی بیٹی پر ٹھہر گئی تھی وہ لب بھینچ گے قدم اٹھاتے وہ اپنی بیٹی کے برابر کھڑے ہوتے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ گے جس کا چہرہ شدت توہین سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔!!

جس کا ہونے والا شوہر کسی اور لڑکی سے نکاح کر کے آ جائے
اس بیٹی کے باپ پر کیا گزر رہی تھی اس وقت یہ بس وہی جانتے
تھے لیکن وہ خاموش تھے اور سوچ میں ڈوبے ہوئے۔۔۔۔!!

میں نے کہا تھا مجھے نکاح نہیں کرنا میں زوبیہ سے محبت کرتا"
ہوں"۔۔۔۔!!
اس نے اٹل لہجے میں کہا تھا نظر اٹھی تو سامنے کھڑی چھوٹی لڑکی پر
رکی وہ ایک پل کو رک گیا اس کی آنکھوں میں شکوہ نہیں تھا اس
کی آنکھوں میں تمسخر تھا۔۔۔۔!!

"اعوان۔۔۔!! ہماری عزت کا جنازہ نکالا تم نے اس لڑکی کی خاطر ابھی کہ ابھی اسے طلاق دو اور ہیر سے نکاح کرو"۔۔۔۔۔۔۔!!

شیر از صاحب نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں ہیر زویار کھڑی تھی سپاٹ چہرہ لیے ان کی آنکھوں میں آنسو ابھرے کے اپنے بھائی کی بیٹی انہیں بہت عزیز تھی۔۔۔۔۔!!

ان کی بات پر زوبیہ کا وجود لرز گیا تھا اعوان خان نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے گرفت سخت کی ہیر زویار نے بڑے واضع انداز میں وہ منظر دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

"بڑے پاپا جو چلے جائے انہیں جانے دینا چاہیے اس شخص کی میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں جس کے خیالوں میں کوئی اور وجود بستا ہو"!!۔۔۔۔

وہ مظبوط قدم اٹھاتی اس کے مقابل آ کھڑی ہوئی تھی اعوان خان نے سخت نظروں سے اسے دیکھا جیسے اس سب میں اس کا قصور ہو!!۔۔۔۔۔

"تو میری اکڑ توڑنے کا سماں ہے یہ وجود یا آپ کی محبت"

"۔۔۔۔

وہ طنزیہ ہنسی اس کی ہنسی نے اعوان خان کے وجود کو شعلوں سے بھرا تھا وہ لڑکی کہی سے بھی سولہ سال کی نہیں لگ رہی تھی ایسا

معلوم ہو رہا تھا وہ چوبیس پچیس سال کی میچور لڑکی ہو اس کی باتیں ایسی ہی تھی۔۔۔۔!!

اور ہوتی بھی کیوں نا وہ چاہے جس مرضی عمر میں تھی لیکن اس کے ہونے والے شوہر نے اس پر کسی اور کو ترجیح دی تھی کیا یہ کافی نہیں تھا اس کے ذہن کو ٹھوکر سے دوچار کروانے کو۔۔۔۔!!

"کچھ ٹھوکریں، کچھ لمحات، کچھ حقیقتیں ہمیں عمر سے پہلے بڑا کر دیتی ہے وہ تلخ لمحات، تلخ حقیقتیں، تلخ ٹھوکریں ہمارے اندر کے ہنستے انسان کو مار دیتی ہیں۔۔۔۔۔"

!! جتنی ذہنیت ہے تم میں تم اتنا ہی سوچو گی "۔۔۔"

!! وہ استہزاء ہنسا تو وہ بھی ہنس دی تھی۔۔۔۔

اور جتنی آپ میں ذہنیت تھی آپ نے ویسا عمل کیا خیر شادی" مبارک ایک بنٹے ہوئے شخص کے حصے میں آنے سے بہتر ہے

!! میں تاحیات بے سہارا رہوں"۔۔۔۔

میری تو جوتی کو بھی گوارہ نا ہو ایسا شخص جسے بانٹنا پڑے

!!۔۔۔۔

وہ ضبط سے بولی اس چھوٹی لڑکی کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی پانی آنکھوں میں تیر رہا تھا ناک، رخسار سرخ ہو گے وہ شخص بس !!اسے کئی لمحے دیکھتا رہا تھا جس کی باتیں تلخ تھی۔۔۔۔۔

وہ پلٹ گئی تھی کہ جو چیز نصیب میں نا ہو اس سے کنارہ کرنا بہتر ہوتا ہے نا کہ رو رو کر اسے اللہ سے مانگنا پتہ ہے کیوں ؟؟۔۔۔۔

کیوں کہ اس میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے کہ اس نے وہ چیز آپ کے نصیب میں نہیں لکھی وہ جو ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے اپنے بندے سے کیا وہ آپ کے نصیب میں کچھ بھی غلط لکھے !!گا۔۔۔۔

یہ بندے پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ دعائیں مانگ کر اس چیز کو حاصل کرتا ہے جس میں اللہ کی رضا نہیں یا پھر اس پر اکتفا کرتا ہے جس میں اللہ کی رضا ہے۔۔۔۔!!

تم نے بہت شرمندہ کیا ہے ہم سب کو اعوان تمھیں ذرا شرم" نا آئی اس دن ایسی حرکت کرتے ہوئے دفع ہو جاؤ یہاں سے دوبارہ شکل مت دیکھانا اپنی برباد کر دیا تم نے سب"۔۔۔۔!!

آخر تم نے ثابت کر دیا کہ تم۔۔۔"!!
شائلہ بیگم ہذیانتی ہوتی رو دی تھی اعوان نے لب بھینچے جبکہ شیراز صاحب نے انہیں کچھ بھی کہنے سے روکتے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔!!

نکل جاؤ یہاں سے دوبارہ کبھی رخ نا کرنا یہاں کا"۔۔۔۔۔"

شیر ازصاحب نے اسے کندھے سے پکڑتے پیچھے دھکا دیا مہمان باتیں بناتے جا چکے تھے شیر ازصاحب شائلہ بیگم کو لیتے اندر چلے گے جبکہ زویار صاحب پہلے ہی بیٹی کے جاتے جا چکے تھے

!!۔۔۔۔۔

زوبیہ جو خاموش کھڑی تھی اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا وہ دھیرے سے مسکرایا ایک نظر مام ڈیڈ کی پشت کو دیکھا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا کبھی نا اس گھر کی شکل دیکھنے کے لیے

!!۔۔۔۔۔۔



وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے شدید سردی میں لافاؤنڈیشن کے سامنے کھڑا تھا شدید ٹھنڈی چلتی تیز ہوائیں اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی جبکہ اس کی نظریں سامنے بنی بلڈنگ پر تھی جہاں وہ لڑکی سکون سے ہو گی اور وہ باہر سردی میں کھڑا تھا۔۔۔!!!

وہ یہاں کیوں تھا۔۔۔؟؟"

اسے نہیں پتہ تھا بس وہ بے اختیار یہاں آگیا تھا اپنے وجود کے اندر سے آتی آوازوں کو سنتے۔۔۔!!

قدم آگے بڑھائے وہ لافاؤنڈیشن میں داخل ہوا نظریں بڑی بے تاب تھی اور دل وہ تو جیسے صدیوں سے بے چین معلوم ہو رہا تھا۔۔۔!!

"ایکسکیوزمی!!۔۔۔"

اس نے وہاں کھڑی لیڈی کو دیکھتے مخاطب کیا جو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

"Did any girl named Qalb come here yesterday evening? Can you tell me where she is? "

بات کرتے اس کے ہونٹ بار بار خشک پڑ رہے تھے جن پر وہ زبان پھیر رہا تھا دل بری طرح دھڑک رہا تھا شاید اسے دیکھنے کی پیاس تھی

"Just wait sir I'll check "

وہ لیڈی مسکرا کر بولی تھی اس نے اثبات میں سر ہلایا بے چینی سے ہاتھوں کی انگلیاں باہم جوڑے اس کے عنابی لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر گئی سبز آنکھوں میں الوہی سی چمک ابھری

_____!!

"Sorry sir..! No girl with that name came here."

وہ لیڈی ہاتھ میں پکڑا رجسٹر دیکھتے بولی تھی اسیر عالم کی چمکتی آنکھیں ماند پڑ گئی مسکراتے لب بھینچ لیے گے تھے دل یکدم اداس ہوا۔۔۔!!

Can you check the name "Snow Princess"?

اس نے انہیں دیکھتے کہا اس کی بات پر وہ لیڈی دھیرے سے ہنسی تھی پھر رجسٹر پر ایک نظر ڈالتے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلایا اور وہاں سے ہنستے ہوئے چلی گئی وہ دانت بری طرح پیستے باہر آ گیا تھا۔۔۔۔

موبائل نکالتے راشی کو کال ملائی تھی شام ہو رہی تھی سردی کی شدت بڑھ رہی تھی لیکن اس کے اعصاب بے چین تھے وہ یہاں نہیں تھی تو کہاں تھی پھر۔۔۔؟؟

راشی کہاں چھوڑ کر گے تھے تم اسے وہ یہاں نہیں ہے اگر" وہ مجھے نا ملی راشی تو کسی بھی گولی پر اپنا نام لکھ لینا میں تمھارا سر !! کھول دوں گا"۔۔۔۔

وہ گاڑی کے ٹائر پر ٹھوکر مارے شدید غصے میں پھنکارا گرم سانسیں اس کے منہ سے خارج ہوتی ہوا میں تحلیل ہوئی اس نے !! سڑک کو دیکھا۔۔۔۔

ہیڈ میں نے اسے لا فاؤنڈیشن کے باہر چھوڑا تھا میں"

!!ا"۔۔۔۔۔

اویو شٹ اپ راشی تم نے اسے باہر چھوڑا اندر چھوڑتے"
تمھارے پاؤں ٹوٹ گے تھے اب یہ جو تمھاری ٹانگیں سلامت
!!ہے نا انہیں آکر میں خود توڑتا ہوں"۔۔۔۔

غصے سے اس کے ماتھے پر چار بل نمودار ہوئے تھے کن پٹیوں کی
نسیں بری طرح ابھرتی پھٹنے کو تیار تھی اس نے دو سے چار
ٹھوکریں بری طرح گاڑی کے ٹائر پر پھر سے دے ماری
!!۔۔۔۔

وہ کہاں ہو گی کس حالت میں ہو گی اس کا دل بے چین ہو رہا تھا

اس نے جانے ہی کیوں دیا تھا اسے۔۔۔؟؟

وہ کیوں انکاری تھا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگا تھا وہ کیوں

انکاری تھا کہ اس کی معصومیت نے اس شخص کے دل میں ہل

چل مچا دی تھی۔۔۔۔!!

سر میری بات سنے میں دی ٹونٹی سیون کلب کے باہر ہوں"

ٹیم کے ساتھ اندر کوئی لڑکیوں کی ڈیکنگ چل رہی ہے آپ کو

عشق معشوقی سوجھ رہی ہے"۔۔۔۔!!

راشی نے دھیمی آواز میں کہا اس کی آخری بات پر مقابل نے بری

طرح لب بھینچے خود پر قابو کیا تھا۔۔۔!!

شٹ اپ راشی وہ لڑکی زخمی تھی اس وجہ مجھے اس کی فکر ہے"
تمھیں کس نے کہا مجھے اس سے محبت ہے ہنہہ"۔۔۔۔
وہ فون ایک کان سے ہٹائے دوسرے کان کو لگاتا بولا تھا لہجہ
!!لاپرواہ رکھنے کی پوری کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔

!!واہ جھوٹ بولنے پر جنت حرام ہوتی ہے ہیڈ"۔۔۔"
راشی نے سامنے کلب کو دیکھتے کہا اس کی بات پر اسیر عالم نے
تیوری چڑھائے کال بند کی گاڑی میں بیٹھتے اس کا رخ دی ٹونٹی
!!سیون کلب کی طرف تھا۔۔۔۔



!!کون ہو تم اچھے لوگ ہو یا برے"۔۔۔۔"

گاڑی میں بیٹھے اس نے بیک سیٹ پر اپنے سے کچھ فاصلے پر بیٹھے فیضی کو دیکھا جو اس کی بات پر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

اچھے لوگ ہوں میں"۔۔۔"

اس نے ایک نظر اس کے معصوم ڈرے چہرے پر ڈالی تھی جو اردو میں بول رہی تھی اس کی بات پر قلب نے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا وہ لافاؤنڈیشن کے باہر تھی جب۔۔۔۔!!

اس آدمی نے اسے گاڑی میں بیٹھایا تھا اور وہ سکون سے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی بغیر کسی ہنگامے کے بغیر کچھ جانے کیا وہ اتنی معصوم تھی۔۔۔۔!!

فیضی اس پر بہت حیران ہوا تھا۔۔۔۔!! کہ کوئی لڑکی بغیر کچھ بھی بولے آرام سے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

!! گاڑی بلیک ماربل ہاؤس کی طرف موڑ دو"۔۔۔۔"

فیضی نے گھڑی پر ٹائم دیکھتے ڈرائیونگ کرتے گارڈ سے کہا جس نے حیرت سے بیک ویو مرر سے اسے دیکھا۔۔۔

!! بٹ اسیل ایڈم۔۔۔"

وہ ہچکچاہٹ کا شکار ہوا تھا کہ وہ اس کے ذاتی گھر میں پھر سے کسی لڑکی کو لے جانے کا بول رہا تھا جبکہ وہ اچھے سے جانتا تھا اس نے !! کچھ گھنٹے پہلے بیس آدمیوں کی کیا حالت کی تھی۔۔۔۔

ہاں اسیل ایڈم نے اس لڑکی کو اٹلی بھیجنے کو کہا تھا لیکن وہ اسے اس کے گھر لے کر جا رہا تھا کہ اسیل ایڈم کی آنکھوں کی چمک وہ اچھے سے دیکھ چکا تھا اس لیے وہ اسے بلیک ماربل ہاؤس لے کر جا رہا تھا کس امید سے۔۔۔۔۔۔۔!!؟

شاید اس ظالم ڈان سے کچھ اچھے پن کی امید"

!!سے"۔۔۔۔۔۔

گاڑی بلیک ماربل ہاؤس کے سامنے رکی تھی اس علاقے میں وہ واحد گھر تھا آس پاس کوئی گھر نا کچھ بس ایک طویل پارک تھا جہاں جگہ جگہ درخت لگے ہوئے تھے ان درختوں کے سایہ سے

شام کے منظر کا احساس ہوتا تھا گو درخت جھاڑیاں اس قدر تھی !!وہاں۔۔۔۔

نیچے اترے مس"۔۔۔"
فیضی نے نیچے اترتے دوسری سائیڈ آتے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا یہ پہلی بار تھا جب وہ اسیل ایڈم کے علاوہ کسی کے لیے گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا وہ نا سمجھی سے ادھر ادھر دیکھتے باہر نکل آئی !! تھی۔۔۔۔

یہاں کیوں آئے ہے کیا یہاں رکھے گے ہمیں"۔۔۔۔؟؟"
وہ الجھن زدہ کالی آنکھیں فیضی پر گاڑھے بولی تھی اس کی آنکھیں !!اس قدر کالی تھی کہ جیسے گہری رات ہو۔۔۔

جی اندر چلے آپ"۔۔۔"

اس نے مسکرا کر ایک سائیڈ ہوتے کہا تھا وہ اندر کی جانب بڑھ گئی

ہر چیز کو اشتیاق سے دیکھتے

فیضی نے باہر لوہے کے گیٹ پر کھڑے گارڈ کو اشارہ کیا جو دور ہٹا تھا لوہے کا گیٹ کھلا تو وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

ڈارک بلیو اون کی گول گلے والی ڈھیلی گرم شرٹ کے نیچے اس نے آف وائٹ پینٹ پہن رکھی تھی شرٹ کے بازو اس کے ہاتھوں کو کور کر رہے تھے گلے میں سٹالر جو اس کی پوری گردن کو چھپا گیا تھا

اس نے دیکھا وہاں لان میں بنا خوبصورت فوارہ جس سے بہتا نیلا پانی وہاں موجود کالے سفید پتھروں پر گر رہا تھا تھوڑے فاصلے پر ایک بڑے درخت کے اوپر بنا ٹری ہاؤس وہ کھل کر مسکرائی تھی۔۔۔۔!!

اس کی کالی آنکھیں بے ساختہ اشتیاق سے چمک اٹھی وہ آگے بڑھ رہی تھی جب داخلی دروازے پر پہنچی تو ہوش آیا جب وہاں کھڑے چار گارڈز نے اس کے آگے رائفلز کرتے اسے روکنا چاہا تھا۔۔۔۔!!

اس کی کالی چمکتی آنکھیں خوف سے سکڑ گئی تھی لب کپکپا اٹھے وہ دنیا کی بھیانک ترین چیز تھی اس کے لیے وہ وہی تھی جس نے

اس کے ماں بابا کی جان لی تھی تو بھلا وہ کیوں ناڈرتی ان رائفلز سے۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔اسے اندر جانے دو!!"

فیضی پیچھے سے آتے بولا تھا ماتھے پر تیوری لیے

قلب نے پلٹ کر اسے خوف سے دیکھا۔۔۔۔!!

"۔۔۔سوری فیضی بٹ شی کانٹ!!"

وہاں کھڑا ایک گارڈ سختی سے بولا تو فیضی نے دانت پیسے تھے اسے ابھی پتہ چلا تھا اسیل ایڈم گھر نہیں تھا وہ دی ٹونٹی سیون کلب گیا تھا۔۔۔۔۔!!

"شٹ اپ لیٹ ہر گو!!"۔۔۔

فیضی نے اس گارڈ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے سائیڈ کرنا چاہا جب گارڈ نے رائفل کر رخ قلب کی طرف کیا وہ ڈر و خوف سے دور اچھلی تھی وہ منظر اسے بھیانک لگنے لگا تھا!!۔۔۔۔

"Sorry, we should not make our situation the same as the previous guards, there is a Aseel Adam order, no girl can come inside their house, don't do it by force. "

اس گارڈ نے پیچھے اشارہ کیا تھا جہاں سے وقفے وقفے سے کھڑے گارڈز اس کی جانب بھاگتے اس کے پیچھے آن کھڑے ہوتے ایک دیوار بنا گے تھے ان کے چہرے سپاٹ تھے وہ نئے آئے تھے شاید اس لیے فیضی کی بات نہیں مان رہے تھے وہ دھیرے سے حیرت سے ہنستا کمر پر دونوں ہاتھ رکھے لب دبائے انہیں غصے سے گھورنے لگا تھا۔۔۔۔!!

جب سامنے کھڑے گارڈ نے ہوائی فائر کیا تو قلب نے بے ساختہ کانوں پر ہاتھ دھرے تھے وہ خوف سے تر چہرہ لیے پیچھے قدم لیتی لڑکھڑا کر گرنے والی تھی جب فورا سنبھلی وہ پیچھے بھاگ گئی تھی۔۔۔۔!!

ماں بابا کو اس نے مارا تھا"۔۔۔"

اس نے رائفل کو دیکھ سسکتے ہوئے کہا جیسے وہ کوئی انسان ہو اس کی آنکھوں سے آنسو پھسلتے زمین پر گر رہے تھے وہ لوہے کا گیٹ کراس کر گئی فیضی ان گارڈز میں الجھا ہوا تھا پیچھے پلٹ کر دیکھا وہ غائب تھی!!۔۔۔۔

شٹ یار تم سب کو دیکھ لوں گا شامت لے کر آؤں"

گا"!!۔۔۔۔۔۔۔

وہ باہر بھاگا تھا لیکن وہ لڑکی وہاں نہیں تھی دور دور تک وہاں کوئی نہیں تھی وہ روتے ہوئے مسلسل بھاگ رہی تھی جوتے اتر چکے

تھے ننگے پاؤں بھاگتے اس کے پاؤں بری طرح زخمی ہوئے تھے

!!۔۔۔

لیکن وہ ماں بابا کو یاد کرتے بس بھاگے جا رہی تھی مسلسل بھاگتے وہ سڑک پر آتے رکی تھی رک کر گھٹنوں کے بل جھکتے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے اس نے گہرے سانس لیے تھے پھر سے وہ رائفلز یاد !!کرتے اس کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے۔۔۔۔۔

وہ چلنے لگی تھی بے مقصد سڑک پر قدم لڑکھڑا رہے تھے جس سے وہ لوگوں سے ٹکرا رہی تھی ادھر ادھر دیکھنے وہ کچھ بھی سمجھنے !!سے قاصر تھی کہ وہ ان کی زبان سے انجان تھی۔۔۔۔



!!تم نے ہمیں گھر کیوں جانے کو کہا"۔۔۔۔"

راشی گاڑی چلاتے فون سپیکر پر ڈالے غصے سے بولا تھا وہ کلب میں انٹر ہونے والے تھے جب اسیر عالم نے آتے ٹیم کو گھر جانے کو کہا تھا وہ اب گھر جا رہا تھا جبکہ اسے سمجھ نہیں آیا اس نے ایسا کیوں کیا!!۔۔۔

میری باقاعدہ میٹینگ ہونے والی ہے اس سے اسے سرینڈر" ہونے کی آفر کروں گا اگر مان گیا تو ٹھیک ورنہ موت"۔۔۔

وہ تحمل سے بولا تھا گاڑی ڈرائیو کرتے نظریں سامنے سڑک پر تھی وہ بار بار موبائل کو دیکھ رہا تھا اس نے کچھ آفیسر کو خفیہ طور پر اس شہزادی کو ڈھونڈنے کو بولا تھا تبھی نظریں فون پر تھی

!!۔۔۔۔

ہمم دھیان سے وہ بہت چالاک ہے یوں ہی نہیں اس نے" سب قابو کیا ہوا اور ایسے کون سے بندے چھوڑے ہے تم نے ڈاکیا کے لیے"۔۔۔۔!!

راشی نے سنجیدگی سے کہا تو اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے

!!۔۔۔۔

وہ جھوٹ، فریب سے یہاں تک پہنچا ہے بس ایک بار وہ"
میرے ہاتھ لگ جائے پھر دیکھتے ہے اس میں کتنی ہمت ہے اور
میں پولیس میں ہوں سنا نہیں قانون کے ہاتھ بہت لمبے ہوتے
ہے"۔۔۔۔۔!!

اسیر عالم کی رگیں تن سی گئی تھی بولتے ہوئے اس کی آنکھیں
سرخ ہو چکی تھی راشی نے ڈرائیونگ کرتے اس کے لہجے میں پر
اسراری واضع طور پر محسوس کی تھی نظریں فون پر رکھے جب
اس نے سامنے دیکھا تو یکدم بریک لگائی تھی۔۔۔!!

یا خدا بچ گیا"۔۔۔۔"!!

وہ بری طرح دھڑکتے دل کے ساتھ گہری سانس بھرتے بولا تھا !!دوسری جانب موجود اسیر عالم چونکا۔۔۔۔

!!کیا ہوا"۔۔۔"

گاڑی ایک جگہ روکتے اس نے فون اٹھا کر سپیکر آف کرتے کان !!کو لگایا۔۔۔۔۔۔۔

یار یہ پاگل لڑکی سڑک پر چلتی گاڑیوں کے درمیان آ" !!۔۔"۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے رکا تھا سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ وہ جلدی سے گاڑی سے باہر آیا موبائل وہی چھوڑے جبکہ پیچھے اسیر عالم "ہیلو !!ہیلو" کرتا رہ گیا۔۔۔۔

!!گاڑی فوراً سٹارٹ کی۔۔۔

ہاں راشی کے نمبر کی لوکیشن بتاؤ مجھے"۔۔۔"
گاڑی کو رفتار دیتے اس کے لہجے میں فکر مندی تھی دس منٹ
!!میں لوکیشن ملنے پر اس نے گاڑی اس روٹ پر ڈالی تھی۔۔۔۔

گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے وہ اس روٹ پر پہنچا تھا سامنے راشی کی
گاڑی نظر آئی کچھ فاصلے پر گاڑی روکتے وہ فوراً گاڑی سے باہر نکلا
!!۔۔۔۔

!!راشی آر یو اوکے ک۔۔۔"

اس کے لفظ کہی گم ہوئے تھے سامنے اس معصومیت کے پیکر کو دیکھ اس کے قدم وہی رک گے راشی اسے لیے فٹ پاتھ پر کھڑا تھا اسیر عالم کی آنکھیں جل اٹھی تھی اسے وہاں دیکھ۔۔۔۔!!

وہ قدم آگے بڑھا گیا ایک دو پھر قدموں کی رفتار تیز ہوئی تھی وہ بھاگنے لگا تھا راشی نے حیرانگی سے اسے اپنی طرف آتے دیکھا۔۔۔!!

میری اتنی فکر تمھیں میں بلکل۔۔۔"!!

راشی ابھی اتنا ہی بول پایا تھا جب اس نے بھاگ کر آتے اس لڑکی کو سینے سے لگاتے اس کے گرد حصار باندھا تھا جو خوف سے کھڑی تھی جبکہ وہ اسے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔!!

وہ بے ساختگی میں وہ عمل کر گیا تھا اسے یاد نہیں تھا کیا کہ وہ نامحرم ہے اور اس نے خود ہی تو کہا تھا۔۔۔!!

"۔۔۔۔نامحرم کے گلے نہیں لگتے گناہ ہوتا ہے!!"

جبکہ اب اسے کے گرد گرفت کو مزید تنگ کرتے وہ یوں تھا جیسے اسے ابھی خود میں چھپا لے گا کیسی نیکی کیسا گناہ۔۔۔۔!!

"۔۔۔ٹھیک ہوں"

راشی نے مدھم سی آواز میں منہ بسورے اپنا جملہ مکمل کیا تھا جبکہ اسیر عالم اس سے الگ ہوا۔۔۔۔!!

تم ٹھیک ہو۔۔۔!؟؟"

اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو نہایت نرمی سے اس کے چہرے سے ہٹاتے وہ انتہا کی فکر مندی سے بولا تھا قلب نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔!!

"یہ لڑکی پاگل ہے تمھیں پتہ ہے یہ کسی کی گاڑی میں بیٹھ کر اس کے ساتھ چلی گئی تھی اور پاؤں دیکھو اس کے ننگے پاؤں نجانے کتنی دور بھاگی ہے ابھی مرتی مرتی بچی ہے۔۔۔!! اسے پتا نہیں ہے یہ کس ملک کی سڑکوں پر گھوم رہی ہے کوئی اٹھا کر لے جائے گا"۔۔۔

راشی نے اسیر کا کندھا ہلاتے اسے ساری تفصیل دی جو بڑی مشکل سے اس لڑکی سے پوچھی تھی اس نے۔۔۔

منہ تڑوانا ہے تم نے"۔۔۔"

اس کی آخری بات پر وہ جبڑے بھینچے بولا ساتھ ہی قلب سے الگ ہوا جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔!!

مقابل کے جذبات اس کی سمجھ سے باہر تھے اسے ان سب چیزوں کا علم نہیں تھا آخر اس نے پہلے یہ سب محسوس تھوڑی کیا تھا۔۔۔۔!!

"یار بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا محبوبہ کو بچایا ہے میں نے
تمھاری تمھیں چاہیے میرے پاؤں دھو کر
!!پیوں"۔۔۔۔۔۔۔

راشی کندھے جھٹکتے جیبوں میں ہاتھ ڈالے بولا تھا انداز احسان
!!کرنے والا تھا۔۔۔۔۔

"گندگی کو دیکھنے سے میرا دل خراب ہوتا ہے کجا کے میں اسے
!!ہاتھ لگاؤں"۔۔۔۔

اس نے سنجیدگی سے کہا تھا اس کی بات پر راشی کا منہ حیرت سے
!!کھلا تھا اس نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔۔

"!!اچھا میرا ایک کام کرو"۔۔۔۔

اس نے قلب کا ہاتھ پکڑتے گہرا سانس لیتے راشی کو دیکھتے کہا !! جس نے آئی بروا چکائی۔۔۔۔

بولو ویسے تو میں بہت مصروف ہوں لیکن اب اگر تم میری" منتیں کر رہے ہو تو کہو"۔۔

بڑا نوازش زدہ لہجہ تھا کہ اسیر عالم عش عش کر اٹھا اس کا انداز ایسا تھا کہ ایک پل کو قلب زیر لب مسکرائی تھی

!! دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔۔۔۔"

گردن کو ہلکا سا اثبات میں ہلاتے وہ زیر لب مسکرا کر بولا تو راشی نے دانت پیسے تھے وہ غصے سے وہاں سے گاڑی میں بیٹھا تھا

"۔۔۔۔

کیا یوہر کسی کی گاڑی میں بغیر اسے جانے بیٹھ جانا چاہیے"

!!"---

اسے اپنے سامنے کھڑا کرتے وہ سخت لہجے میں بولا تھا ہاتھ اب بھی یوں ہی پکڑا ہوا تھا جیسے چھوڑا تو وہ غائب ہو جائے گی

!!----

!!انہوں نے کہا وہ اچھے لوگ ہے"----"

وہ معصوم نظروں سے اسے دیکھتی بولی تھی جس پر وہ اس کی

!! نظروں کی گہرائی کے وار سے بچتا نظریں چرا گیا----

یوں کوئی بھی کہہ دے گا تو تم چلی جاؤں گی کیا عقل نہیں ہے"
تم میں"۔۔۔۔۔؟؟

اسے واپس دیکھتے وہ آئی بر واٹھا کر اس بار پھر سختی سے بولا تھا
قلب نے گردن جھکائی پھر اٹھائی پھر تھوڑی اور اوپر اٹھائی
!!۔۔۔۔۔

اس نے شکر کیا تھا کہ اس کے گلے میں سٹالر لپٹا ہوا ہے ورنہ تو
!! شاید وہ لڑکی اسے ایسے ہی مار دیتی۔۔۔۔

!! کیا ایسے نہیں جانا چاہیے اچھے لوگوں کے ساتھ"۔۔۔"
بال چہرے سے ہٹاتے وہ سوالیہ ہوئی تھی اسیر عالم نے نفی میں
!! سر ہلایا۔۔۔۔

نہیں ایسے کسی کے ساتھ بھی نہیں چلے جاتے جنہیں آپ نا"
!! جانتے ہو"۔۔۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ پکڑے چلنے لگا تھا جب نظر اس کے ننگے پاؤں پر پڑی تھی اس نے لبوں پر زبان پھیرتے اسے دیکھا جو اس کے رک جانے پر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

!! دوبارہ ایسا مت کرنا"۔۔۔۔"

اس نے آگے بڑھ کر جھک کر اسے بازوؤں میں بھرا تھا نظریں سامنے سڑک پر ڈالے جہاں اس کی گاڑی کے پاس ہی راشی کھڑا اسے معنی خیزی سے دیکھ رہا تھا اس نے ٹھنڈی آہ بھری بھلا وہ !! چپکو انسان کیونکر جاتا بغیر تماشا دیکھے۔۔۔۔

قلب نے بازو اس کی گردن کے گرد لپیٹے تھے وہ بہت ہلکی تھی نازک سی اس کی حرکت پر اسیر عالم ایک پل کو رک گیا گہرا سانس بھرا

اس کی نرم انگلیوں کی سرسراہٹ گردن کی نسوں پر محسوس کرتے حلق میں جیسے کانٹے اگ آئے تھے

حلق تر کرتے وہ واپس چلنے لگا تھا رات کی یک بستہ ہواؤں کے باوجود اسے شدید گرمی لگنے لگی تھی۔۔۔۔!!

اس نے راشی کو اگنور کیے اسے گاڑی کے سامنے اتارا تھا جو اسے تکتی انگلیاں مروڑنے لگی تھی۔۔۔۔۔!!

!!بیٹھو اندر"۔۔۔۔"

اسیر نے اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا جس پر وہ نفی میں سر ہلا گئی

!!اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔۔

وجہ"۔۔۔۔؟؟"

جبڑے بھینچے وہ ایک قدم اس کے قریب آتا بولا وہ تھوک نگلتے

!!اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

!!کسی کی گاڑی میں نہیں بیٹھنا چاہیے نا"۔۔۔"

وہ اس کے غصے سے تنگ چہرے کو دیکھتے آنکھیں پٹپٹا کر بولی تھی

اس کی بات پر راشی کا فلک شگاف قہقہہ گونجا جبکہ اسیر عالم نے

!!لب دباتے آنکھیں زور سے میچی تھی۔۔۔۔

میں نے کہا تھا جیسے آپ نا جانتے ہو ان کی گاڑی میں نہیں"
بیٹھنا چاہیے مجھے تم جانتی ہو نا اور میں اچھا انسان ہوں
!!"_____

اس کا بازو پکڑے اسے گاڑی میں بیٹھانے کی کوشش کرتے وہ
نرمی سے بولا تھا البتہ چہرے پر سنجیدگی تھی جبکہ وہ اندر بیٹھنے سے
انکاری تھی اس کی حرکت پر اسیر کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچا تھا
!!_____

لیکن اچھے لوگوں کی گاڑی میں بھی نہیں بیٹھنا چاہیے آپ"
!!نے کہا تھا"_____

وہ گاڑی سے دور ہوتی بولی تھی اسیر عالم نے بالوں میں انگلیاں چلائی جبکہ راشی لب بھینچے قہقہہ روک رہا تھا۔۔۔۔۔!!

اور ابھی بھی میں ہی تم سے کہہ رہا ہوں گاڑی میں بیٹھنے کو" بیٹھو گاڑی میں غصہ نہیں دلاؤ مجھے"۔۔۔۔!!

اس کا بازو سختی سے پکڑتے اس نے زبردستی اسے گاڑی میں بیٹھایا تھا اس کی آنکھوں میں پانی تیرنے لگا تھا اس کی سختی پر جبکہ اسیر عالم نے ٹھنڈی سانس بھری۔۔۔۔۔!!

احتیاط سے پولیس آفیسر صاحب کہی ایسا نا ہو ایک پولیس" والے کو جیل کا دیدار کرنا کرنا پڑے"۔۔۔۔!!

راشی ایک نظر قلب کو دیکھتے لبوں پر ہاتھ جماتے بولا تھا اسیر نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ کندھے آچکاتے وہاں سے چلا گیا تھا !!۔۔۔۔۔

موبائل پر موصول ہوتے میسج پر راشی کے لب دھیرے سے مسکراہٹ میں پھیلے اس نے پلٹ کر معنی خیز نظروں سے اسیر عالم کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تھا!!۔۔۔



تم اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی"۔۔۔۔؟؟"

اس کے پاؤں کو ہاتھوں میں لیتے وہ شخص ایک بار پھر اس کے قدموں میں بیٹھا تھا اور وہ خود سے کہتا پھر تا تھا" وہ اس کی زمہ داری ہے بس"۔۔۔!!

کیا زمہ داری کے لیے مرد کسی عورت کے قدموں میں" جھک جاتا ہے اس کے پاؤں کو ہاتھوں میں لیتا ہے۔۔؟؟ ہر گز نہیں مرد اسی عورت کے سامنے جھکتا ہے جس کے سامنے جس کی طرف اس کا دل جھکا ہو"۔۔۔۔!!

ہم خیال نہیں رکھ پاتے ٹھیک سے مما بھی کہتی تھی پھر وہ" خود رکھتی تھی اب وہ نہیں ہے"۔۔۔!!

وہ اس کے پاؤں میں لگے زخموں کا معائنہ کر رہا تھا جب اس کی اداس سی آواز اس کے کانوں میں پڑی وہ آواز بس چند ایک دن میں اسے دنیا کی سب سے خوبصورت آواز لگنے لگی تھی۔۔۔۔!!

اس نے نرم گال پھولائے ہاتھ مقابل کے کندھوں پر رکھے اس نے ایک مرتبہ اپنے کندھے کو دیکھا وہ مسکرایا تھا جو احساس دل میں اترا وہ مکمل احساس تھا دنیا کا خوبصورت ترین احساس۔۔۔۔۔!!

"تو تم کسی اور کو رکھنے دو اپنا خیال!!۔۔۔۔"

اس کے پاؤں کے زخموں پر نرمی سے مرہم لگاتے اس شخص کے چہرے پر پہلی بار اتنی مکمل مسکراہٹ تھی وہ نجانے کیوں مگر بار بار مسکرا رہا تھا۔۔۔۔!!

کیا کوئی ہمارا خیال رکھے گا۔۔۔؟؟ کیا گناہ نہیں ملے گا اس" سے"۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھے ہی نیچے جھکی تھی ہاتھ بڑھا کا مقابل شخص کا چہرہ اوپر اٹھایا تو گویا وہ ساکت ہوا تھا دھڑکنیں سینے میں شور مچا گئی وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ لب دبا گیا۔۔۔۔!!

ایک راستہ ہے"۔۔۔۔"!!

اس کا ہاتھ نرمی سے اپنی تھوڑی سے ہٹاتے اس نے اس کے دوسرے پاؤں پر مرہم لگانا شروع کیا وہ اس وقت اپنے گھر موجود تھا اس لڑکی کے ساتھ جو صوفے پر بیٹھی تھی اور وہ اس کے قدموں میں نیچے زمین پر۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔کیا راستہ ہے اس کے جہنم سے آنے کا!!"

اس کی آواز میں اشتیاق جاگا تھا کالی آنکھیں چمک اٹھی وہ بھول گئی تھی کہ تھوڑی دیر پہلے وہ اس شخص کے سخت تاثرات سے اس سے ناراض ہونے کا سوچ چکی تھی وہ ایسی ہی تھی جلد باتیں بھول جانے والی اور وقت آنے پر انہی باتوں کو یاد کرنے والی لیکن وقت آنے پر۔۔۔۔!!

!!کس کے "۔۔۔۔"

اس کی بات پر اسیر عالم نے سر اٹھا کر اس کی چمکتی کالی آنکھوں میں دیکھا پھر بالوں کی لٹ کو جو اس کے سرخ گالوں سے ہوتی نیچے گردن کے ساتھ چپکی ہوئی تھی اس کے ماتھے پر نا محسوس سے بل ابھرے تھے۔۔۔۔۔!!

!!ہمارے شوہر کے "۔۔۔"

آنکھیں پٹپٹاتے اس نے گالوں پر ہاتھ جمائے پر سوچ انداز میں کہا اس کی بات پر وہ نیچے سر جھکائے ہنس دیا تھا اس کے نچلے لب کے کنارے پر ڈمپل گہرا ہوا۔۔۔۔۔!!

!!وہ۔۔۔!!وہ آگیا ہے "۔۔۔"

سبز آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا

وہ زمین سے اٹھا تھا پھر جھکتے صوفے کے دونوں طرف بازو رکھتے نظریں اس چھوئی موئی لڑکی پر ڈالی جو حیرت اور خوشی سے اسے دیکھ رہی تھی بڑی گہری نظریں تھی اس کی کہ قلب کی کالی آنکھیں فوراً اس کے چہرے سے پلٹ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی تھی !!۔۔۔۔۔

کدھر ہے"۔۔۔۔؟؟"

گلابی لبوں کو کاٹتے اس نے ایک بار پھر سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اس کے دائیں بائیں صوفے پر بازو رکھے اسے کو دیکھ رہا تھا لبوں پر !!دلفریب مسکان تھی۔۔۔۔

!!میرے اندر"۔۔۔۔"

اس نے ایک نظر قلب کو دیکھا پھر خود کی جانب سر جھکائے اشارہ کیا سبز آنکھیں ویرانیوں سے نکلتی پوری آب وتاب سے چمک !!اٹھی تھی۔۔۔۔

!!کیا۔۔۔؟؟تو کیا۔۔۔"

اس نے آستینوں کو انگلیوں میں پھنساتے کچھ کہنا چاہا تھا لب دبائے آنکھیں میچی وہ اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کرتا زیر لب !!مسکرایا۔۔۔۔۔

!!کیا ہم آپ کو گلے لگا سکتے ہے"۔۔۔۔"

نظریں صوفے پر جمائے ہی پوچھا گیا تھا مدھم سی آواز میں مقابل کے دل کی دنیا میں طوفان برپا کیا گیا تھا وہ اس لڑکی کی پہلی خواہش تھی اور حسین ترین خواہش بھی۔۔۔۔!!

اس کے جھکے سر کو دیکھتے وہ گہرا مسکرایا تھا۔۔۔۔!!

"نہیں ابھی نہیں۔۔۔!! وہ ایک پل کو ٹھہرا پھر سیدھا ہوتا پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈال گیا قلب نے بے ساختہ سر اٹھا کر نا سمجھی سے اسے دیکھا چمکتی آنکھیں ماند پڑ گئی۔۔۔!!

"لیکن ایک راستہ ہے۔۔۔"

مقابل شخص جیسے بڑی ہوشیاری سے اسے اپنی بات پر قائل کر رہا تھا وہ سنجیدہ ہوا تھا

کیا ہے"۔۔۔۔؟؟ "

وہ تیزی سے صوفے سے چھلانگ لگا کر کھڑی ہوئی تھی وہ حیرت سے ایک قدم پیچھے ہوا اس کے انداز میں بے چینی تھی۔۔۔۔!

نکاح کر لو مجھ سے"۔۔۔۔"!!

اس نے ذرا سا جھکتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے گھمبیر آواز میں کہا تھا بولتی آنکھوں کی سرگوشی پر قلب کا دل ایک دم ساکت ہوا وہ ایسے جذبوں سے پہلی بار روشناس ہوئی تھی۔۔۔۔۔!!

نکاح۔۔! یہ کیسے ہوتا ہے اور کیا اس کے بعد آپ کے اندر" موجود اپنے شوہر کو ہم گلے لگا سکتے ہے"۔۔۔۔؟؟

وہ کچھ سوچتے بولی تھی اس کی بات پر اسیر عالم کا قہقہہ پورے لاؤنج میں گونجا وہ پہلی بار کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔!!

"نکاح مطلب۔۔۔!! جیسے تمھارے ماں بابا ساتھ رہتے تھے مطلب شادی اور پھر میں تمھارا خیال رکھ سکتا ہوں تمھیں اچھے اچھے تحفے دوں گا تمھیں گھماؤں گا۔۔۔! اور گلے لگانے کے ساتھ ساتھ تم پورا حق رکھو گی ان شاٹ ۔۔۔۔۔!! میرے اندر کا تمھارا وہ جہنم والا شوہر پھر پوری طرح تمھارا۔۔۔۔۔۔"

پینٹ کی پاکٹوں سے ہاتھ باہر نکالے اس نے آہستگی سے اس کے کندھوں پر بڑی احتیاط سے رکھے پھر یکدم دور کیے وہ پہلے ہی

اسے گلے لگا کر غلط کر چکا تھا لیکن اس بار ایک بے چینی اس کے اندر پھیلی تھی۔۔۔۔

اس کی بات پر قلب نے سوچنے والے انداز میں سر کو اثبات میں ہلایا وہ بہت کیوٹ تھی بے تحاشا کیوٹ اس کی حرکتیں اسیر عالم کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر دیتی تھی۔۔۔!!

کیا واقعی"۔۔۔۔۔"

وہ جھٹ سے بولی چٹکی بجا کر وہ پھر سے دھیرے سے ہنسا۔۔۔

ہاں واقعی"۔۔۔۔"!!

پر جوش انداز میں بولتے اس نے بھی جھٹ سے چٹکی بجائی تھی اس کی حرکت پر وہ ایک پل کو کھلکھلا کر ہنسی اوہ مقابل کی

مسکراہٹ وہ تھم گئی آنکھیں اس کی مسکراہٹ پر ساکت ہوئی

!!اس نے دل پر ہاتھ رکھتے آنکھیں بری طرح میچی۔۔۔۔۔۔۔

!!پھر پوری زندگی اس کے ساتھ رہنا ہو گا"۔۔۔"

وہ پھر سے سنجیدگی سے بولا تھا قلب نے اسے دیکھا

!!۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا پوری زندگی"۔۔۔؟؟"

وہ اب فکر مندی ہوئی تھی اس کے چہرے پر پریشانی تھی

!!۔۔۔۔

!!ہاں پوری زندگی۔۔۔۔

وہ ہلکی مسکراہٹ سے بولا۔۔۔۔

!! پھر مجھے آپ کے اندر والا شوہر نہیں چاہیے "۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلا گئی اس کی بات پر مقابل کھڑے شخص کی مسکراہٹ سمٹی آنکھوں میں یکدم غصہ ابھر گیا وہ لب سختی سے

!! ایک دوسرے میں پیوست کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اسے تم چاہیے اور تمھیں خود کو اسے دینا ہو"

!! گا"۔۔۔۔۔۔

اس کا بازو سختی سے یکدم دبوچتے وہ پاگل پن سے بولا تھا عجیب سی تپش تھی اس کی آنکھوں میں اس کی انگلیاں قلب کے نرم گداز

بازو میں اندر تک پوست ہوئی وہ آنکھوں میں نمی لیے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔!!

"مجھ !! یہ ناممکن ہے کہ تمھیں اب جانے دوں میں۔۔۔!! سے دور جانے کے معاملے میں تمھاری کوئی مرضی نہیں چلے گی غلطی تمھاری ہے تمھیں اپنی ان معصوم آنکھوں سے مجھے دیکھنا ہی نہیں چاہیے تھا"۔۔۔۔۔!!

اس نے غصے سے گھورتے اس کا بازو ایک مرتبہ دباتے سختی سے چھوڑ دیا تھا وہ یکدم خود پر سے قابو کھو بیٹھا تھا۔۔۔۔!!

"آپ گندے ہے"۔۔۔۔!!

!!آنسو گالوں پر لڑھک آئے تھے۔۔۔۔

!!حد سے زیادہ"۔۔۔۔"

سر کو خم دیتے پھر نظریں اٹھا کر مسکرا کر کہتے جیسے اعزاز وصول

!!کیا گیا تھا وہ سسکی تھی۔۔۔۔

!!چلو میرے ساتھ تمھیں ایک اچھی چیز کھلاؤ گا"۔۔۔۔"

اس نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا جب اس نے ہاتھ پیچھے کھینچا اس کے

!!ماتھے پر بل نمودار ہوئے لیکن لب بھینچ گیا۔۔۔۔

فش"۔۔۔۔؟؟"

لبوں پر زبان پھیرتی وہ رونا بھول گئی تھی وہ اثبات میں سر ہلا گیا

!! پھر اسے لیے گھر سے باہر نکلا۔۔۔۔۔



!! انتظام ہو گیا"۔۔۔۔"

اسے لیے وہ ایک فلیٹ داخل ہوا تھا اس کے داخل ہوتے ہی ایک لڑکی اس تک آتی قلب کا بازو تھامنے لگی تھی جب اس نے اس لڑکی کو ایسا کرنے سے روکا اسیر نے آبرو اٹھا کر غصے سے اسے

!! دیکھا۔۔۔۔۔

آخری بار پوچھ رہا ہوں اندر والا شوہر چاہیے یا کسی اور کو دے"
دوں پھر ساری زندگی تمھیں برے لوگ باہر تنگ کرے گے
!جلدی بتاؤ تیس سیکنڈ ہے تمھارے پاس"۔۔۔

اس نے کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے اس کا رخ اپنی جانب کرتے
تیزی سے کہا اس کی بات پر وہ ہونق بنی اسے دیکھنے لگی پھر لب
کاٹے نچلا لب دانتوں تلے لیتے وہ رونے والی تھی اسیر نے غصے
!!سے اسے گھورا۔۔۔۔

!!ہمیں ہمارا شوہر چاہیے"۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھتے تھوڑی خفگی سے بولی تھی اس کی بات پر اسیر عالم گہرا مسکرایا اور اس لڑکی کو اشارہ کیا جو اسے اپنے ساتھ لے گئی تھی!!۔۔۔۔۔

اب کیا کہو گے آفیسر گھٹنے ٹیک دیے"۔۔۔۔؟؟"
راشی نے اسے چھیڑا تھا اسیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا
!!۔۔۔۔

جب تک اس کے لیے کوئی مظبوط سہارا نہیں مل جاتا تب"
تک ساتھ رکھوں گا اور میں ایک شریف مرد ہوں یوں کسی لڑکی
!!کو بغیر رشتے کے ساتھ نہیں رکھ سکتا"۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ گھورتے ہوئے بولا راشی نے جھرجھری لیتے نظر دوسری سائیڈ کی جبکہ اس کے لیے کسی دوسرے کو تلاش کرتا وہ ناممکن۔۔۔۔!!

"توبہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اتنے اعتماد سے صرف تم ہی جھوٹ بول سکتے ہو اسیر عالم"۔۔۔۔!!

راشی منہ بناتا اسے گھورتے سائیڈ ہوا تھا۔۔۔!!

"آدھے گھنٹے بعد وہ اس کمرے میں داخل ہوا جہاں نکاح کا انتظام ہوا تھا راشی معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا جا رہا تھا۔۔۔۔

جس نے اسے اس وقت میسج بھیجا تھا جب وہ سڑک پر تھا

!!۔۔۔۔

روم بلکل خالی تھی بس دو طرف صوفے رکھے گے تھے درمیان میں ایک شیشے کا میز تھا اور درمیان میں سفید پردہ لیکن فرش پر گلاب بکھرے گے تھے کھڑکیوں کو بند کرتے وہاں موم بتیاں رکھی گئی تھی شیشے کے ٹیبل پر بھی گلاب کی پتیاں تھی وہ دھیرے !!سے مسکرایا یہ کارنامہ ضرور راشی کا تھا۔۔۔

اسیر عالم ولد محمد عالم کیا آپ کو قلب ولد محمد خان سے یہ نکاح" !!سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ حق مہر قبول ہے"۔۔۔۔

قاضی نے اس کی طرف دیکھا جو سفید پردے کے پار دیکھنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا وہ اس کے بارے میں ساری ڈیٹیل نکلوا چکا تھا لیکن زیادہ کچھ پتہ نہیں چل پایا تھا۔۔۔!

مجھے لڑکی ذات پسند نہیں" اپنی کہی بات پر وہ ہنسا تھا پھر سر جھٹکا۔۔۔۔!!

"قبول ہے۔۔۔!!

اس نے پردے کے پار دیکھا۔۔۔!!

"قبول ہے"۔۔۔۔!!

دل جو ہمیشہ سے سنگ دل تھا یکدم بدل گیا کس کے لیے اس برف کی شہزادی کے لیے۔۔۔!!

!!قبول ہے"۔۔۔۔"

گہری مسکان لبوں پر بکھر گئی دل کی دھڑکنیں پورے تاب سے

!!دھڑکی تھی۔۔۔۔

پھر جملے دوسری جانب بھی دہرائے گے تھے اس نے پاس کھڑی

لڑکی کو دیکھا جس نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی جس پر

!!اس نے تین بار۔۔۔

قبول ہے"۔۔۔بولتے سامنے بیٹھے شخص کو اپنے روح پر اپنے"

وجود پر سارے اختیار دیے

مبارک ہو ہیڈ آفیسر دوسروں کو قید کرتے کرتے اب آپ"
خود محترمہ بھابھی کی قید میں ازل سے ابد تک قید کیے جاتے ہے
!!"____

راشی اس کے گلے لگا تھا اس کی بات پر وہ دھیرے سے مسکرایا
!!_____

وہ اٹھا اور سفید پردہ ہٹا کر نظریں اٹھا کر سامنے موجود وجود کو دیکھا
!!____

جو سفید فراک میں سفید دوپٹہ سر پر اوڑھے گلے میں نفیس سا
نیکلیس اور لبوں پر ریڈ لپ اسٹک لگائے آنکھوں میں کاجل

لگائے کالی آنکھوں کو مزید گہرا کیے سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی تھی

!!۔۔۔۔۔

اس نے خود نے بھی وائٹ کرتا پہن رکھا تھا بالوں کو جیل سے سیٹ کیے کلائی پر بندھی گھڑی اور خوش سے لبریز گرین آنکھیں وہ شخض بہت دلکش تھا

اس کی دھڑکن یکدم ساکت ہوئی تھی سامنے بیٹھی لڑکی اس کی ملکیت تھی خوش کن احساس تھا پہلی بار کسی عورت کے وجود نے اسے کے اندر خوشی کے پھول کھلائے تھے اور وہ عورت اس کی بیوی تھی!!۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا بڑے استحقاق سے اس بار اسے کندھوں سے
تھامتے کھڑا کیا وہ معصومیت سے سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی تھی
!!۔۔۔۔

وہ اسی معصومیت پر تو دل ہار بیٹھا تھا وہ انکاری تھا اقرار سے "
لیکن شاید وہ دن جلد آئے جب وہ ساری دنیا کو چیخ کر بتائے
!!اسے قلب اسیر عالم سے محبت ہے "۔۔۔۔

اسے پوری دنیا میں صرف ایک عورت سے چڑ نہیں ہے اور "
!!وہ اس کی بیوی ہے "۔۔۔۔۔

اس نے جھک کر اس کے ماتھے پر لب رکھتے آنکھیں بند کی تھی

مسرور سا مہکتا احساس دل میں اتر کر روح کو سکون دے گیا

!!۔۔۔۔۔۔

!!اندر والا شوہر مبارک۔۔۔"

اس کے کان کے قریب جھکتے وہ سرگوشانہ انداز میں بولا اس کے

لبوں کے کنارے پر پڑتا ڈمپل گہرا ہوا گرین آنکھیں خوشی سے

!!چمک اٹھی تھی۔۔۔۔۔



سردیوں کی سرد شام جہاں آسمان میں کالے بادل آسمان کو سیاہی مائل کر رہے تھے تیز چلتی ٹھنڈی ہوائیں ہر جاندار کے وجود کو منجمد کر سکتی تھیں اس عام سی لڑکی کو اس چیز سے خوف تھا۔۔۔!!

اسے ڈر لگتا تھا کالی رات کی برستی طوفانی بارش سے ایسے سیاہ ہوتے موسم سے۔۔۔!!

وہ کالج یونیفارم میں گھر کے لان میں رکھے بینچ پر بیٹھی تھی تیز چلتی ہوائیں اس کے چہرے سے ٹکراتی تو کبھی اس کے آنچل کو اڑا جاتی تھیں درختوں کے پتوں کا شور ہر سوں پھیلا ہوا تھا۔۔۔!!

لیکن اس کے اندر خاموشی تھی اس نے بینچ کے ساتھ ٹیک لگاتے اوپر ساہی مائل آسمان کو دیکھا بارش کا ایک موٹا قطرہ اس کے چہرے پر گرا اور پھر ایسے ہی لاتعداد کئی قطرے اس کے چہرے پر گرنے لگے تھے۔۔۔۔!!

اس نے زور سے آنکھیں میچی دلہن بنا اس کا سراپا خوبصورت تھا لیکن اس کا نصیب اس لڑکی کے مطابق وہ خوبصورت نہیں تھا !!۔۔۔

وہ مایوس ہو رہی تھی کیا وہ نہیں جانتی تھی مایوسی گناہ ہے ؟؟۔۔۔

بارش تیز برسنے لگی تھی اس کا وجود کپکپانے لگا تھا بجلی کی زوردار چمک پر بھی اس لڑکی نے آنکھیں نہیں کھولی تھی وہ ہیر زویار جیسے کالی راتوں کی برستی بارشوں سے خوف آتا تھا وہ آج اسی کالی سیاہ رات میں برستی بارش کے درمیان بیٹھی تھی

!!۔۔۔۔

یہ کہنا کتنا آسان ہوتا ہے نا اسے تمھاری قدر نہیں تم اسے " بھول جاؤ۔۔۔!! ہم بہت آسانی سے کسی کو بھی کہہ دیتے ہے لیکن ہم غلط ہوتے ہیں کیا کوئی اتنی آسانی سے بھلایا جا سکتا ہے ؟؟۔۔۔

!! وہ انسان جس کو ہمیشہ ذہن پر سوار کیا۔۔۔

کیاذہن اسے بھلادے گا۔۔۔!!جب تک وہ احساسات ہم خود محسوس نہیں کرتے ہم تب تک اتنی آسانی سے نہیں بول سکتے !!کہ اسے بھلادو۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرا وہ اسے یاد کرتی تھی بھول جانا !!دنیا کا سب سے مشکل کام ہے سب سے مشکل۔۔۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولی بارش نے اسے ایسا کرنے سے روکا تھا لیکن وہ پھر بھی آدھ کھلی آنکھوں سے آسمان کو دیکھ رہی تھی !!۔۔۔۔

جب تک ہم خود اس جگہ نا پہنچ جائے جہاں اگلا انسان کھڑا"
ہے ہم کچھ نہیں سمجھ سکتے ہم وہ درد وہ تکلیف نہیں سمجھ سکتے
نہیں محسوس کر سکتے جو اگلا محسوس کر رہا ہوتا ہے ہماری تسلی،
سمجھانا بے معنی ہوتا ہے کیوں کہ ہم نے وہ محسوس نہیں کیا ہوتا
!!"۔۔۔۔

اس نے آنکھیں بند کی ایک مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیل
گئی آنکھوں کے سامنے اس بے وفا شخص کا چہرہ لہرایا تھا ہاں اس
نے اپنی عزت نفس کو چنا تھا لیکن وہ اسے پسند کرتی تھی وہ اسے
!!اچھا لگتا تھا۔۔۔۔



میں جب اوسان اپنے کھونے لگتا ہوں تو ہنستا ہوں"

!!میں تم کو یاد کر کے رونے لگتا ہوں تو ہنسا ہوں"۔۔۔۔

مردانہ آواز کی سحر طاری کرتی سرگوشی پر اس نے نم سرخ ہوتی آنکھیں کھول کر دیکھا اس کی مسکراہٹ سمٹ کر غائب ہوئی تھی اس نے اوپر دیکھا برستی بارش چھتری پر پڑ رہی تھی جو !!اس کے اوپر کیے وہ شخص خود بھیگ رہا تھا۔۔۔

ایسے مت دیکھو میرا دل تھوڑا دلگی والا ہے فوراً لگ جاتا ہے"

!!"۔۔۔

ذراسا جھکتے اس کے چہرے کو دیکھتے وہ شخص ماتھے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے لاپرواہ سے انداز میں بولا تھا اس کی بات پر ہیر زویار !! چونک کر فوراً سیدھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"چلو دیکھ لو خوبصورت آنکھوں کو روکنا میری فطرت میں نہیں ہے"۔۔۔۔۔ !!

وہ سیدھا کھڑا ہوا ایک ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے مسکرا کر بولا !! تھا بلاشبہ وہ خوبصورت مسکراہٹ کا مالک تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"کون ہو تم"۔۔۔۔؟؟

بینچ سے کھڑے ہوتے ہیر زویار نے یونیفارم کا دوپٹہ اپنے گرد اچھے سے پھلایا تھا کڑکتی نظر سامنے کھڑے شخص پر ڈالی۔۔۔!!

وہ دھیرے سے مسکرایا پھر دو قدم آگے بڑھا اور ہیر زویار سے ایک قدم کی دوری پر آکر چھتری کے نیچے کھڑا ہوا تھا اس کی پر حدت نظریں اس کے چہرے پر چمکتی بوندوں پر تھی نظروں کی تپش پر ہیر زویار نے نظریں چرائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔!!

یہاں ہمارے گھر میں کیا کر رہے ہو تم"۔۔۔؟؟"
اس کی نظروں سے گھبراتی وہ حلق تر کرتی آگے بڑھ گئی تھی مظبوط قدم اٹھاتی وہ اس کے پاس سے کسی ہوا کے جھونکے کی طرف گزری وہ پھر سے بارش میں بھیگنے لگی تھی۔۔۔۔!!

اگر چور ہو تو تمھیں ہمارے گھر سے کچھ نہیں ملے"

!!گا"۔۔۔۔۔

وہ پلٹ کر برستی بارش میں آنکھیں آدھ کھلی اس کے وجود پر ٹکائے بے زاری سے بولی تھی اس کی بات پر مقابل نے بھنویں

!!آچکائی۔۔۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے جیسے مجھے ہیرا مل گیا۔۔۔!!وہ دلچسپی سے" اسے دیکھتے بولا تھا ٹھنڈے پانی کے قطرے اسے کپکپانے پر مجبور کر رہے تھے جبکہ اس کی بات پر وہ لب بھینچ گئی تھی

!!ویسے چور کب سے اتنے ڈیشنگ ہونے لگے"۔۔۔۔ "

وہ قدم قدم پھر سے چلتے اس کے قریب آنے لگا تھا ہیر زویار نے بے زاری سے منہ بسورا اور آگے بڑھ گئی وہ شخص اس وقت اسے سخت ناگوار گزرا تھا جس نے اس کی سوچوں میں خلل ڈالا تھا

!!میاں مٹھو"۔۔۔"

منہ میں بڑبڑاتی وہ آگے بڑھ گئی تھی جبکہ وہ شخص بھی اس کے پیچھے ہنستے ہوئے چل رہا تھا انٹرنس پر پہنچتے اس نے پلٹ کر ایک !!خونخوار نظر سے اس کو دیکھا۔۔۔

اس کی تیکھی نظر پر مقابل نے دل پر ہاتھ رکھتے آنکھیں زور سے میچی اس کی دل پھینک حرکت پر ہیر زویار کے لب مسکراہٹ !!میں ہلکا سا پھیلے تھے۔۔۔۔

!! پھر سر جھٹکتی وہ آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

ہیر تم زارون خان سے ملی"۔۔۔؟؟"

اسے اندر آتا دیکھ زویار صاحب اس کے پیچھے کھڑے زارون کو دیکھتے بولے تھے اس نے پلٹ کر اس نوجوان کو دیکھا

!!۔۔۔۔۔

!! ہمم۔۔۔!! مل لیا ڈیڈ دل پھینک ہے"۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے زارون خان کا جائزہ لیتی اپنے باپ کو دیکھتے بولی تھی اس کی بات پر زارون خان نے لب دبائے مسکراہٹ روکی

!!میرا دل پکڑا تو نہیں آپ نے پھر چھوٹی لڑکی"۔۔۔"

ہال میں داخل ہوتے وہ تحمل سے بولا تھا اس کے آخری جملے پر

ہیر کے چہرے پر سایہ سا لہرایا اس کی آنکھوں کے سامنے پانی کی

!!پریت چڑھی وہ لب سختی سے بھینچ گئی۔۔۔۔۔

!!زبان کو لگام دے مسٹر خان"۔۔۔"

انگلی اٹھائے وہ اسے وارن کرتی سڑھیاں چڑھتی اوپر کمرے میں

چلی گئی تھی جبکہ اس شخص نے زویار صاحب کو دھیمی سی

مسکراہٹ سے دیکھا اور کندھے آچکاتا وہ بھی اوپر اپنے روم کی

!!طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

کپڑے بدلتے وہ گھٹنوں تک آتی سرخ گرم فراک کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے گلے میں سٹالر لپیٹے نیچے آئی تھی ہال سے ہوتی اس کا رخ کچن کی طرف تھا جب زویار صاحب کی پکار پر وہ رکی !!۔۔۔۔

ہیر وہ تمھاری خالہ کا بیٹا ہے زارون بہت اچھا لڑکا" !!ہے۔۔۔۔۔۔

زویار صاحب اس کی پشت کو دیکھتے بولے تھے وہ یکدم سے پلٹی !!اور باپ کو عاجز نظروں سے دیکھا۔۔۔

ڈیڈ آخر آپ میری شادی کے پیچھے کیوں پڑے ہے مجھے ڈاکٹر" بننا ہے خود کے لیے کچھ سوچنا چاہتی ہو اور خالہ کا بیٹا جو پہلے کبھی نہیں آیا اب کیوں آگیا ہے اسے واپس بھیج دے مجھ سے اسے کچھ نہیں ملے گا اور آخر اتنی جلدی کیوں ہے شادی کی آپ کو جیسے میرے پیچھے کوئی لگا ہو"۔۔۔۔!!

وہ تنگ آتی بولی تھی لہجے میں بے زاری صاف جھلک رہی تھی اس کی آخری بات پر زویار صاحب کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا وہ لب بھینچ گے جبکہ وہ وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔۔۔۔!!

گہری سانس بھری وہ اب یہ سب نہیں چاہتی تھی اسے شادی لفظ سے ہی نفرت تھی۔۔۔۔!!

!! تمھاری خالہ کا بیٹا ہوں میں "۔۔۔"

اپنے پیچھے سے ابھرتی آواز پر وہ یکدم ڈر کر پلٹی تھی وہ اس سے دو قدموں کے فاصلے پر ڈھیلے سے بلیک ٹراؤزر ٹی شرٹ میں کھڑا تھا بال ابھی تک گیلے تھے

تو لڈو بانٹو۔۔۔؟؟"

اس نے چڑ کر اسے دیکھا وہ شخص چپک رہا تھا اس کے ساتھ

!! خامخواہ ہی۔۔۔۔۔

!! وہ تو اپنی شادی پر بانٹے گے نا چھوٹی لڑکی "۔۔۔"

ہیر کے دائیں سائیڈ پر شیلف پر ہاتھ رکھتے وہ جھکتے اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں اپنی بھوری آنکھیں گاڑھے مسکرا کر بولا

!!۔۔۔۔

!!مجھے یہ کہنا بند کرو مجھے نفرت ہے اس لفظ سے"۔۔۔" آنکھوں سے جیسے چنگاریاں سی نکلی تھی وہ غصے سے بولی اس کی بات پر زارون سر نیچے کیے مسکرایا پھر سر اٹھا کر بغور اسے دیکھا

!!۔۔۔۔

لفظ سے نفرت ہے یا پکارنے والے سے۔۔!!ویسے" !!تمھاری آنکھیں اور زبان مختلف اظہار کر رہے ہے"۔۔۔

اس نے پر سوچ انداز میں ایک قدم اس کی جانب بڑھایا وہ پیچھے ہوئی تو کمر بے ساختہ شیلف سے ٹک گئی۔۔۔!!

ایک طرف محبت ہے اور دوسری طرف نفرت۔۔۔۔!! " ویسے مجھ سے شادی کر لو دونوں مل کر نفرت کرے گے دوگنی نفرت۔۔۔!!

اس نے بائیں طرف بھی بازو جماتے اسے گہری نظروں سے دیکھتے بات مکمل کی تھی ہیرز ویار کو ماننا پڑا تھا اس شخص کی مسکراہٹ خوبصورت تھی اور وہ یہ بات اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔۔!!

اپنا وقت ضائع کرو گے تم اور کچھ نہیں اگر نفرت ہے تو"
میں نفرت میں بھی وفا رکھتی ہوں شراکت مناسب نہیں
!!۔۔۔

!!اور اگر محبت ہے تو وہ بس ایک بار ہوتی ہے"۔۔۔۔ "

اس کے سینے پر انگلی جمائے اس نے اس شخص کو خود سے دور کیا
تھا چائے کا کپ اٹھائے وہ کچن سے نکل گئی تھی پیچھے وہ پراسرار
نظروں سے اس کی پشت کو دیکھنے لگا پھر سر جھٹکتا مسکرا دیا
!!۔۔۔۔۔۔



وہ ثمرین کے گھر کے باہر تھی ڈور بیل بجائی اندر سے گارڈ باہر نکلا تھا اس نے اپنی ماں اور بہن کا پوچھا تھا لیکن گارڈ نے ان کی اندر موجودگی پر نفی کی تھی یمن کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا

وہ وہاں سے ہٹتی تھوڑا دور آئی تھی جہاں سے اسے کچھ فاصلے پر سے اپنی بہن اسی طرف دوڑ کر آتی دیکھائی دی تھی وہ اس کی طرف بڑھی۔۔۔!!

"۔۔۔رحمت امی کدھر ہے بیٹا"!!

اس نے بے ساختہ اپنی بہن کو خود میں بھینچا تھا برستی بارش میں وہ دونوں نجانے کہاں رہ رہی ہو گی کن حالات میں ہو گی وہ بہت

فکر مند ہوئی تھی رحمت نے اس سے الگ ہوتے خاموش نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔!!

کیا ہوا رحمت امی کدھر ہے"۔۔۔؟؟"

اس نے خاموش کھڑی اپنی بہن کو کندھوں سے تھامتے سوال کیا تھا اس کی ویران آنکھوں میں دیکھتے یمن کا ڈول ڈوب سا رہا تھا۔۔۔۔!

!!آپی وہ ا۔امی سانس نہیں لے رہی"۔۔۔"

رحمت کے الفاظ بہت مدھم تھے اس نے بامشکل سنا تھا اس کی آنکھوں میں بے ساختہ پانی جمع ہوا بے یقینی سے بہن کو دیکھا آنکھیں جھپکتے گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا اٹکا۔۔۔۔!!

!!ک۔کیاہوااامی کو"۔۔۔"

اس کی آنکھ میں ٹھہرا پانی وہی ساکت ہو گیا تھا وہ حیرت کے سمندروں میں گرتی بہن کو دیکھ رہی تھی جو بھیگی سردی سے !!کانپ رہی تھی یا خوف سے کہنا مشکل تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!آپی وہ لوگ کہہ رہے ہے امی مر گئی"۔۔۔"

اس نے یمن کو دیکھتے انگلی پیچھے کی جانب کی تھی اس کا دل یکدم بند ہوا آنکھوں میں ٹھہرا ساکت پانی آنکھوں کے سامنے آتے ہر چیز کو دھندلا کر گیا بے یقینی سے ایک قدم لڑکھڑا کر پیچھے لیا گیا تھا !!۔۔۔۔

اس کے کانوں میں وہ لفظ کسی ہتھوڑے کی طرح لگ رہے تھے

!!"وہ لوگ کہہ رہے ہے امی مر گئی"۔۔۔

وہ الفاظ دنیا کے سب سے بدترین الفاظ تھے اس کا دل بری طرح کانپ اٹھا تھا اس کی بہن نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اس طرف لے جانے لگی تھی جو خود ویران آنکھوں سے ثمرین کے گھر سے !!کچھ فاصلے پر درخت کے نیچے رکھے بینچ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

یمن وحید کے قدم گھسیٹ رہے تھے وہ بینچ کے پاس آکر رکی تھی اس نے نظر اٹھا کر دیکھا ماں کا وجود بینچ پر بے جان پڑا تھا ہاتھ بینچ !!سے نیچے ڈھلکا ہوا تھا۔۔۔

وہ لب بھینچ گئی دانت دانتوں پر بری طرح جماتے وہ گہرے گہرے سانس بھرتی بے آواز رونے لگی تھی جبکہ اس کی بہن ماں کا ہاتھ پکڑے لبوں سے لگائے رو رہی تھی۔۔۔۔۔!!

اس کی آنکھوں سے آنسو پھسلتے گالوں پر بہنے لگے تھے وہ ماں کو دیکھ رہی تھی جیسے سکون سے موت بھی نصیب نہیں ہوئی تھی صرف اور صرف ایک شخص کی وجہ سے۔۔۔۔۔!!

جبکہ برستی بارش بھی اس کے غم میں برابر کی شریک تھی

"ماں۔۔۔"!!

ان کے بے جان ہاتھ کو چھوتے وہ سسکی تھی دل اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا کہ گویا ابھی پھٹ جائے گا وہ ان کا ہاتھ آنکھوں پر رکھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی سارا ضبط جواب دے گیا۔۔۔۔!!

وہ اس کمزور لڑکی کی ہمت تھی انہوں نے ہی تو سیکھایا تھا کہ یمن وحید ہر مشکل کا مقابلہ بہادری سے کرنا وہ انہی کے سہارے تو ہر کسی سے لڑ جاتی تھی اور اب وہی نہیں تھی۔۔۔۔!!

"امی ایسا مت کرے۔۔۔۔"!!

وہ تڑپ کر روئی تھی نیچے زمین پر بیٹھی اس کی گھٹی گھٹی ہچکیاں وہاں گونجنے لگی وہاں آس پاس کچھ لوگ چھتریوں کے نیچے

کھڑے اسے دیکھ رہے تھے یمن وحید کو لگا وہ اس ظالم دنیا میں تنہا رہ گئی ہے۔۔۔!

اور ایسا ہی تھا گھر کے بڑے بے شک بستر تک محدود ہو لیکن ان کے ہونے سے ہمیں تسلی ہوتی ہیں جیسے کسی بوڑھے پرانے درخت کے نیچے کھڑے ہو جانے سے ہم کڑکتی دھوپ سے بچ جاتے ہیں بلکل ویسے اور ماں باپ کا سایہ تو ہوتا ہی کسی آب حیات سے کم نہیں۔۔۔!!

اور آج یمن نے وہ سایہ کھو دیا تھا وہ درخت جھڑ چکا تھا وہ اب تپتی دھوپ میں تھی اب اسے ہمت دینے والا کوئی نہیں تھا اب وہ صیح

معنوں میں ایک کمزور لڑکی تھی جیسے کوئی بھی گرا کر چلا جاتا

!!۔۔۔۔

گاڑی کے اچانک رکنے کی تیز آواز پر اس نے بہتی سرخ آنکھوں سے پیچھے پلٹ کر دیکھا وہ شخص بڑے کروفر سے گاڑی سے نکلا تھا جیکٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اس کی پہلی نظر زمین پر تنہا بیٹھی !!یمن وحید پر پڑی تھی۔۔۔

وہ بارش میں ہی باہر نکل آیا تھا سرخ اسے بھگا رہی تھی جبکہ بارش اور یمن کی تیز رونے کی آواز اسے ایک ساتھ سنائی دی تھی

اس کے ساتھ باسل احمد بھی دوسری سائیڈ سے نکلتا یمن وحید !!کی طرف آیا تھا جبکہ وہ شخص وہی ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

!!یمن آپ اٹھے پلیز باڈی کو گھر لے کر چلتے ہے"۔۔۔"

باسل احمد کی مدھم سی آواز پر یمن کی سرخ نظریں جازب کمال سے ہٹتے باسل احمد کو طنزیہ اور پھر استہزاء انداز میں دیکھنے لگی تھی

!!۔۔۔۔۔

بارش آہستہ ہوئی تھی اور پھر بند ہونے لگی تھی درخت کے نیچے اس کی بہن اب کانپ رہی تھی جبکہ ماں کا وجود ٹھنڈا پڑ چکا تھا جبکہ ٹھنڈی ہوائیں یمن کے وجود سے ٹکرا رہی تھی لیکن اس کے وجود میں لرزش نہیں تھی وہ ساکت تھی۔۔۔۔!!

!!انسانیت تو نہیں ہے یہ۔۔۔"

کیا چاہیے اب مجھ سے میرے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے "

!! کیوں آئے ہے یہاں "۔۔۔۔

وہ چیخ پڑی تھی اتنی شدت سے کہ وہاں کھڑا ہر انسان اس کی شدت پر پیچھے کو ہوا تھا باسل احمد نے لب بھینچے شرمندگی سے اسے دیکھا تو اس نے کاٹ دار نظر سے جازب کمال کو دیکھا

وہ قدم قدم چلتی اس کے قریب گئی تھی رات کے پہر بارش برسنا بند ہوتے اب ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگی تھی اس نے بھیگی آنکھوں سے اسے نفرت سے دیکھا گلے میں آنسوؤں کا پھندا

!! سا اٹکا تھا۔۔۔۔

کیال۔ لینے آئے ہو انجوائے کرنے ہو میری بے بسی۔۔۔؟؟"

وہ ہاتھوں سے آنسو پونچھتے بولی تھی دل بار بار بند ہو رہا تھا
آنکھیں سرخ ہو رہی تھی ہاں وہ کمزور ہو رہی تھی۔۔۔۔

کیوں آئے ہو آخر تم یہاں"۔۔۔۔؟؟ "

اسے جواب نا دیتے دیکھ وہ چیخ کر بولی بلکل کسی پاگل کی طرح
اگر اس وقت وہ اس حالت میں پہنچی تھی تو اس کے مطابق اس
!! میں سارا کا سارا قصور جازب کمال کا تھا۔۔۔۔۔۔

تمھاری۔۔وجہ سے میری ماں بیچ سڑک میں دم توڑ گئی تم"
!! زمہ دار ہو میری ماں کی موت کے"۔۔۔

اس کے کالر کو بے ساختہ دبوچے اس نے پلٹ کر اپنی روتی ہوئی
بہن کو دیکھا تھا وہ خود بری طرح سسک پڑی تھی اس کی گرفت

بہت ہلکی تھی بے بسی بھری جازب کمال نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔۔۔!!

تمھیں رحم نہیں آتا تمھاری انا اتنی بڑی کیوں ہے جازب" کمال تمھاری وجہ سے ہم لوگ سڑک پر آگے آخر تم کیوں آئے میری زندگی میں"۔۔۔۔؟؟

اس کے کالر کو جھٹکتے وہ پاگل ہونے کو تھی ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہ پہلی باریوں اتنا کمزور پڑتے اس کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔!!

نعوذ باللہ۔۔ "!!

وہ بہت دھیمے لہجے میں بولا وہ روتے ہوئے اسے سر اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔۔!!

"میں خدا نہیں ہوں جس کی وجہ سے تمھاری ماں مر گئی اگر میں تمھاری زندگی میں نا آتا تب بھی وہ اس دن اس وقت مرتی جس دن جس وقت آج مری ہے انہیں خدا نے مارا ہے میں نے نہیں"۔۔۔۔!!

وہ لب بھینچے بولا تھا اس کی آنکھوں میں ندامت نہیں تھی یمن وحید اسے دیکھتی رہی نفرت سے لب بھینچے وہ خود غرض تھا بہت خود غرض۔۔۔!!

!!تم مر کیوں نہیں جاتے جازب کمال"۔۔۔۔"

وہ سسکتے ہوئے نفرت سے بولی تھی گلے میں پھندا سا اٹک گیا یہ وہ شخص تھا جس نے اس کی زندگی میں بس ویرانیاں ہی بھری تھی

!!۔۔۔

اس کی آنکھیں چمکی وہ یک طرفہ بائیں جانب مسکرایا آنکھوں میں آگ سی ابھری۔۔۔!!

!!آمین"۔۔۔"

اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے وہ پلٹتا گاڑی میں بیٹھا تھا یمن وحید وہی کھڑی رہی تھی وہ وہاں سے چلا گیا تھا اس نے پلٹ کر ماں کو دیکھ آنسو صاف کیے وہ ان تک پہنچی تھی۔۔۔!!

!!رحمت کو ساتھ لگایا باسل احمد نے اسے دیکھا۔۔۔

!!تدفین کر دیتے ہے یمن خود کو سنبھالیں"۔۔۔۔"
باسل احمد نے ہاتھ میں پکڑے بیگ پر گرفت سخت کرتے دھیمی آواز میں کہا بہن کو ساتھ لگائے اس نے باسل احمد کو دیکھا
!!۔۔۔۔

ظلم کرنے والا اور سہنے والا اگر برابر کا قصوروار ہوتا ہے نا"
باسل احمد تو یہ بات یاد رکھنا اس ظلم کو دور سے دنیا بن کر آنکھوں کے سامنے ہوتے ہوئے دیکھنے والا اور اس پر آواز نا اٹھانے والا
!!بھی برابر کا قصوروار ہوتا ہے"۔۔۔۔

وہ آنسو ضبط کرتی زور سے آنکھیں میچ کر کھولتے بولی تھی باسل احمد لب بھینچ گیا اس نے ہنکارا بھرا وہ صحیح کہہ رہی تھی وہ قصوروار تھا برابر کا قصوروار۔۔۔۔!!



"۔۔۔تائی امی۔۔۔!!"

کانپتی آواز میں اس نے مدھم لہجے میں پکارا تھا ہاسپٹل کے کاریڈور میں کھڑے اس کی ٹانگیں بری طرح شل ہوئی تھی وہ وہاں سے سیدھا گھر پہنچی تھی جب محلے کے لوگوں نے مریم کی طبیعت خرابی کا بتایا تھا کہ وہ نزدیکی سرکاری ہسپتال اسے لے کر

گے ہے لوگ اسے بڑی عجیب و غریب نظروں سے دیکھتے بتا رہے تھے۔۔۔!!

اور اب وہ افراتفری سے بھرے پڑے کاریڈور میں تائی کے سر کے اوپر کھڑی بہت مدھم آواز میں انہیں پکار رہی تھی ہر طرف دوائیوں کی سمیل لوگوں کے رونے کی آوازیں، یا پھر سرگوشیاں جو سرگوشیاں تو کہی سے بھی نہیں لگتی تھیں اس کے کانوں میں پڑ رہی تھی اتنی سردی میں بھی اسے گھٹن سی محسوس ہوئی تھی ۔۔۔۔!!

تُو یہاں کیا کر رہی ہے منحوس کہی کی کالا منہ کروا دیا تو نے " ہمارا"۔۔۔۔!!

بینچ سے اٹھتے تائی امی نے اسے دیکھتے ہی ہاتھوں سے اسے مارنے کے لیے اس پر وار کیا تھا وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوئی اسے سمجھ نہیں آئی تائی اسے آخر مار کیوں رہی ہے وہ کیوں اسے ایسے بول رہی تھی۔۔۔۔؟؟

تائی ا۔امی میں نے کیا کیا"۔۔۔۔؟؟ان کے بھاری ہاتھوں" کے تھپڑ اپنے کندھوں پر سہتے وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولی تھی !!۔۔۔۔

مت ماری گئی تھی میری جو تجھے گھر پر رکھ لیا بڑا یہ پردہ کرتی" ہے تو اور اس پردے کی آڑ میں ٹی وی پر لڑکوں کے ساتھ آتی ہے ذرا شرم حیا نہیں آئی تمھیں۔۔۔۔!! کیا لگا تھا تجھے ندیدی کہی کی

تجھے پہچان نہیں پاؤں گی میں ارے محلے سے ہی یہ پردہ کر کے گزرتی ہے کیا وہ پاگل ہے جو تجھے پہچان نا پائے"۔۔۔۔۔

تائی کی بات پر وہ ایک دم ساکت ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔۔!!

"۔۔۔کیا مطلب ہے تائی امی۔۔۔!!

کچھ بہت غلط ہونے کا احساس ہوا تھا اسے وہ حیرت زدہ نظریں ان پر گاڑھے بولی تھی جس پر وہ طنزیہ ہنسی اور واپس بینچ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔۔!!

ٹی وی پر تو ہی تھی نا اس لڑکے کے ساتھ جو تجھے کھینچ کر لے"
کر جا رہا تھا ٹی وی والے تو کہتے ہیں تو اس کی گرل فرینڈ ہے
!!"۔۔۔۔

تائی نے خونخوار نظروں سے اسے گھورتے کہا تھا وہ" گرل فرینڈ
"پر اٹکی تھی پھر سوچ کر وہ لفظ ادا کیا ان کی بات پر فجر رضوان کی
!!آنکھیں حیرت اور پانی سے بھر گئی۔۔۔۔

وہ کردار جیسے ہمیشہ سینچ سینچ کر رکھا تھا اس نے آج فقط اس ایک
انسان نے اس کردار پر لوگوں کی باتیں لوگوں کی نظریں اٹھوا دی
!! تھی وہ ایک پل کو لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ لڑ رہی تھی اپنے حجاب کے لیے اور اسے آج ایسا لگا جیسے وہ"
!!بے آبرو ہو گئی ہو"۔۔۔۔۔۔

ایسان۔ نہیں ہے تائی وہ زبردستی ل۔۔لے کر گیا تھا میرا یقین"
!!کرو"۔۔۔۔۔

اس نے تائی امی کا بازو تھامنا چاہا تھا جب انہوں نے اپنا بازو جھٹکا
!!اور فجر کا ہاتھ دور کیا بلکل کسی اچھوت کی طرح۔۔۔۔

بس کر صاف صاف دیکھا یا ہے کیسے وہ تیری طرف جھک رہا"
تھا اتنی ہی زبردستی ہوتی تو وہاں رکھ کر تھپڑ کیوں نا مارا بناماں
باپ کے ہو میں نے پوری کوشش کی تھی اچھی تربیت دے

سکوں لیکن نکلی اپنے باپ کی طرح تو۔۔۔ہنہہ میرے سر میں
"خاک ڈلوادی۔۔۔

وہ حقارت سے گردن اٹھائے فجر کو دیکھتے اس کی ذات کو پل میں ریزہ ریزہ کر گئی وہ اس کی تائی تھی ایک نزدیکی رشتہ جس نے آج !!اس کے کردار پر یوں الفاظ کسے تھے۔۔۔۔۔

جب لوگ ہم پر یقین نہیں کرتے نا اس کی دو وجوہات ہوتی"
ہیں!! پہلی وہ ہم سے جان چھڑوانا چاہتے ہیں تبھی وہ بڑے آرام سے وہ سب قبول کرتے ہیں جو لوگ ہمارے بارے میں انہیں !!پیش کرتے ہیں چاہے وہ غلط ہو۔۔۔۔

اور دوسری۔۔۔!! ہم نے ہمارے یقین کی ڈور غلط لوگوں کو سونپی ہوتی ہیں جب ہم کسی کو اس کی سکت اس کی اوقات سے بڑھ کر کوئی احساس دے ناوہ ہمیں غیر ضروری سمجھنے لگتے ہیں کیوں کہ ہمارا یقین انہیں میسر ہوتا ہے ان کے غلط کرنے کے باوجود بھی۔۔۔۔!!

جو آپ کی ذات پر یقین رکھتا ہے نا آپ بے آبرو ہو کر کسی کوٹھے سے بھی اٹھ کر اس کے سامنے پیش ہو جاؤ وہ افف تک نہیں کرے گا وہ آپ کو سر آنکھوں پر رکھے گا کہ اسے آپ پر یقین ہے کہ ضرور کوئی بات ہو گی آپ کے اقدام کی وہ آپ کی بات سنے گا

اور۔۔۔۔!!جو یقین نہیں رکھتے نا اگر آپ آب حیات سے دھل کر بھی ان کے سامنے پیش کر دیے جائے تب بھی وہ آپ پر یقین نہیں کرے گے۔۔۔۔!!

" !! بات یقین کی ہوتی ہے واقعات کی نہیں۔۔۔۔ "

!!میر۔ی۔بات سنے ت۔تائی"۔۔۔۔"
اس نے واپس کوشش کی تھی آنکھوں میں آنسو بھرے اس کے حلق میں گولہ سا اٹکا تھا۔۔۔۔۔

ارے جا جا جیسا خون ہو گا تم میں ویسے ہی کام کرے گی"
میری بیٹی نے تیری ٹنشن لی ہے منحوس اگر اسے کچھ ہو گیا تو تجھے

چھوڑوں گی نہیں اپنا یہ کالا منہ لے کر دفع ہو جا میری نظروں
!! کے سامنے سے۔۔۔۔

وہ زہر خند لہجے میں بولی ان کی بات پر فجر رضوان کو لگا جیسے اس کا
دل اچھی پھٹ جائے گا وہ بس چند الفاظ تھے لیکن ان لفظوں کا
مطلب وہ لہجہ یوں تھا جیسے تیز دھار تلوار جو ہلکی سے وار پر بھی دو
!! ٹکروں میں تقسیم کر دے۔۔۔۔۔

مرتضہ کسی فجر کو بلا رہی ہے کون ہے فجر "۔۔۔؟؟"
وہ ابھی کچھ مزید بولتی کہ نرس ان کے پاس آتی بولی تھی فجر نے
!! کانپتے ہاتھوں سے خود کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔

یہ سوچ ہی سوہان روح تھی کہ مریم جو پوری کائنات میں واحد ہستی تھی جو اسے سمجھتی تھی اس کی ٹنشن میں یہاں پہنچ گئی ہے !!۔۔۔۔

اسے کیوں بلا رہی ہے وہ اس کی وجہ سے تو یہاں پہنچی ہے وہ"
!!"۔۔۔
تائی اونچی آواز میں پھنکاری تھی نقاب میں چھپی آنکھوں سے
!!آنسو ٹوٹ کر گرے تھے وہ سر جھکا گئی تھی۔۔۔۔۔

!!وہ فجر کو ہی بلا رہی ہے چلو آپ"۔۔۔۔"
نرس بھی ذرا ناگوار لہجے میں سختی سے بولی تو تائی نے ناک چڑھایا تھا وہ لرزتے قدموں سے اندر بڑھی مریم کی طبیعت کا سنتے ہی

اس کا دل بری طرح ڈرا تھا کجا کہ اب ایک نئی مصبت کے لوگ اسے کایان سکندر کے ساتھ جوڑ رہے تھے۔۔۔۔۔!!

وہ وارڈ میں داخل ہوئی تھی جہاں مریم مشینوں میں جکڑی پڑی تھی منہ پر آکسیجن ماسک تھا اور آنکھیں فجر ایک پل کو دروازے کو پکڑے لڑکھڑا گئی سامنے لیٹی لڑکی کی آنکھیں ویرانیوں سے پُر تھی۔۔۔۔!!

وہ آگے بڑھی تھی اس کے قریب گئی سر جھکائے اسے لگا وہ اس سے سوال کرے گی تائی کی طرح۔۔۔!! جبکہ مریم نے ماسک ہٹاتے اسے مسکرا کر دیکھا بہت اذیت ناک مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔!!

!!تم اچھی لڑکی ہو۔اچھا ہمسفر تلاش کرنا"۔۔ "

لڑکھڑاتی بہت مدھم آواز تھی یوں جیسے وہ بولنے کے لیے اپنی

!!پوری طاقت لگا رہی ہے۔۔۔۔

آپی آپ نا بولے پلیز ایم سوری میری غلطی نہیں"

!!تھی"۔۔۔۔۔

فجر اس کے قریب جاتے بولی تھی آنکھوں میں آنسو بھرے

!!پڑے تھے۔۔۔۔

م۔مجھے پتہ ہے ک۔کوئی بات د۔دل میں ن۔نا رکھنا فجر"

ا۔اگر کوئی نا۔ملے تو ک۔کسی خالی جگہ چ۔چیخ ک۔کر اسے بتا

دیناجو تمھاری شہہ رگ سے زیادہ ق۔قریب ہے ت۔تم خدا کو بتادینام۔میری موت کی و۔وجہ ت۔تم۔نہیں ہو !!۔۔۔۔۔۔"۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولی تھی گہری سانسوں کے درمیان نکلتے چند الفاظ وہ الفاظ جو اذیت دے رہے تھے وہ گہری سانسیں جو اٹکتی اذیت دے رہی تھی فجر نے اس کا ہاتھ پکڑتے نفی میں سر !! ہلایا۔۔۔۔

وہ اسے سننا چاہتی تھی اور اسے سن رہی تھی لیکن اس کا لہجہ وہ لڑکھڑا گیا تھا وہ کیوں کہہ رہی تھی وہ مرنے والی ہے ایک وہی تو !! تھی جو اس دربدری میں باعثِ سکون تھی۔۔۔۔

آپی پلیز ایسا نا بولے میں اکرم سے شادی پر خود تائی کو"

!!۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے رک گئی حیرت سے سکرین کو دیکھا لائن سیدھی ہو چکی تھی اس کے ہاتھوں میں موجود ہاتھ بے جان ہو گیا تھا وہ مریم نامی لڑکی چپ ہو گئی تھی اور فجر رضوان کو بھی خاموش کروا گئی تھی۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔۔آپی!!"

وہ زور سے چلائی تھی لیکن کیا اس کی چیخ سنی جاتی نہیں ۔۔۔۔!! وہ اکیلے کمرے میں تنہا بیٹھی تھی اس کا ہاتھ تھامے جب تائی نرس کے منع کرنے کے باوجود اندر داخل ہوئی تھی فجر

کو سسکیاں بھرتے دیکھ وہ وہی ماتھا پیٹتے رونے لگی تھی

!!۔۔۔۔۔

!!تو نے میری بیٹی کو مار دیا منحوس لڑکی"۔۔۔۔ "

تائی آگے بڑھتے اسے دھکا دیتی بولی تھی وہ ٹیبل سے نیچے زمین پر

گر گئی آنسو آنکھوں سے بہہ رہے تھے مریم کا ہاتھ اس کے

!!ہاتھوں سے چھوٹ گیا تھا۔۔۔۔

خبردار تو نے میرے گھر میں قدم رکھا یا میری بیٹی کے "

جنازے میں بھی آئی ورنہ میں تیرے سر چڑھ خود کو بھی ختم کر

!!لوں گی"۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھی فجر کو دیکھتے شدید غصے میں دھاڑی تھی کہ اس کے آنسوؤں میں مزید روانی آئی تھی وہ آگے بڑھی اور فجر کا بازو پکڑے اسے گھسیٹتے باہر نکلی تھی۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔تائی میری بات سنے!"

وہ بول رہی تھی اپنی صفائی دینا چاہتی تھی لیکن بے کار انہوں نے اسے کمرے سے باہر دھکا مار کر نکالا تھا۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔خدا غارت کرے تجھے!!"

اونچی آواز میں بولتی انہوں نے دروازہ بند کیا جبکہ وہ سرخ آنکھوں سے سامنے سے آتے ڈاکٹر کو دیکھنے لگی تھی اس کا دل پھٹنے والا ہوا تھا وہ پوری دنیا میں اکیلی ہو گئی تھی۔۔۔۔!!

!!اس کے پاس نا کوئی رشتہ تھا نا عزت بچی تھی۔۔۔

اور جب عزت چلی جائے نا تو ہمارا وجود ہمارا جسم زندہ ہوتا"
!!! ہے ذہنی روحانی طور پر ہم لاش ہوتے ہیں
کیوں کہ ہم دنیا کی نظروں میں بے عزت ہو چکے ہوتے
ہیں۔۔۔۔!!ہاں جی وہی دنیا۔۔!!جسے ہم سر پر سوار رکھتے
ہے۔۔۔۔!!وہی دنیا جو ہر روز بے عزت، بے آبرو ہوئے
!!نئے وجود کی تلاش میں ہوتی ہیں۔۔۔۔

!!ڈ۔ڈاکٹر میری بہن کو کیا ہوا تھا"۔۔۔۔"

اس نے پتھریلی آنکھوں سے پوچھا یکدم آنسو یوں تھے کے نکلنے سے انکاری لیکن آنکھیں ویران تھی از حد ویران۔۔۔۔!!

وہ شدید ڈپریشن میں تھی اور ڈپریشن کی زیادہ پلزیوز کرنے " کی وجہ سے ان کی موت ہوئی ہے شاید وہ ڈپریشن ہینڈل نہیں کر پائی یا پھر ایک قسم کی خودکشی کہہ سکتے ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر اسے تسلی آمیز نظروں سے دیکھتے آگے روم میں بڑھ گیا جبکہ فجر کو اپنا وجود گھسیٹنا پڑا تھا۔۔۔!!

ڈپریشن۔۔۔!! کتنا چھوٹا لفظ ہے نا لیکن اثرات گہرے دیتا" ہے یہ ڈپریشن۔۔۔۔!! آخر ایسا کیا ڈپریشن تھا۔۔۔۔۔۔!!

کیاڈپریشن اس حد تک چلا جاتا ہے کہ ہمیں اوپر والی ذات کا خیال نہیں رہتا کیا بندے کو یقین نہیں اس ذات پر جو "کن" کہے تو منظر بدل جائے کیاڈپریشن اتنا طاقتور ہوتا ہے بندے کے لیے کہ وہ حرام موت مر جائے کیا اسے دنیا کی محبت کو چھوڑ خود سے محبت کرنے والے اپنے خدا کا خیال نہیں آتا۔۔۔؟

انسان آج تک پاگل ثابت ہوا ہے میرے خیال میں"

!! کیونکہ۔۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ اس چیز کی جانب بھاگتا ہے جو لاحاصل ہے اور پھر "

وہ بلا آخر تھک جاتا ہے۔۔۔!! ایسے راستے پر جہاں سے واپس نہیں جایا جا سکتا اور آگے بڑھنے سے وہ قیمتی چیزیں کھو دیتا ہے

جن میں سے ایک قیمتی چیز۔۔۔!اس کی زندگی ہوتی ہے

"!!۔۔۔۔



!!پولیس والے جی"۔۔۔"

گاڑی میں بیٹھے وہ بڑے اشتیاق سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی پھر واپس سے سیدھے ہو کر بیٹھتے اس نے اسیر عالم کو دیکھتے مخاطب کیا تھا اس کے مخاطب کرنے کے انداز پر وہ زیر لب مسکرایا

!!۔۔۔۔

اسے پسند تھا جب وہ لڑکی اسے "پولیس والے جی" کہہ کر مخاطب کرتی تھی بلکہ اس کا تو ہر لفظ ہی اسیر عالم کے دل پر لگتا تھا ۔۔۔

!! بولو قلبِ اسیر "۔۔۔۔"

وہ اسے ایک نظر دیکھتے محبت سے بولا نجانے اس کے لہجے میں اس لڑکی کے لیے نرمی کہاں سی آجاتی تھی۔۔۔۔۔۔؟؟ نرمی اس کی شخصیت کا خاصا تو نا تھی۔۔۔۔۔۔ !!

آپ نے مما کی طرح ہمیں یہاں پر چوما کیوں "۔۔۔؟؟"

وہ اپنا ہاتھ ماتھے پر رکھتے بولی گال پھولائے اس نے کالی نظریں اسیر عالم کے چہرے پر ڈالی۔۔۔۔ !!

جواس کی بات پر آنکھیں زور سے میچتے گردن موڑ کر مسکراہٹ دبا گیا تھا روح میں سکون سا دوڑا تھا اس کا دل دھڑک اٹھا تھا اپنی بیوی کے لیے۔۔۔۔!!

جب آپ کی مما چومتی تھی آپ کو یہاں پر تو آپ کیا کرتی" تھی قلبِ اسیر "۔۔۔۔؟؟

گاڑی کا رخ شاپنگ مال کی طرف موڑتے اس نے مسکراتے چہرے سے ایک نظر اسے دیکھتے پوچھا اس کی باتیں اسیر عالم کو پسند تھی عجیب بے تکی باتیں۔۔۔۔!!

وہ سخت پولیس آفیسر صرف ایک لڑکی کی بے تکی باتیں " " پوری زندگی سن سکتا تھا اور وہ قلبِ اسیر تھی اس کی بیوی

تو ہم بھی انہیں یہاں پر چومتے تھے پھر وہ گھر سے باہر جاتی"
!! تھی"۔۔۔۔

اس نے شہادت کی انگلی ماتھے پر رکھتے تفصیل دی تھی اس کی
!! بات پر اسیر عالم کی آنکھیں چمکی۔۔۔

ہمم۔۔۔!! چاہو تو تم مجھے بھی یہاں چوم سکتی ہو ویسے"
بھی یہ کون سا میں نے تمھیں چوما تھا وہ تو اندر والے محرم نے چوما
!! تھا"۔۔۔۔

گاڑی شاپنگ مال کے سامنے روکتے اس نے اپنا رخ اس کی
جانب مکمل طور پر کیا تھا اسے سمجھ نہیں آیا اسے ہو کیا رہا تھا آخر

۔۔۔۔۔؟؟وہ ایک سخت دل پولیس آفیسر تھا جس کے نزدیک
بے تکی باتیں وقت کا ضائع ہے
تو پھر۔۔۔!!کیا وہ سامنے بیٹھی لڑکی اتنی اہم تھی اس"
!!کے لیے۔۔۔۔۔
کہ اسیر عالم کا وقت اس لڑکی کے آگے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا "
" ؟
اور جواب تھا"ہاں"اسیر عالم کے دل نے کہا وہ خود کو پورا کا
!!پورا اس پر قربان کر سکتا تھا پھر وقت کیا چیز تھی"۔۔۔۔
اپنی سوچ پر وہ زیر لب مسکرایا دل مطمئن تھا اس کا دل کسی"
عورت کی طرف سے مطمئن تھا۔۔۔!یہ اس کے لیے حیرت کی
" بات تھی

کیااندر والے شوہر نے"۔۔۔۔؟؟"

اس نے لب دباتے چمکتی آنکھوں سے مقابل بیٹھے شخص کو دیکھا

گال یک دم سرخ ہوئے تھے اسیر عالم زور سے ہنسا اسے لگا شاید

!!وہ کچھ جانتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

!!بدلہ پورا کر سکتی ہو تم بلکہ بدلے سے بھی آگے"۔۔۔"

اس کے کان کے قریب جھکتے اسیر عالم نے ایک بھرپور نظر اس

کے کان کی لو پر ڈالی پھر زور سے آنکھیں میچتے خود کو کچھ بھی

کرنے سے باز رکھا تھا چاہے وہ بالغ تھی لیکن وہ بہت نا سمجھ تھی

!!۔۔۔۔۔

اس نے اسے دیکھا جو دلہن کے لباس میں سیدھا اسے اپنے"
دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی وہ حسرت سے لب کچل کر رہ
گیا
جبکہ اس کی بات قلب کے سر کے اوپر سے گزری تھی لیکن اس
کی گرم سانسوں کی تپش اور ہلتے لبوں کی گردش اپنے کان کی لو
پر محسوس کرتے قلب کی آنکھیں پوری کھل گئی تھی۔۔۔۔!!
یکدم نجانے کیوں اسے اپنا دل بہت تیزی سے دھڑکتا محسوس ہوا

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا پھر اس کے کانوں کو دیکھا جو سرخ ہو رہے
تھے وہ دھیرے سے ہنسا وہ لڑکی کڑا امتحان تھی اس وقت اسیر
!!عالم کے لیے۔۔۔۔۔

اندر والے شوہر کو تم سے بدلے کی پوری امید"

!!ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا ہاتھ اپنے مظبوط ہاتھ میں لیتے اس نے اس کا

مومی نازک ہاتھ لبوں کو لگاتے آنکھیں سکون سے بند کر دی

!!ایک گہرا سانس کھینچتے اس نے اپنے دل پر جبر کیا تھا۔۔۔۔

لب اس کے ہاتھ سے ہٹاتے اس نے چمکتی بوجھل آنکھوں

سے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھا بوجھل سی مسکراہٹ لبوں پر کھینچی

!!گئی تھی حلق میں جیسے کانٹے سے اگ آئے تھے۔۔۔۔

دل زور سے دھڑک رہا تھا جبکہ مقابل بیٹھی لڑکی کے لب نا

جانے کیوں پھڑ پھڑا سے اٹھے تھے مقابل نے بہت ہی آہستہ سے

!!اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔۔۔۔

قلب کو اپنا دل ہتھیلیوں میں دھڑکتا محسوس ہوا وہ سمجھ نہیں پائی اس کی حالت ایسی کیوں ہوئی ہے وہ نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔!!

"لو بدلہ۔۔۔!!

اس نے بہت دھیمے سے اپنے ہاتھ میں جکڑے اس کے نرم و ملائم ہاتھ کی پشت کو انگوٹھے سے سہلایا اور آنکھیں اس کے ماتھے پر ٹکاتے اسے اشارہ کیا تھا۔۔۔۔!!

"کیا اندر والے شوہر نے ایسا کہا ہے۔۔۔۔!!

وہ لب دانتوں تلے دبائے بولی تھی ایک بے تکا سوال اسیر عالم کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلا گیا اس کے نچلے لب کے کنارے پر ڈمپل نمودار ہوا تھا۔۔۔۔۔!!

ہاں۔۔۔!! بہت گہرائی سے درخواست آئی ہے"۔۔۔" اس نے جذب سے کہا تھا دھیما گھمبیر سا لہجہ بوجھل سی آنکھیں اگر سامنے بیٹھی لڑکی کو ذرا سا بھی اس کے اور اپنے درمیان موجود رشتے کی نزدیکیوں کا احساس ہوتا تو وہ اس کے اتنے نزدیک شاید کبھی نا آتی۔۔۔۔۔۔!!

وہ تھوڑا سا اوپر اٹھی تھی پھڑپھڑاتے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے ایک تپش سے لپٹا جذبات کا طوفان اسیر عالم کو اپنے

اندر اترتا محسوس ہوا دل وہی تھم گیا اس نے لب ایک دوسرے !! میں پیوست کر لیے تھے۔۔۔۔۔

یہ اس کی زندگی کا پہلا لمس تھا کسی عورت کی طرف سے اور اسے یہ لمس اپنی رگوں میں سرایت کرتا روح میں اترتا محسوس ! ہوا۔۔۔۔

اس کی نظریں بے ساختہ اٹھتی اس کی شفاف گردن پر ٹک گئی تھی وہ پھر سے آنکھیں میچ گیا تھا جبکہ وہ لڑکی اس سے دور ہوئی ! تھی اسیر عالم نے گہری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

انظار کرنا مشکل ہے لیکن انتظار کا پھل میٹھا نظر آرہا ہے "

!!"۔۔۔۔۔

وہ حسرت سے ٹھنڈی آہ بھرتا بولا پھر گاڑی سے باہر نکلتے اس نے اس نازک لڑکی کے لیے دروازہ کھولا تھا اس کا ہاتھ پکڑتے وہ !!اسے لیے اندر کی جانب بڑھا۔۔۔



وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے مال کے اندر لایا تھا جو بڑے اشتیاق سے مال کو دیکھ رہی تھی اس میں رکھی چیزیں، شاپ، مال کی بناوٹ غرض ہر چیز اس کے لیے نئ تھی اس نے پہلے کبھی بھی مال نہیں دیکھا تھا اس نے تو کئ چیزیں ایسی تھی جو پہلے نہیں !!دیکھی تھی۔۔۔

اس کا اشتیاق بڑھ رہا تھا اسے لگا وہ الگ دنیا میں آ گئی ہے اس نے تو بس برف سے ڈھکے پہاڑ دیکھے تھے نیلی جھیل دیکھی تھی اور وقفے وقفے سے کھڑے اونچے درخت یہی اس کی کل کائنات تھی بس۔۔۔۔!!

اسیر عالم نے دیکھا اس کے بازو پر مقابل لڑکی کی گرفت ڈھیلی ہو گئی تھی پھر اس کی طرف دیکھا جو ہر چیز کو شوق سے دیکھ رہی تھی اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے وہ اس کی ساری توجہ بس خود پر چاہتا تھا۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔ٹھیک سے بازو پکڑوں میرا سختی سے!!

اس نے اس کے نرم ہاتھوں کو اپنے بازو پر رکھتے سنجیدگی سے کہا تھا اس کے سخت لہجے کو وہ نظر انداز کیے اس کا بازو چھوڑتے آگے بڑھی تھی جبکہ وہ جبڑے بھینچے اس کے پیچھے بھاگا

قلبِ اسیر "۔۔۔۔"

اس کے پیچھے جاتے لوگوں کو ہٹاتے وہ آگے بڑھا جہاں وہ ایسکلیٹر کے پاس جھکی ہوئی تھی اسیر کی جان میں جان آئی تھی اس نے سخت نظروں سے اسے گھورا آس پاس کے لوگ اسے جاتے ہوئے دیکھ ہنس رہے تھے۔۔۔۔!!

پولیس والے جی یہ دیکھے یہ سیڑھی زندہ ہے "۔۔۔۔"

وہ وہاں سے ہٹتی بڑے شوق سے اس کی جانب بڑھی

نازک ہاتھ سے مقابل کا مظبوط ہاتھ تھاما اور ایسکلیٹر کے پاس لے گئی وہ تو بس اپنے ہاتھ پر اس کے ہاتھوں کی گرفت دیکھ رہا تھا سکون سارگ وروپے میں اترا تھا دل بغاوت کر رہا تھا وہ آس پاس کے لوگوں سے چھپا لینا چاہتا تھا اس لڑکی کو۔۔۔۔۔۔

یہ دیکھے جاندار سیڑھی"۔۔۔۔"

وہ آنکھیں اس کے چہرے پر جمائے کبھی ایسکلیٹر کو دیکھتی کبھی اسیر عالم کو جو اسے غصے سے ڈانٹنے والا تھا اب اس کی بے تکی بات پر دو انگلیاں لبوں پر جمائے قہقہہ روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کوشش کے باجود بھی وہ ہنس دیا تھا۔۔۔

کیا کبھی وہ اس لڑکی کو خود سے دور کرتا۔۔۔؟؟ناممکن

!!۔۔۔۔۔۔

کیسے لوگ اس سے پر کھڑے ہو کر نیچے آرہے ہیں اسے درد ہو

رہا ہو گا نا....؟؟

آنکھوں میں پانی بھرتے وہ رو دینے کو تھی وہ چھوٹی چھوٹی بات پر

رو دیتی تھی۔۔۔یہ تو شکر تھا وہ اردو میں بات کر رہی تھی ورنہ

یہاں سب لوگوں کے قہقہے گونج رہے ہوتے اس کی باتوں پر تھا

اور اسیر عالم کو یہ بھی گوارہ نہیں تھا کہ اس کی باتوں پر کوئی "

ہنسے یہ اختیار بھی وہ صرف اور صرف خود کو دیتا"۔۔۔۔۔

یہ کونسی جگہ ہے"۔۔۔؟؟اسے جواب نادیتے دیکھ وہ آس "
پاس دیکھتے پھر سے بولی تھی اسیر عالم نے گہرا سانس خارج کیا اگر
ایسا ہی چلتا رہا تو شاید وہ اس لڑکی کو تھوڑا بھی وقت نادیتا خود سے
دوری کا۔۔۔۔

یہاں کپڑے لے گے ہم تمھارے لیے"۔۔۔۔۔"
اس کے ہاتھ پر گرفت بناتے وہ سنجیدگی سے بولا تھا قلب نے
حیرانی سے پھر سے آس پاس دیکھا تھا ہر طرف روشنیاں تھی

Excuse me beautiful girl....! Do you need any help? is she your sister she is very beautiful۔۔۔!

اپنے پاس سے ابھرتی آواز پر اس نے چمکتی نظریں قلب سے ہٹاتے اپنے پاس کھڑے اس لڑکے کو دیکھا جس کی نظریں قلب پر تھی اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے ماتھے پر تیوری چڑھائے لب بھینچے۔۔۔!

جبکہ اس کی باتیں قلب کو کہی سے سمجھ نہیں آئی تھی اسے بس اردو آتی تھی اس نے اسیر کو دیکھا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

اسیر کے ہاتھ پر گرفت ڈھیلی پڑ گئی اس کی کہ اسے اسیر سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔!!

جبکہ لڑکے کی نظریں ابھی بھی قلب پر ٹکی تھی۔۔۔!!

اسیر عالم نے دانت پیستے میٹھیاں بھینچتے ایک زوردار مکا اس لڑکے کی آنکھ پر دے مارا تھا جس سے وہ لڑکھڑا کر پیچھے فرش پر گرا تھا۔۔۔۔!!

"!!پولیس والے جی۔۔۔"

قلب ڈرتے دبی دبی آواز میں بولی تھی جب مقابل نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

!!خاموشی سے کھڑی رہو"۔۔۔۔"

اسے انگلی اٹھاتے وارن کرتے وہ قطرہ قطرہ محبت سے جنون کے سفر پر نکل چکا تھا وہ اس لڑکی کے لیے پوزیسوز ہو رہا تھا جیسے چھوڑنے کا دعویٰ بھی کر چکا تھا۔۔۔!!

اور اب ایک لڑکے کی نظر اس سے برداشت نہیں ہوئی تھی اس کے وجود پر وہ مذاق بھی کتنے عجیب کرتا تھا نا۔۔۔۔؟؟

You bastard. She is my wife. mine ...!

وہ ہذیانتی ہوا تھا وہ اپنے جذبات بدلنے میں ماہر تھا لیکن اپنے جذبات سے چھپنے میں ماہر نا تھا۔۔۔!!

یہ الفاظ یہ کفیت اس کے دل کے اندر کی تھی کیا ایسے میں وہ اس لڑکی کو چھوڑتا کسی اور لڑکے کے لیے۔۔۔۔؟؟

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اب شاید موت اس لڑکی کی رہائی"
" کا پروانہ ہوتی یا وہ اپنے جنون میں اسے ساتھ لے کر مرتا

لڑکے کی آنکھوں پر مکے برستے شاید وہ اس کی وہ آنکھیں نکال لینا چاہتا تھا جنہوں نے اس کی قلب کو دیکھا تھا جبکہ وہ دور کھڑی لڑکی ڈر گئی تھی اسے ایسے پاگلوں کی طرح دیکھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے تھے قدم پیچھے کی جانب اٹھنے لگے تھے اسے خون سے نفرت تھی اسے مار پیٹ کہاں پسند تھی۔۔۔۔!!

وہ میری بیوی ہے یو بلڈی۔۔۔!! میرے وجود کا اہم حصہ "
!! ہے وہ میں تمھاری آنکھیں جلادوں گا"۔۔۔۔

اس لڑکے کو مارتے وہ شاید سارے قانون بھول گیا تھا اس کے ہاتھ میں اس لڑکے کا خون لگ چکا تھا جبکہ سانسیں بھاری چلنے لگی
!! تھی رگیں تن سی گئی۔۔۔

اس کے پاگل پن کا اندازہ اس چیز سے لگایا جا سکتا تھا کہ وہاں کھڑے کئی لوگوں میں سے کوئی بھی اس کی جانب نہیں بڑھا تھا
!! کہ وہ خونخوار تیور لیے ہوئے تھا۔۔۔

اس کے آخر کے جملے وہاں موجود چند ایک افراد کو سمجھ آئے تھے لیکن ان چند ایک افراد میں وہ شامل نا تھی اس نے آخری پینچ اس

لڑکے کی ناک پر مارا اور کھڑا ہوا تھا ماتھے پر بکھرے بال اور شرٹ کے کف پر لگا خون، ہاتھ پر لگا خون اس سے خوف محسوس ہوا وہاں موجود سب کو۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اس نے پلٹ کر دیکھا وہ برف کی شہزادی وہاں نہیں تھی وہ دانتوں پر دانت جما گیا بالوں کو ہاتھوں میں لیتے بری طرح کھینچا اس کے قدم باہر کی جانب تھے جبکہ کچھ لوگوں نے پولیس اسٹیشن کال کی تھی اور کچھ لوگ ایمبولینس کو کال کر رہے تھے۔۔۔۔۔!!

وہ باہر کی جانب بھاگا تھا پاگلوں کی طرح نظریں اس ایک وجود کو تلاش کر رہی تھی جیسے اپنی ہی محبت سے وہ خوف زدہ کر گیا تھا !!۔۔۔۔۔

!!اس کے کانوں میں کاشی کی کہی بات گونج اٹھی تھی۔۔۔

اسیر عالم تمھیں محبت نہیں ہونی چاہیے تھی تمھاری محبت بس" !!نقصان دے گی تمھارا جنون بس خوفزدہ کرے گا"۔۔۔۔

اس نے شدت سے آنکھیں میچی وہ بھاگ رہا تھا سڑک پر وہ اسے !!تلاش کر رہا تھا دل جیسے بند ہونے کو تھا۔۔۔۔

وہ بس اسے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔!! وہ بس اسے اپنی"
!! نظروں کے سامنے چاہتا تھا۔۔۔

وہ کہی سے وہ شخص نا لگا جیسے عورتوں سے نفرت تھی ہاں اسے اب بھی عورتوں سے نفرت تھی بس "اس ایک عورت کو چھوڑ " کر جو اس کی بیوی تھی

💖💖💖💖💖

" ریڈروز"

ایک ہفتے بعد اس کی کالی آنکھوں میں چمک آئی تھی لبوں پر یک طرفہ مسکراہٹ اور ببل گم چباتے اس کی نظر سامنے سے آتے

وجود سے جیسے ہی ٹکرائی اس کے لبوں سے بے ساختہ یہ لفظ ادا ہوئے تھے۔۔۔!!

اس نے پورے ایک ہفتے بعد یمن وحید کو دیکھا تھا جو ریڈ گرم فراک کے ساتھ ٹراؤزر پہنے دوپٹہ اچھے سے خود پر اوڑھے سامنے سے چلتی آ رہی تھی اس کی کالی آنکھیں سوجھی ہوئی تھی اور چہرہ ازحد سنجیدگی لیے ہوئے تھا وہ سات دنوں سے یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔۔۔!!

اور آج بھی پروفیسر کمال کی طرف سے ملنے والے پیغام پر وہ یونیورسٹی بس ان سے ملاقات کے لیے آئی تھی

سامنے اپنی ہیوی بائیک سے ٹیک لگائے سینے پر بازو باندھے کھڑے شخص کو دیکھ اس کا حلق تک کڑوا ہوا تھا۔۔۔۔!!

اس نے قدموں کی رفتار تیز کی اور پروفیسر کمال کے آفس کی طرف بڑھالی تھی وہ اس کی پشت کو استہزاء نظروں سے دیکھتے ہلکے سے یک طرفہ ہنسا۔۔۔۔!!

سر مے آئی کم اِن"۔۔۔؟؟"

دروازہ ہلکے سے بجاتے اس نے سنجیدہ نظر سامنے کرسی پر بیٹھے پروفیسر کمال پر ڈالی تھی جنہوں نے سر ہلاتے اسے اندر آنے کی اجازت دی تھی۔۔۔۔!!

سیٹ۔۔۔۔!! وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا آپ کا بس کچھ "
سوالوں کا جواب چاہیے یونیورسٹی کیوں نہیں آرہی
آپ۔۔۔۔۔۔؟؟
آپ کو پتہ ہے یہ آخری سال ہے اور آپ ایک برائٹ "
"!! سٹوڈنٹ ہے۔۔۔
وہ گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے گویا ہوئے تھے ہاتھ
ایک دوسرے میں پیوست کرتے انہوں نے میز پر رکھتے اس
!! لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔

ان کا اس لڑکی سے کوئی تعلق نہیں تھا کوئی سٹوڈنٹ یونیورسٹی
آرہا ہے نہیں آرہا یہ ان کا مسلہ نہیں تھا لیکن یمن وحید کی غیر

موجودگی کے پیچھے انہیں بس ایک ہی انسان نظر آرہا تھا۔۔۔!!

!!"جازب کمال"۔۔۔۔

حالات اجازت نہیں دیتے سر شاید میں اب کبھی یونیورسٹی"

!!ناآؤں"۔۔۔۔

دوپٹہ درست کرتے اس نے لہجے کو مظبوط رکھتے کہا لیکن حلق

!!میں جیسے آنسو اتارے تھے۔۔۔

اس کے پاس جو پیسے تھے وہ اپنی بہن کو لیے ایک چھوٹے سے مکان میں رہ رہی تھی جس کا کرایہ بھی اب ختم ہو چکا تھا اور باقی اخراجات

جبکہ باسل احمد نے کئی بار اسے کہا تھا وہ اس کے لیے اچھے گھر کا ارینج کر دے گا لیکن وہ نہیں مانی تھی۔۔۔۔۔!!

حالات پر انسان کو منحصر نہیں ہونا چاہیے یہ بے وقوفی ہے" ۔۔۔۔!! برے حالات تو آتے ہی انسان کو کمزور کرنے کے لیے ہے یہ تو انسان پر ہے وہ حالات کو کمزور کرتا ہے یا خود کو "۔۔۔۔۔

وہ آنکھوں سے چشمہ ہٹاتے رسانیت سے بولے تھے یمن وحید زخمی سا مسکرائی وہ چونکے تھے ایک پل کے لیے۔۔۔۔!!

کیا تم کسی اور وجہ سے یونیورسٹی نہیں آ رہی"۔۔۔؟؟"

اب کے ان کے لہجے میں تھوڑی شرمندگی تھی یمن وحید نے بے ساختہ سر اٹھا کر ان کی جانب دیکھا وہ کس شخص کے بارے میں بات کر رہے تھے وہ بہتر جانتی تھی۔۔۔!!

"سر۔۔۔!! آپ کی بات درست ہے برے حالات آتے ہی انسان کو کمزور کرنے کے لیے ہے لیکن مجھ جیسی لڑکی حالات سے کمزور نہیں پڑتی لیکن پتہ کیا ہے۔۔۔۔!!

وہ دو پل کو رکی پھر تلخی سے یک طرفہ مسکراتے اس نے کالی سنجیدہ آنکھیں پروفیسر کمال کے چہرے پر گاڑھی۔۔۔۔۔۔۔!!

کمال لوگوں نے مجھے۔۔!!کمال بہ مہارت سے برباد کیا"

!!ہے"۔۔۔۔

وہ کھل کر ہنسی ایک زخمی سی مسکراہٹ آنکھوں میں پانی اذیت کو

!!بیان کر رہا تھا۔۔۔

اور جن کاموں کو برباد کرنے میں کمال مہارتیں دیکھائی"

گئی ہو انہیں واپس پہلے جیسا ہونے میں کئی صدیاں لگ جاتی ہے

!!"۔۔۔۔۔

وہ کرسی سے اٹھ گئی اس کا لہجہ بول رہا تھا پروفیسر کمال کو سمجھ نا آیا

کہ آیا وہ مظبوط بن چکی ہے یا کمزور کیوں کہ وہ لڑکی عجیب بن گئی

!!تھی اس کی باتیں عجیب تھی لیکن گہری تھی۔۔۔۔

وہ تیز قدم اٹھاتی باہر نکلی تھی آنکھ سے آنسو پھسل کر گال پر گر گیا تیزی میں باہر نکلتے وہ مقابل کے چوڑے چٹانی سینے سے ٹکرائی تھی جو جان بوجھ کر وہاں کھڑا تھا شاید اس کے آنے کے انتظار میں تھا۔۔۔!!

کتنا مضحکہ خیز تھا نا لاکھوں لوگوں کو انتظار کرانے والا وہ خود " غرض شخص ایک عام سی لڑکی کے انتظار میں تھا۔۔۔!! "

مقابل لڑکی اس سے پہلے زمین بوس ہوتی اس نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے اسے ہوا میں ہی معلق کر دیا تھا۔۔!!

سخت پکڑ کمر پر محسوس کرتے وہ آنکھیں جھٹ سے کھول گئی تھی

!!۔۔۔

کالی آنکھیں مقابل کی گہری کالی آنکھوں سے ٹکرائی جن میں کچھ الگ ہی تاثر تھا گال پر پھسلا آنسو نجانے کب کا زمین بوس ہو چکا تھا لیکن اس کا نشان اب بھی تھا۔۔۔!!

"۔۔۔۔چھوڑو مجھے!!"

دانت کچکاتے اس نے خود کو مظبوط ظاہر کیا تھا جس پر جاذب کمال نے آبرو اٹھایا پھر ببل گم چبائی۔۔۔!!

"۔۔۔۔چھوڑ دوں گا تو گر جاؤ گی!!"

اس نے کمر سے ہلکا سا ہاتھ ہٹاتے اسے چھوڑا کہ اس نازک لڑکی کا وجود زمین پر گرنے لگا تھا جب اس نے پھر سے کمر کے گرد اپنا مظبوط بازو لپیٹا اور دھیرے سے ہنستے آبرو اٹھایا۔۔۔!!

"گرے ہوئے لوگ دوسروں کو گرا ہی تو سکتے ہیں یہ کوئی بڑی بات تو نہیں"۔۔۔!!

وہ طنز سے بولی تھی وہ اس شخص کو بس کسی بھی قیمت پر اذیت میں دیکھنا چاہتی تھی اس کی بات پر مقابل کی آنکھوں میں سخت پن آیا تھا لیکن لبوں پر یک طرفہ مسکراہٹ ابھی بھی تھی جو شاید بنی ہی اس کے لیے تھی۔۔۔۔۔!!

"گرے ہوئے لوگ اور بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں"۔۔۔!!

اس نے گردن ہلکی سی موڑتے ویٹنگ روم کو دیکھا پھر یمن وحید کو جس نے خود گردن موڑے ویٹنگ روم کو دیکھنے کے بعد سرخ ہوتے چہرے سمیت اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔!!

وہ اس کی بات کا مطلب اچھے سے سمجھ رہی تھی اس نے سختی سے اس کے کندھے پر ناخن گاڑھتے اس کی گرفت سے آزاد ہونا چاہا جب اس نے ہنستے اسے کھڑا کیا تھا یمن نے نفرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔!!

اتنی جلدی ہار مان لی"۔۔۔؟؟"

وہ شاید اسے زچ کرنا چاہتا تھا تبھی ببل گم چباتے مسکرا کر بولا تھا

یمن نے نفرت سے اسے دیکھا۔۔۔!!

جو راستے گھٹیا ہو نا ان راستوں پر چلا نہیں جاتا انہیں بند کیا"
!! جاتا ہے یا بدل لیا جاتا ہے۔۔۔
اس کے الفاظ سخت تھے سو جھی سرخ آنکھوں سمیت وہ
!! مقابل کھڑے شخص کو بس جلا دینا چاہتی تھی۔۔۔

گھٹیا راستے۔۔۔۔!! خطرناک ہوتے ہیں وہ آپ کا پیچھا"
نہیں چھوڑتے وہ صحیح راستوں سے آپ کو کھینچتے ہوئے پھر اپنے
پاس لے آتے ہیں گھٹیا راستوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا پتہ
ہے کیوں"۔۔۔۔؟؟

وہ ایک سخت قدم اس کی جانب بڑھاتے درمیانی فاصلہ ایک قدم کا کر گیا اس کے چہرے پر ایک خاص چمک تھی دلفریب آنکھوں میں تپش سی تھی بھاری قدم کی آواز وہاں گونجی تو یمن !!کا دل بھی جیسے بند ہوا تھا۔۔۔۔

"کیوں کہ وہ کچھ بھی کر جاتے ہیں اپنے مسافر کو اپنے تک !!لانے کے لیے۔۔۔۔!!کچھ بھی۔۔۔۔

اب اس کے چہرے پر چمک کے بجائے خطرناک سنجیدگی تھی جبکہ آنکھوں میں تپش کے ساتھ ساتھ چمک بھی تھی اس نے "کچھ بھی" پر خاصا زور دیا تھا

یمن وحید کا دل بہت مدھم انداز میں دھڑک رہا تھا اسے جاذب کمال سے خوف محسوس ہوا پر اسرار سا خوف

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"دعا ہے میری کہ دوبارہ تمھاری شکل کبھی زندگی میں نا دیکھوں"۔۔۔۔۔!!

گہرا سانس بھرتے اس نے دل کی دھک دھک کو معمول پر لانا چاہا تھا مٹھیاں بھینچے وہ ضبط سے دانتوں پر دانت جمائے بولی تھی اس کی بات پر وہ لبوں پر زبان پھیرتا یک طرفہ مسکراہٹ لبوں پر کھینچ گیا۔۔۔!!

اس نے گردن بائیں جانب موڑے باہر دیکھا جہاں بارش برسنا شروع ہو چکی تھی کہ آسمان پر بدل پہلے ہی چھائے ہوئے تھے ماحول میں اپر اسرار سی تاریکی چھانے لگی تھی برستی بارش تیز ہوئی اور ساتھ ہوا کے تیز جھونکے نے بارش کا رخ ان کی جانب موڑ دیا تھا۔۔۔۔!!

یہی تمھارے لیے بہتر ہے۔۔۔۔۔!! لیکن گھٹیا راستے" کھینچ لاتے ہے کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔!! مسافر کو اپنی جانب یقین مانو اِس میں اس گھٹیا راستے پر چلنے والے مسافر کا قصور ہوتا ہے کہ۔۔۔۔۔!! وہ کتنی لگن سے اس گھٹیا راستے پر چل رہا ہے"۔۔۔۔!!

وہ واپس ایک بھاری قدم پیچھے لے گیا اب ان دونوں کے درمیان دو قدموں کا فاصلہ تھا نظریں ایک دوسرے پر گاڑھے وہ اس ماحول میں ماحول کا حصہ لگ رہے تھے ہلکے بارش کے قطرے ان تک بھی پہنچ رہے تھے۔۔۔۔۔!!

روز دعا مانگنا پہلا آمین میری طرف سے ہو گا کہ چند سال " سکون سے گزر جائے"۔۔۔۔۔!!

اس نے چمکتے چہرے سے لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے دیکھا اور پھر ایک قدم مزید پیچھے لیتے وہ پلٹ گیا لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہ سیڑھیوں سے ہوتے یونیورسٹی کی چھت پر گیا تھا۔۔۔!!

یمن وحید چند پل وہی کھڑی اس کی مظبوط چوڑی پشت کو دیکھتی رہی تھی اس کی باتوں میں نجانے کیا تھا لیکن وہ پراسرار سی تھی کہ اسے تیز کالی گھٹاؤں سے زیادہ جاذب کمال کی باتیں خوفزدہ کر گئی تھی

وہ باہر نکلتی گئی سردی نے دو پل میں اسے جما سا دیا تھا طوفانی بارش نے اسے بھگو دیا تھا وہ تیز تیز چل رہی تھی جب یونیورسٹی کے گیٹ کے نزدیک کسی نے اس کے وجود کو چھتری تلے چھپا پا تھا وہ رک گئی۔۔۔۔!!

یوں لگا جیسے ماحول رک سا گیا ہو اس نے سر اٹھا کر دیکھا چھتری کے نیچے بھینچے ہونٹ لیے وہ "باسل احمد" کھڑا تھا اس طوفانی بارش میں اس کو سہارا دینے کے لیے۔۔۔۔۔!!

وہ لب بھینچ گئی تھی اور قدم آگے بڑھا دیے باسل احمد بھی اس کے ہم قدم چل رہا تھا جبکہ ان دونوں کی پشت کو چھت پر کھڑے وجود نے استہزاء مسکراہٹ سے دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

"خدا حافظ۔۔۔!! ریڈ روز"۔۔۔۔!!

وہ مکمل بھیگ گیا تھا اس کا کسرتی جسم واضع ہو رہا تھا بھیگے لبوں کو بھینچے اس نے آسمان کو دیکھا جہاں بارش کا قطرہ آکر اس کی آنکھ پر گرا تھا کہ وہ آنکھ بند کر گیا۔۔۔۔۔۔!!



کیا اپ ڈیٹ ہے"۔۔۔۔؟؟"

وہ ابھی سٹیج سے لوٹا تھا پانی کی بوتل اٹھاتے اس نے خود کے اوپر انڈیل دی تھی پانی کے قطرے اس کے بالوں سے ہوتے کچھ چہرے پر گرے اور کچھ زمین پر اس کے قدموں کے پاس اس نے چہرہ اوپر اٹھایا تو پانی اس کے سرخ ہوتے چہرے پر گرا چہرے سے ہوتے پانی اس کی گردن پر گرا تھا۔۔۔۔۔

!! سر کچھ اچھی اپ ڈیٹ نہیں ہے"۔۔۔۔"

اسد نے حلق تر کرتے کہا کہ جو ہو چکا تھا وہ اس کے بس سے باہر تھا وہ اسے سولو نہیں کر پا رہا تھا اس کی بات پر کایان سکندر نے نفی میں زور سے سر ہلایا کہ بالوں میں جذب ہوئے پانی کے قطرے !! ادھر ادھر بکھرے کچھ اسد کے منہ پر پڑے تھے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمھارا اس بات سے کیا میں نے تمھیں مفت" میں رکھا ہے۔۔۔۔؟؟

شہد رنگ آنکھیں چھوٹی کرتے اس نے سختی سے بوتل ٹیبل !! پر رکھی لب بھینچے اسے آبرو اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔

"سر وہ معاملہ تھوڑا پیچیدہ ہو رہا ہے آپ کے خلاف جو لوگ کر رہے ہیں وہ ہے!!"۔۔۔۔

اسد نے ڈرتے اپنی بات مکمل کی اور اس کے سامنے ٹیب کیا تھا جہاں پر صوفے پر بیٹھے مہروز ملک کو دیکھتے اس نے بے زاری سے لب بھینچے!۔۔۔

"سر وہ لڑکی جو کایان سکندر کے بارے میں کیا لگتا ہے آپ کو کون ہو سکتی ہے ان کی محبت"۔۔۔۔؟؟

اینکر نے چمکتی آنکھوں سے مہروز ملک سے سوال پوچھا تھا یا شاید وہ پری پلین تھا!!۔۔۔

ہاہاہاہاہاکایان سکندر اور محبت۔۔۔!! یہ تو وہ بہتر جانتا ہو گا "
لیکن وہ بس افئیر رکھنے والا انسان ہے یہ محبت جیسے جذبات اس
کے بس سے باہر کی بات ہے"۔۔۔۔!!

مہروز ملک ہنستے ہوئے بولا تھا کایان سکندر نے ٹیب اسد کے
ہاتھوں سے لایا اور صوفے پر بیٹھا اس کی آنکھیں اب بھی اس
ویڈو پر ٹکی تھی سمجھ سے باہر تھا کہ مہروز ملک کچھ بتانا چاہتا ہے یا
چھپانا چاہتا ہے۔۔۔۔!!

تو وہ لڑکی کون ہو سکتی ہے پھر آپ کے ساتھ تو کام کیا تھا"
انہوں نے"۔۔۔۔؟؟

اینکر رازداری سے بولتے ایک ادا سے ہنسی تھی انہیں ٹی آر پی سے مطلب تھا جو ایسے انہیں مل جانی تھی۔۔۔۔!!

مے بی گرل فرینڈ ہو۔۔۔!! لیکن کایان سکندر نے جس طرح اس کا بازو پکڑا تھا لگتا تھا وہ ہر اسہ محبت ہے۔۔۔۔!! یہ تو بہتر وہی جانتا ہے"۔۔۔۔!!

اس کی بات پر اینکر بھی دھیرے سے ہنسی تھی کایان سکندر نے بھنویں اٹھائی تھی۔۔۔۔!!

ویسے سورسز سے خبر ملی تھی کہ انہوں نے کسی کو مار دیا اور وہ لڑکی پولیس سٹیشن آئی ہی اس کی رپورٹ درج کروانے تھی"۔۔۔۔۔!!

اینکر نے ہاتھوں کو باہم جوڑتے مہروز ملک سے پوچھا جس کی آنکھیں استہزاء انداز میں پھیلی تھی۔۔۔۔!!

آپ کے سورسز تو بہت سٹرونگ ہیں۔۔۔!! خبر تو اڑی تھی" لیکن انڈسٹری میں یہ بھی ہوتا رہتا ہے باقی کایان سکندر جانے ۔۔۔۔"!!

مہروز ملک صوفے پر بازو پھیلائے بولا تھا کایان سکندر نے ٹیب بند کرتے صوفے پر اچھالا تھا۔۔۔۔!!

جلن۔۔۔!! مجھے پسند ہے"۔۔۔"

وہ طنزیہ ہنسا تھا اسد نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جس نے صوفے سے اٹھتے باہر نکلتے اسد کے کندھوں پر بازو پھیلائے جیسے وہ نجانے کتنے پرانے دوست ہو اسد حیران ہوا تھا۔۔۔!!

"میری ایک بار ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔!! جب کوئی آپ سے جلنے لگے تو سمجھ جانا چاہیے آپ کے پاس کوئی ایسا مقام ہے جو اس کے پاس نہیں۔۔۔!! کوئی ایسی چیز ہے جو اگلا شخص نہیں رکھتا ۔۔۔! "

آبرو اٹھاتے اس نے اس کے کندھے کو تھپتھپایا تھا اسد نے سر اثبات میں ہلایا پھر اس سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑا ہوا ۔۔۔۔!!

"سر ایکچولی ہمیں سولو کرنا ہو گا وہ شخص ہاسپیٹل سے غائب ہے اور اگر پولیس کو انولو کر دیا آپ کے مخالف نے تو آپ کی رپوٹیشن پر سوال اٹھے گے۔۔۔!!

وہ ہاتھ باندھے بولا گلا تر کرتے اس نے کایان سکندر کے ماتھے پر ابھرتے بلوں کو دیکھا۔۔۔۔!!

"اور پہلے بھی اس لڑکی کے ایکسیڈنٹ کی افواہ پھیلائی گئی تھی یہ خطرے کی بات ہے"۔۔۔۔۔!!

اسد تھوک نگلتے اسے معاملے کی سنگینی سمجھانا چاہتا تھا کایان سکندر نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔!!

"تم کیا بکواس کر رہے ہو ہاں۔۔۔!!

وہ زور سے چیخا تھا اسد ڈر کر پیچھے ہوا تھا جب کایان سکندر نے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کرتے گردن گھوما کر دیکھا مہروز ملک اس کے ساتھ کھڑا تھا سیگریٹ لبوں میں دبائے۔۔۔۔!!

ان دونوں کی شروع سے نہیں بنتی تھی وہ میوزک پروڈیوسر تھا اور کایان سکندر اپنے من کی کرنے والا اس نے کئی آفر اس کے ٹھکرائے تھے اور دوسرے میوزک پروڈیوسر کے ساتھ کام

کیا جن کا کیریئر سٹارٹنگ پر تھا اور آج ان کا نام تھا اور ان کا نام
!! بنانے والا ان کا ساتھ دینے والا کایان سکندر تھا۔۔۔

اس پر کیوں برس رہے ہو سنگر صاحب کہی افواہیں سچ تو"
نہیں۔۔۔؟؟ اپنی پہلی بات اس نے اسد کو دیکھتے نارمل لہجے میں
!! کہی جبکہ آخری بار ذرا دھیمے انداز میں بولی گئی تھی۔۔۔۔

ہو سکتا ہے۔۔۔۔!! میں کایان سکندر ہوں میرے"
!! بارے میں کچھ بھی سوچ لو وہ ہو سکتا ہے۔۔۔
وہ چند پل کو رکا۔۔
چاہے وہ برے سے برا ہو یا اچھا سے اچھا سب کچھ ہو سکتا ہے"
!!"۔۔۔۔۔

مہروز ملک کا بازو اپنے کندھے سے ہٹاتے وہ طنزیہ انداز اپنا گیا تھا پر سکون انداز جو مقابل کو آگ میں جھونک گیا تھا

!!۔۔۔۔۔

"ڈونٹ یو وری۔۔۔۔!! جو بادل گرجتے ہے وہ برستے نہیں۔۔۔۔!! ویسے کتنے لاچار ہو نا تم اپنے شو میں بھی میری باتیں کر رہے تھے کیا اتنا پسند آگیا ہوں تمھیں میں"۔۔۔؟

اسد کے ہاتھ سے اپنا سکین گرم کوٹ لیتے اس نے پہنتے ایک اچنٹی سی طنزیہ نگاہ مہروز ملک کے دھواں ہوتے چہرے پر ڈالی

۔۔۔۔۔

"سگریٹ نقصان دہ ہے اور کایان سکندر بھی!!"۔۔۔۔

اس نے مہروز ملک کے لبوں سے سگریٹ نکالتے آنکھوں میں چمک لاتے بائیں آبرو اٹھاتے کہا اس کی بات پر اسد اسے کئی پل دیکھتا رہ گیا وہ شخص شاندار تھا!!۔۔۔

اس نے مفلر گلے میں لپیٹا اور ہاتھ کوٹ کی پاکٹس میں ڈالے اور آگے بڑھ گیا اسد اس کے پیچھے گیا تھا گاڑی کے پاس پہنچتے اس نے کایان سکندر کے لیے دروازہ کھولا وہ بڑی شان سے اندر بیٹھا تھا اس کی گاڑی کے آگے اور پیچھے دو گاڑیاں تھی۔۔

"ایک کام کرو میرا!!"۔۔۔۔

اس کے چہرے پر حد درجہ سنجیدگی تھی اسد نے اس کی بات سنتے اثبات میں سر ہلایا تھا وہ بہت کم سنجیدہ ہوتا تھا اور جب ہو جائے تو !! وہ خطرناک بن جاتا تھا۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

مریم کو دفنا دیا گیا تھا آج کل شریف تھے وہ تھکی ہاری سڑکوں کی خاک چھاننے کے بعد گھر لوٹی تھی اس کی سبز آنکھیں اب رو رو کر تھک گئی تھی اس کا اس دنیا میں کوئی ٹھکانہ نا تھا وہ جانتی تھی تائی اسے بہت برا بھلا سنائے گی لیکن ایک آخری کوشش کرنے سے کیا جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ لکڑی کا دروازہ کھولے گھر میں داخل ہوئی تھی جہاں کچھ عورتیں صفہ ماتم پر بیٹھی رو رہی تھی یا باتیں کر رہی تھی یا موت کی وجہ پوچھ رہی تھی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔!!

عورتیں ایسی ہی مخلوق ہیں۔۔۔!! وہ دکھ کو نہیں دیکھتی وہ دکھ کے پیچھے کی وجہ کو جاننے کی کوشش کرتی ہے نا صرف کوشش کرتی ہے بلکہ انہیں کرید کر باہر بھی نکالتی ہے اور پھر کسی کے دکھ کو بھلا کر وہ اس "وجہ" پر تبصرے کرتی ہیں۔۔۔!! اگر کوئی کہتا ہے عورت زیادہ دیر خاموش نہیں رہ سکتی تو وہ بلکل صحیح کہتا ہے خاص کر گھریلو عورتیں چاہے وہ جنتی مرضی اچھی ہو یا بری ہو لیکن ان سب میں ایک چیز کامن ہوتی ہے ۔۔۔۔!! وہ ساری عورتیں غم ہو یا خوشی ایک دوسرے کو

کریدنے سے باز نہیں آتیں اور پتہ ہے مزے کی بات کیا ہوتی ہے۔۔۔۔۔؟؟

وہ کریدی گئی بات گھوم کر واپس اس عورت کے پاس آجاتی ہے جس کی بات کریدی گئی تھی اور پھر۔۔۔۔۔!!

وہ اندر چلی گئی تھی ایک لڑکی سے تائی امی کا پوچھتے جو اندر کمرے میں تھی کیسی حالت میں اسے نہیں معلوم تھا اپنی پشت پر عورتوں کی نظریں وہ بخوبی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔!!

ت۔تائی امی"۔۔۔۔"!!

اس کے لفظ اٹکے تھے لہجے میں خوف تھا وہ ان کا جارہانہ روایہ دیکھ چکی تھی۔۔۔۔۔!!

فجر میری بیٹی کہاں تھی تم کتنا تلاش کیا تمھیں کہاں چلی گئی" تھی تیری بہن کو دفنا دیا"۔۔۔۔۔!!

وہ ایک دو عورتوں کے درمیان سے اٹھتے تیزی سے اس کے گلے لگے رونے لگی تھی کہ اچانک ان کے ایسے عمل سے بھی وہ ڈر گئی تھی پھر ڈر کی جگہ حیرت نے لی تائی اس کے گلے لگے رو رہی تھی اور فجر رضوان کے لب حیرت سے وا ہوئے تھے۔۔۔۔

عورتیں اٹھتی باہر نکل گئی تھی فجر سے الگ ہوتے انہوں نے فجر کا ماتھا چوما تھا فجر اب بھی شاک میں کھڑی تھی کیا جو دیکھ رہی تھی وہ سچ تھا۔۔۔۔؟؟

اگر مطلبی لوگ اچانک روایہ بدلے تو اس کے پیچھے ایک "
" ہی وجہ ہوتی ہے۔۔۔!! آپ کی ذات سے مطلب

!! کیسے کملا گئی ہے میری بچی"۔۔۔"
انہوں نے اس کا بازو پکڑے اسے بیڈ پر بیٹھایا وہ اب بھی حیرت میں تھی تائی امی اور اتنا محبت بھرا لہجہ یہ تو ممکن نا تھا۔۔۔۔

دیکھ فجر تیری ماں نے تیری زمہ داری مجھے دی تھی میں نے"
تیرا نکاح طے کر دیا ہے یہ بس مریم کا نواں گزر جائے
!!"۔۔۔۔۔

تائی نے اس کے ہاتھوں پر دباؤ دیا تو وہ حیرت سے باہر نکل
!!آئی"آہ یہ ذات کا مطلب"۔۔۔۔

میں نکاح نہیں کروں گی میں کام کروں گی تائی آپ کا سہارا"
!!بنوں گی"۔۔۔۔
ان کا نرم روایہ دیکھتے فجر کو لگا وہ منا لے گئی انہیں لیکن انسان کی
عادت بدلی جا سکتی ہے فطرت نہیں

کیا میرے سر پر بیٹھی رہے گی میری مریم نے تیرے چکر"
میں اپنی جان دے دی اور تو میرے کہنے پر نکاح نہیں کر
"سکتی۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھتے ہتھے سے اکھڑ گئی تھی ان کا لہجہ تیز ہو گیا تھا فجر نے
!! زخمی نظروں سے انہیں دیکھا یقینا کوئی نا کوئی فائدہ تھا۔۔۔۔۔

تائی مریم آپی میری وجہ سے نہیں مری اور کیوں کروانا"
چاہتی ہے میرا نکاح آخر اتنی جلدی کیوں"؟؟؟؟
وہ بھی ذرا تیز لہجے میں بول اٹھی تھی کہ کایان سکندر کے
اپنے کردار پر دیے گے زخم اور تائی کا مریم کی موت کا زمہ دار

اسے ٹھہرانا اسے اپنی ذات پر بوجھ سا محسوس ہو رہا تھا

!!۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ فجر تیرے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے مجھے سیدھی"

بات ہے تیرا ہونے والا شوہر بہت امیر ہے وہ تجھے عیش میں رکھے

!!گا"۔۔۔۔

تائی نے اسے سمجھانا چاہا تھا ان کی آواز آہستہ ہوئی کہ وہ کسی

!! بھی قیمت پر اس لڑکی کو جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔!! ہاہاہا"۔۔۔۔۔!! وہ زخمی سا ہنسی"

تو مطلب میرا سودا کیا ہے آپ نے کون ہے وہ آخر سودا گر ہاں"
میں ہر گز کوئی ایسا نکاح نہیں کروں گی جو خرید و فروخت ہو
!!"_____

وہ چیخ اٹھی تھی اس کی ذات پر پھر سے گہرا زخم لگا تھا کہ
جیتی جاگتی انسان کا سودا کرنا کیا اس کی نسوانیت کی کوئی قدر کوئی
اہمیت نا تھی_____؟؟

بکواس بند رکھ ساری زندگی تجھے کھلایا ہے میری بیٹی مر"
گئی تیری وجہ سے میں کہاں جاؤں گی کون دے گا مجھے کچھ ہاں
تیرا نکاح ہو گا تو بھی وہاں عیش کرے گی اور میرا گزارہ بھی ہو
!!جائے گا"_____

وہ بہت تیز آواز میں چیخی تھی وہ کسی بھی قیمت پر فجر
رضوان کو راضی کرنا چاہتی تھی چاہے انہیں فجر کو ندامت کا
!!احساس ہی کیوں نا دلانا پڑتا۔۔۔۔

مطلبی لوگوں کا اگر کوئی دوسرا نام ہوتا تو وہ گرے ہوئے"
!!لوگوں کے نام سے جانے جاتے"۔۔۔۔

خالہ وہ باہر کئی چمچماتی گاڑیاں آئی ہے کوئی لڑکا آیا ہے اسے"
!!بیٹھک میں بیٹھا کر پانی دیا ہے دیکھو جا کر تم"۔۔۔۔۔۔۔

کمرے کے دروازے پر لگا پردہ ہٹاتے ایک کم عمر لڑکی انہیں دیکھتے چمکتی آنکھوں سے بولی تھی فجر نے سلگتی نظر ان پر ڈالی !!۔۔۔۔۔

تو آ گیا آپ کا کاروباری آدمی "۔۔۔۔؟؟"

فجر کو اپنے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکتا محسوس ہوا تھا کیا وہ اتنی حقیر تھی جتنی بنائی جا رہی تھی۔۔۔۔؟؟

وہ تن فن کرتے باہر نکلی تھی کمرے سے اور رخ بیٹھک کی طرف تھا۔۔۔۔!!



دروازہ دھڑام سے کھولا تھا اس کے چہرے پر اب بھی
نقاب تھا اس نے سامنے دیکھا پھر سبز آنکھیں حیرت سے پھیلی
!!۔۔۔

"تم۔۔۔"
وہ دروازے کو سختی سے بند کرتے آگے بڑھی تھی یہ سب جو ہو
رہا تھا وہ صرف اور صرف اس ایک شخص کی وجہ سے تو ہو رہا تھا
ہاں وہی شخص جس کی وجہ سے صرف نقصانات ہی ہوئے تھے
!!۔۔۔۔

!!تم اتنے گر جاؤ گے اندازہ نہیں تھا مجھے "۔۔۔۔"

وہ آگے بڑھی تھی بے حد غصے سے اس بار اس شخص نے اس کے کردار کے ساتھ ساتھ اس کی انا، نسوانیت، وقار غرض ہر چیز کی دھجیاں اڑائی تھی اس کی قیمت لگا کر۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ کھڑا تھا اور اس کے پیچھے اسد کھڑا تھا حیرت سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو کایان سکندر کے عین سامنے کھڑی تھی۔۔۔۔!!

اتنی گری ہوئی حرکتیں کرو گے اب تم بے غیرت"
انسان"۔۔۔۔۔۔!!

وہ انتہائی سخت لہجے میں بولی وہ اتنے غصے میں تھی کہ وہ اس کی غیرت پر سوال اٹھا گئی تھی کایان سکندر کے ہاتھ میں موجود شیشے

کے گلاس پر اس کے ہاتھ کی گرفت بڑھی وہ لب سختی سے بھینچ گیا!!۔۔۔۔۔

اسے شدید طیش آیا تھا اسد کے سامنے بولے گے اس کے جملے پر!!۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔حجابن!!"

اس نے سختی سے دوسرے ہاتھ سے اس کا بازو دبوچے مدھم مگر سخت لہجے میں اسے ٹوکا تھا وہ خود بھری بیٹھی تھی وہ جب سے اس کی زندگی میں آیا تھا ہر کوئی اس پر الزام ہی تو لگا رہا تھا!!۔۔۔۔۔

!!چٹاخ"۔۔۔۔۔ "

اپنے بازو کو اس کی گرفت میں دیکھتے فجر رضوان کو لگا واقعی اس کا کردار کیچڑ سے بھرا پڑا ہے وہ ہر عورت کی خود کی جانب اٹھتی تمسخر اور طنز بھری نظر دیکھ چکی تھی جو دل میں چبھی تھی

خبر دار۔۔۔!!اگر تم نے مجھے کسی بھی طرح مخاطب کیا"

!!۔۔۔

وہ سخت غصے سے بولی جبکہ وہ تو وہی جامد ہو گیا تھا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑ گیا وحشت آنکھوں کے کناروں سے ہوتی پوری آنکھوں میں پھیل گئی لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے اس نے شیشے کے گلاس پر پکڑ سخت کی۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے مجھے خرید لوگے تم نکاح تمھارے لیے"
!!خرید و فروحت ہے ہاں"۔۔۔۔

وہ بول رہی تھی بغیر اس چیز کی پرواہ کیے کہ سامنے کھڑا
شخص کس ضبط سے کھڑا تھا اس کے ہاتھ کی نسیں ابھر گئی اس نے
!!دوسرے ہاتھ کی مٹھی بنائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کوئی سودا ہے جو تم منہ اٹھا کر چلے آئے پیسے دیے اور"
زندہ وجود تمھارا میرے کردار پر تمھاری وجہ سے انگلیاں اٹھی
!!ہے"۔۔۔۔

وہ پھر سے بولی تھی اسد دم سادھے کھڑا تھا جبکہ یہ دوسرا تھپڑ تھا اس حوالے سے کہ کایان سکندر نے اسے چھوا تھا پھر سے !!۔۔۔۔۔

جبکہ سامنے کھڑا شخص جس کی گردن ویسے ہی ایک طرف تھی جیسے اس نے تھپڑ مارا تھا اس نے گردن سیدھی کرتے فجر رضوان کو دیکھا آنکھوں میں آگ، ماتھے پر بل، دانت دانتوں پر جمائے، لب بھینچے وہ بس اسے دیکھ رہا تھا وحشت و درندگی سے بھرپور نظروں سمیت وہ ایک پل کو خوف زدہ ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔

!!فجر یہ وہ نہیں ہے۔۔۔۔۔"

تائی کی آواز پر اس نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا اور پھر ان کے کہے لفظوں کو سنا اس کے لب دھیرے سے حیرت اور خوف سے کھلے تھے گردن ویسے ہی جامد ہو گئی جیسے کچھ دیر پہلے تھپڑ مارنے پر اس شخص کی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

باہر عورتوں نے تائی کو روک لیا تھا تبھی وہ لیٹ پہنچی تھی لیکن فجر کی باتیں اور تھپڑ مارنا وہ سن اور دیکھ چکی تھی۔۔۔۔!!

اس نے گردن آہستہ سے موڑی تھی حیرت کے بعد خوف کی شدید لکیریں اس کی آنکھوں میں تیرنے لگی اور چہرے پر ڈر کا وسیع جال۔۔۔۔۔!!

وہ سامنے کھڑا شخص جیسے اسے دیکھ رہا تھا نا اسے اس وقت موت اس سے بہتر لگی تھی کہ اس کی نظریں حد سے زیادہ خطرناک تاثر دے رہی تھی

وہ آنکھیں، وہ نظریں اس کا سانس سوکھا گئی تھی دل یوں تھا کہ بس ابھی بند اور وہ مر گئی۔۔۔۔۔!!

اس نے پورے ضبط کو اس گلاس پر لگا ڈالا تھا گلاس اس کے ہاتھوں میں ٹوٹ کر نیچے بکھرا کمرے میں گلاس ٹوٹنے کی آواز گونجی جو اوپری حصے سے کچھ ٹوٹا تھا شیشے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس کے ہاتھوں میں چبے تھے۔۔۔۔۔!!

اور خون بل بل اس کے ہاتھ سے نیچے گرنے لگا اور
فجر رضوان کو لگا جیسے سانسیں آہستہ آہستہ نیچے گرتی بند ہو رہی
ہے۔۔۔۔

!م۔میں و۔وہ ن۔"۔۔۔۔"
اس کی نظروں کی وحشت کی تاب نا لاتے وہ بول نہیں پائی تھی وہ
تو پلکیں تک نہیں جھپکا رہا تھا بس خونخوار نظروں سے اسے
!!گھورتے جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ ایک قدم اس کی جانب بڑھا بغیر ہاتھ میں اٹھتے درد کی
پرواہ کیے اور پھر دوسرا قدم فجر نے قدم پیچھے لیا خوف کے دلدل
سے نکلنا مشکل لگا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے خون سے تر ہاتھ سے اس کا منہ دبوچا تھا بے حد سختی سے کہ اسے لگا چہرہ ٹوٹ کر گردن سے جدا ہوتا نیچے گر جائے گا !!۔۔۔۔

وہ تیز قدم چلنے لگا تھا پیچھے کی جانب فجر کے قدم بھی پیچھے کو اٹھے وہ ٹیبل کرسیوں سے ٹھوکریں کھا رہی تھی لیکن مقابل پر تو !! جیسے جنون سوار تھا۔۔۔۔

اصل غصہ اسد کے سامنے تھپڑ کھانے پر تھا اسے یہ گوارہ ہی نا تھا کہ کوئی اس کی ذات کو کسی کے سامنے یوں نیچا دیکھائے !! اور یہاں تو بات بھی بلاوجہ کھائے گے تھپڑ کی تھی۔۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے بہت زور سے فجر کو دیوار سے دے مارا تھا کہ اسے اپنی کمر میں ٹھیس اٹھتی محسوس اور اس کی آنکھوں سے ٹپکتی وحشت سے خوف۔۔۔۔!!

"تمھارے بولے گے ایک ایک لفظ پر پورا پورا اتروں گا"

"میں فجر رضوان"۔۔۔۔۔!!

وہ پہلی بار بولا تھا پورے واقعے میں اور لفظوں میں وہ تپش تھی کہ وہ اس لڑکی کی سانسوں کو حلق میں ہی سوکھا گئی تھی۔

"تم پر اپنی ایک دوائی بھی خرچ نا کرے کا یان سکندر اور تم خرید و فرخت کی بات کرتی ہو۔۔۔۔!!

اُس نے اِس کے چہرے پر گرفت سخت کرتے لفظوں پر دباؤ دیتے نفی میں سر ہلایا جیسے کوئی حواس سے بیگانہ کرتا ہے۔۔۔!!

اس کے خون سے سنے ہاتھ کا خون فجر کے نقاب سے ہوتا اس کے چہرے پر ہونٹوں کے پاس، تھوڑی کے پاس اور گالوں پر لگ چکا تھا۔۔۔۔

"تمھاری اوقات نہیں ہے اتنی۔۔۔۔!! اس کی مہنگی قیمت ادا کرنی پڑے گی تمھیں"۔۔۔۔۔!!

وہ اس کے مزید نزدیک جھکتے لفظوں میں شعلے بھرے بولا تھا خون ہاتھ سے بہتا فجر رضوان کی گردن پر گرنے لگا تھا جبکہ اس کی آنکھوں میں نجانے ایسی کونسی آگ تھی کہ جو فجر کو جلا کر راکھ کر رہی تھی۔۔۔۔!!

"اتنا گرا ہوا اسٹینڈرڈ نہیں ہے میرا یہ بات یاد رکھنا تم پر نظر ڈالنا بھی میں اپنی نظر کی توہین سمجھتا ہوں"۔۔۔!!

وہ جبڑے بھینچے بولا اس کی رگیں اس حد تک تن گئی تھی کہ اسے لگا اگر اس نے گہرے سانس بھرتے رگوں کو پر سکون نا کیا تو اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔۔

میں اتنا گھاٹے کا سودا کرنے کا قائل نہیں ہوں اور"
لڑکیوں کے معاملے میں۔۔۔۔!! ہنہہ
وہ طنزیہ ہنسا ایک آگ لگاتی جلتی، سلگتی طنزیہ مسکراہٹ
!!۔۔۔۔۔

یقین مانو مجھے خرید و فرخت کی ضرورت نہیں پڑتی جس پر"
میری نظر پڑ جائے وہ میری ہو جاتی ہے اور خود کی چیزوں کی خرید
و فروخت نہیں کرتا میں"۔۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے اس کا چہرہ چھوڑا تو وہ سر جھکائے گہرا سانس
بھرنے لگی تھی کہ اسے لگا تھا وہ مر جائے گی ٹانگیں کانپ رہی
!! تھی یوں جیسے وہ گر جائے گی۔۔۔۔۔

جلد ملاقات ہو گی کہ حساب برابر کرنے میں جلد باز "
ہوں میں"۔۔۔۔

وہ زہر خند لہجے میں بولا تھا مظبوط قدم باہر کی جانب لیے اسد خوف زدہ سا پیچھے ہو لیا تھا پھر رکا دیوار کے ساتھ آنسو بہاتی لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔۔

میم آپ کے کردار کے بارے میں تصدیق سرنے نہیں کی"
تھی وہ میڈیا کا کام تھا اور اس وجہ سے وہ بھی مشکل میں ہے
!!"۔۔۔۔۔۔

اسد دھیمے لہجے میں بولا اسے اس لڑکی سے دلی ہمدردی ہوئی تھی وہ کایان سکندر کے ساتھ شروع دن سے تھا اور اس کی ہٹ دھرم طبیعت کو وہ اچھے سے جانتا تھا وہ اپنے سے اوپر کسی کی ذات کو نہیں دیکھتا تھا وہ آگے بڑھ گیا پھر رک گیا تائی جو تماشا دیکھ رہی تھی ان کے پاس۔۔۔۔۔!!

ماں جی دھیان رکھیئے گا میم کا اگر آپ جیل نہیں جانا " چاہتی تو ورنہ اگر آپ جیل گئی تو وہاں سے غائب ہوتے سیدھا "!!۔۔۔۔۔

اسد نے ذرا جھکتے کہا پھر آخر میں انگلی اٹھاتے آسمان کی طرف کی تھی تائی خاصی خوفزدہ ہوئی تھی وہ وہاں سے نکل گیا تھا !!۔۔۔۔

شدید قسم کی غلط فہمی نے اسے پھر سے نجانے کہاں لا پٹخا تھا۔۔۔!! ہاں اس شخص نے اس کے کردار پر انگلیاں اٹھائیں تھی تائی کے مطابق مریم کی جان اس کی وجہ سے گئی اور پھر اس جیتی جاگتی انسان کا سودا کرنا وہ تھک گئی تھی اور پھر سخت غصہ ہوئی تھی تائی کی باتوں پر لوگوں کی نظروں پر۔۔۔۔۔!!

ہم پر سکون زندگی گزار سکتے ہے اگر ہم "دنیا" کی نظروں کو نظر انداز کرنا سیکھ جائے"۔۔۔۔۔!!



مجھے نہیں پتہ تھا ایک پولیس آفیسر ایک ڈان سے ملے گا"

!!"۔۔۔۔

اس نے ریڈ وائن کا گلاس ہاتھوں میں پکڑتے اسے گھوماتے

!!دائیں آبرو اٹھائے ہلکی کاٹ دار مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

اس کی بات پر مقابل بیٹھے شخص نے ٹانگ پر ٹانگ جمائی تھی

اس کی حالت بری ہو رہی تھی وجہ اس کی بیوی تھی جو نجانے اس

کے جنون سے خوف کھاتی کس جائے پناہ میں تھی اور اسے یہاں

اسیل ایڈم سے ملاقات کے لیے آنا پڑ گیا تھا جبکہ دو آفیسر شیشے کی

!!کھڑکی کے پار اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

وہ کاشی کو قلب کو ڈھونڈنے کا بول خود اس بار کے ایک روم میں بیٹھا تھا یہ اس کی زندگی کے بہت مشکل ترین لمحات تھے کہ وہ لڑکی جو رگ رگ میں بسنے لگی ہے اسے چھوڑ کر آنا پڑا تھا !!۔۔۔۔۔

!!آہاں۔۔۔۔!! مجرم کہو تو زیادہ بہتر ہے"۔۔۔۔"
اسے دیکھتے وہ سبز آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑھے سختی سے بولا !! تھا اسیل ایڈم نے ریڈ وائن کا گلاس لبوں کو لگایا۔۔۔۔۔۔۔

بہترین اور اچھی چیزیں مجھے پسند ہی نہیں مجھے تو بری چیزیں" !!پسند ہے"۔۔۔۔

اسیل ایڈم نے اس کے سامنے رکھے ریڈ وائن کے گلاس کو دیکھتے اسے پینے کا اشارہ کیا تھا وہ لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر گیا اس کا سارا دھیان قلب پر تھا۔۔۔۔۔!

"ہمارے یہاں بری چیزیں جیل میں پائی جاتی ہے جلد ملاقات کرواؤں گا تمھاری"۔۔۔۔!!

وہ دانت پیستے بولا کیوں کہ مقابل بیٹھے شخص کا سکون اسے زہر لگ رہا تھا اس کا دل کیا ابھی اس کے اندر چھے گولیاں اتار دے لیکن وہ زبان دے چکا تھا کہ وہ بس بات کرے گے۔۔۔۔!! اور وہ زبان دے کر مکرنے والے مردوں میں سے نہیں تھا۔۔۔۔۔۔!!

ملاقات مجھے تمھاری جیل سے نہیں۔۔۔۔!!ہاں تمھاری"
!!بیوی سے کرنی ہے ایک گہری ملاقات"۔۔۔۔

گلاس ٹیبل پر رکھے اپنے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھتے اس نے نیلی چمکتی آنکھوں سے اسے باور کروادیا تھا کہ اوٹاوا اس کا ہے اور وہ !!ظالم ڈان ہر چیز سے باخبر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر اسیر عالم کی رگیں تن سی گئی تھی ہاتھوں کی میٹھیاں بنائے وہ ضبط کے آخری مراحل میں تھا اس نے ریڈ وائن سے بھرا گلاس پکڑتے ٹیبل پر دے مارا اور کرسی سے اٹھتے !!ٹیبل پر جھکتے ٹوٹا گلاس اس کی جانب کیا تھا۔۔۔۔

اسیل ایڈم کی آنکھیں چمک اٹھی وہ ویسے ہی کرسی کی بیک سے ٹیک لگائے پر سکون سا بیٹھا رہا تھا

"اسیر عالم نے زبان دی تھی وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا لیکن وہ کر گیا تھا جب بات اس کی بیوی پر آئی تھی ہاں قلب اسیر عالم اسے ہر چیز سے اوپر تھی غرض اپنی دی گئی زبان سے بھی "

!!اس کی آنکھوں میں جنون ابھرا تھا"۔۔۔۔۔

"گھر جا کر اپنے خدا کا شکر ادا کرنا کہ تم میرے ہاتھوں سے بچ کر جا رہے ہو لیکن یاد رکھنا تمھارے بولے گے جملوں کی قیمت

میں جلد وصول کروں گا تم سے۔۔۔!! چاہے قانون کے
" دائرے میں رہ کر یا قانون توڑ کر

اس کے ماسک لگے چہرے کو دیکھ وہ سرخ ہوتے چہرے
سمیت بولا اس کی آنکھوں میں خون اترا تھا

!! باہر کھڑے آفیسر نے اندر آنا چاہا پھر رک گے۔۔۔۔۔

حفاظت میں رکھنا اسے جب وہ میری دسترس میں آئی تو"
آزادی ناممکن ہو گی میری نظر میں جو عکس ٹھہر جائے وہ وجود پھر
میرا ہوتا ہے"۔۔۔۔

اوٹاواکاڈان قلب کو اسیل ایڈم کی بنائے گا کسی بھی قیمت پر"
!!کسی بھی حد کے پار"۔۔۔۔

وہ کھڑے ہوتے بلیک گرم کوٹ درست کرتے بولا اوشن بلیو آنکھوں میں چمکتی آگ تھی ایک جنون خیزی وہ دو مرد تھے جن کی زندگیوں میں عورت نے قدم نہیں رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!
جو اپنی اپنی وجوہات پر عورت کو سخت ناپسند کرتے تھے اور ایک عورت نے ان دونوں کی زندگیوں میں بیک وقت قدم رکھا تھا
!!۔۔۔۔

!!دو طرفہ آگ میں جلتا ایک نازک وجود۔۔۔۔۔

"میری بیوی ہے وہ۔۔۔!! میری۔۔۔!! تمھارے اوٹاوا کو
!! آگ لگادوں گا اگر نظر اٹھائی اس کی طرف تو"۔۔۔۔
وہ لفظ چبا چبا کر وحشت سے بولا تھا موبائل پر موصول
ہوتے میسج پر اسیر عالم کا دھیان اس طرف گیا تھا کاشی نے قلب
!! کو ڈھونڈ لیا تھا۔۔۔۔۔
اس کے چہرے پر سکون پھیل گیا وہ لڑکی اس کے لیے باعثِ
!! سکون تھی چاہے حالات کچھ بھی ہو۔۔۔۔۔۔۔

" کل بنک لوٹ رہا ہوں میں۔۔۔۔!! انتظار کروں گا"
وہ استہزاء مسکراہٹ سے بولتا باہر نکل گیا پیچھے وہ دانت پیستے
!! میٹھیاں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔۔

اب مقابلہ کھلے عام ہو گا چاہے قانون کے دائرے میں یا قانون کے دائرے سے پار۔۔۔۔۔!!

وہ چاہے جتنی مرضی شکست کھالے اسیل ایڈم سے لیکن یہ طے تھا قلب کے معاملے میں وہ ہمیشہ اسے شکست دے گا وہ اپنے سکون کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔!!

اس نے ہاتھ کوٹ کی پاکٹ میں ڈالا اور باہر نکل گیا وہ بس اس برف کی شہزادی کو دیکھنا چاہتا تھا

"Snow White"

اس کے لب دھیرے سے پھڑ پھڑائے فقط اس کا نام لینے سے ہی اسیر عالم کی تنی رگیں ڈھیلی پڑ گئی تھی وہ لڑکی اس کے لیے اتنی خاص تھی۔۔۔۔

کہ وہ اس کے لیے خود کی ذات کی نفی بھی کر سکتا تھا



گاڑی کی سپیڈ خطرناک حد تک تیز کرتے وہ بے چینی سے بس گھر پہنچ جانا چاہتا تھا بار بار کلائی پر بندھی گھڑی کو دیکھتے اس کے چہرے پر حد سے زیادہ بے تابی تھی وہ بس ایک بار اسے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔۔!!

گاڑی تیزی سے لکڑی کے بنے چھوٹے سے گھر کے سامنے روکے وہ لب بھینچے سرخ چہرہ لیے گاڑی سے باہر نکلا تھا سفید برف پر اس کے قدموں کی چھاپ چھوٹ رہی تھی وہ دروازہ کھولتے آگے بڑھا تھا دو سٹیپس چڑھتے وہ بائیں جانب مڑ گیا تھا سامنے ہی وہ چیئر پر بیٹھی تھی جبکہ کچھ فاصلے پر کاشی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔۔

!! قلب "۔۔۔"

اس کے لبوں سے دبی دبی آواز میں اس کا نام خارج ہوا تھا آنکھوں میں یک دم غصہ ابھرا تھا وہ کتنا ڈر گیا تھا اگر اسیل ایڈم کے ہاتھ لگ جاتی وہ تو۔۔۔۔؟؟

اسیر عالم ایک عورت کو لے کر ڈر گیا تھا بہت عجیب بات تھی !! لیکن سچ تھی وہ اس کے لیے خاص تھی بے حد خاص۔۔۔۔

!! قلبِ اسیر "۔۔۔"

وہ اس بار اونچی آواز میں بولتا آگے بڑھا تھا اس کی سانسیں پھول رہی تھی آنکھوں میں سرخی تھی کچھ تو تھا اس کی آنکھوں میں ڈر یا بے تابی لیکن کچھ تھا شاید اسے کھو دینے کا ڈر۔۔۔!! یا اسے سامنے دیکھنے کی بے تابی !!۔۔۔۔

پولیس والے جی "۔۔۔۔۔!؟"

وہ کرسی سے کھڑی ہوئی تھی کاشی نے بھی اسے دیکھا وہ تن فن کرتا اس کے سر پر پہنچا تھا اور پھر بڑے استحقاق سے اس کے

دونوں کندھوں پر ہاتھ جمایا تھا اس کی آنکھوں میں غصہ تھا

۔۔۔۔۔

میں نے منع کیا تھا نا کہ وہاں سے مت ہلنا پھر کیوں بھاگی تم"

"۔۔۔۔؟؟

ماتھے پر تیوری چڑھائے وہ اس کے کندھوں پر گرفت سخت کر گیا تھا جس سے اس برف کی شہزادی کو اس کی سخت انگلیوں کا سرد لمس اپنے وجود میں تحلیل ہوتا معلوم ہوا تھا۔۔۔۔!!

اس نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا تھا پھر تھوڑا اور اوپر اٹھائی آنکھوں میں معصومیت لیے وہ اب اس سے ڈر نہیں رہی تھی اسے باتیں جلد بھول جایا کرتی تھی۔۔۔۔!!

اسیر عالم نے نگاہ نیچے کیے اس کے چہرے کو دیکھا پھر نظر چہرے سے ہوتی اس کی گردن پر اٹکی تھی مقابل لڑکی شاید انجانے میں جانتی تھی اس سامنے کھڑے شخص کو قابو کیسے کیا جا سکتا تھا۔۔۔۔۔!!

"میں بہت ڈر گیا تھا۔۔۔۔۔"!!

اس نے سختی سے ہاتھ اس کے کندھوں سے ہٹاتے اس کی کمر پر گرفت سخت کرتے اسے خود میں بھینچا تھا اس حد تک کہ قلب کو لگا بس وہ اس کی باہوں میں ہی مر جائے گی۔۔۔۔۔!!

یہ پہلی غلطی تھی قلب اور آخری بھی دوبارہ میری اجازت"
کے بغیر تم نے ایک قدم بھی اٹھایا یا میرے منع کرنے کے باوجود
تم کہی بھی گئی تو مجھ سے معافی اور رحم کی امید مت رکھنا
!!"_____

اس نے سخت لہجے میں کہا وارننگ دیتا لہجہ تھا استحقاق بھرا وہ
اس کے لیے پوزیسو ز ہو رہا تھا وہ بھول گیا تھا کہ گھر میں ان
دونوں کے علاوہ بھی ایک فرد موجود تھا جو آنکھیں پھاڑے اس
کے اس روپ کو دیکھ رہا تھا یا یقین کر رہا تھا کہنا مشکل تھا
!!_____

"یہ یاد رکھنا قلب اسیر عالم میں اتنا بھی اچھا نہیں اور تمھارے معاملے میں۔۔۔۔!! میں اچھا ہوں ہی نہیں۔۔۔۔!!"

وہ اس سے بس چند انچ دور ہوا تھا قلب کا سانس سوکھ سا گیا تھا اسیر عالم کی سخت انگلیوں کا سلگتا لمس اسے اپنی کمر سے سرکتا ہوا اپنی پچھلی گردن پر محسوس ہوا تھا اس نے سر اٹھا کر کالی آنکھوں سے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔۔۔۔!! جس نے لفظ چبا چبا کر ادا کیے تھے

جبکہ اس نے دوسرا ہاتھ بھی اس کی گردن پر جماتے اس کا چہرہ دھیرے سے مزید اوپر اٹھایا تھا اس کی سبز آنکھوں میں چمک تھی !! عجیب سی جکڑ لینے والی یا جان لینے والی۔۔۔۔۔

!! تمھاری قید باعثِ سکون ہے برف کی شہزادی"۔۔۔" وہ بہت دھیرے سے بولا تھا لیکن اس کے بولے گے لفظوں کی تپش سے قلب کا چہرہ دہک گیا تھا اسے اپنی دھڑکنیں ہتھیلیوں میں دھڑکتی محسوس ہوئی وہ بہت عجیب سا جذبہ تھا لیکن سکون !! بخش تھا۔۔۔۔

تم میری پہلی اور آخری چاہت ہو تمھارے لیے اسیر عالم ہر" !! حدود توڑ سکتا ہے تمام حدیں پار کر سکتا ہے"۔۔۔

اس کی گردن پر رقص کرتی اس کی انگلیوں کا لمس اس لڑکی کے جسم میں جیسے کرنٹ سا دوڑا تھا وہ بس حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ آدھ کھلی بوجھل نظروں سے اس کے چہرے کا ایک ایک نقوش بڑی فرصت سے دیکھ رہا تھا

_____!!

"Sei il mio cuore.....! Se questo cuore smette di battere, allora Asir Alam sarà senza vita. Non nasconderti di nuovo da me. Non voglio sentire la morte senza vederti."

تم میرا دل ہو قلب۔۔۔!اگر اس دل نے دھڑکنا چھوڑ" دیا تو اسیر عالم تو بے جان ہو جائے گا مجھ سے دوبارہ مت چھپنا میں !!تمھیں دیکھے بغیر موت کو محسوس نہیں کرنا چاہتا"۔۔۔۔۔۔

وہ گہری سانس بھرتے پھر سے مدھم لہجے میں بولا جذبات سے چور لفظوں میں وہ سامنے کھڑی لڑکی کے اندر جذبات کا !!ایک نیا جہاں آباد کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنا اس کا ہاتھ اٹھاتے دھیرے سے اپنے دھڑکتے دل پر رکھا جو اس کے ہاتھ رکھتے ہی ساکت ہوا اور پھر پورے زور سے

دھڑکا تھا اور ساتھ اس شہزادی کا دل بھی دھڑکا گیا اتنی تاب تھی جذبوں میں کہ وہ کچھ بول نہیں پائی۔۔۔۔۔۔۔

میری ریڈ وائن تو تم ہو دلِ اسیر تمھارا نشہ کرنا چاہتا ہوں"

!! میں ایک حلال نشہ جو میرے سر چڑھ کر بولے"۔۔۔

اس کی گردن مزید اوپر کرتے اس نے بوجھل نظروں کو اس کے لبوں ہر ٹکائے مدھم سرگوشی نما آواز میں کہا اس کی آواز میں بھاری پن تھا انگھوٹے نے اس کی شفاف گردن کی نسوں کو !! سہلایا تھا۔۔۔۔۔

انتظار سزا ہے۔۔۔۔!! جو تم مجھے رفتہ رفتہ انتظار دے کر"
سزا دے رہی ہو نا یاد رکھنا دلِ اسیر میری سزا پر میں تمھیں کنارہ
!! کشی اختیار نہیں کرنے دوں گا"۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے جھکا تھا اس کے گلابی لبوں کے کناروں پر
دھیرے سے سلگتا لمس چھوڑا تھا کہ اُسے اپنا سانس وہی رکتا
!! محسوس ہوا وہ سانس لینا بھول گئی تھی۔۔۔۔۔

اسیر عالم کی دی گئی چھوٹی سی سزا نے اسے سانس لینا بھلا دیا تھا
!! وہ جان لیوا لمس تھا عجیب سا جذبوں میں ہل چل مچاتا۔۔۔۔۔

!!پولیس وہ۔والے جی"۔۔۔۔"

وہ اس سے دور ہوا تو اس نے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا تھا

!!حیرت سے اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے۔۔۔۔

تم چاہو تو اس کا بدلہ بھی لے سکتی ہو مجھے یہاں چوم کر"

!!"۔۔۔۔

اس نے اپنے لبوں کے کنارے پر انگلی رکھتے چمکتی آنکھوں

سے کہا تھا اس کی بات پر وہ لب لبوں میں دبا گئی یا لبوں کو چھپانے

!!کی ایک بچکانہ کوشش۔۔۔۔۔

!!میری بھی شادی کرواؤ"۔۔۔۔۔۔"

کاشی کی تیز احتجاج بھری آواز پر اس نے سر موڑ کر اسے دیکھا جبکہ ہاتھ اب بھی اس کی گردن پر تھے اس نے کاشی کو دیکھا جو دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے آنکھوں کے سامنے رکھی انگلیاں کھولے انہیں نا دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا شاید۔۔۔۔!! ایک بے وقوفانہ کوشش۔۔۔۔!!

"یہ غلط ہے تمھیں عورتوں سے نفرت تھی پھر بھی تمھاری شادی مجھ سے پہلے ہو گئی اور میں کتنی محبت میرا مطلب ہے احترام سے دیکھتا ہوں انہیں لیکن میری شادی نہیں ہوئی اور تم میرے سامنے ایسی حرکتیں کر رہے ہو۔۔۔۔!!"۔۔۔۔

وہ صدمے میں بولا تھا اسیر عالم نے قلب کی گردن سے ہاتھ نیچے کیے لیکن وہ اُس کے قریب ہی کھڑا رہا تھا اس نے دو سٹیپس اوپر کھڑے کاشی کو دیکھا۔۔۔۔۔!!

لاسٹ دو ویک پہلے تمھاری آنکھ خراب ہو گئی تھی نا اتنی " محبت میرا مطلب احترام سے دیکھنے کا تحفہ ملا تھا تمھیں "!!۔۔۔۔۔

اس نے قلب کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے استحقاق سے اپنے ساتھ لگایا تھا کاشی نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا تو وہ آبرو آچکا گیا چمکتی آنکھیں طلسم زدہ تھی۔۔۔۔۔!!

زخموں پر نمک چھڑکنے کی صورت میں آپ سے پورا پورا"
!!بدلہ لیا جائے گا"۔۔۔۔۔

وہ اسے وارن کرنے والے انداز میں بولتا باہر کی جانب قدم
!!بڑھا گیا تھا منہ ابھی بھی بنا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کاشی جی کیا آپ کے پاس اندر والا شوہر نہیں ہے جیسے آپ"
!!چوم سکے یہاں پر اور گلے لگا سکے"۔۔۔۔۔

وہ گردن نکال کر کاشی کی پشت کو دیکھتے آنکھیں پٹپٹا کر بولی
تھی معصومیت سے بھری آواز اور ساتھ ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھا
اس کی بات پر کاشی جھٹکے سے منہ کھولے پلٹا تھا۔۔۔۔۔

"لاحول ولا قوۃ!!"۔۔۔۔۔

وہ دل پر ہاتھ رکھتا اتنی بے یقینی اور حیرت سے بولا تھا کہ قلب کے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات ابھرے!!۔۔۔۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔!! اندر والے شوہر کا انتظام کر لو کاشی جی تاکہ آپ کو یہاں پر چوم سکے"۔۔۔۔

اس نے قلب کو خود میں بھینچا تھا اور کاشی کو دیکھتے انگلی ماتھے پر رکھتے قہقہہ لگاتے بائیں آنکھ دبائی اس کے لبوں کے کنارے پر موجود ڈمپل گہرا ہوا تھا۔۔۔۔۔

استغفار اللہ توبہ توبہ اپنی بیوی کے پیچھے لگ کر پاگل ہو"
!!گے ہو تم بھی اسیر عالم"۔۔۔۔

کانوں کو ہاتھ لگاتے وہ توبہ توبہ کرتے بائیں جانب مڑتے دو
سٹیپس اترتے باہر نکل گیا تھا جبکہ اسیر عالم کھل کر مسکرایا تھا
!!۔۔۔۔۔۔

اس نے جھک کر اُس کے ماتھے پر سکون سے لب رکھے تھے
!!۔۔۔

میرے مسکرانے کی وجہ ہمیشہ قلبِ اسیر ہو"
!!گی"۔۔۔۔۔۔۔

اس کے پھڑ پھڑاتے لب اس کے ماتھے پر بار بار کئی مہریں ثبت کر رہے تھے۔۔۔۔!!

اس نے واپس اسے کرسی پر بیٹھایا تھا اور اس کے ساتھ والی کرسی گھسیٹتے خود بھی بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔!!



"۔۔۔تم وہاں سے کیوں بھاگی تھی!!"

آنکھیں چھوٹی کرتے اُس نے اُس کے جھکے سر کو دیکھتے استفسار کیا تھا قلب نے منہ بناتے نظر اٹھا کر اسے دیکھا وہ کہاں سے ملی تھی وہ جانتا تھا کاشی نے میسج پر اسے بتا دیا تھا

وہ ساتھ والے گھر کے کپل کو سڑک پر ملی تھی اور چونکہ اسے اسیر عالم کے گھر وہ ایک دو بار دیکھ چکے تھے اس لیے انہوں نے اسے اپنے پاس رکھتے پھر کاشی کو انفارم کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔!!

آپ نے اسے مارا تھا نا کیوں مارا تھا"۔۔۔۔؟؟"

اسے یاد آ گیا تھا وہ پہلی بات پر افسردہ تھی پھر دوسری بات پر سر اٹھا کر غصے سے اسے گھورا وہ پہلی بار اس کی بڑی بڑی پھیلی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر سر نیچے جھکائے ہنس دیا تھا۔۔۔۔۔!!

تم مجھے ہر پل کوئی نئی وجہ دیتی تمھارے لیے پاگل ہونے کی"۔۔۔۔!!

آگے جھکتے اس کی آنکھوں پر لب رکھتے وہ زیر لب مسکرایا تھا وہ
!! لڑکی اس کا سکون تھی۔۔۔۔

اس نے تمھیں دیکھا تھا نا اس لیے جو اندر والا تمھارا ذاتی"
!! جہنمی شوہر ہے نا اس نے مارا تھا"۔۔۔۔

اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے وہ اس کے چہرے کے تاثرات
دیکھ رہا تھا جو پر سوچ ہوئے تھے جیسے وہ نجانے کتنی گہری سوچ
!! میں ہو۔۔۔۔

تو۔۔۔۔؟؟؟آپ کو یہاں چوم کر بدلا لیا تھانا اسے بھی"
ایسے اس کی طرح گھور گھور کر دیکھ کر ہم بدلہ لے
لیتے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ ہاتھوں سے بال پیچھے کرتے آسان حل پیش کر گئی تھی
جبکہ اس کی بات پر اسیر عالم نے آنکھیں چھوٹی کی اس کے ماتھے
پر چار بل پڑے تھے لب بھینچے اس نے ضبط سے اسے دیکھا
۔۔۔۔۔!!

ہاہاہاہاہا جیسے کو تیسا ملا بڑا مزہ آیا۔۔۔۔ بڑا مزہ"
آیا۔۔۔۔۔۔۔

کاشی کی آواز سنتے اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا جو کیز ہاتھوں میں اٹھاتا قہقہہ لگا کر گا رہا تھا اس نے دانت بری طرح پیس ڈالے تھے اب وہ کاشی کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا جو ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے باہر نکل گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔!!

تم میری بیوی ہو مجھ سے ہر قسم کا بدلہ لے سکتی ہو لیکن" صرف مجھ سے اگر کوئی اور تمھیں دیکھے تو تم اسے نہیں دیکھوں گی نا ایسا ویسا کچھ کرو گی"۔۔۔۔!!

اس کے ہاتھوں کو ہاتھوں میں لیتے وہ بظاہر نرمی سے بولا تھا لیکن ایسا نہیں تھا قلب کے ہاتھوں پر اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ

قلب کے ہاتھ لہو رنگ ہوئے تھے جبکہ مقابل کی آنکھیں سرد !!سی تھی۔۔۔۔

ایسا ویسا کیا"۔۔۔۔؟؟"

وہ اس کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کرتے سہم کر بولی تھی اسیر عالم نے تیکھی نظر اس کے عمل پر ڈالی جو !!اس سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔

قلبِ اسیر میری ایک بات کان کھول کر سن لو تم نے خود اپنا" ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا تھا مجھے قبول کیا تھا تم نے اپنی مرضی سے۔۔۔۔۔

لیکن اب یہ بھول ہے تمھاری کہ تم میری مرضی کے خلاف اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے آزاد کرواسکتی ہواب تم مجھے رد نہیں کر سکتی قلبِ اسیر اب یہ حق تم کھو چکی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! اللہ کے بعد اب ایک موت ہے جو یہ حق رکھتی ہے کہ تمھارا ہاتھ میرے ہاتھ سے جدا کر دے لیکن یہ بات بھی تم یاد رکھنا قلبِ اسیر۔۔۔!! کہ میری موت پر تم میرے ساتھ مرو گی اور تمھاری موت پر میں تمھارے

ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! لیکن اب تم مجھ سے جدا ہونا۔۔۔۔!! یہ بھول جاؤ"۔۔۔۔!! یہ ناممکنات میں شمار ہے !!۔۔۔۔

وہ آتشِ جنون آنکھوں میں بھرے بولا تھا گرفت اس کے نازک ہاتھ پر سخت تر ہو گئی وہ جنونی ہو رہا تھا بے حد جنونی کہ قلب کو اس سے خوف آیا وہ اپنی بات پر زور دیتے اسے جنونیت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔!!

تم۔۔۔! میری ہو۔۔۔!! میری اسیر کی قلب ہو تم اپنی" قلب کا شیدائی ہے اسیر "۔۔۔۔!!

اس کا ہاتھ اٹھاتے اس نے سلگتے ہونٹ اس کے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور پھر ہلکے سے وہاں دانت گاڑھے تھے کہ اس کی اس قدر جنونی فطرت سے قلب کا دل بیٹھ سا گیا تھا۔۔۔۔!!

!!آپ گندے ہے"۔۔۔۔ "

وہ نچلا لب باہر نکالے رونے کی پوری تیار میں تھی اس نے پر اسرار سی نظروں سے اسے دیکھا وہ نظریں عجیب تھی غصہ نہیں تھا، خوف نہیں تھا، پیار سے پرے کے جذبات تھے عجیب سے جنونیت بھرے۔۔۔۔!!

!!بہت زیادہ"۔۔۔۔"

سر کو خم دیتے اس کی سبز چمکتی آنکھوں میں جنون ابھرا تھا اس نے جیسے داد وصول کی تھی قلب نے اس کے خم دیتے سر کو دیکھا جو وہ اب اٹھائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔!!

مجھے تمھارے رونے سے تکلیف ہو گی قلب لیکن تمھاری"
دوری سے مجھے موت کا گماں ہو گا سو ایسے خیال ذہن سے نکال دو
اب بیوی ہو تم میری اور میں تمھیں اچھی بیوی کی ٹریننگ دوں گا
!!"_____

اس کی آنکھ سے پھسلا آنسو اس کے رخسار تک پہنچنے سے پہلے
ہی اس نے تیزی سے انگھوٹے کی پور پر چن لیا تھا پھر نرمی سے
اس کا گال سہلاتے اسے سمجھایا تھا اس نے حیرت سے اسے دیکھا
!!_____

وہ شخص عجیب تھا وہ اپنی بیوی کو بیوی بننے کی ٹریننگ دینے"
!!والا تھا"_____

میری بے سکونی کا حل ہو تم قلبِ اسیر لاکھ تکلیفوں میں"
!!آسانی کی وجہ ہو تم"۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے جھکا تھا اس کے گلابی لبوں پر لب رکھتے اس کے حلق میں نجانے کتنے ہی کانٹے سے چبھے تھے انتظار مشکل تھا اس کے لیے اور اس چند مشکلات کے پلوں کی سزا وہ سامنے بیٹھی لڑکی کے لبوں کر دے رہا تھا

ہاتھ اس کی گردن کو سہلا رہے تھے جبکہ سانسیں اس کی سانسوں میں گھلتی عجیب شور مچا رہی تھی اس کے لبوں کی نرماہٹ پر وہ شاید بے قابو ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس سے دور ہوتے وہ اس کے چہرے سے دو آنچ کے فاصلے پر رکا تھا گہری نظروں سے اس کے بھیگے لبوں کو دیکھا۔۔۔۔

تم بہت معصوم ہو برف کی شہزادی اور تمھاری"
معصومیت میرے لیے نا قابل بیان سزا ہے کہ اس معصومیت پر اسیر عالم بار بار فدا ہوتا ہے اور ستم یہ کہ تم سے دور رہنا پڑتا ہے
!!"۔۔۔۔۔۔

وہ محبت سے اسے دیکھتے جذبات سے بولا تھا مسکراہٹ اس کے لبوں پر رقص کر رہی تھی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیے
!! محبت ہی محبت تھی۔۔۔۔۔

!تپتی دھوپ میں گھنا سایہ ہو تم قلب۔۔۔"

اس کی گال پر ہاتھ رکھتے اس کے لہجے میں نمی گھلی تھی جبکہ وہ اس کے گرم سے لمس پر جی جان سے اس بار کانپی تھی

!!۔۔۔۔۔

ویران زندگی میں سکون کی لہر ہو تم قلبِ اسیر اسیر عالم"

تمھاری عزت کرتا ہے مجھے دنیا کی چاہے ہر عورت سے نفرت ہو

!! قلبِ اسیر لیکن تم سے۔۔۔

اس کی گال پر رکھی اس کی انگلیاں نیچے کو سرکی تھی اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر اس کے سرخ پڑتے چہرے پر گرا قلب نے حیرت سے اسے دیکھا اسے دکھ ہوا تھا اس شخص کے گرتے آنسو سے۔۔۔۔

"تم سے اسیر عالم کو محبت ہے۔۔۔۔۔اسیر عالم قلب سے
ہے!!۔۔۔۔۔۔۔میرا وجود تم سے ہے قلب۔۔۔۔
قلبِ اسیر تم نظروں کے سامنے رہا کرو۔۔۔!!اس چار دن کی
زندگی میں، میں چار پل بھی تمھیں خود سے دور نہیں کر سکتا
!!۔۔۔۔!!قلبِ اسیر۔۔۔

اس کی آنکھ سے دوسرا آنسو ٹوٹ کر گرا اور پھر تیسرا وہ اس کی
گال پر انگوٹھا پھیر رہا تھا وہ کچھ کہنا چاہتا تھا شاید۔۔۔۔۔۔

تم واحد اور پہلی عورت ہو قلب جس کے لیے اسیر عالم"
رویا ہے اور تم وہ آخری عورت ہو قلب جو اسیر عالم کو ہنسا سکتی
ہے"۔۔۔۔۔!!

وہ مسکرا کر بولا تھا ایک بھرپور مسکراہٹ۔۔۔۔۔اس
کے نچلے لب کے کنارے پر ڈمپل گہرا ہوا بہتی آنکھوں کے
ساتھ مسکراتے اس کے لب سحر طاری کر رہے تھے۔۔۔۔۔!!

تمھیں دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں قلب۔۔۔۔"!
فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ "
"!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کرتا سکون سے بولا اس کی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر پھر سے چہرے پر گرے تھے وہ سکون بخش آنسو تھے ایک سکون آمیز جذبہ۔۔۔۔۔!!

تمھارے وجود پر، تمھارے ساتھ پر "شکر الحمدللہ" بولتا " ہوں قلب تم وہ پہلی عورت ہو قلب جس کی اپنی زندگی میں موجودگی پر اسیر عالم "شکرِ خدا" کرتا ہے

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مدھم آواز میں بولا جذبات سے تر لہجہ تھا احساسِ تشکر تھا وہ سکون آمیز لفظ تھے "وللہ کیا خوبصورت اظہار تھا اس شخص کا "

پولیس والے جی آپ گندے نہیں ہے ہم نہیں بولتے"
گندے آپ کو۔۔۔۔۔آپ اچھے ہے آپ نہیں روئے
!!"۔۔۔

وہ اس کی جانب جھکتی نرم ہاتھوں سے اس کے رخساروں پر بہتے
آنسوؤں کو صاف کر گئی تھی نرم لمس پر اور اس کی بات پر وہ
مسکرایا تھا اس کے ہاتھ پکڑتے اس نے لبوں سے لگائے
!!۔۔۔۔۔۔۔۔

تم اہم ہو قلبِ اسیر تم اسیر عالم کے لیے اس کی سانسوں"
سے زیادہ اہم ہو اس کی دھڑکنوں سے زیادہ اہم"۔۔۔۔۔۔۔۔

اسیر عالم تم پر اپنی آخری سانس بھی وار سکتا ہے کہ "

!! تم اس قدر اہم ہو"۔۔۔۔۔

اس نے آگے بڑھتے نرمی سے اسے سینے سے لگاتے خود میں بھینچا تھا اس کے بالوں پر لب رکھتے وہ سکون سے آنکھیں موندے بولا تھا۔۔۔۔۔

وہ اظہارِ محبت تھا یا اظہارِ اہمیت لیکن خوبصورت تھا مکمل تھا"

!! حد سے زیادہ دلکش تھا"۔۔۔۔

قلب نے آہستگی سے اس کی پشت پر دونوں ہاتھ باندھے تھے وہ دھیرے سے سرخ چہرہ لیے مسکرائی اسیر عالم اپنی پشت پر اس

کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے خود کی رگوں میں سکون کی لہریں گردش کرتی محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔!!



کالی رات ہر طرف اپنے اندھیرے کے پر پھیلائے ہوئے تھی آسمان پر نا چاند تھا نا کوئی ستارہ رات حد سے زیادہ سیاہ تھی وہ رات صرف سیاہی لیے ہوئے نا تھی بلکہ اس رات میں کچھ تو ایسا تھا جو ہولناک سا تھا عجیب سا خوف سے بہت پرے پراسراریت سا۔۔۔۔

ایسے میں ایک پرانی بلڈ نگ کی چھت پر ایک وجود کی موجود گی اس گہری خاموش رات میں عجیب سا منظر پیش کر رہی تھی وہ وجود مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک قدم آگے بڑھایا اس کے قدم کے اٹھنے گرنے کی آواز اس خاموشی میں ایک ارتعاش برپا کر گئی پھر دوسرا قدم اور پھر ایسے ہی تیسرا اس کے قدموں کی چھاپ کے ساتھ اس رات میں خوفناکی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

خاموش رات میں قدموں کی آہٹ نے ماحول کو ہیبت ناک بنایا تھا اس کے قدم بڑے واضع انداز میں اٹھ رہے تھے وہ آگے بڑھتے بڑھتے ایک جگہ رکا۔۔۔!!

اس کے ہاتھ میں ایک سوٹ کیس تھا جیسے وہ گھسیٹ کر لایا تھا

جیسے ہی اس کا آخری قدم تھما ماحول یکدم عجیب ہوا اس نے

لانگ کوٹ کی پاکٹ سے لائٹر نکال کر جلایا تھا۔۔۔۔۔

اب اندھیرے میں اس کا چہرہ ہلکا سا واضع ہوا

تھا۔۔۔۔۔۔!! وہ لائٹر کو کبھی جلا رہا تھا تو کبھی بجھا رہا تھا لائٹر کے

جلنے پر آگ کی تپش میں اس کی آنکھیں۔۔۔۔۔۔۔۔!! وہ

آنکھیں عجیب سے تاثرات لیے ہوئے تھی خوف، پریشانی، ڈر ایسا

کچھ نہیں تھا کچھ الگ تھا گہرا مگر چھپا ہوا کچھ ایسا جو دل بند کر دے

۔۔۔۔۔۔۔!!

اس نے لائٹر کو جلاتے تھوڑا آگے کیا وہ ایک پائپ کے پاس رکا تھا جس پر زنگ لگا ہوا تھا پائپ کافی پرانا تھا جس سے پانی کے قطرے بڑی تیزی سے زمین پر ٹپک رہے تھے جو اس کے کالے جوتوں پر چھینٹوں کی صورت ہلکے سے پڑے تھے۔۔۔۔۔۔

اس نے گردن دائیں جانب اکڑائی پھر ایک ہلکی سی مسکراہٹ عجیب سی کہ وہ مسکراہٹ دلکش نہیں تھی وہ مسکراہٹ۔۔۔!! دل کو لرزا دینے والی تھی۔۔۔۔۔

وہ نیچے جھکا سوٹ کیس رکھا اور اسے کھولا سفید گلوز پہنے اس کے لبوں پر اب سنجیدگی کا قفل تھا اس نے ایک درمیانے سائز کی تیز دھار آری سوٹ کیس سے اٹھائی اور دھیرے سے ہنسا

۔۔۔۔۔!! چمکتی آنکھیں وحشت سے لبریز ہوتی خوف کو مزید بڑھا گئی۔۔۔۔۔۔

وہ کھڑا ہوا اور پہلے سے خستہ حال پائپ کو کاٹنے لگا تھا گردن کو دائیں بائیں ہلاتے وہ کانوں میں ہینڈ فری لگائے شاید کچھ سن رہا تھا وہ پاگلوں کی طرح سر ہلا رہا تھا لبوں پر ایک خطرناک مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔

بیس منٹ بعد وہ پائپ دو حصوں میں تقسیم ہوا پانی تیزی سے نیچے بہنے لگا تھا وہ نیچے بیٹھا آری واپس رکھی اور پھر سے ایک مسکراہٹ لبوں پر کھینچی گئی!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہولناک سی وحشت بھری مسکراہٹ اندھیری رات میں

اس نے گردن بائیں جانب موڑتے گوشت کا ایک ٹکڑا ہاتھ میں

اٹھایا وہ یکدم مسکراہٹ کو سمیٹ گیا۔۔۔!! بہت اچانک ہی

۔۔۔۔۔

کھڑا ہوتے اس نے کٹے ہوئے پائپ کے دوسرے حصے میں وہ

ٹکڑا ڈالا وہ دھیرے سے ہنسا خاموش رات میں اس کی ہلکی ہنسی

!! بھی یوں تھی جیسے قہقہہ وہ پھر سے ہنسا اور ہنستا ہی چلا گیا۔۔۔۔

اس کے تاثرات ہر جذبات سے پرے تھے سمجھ نا آنے

والے لیکن خوفزدہ کرنے والے۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ کرتے اس نے سارے ٹکڑے اٹھاتے پائپ میں ڈال دیے پھر دوزانوں بیٹھا سرد نظروں سے ان آخری بچے دو ٹکڑوں کو دیکھا اتنی خطرناک سنجیدگی تھی کہ جیسے موت کا ہولناک منظر۔۔۔۔۔

اس نے ایک ٹکڑا اٹھایا وہ کھڑا ہوا موبائل لانگ کوٹ کی پاکٹ سے نکالا پھر لائٹر جلایا لائٹر کو اس ہاتھ میں پکڑا جس میں وہ ٹکڑا تھا کیمرہ آن کیا۔۔۔۔۔

"Hey ! say cheese" .....!!

وہ گہری مسکراہٹ سے بولا اس ٹکڑے کو دیکھتے ہوئے پھر ایک تصویر کلک کی اندھیرے میں لائٹر کی روشنی نے

اس کے چہرے پر بہت ہی دھندلا عکس چھوڑا ایک دھندلی سی تصویر کیمرے میں قید ہوئی۔۔۔۔۔۔

اس نے وہ ٹکڑا بھی پائپ میں پھینک دیا اس کے سفید گلوز خون سے بھر گے تھے۔۔۔

اس نے لائٹر بجھاتے اور موبائل بند کرتے واپس کوٹ میں رکھا اور جھکتے آخری ٹکڑا بھی اٹھایا۔۔۔۔

اس کی گہری مسکراہٹ پل بھر میں گہری خطرناک سنجیدگی میں بدل گئی اس نے آخری ٹکڑے کو استہزاء نظروں سے دیکھا تھا جلتی آنکھوں سے۔۔۔۔۔۔!

عجیب تاثرات ہوئے تھے اس کے چہرے کے کہ خوف سا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔!!

وہ کھڑا ہوا اور اس ٹکڑے کو دیکھا جو ایک چھوٹی انگلی تھی وہ بھینچے لبوں سے ہنسا دائیں بائیں گردن اکڑائی نسیں بری طرح اکڑ کر ابھری تھی پھولی ہوئی نسیں۔۔۔۔۔

" May Allah bless you with Hell "

Ameen !

اس نے وہ آخری ٹکڑا بھی پائپ میں ڈال دیا نیچے جھکتے اس نے گلوز نکالے سوٹ کیس میں رکھے اور سوٹ کیس کو گھسیٹتے وہ پیچھے کو قدم لینے لگا تھا۔۔۔۔۔

پائپ میں بچے پانی کے ساتھ ملتے وہ ٹکڑے نجانے کدھر جاتے اس کے جاتے ہی وہاں کا ماحول پھر سے پہلے جیسا ہوا تھا !! لیکن کچھ تو تھا جو باقی رہ گیا تھا شاید ایک گہرا خوف۔۔۔۔

وہ پرانی عمارت سے کچھ فاصلے پر چل رہا تھا اس نے پلٹ کر اس عمارت کو دیکھا جہاں چند گنتی کے کچھ لوگ رہتے تھے وہ پرانی سی عمارت تھی اس کی آنکھوں میں ایک سلگتی ان دیکھی آگ ابھری۔۔۔۔۔

سوٹ کیس پر اس کی گرفت حد درجہ سخت ہوئی۔۔۔۔

" Veni, vidi, vici "

(I came , I saw , I conquered....!)

ایک مشہور لاطینی کہاوت تھی جو لبوں سے پھڑ پھڑا کر آتش فشاں کی صورت نکلی۔۔۔!!

اس نے لاطینی زبان میں لفظوں کو ادا کرتے قدم واپس موڑ لیے وہ وہاں سے نکل گیا تھا اس کے چلتے قدموں سے ابھی بھی خوف محسوس ہوتا رہا تھا۔۔۔۔

اس کا لہجہ اس کے تاثرات ایسے تھے جیسے کوئی سر پھرا پاگل کوئی "سریل کلر"۔۔۔۔۔۔!!

وہ کون تھا؟اس نے ایسا کیوں کیا؟کیا واقعی وہ کسی انسان کے ٹکڑے کر کے پھینک کر آ رہا تھا؟۔۔۔۔

وہ چلا گیا تھا اپنے پیچھے پراسراریت چھوڑے خوف و دہشت چھوڑے۔۔۔۔!!



چل نکل میرے گھر سے تیری وجہ سے تیرا وہ عاشق"
میری جان نکالنے پر تلا ہوا ہے تبھی تجھے شرافت سے نکاح نہیں
کرنا تھا نا"۔۔۔۔۔؟؟

تائی امی اسے بازو سے گھسیٹتے باہر لے کر جانے لگی تھی وہ جو
ڈری ہوئی بیٹھی تھی کہ نجانے اب کیا ہو گا تائی کی جارحانہ پکڑ نے
اسے خیالوں سے باہر پٹخا اس نے پہلے نا سمجھی سے ان کی طرف
دیکھا اور پھر حیرت سے عورتوں کی طرف۔۔۔۔

تائی امی م۔میری بات۔س۔سنے مجھے یہاں رہنے"
!!دے"۔۔۔۔۔۔

فجر ان کے ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے بازو سے ہٹانے کی ناکام سی کوشش کرتے رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی اس نے ابھی تک عبایا ویسے ہی پہن رکھا تھا اور وہی کپڑے پہنے ہوئے تھے اسے ہوش ہی کہاں تھی۔۔۔۔۔؟؟

اس کے پاس جا میری جان کیوں لینے پر تلی ہے"۔۔۔۔؟؟" تائی نے ساری عورتوں کا لحاظ بلائے طاق رکھتے اسے گھر سے باہر دھکا دیتے نکالا وہاں کھڑے مردوں نے پلٹ کر اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔!!

فجر نے روتے ہوئے نظر تائی کے بعد ان مردوں پر ڈالی تو بے ساختہ کتنے ہی آنسو ٹوٹ کر اس کے نقاب میں جذب ہو گے وہ

مرد ابھی بھی دیکھ رہے تھے ان میں سے چند نے نظریں یا تو جھکا لی تھی یا پھیر لی تھی لیکن چند ابھی بھی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

وہ سسک اٹھی اس کا دل کیا پھوٹ پھوٹ کر روئے یا زمین پھٹے اور وہ اس میں سماں جائے۔۔۔۔!!

ان چند مردوں کی نظریں اسے یوں محسوس ہوئی جیسے وہ ننگے سر کھڑی ہو آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے اس وجہ سے نہیں کہ وہ گھر سے نکالی گئی تھی بلکہ اس وجہ سے کہ گھر سے نکالی گئی اس لڑکی کو دیکھتے مرد شاید بھول گے تھے کہ ان کے گھر بھی بیٹی ہے، ماں ہے یا بیوی ہے ہاں وہ بھول گے تھے۔۔۔۔۔۔!!

!!ت۔تائی"۔۔۔۔"

آنسوؤں سے بھری آواز دل کو لرزا دینے والی وہاں سے ہٹتے وہ !!چند مرد چلے گے تھے جبکہ چند موجود تھے۔۔۔۔

پتہ ہے کون سے چند مرد چلے گے تھے وہاں سے جب وہ لڑکی اپنے گھر سے نکالی گئی۔۔۔۔؟؟وہ مرد جن کی تربیت ایک اچھی عورت نے کی تھی۔۔۔۔!!وہ مرد جو عورتوں کی عزت کرتے تھے وہ چلے گے تھے کہ ان کی غیرت کو گوارہ نہیں کسی لڑکی کو !!اس حالت میں نظر اٹھا کر بھی دیکھنا۔۔۔۔۔۔

پتہ ہے ان مردوں نے کیا مثال دی تھی بس اپنے ایک چھوٹے سے عمل سے۔۔۔۔؟؟؟

کہ ہر مرد برابر نہیں ہوتا وہ چند مرد جو چلے گے وہ ان مردوں جیسے نہیں تھی جو کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ اچھے مرد تھے اگر ہم مردوں کو کوستے ہیں نا تو یہ بات " واضع طریقے سے یاد رکھیے گا کہ آپ کا باپ، آپ کا شوہر، آپ کا بھائی، آپ کا بیٹا وہ بھی مرد ہے بات مرد ذات کی نہیں ہے بات تربیت کی ہے، غیرت کی ہے، عزت کی ہے۔۔۔۔۔!!

ت۔تائی م۔میرے ب بابا کا گھر ہے آپ کیسے نکال سکتی"
ہے میں کہاں جاؤں گی"۔۔۔۔۔؟؟

وہ آنسو عبایا کی آستین سے صاف کرتی ہچکی لیتے بولی تھی تائی نے
!!نخوت اور زہر خند نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تیری وجہ سے میری بیٹی مر گئی تیرا باپ تجھے چھوڑ کر بھاگ"
گیا تیری ماں مر گئی تجھے میں نے پالا اور تو مجھے گھر کا سنار ہی ہے
دفع ہو جا یہاں سے کہ بتاؤں سب کو کہ تو کیسی لڑکی ہے
!!"۔۔۔۔۔

نخوت زدہ ہتک آمیز لہجہ تھا فجر خود پر سب کی نظریں محسوس کرتے زمین میں گڑھ گئی تھی آنسوؤں کا گولہ حلق میں اٹک گیا آنکھیں بھیگ گئی۔۔۔۔!!

وہ پردے میں لپٹی لڑکی وہ حجاب کو مان سمجھنے والی لڑکی کو وہ عورت کہہ رہی تھی "بتاؤں کیسی لڑکی ہے تو"۔۔۔۔!!

وہ ساکت ہوئی تھی ان کی بات پر آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے لیکن وہ بے حس و حرکت تھی وہ اس کی سگی تھی۔۔۔۔۔۔!! اور پھر بات سگے پرائے کی نہیں ہوتی بات تو عزت کی، مخلصی کی ہوتی ہے۔۔۔۔!!

اگر عورت برباد ہو رہی ہے نا تو کہی نا کہی اس کے پیچھے کسی عورت کا ہی ہاتھ ہوتا ہے ہاں فرق صرف اتنا ہے کہ مسلہ سارا یہاں بھی اس عورت کی ترتیب کا ہوتا ہے۔۔۔۔۔!!

یا پھر یوں کہا جائے آج کل ہمارے خیال سے تربیت کا مسلہ نہیں ہے ہر ماں باپ چاہتا ہے اپنی اولاد کو اچھی تربیت تھے حتیٰ کے ایسے ماں باپ بھی جنہوں نے کئی غلطیاں کی ہو لیکن وہ اولاد کو اچھی تربیت دیتے ہے یہاں مسلہ اس تربیت کو پِک کرنے میں ہوتا ہے کہ آیا اولاد نے اسے سمجھا یا نہیں

اس نے دھندلائی نظروں سے تائی کو دیکھا جس نے دروازہ اس کے منہ پر بند کر لیا تھا وہ ہنکارہ بھر کر رہ گئی ایک زخمی ہنکار !! مرد خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!! بہن چلو یہاں سے "۔۔۔۔۔"

ایک بھاری آواز پر اس نے گردن اٹھاتے دھیرے سے گھومتے دائیں کندھے کی جانب دیکھا جہاں پر ایک بھورے رنگ کی چادر اس کے کندھوں پر تھی اس سترہ، اٹھارہ سال کے لڑکے نے بڑی احتیاط سے اسے چھوئے بغیر اسے چادر دی تھی اس کی !! نظریں جھکی ہوئی تھی آواز دھیمی تھی۔۔۔۔۔۔۔

!! چلے یہاں سے "۔۔۔۔"

وہ آگے چلنے لگا تھا اس کا عمل چاہے چھوٹا سا تھا لیکن اتنی طاقت تھی اس عمل میں کہ وہاں کھڑے چند مردوں کے منہ پر تمانچہ تھا وہ سترہ سال کے لڑکے کا عمل کہ انہوں نے شرمندگی سے نظریں جھکا ڈالی۔۔۔۔۔

فجر لڑکھڑاتے قدموں سے اس کے پیچھے چل دی تھی وہ وہاں سے نکل جانا چاہتی تھی گلی عبور کرتے سڑک پر آتے اس نے اس لڑکی کو دیکھا گھنی شام میں اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھی !!۔۔۔۔۔

م۔میں ا۔اپنی دوست کی ط۔طرف چلی جاؤں گی شکریہ" !!بھائی"۔۔۔۔۔

وہ چادر کو مظبوطی سے تھامے سڑک پر چلنے لگی وہ لڑکا اسے روک نہیں سکتا تھا ہاں اس لڑکی پر پھر کئی انگلیاں اٹھتی شاید تبھی وہ خاموشی سے چلی گئی تھی بے شک وہ دونوں جو مرضی سوچتے۔۔۔۔

لیکن دنیا وہ بڑی عجیب ہے وہ وہی سوچتی ہے جو ان کے "مطلب کا ہوتا ہے"۔۔۔۔۔!!

پتہ ہے اگر دنیا کے ناممکن ترین کاموں کو گنا جائے تو اس میں فہرست اول "دنیا کی سوچ کو بدلنے کا کام "ناممکنات میں ہو گا۔۔۔۔۔۔!!



وہ سڑک پر قدم گھسیٹ رہی تھی وہ رونا نہیں چاہتی تھی وہ کئی بار چپ ہوئی تھی اور پھر کئی بار رو دی تھی اس کے زبان سے ایک بھی شکوہ اپنے اللہ کے ہاں نہیں نکلا تھا۔۔۔۔۔!!

وہ فجر تھی اور وہ ایسی ہی تھی اس کے مطابق اللہ سے شکوہ" " کرنے کا مطلب ہے آپ کو اللہ پر یقین نہیں ہے

اس کا ارادہ اپنی سکول کی دوست کے گھر جانے کا تھا بے شک وہ خود اچھی حالت میں نا تھی لیکن اس کے علاوہ اس کے پاس

کوئی چارانا تھا خالی سڑک پر کچھ گاڑیاں اس کے قریب سے گزر رہی تھی۔۔۔۔!!

جب ایک گاڑی بہت اچانک اور بہت تیزی سے اس کے پاس آکر رکی تھی اس میں سے نکلتے دو آدمیوں نے تیزی سے اس کے بازوؤں کو پکڑتے اسے گاڑی میں ڈالنا چاہا تھا۔۔۔۔۔۔۔!!

اس اچانک افتاد پر وہ گھبرائی تھی کچھ پل کو وہ اپنے ہوش کھو بیٹھی تھی پھر اگلے ہی پل اس نے چیخنا چاہا تھا جب اس میں سے ایک آدمی نے نجانے کس چیز سے اس کے سر پر وار کیا تھا وہ کراہ کر رہ گئی چیزیں گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔!!

اسے پہلا دکھ ان آدمیوں کے لمس پر ہوا تھا جنہوں نے اس کے بازوؤں کو پکڑے اسے گاڑی میں ڈالا تھا وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔!!

گاڑی وہاں سے نکل گئی وہ سڑک پہلے جیسی ہو گئی لیکن کچھ باقی تھا ہاں ایک کالی گاڑی میں بیٹھے کچھ فاصلے پر موجود ایک وجود نے فون کان کو لگاتے سخت تاثرات سے کسی کو کچھ کہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔!!



کیا تکلیف ہے تمھیں یہ کیا چیپ حرکتیں"

ہے"۔۔۔۔؟؟؟

وہ غصے سے ڈائننگ ٹیبل کی چیئر کھسکاتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی اس کا لہجہ تیکھا سا تھا زارون خان نے سنجیدگی سے اسے دیکھا وہ پہلی بار اسے اس طرح سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔!!

"میں پریکٹس کر رہا ہوں زن مرید بننے کی۔۔۔!!"

اس نے ہلکی مسکراہٹ لبوں کے کناروں پر کھینچی اور سینے پر بازو باندھے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی تھی اس کی بات پر ہیر زویار تپ گئی جبکہ زویار صاحب نے فکر مند نظروں سے ہیر کو دیکھا۔۔۔۔۔!!

وہ بار بار کچھ نا کچھ کھانے کی چیز ہیر کی پلیٹ میں رکھ رہا تھا جس سے وہ چڑ گئی تھی۔۔۔۔!!

"جسٹ۔۔۔۔!!

وہ انگلی اٹھائے کڑھتے لہجے میں کچھ کہتے کہتے رکی تھی سرخ نظروں سے اسے گھورا۔۔۔۔۔!وہ نیچے گردن کیے دھیرے سے ہنسا۔۔۔۔!!

"اگر لحاظ کر رہی ہوں تو تمیز کے دائرے میں رہو سمجھے تم ورنہ میں بھول جاؤں گی تم میری خالہ کے بیٹے ہو"۔۔۔۔!!

وہ غصہ ضبط کرنے کے چکر میں سرخ پڑ گئی تھی وہ ایک دن پہلے سترہ سال کی ہوئی تھی اور اس نے اپنی برتھڈے منائی نہیں تھی ایسا پہلی بار ہوا تھا۔۔۔۔۔!!

لوگ کہتے ہیں کسی کے جانے سے کچھ رک تو نہیں جاتا ہاں " لوگ صحیح کہتے ہے کسی کے جانے سے واقعی کچھ نہیں رکتا لیکن ایک خلا ضرور آجاتی ہے زندگی جی نہیں جاتی بس گزاری جاتی ہے "۔۔۔۔۔!!

ہاں بھول جاؤ میں تمھاری خالہ کا بیٹا ہوں فقط یہ یاد رکھو کہ " میں تمھارا ہونے والا شوہر ہوں اور خیالوں میں ہو چکا شوہر "۔۔۔۔!!

وہ حسرت سے گہری سانس بھرتے گہری مسکراہٹ سے
بولا ہیر زویار اسے دیکھتی رہی تھی پھر اس کی مسکراہٹ کو
افففف اسے کیسے پتہ چلا ہو گا اس کی مسکراہٹ خوبصورت ہے
"۔۔۔۔۔۔اس نے دل کو ڈپٹا وہ شخص اسے ہنسانے کی پوری
!!کوشش میں تھا۔۔۔۔۔۔

تمھارا یہ فلرٹ مجھ پر نہیں چلے گا بابا میں کالج جا رہی ہوں"
!!"۔۔۔۔۔
اس نے نخوت اور بے زاری سے کہا اور قدم باہر کی جانب
لیے وہ بھی زویار صاحب کو دیکھتا مسکرا کر کرسی سے کھڑا ہوتے
!!اس کے پیچھے چلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

اللہ معاف کرتے۔۔۔!! یہ فلرٹ نہیں تھا پیور خالص زن"
!! مریدی کی تیاری کر رہا تھا میں"۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب پہنچتے ذرا سا اس کے کان کے قریب جھکتے
مدھم لہجے میں بولا کہ وہ ایک دم اچھل پڑی تھی مڑ کر دل پر ہاتھ
!! رکھتے اس نے گہرا سانس لیا پھر اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں پتہ ہے کسی اور سے محبت کرتی ہوں میں۔۔!! وہ ایک
!پروفیسر ہے خود کے بل بوتے پر تم کیا ہو۔۔۔

وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہوتے سینے پر بازو باندھے
آبرو اٹھا کر بولی تھی وہ کہی سے بھی سترہ سال کی نہیں لگی تھی

"ہاں تلخ حقیقتیں انسان کو عمر سے پہلے میچور کر دیتی ہے

"۔۔۔۔

!!تم کسی انکل سے محبت کرتی تھی"۔۔۔۔"

اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے حیرت سے پوچھا اس کی بات پر ہیر نے دانت پیسے اس کے لبوں پر نامحسوس سی مسکراہٹ ابھری !!تھی پھر اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

میں اپنے ذاتی باپ کے بل بوتے پر بزنس مین بنوں"

!!گا"۔۔۔۔۔

وائٹ پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے وہ کندھے آچکا کر بولا تھا

!!ہیر طنزیہ ہنسی۔۔۔۔

"کسی اور کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلا رہے ہو تم اگر
!!کندھا ذرا سا بھی ہلا تو نشانہ خطا ہو جائے گا"۔۔۔۔

وہ طنز سے اسے دیکھتے گہری بات بول گئی زارون خان کے
!!مسکراتے لب سمٹ گے تھے۔۔۔۔۔

"خود کی محنت پر کچھ بنو پھر زن مرید بھی بن
!!جانا"۔۔۔۔۔
وہ پلٹ گئی تھی زارون خان نے لب بھینچے تھے اس چھوٹی لڑکی
!نے اسے اچھی خاصی سنا دی تھی۔۔۔۔

یہ بات یاد رکھنا ہیر زویار میں کچھ بن کر لوٹا تو تم میری"

!!"۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے اس کی طرف آرہا تھا ہیر نے پلٹ کر اسے دیکھا

پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ اب بھی تھے وہ اس کے پاس سے گزر گیا

!!اس کے لفظوں میں کچھ تو تھا کہ ہیر ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ چلا گیا تھا تو وہ لب بھینچے خود بھی کندھے آچکاتی وہاں سے چلی

!!گئی تھی۔۔۔۔۔



سر آپ یہاں کیوں آئے ہے کسی نے دیکھ لیا تو مسلہ ہو"

!!جائے گا"۔۔۔۔

اسد ہاتھ میں پکڑی چیزوں کو بار کی ٹیبل پر رکھتا بولا تھا چہرے پر فکر مندی تھی کایان سکندر نے زہر خند نظروں سے اسے دیکھا تو وہ سر جھکا گیا۔۔۔۔

اس لڑکی کی اتنی ہمت اس نے مجھے تھپڑ مارا بغیر کسی ریزن" کے مجھے کایان کو"۔۔۔۔؟؟

وہ بیئر کی بوتل منہ کو لگاتا بولا تھا گہری سانس بھرتے کچھ بیئر نیچے گر رہی تھی تو کچھ اس کے منہ میں وہ نشے میں دھت ہونا چاہتا تھا لیکن ہو نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بار بار اس کے سامنے فجر رضوان کا چہرہ گھوم رہا تھا جس نے بغیر کسی وجہ سے اسے پھر سے تھپڑ جڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

"سر میڈیا میں پہلے ہی آپ کے خلاف بہت سی نیوز لیک ہو رہی ہے سارے اسائمنٹ واپس لیے جا رہے ہے ہم سے جلد از جلد کچھ کرنا پڑے گا سر ورنہ۔۔۔۔!!

وہ کایان سکندر کے بازو پر ہاتھ رکھتے اسے روکنے کی کوشش کرتے پریشانی سے بولا کایان نے غصے سے اس کا بازو جھٹکا

۔۔۔۔۔

"تم کس مرض کی دوا ہو اسد۔۔۔!! وہ دھاڑا تھا اس کے آس پاس تھوڑے پل کو سناٹا چھایا اس نے بلیک کیپ درست کرتے سر جھکایا اور گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

!!اس حجابن کی غلطی ہے ساری"۔۔۔۔"

وہ بری طرح دانت پیس گیا تھا وہ ایک عام سے علاقے میں بنا پرانا سا بار تھا جس کا پتا وہاں کے لوگوں کو پتہ تھا۔۔۔۔۔

!!سر لیکن"۔۔۔۔۔"

اسد نے کچھ کہنا چاہا تھا پھر اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھتے وہ خاموش ہو گیا کہ اسے خوف محسوس ہوا تھا کایان سکندر سے

۔۔۔۔۔

!!پ۔لیزن۔نہیں"۔۔۔۔"

گھٹی گھٹی سی آواز اور لوگوں سے ٹکراتا وجود وہ ہاتھوں کے بل فرش پر گری تھی اس کی ٹانگیں بری طرح کانپ رہی تھی جبکہ بال چہرے کے اطراف بکھرے ہوئے تھے اس کے گرنے سے !! وہاں پر موجود لوگ تھمے تھے میوزک آف ہوا۔۔۔۔۔۔۔

ہر طرف سناٹا سا چھا گیا تھا وہ وجود ہچکیاں لے رہا تھا وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی جب تیز قدموں کی آواز پر اس کی روح فنا ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اوپر والے فلور سے کچھ آدمی لکڑی کی سیڑھیوں پر تیز قدم اٹھاتے نیچے آ رہے تھے وہ سہم گئی اس نے گردن ہلکی سی موڑ کر

دیکھا وہ اٹھنا چاہتی تھی وہ مشکل سے اٹھی اور آگے کو بڑھی

روک سالی کو اس کے باپ کا ہر جانہ بھرے گی"

!!یہ"---

ایک آدمی کی تیز آواز پر وہاں موجود چند لڑکیاں اپنے اپنے قریب کھڑے لڑکیوں کے ساتھ لگی جبکہ ایک آدمی نے آگے بڑھتے اس بھاگتی لڑکی کے بال پیچھے سے کھینچتے اس کی گردن اونچی کی

!!پ۔پلیز"-----"

وہ سسک پڑی تھی اس کی آنکھوں سے پانی تیزی سے نکلتا گالوں پر بہہ گیا اس کے جسم پر عبایا تھا جبکہ وہ بے حجاب تھی پہلی بار اتنی تذلیل محسوس ہوئی تھی اسے کہ دل کیا مر جائے۔۔۔۔۔

بڑے سکون سے بول رہی تھی پوری رقم ادا کر دے گی اب"
رات گزارنے کو بول رہے ہے تو چونچلے ختم نہیں ہوتے
تمھارے تب تو بڑے سکون سے بیٹھی تھی کون باپ میرا سالی
!! کتنے باپ ہے تمھارے جو تجھے خود نہیں پتا"۔۔۔۔

وہ ویسے ہی اس کے بال پیچھے سے پکڑے تیز آواز میں بولا تھا
وہ ہاتھ پیچھے لے جاتے اپنے بالوں کو چھڑوانے کی کوشش کرنے

لگی تھی وہ اس شخص کو ہاتھ تک نہیں لگانا چاہتی تھی تبھی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

درد کی لکیریں اس کے چہرے پر ابھر کر دل کو سناٹوں سے بھر رہی تھی۔۔۔۔

اس آدمی کی آخری بات پر اُس شخص نے استہزاء نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا اس نے بیئر کا آخری گھونٹ حلق میں اتارا

۔۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا مظبوط قدموں سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی شاید نشے کی وجہ سے لیکن اس کے قدم مظبوطی سے اٹھ رہے تھے شاید اسے نشہ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

"سالے کمینے!!۔۔۔۔۔"

اس نے آہستہ آواز میں کہا اور ایک زوردار مکا اس شخص کے چہرے پر رسید کیا جس کا دھیان اس لڑکی پر تھا وہ لڑکھڑا کر دور گرا تھا کایان سکندر کے خود کے قدم لڑکھڑا گے۔۔۔۔

"سر۔۔۔۔!! اسد آگے بڑھا جب اس نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا۔۔۔۔۔

او قات ہے اسے ہاتھ لگانے کی مجھے دیکھو۔۔۔!! نامی گرامی"
شخصیت پھر بھی اسے چھونے پر دو تھپڑ رسید ہوئے ہے مجھے اور
!! تم گندی نالی کے کیڑے"۔۔۔۔

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا وہ ہنس رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں وحشت سے
تر تھی کناروں سے سرخ ہوتی سرد شہد رنگ آنکھیں۔۔۔۔۔

اس کی آواز پر فجر رضوان کا سانس رک گیا تھا وہ سر اٹھانا چاہتی
تھی لیکن شرمندگی اتنی تھی کہ سر اٹھایا نا گیا اسے لگا وہ مجرم ہے
!! جو اس بار میں پائی گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تو ہوتا کون ہے اس کا ہاں تیری کیا لگتی ہے یہ تجھے پتہ ہے"

سکون سے بیٹھی تھی ہمارے ساتھ کمرے

!!میں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی فرش سے کھڑے ہوتے ہنستے ہوئے طنز سے بولا

کایان سکندر نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا میٹھیاں بھینچے وہ

ضبط کر رہا تھا نجانے کون سے جذبات تھے جنہیں وہ ضبط کر رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

اس نے شرٹ کے اوپر دو بٹن کھولے کف کہنوں تک فولڈ

کیے لبوں پر زبان پھیری آنکھیں زور سے میچی اور پھر کھولی جب

کانوں میں ایک سسکی سنائی تھی اس نے ہلکی سی گردن موڑ کر

دیکھا اس کے چہرے کے اطراف بال گرے تھے۔۔۔۔

اور وہاں کھڑا ہر فرد اسے گھور کر دیکھ رہا تھا سب کی نظروں میں الگ تاثر تھا اگر سب کی نظروں میں کوئی تاثر کامن تھا تو وہ استہزاء پن کا تھا۔۔۔۔۔

لوگ دوسروں کو کتنی جلدی جج کرتے ہیں نا اور جب" دوسرے لوگ انہیں جج کرے تو وہ برا منا جاتے ہیں یہ جانے بغیر کہ وہ بھی کسی کے لیے لوگ ہی ہوتے ہے"۔۔۔

اس نے لونگ نیوی بلیو کوٹ اتار کر دھیرے سے اس لڑکی کے کندھوں پر رکھا ایسے جیسے پھینکا ہو اُس نے اِسے نہیں چھوا تھا لیکن اس کی شہد رنگ آنکھوں میں کچھ تاثر تھے۔۔۔۔!!۔

!! وہ استہزاء پن نا تھا لیکن کچھ عجیب تھا نا قابل بیان سا۔۔۔

اس نے گلے میں پہنا گرم مفلر بھی اتارا اور قدم پیچھے کو لیتے اس کے سامنے کھڑا ہوا جو سر جھکائے کھڑی کانپ رہی تھی

!!۔۔۔۔۔

!! میری نظر کی توہین برداشت نہیں کروں گا میں "۔۔۔۔"

وہ دھیرے سے بولا اس نے نظریں جھکائی اور مفلر کھول کر اس

!! کے سر پر پھیلا دیا۔۔۔۔

فجر رضوان ایک بار پھر سانس روک گئی اس کے چہرے پر شرمندگی کے ساتھ حیرت تھی لیکن سامنے کھڑے شخص کے

الفاظ کسی نیزے کی طرح اسے چھبے تھے۔۔۔!!آنسو ٹوٹ کر فرش پر گرا۔۔۔!!

وہ شخص وہاں سے ہٹ گیا تھا مفلر اس کے دونوں کندھوں سے نیچے لٹک رہا تھا اس نے مفلر کو میٹھی میں دبوچا اس کی ہچکی گونجی تھی۔۔۔۔۔!!

"تمھارا جو بھی حساب ہے میں چکتا کروں گا یہ لڑکی یہاں سے جائے گی"۔۔۔!!

اس نے انگلی اٹھا کر کہا سنجیدگی سے سامنے کھڑے آدمی نے استہزاء انداز میں اسے دیکھا۔۔۔۔!!

!! ہمیں تو یہ لڑکی ہی چاہیے "۔۔۔۔"

پیچھے سے دو آدمی آتے لاپرواہی سے بولیں تو وہ دھیرے سے ہنسا پھر نفی میں دائیں بائیں گردن ہلائی۔۔۔۔۔

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے بچپن میں میرے" استاد کہا کرتے تھے تب سمجھ نہیں آتا تھا آج سمجھ آیا ہے

"!!۔۔۔۔۔

وہ گہری سانس بھرتے بولا گردن موڑ کر پیچھے کی جانب دیکھا

!!۔۔۔۔۔

جہاں جانا چاہتی یہ اسے چھوڑ آؤ دھیان سے فاصلہ رکھ کر"
جانا میں تمھیں کھونا نہیں چاہتا ایسی ویسی وجوہات کی بنا پر
!!"۔۔۔۔۔۔

اس نے اسد کو دیکھتے استہزاء لب و لہجے میں کہا فجر رضوان لب
بھینچ گئی وہ شخص جو اسے محفوظ کر رہا تھا دنیا سے وہ خود اس پر تیر
!! چلا رہا تھا اسے زخمی کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

!! میم چلے"۔۔۔۔"
اسد نے آگے بڑھتے اسے کہا وہ لڑکھڑا گئی تھی اسد نے سنبھلنا چاہا
!! پھر پیچھے ہوا وہ سسکتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔

جب اسے ہوش آیا تھا وہ ایک کمرے میں تھی جہاں اسے کچھ آدمی اس کے باپ کا حوالہ دے رہے تھے جبکہ وہ تو شروع سے یتیم تھی اسے یہی بتایا گیا تھا۔۔۔۔۔!!

اسد نے باہر نکلتے ہی پولیس کو کال کی تھی جبکہ اندر اس کی اچھی خاصی لڑائی چل رہی تھی ان تین آدمیوں سے جس کے چلتے اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا ہونٹ پر زخم آیا تھا اور ہونٹ کے قریب ایک چھوٹا گہرا کٹ۔۔۔۔۔!!

"بے غیرت مرد"۔۔۔۔!!

اپنے ہونٹوں پر لگا خون صاف کرتے اس نے پاس پڑی چیئر اٹھا کر ان میں سے ایک آدمی کے کندھے پر ماری جو دور جا کر گرا

_____

تم لوگوں کو بچایا ہے میں نے اوئے وہ جنگلی بلی ہے کالی بلی "

____"!!

وہ کرسی دونوں ہاتھوں سے اوپر اٹھائے تیز آواز میں بولا یوں محسوس ہوا جیسے وہ نشے میں ہو اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی آواز بہکی بہکی سی تھی قدم لڑکھڑا رہے تھے

_____!!

جب آدھے گھنٹے بعد اسد نے اندر آتے اسے وہاں سے نکالا تھا

۔۔۔۔

!! سر پولیس آگئی ہے چلے یہاں سے "۔۔۔۔"

اسد نے کرسی اس کے ہاتھ سے لیتے نیچے رکھی اور اسے بازو سے گھسیٹتے اس کے سر پر کیپ درست کرتے وہ تیزی سے باہر نکلا جہاں وہ کبھی اس پر گر رہا تھا تو کبھی زمین پر اس کے چہرے پر زخم تھے !!۔۔۔۔۔۔۔۔

!! کالی ب۔بلی ہے سب۔ برباد کرتی ہے "۔۔۔۔۔"

وہ بڑبڑا رہا تھا اسد نے اسے گاڑی میں ڈالا اور ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی تھی وہ فجر کو اس کے بتائے ہوئے ایڈریس پر بہت تیزی سے چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کایان سکندر ابھی تک وہی پھنسا ہوا ہو گا اور پولیس اتنی تیز نہیں کہ وہاں پہنچ جائے ایک طرح اچھا ہی تھا کہ کایان سکندر !! پولیس کی نظروں میں نا آتا۔۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤

!! کایان سکندر۔۔۔۔!! آئی لو یو"۔۔۔"

کئی ملی جلی تیز آوازیں گونج رہی تھی وہ شخص دھیرے سے ہنسا سب کچھ نیا سا تھا وہ سٹیج پر کھڑا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے

ماتھے پر گرے تھے بلیو ٹی شرٹ میں وہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا

۔۔۔۔۔

!!کایان سکندر پلیز سے لو یو ٹو"۔۔۔۔۔"

لڑکیوں کے ایک بڑے سے گروپ نے اسے دیکھتے چیختے ہوئے پوری طاقت سے کہا وہ دوزانوں سٹیج پر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

پانی کی بوتل ورکر سے پکڑتے کھولتے لبوں سے لگائی تو ہوٹنگ کی آواز پر اس نے بوتل منہ سے ہٹاتے اپنے لبوں پر انگھوٹا پھیرا

۔۔۔۔

!!افففف"۔۔۔۔"

پوری اڈینس نے ایک ساتھ کہا تو وہ شہد رنگ آنکھوں میں سحر طاری کرتے انہیں دیکھتے یک طرفہ ہنستے لبوں پر زبان پھیر گیا !!۔۔۔۔۔۔۔۔

!!سے لو یو ٹو"۔۔۔۔۔"

ایک بار پھر سے آواز گونجی تھی اس نے دونوں آبرو آچکائے اس بڑے سے گرلز گروپ کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

گردن بائیں جانب کی جس سے اس کی گردن کی نسیں ابھری گردن مزید دلکش لگی۔۔۔۔

تو ہی جینے کا سہارا ہے "

میری موجوں کا کنارہ ہے۔۔۔

میرے لیے یہ جہاں ہے تو۔۔۔۔۔

تجھے میرے دل نے پکارا ہے"۔۔۔۔

وہ شہد رنگ آنکھیں اٹھاتے یکطرفہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے آبرو آچکاتے دھیرے سے مسمرائز کرتی آواز میں گنگنا گیا تھا !!۔۔۔۔۔

ہوٹنگ کی آواز ہر طرف گونج اٹھی تھی اس نے سٹیج سے دوسری پانی کی بوتل اٹھاتے قدم پیچھے لیے وہ پلٹ گیا پانی سر پر گرایا جو بالوں سے ہوتا اس کی چوڑی پشت پر گرتے پشت کو گیلا کرتے اس کے کسرتی جسم کو واضع کر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں کھڑے لوگوں نے پھر سے شور مچایا تھا وہ نفی میں گردن ہلا گیا جس سے اس کے سلکی بال دائیں بائیں لہرائے اور پانی کے قطرے سٹیج پر گرے۔۔۔۔

وہ باہر نکلا اپنی وینٹی وین میں آیا تھا اسد نے اس کے آگے ٹیب کیا اور اسے ٹاول دیا بال رگڑتے اس نے ٹیب پر دیکھا اس کی لائیو پرفامنس اچھی جا رہی تھی وہ دھیرے سے ہنسا چمکتی شہد رنگ آنکھیں۔۔۔۔۔۔

سب کنڑول میں ہے سر بس ملک کنڑول میں نہیں ہے روز" آپ کے خلاف کچھ نا کچھ چھاپتا رہتا ہے شاید آپ کو بات کرنی چاہیے"۔۔۔۔۔

اسد نے ٹیب اس سے لیتے دھیمی آواز میں کہا اس کے ہلکے گلابی لبوں کے کناروں پر ایک نشان تھا ایک لکیر اسد نے بغور اس لکیر کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

کنواں پیاسے کے پاس جائے۔۔۔؟؟ایسی لوزرز والی" باتیں مت کیا کرو اسد اڑنے دو اسے وہ میرے خلاف جا کر میرا فائدہ کر رہا ہے اب ہر کسی کو پتہ ہے کایان سکندر کون ہے ۔۔۔؟؟اس کا شکریہ کرنا چاہیے ہمیں۔۔۔۔۔

وہ ٹاول صوفے پر پھینکتا بے زاری سے بولا تھا وہ نشان اسے چار سال پہلے ملا تھا ایک بار میں ایک ناپسندیدہ لڑکی کے لیے لڑتے ہوئے۔۔۔۔۔

وہ لڑکی غائب ہو گئی اس کے خلاف کئی باتیں بنی یہاں تک کہ میڈیا میں یہ بات بھی اچھالی گئی تھی کہ اس لڑکی کو غائب کروانے والا کایان سکندر تھا یا پھر ان کا بریک اپ ہو گیا !!۔۔۔۔۔

وہ لڑکی آج بھی چرچہ میں تھی آج بھی کایان سکندر کے خلاف بات ہوتی تھی اور ساری باتوں کا زمہ دار ملک تھا جواب

بلکل فارغ تھا اپنی بری عادتوں کے چلتے اور اس کا ایک ہی مقصد تھا کایان سکندر کو برباد کرنا۔۔۔۔۔!!

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو اوکے میں چیک کرتا ہوں"۔۔۔۔!!

اسد نے ائیر پیس پر ٹچ کرتے فکر مندی سے کایان سکندر کو دیکھا جس نے آئی برو اٹھا کر اسد کو دیکھا۔۔۔۔

"جب تم مجھے ایسے دیکھتے ہو نا اسد تو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے تم میری وہ بیگم ہو جو کچھ اچھا کرنے کے بعد کہتی ہے "مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے"۔۔۔۔!!

وہ آنکھیں بند کرتے نفی میں سر ہلاتے منہ بناتے بولا اسد نے بھی منہ بنایا تھا وہ کہی نا کہی سچ کہہ رہا تھا ایسا ہی ہوتا تھا اسد اسے ہمیشہ ایسے دیکھنے کے بعد بری خبر ہی سناتا تھا۔۔۔۔۔!!

سر وہ چار سال پہلے والی رات کو پھر سے ڈسکس کیا جا رہا ہے"

"۔۔۔۔۔!!

اسد دھیرے سے بولا تو کایان نے آئی بروا چکایا۔۔۔

تو۔۔۔!! ملک اس رات کو کئی بار ڈسکس کر چکا ہے اسے لگتا"

ہے وہاں میں تھا بھلا میں وہاں تھا۔۔۔۔؟؟ "

وہ دھیرے سے ہنسا تھا اسد نے اسے دیکھا اس کی آنکھیں چمک رہی تھی وہ کتنا جھوٹا شخص تھا۔۔۔۔۔

سر اس بار بات کچھ اور ہے۔۔۔۔۔!!انہیں کچھ فوٹوز اور" ویڈو کلپ بھی ملے ہے جو نشر کیے ہے اس نے پتہ ہے کرسی لگنے سے ایک آدمی کا کندھا ٹوٹ گیا تھا وہ آدمی پولیس کی قید سے فرار ہو گے تھے میں نے پوری کوشش کی تھی کوئی بات باہر نا نکلے لیکن نجانے آج کیسے"۔۔۔۔

اسد منمنایا تھا اس کے تنے چہرے کو دیکھ کر۔۔۔۔

واٹ دا ہیل اسد اتنے سالوں بعد اس ملک کو کیسے مل گئی وہ" فوٹوز یو بلڈی تم سے کوئی کام ٹھیک سے کیوں نہیں ہوتا اور وہ ملک آخر پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا میرا۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ شدت سے دھاڑا اسد نے دو قدم پیچھے لیے وہ سالوں سے اس کے پیچھے تھا اور اب تو ملک اس کے بارے میں کھل کر غلط بولتا تھا جس سے روز میڈیا اس سے عجیب و غریب سوالات کے جوابات کی تلاش میں رہتی تھی اور اب اتنے سالوں بعد ملک کے ہاتھ کچھ ایسا لگ گیا تھا جس کی اسے تلاش تھی۔۔۔۔۔۔

"سر!!۔۔۔۔۔"

اسد دھیمی آواز میں ایک قدم مزید پیچھے لیتے بولا۔۔۔

"نووے اسدیو۔۔۔۔!!

اسے جیسے پتہ تھا وہ کیا کہنے والا ہے شاید وہ میڈیا کا بتانے والا تھا جو باہر تھی شاید سکیورٹی نے بتایا تھا اسے۔۔۔۔۔۔!!

وہ صوفے سے کوٹ اٹھائے پہنتا گلے میں مفلر لپیٹے ماتھے پر بل ڈالے باہر نکلا اس بار کی سردیاں کچھ زیادہ ہی سرد تھی باہر کچھ فاصلے پر میڈیا کے لوگ تھے اور ساتھ ملک کھڑا اسے تیکھی مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔!!

" سر۔۔۔!! سر بات سنے کیا ملک سر جو کہہ رہے ہے وہ سچ ہے؟؟ کیا چار سال پہلے ہوئے بار کے حادثے میں آپ ملوث تھے؟؟ کیا آپ وہاں اکیلے تھے؟ آپ وہاں کیوں گے؟ کیا کسی لڑکی کے لیے؟ کیا آپ کو جو یہ نشان آیا ہے وہ وہاں سے آیا ہے؟

ایسے کئی ان گنت سوال تھے وہ اس کی جانب بڑھنا چاہتے تھے لیکن سکیورٹی انہیں ایسے کرنے سے روک رہی تھی وہ دھیرے سے ہنسا۔۔۔۔۔

!!تم خوبصورت ہو"۔۔۔۔"

اس نے چمکتی آنکھوں سے گہرا سانس بھرتے رپورٹر کو سحر طاری کرتی طلسم زدہ نظر سے دیکھتے کہا اسد پیچھے بھونچکا سا کھڑا اسے دیکھنے لگا جبکہ رپورٹر نے بال کان کے پیچھے اڑھسے تھے اس لڑکی کے لبوں پر ہلکی مسکراہٹ آئی جیسے وہ لب دبائے روکنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے ہنسا اس کی ہنسی ہاں وہ ہنسی دلکش تھی دل کو
!!جذبات کے سمندر میں لے آنے والی ہنسی۔۔۔۔۔۔۔
!!دل کو قابو کرنے والی ظالم مسکراہٹ"۔۔۔۔۔۔"

"کوئی بھی ملک شیک آکر کچھ بھی بول دے گا تو کیا آپ اپنے سٹار پر الزام لگائے گے وہ فوٹوز اتنے کلئیر نہیں ہے جس بنا پر مجھ پر انگلی اٹھا رہے ہے پہلے اچھے ثبوت لے کر آئے پھر بات ہو گی !!"۔۔۔۔۔۔

اس نے اعتماد سے کہا تھا ملک نے دانت کچکاتے اسے دیکھا تو وہ یکطرفہ ہنسا تھا۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹ گیا تو اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی اس کی آنکھوں میں ناگواری ابھر گئی تھی اسد اس کے پیچھے چل رہا تھا جو لونگ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"وہ حجابن!!۔۔۔۔"

وہ سخت لہجے میں مدھم آواز میں بولا اسے شدید قہر آیا تھا اس لڑکی پر جو اس کا پیچھا ابھی تک نہیں چھوڑ رہی تھی



"کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔؟؟"

جلدی جلدی میں کافی کپوں میں ڈالتے اس نے کافی کا کپ اس کے سامنے کرتے کہا فجر نے کپ پکڑتے مسکرا کر اسے دیکھا

۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔کہاں جا سکتی ہوں کام پر ہی جا رہی ہوں!!"

اس نے ٹھنڈی آہ بھرتے کہا تھا گرم کوٹ کو عبایا کے اوپر سے پہنا۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔اپنا خیال رکھنا!!"

یمن نے دھیرے سے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھا تھا وہ ایک کرایہ کے فلیٹ میں رہتی تھیں وہ اس کی سکول فرینڈ تھی اور جب فجر چار سال پہلے اس کے پاس اس کے پرانے گھر پہنچی تھی

وہاں اسے باسل احمد ملا تھا جو سب کلئیر کر رہا تھا تب وہ اسے یمن کے پاس لایا تھا۔۔۔۔

یہ فلیٹ بھی باسل احمد کا تھا یمن وحید اس شخص کی ہزار منتوں کے بعد مانی تھی اور یہ سچ تھا اس نے خود کہا تھا ایک بار

۔۔۔۔۔

میں نے تین ماہ تمھاری ہر روز تقریباً پچاس بار منتیں کی ہے" اب ہزار منتوں سے اوپر ہو گیا ہے مان جاؤ"۔۔۔۔

اس کے اتنے پختہ حساب پر یمن وحید کے ہونٹ مسکراہٹ میں پھیلے تھے اور تب وہ رحمت اور فجر کے ساتھ اس فلیٹ میں شفٹ

ہوئی تھی وہ ایک معمولی سی جاب کر رہی تھی اس کی پڑھائی مکمل نہیں ہو پائی تھی رحمت کو پڑھانا فلیٹ کا خرچ اور بھی کئی ضرورت کی چیزیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر فجر بھی کوئی کام نہیں کر رہی تھی کہ تب وہ ایک ٹرما سے گزر رہی تھی اسے نہیں پتہ تھا وہ لوگ کون ہے جو اس کے باپ کا حوالہ دے رہے تھے جبکہ اسے شروع سے بتایا گیا تھا اس کا باپ مر چکا ہے وہ بھاگ گیا تھا اس ماں بیٹی کو چھوڑ کر اور پھر مر گیا تھا پھر ایسی کیا وجہ تھی۔۔۔۔۔؟؟

لیکن اب اس نے کام کرنا شروع کیا تھا وہ یمن وحید پر مزید بوجھ نہیں بن سکتی تھی جبکہ آئے دن پیپر میں اور نیوز میں وہ اس

شخص کے قصے ملک کے منہ سنتی تھی اور کبھی جو اس کی ذات پر سوال اٹھائے جاتے تو وہ خاموش ہو جاتی تھی۔۔۔۔۔۔

کچھ باتیں ایسی ہی ہوتی ہے وہ بولنے میں روانی نہیں لے کر آتی" بلکہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! وہ باتیں خاموشی میں طویل سلسلہ لے کر آتی ہیں"!!۔۔۔۔۔۔

وہ حجاب درست کرتی نکل گئی تھی گھر سے رحمت بھی جا چکی تھی تو یمن وحید بھی نکل گئی!!۔۔۔۔۔

وہ پر سکون زندگی گزار رہی تھی یا پھر اسے گزاری دی جا رہی تھی ۔۔۔۔۔؟؟ کچھ بھی تھا لیکن اچھا تھا



!!ہاں لوکیشن پر پہنچ جاؤ"۔۔۔۔"

اس نے فون کان سے لگائے ادھر ادھر دیکھا تھا بیگ کندھے پر ڈالے ایک چھوٹا بیگ ہاتھ میں پکڑے وہ چل رہی تھی پھر فون بیگ میں ڈالا

جبکہ آس پاس کھڑی لڑکیوں کی نظر اس پر پڑی تو وہ استہزاء ہنسی

۔۔۔۔

!!واہ"۔۔۔۔۔"

جدید کپڑوں میں ایک لڑکی نے بے زاری اور استہزاء انداز میں اسے عبایا میں دیکھتے نخوت زدہ لفظوں میں کہا ہر کوئی اسے یوں دیکھ رہا تھا جیسے وہ کوئی دوسری دنیا کی مخلوقات میں سے ہو۔۔۔۔

جبکہ اب تو اسے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا ہاتھ میں پکڑے بیگ پر اس کی گرفت سخت ہوئی تھی وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔۔!! وہاں لڑکیاں پورے فیشن میں تھی جبکہ وہ عبایا میں تھی !!۔۔۔۔۔۔

ہیے یہ دیکھو یہ وہی ہے نا"۔۔۔۔۔؟؟"

ایک لڑکی نے موبائل آگے کرتے ایک تصویر دوسری لڑکی کے سامنے کی تھی جس نے پہلے موبائل کو دیکھا اور پھر اسے۔۔۔۔۔!!

وہ لڑکی تیزی سے آگے بڑھی اور فجر رضوان کا چہرہ تھوڑی سے پکڑتے اوپر اٹھایا اس کی سبز آنکھوں کو بغور دیکھا کئی بار اور موبائل پر ایک نظر ڈالی پھر اس کا چہرہ نخوت سے جھٹکا۔۔۔۔۔

"ہاں یہ تو وہی ہے کایان سکندر کی چھوڑی ہوئی معشوقہ کافی فینس ہو گئی تھی یہ بلکہ فینس ہے ملک سر اس کی بات کرتے ہے شاید واؤ کایان سکندر کے ساتھ رات گزارنے کا تمھیں کیا ملا ۔۔۔"

وہ لڑکی حد درجہ جلن میں بولی تھی ہتک آمیز لہجہ فجر کی آنکھوں میں پانی ابھرا تھا وہ یہاں ایک میک اپ آرٹسٹ کی حیثیت سے تھی اسے نہیں لگا تھا کہ کوئی اسے پہچان لے گا

جبکہ چار سال بعد پھر سے اس شخص کا حوالہ اسے تکلیف میں مبتلا کر گیا تھا کیا وہ شخص کوئی آسیب تھا جو اس کی جان کو چمٹ گیا تھا۔۔۔۔۔۔؟؟

!!وہ سمجھی تھی سب بھول گے ہو گے لیکن۔۔۔

وہ غلط تھی دنیا کبھی نہیں بھولتی کبھی فائدے میں، کبھی جلن میں،
کبھی ٹائم پاس میں وہ اکثر یاد رکھتی ہے لوگوں کے قصوں کو
!!۔۔۔۔۔

دنیا ایسی ہی ہوتی ہے "وہ نئے حادثوں کی تلاش کرتی ہیں باتیں
بنانے کو حارثہ پرانا ہوا تو وہ اس پر باتیں بنانا بند کر کے نیا حادثہ
تلاش کرتی ہیں لیکن جب وہ پرانا حادثہ واپس سے چھیڑا جائے تو
وہ پھر سے باتیں بناتی ہے لیکن پتہ ہے اذیت کس پر ہوتی ہے
۔۔۔؟؟ وہ پرانے حادثے پر نئے زخم لگاتی ہیں دنیا ایسی ہی ہوتی
!!ہے "۔۔۔۔۔

تم یہاں ہو چلو یہاں سے شوٹ شروع ہونے والا"

!!ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک لڑکے نے آتے اسے تیزی سے بلایا تھا وہ آگے بڑھ گئی تھی

!!اس نے آنسو حلق میں اتارے۔۔۔

دنیا۔۔۔!!بہت تلخ ہے اور دنیا میں ہم سب شامل ہے"

ہم سب کہی نا کہی کسی نا کسی کی زندگی کی کہانی میں ایک تلخ کردار

کی حیثیت سے براجمان ہے۔۔۔۔۔!!ہاں ہم بھی دنیا ہے ہاں

ہم انسان ہے اور ہم تلخ ہو سکتے ہے یہ حقیقت ہے۔۔۔۔!!اور

حقیقت کو جھٹلانے سے وہ بدل نہیں جاتی ہاں ہم کسی کی کہانی میں

اپنے کردار کو ضرور بدل سکتے ہے۔۔۔۔۔!!لیکن پھر بھی ہم

ننانوے فیصد ٹھیک ہو گے۔۔۔۔۔!! ہم کسی کی کہانی میں ایک فیصد تلخ ضرور ہو گے ہم اُس ایک فیصد کو نہیں بدل سکتے اور یہی دنیا کا نظام ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مظبوط قدم اٹھانے کی پوری کوشش میں تھی وہ ایک لائٹنگ سے بھرے کمرے کے سامنے رکی لڑکے نے اسے اندر جانے کو بولا تھا۔۔۔۔۔

ان کا شوٹ ہے جو ان کا میک اوور کر رہی تھی وہ مس" ایمرجنسی لیو پر چلی گئی ہے اس لیے تمھیں اچانک بلایا ہے یہ تم کر دو بال سیٹ کر دو اور ان کا نشان ذرا واضع کر دینا وہ اچھا لگتا ہے ۔۔۔۔"!!

لڑکا آخر میں ہنستا ہوا بولا فجر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا وہ آگے بڑھی تھی اس کا دل ابھی بھی غم میں ڈوبا تھا باہر کھڑی لڑکیوں کی استہزاء نظریں خود کے وجود پر چبھی تھی۔۔۔۔۔۔۔!!

"سر وہ میم نہیں ہے میں آپ کے۔۔۔۔۔۔!!

وہ زکام زدہ سانس کھینچتے نظریں اٹھا کر بولی اور پھر وہ بولتے بولتے رک گئی دل بھی جیسے رک گیا تھا

اس نے چار سال بعد اس کی ایک جھلک دیکھی تھی چار سال پہلے اس نے سرسری سی جھلک دیکھی تھی وہ شخص پہلے سے زیادہ دلکش ہو گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر ویسی ہی مغرور سی چمک تھی۔۔۔۔۔

فجر نے نظریں پھیر لی وہ جو اسے دیکھ رہا تھا یکدم چار سال پہلے والی رات یاد آئی تھی اور پھر کل کی باتیں اس کے لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اس کا نظریں پھیر نا وہ اچھے سے محسوس کر گیا تھا اس کی رگیں تن سی گئی وہ ایسا ہی کرتی تھی وہ ہمیشہ اس طرح اسے آگ لگاتی تھی ۔۔۔۔

"جنگلی کالی بلی!۔۔۔۔۔"

وہ ماتھے پر تیوری چڑھائے لب دبائے ایک قدم اس کی جانب بڑھا گیا

ایک بھاری قدم اس کی جانب بڑھایا گیا جس پر وہ ایک لڑکھڑاتا قدم پیچھے لے گئی اس کا دل تیزی سے گھبراہٹ میں دھڑکا

اس لڑکی کو یقین نہیں ہوا کہ وہ یوں اچانک چار سال بعد اس رات کے بعد اس رات میں بولے گے اس کے کاٹ دار لفظوں کے بعد اس سے ملے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس شخص کو بھولی نہیں تھی وہ بس اسے یاد تھا تو صرف اور صرف اپنے کردار پر اٹھائی گئی انگلیوں کی وجہ سے
اور لوگوں کی اٹھتی انگلیوں اور کاٹ دار باتوں کی وجہ سے اس کا دل دکھ سے یوں ہوا تھا جیسے ابھی فنا ہو جائے گا۔۔۔۔۔۔

!!آفٹر لونگ ٹائم بار گر۔۔۔۔۔"

وہ کہتے کہتے رک گیا فجر رضوان نے بے ساختہ زخمی نظر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں کچھ تو تھا جو چمک رہا تھا شاید نمی

۔۔۔۔

اس نے دوسرا قدم بڑھایا تو فجر رضوان کو دل اب کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا وہ پیچھے کو قدم لیتی بھاگنے لگی تھی جبکہ اس کے تاثرات خطرناک ہوئے تھے وہ وہی لڑکی تھی جس کی وجہ سے پچھلے چار سالوں میں تقریباً چار ہزار بار اس کے اوپر ملک اور میڈیا کی طرف سے وار ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

اس نے اس لڑکی کا کندھا پیچھے سے پکڑا تھا وہ ایسے کیسے اسے جانے دیتا وہ لڑکی اس کے غصے کی وجہ تھی اور اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس پر اپنا سارا اگلا پچھلا غصہ اتار دے۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا آنکھیں ساکت ہوئی تھی کیا وہ اسے پہچان گیا تھا۔۔۔۔۔؟؟

کیا واقعی اس جیسے شخص نے اسے یاد رکھا تھا۔۔۔؟ اگر ہاں تو کیوں۔۔۔۔؟؟ اور وہ بس ایک نظر سے اسے کیسے پہچان گیا وہ ہمیشہ سے ایسا تھا ہاں کایان سکندر ایسا ہی تھا۔۔۔۔!! وہ اسے ایک نظر دیکھتے ہی پہچان جاتا تھا فقط ایک نظر۔۔۔۔۔!!

ٹھیک ہے دنیا میں لاکھوں حسین آنکھیں ہو گی لیکن ان"
حسین آنکھوں کے پاس ہر لمحے، ہر پل جذبات کو بدلنے کا کا ہنر
!! نہیں ہو گا جو تمھاری آنکھوں کے پاس ہے"۔۔۔۔

وہ اس کے کندھے پر دباؤ دیتے بولا اس کا لہجہ مسمرائز کرتا ہوا
تھا فجر سانس روک گئی ہاں وہ اسے پہچان جاتا تھا جس کی سب سے
بڑی وجہ اس کی آنکھیں تھی۔۔۔۔

تمھاری آنکھیں مجھے دیکھتے کچھ الگ تاثر دیتی ہے۔۔۔۔۔!!"

ایسا تاثر جو میں نے ان چار سالوں میں کسی کی آنکھوں میں نہیں دیکھا۔۔۔!! ناقابل بیان سا"۔۔۔۔

اس کے کندھے پر اس کی ہاتھ کی گرفت سخت ہوئی تھی فجر سختی سے لب بھینچ گئی وہ وہی شخص تھا جس کی وجہ سے وہ چار سال پہلے برباد ہوئی تھی!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ وہی شخص تھا جس کی وجہ سے ان چار سالوں میں تقریباً چار ہزار بار اسے درد سہنا پڑا تھا وہ سختی سے لب بھینچ گئی۔۔۔۔۔

"ہاتھ ہٹائے!!۔۔۔۔

وہ اس کی جانب مڑی تھی نظریں اٹھا کر اسے دیکھتے واپس موڑ لی وہ سخت لہجے میں بولی تھی لیکن اس کی آواز میں ہلکی نمی ضرور تھی

۔۔۔۔

اس کی بات پر مقابل شخص کی اس کے کندھے پر گرفت ڈھیلی ہونے کے بجائے مزید سخت ہوئی۔۔۔۔

سکون سے بس چند باتیں ہی کرتا ہوں میں۔۔۔!! میرے" نام پر لوگوں کی نظروں میں آکر خود کو کیا سمجھنے لگی ہو تم "۔۔۔۔۔؟؟

اس نے دانت پیستے کہا وہ استہزاء سے انداز میں ہلکا سا ہنسا دوسرا ہاتھ اٹھاتے اس نے اپنے لبوں کے کنارے پر لگے زخم پر پھیرا۔۔۔۔

انسان ہی سمجھ رہی ہوں بلکہ۔۔۔۔!!ایک گندگی سے"
بھری انسان سمجھتی ہوں میں خود کو جب تمھارے نام پر لوگوں
!!کی نظریں برداشت کرتی ہوں"۔۔۔۔۔

وہ لب بھینچے سختی سے بولی تھی اس کے لہجے میں چار سالوں کی
پھنکار بول رہی تھی اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنے کندھے پر
موجود کایان سکندر کے ہاتھ کو جھٹکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

وہ جھٹک نہیں پا رہی تھی کیوں کہ وہ شخص گرفت سخت سے
سخت تر کر گیا جس سے اسے اپنے کندھے میں درد اٹھتا محسوس
ہوا تھا۔۔۔۔۔

کیا چیز ہو تم ہاں"۔۔۔۔!؟؟"

اس نے دانت پیستے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی جانب کھینچا غصے سے اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے جبکہ اپنی کمر پر اس کے ہاتھ کا دوسرا لمس بھی فجر رضوان کو شدید ناگوار گزرا تھا

۔۔۔۔

وہ اسے لیے دو قدم پیچھے ہوا تھا فجر رضوان سانس روک گئی جبکہ وہ سرخ ہوتی نظریں اس کی پلکوں پر گاڑھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

تمھاری وجہ سے ہمیشہ میری شہرت کو داغ لگا ہے تمھیں کوئی" اور نہیں ملتا مشہور ہونے کے لیے"۔۔۔۔۔؟؟

اُس نے اس کے کندھے پر گرفت سخت کرتے آئی بروآ چکایا
تھا اس شخص میں کوئی بدلاؤ آیا تھا تو اس کے چہرے کی سنجیدگی
تھی ہاں اس کے چہرے پر موجود وہ خطرناک سی سنجیدگی
!!۔۔۔۔۔۔۔

ت۔ تمھاری اس گھٹیا شہرت پر میں لعنت بھی نا بھیجوں کہ "
!!اس سے میری بھیجی لعنت کی بھی توہین ہو گی"۔۔۔۔

وہ پوری قوت لگاتے اسے جھٹک گئی تھی وہ دو قدم دور ہوا تھا
جبکہ وہ گہرے گہرے سانس لیتے خود کی گھبراہٹ پر قابو پانے کی

کوشش کرنے لگی تھی اسے کراہیت محسوس ہوئی تھی اس کے لمس سے۔۔۔۔۔

اس نے پل دو پل نظریں اٹھا کر دیکھا وہ جبڑے بھینچے سخت غصے میں میٹھیاں بھینچے سرخ ہوتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا فجر رضوان کو خوف محسوس ہوا اس کی شہد رنگ آنکھیں بنا پلک جھپکائے فجر رضوان کے چہرے پر ٹکی اسے لرزا گئی تھی۔۔۔۔۔

اس کی غصے سے بھری بیٹھی انا کو تکلیف ہوئی تھی تبھی وہ اس قدر غصے میں آیا تھا اس کے ہاتھوں کی پشت کی نسیں ابھری ہوئی تھی جبکہ ہاتھوں کی میٹھیاں بنانے کے باوجود وہ شدید تیز غصے کے باعث کانپ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

م۔مجھے ج۔جانا ہے"۔۔۔"

وہ ڈر گئی تھی کوئی بھی ڈر سکتا تھا وہ ایسے ہی تو دیکھ رہا تھا عجیب سی وحشت زدہ نظروں سے فجر کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑ گئی

"خود کو آخر کیا سمجھتی ہو تم"

وہ شدت سے بلند آواز میں دھاڑا اور کانچ کے ٹیبل کو شدید غصے میں ٹھوکر رسید کر دی کہ وہ دور جا کر گرا ساتھ ہی کانچ کے ٹکڑے فرش پر جا گرے مقابل لڑکی نے سختی سے خوف سے

لرزتے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے اُس کی آواز گلے میں اٹک گئی اُس کی بڑی بڑی آنکھوں میں خوف سے آنسو پھسل گے

بولو کیا سمجھتی ہو تم مجھے تمھارے اِس حسن پر مر مٹا ہوں میں"
"

وہ جبڑے بھینچے آتش فشاں بنے اُس کے نزدیک جاتے اُس کے ہولے سے لرزتے وجود کو کندھوں سے پکڑے جنجھوڑ چکا تھا

تم جیسی حاجن لڑکیوں کو میں اچھے سے جانتا ہوں امیر لڑکوں کو" پھانسنے کے چکروں میں لگی ہوتی ہو۔۔۔!! تبھی میرے پیچھے پہنچ جاتی ہو تم ہر بار۔۔۔!!

وہ استہزاء ہنسا اُس کا لہجہ مذاق اڑاتا تھا فجر نے بڑی بڑی آنکھیں اٹھا کر اُسے دیکھا اُسے وہ لفظ اپنی ذات پر کیچڑ اچھالتے لگے تھے

"تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھے جھٹکنے کی"

وہ اب بھی انگارے چباتے بول رہا تھا فجر نے اپنے کندھوں پر اُس کے ہاتھ کی گرفت واپس سے سخت تر ہوتی محسوس کی اُس کی آنکھوں سے مزید پانی بہنے لگا درد سے وہ سسکی تھی۔۔۔

اپنے یہ دو ٹکے کے آنسو بند کرو نجانے کن کن مردوں کے" سامنے پی۔ش"۔۔۔

وہ شدید طنزیہ لہجے میں ناگواری سے بول رہا تھا اسے چار سال پہلے کی رات یاد آئی تھی اس کا لہجہ گہرا کاٹ دار ہوا۔۔۔

!!چٹاخ"۔۔۔"

نازک ہاتھ اٹھا اور اُس کے چہرے پر نقش ہو گیا فجر کی بڑی بڑی آنکھیں مزید پھیل گئی وہ لبوں پر ہاتھ جما گئی مقابل سختی سے لب بھینچ گیا اُس کے چہرے پر اتنے سخت تاثرات تھے کہ فجر کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔۔

یو بلڈی بچ"۔۔۔"

وہ شدت سے دھاڑا فجر کا حلق تک خشک ہو گیا وہ اُس کے پیچھے لیتے قدموں کو دیکھتے ایک جست میں اُس تک پہنچا تھا جو عبایا میں کھڑی تھی لیکن اُس کے وجود کی لرزش صاف ظاہر ہو رہی تھی جس سے عبایا بھی ہل رہا تھا

تمھاری اتنی ہمت تم نے مجھے تھپڑ مارا میں ہاتھ کاٹ دوں گا"

" تمھارے

وہ دانت پیستے سرخ چہرہ لیے اُس کے چہرے پر پھنکارا فجر کی ہچکیاں گونجنے لگی تھی بڑی بڑی آنکھوں سے اُس نے مقابل کے شدید طیش میں مبتلا چہرے کو دیکھا

وہ چار سال پہلے بھی اسے دو تھپڑ مار چکی تھی ایسے ہی جب اس نے اسے چھوا تھا اور آج چار سال بعد بھی وہ تھپڑ کھا چکا تھا۔۔۔۔۔

تم جیسی گھٹیا لڑکی کی مکاری کو میں بہت اچھے سے جانتا"

ہوں میرے سہارے فیم لینا چاہتی ہو لیکن تمھاری یہ غلط فہمی ہے دو منٹ میں تمھاری عزت اچھال دوں"۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کے کپکپاتے وجود کو انگارہ ہوتی آنکھوں سے دیکھتے طیش میں بولا تھا فجر سانس روک گئی وہ شخص کتنے بڑے الفاظ بول رہا تھا کتنے بھاری لفظ بول رہا تھا وہ دھندلاہٹ میں اُسے دیکھ رہی تھی فجر جانتی تھی وہ شخص آسمان پر تھا اور وہ زمین پر وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔

"کیا شہرت کی بلندیوں پر پہنچنے والے انسان زمین زادوں کو کچھ نہیں سمجھتے۔۔۔۔؟؟

"ہاں طاقتور لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔۔۔!! ہر طاقتور انسان ایسا ہی ہے جس کے پاس جتنی طاقت ہو وہ اس طاقت کے مطابق

حکومت کرتا ہے چاہے وہ طاقت کم ہو یا زیادہ لیکن وہ اپنی طاقت کا استعمال کہی نا کہی اپنی ضرورت کے مطابق ضرور کرتا ہے!!"_____

تم ہو کون جس کے ساتھ مجھے لنک کیا جاتا ہے"

"_____؟؟

وہ غصے سے پھنکارا تھا وہ شخص پاگل ہو رہا تھا اس کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا نظریں اس لڑکی کے وجود پر ٹکی ہوئی تھی ہاتھ شدید غصے کی وجہ سے کانپ اٹھے تھے_____

یہ بات یاد رکھنا میرے نزدیک تم کچھ بھی نہیں ہو کوئی"

حیثیت نہیں ہے تمھاری میرے نزدیک"_____

وہ مغرور سے لہجے میں بولا تھا ہلکی آواز پر اس نے گردن نکال کر پیچھے دیکھا جہاں کچھ لوگ کھڑے تھے وہ دانت بری طرح کچکا گیا تھا۔۔۔۔۔

!!سٹاپ اٹ"۔۔۔۔"

ویڈو شوٹ کرتی ان لڑکیوں کو دیکھ وہ شدت سے دھاڑا تھا ساتھ لکڑی کے ٹیبل کو ٹھوکر مارتے دور گرا دیا۔۔

وہ لڑکیاں ڈر کر پیچھے ہوئی تھی وہ فجر رضوان کو جھٹکتا باہر نکلا تھا شدید غصے میں وہ گہری گہری سانسیں بھرتا چل رہا تھا۔۔۔۔

پتہ ہے وہ شخص دِکھنے میں مکمل تھا۔۔۔!! لیکن تھا نہیں وہ مکمل نہیں تھا اسے مکمل ہونا تھا آگ میں جل کر۔۔۔۔۔۔!! کئی کانٹوں سے گزر کر۔۔۔۔!! اذیتیں سہہ کر۔۔۔!! تلخ روایے !! سہہ کر۔۔۔۔!! سجدوں میں گر کر۔۔۔۔۔

!! ہر صحیح پہلے غلط ہوتا ہے۔۔۔۔"

ہر صحیح شروع سے صحیح نہیں ہوتا وہ کبھی نا کبھی غلط ہوتا ہے پھر اللہ اسے صحیح کرتا ہے۔۔۔!! اللہ احساس دلاتا ہے وہ ایک انسان ہے۔۔۔!! ایک معمولی سا انسان جس کو اتنا غرور راس نہیں آئے گا۔۔۔۔۔

ہر غلط کو صحیح ہونے میں وقت درکار ہوتا"

!!ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر جلد اس کی چال بدل جانی تھی وہ جلد گرنے والا تھا"

اسے سمجھ آنا تھا کسی کو گرانا کیسا ہوتا ہے اسے یہ گرنے کے بعد پتہ

چلنا تھا۔۔۔۔۔

!!کہتے ہے۔۔۔۔

!ہر عروج کا زوال ہوتا ہے"۔۔۔"

لیکن یہ صرف کامیابی یا شہرت کی بات پر نہیں ہوتا ایسا سوچنے

والے کچھ حد تک غلط ہوتے ہیں۔۔۔۔!!عروج کا زوال آپ

کی ذات کے توسط بھی ہو سکتا ہے آپ اپنی ذات کو کھو دیتے ہے

!!اس سے بڑا اور برا زوال شاید ہی کوئی اور ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔



اُس نے زور سے آنکھیں میچی بھینچے لبوں سمیت اس

نے دانت بری طرح کچکائے تھے کن پٹیوں کی رگیں ابھری

ہوئی تھی۔۔۔۔۔

!!آہہہہ تم پچھتاؤ گی"۔۔۔۔۔ "

اس نے ریڈ وائن کا گلاس ہاتھ میں لیتے سامنے دیوار پر دے مارا

تھا وہ اس وقت اپنے گھر بنے ایک طرفہ چھوٹے سے بار میں

موجود تھا اس کا گھر کسی محل سے کم نہیں تھا وہاں ہر چیز موجود تھی جو دنیا کا وقتی سکون اس کی ذات کو پہنچاتی تھی۔۔۔۔۔

یہ دوسرا گلاس تھا جو وہ شدید غصے میں توڑ چکا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی اسے بس یاد تھا تو اس لڑکی کا خود کو جھٹکنا۔۔۔۔

کیا وہ ایسا تھا کہ کوئی اسے جھٹکے۔۔۔۔؟ اس کے مطابق وہ ہر لڑکی کا خواب تھا خود کا جھٹکا جانا اسے شدید ناگوار گزرا تھا شدید اوپر سے سب کے درمیان ایک بار پھر سے ایک تماچہ۔۔۔۔۔

!! سر۔۔۔۔!! سر یہ دیکھے "۔۔۔۔"

اسد کی آواز اسے دور سے ہی آتی محسوس ہو گئی تھی اس نے بے زاری سے آنکھیں تھوڑی سی بند کی پھر دانتوں پر دانت جمائے اسد اس کے نزدیک آتے اپنا موبائل اس کے آگے کر گیا۔۔۔۔

کایان سکندر کو ایک لڑکی نے بھری محفل میں تھپڑ" مارا۔۔۔۔؟؟ آخر کیوں۔۔۔!! دیکھنے سے وہ لڑکی وہی چار سال پہلے والی لڑکی لگ رہی ہے کیا وہ واقعی اب تک ساتھ تھے اور آج پڑے تھپڑ کی کیا وجہ ہے۔۔۔؟؟ کیا کایان سکندر نے اس کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔؟؟

موبائل پر طرح طرح کی نیوز تھی اس نے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرا گہرا سانس وہ پر سکون تھا حیرت انگیز بات تھی نا ؟؟۔۔۔

اس نے اسد کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے موبائل زور سے زمین پر دور اچھال دیا وہ کھڑا ہوتے بالوں میں ہاتھ پھنسائے ٹھوکر چیئر کو رسید کر گیا۔۔۔!! وہ پر سکون نہیں تھا اور یہ حیرت انگیز بھی نہیں تھا!!۔۔۔۔۔

سر۔۔۔!! اب ہم کیا کرے معاملہ بگڑ رہا ہے"۔۔۔" اسد گھبرایا تھا وہ تھا ہی اتنے غصے میں اس نے اپنے بال چھوڑ دیے اس نے اسد کو ساکت نظر سے دیکھا۔۔۔۔۔

اسے میرے پاس لے کر آؤ۔۔۔۔!!ابھی کہ ابھی"

!!"۔۔۔۔

اس نے پھر سے ٹھوکر خالی فرش پر رسید کی وہ آخر میں چیخ پڑا تھا

اسد ڈر کر پیچھے ہوا وہ شدید غصے میں تھا اس کی آنکھیں سرخ ہوتی

غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

!!پر سر"۔۔۔۔۔"

اسد نے کچھ کہنا چاہا تھا جب اس نے قہر ڈھاتی نظر سے اسے دیکھا

۔۔۔

!!دفع ہو جاؤ اس کو لے کر آؤ"۔۔۔۔۔"

وہ آگے بڑھتے اسد کا گریبان پکڑے ہذیانتی ہوتا دھاڑا تھا اسد نے ہڑبڑاتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے اسے چھوڑا وہ وہی پڑی دوسری کرسی پر ڈھے گیا اس کی آنکھوں کے سامنے سہمی سبز آنکھوں کا عکس ابھرا !!ایک واضع عکس۔۔۔۔!!ایک مکمل تصویر۔۔۔

❤❤❤❤

!!م۔مجھے جانے دو"۔۔۔۔"

وہ پیچھے کو بھاگی تھی گھر پہنچنے سے پہلے ہی اس کے سامنے یہ عجیب لوگ آئے تھے جو اسے گاڑی میں بیٹھنے کو بول رہے تھے۔۔۔۔

!! میں نہیں بیٹھوں گی"۔۔۔۔"

خوف سے اس کے ہاتھ میں پکڑا بیگ زمین پر گر گیا تھا پھر بھی وہ ہمت کرتی بولی وہ لوگ وائٹ شرٹ پر بلیک پینٹ اور بلیک کوٹ کے ساتھ بلیک ٹائی پہنے ہوئے تھے کانوں میں ائیر پیس تھا جبکہ بلیک گلاسز پاکٹ میں تھی کہ شام ڈھل رہی تھی۔۔۔۔۔۔

!! میم پلیز خود بیٹھ جائے زبردستی نہیں کرنا چاہتے"۔۔۔"

ایک آدمی نرمی سے بولا وہ سکیورٹی تھی جو اسے گاڑی میں بیٹھنے کو بول رہے تھے فجر نے قدم پیچھے کو لیے خوف اس کے چہرے پر عیاں تھا اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

ن۔ نہیں"۔۔۔"

وہ پیچھے کو پلٹی وہ بھاگنے والی تھی جب دو قدم لیتے ہی اسے رکنا پڑا تھا پیچھے بھی سکیورٹی کھڑی تھی اس نے بے بسی سے آس پاس دیکھا بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔۔

میم "۔۔۔۔؟؟"

ایک آدمی نے بھاری سنجیدہ آواز میں اسے کہتے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا فجر کی سانس اٹکی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے آنکھوں سے آنسو بہے۔۔۔۔

کس کو اتنے احترام سے کڈنیپ کروانے والا صرف ایک " " ہی شخص ہو سکتا تھا "کایان سکندر

اسے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہوا تھا سکیورٹی نے پھر سے اپنی بات پر زور دیا تھا وہ لڑکھڑاتے قدموں سے گاڑی میں بیٹھ گئی

اور پھر پورے راستے بھی آگے بیٹھے دو گارڈ کی منتیں کرتی آئی تھی کہ اسے وہاں نا لے کر جایا جائے لیکن وہ یوں تھے جیسے پتھر کے ہو بے جان۔۔۔۔

اور پھر اس بڑے سے گھر میں داخل ہوتے بھی وہ یہی بول رہی تھی اسے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا اس کی آنکھیں اب خشک تھی۔۔۔۔!! اس کی سبز آنکھیں وہ آنکھیں چمک رہی

تھی جبکہ چہرے پر درد اور خوف تھا وہ عجیب تاثرات تھے ایسا کیوں تھا۔۔۔۔؟؟

اسے اوپر کمرے میں رکھا گیا تھا اس کی آوازیں بار کے پاس بیٹھا کایان سکندر اچھے سے سن رہا تھا اس نے ریڈ وائن کا گلاس ہاتھ میں پکڑا اور اوپر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ اندر فرش پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی خوف اس کی رگ رگ میں اترا تھا انجان کمرے میں وہ اکیلی تھی جب قدموں کی آہٹ پر اس کا سانس سوکھا تھا۔۔۔۔

دروازے کی کلک پر اس نے بھیگی پلکیں اٹھا کر گردن موڑ کر دیکھا قدموں سے ہوتی نظریں اوپر کو اٹھتی گئی اور پھر ایک جگہ آ کر تھم گئی تھی ہاں وہی تھا وہ۔۔۔۔!!

"یہ میرا پرسنل بیڈ روم ہے!!۔۔۔۔۔"

وہ ایک قدم اٹھاتا اندر آیا اس نے پلٹ کر دروازہ لاک کیا تو فجر رضوان کو اپنا سانس بھی بند ہوتا محسوس ہوا اس کی سبز آنکھیں پھیل گئی۔۔۔۔۔

"پرسنل کا مطلب سمجھتی ہو تم۔۔۔۔؟؟؟"

دوسرا قدم اسے نظروں کے حصار میں رکھتے اٹھایا گیا تھا۔۔۔۔۔

"وہ پہلی لڑکی تھی جو اس کے بیڈ روم میں آئی تھی ورنہ اس نے جتنی لڑکیوں کے ساتھ وقت گزارا تھا کسی کو یہ تک نہیں پتہ تھا اس کا بیڈ روم ہے کہاں۔۔۔۔؟؟ "

اور کتنی عجیب بات تھی وہ لڑکیاں اسے پسند کرتیں تھیں اور اس کے بیڈ روم میں موجود وہ لڑکی۔۔۔۔!! وہ اسے پسند نہیں کرتی تھی "

!! زمین پر بیٹھے وہ سسک اٹھی تھی۔۔۔۔

"جس قدر احترام سے اسے اس شخص نے اغواء کیا تھا شاید ہی دنیا میں کسی نے ایسے کسی کو اغواء کیا ہو"۔۔۔!

اس کے اٹھتے قدموں کی دھمک پر فجر رضوان کی دل کی دھڑکنیں بھی خوف سے تیز ہوئی تھی اور آخر کار دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ چلتے ہوئے صوفوں کے سامنے رکھے گے شیشے کے میز پر بیٹھ گیا ریڈ وائن کا گھونٹ حلق میں اتارا پھر اسے دیکھتے وہ دھیرے سے یکطرفہ ہنسا تھا۔۔۔۔۔

"تیرے نام سے جڑ جائے تو۔۔۔!!

میرا نام ہو۔۔۔!! یا بدنام ہو۔۔۔۔۔!!

اس نے گلاس کو دھیرے سے ہلاتے بہت دھیمے لہجے میں کہا

گلاس میں پڑی ریڈ وائن گلاس کے وسط میں گولائی میں گھوم گئی

اس کی شہد رنگ آنکھیں چمک رہی تھی اس کی بات پر فجر نے سر

اٹھا کر ایک پل کو اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"بدنام ہو۔۔۔۔۔!

وہ گھونٹ بھرتا گلاس لبوں سے ہٹاتے اسے دیکھتے بولا لبوں پر

مسکراہٹ تھی مسمرائز کرتی اس نے اس کی جھکی نظروں کو دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اب مجھے بدنام ہونے میں مزہ آرہا ہے!!

پتہ ہے۔۔۔!!

۔۔۔"!!

آئی برو اٹھاتے اس کی آنکھیں رفتہ رفتہ بوجھل ہوتی بند ہونے کے ساتھ سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

اپنی بات کے آخر میں وہ قہقہہ لگا کر ہنسا وہ دلکش آواز کے ساتھ خوبصورت ہنسی کا بھی مالک تھا۔۔۔۔۔۔

"مج۔مجھے تمھارا چہرہ دیکھنا ہے!!۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے ریڈ وائن کا گلاس لبوں کو لگاتے شہد رنگ آنکھیں اس کے نیچے فرش پر بیٹھے وجود پر ڈالی تھی اس کی آنکھیں چمک رہی تھی لیکن ان میں ایک نشہ سا تھا!!۔۔۔۔۔۔

"نہیں دیکھا سکتی!!۔۔۔۔۔"

بھیگی پلکیں اٹھا کر اس نے سامنے شیشے کے میز پر بیٹھے اس شخص کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے ہونٹ ہلکے گلابی ہو رہے تھے ریڈ وائن اس کے لبوں پر قطروں کی صورت چمک رہی تھی

۔۔۔۔

کیوں نہیں۔۔۔!! ہاں کیوں نہیں دیکھا سکتی ان لڑکوں" !! کے پاس تو تمھارے اس چہرے پر یہ نقاب نہیں تھا"۔۔۔۔

غصے سے پھولتی سانسوں کے درمیان اس نے شدید تیز لہجے میں کہتے ریڈ وائن کا گلاس سامنے دیوار پر دھاڑتے ہوئے دے مارا تھا۔۔۔!! عجیب بات تھی کہ اسے وہ بات یاد تھی یا شاید وہ بات اسے بے چین کر رہی تھی

وہ خوف سے ہچکی بھر گئی اس کی سبز آنکھیں خوف سے تر ہوئی تھی وہ لب دانتوں تلے دبائے سسکیوں کا گلا گھونٹنے کی کوشش کر رہی تھی اس کا نازک وجود لرز رہا تھا۔۔۔!!

م۔مجھے دیکھنا ہے تمھارا چہرہ ان لوگوں نے دیکھا تھا نا پھر" مجھ سے کیا مسلہ ہے"۔۔۔۔۔؟؟

وہ شیشے کی میز سے کھڑا ہوا تو اس کے قدم لڑکھڑا گے بکھرے بالوں میں اس نے وائٹ شرٹ پر بلیو جینز پہنی تھی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے اس کے چوڑے سینے کو عیاں کر رہے تھے۔۔۔

وہ اس کے قدموں کے قریب زمین پر گرا اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی ہچکی لیتے جیسے نشہ اس پر طاری ہوا تھا !!۔۔۔۔۔۔

اس نے شہد رنگ آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کرتے اس سبز آنکھوں کو دیکھا وہ دیکھے گیا کئی پل وہ آنکھیں مسمرائز کرتی تھی۔۔۔۔۔

ا۔انہوں نے زبردستی میرا چہرہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔!!م۔مجھے " تب لگا مجھے مر جانا چاہیے میں ایک بار پھر موت کو محسوس نہیں !!!!!کر سکتی م۔میرا دل بند ہونے لگتا ہے "۔۔۔۔۔۔

وہ زمین پر دونوں ہاتھ سختی سے رکھے لرزتے وجود کے ساتھ سر جھکائے بولی تھی آنسو آنکھوں سے ٹوٹ کر گالوں سے ہوتے فرش پر گرنے لگے وہ پتہ نہیں اسے سن بھی رہا تھا کہ نہیں !!۔۔۔۔۔

!!ا۔اتنا ضروری ہے یہ پردہ"۔۔۔۔۔"

وہ کھوئے ہوئے لہجے میں زمین پر لیٹے بولا تھا نظریں اس کے جھکے سر پر تھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔!! غیر محرم کو دیکھنا گناہ ہے، غیر محرم سے پردہ کیا"
جاتا ہے یہ میرے اللہ نے فرمایا ہے اس کا حکم میری جان سے
زیادہ ضروری ہے م۔میرے لیے"۔۔۔۔۔!!

ہچکی بھرتے وہ اٹکتے لہجے میں بولی اس کے لہجے میں دکھ تھا
وہ سسک پڑی تھی۔۔۔۔!!

تبھی تم مجھے نہیں دیکھتی۔۔۔۔؟"
وہ اٹھنے کی کوشش کرتے بولا تو واپس زمین پر ڈھے گیا فرش پر
دونوں ہاتھ رکھتے اس نے اٹھنے کی کوشش کی نظریں وہ اس پر ہی
جمائے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!سچ ہے"۔۔۔۔"

وہ دھیرے سے بولی تھی بہت دھیرے سے وہ بامشکل سن پایا تھا

۔۔۔۔

تمھاری آنکھیں چمکتی ہے، کھینچتی ہے اپنی طرف،لاکھوں"

کروڑوں،اربوں کھربوں کے درمیان بھی اگر تم مجھ پر ایک

سرسری نظر ڈال کر نظریں پھیر بھی لو تو تب بھی میں تمھیں

!!پہچان سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لبوں پر زبان پھیرتے لڑکھڑاتے قدموں سے کھڑا

ہوا اس کے لفظوں میں عجیب سا طلسم سا وہ اسے دیکھنا چاہتی تھی

لیکن وہ نہیں دیکھ پائی یہ بات اس کے بس سے باہر تھی۔۔۔۔۔

!! قیمتی اور پاک چیزوں پر پردہ ہوتا ہے "۔۔۔۔"

وہ اس کے حجاب کو دیکھتے سر نفی میں ہلاتے جیسے نشے کو زائل کرنا چاہتا تھا اس کے الفاظ پر کشش تھے خوبصورت تھے

۔۔۔۔۔۔!! وہ سبز آنکھیں ساکت ہوئی وہ پہلی اچھی بات تھی جو اس کے منہ سے بہت خوبصورتی سے ادا ہوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

تم نے میرا بہت نقصان کیا ہے میڈیا مجھے تمھارے ساتھ " لنک کر رہا ہے تمھیں اس کی برپائی کرنی ہو گی اور

۔۔۔۔۔۔۔۔!! میں

وہ دو پل کو ٹھہر گیا قدم دروازے کی جانب لیے وہ بہت سختی سے قدم رکھ رہا تھا بہت سختی سے۔۔۔۔۔!!

م۔میں تمھارے نقصان کی بر پائی وصول کر کے آتا"

ہوں"۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ باہر نکل گیا کف کہنوں تک موڑتے اس کی آنکھیں سرخ تھی نجانے نشے سے یا وجہ کچھ اور تھی جبکہ وہ یوں ہی فرش پر بیٹھی تھی اسے سمجھ نہیں آئی وہ کیا بول کر گیا ہے۔۔۔۔۔!!



دو گھنٹے بعد دروازہ ہلکے سے کھلا تھا وہ اب ہاتھوں کی انگلیاں مسل رہی تھی بیڈ پر بیٹھے اس کا وجود ہولے سے اب بھی کانپ رہا تھا اس نے باہر نکلنے کی کئی بار کوشش کی تھی لیکن ایسا نہیں کر سکی وہ !!گھر بے شک محل تھا لیکن تھا تو پنجرہ ہی نا۔۔۔۔۔

اس نے چونک کر سر اٹھایا اپنی گود میں پھینکے گے کاغذات کو دیکھا جو کچھ زمین پر گر گے تھے سامنے وہ شخص کھڑا تھا۔۔۔۔

!!ہمم"۔۔۔۔"

اس نے سر کے اشارے سے ہنکارا بھرتے اسے پیپر دیکھنے کو بولا تھا لرزتے ہاتھوں سے اس نے نیچے سے چند پیپر اٹھائے اور اپنی گود سے اٹھاتے انہیں الٹ پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔۔

!!پڑھو اور تیاری پکڑو"۔۔۔۔"

اس نے پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے بے زاری سے کہا فجر نے

پیپر پر نظریں جمائی

وہ پڑھنے لگی تھی اسے کچھ کچھ سمجھ آیا تھا پیپر الٹ کر دیکھا

دوسرا صفحہ پھر تیسرا اس نے بے ساختہ سر اٹھا کر اسے دیکھا

۔۔۔۔۔۔

!!یہ کیا بے ہودگی۔۔۔۔"

پیپر زمین پر پھینکتے وہ تیز آواز میں کہتی کھڑی ہوئی وہ اب کہی سے

بھی ڈری سہمی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

آواز نیچے "۔۔۔۔۔۔"

وہ یک دم اس کے قریب جاتے اپنے لبوں پر انگلی جمائے گہری سانس اس کے چہرے پر چھوڑے دھیمی آواز میں یوں بولا کہ وہ دو پل کو ڈر گئی اس کے لفظوں کے ساتھ ہی اس کی دھڑکن بھی ساکت ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آواز نیچے رکھ کر بات کرو میں جو یہاں پر خوار ہو رہوں اس" کی وجہ صرف اور صرف تم ہو اس کی برپائی بھی صرف تم کرو گی !!"۔۔۔۔۔

بہت شوق تھا لوگوں کی نظروں میں آنے کا یہ دیکھو"۔۔۔

وہ طنزیہ ہنسا گردن جھکائے وہ اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا جواب تک اس کے خوف کے زیر اثر ساکت ہو گئی تھی۔۔۔۔

!!اس نے موبائل نکالتے اس کے سامنے کیا۔۔۔۔

موبائل پر چلتی ویڈو کو دیکھتے اور لوگوں کی باتوں کو دیکھتے اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔۔

چار سال پہلے کے ساتھ ساتھ آج کے سین بھی کسی فلم کی طرح چل رہے تھے اور لوگوں کی اس پر طرح طرح کی باتیں۔۔۔۔۔

جس کردار پر کیچر اُچھلا ہو اس کردار کو کوئی اندھا بھی نہیں"
!!اپناتا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ دیکھ نہیں سکتا۔۔۔۔

وہ سیدھا ہوا تھا اس نے موبائل جیب میں ڈال لیا بازو سینے پر باندھے وہ استہزاء ہنسا جبکہ مقابل کھڑی لڑکی کے آنسو فرش پر گر رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ شاطر آدمی تھا اس نے وہ ویڈو اسے دیکھائی ہی نہیں تھی جس میں اس کی سکیورٹی اسے زبردستی اپنے ساتھ لے کر آنے کی کوشش کر رہی تھی ملک کے فجر کے پیچھے بھیجے گے آدمیوں نے وہ ویڈو شوٹ کی تھی۔۔۔۔

اور اسے انہوں نے پوسٹ کر دیا تھا جس کی وجہ سے کایان سکندر پر انگلیاں اٹھ رہی تھی جس پر اسد نے اسے ایک آخری حل پیش کیا وہ بھڑک گیا تھا۔۔۔۔

"بہتر ہے تم میری نظروں کے سامنے سے دفع ہو جاؤ کیا بکواس کے مشورے دے رہے ہو"۔۔۔۔۔!!

اس نے اسد کو گھورتے تند و تیز لہجے میں کہا تھا اسد نے بے بسی سے اسے دیکھا وہ سر پھرا تھا۔۔۔۔

"سر آپ میڈیا کے سامنے کہے کہ آپ کی میم سے تھوڑی ناراضگی چل رہی تھی اور انہیں آپ منانا چاہتے تھے اس کے علاوہ کوئی حل نہیں آپ دیکھ سکتے ہے ملک ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گیا

ہے آپ کے وہ میم پر دباؤ ڈال کر انہیں آپ کے خلاف استعمال کر سکتا ہے"۔۔۔۔۔

اسد نے تفصیل سے اسے دیکھتے کہا کایان سکندر کے ماتھے پر بل پڑے تھے اس نے باقاعدہ ایک کانٹریکٹ ریڈی کروایا تھا

۔۔۔۔۔۔

!!سالا کمینہ ملک"۔۔۔۔"

وہ دانت پیس کر بڑبڑایا اور سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا وہ بہت شاطر تھا وہ سیدھا سادھا انسان نہیں تھا ہو ہی نہیں سکتا تھا

۔۔۔۔۔

م۔میں پھر بھی تم سے نکاح نہیں کروں گی تم سے اچھا میں "
گلی کے کتے سے شادی کر لوں "۔۔۔۔۔۔

ہچکی بھرتے اس نے خود پر قابو پایا تھا اتنے عرصے میں وہ اس کے شوق باخوبی جان گئی تھی وہ کس طرح لڑکیوں سے کلوز ہوتا تھا اسے علم تھا۔۔۔۔

اس کی بات پر کایان سکندر ساکت ہو گیا وہ لڑکی ہمیشہ اس کی توہین کرتی تھی اس نے میٹھیاں سختی سے بھینچے اس کی جانب قدم بڑھائے درمیان میں ایک قدم کا فاصلہ برقرار رکھا اس کی تپش زدہ سانسیں فجر کے چہرے پر پڑتی اس کے چہرے کو دیکھا رہی تھی۔۔۔۔۔

!!کتوں کی توہین نا کرو تم مجھے دکھ ہو رہا ہے"۔۔۔"

اس نے ایک ایک لفظ دانت پیس کر ادا کیا تھا اس کی بات پر فجر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ ہچکی بھر گئی پھر سر جھکا گئی

اس کی یہی حرکت اسے زہر لگتی تھی جب وہ اس پر سے" اپنی نظریں ہٹا لیتی تھی"۔۔۔۔

رشتے داروں کا دکھ اکثر انسان کو ہوتا ہے اس میں کوئی بڑی" !!بات نہیں۔۔۔۔

وہ سر جھکائے بولی وہ اس کا غصے سے تنا چہرہ دیکھ چکی تھی پھر بھی وہ بولی تھی اس لڑکی کے ہاتھ کانپ رہے تھے وہ پھر بھی بول گئی تھی۔۔۔۔۔

مبارک ہو پھر رشتے داروں میں کالی بلی بھی شامل ہو جائے"
!! گی آؤٹ آف کاسٹ"۔۔۔۔۔

وہ استہزاء ہنسا تھا فجر خاموش ہو گئی اس کے پاس کوئی جواب
نہیں تھا۔۔۔۔

یہ تم پر منحصر ہے تمھیں دنیا میں برے کردار کے ساتھ جینا"
ہے یا میری شرطیں ماننی ہے"۔۔۔۔۔۔
کیوں کہ دنیا۔۔۔!! کبھی جینے نہیں دیتی وہ ظالم ہوتی ہے
اور دنیا میں، میں بھی شامل ہوں اور ظالم دنیا میرے ظلم کے بعد

دوسرے نمبر پر آتی ہے۔۔۔۔!! کیونکہ میرا ظلم ہمیشہ فہرست اوّل ہے"۔۔۔۔۔

وہ سرد لہجے میں کہتے قدم باہر کو بڑھا گیا اس کے نکلتے ہی فجر نے اپنا رکا سانس بحال کیا تھا آنسو ٹوٹ کر نقاب میں جذب ہوئے اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے۔۔۔۔

ہاں وہ شخص اس کے مطابق وہ دنیا سے زیادہ ظالم تھا بہت ظالم !!۔۔۔۔۔

پانچ منٹ بعد ہی وہاں سٹاف کی لڑکیاں آتی سامان رکھ گئی اس نے بھیگی پلکوں سے اس سفید جوڑے کو دیکھا تقریباً دو منٹ بعد وہاں ایک لڑکی ہاتھ میں ایک باکس پکڑے داخل ہوئی۔۔۔۔۔

وہ شخص ایسے تیاری کیے بیٹھا تھا جیسے اسے فجر رضوان کے جواب کا پتہ ہو۔۔۔۔پر ایسا نہیں تھا اسے فجر رضوان کی بے بسی کا پتہ تھا !!۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی کیا وہ ایسی لڑکی تھی کہ اسے اس جیسے مرد کے ساتھ نکاح کرنا پڑتا ؟؟۔۔۔۔۔۔

!!اور اللہ کے ہر کام میں بہتری پوشیدہ ہے"۔۔۔۔"

جب ہم گر جاتے ہیں تو اس میں بھی ہمارا فائدہ ہوتا ہے گر کر " اٹھنے کے بعد ہم سنبھل کر چلنے لگتے ہیں بات بس نظریہ کی ہوتی ہے"۔۔۔۔



آدھے گھنٹے کے اندر اندر اس نے آنسو بہنے سے روکنے کی کوشش کی کرتے کرتے نکاح نامے پر سائن کر دیا جس کے بعد اس کا نام اور مقابل شخص کا نام اکھٹا پکارا جانا تھا۔۔۔۔

کانٹریکٹ وہ کچھ کچھ پڑھ چکی تھی اور کانٹریکٹ کو مکمل ناپڑھنا نجانے اب اس کے لیے کیا مشکلات لے کر آتا۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ سفید فراک میں ملبوس تھی سر پر سرخ چنری کا گھونٹ تھا دل گھبرا رہا تھا اس نے یہ فیصلہ کیوں کیا تھا۔۔۔۔۔؟؟

لوگوں کی اپنی ذات پر اٹھتی عجیب و غریب نظروں کی وجہ سے؟ اپنے کردار پر اٹھتی انگلیوں کی وجہ سے۔۔۔۔؟؟

یا پھر کچھ اور تھا جو پوشیدہ تھا۔۔۔۔؟

دروازہ کھلنے کے آواز پر اس کا دل یوں شدت سے دھڑکا کہ گویا ابھی باہر آجائے گا حلق بے ساختہ خشک ہو گیا وہ لبوں پر زبان پھیر گئی۔۔۔۔

جبکہ بھاری قدموں کی آواز کانوں میں پڑتے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی اس شخص کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی۔۔۔۔۔

وہ سامنے آکر بیڈ پر بیٹھا جبکہ وہ صوفے پر سر جھکائے بیٹھی تھی اس کے وجود کی لرزش وہ اچھے سے محسوس کر سکتا تھا وہ ہنسا گردن ہلکی سی دائیں جانب اکڑائی نسیں بری طرح ابھری

۔۔۔۔۔

اٹھواور عبایا پہن کر آؤ حجاب کر کے نقاب کر کے "

!!آؤ"_____

بیڈ پر بیٹھتے ہاتھوں کو باہم ملائے اس نے ٹانگ پر ٹانگ جمائے سامنے وجود کو دیکھا اس کی بات پر گھونگھٹ سے چھپا سر اٹھایا گیا

_____

وہ حلق تر کرتے اٹھی وہ اسے منع نہیں کر سکتی تھی کیا اس جیسی لڑکی اپنے مجازی خدا کو منع کرتی۔۔۔۔؟؟

اس نے گھونگھٹ اٹھانا چاہا۔۔۔

کوشش بھی مت کرنا ایسے ہی جاؤ چہرہ ڈھکے"

ہوئے!!"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی سخت تیز آواز پر اس کی آنکھوں میں نمی چمکی وہ آگے بڑھی تھی صوفے کی نوک پاؤں میں لگی تو وہ سسکی۔۔۔۔۔

آگے بڑھتے وہ باتھ روم میں بند ہو گئی جبکہ وہ شخص اٹھا موبائل کا کیمرہ آن کرتے ایک جگہ رکھا واپس بیڈ پر آ کر بیٹھا اور پھر نیم دراز ہوتے بازو گردن کے نیچے باندھے اس کے مسلز واضع ہوئے تھے!! ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹک رہی تھی۔۔۔۔۔

عبایا پہنے وہ دس منٹ بعد باہر نکلی تھی سر جھکائے چلتے وہ سامنے صوفے پر بیٹھ گئی ہاتھوں کو مسلتے اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے یا کیا بولے۔۔۔۔۔!!

"نظریں اٹھاؤ۔۔۔۔۔!!

اس کی سنجیدہ آواز پر اس کا دل ڈوب کر ابھرا اس نے دھیرے سے گردن اٹھائے سامنے دیکھتے پلکوں کی جھالر اٹھائی اس کی سبز آنکھیں اس کے نیم دراز وجود پر گئی اور پھر اس کی چمکتی آنکھوں پر۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اختیار ہے کہ ان آنکھوں میں، میں ساری زندگی"
جھانک سکتا ہے تمھیں اختیار نہیں رہا کہ تم ان آنکھوں کو پھیر لو
!!"۔۔۔۔۔۔

وہ پر کشش لہجے میں بولا تھا وہ اس کی آنکھوں کو دیکھتے بول رہا تھا فقط اس کی آنکھوں کو فجر کی آنکھیں پھیل گئی وہ دھیرے سے ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

تمھاری آنکھوں میں موجود تاثرات یہ تاثرات مجھے پسند ہے"
پتہ ہے کیوں۔۔۔۔؟؟
وہ دو پل کو رکا اس کی شہد رنگ آنکھیں اب بھی اس کی سبز آنکھوں پر جمی تھی۔۔۔۔۔

کیوں کہ یہ تاثرات تمھاری آنکھوں میں فقط میری لیے"

ابھرتے ہے سب سے الگ تاثرات۔۔۔۔۔!!میرے نام پر

میرے دیدار پر ابھرنے والے تاثرات۔۔۔۔۔۔

اس کے ہلکے گلابی لب وا ہوئے پھر وہ لب مسکرائے ایک گہری

مسکراہٹ وہ اسے دیکھے گیا تھا کئی لمحے گزرے کئی منٹ گزرے

۔۔۔۔۔

وہ گھبرا گئی تھی اس کی چمکتی آنکھوں سے اس کی دل کی دھڑکنیں

حد درجہ تیز ہو گئی اسے وہ نظریں پھیرنا چاہتی تھی لیکن پھیر

نہیں پائی شہد رنگ آنکھوں پر نظریں ٹکائے نجانے کتنا وقت گزر گیا۔۔۔

وہ دونوں سٹل تھے بس آنکھیں ایک دوسرے کی آنکھوں پر جمائے یوں بے حس و حرکت تھے کہ جیسے پتھر کے ہو

وہ پچھلے ایک سوا ٹھائیس منٹ سے کچھ نہیں بولا تھا وہ بس اس کی سبز آنکھوں پر نظریں جمائے نیم دراز تھا بس اسے گھور رہا تھا ساتھ ساتھ اس کے لب ہلکے سے وا ہوتے مسکراہٹ میں ڈھل رہے تھے اور آنکھوں کی چمک ہر لمحے بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ایک بار بھی شہد رنگ آنکھوں کو پھیرنے کی جرت نہیں کی تھی۔۔۔۔۔!!

میں کوشش کے باجود بھی ان تاثرات کو تسخیر نہیں کر پارہا"۔۔۔۔۔"!!

وہ اس کی آنکھوں کو بغور دیکھتے بولا اس کے لہجے میں بے چینی تھی اس نے بازو گردن کے نیچے سے نکالتے گہری سانس بھرتے سر بیڈ پر گرایا۔۔۔۔۔

اور پھر شوز اتارتے وہ بیڈ پر ٹھیک سے دراز ہوا اس سارے معاملے میں اس نے فقط دو بار اس سے نظریں ہٹائی تھی۔۔۔۔۔۔۔!!

تم ایسے ہی ساری رات میرے چہرے کو دیکھتے گزاروں گی"
ایک پل کو بھی تمھاری نظریں میرے چہرے سے پلٹنی نہیں
چاہیے"!!۔۔۔۔۔

اس نے موبائل کی طرف دیکھتے کہا فجر نے اس کی نظروں کی سیدھ میں دیکھا وہ اس کی حرکت پر حیران تھی جبکہ وہ آنکھیں بند کر گیا تھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی فتح مندی کی مسکراہٹ

۔۔۔۔۔۔

وہ سوچ رہا تھا وہ ملک کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کو بھی شہ مات دے گیا ہے۔۔۔۔۔!! لیکن کیا ہر سوچ درست اور پوری ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔؟؟

فجر رضوان کی سبز آنکھیں اس کی شہد رنگ آنکھوں کو بند دیکھ اس کے چہرے کے نقوش پر جمی تھی بس تیس سیکنڈ پھر !! نظریں ہٹالی گئی وہ اسے نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔۔

وہ شخص سحر انگیز تھا دل میں اس کے لیے نفرت رکھ کر " " اسے دیکھتے رہنا مشکل تھا دنیا کا مشکل ترین کام

!سوری۔۔۔!!سوری میں لیٹ ہو گئی"۔۔۔"

تیز قدموں سے بھاگتے وہ بیگ کندھے سے ہٹائے اپنے ڈیسک پر رکھتے گہرے گہرے سانس بھرتے بولی تھی اس نے ایک آخری گہرا سانس بھرا۔۔۔۔۔

تمھیں پتا تھا نا آج ایک اہم میٹنگ ہے پھر بھی۔۔۔!؟؟" اب جلدی کرو تھوڑا سارے پیپر تیار کر کہ نیشا میم کو دے آؤ"۔۔۔۔۔

فائزہ نے اسے دیکھتے تنبیہ لہجے میں کہا اور آخر میں اس کا لہجہ نخوت اور بے زاری لیے ہوئے تھا وہ بے زاری یمن وحید کے لیے نا تھی وہ نیشا میم کے لیے تھی۔۔۔۔

کیاہوا کیا پھر سے کچھ ہوا کیا"۔۔۔۔۔؟؟"

پیپر اپنے ڈیسک سے اٹھاتے اس نے پیپرز کو سیدھا کرتے فائل میں لگاتے ہلکی مسکراہٹ سے پوچھا۔۔۔۔

یار وہ خود کو کیا سمجھتی ہے ساری پریزنٹیشن میں نے تیار کی اور" اب پریزنٹیشن وہ دے گی عجیب ہے سارے پوائنٹ لے لیے مجھ سے"!!۔۔۔۔

فائزہ نے ہاتھ میں پکڑا پین ڈیسک پر پٹخا وہ خاصی غصے میں تھی یمن وحید نے اثبات میں سر ہلایا اور لب ہلکے سے دبائے

۔۔۔۔

"دکھ ہوتا ہے جب آپ کی محنت پر کریڈٹ کوئی اور لے جائے"۔۔۔۔!!

"گرلز جلدی کرو اور یمن پیپرز کدھر ہے پروڈکٹس کے۔۔۔۔!ویئر از فائل"۔۔۔۔۔!!

نیشا کی آواز پر ان دونوں نے پلٹ کر اسے دیکھا یمن نے آگے بڑھتے فائل اسے دی جو اس نے نخوت سے پکڑی جبکہ فائزہ زبردستی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"یہ پکڑو تم سب۔۔۔۔۔!!اور تم یہ پکڑو"۔۔۔۔!!

نیشا نے اپنے پیچھے کچھ ورکرز کے ہاتھوں سے بوکے لیتے فائزہ کے ساتھ باقی لوگوں کو بھی دیے اور یمن وحید کی طرف بھی گلابوں کا بوکے بڑھایا ان سب نے نا سمجھی سے اس بوکے کو دیکھا

۔۔۔۔۔

میم یہ کیوں"۔۔۔۔؟؟"

فائزہ نے بوکے کے بعد نیشا کو دیکھتے سوال کیا تھا۔۔۔۔

وہاں کھڑے ہو جاؤ سب چل کر خاموشی سے جب کلائنٹ"

!!آئے تو انہیں دے دینا"۔۔۔۔۔

نیشا نے ہاتھ جھاڑتے حکیمہ لہجے میں کہا تھا فائزہ نے بری طرح دانت پیسے جبکہ یمن اس کی حالت پر ہلکا سا مسکرائی تھی

۔۔۔۔۔۔

یار اب کیا بت بن کر یہی کھڑے رہے "۔۔۔۔؟؟"

وہ سب پچھلے پندرہ منٹ سے وہاں کھڑے تھے لیکن کوئی نہیں آ رہا تھا فائزہ نے بے زاری سے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

جب دروازہ کھلنے کی آواز پر ان سب کی گردن دروازے کی جانب مڑی بوکوں پر ان کی گرفت سخت ہوئی اور لبوں پر مسکراہٹ جم گئی۔۔۔۔

کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا ایک سائیڈ ہوتے اس نے دروازے کا ہینڈل پکڑتے دروازے کو مقابل کے لیے مکمل وا کیا۔۔۔۔۔

قیمتی جوتوں میں مقید ایک بھاری قدم اندر داخل ہوا ایک ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں تھا جبکہ دوسرا ہاتھ ٹائی کی ناٹ ٹھیک کر رہا تھا وہ آگے بڑھ گیا اس کے پیچھے تین لوگ بھی دروازے کو عبور کر گے تھے۔۔۔۔

اس کے بھاری قدموں کی چھاپ خاموشی میں گونج اٹھی تھی بڑی واضع گونج تھی۔۔

وہاں کھڑے سٹاف نے اس کی جانب بوکے بڑھاتے اسے ویلکم بولا تھا جبکہ بوکے اس کے پیچھے کھڑے لوگ پکڑ رہے تھے وہ آگے بڑھ رہا تھا ہر طرف سٹاف تھا نظریں ستائش سے اس کی جانب اٹھ رہی تھی۔۔۔۔

لیکن کیا ہر نظر۔۔۔۔!! نہیں ہر نظر تو ستائش سے نہیں اٹھی تھی ایک نظر ساکت تھی گہری ساکت نظر

اسے آگے بڑھتا دیکھ وہ لڑکی ساکت ہو گئی تھی گلابوں کے بوکے پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اس کی کالی آنکھیں ساکت تھی بلکل ساکت۔۔۔۔۔

اسے لگا ہر طرف جیسے سناٹا سا چھا گیا ہے وہ وہاں اکیلی ہے اور اس شخص۔۔۔۔ہاں اس کی نظریں اس لڑکی پر جمی ہوئی تھی گہری چمکتی نظریں۔۔۔۔

اس نے ایک قدم اٹھایا بالوں میں ہکا سا ہاتھ پھیرا اس کے ساتھ آئے آدمی پیچھے رکے تھے۔۔۔۔

ن۔نہیں"۔۔۔۔"

یمن کے لبوں سے اٹکتے لفظ اتنی مدھم آواز میں ادا ہوئے کہ کوئی سن نہیں پایا تھا جبکہ وہ اس کے حرکت کرتے لب دیکھ کر یکطرفہ مسکرایا۔۔۔۔۔

دوسرا قدم اٹھایا گیا تھا یمن وحید کو بس اس وقت وہاں اس کے قدموں کی گونج ہی سن رہی تھی وہ بس حیرت اور بے یقینی کے سناٹوں میں گھیری ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ تیسرا قدم اٹھاتے اس کے بلکل سامنے آکر کھڑا ہوا اس نے آنکھیں یکدم پوری کھولی اور لبوں پر گہری مسکراہٹ کھینچی چمکتی آنکھوں کے ساتھ وہ گہری مسکراہٹ مسمرائز کر دینے والی تھی

۔۔۔۔۔

نہیں"۔۔۔۔"

اسے کی نظریں اب بھی صرف اور صرف اسے دیکھ رہی تھی جبکہ قدم ہلکا سا لڑکھڑا کر پیچھے ہوئے تھے۔۔

گلابوں کا بوکے اس کے ہاتھ سے چھوٹا ان دونوں کے

درمیان ان کے قدموں میں گرا۔۔۔

ہاں ایسے ہی گلاب چار سال پہلے ایک رات وہ شخص جلا کر گیا تھا

اسے وہ ہاسپٹل کی رات بے ساختہ یاد آئی تھی بہت اچانک

۔۔۔۔اسے حیرت کے ساتھ ڈر محسوس ہوا۔۔۔

میں نے تمھیں بہت مس کیا"۔۔۔۔"

اس کی جانب جھکتے وہ اس کی حیرت سے پھیلی آنکھوں میں

جھانکتے نہایت دھیمی آواز میں بولا آنکھوں میں چمک لیے

۔۔۔۔۔

اور تم مجھے بھولی ہی کب ہو گی"۔۔۔۔؟"

اس کی آواز اب بھی دھیمی تھی مسمراز کرتی دھیمی گھمبیر آواز اور آنکھیں۔۔۔کالی آنکھیں چمک رہی تھی سرد سی پراسراری سے بھری۔۔۔۔۔۔

وہ سانس روک گئی ہاں وہ سانس لینا بھول گئی تھی سامنے کھڑے شخص کی وجہ سے۔۔۔

ایک سنسنی اس کی ریڈھ کی ہڈی میں دوڑ گئی قدم لڑکھڑا گے تو وہ پیچھے کو ہوئی۔۔۔۔۔

گھٹیا راستے اپنے مسافر کو خود تک واپس لے ہی آتے ہے"

"۔۔۔۔۔

اس نے اس کی جانب ذرا اور جھکتے بائیں آنکھ ونک کی بہت دھیرے سے یمن کا اٹکا سانس بحال ہوا وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی تھی کہ کہی وہ مر ہی نا جائے۔۔۔۔۔

گھٹیا راستے وفادار ہوتے ہے۔۔۔ تم مجھے ہی دیکھ لو"۔۔۔۔۔۔۔

وہ کھل کر مسکرایا اور چہرہ اس کے چہرے کے مزید قریب کیا یمن وحید کی آنکھوں میں خوف کے ساتھ غصہ بھی ابھرا وہ کچھ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

ہاں وہ جاذب کمال تھا وہ اسے پورے چار سال بعد پھر ٹھٹھڑاتی سرد شاموں میں مل گئی تھی ہاں وہ شخص اب بھی ویسا ہی تھا گہرا پراسرار سا، خود غرض۔۔۔۔

خوف اس کی آنکھوں سے ہوتا پورے جسم میں پھیل گیا اس کے لفظوں کی تپش سے وہ ہل نہیں پائی تھی اس کا چہرہ بری طرح دہک اٹھا تھا۔۔۔۔

ا۔ایسان۔ نہیں ہو سکتا"۔۔۔"

اس نے اپنے پاس جھکے اس شخص کو دیکھا ایک پھندا سا حلق میں اٹکا لب دھیرے سے وا ہوئے اس نے دونوں ہاتھ اٹھاتے اسے پیچھے کو دھکا دیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ ایک قدم پیچھے ہوا۔۔۔۔وہ لڑکھڑائی اور پھر اس کی سائیڈ سے نکلتے وہ بھاگنے لگی تھی اس نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا وہ اسے اب اپنی زندگی میں ہر گز قبول نہیں کر سکتی تھی

۔۔۔۔

چار سال پہلے اس کی موجودگی سے کیا کچھ نہیں ہوا تھا اس کی زندگی میں کیا اب کوئی کمی باقی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اس کی پشت کو دیکھتے وہ سر جھکائے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا۔۔۔۔۔۔

اس نے آج بھی وہی رنگ پہنا تھا جو آخری ملاقات پر پہنا تھا ہاں وہ سرخ رنگ اور اس رنگ میں اس کا مہکتا وجود آج بھی ویسے ہی تھا جیسا چار سال پہلے۔۔۔۔

ریڈ روز۔۔۔۔!! ویلکم بیک "۔۔۔۔"

وہ لبوں پر انگھوٹا پھیرتا آگے بڑھا اس کے پیچھے جبکہ باقی سٹاف حیرت سے انہیں دیکھ رہا تھا اور اس حیرت میں دیکھنے والوں میں "باسل احمد" بھی شامل تھا۔۔۔

وہ وہاں سے چلا گیا تھا اس کے ساتھ آئے آدمیوں نے آگے بڑھتے انہیں میٹنگ روم کی طرف چلنے کو کہا تھا وہ سب نا سمجھی

سے کندھے آ چکاتے ایک دوسرے کو دیکھتے وہاں سے ہٹ گے



وہ تین سے چار سٹیپس تیزی سے اترتی نیچے پارکنگ کی طرف بڑھی تھی جبکہ مزید دو قدم لیتے ہی وہ لڑکھڑا کر زمین پر گری اس کا دل ابھی بھی کانپ رہا تھا۔۔۔

قدموں کی تیز آہٹ پر اسے لگا اس کا دل بند ہو جائے گا وہ اپنے آپ کو اس کے سامنے بہت بے بس محسوس کر رہی تھی

وہ پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے بلکل اس کے وجود کے قریب آ کر رک گیا اس کے وجہہ چہرے سے دلکشی کی شعاعیں سی پھوٹ رہی تھی۔۔۔۔

یمن کے بال اس کے چہرے کے اطراف بکھر گے اس نے گردن اٹھائے اس شخص کو دیکھا ایک سسکی اس کی لبوں سے آزاد ہوئی۔۔۔۔۔

وہ دوزانوں اس کے پاس بیٹھا اور دونوں بھنویں اٹھائیں اور بائیں آنکھ چھوٹی کی وہ اب بھی اسے دیکھ رہی تھی خراب ہوتی حالت میں بھی۔۔۔

!!چار سال دو ماہ نو گھنٹے چھتیس منٹ اور۔۔۔

وہ دو پل کو رک گیا اس کی حیرت سے پھیلی آنکھوں میں جھانکا اور پھر ہاتھ میں بندھی مہنگی گھڑی پر ایک نظر ڈالی۔۔۔۔

پنتالیس سیکنڈ بعد دیدارِ دشمن یار کیسا لگا۔۔۔۔؟"

وہ بھنویں اٹھائے ہلکی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے پوچھ رہا تھا اس کی آنکھیں اب بھی ویسے ہی چمکتی تھی جیسے چار سال پہلے اپنے ہر عمل کے بعد چمکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یمن وحید کے وجود میں ایک ان دیکھے احساس کی لہر دوڑی
اس نے گردن موڑ لی آنکھیں زور سے میچی ہونٹ بھینچ ڈالے
گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

وہ کیوں بھاگ رہی تھی اس سے۔۔۔؟؟
کیا وہ غلط تھی؟؟ نہیں تو۔۔۔!! وہ شخص غلط تھا پھر وہ کیوں
بھاگے اس نے واپس سے گردن اس کی جانب موڑی اب اس کی
آنکھوں میں خوف نہیں تھا وہاں مظبوطی صاف دیکھی جا سکتی
تھی وہ اپنے اندر کی کفیت کیوں آنکھوں سے عیاں کرے
۔۔۔۔؟؟

!! ہمیشہ کی طرح گھٹیا ترین"۔۔۔۔

وہ زمین پر گرے ہی پاؤں کی انگلیوں پر آئے زخموں کو نظر انداز کرتے لب بھینچے بولی۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔"وہ قہقہہ لگا کر ہنسا گردن پیچھے کو ڈھلکائے "
ہاں پاگلوں کی طرح ہی وہی پرانی پاگل کرتی عادت۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔! گھٹیا کام تو آج بھی ہم دونوں نے ابھی تک"
!! نہیں کیے"۔۔۔۔۔
دائیں آبرو اٹھاتے وہ مسمرائز کرتی نظروں سے اسے دیکھتے ہلکی
رازدارانہ آواز میں گویا ہوا۔۔۔۔۔

تم نے دعا کرنا چھوڑ دی تھی کیا۔۔۔۔؟؟ سکون برباد ہو گیا"
خامخواہ"۔۔۔۔

یکدم اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی چہرے پر سرد مہری لیے
تاثرات خطرناک حد تک سنجیدہ ہو گے یمن وحید کا سانس رک
گیا۔۔۔۔۔

تم نے غلط کیا۔۔۔۔"
وہ نفی میں سر ہلا گیا دو بار پھر تین بار اس کی آنکھیں سرد ہوئی
اور جبڑے بھینچ لیے گے۔۔۔۔۔

اب میری باری ہے"۔۔۔۔۔۔"

لب بھینچے حد درجہ پراسراریت میں کہے گے وہ جملے یمن وحید کا رہاسہاسانس بھی سوکھاگے وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا !!۔۔۔۔۔؟وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔

رفتہ رفتہ میں سلگاڈالوں گاہر چیز،ہر جذبات کہ اپنے" کیے پر تم پچھتاؤ گی۔۔۔۔۔!!پچھتاؤ گی۔۔۔۔

اس کی جانب جھکتے اس نے ایک گرم سانس اس کے چہرے پر چھوڑی وہ ساکت آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی پھیلی ہوئی ساکت کالی آنکھیں۔۔۔۔۔وہ کس بارے میں آخر بول رہا تھا ؟؟۔۔۔۔

!!گڈ لک"۔۔۔۔"

اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں بولتے اس کے لفظوں میں سختی تھی وہ کھڑا ہوا اور پلٹ گیا وہ وہی بیٹھی رہی تھی کتنی ہی دیر۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ اسے لطف اندوزی کا سماں سمجھتا تھا وہ اسے تنگ کرتا تھا اس سے ہر چیز چھین لیتا تھا وہ ایسا ہی تھا خود غرض خونی

۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

میں ڈیوٹی پر جا رہا ہوں قلب کہی بھی باہر مت جانا"

۔۔۔۔"

ہمیشہ کی طرح دی گئی ہدایت اس نے واپس دہرائی تھی قلب نے گہرا سانس بھرتے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

کھانا میں نے فریز میں رکھ دیا ہے اوون میں گرم کرنا بس" اور کھالینا"۔۔۔۔۔

کف لنکس لگاتے اس نے دھیمے لہجے میں کہا وہ صوفے سے چھلانگ لگا کر اٹھی تھی وہ ویسی ہی تھی جیسے پہلی تھی وہی بے تکی باتیں۔۔۔۔

!اچھے شوہر۔۔۔۔"

گلابی لب دانتوں تلے کچلتے وہ اس کے مقابل آکر کھڑے ہوتے نہایت نرمی سے بولی تھی اسیر عالم نے کوٹ پہنتے اسے دیکھا وہ آج بڑے آفیسرز کے ساتھ لنچ پر جا رہا تھا کچھ ڈسکس کرنے

۔۔۔۔۔

اس کے اتنے پیار پر اسیر عالم کے دل کے جذبات پل میں بدلے تھے۔۔۔۔۔

یہ جو تم ایسی حرکتیں کرتی ہو قلب تمھیں یہ بہت مہنگی" پڑے گی اپنی جان پر"۔۔۔۔۔

سینے پر بازو باندھے اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے گھورا وہ لب دبائے سر جھکائے ہنس دی پھر جب سر اٹھایا تو لبوں پر پھیلی مسکراہٹ غائب تھی۔۔۔۔

"ایوا کہتی ہے وہ ہماری دوست ہے اور ہم کبھی اس کے گھر نہیں گے بس ایک بار گے تھے جب اندر والے شوہر پاگل ہو گے تھے انہوں نے مارا تھا انسان کو تب۔۔۔۔!! کیا ہم چلے جائے آج"۔۔

اس نے انگلیاں مڑوڑتے گردن اوپر اٹھائے لب بھی کاٹ ڈالے تھے اس کی بات اور ایک ایک حرکت کو دیکھتے وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے آنکھیں میچ گیا

وہ کئی دنوں سے پوچھنا چاہ رہی تھی ایوا ہی اس سے ملنے آتی تھی بس۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔! تم کہی نہیں جاؤ گی بلکہ تم آج میرا انتظار کروں" گی ہر گز سونا نہیں ہے"۔۔۔۔

اس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ رکھتے اس نے دھیرے سے جھکتے اس کی گردن کے پاس چہرہ لے جاتے گہرا سانس بھرا وہ اس کی حرکت پر دھیرے سے لرزی۔۔۔۔

میں نے تمھیں چار سال دیے ہے قلب اب میں تمھیں" چار پل بھی نہیں دوں گا تم آج میرا انتظار کرو گی مجھے میرے انتظار کا انعام چاہیے"۔۔۔۔۔۔

سلگتے لب اس کی گردن پر رکھتے اس نے دھیمے لہجے میں کہتے گردن پر دانت گاڑھے وہ سسک پڑی تھی جبکہ پھر سے سلگتا لمس گردن پر محسوس کرتے اس کی آنکھیں کھل گئی وہ ہلکے سے کانپ گئی تھی۔۔۔۔۔

ہم وہاں جائے گے پولیس والے جی۔۔۔ہم کہی باہر نہیں" !!گے کبھی اور۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے رک گئی جب کندھے پر دانتوں کی چبھن محسوس ہوئی تھی سانس سینے میں اٹکا اس نے زور سے آنکھیں میچی

۔۔۔۔۔

میں چھٹی لے لوں گا کچھ دنوں میں ہم پھر ہر جگہ جائے گے"
لیکن میرے بغیر تم کہی نہیں جاؤ گی قلب کہی نہیں"۔۔۔۔۔

وہ واپس سیدھا کھڑا ہوتے تنبیہ لہجے میں بولا اس کے چہرے پر سختی تھی جس سے اس نے منہ پھلایا تھا۔۔۔۔۔۔

خدا حافظ بولو مجھے دیری ہو رہی ہے"۔۔۔۔"

وہ ماتھے سے بال ہاتھوں سے سائیڈ کرتا نیچے جھکا قلب نے خفگی سے اسے دیکھا وہ رخ موڑ گئی تو مقابل شخص کے چہرے پر سخت تاثرات ابھرے۔۔۔۔

"میں تمھاری جان نکال لوں گا قلب دوبارہ تم نے مجھ سے رخ ہلکا سا بھی موڑا تو۔۔۔۔!! چاہے تو ابھی آزما کر دیکھ لو"۔۔۔۔

سرد پتھریلے لہجے میں کہتے اس نے سختی سے اس لڑکی کی بازو دبوچی تھی وہ لڑکی آہستہ آہستہ اسے اپنا اسیر کر گئی تھی چار سالوں میں اس شخص نے ٹوٹ کر اسے چاہا تھا۔۔۔۔

وہ رخ اس کی طرف کر گئی بازو پر سخت سی گرفت پر اس کی آنکھوں میں نمی چمکی۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے ایڑھیاں اٹھاتے گلابی نرم لب اس کے ماتھے پر رکھے وہ سکون سے آنکھیں بند کر گیا تھا اس کے لبوں ہر مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔۔

اسے بھی اب ماتھے سے لبوں پر اپ ڈیٹ کرنا پڑے گا"

"۔۔۔۔

اس کے گلابی لبوں پر ہلکے سے انگلی پھیرتے اس نے چمکتی سبز آنکھوں سے کہا وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

آپ گندے ہے"۔۔۔۔"

وہ پلٹ گئی اور بلند آواز میں کہا گیا وہ ایک جگہ رک گئی وہ جانتی تھی وہ کیا کر رہا ہو گا وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا تھا اسے پلٹنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔

بہت زیادہ"۔۔۔۔"

سر کو خم دیتے اس نے ایک ہاتھ پیچھے باندھا اور داد وصول کی قلب نے پیر پٹخا وہ ایسا ہی کرتا تھا۔۔۔۔

ہم آپ سے بات نہیں کرے گے"۔۔۔۔"

وہ تیز آواز میں بولتی آگے بڑھ گئی تھی وہ دھیرے سے ہنسا۔۔۔۔

یقین مانو دلِ اسیر رات مجھ تمھارے لبوں سے الفاظ سننے بھی"
نہیں ہے میرا کچھ اور کرنے کا ارادہ ہے"۔۔۔

وہ بے باکی سے بولتے جوتے پہنتے باہر نکل گیا لبوں پر دلکش سی مسکراہٹ تھی وہ ہمیشہ اس کی وجہ سے ہی آتی تھی باہر نکلتے ہی مسکراہٹ سمٹ گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤

وہ تمھارے ہاتھ سے ہر بار کیسے نکل جاتا ہے"۔۔۔"
فائل ٹیبل پر زور سے پٹختے سامنے کھڑا آفیسر انگلش میں سختی سے بولا

چار سال پہلے اس نے تمھیں کھلے عام وارننگ دی تھی اور "
اس نے وہ کر بھی دیکھایا اس نے بنک نہیں لوٹا تم پاگل ہوا گر وہ
ڈان ہے تو اس کے پاس اربوں روپے ہو گے اس نے بلیک منی
ٹرانسفر کروایا تھا ایک اکاؤنٹ سے تم لوگوں کو بھٹکا کر۔۔۔۔۔

آفیسر کی تیز آواز پھر سے گونجی تھی وہ سر جھکائے کھڑا تھا
آنکھوں میں سرخی تیر گئی۔۔۔۔

سر ہم روکنے کی کوشش میں ہے"۔۔۔۔ "
وہ دھیمی آواز میں بولا کہ احترام ضروری تھا۔۔۔۔

مجھے کوشش نہیں چاہیے اوپر سے مجھ پر پریشر پڑ رہا ہے وہ"
کھلے عام سارا کچھ کر رہا ہے مجھے رزلٹ چاہیے"۔۔۔۔۔۔

آفیسر گہرے سانس بھرتے بولا تھا اس نے لب بھینچے اثبات
میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اس کی ویپن ڈیکنگ کا کیا ہوا"۔۔۔"
آفیسر نے پیچھے کھڑے کاشی کو دیکھتے سوال کیا تھا ان کا لہجہ سخت
تھا۔۔۔۔۔

سر وہ خبری نے غلط انفارمیشن دی تھی وہ کہی اور ویپن لے "
کر گے تھے"۔۔۔۔۔

کاشی کی مدھم آواز پر آفیسر نے زور سے ٹیبل کو ٹھوکر ماری تھی

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے جیسے ڈپارٹمنٹ کا کوئی آدمی ملا ہوا"

ہے اس کے ساتھ ہاں دس سال ہو گے ہے اسے یہ سب کرتے

ہوئے اور ہمیشہ وہ ہمارے ہاتھ سے نکل کیسے جاتا ہے مجھے ساری

ڈیٹیل دو؟؟

آفیسر نے کرسی پر بیٹھتے ان دونوں کو شاکی نظروں سے دیکھا

سر میں نے اپنا ایک آدمی اس کے گھر بھیجا ہے امید ہے وہ" کام کر دے باقی ڈیٹیل یہ رہی"۔۔۔۔

اسیر عالم نے پیچھے مڑتے شیشے کے میز سے فائل اٹھاتے آفیسر کے ٹیبل پر رکھی اس کی ہاتھوں کی رگیں ابھری ہوئی تھی وہ بے حد تیز غصے میں تھا۔۔۔۔۔۔

سر بائیس مارچ کو اس نے بلیک منی ایک اکاؤنٹ جو کہ " اس کے کسی آدمی کے زیر استعمال تھا اسے ٹرانسفر کروایا تھا کہاں کروایا تھا ہمیں پتہ چل چکا ہے یہ رہا اس نے ان پیسوں کو اٹلی کے ایک آدمی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کروایا تھا اس نے سارا پیسہ وائٹ کروایا کہ وہاں انو سٹیگیشن ہونے والی تھی"۔۔۔۔۔

اس نے انگلش میں کہتے ایک پیپر آفیسر کی جانب بڑھایا چہرے ہر سنجیدگی تھی۔۔۔۔

دو سال تک اس کے کسی غلط کام کی کوئی خبر نہیں سب سوچ رہے تھے وہ خاموش ہو گیا ہے لیکن ایسا نہیں تھا۔۔۔۔۔

اس نے اٹلی سے لڑکیاں مختلف ملکوں میں شفٹ کی اور ساتھ ساتھ لندن کے ایک بینک میں اس نے اپنے کلائنٹ کی بلیک منی جمع کروائی انہیں وائٹ کیا۔۔۔۔

اس نے قدم اٹھاتے دوسرا پیپر سامنے رکھا آفیسر نے متاثر کن نظروں سے اسے دیکھتے کچھ پر سکون سانس لیا۔۔۔۔

پچھلے سال ڈیپارٹمنٹ میں سے چار آدمی پکڑے گے جو اس کے ساتھ تھے وہ آدمی پھر غائب ہو گے لیکن میرے خیال سے انہیں اس نے مار دیا ہو گا کیوں کہ۔۔۔۔۔۔

وہ دو پل کو رکا اور آفیسر کی ٹیبل پر دونوں ہاتھ جماتے آگے کو جھکا۔۔۔۔

انہوں نے بتایا تھا وہ اسیل ایڈم کے لیے کام کرتے ہے بس اتنا ہی اور اس نے انہیں مار کر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے سڑک پر پھینک دیے۔۔۔۔۔

وہ سرد لہجے میں بولا تھا جبڑے سختی سے بھینچے اور واپس کھڑا ہوا۔۔۔۔

اس کے چار دن بعد ہمیں رپورٹ ملی اور ڈپارٹمنٹ کو وہ ٹکڑے اکھٹے کرنے میں تقریباً تین ہفتے لگے۔۔۔۔۔

اس نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے وہ کوئی سائیکو کیس لگتا ہے ہمیں ساری انفارمیشن ہے لیکن ثبوت نہیں ہے اس نے اتنی صفائی سے سارے کام کیے ہے کہ ایک بھی پروف نہیں ہے۔۔۔۔

میں نے سنا تھا کہ نیکی اس طرح کرنی چاہیے کہ دائیں ہاتھ نے کی تو بائیں کو پتہ نا چلے لیکن اسیل ایڈم جرم ایسے کرتا ہے کہ اس کے دائیں ہاتھ نے جرم کیا تو بائیں کو پتہ نہیں ہوتا

اس نے پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے نفی میں سر ہلایا وہ پریشان ہوا تھا۔۔۔۔۔

ہم سب کو پتہ ہے اس کے غلط کاموں کا لیکن ثبوت نہیں ہے لیکن آپ بے فکر رہے ہم جلد اسے پکڑ لے گے جلد ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے لہجے میں پراسراری چھا گئی اس کی سبز آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔۔

وہ مافیا جلد پکڑا جائے گا جلد سامنے آجائے گا سر۔۔۔اور مزید یہ کہ اب بھی کوئی ہے ایسا جو اس کے لیے کام کر رہا ہے ہمارے ہی درمیان رہ کر کیوں کہ چار دن پہلے جب ہمیں اسے پکڑنا تھا وہ وہاں آیا ہی نہیں شاید اسے پتہ چل گیا تھا۔۔۔۔

ہماری بہت اہم فائلز کی انفارمیشن لیک ہو گئی جوان آفیسر کی تھی جو اس کی مخبری کر رہے تھے اس لیے اس نے انہیں مار دیا

بس کسی طرح اس کی ایک تصویر ہمارے ہاتھ لگ جائے

اسیر عالم گہری سانس بھرتے بولا آفیسر نے اثبات میں سر ہلایا تھا

سر۔۔۔۔!!

ایک آفیسر دروازہ نوک کرتے اندر داخل ہوا وہاں بیٹھے سب کی نظر اس پر گئی۔۔۔۔۔

سر میں اس کے گھر گیا تھا۔۔۔میں بہت مشکل سے بچ کر نکلا ہوں اب وہ مجھے مار دے گا مجھے بس یہ چند تصویریں ملی ہے

۔۔۔۔۔

وہ آفیسر شدید سردی میں بھی ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہڑبڑاہٹ میں بولا اسیر عالم نے اس کے ہاتھ سے تیزی سے تصویریں لی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں حیرت اور ناگواری سے پھیلی اس کی آنکھوں میں غصہ ابھرا تھا۔۔۔۔

کاشی نے آگے بڑھتے تصویر کو دیکھا وہ اس کی بیوی کی تصویر تھی چار سال پرانی تصویریں اسیر عالم نے ان تصویروں کو پلٹ کر دیکھا اس کے لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست ہوئے

۔۔۔۔۔

اپنے قیمتی وقت سے میں نے ایک قیمتی وجود کے لیے قیمتی وقت نکال لیا ہے۔۔۔۔۔

ایک تصویر کے پیچھے کالی سیاہی سے بڑے واضع انداز میں لکھا تھا وارننگ تھی جیسے۔۔۔۔۔

اسیر عالم نے جبڑے بھینچے چہرے پر سنجیدگی تھی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا وہ تن فن کرتا تصویروں کو لیے باہر نکل گیا

۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا کس کی پیکچر تھی۔۔۔۔؟؟

آفیسر نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا تھا اور انگلش میں بولا کاشی نے آفیسر کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

وہ سران کی وائف کی پکچر تھی۔۔۔۔

کاشی نے فکر مند لہجے میں کہا۔۔۔۔

کیاوہ کنیڈین ڈان ایک پولیس آفیسر کے پیچھے پڑ گیا ہے

؟؟۔۔۔۔

آفیسر نے ماتھے پر تیوری چڑھائے پوچھا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔۔!!اس کی جان کے پیچھے۔۔۔۔

کاشی کھوئے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❤❤❤

وہ گھر آیا تو برف باری ہو رہی تھی اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی

ازحد گہری سنجیدگی اس نے قلب کو کبھی گھر سے باہر تک نکلنے

نہیں دیا تھا اور اس کی حفاظت کے لیے بھی گھر سے تھوڑا فاصلے پر

کچھ آدمی ہائیر کیے تھے ساتھ گھر کے باہر کیمرہ بھی لگوائے تھے تبھی وہ تصویریں چار سال پرانی تھی۔۔۔۔

لیکن کیا اس ڈان کے لیے وہ آدمی ہٹانا مشکل کام تھا۔۔؟ وہ تو بس مصروف تھا اور اب وہ مصروفیات سے ہٹ کر اس لڑکی کو حاصل کرنے کی طرف آنے والا تھا۔۔۔۔

اسیر عالم نے گاڑی لکڑی کے بنے اپنے گھر کے سامنے روکی تھی یوں بھی یہاں گھر کافی مہنگے تھے سو وہ گھر بہتر تھا چھوٹا سا مکمل گھر

۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا تین سٹیپس چڑھتے اس نے بائیں جانب قدم موڑے۔۔۔۔

دلِ اسیر "۔۔۔۔"

اسے پکارتے اس کے لہجے میں سالوں بعد بے چینی آئی تھی صرف اور صرف اس ایک شخص کی وجہ سے وہ آگے بڑھا چھوٹے سے لاؤنج میں کوئی نہیں تھا کچن میں کوئی تھی وہ بیڈ روم کی جانب بڑھا۔۔۔۔

میں نے کتنی بار تم سے بولا ہے جب میں آؤں تو تم مجھے باہر ملو"

"۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں داخل ہوتے بولا تھا لیکن وہ وہاں بھی نا تھی اس نے واشروم چیک کیا وہ کہی نہیں تھی اس کا دل یکدم تیزی سے دھڑکا اور پھر بند ہونے کو کیا۔۔۔۔

وہ تیزی سے باہر نکلا تھا اسے دل کی دھڑکنیں مدھم پڑتی محسوس ہوئی وہ اس کی آنکھوں کے سامنے نا تھی یہ اذیت ناک تھا ۔۔۔۔

قلبِ اسیر "۔۔۔۔۔۔۔۔ "

اسے آوازیں دیتے وہ پاگل ہونے کو تھا وہ گھر سے باہر نکلا اور گاڑی میں بیٹھنے لگا برف اس کے سر پر گر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پھر کچھ یاد آنے پر وہ رک گیا اس کے مظبوط قدم کچھ قدموں کے فاصلے پر بنے ایوا اور اس کے ہسبنڈ کے گھر کی طرف اٹھے۔۔۔۔

اس نے دروازے پر جاتے دروازہ نوک کیا دو منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایوا کا شوہر نمودار ہوا اس نے مسکرا کر اسیر عالم کو دیکھا

۔۔۔۔۔

اور اسے اندر آنے کا راستہ دیا تھا۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا چند قدموں بعد ہی وہ رک گیا اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے ہونٹ بھینچ ڈالے جبکہ میٹھیاں سختی سے بھینچی تھی وہ جھلساتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"قلب!!۔۔۔۔"

دانت دانتوں پر بری طرح جماتے وہ حد درجہ غصے میں تھا وہ ڈائننگ چیئر پر بیٹھے ایوا کے ہاتھوں سے کچھ کھا رہی تھی وہ کتنا ڈر گیا تھا اور اوپر سے ایوا کا ہاتھ اس کے بازو پر دیکھتے اس نے گھور کر ایوا کے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔۔

"بہتر یہی ہے کہ تم ادھر ہی رک جاؤ!۔۔۔۔۔"

دانت کچکاتے اس نے تند و تیز نظروں سے اسے دیکھتے کہا تھا ایوا کے ہاتھ میں نوالہ تھا جو قلب کے منہ کی طرف تھا قلب کا سانس وہی اٹک گیا وہ کم ہی اس سے غصے سے بات کرتا تھا۔۔۔۔۔

یہ لو کھاؤ"۔۔۔۔۔"

ایوا نے نوالہ اس کے منہ میں ڈال دیا اسیر نے میٹھیاں سختی سے بھینچی اور جلا دینے والی نظروں سے ایوا کے بعد قلب کو دیکھا اس کا سانس مزید حلق میں اٹکا۔۔۔

ایوا کی ماں پاکستان سے تھی اور ڈیڈ ادھر کے تھے تبھی وہ اچھی اردو بول لیتی تھی جبکہ اس کا شوہر بھی کینڈین ہی تھا۔۔۔۔۔

وہ تن فن کرتا آگ کا شعلہ بنا آگے بڑھا تھا اسے گوارہ ہی نا تھا کہ اسے کوئی چھوئے چاہے وہ لڑکی ہی کیوں نا ہو اسے ایوا کا قلب کو چھونا شدید ناگوار گزرا تھا۔۔۔۔۔

اس نے قلب کی نازک کلائی سختی سے دبوچی اور آگے بڑھ گیا وہ ڈر گئی تھی اس سے ایک بار پھر سے۔۔۔۔وہ کلائی چھڑوانے کی کوشش کرتے ہلکان ہوئی تھی جبکہ اس کی گرفت اس کی کلائی پر سخت ہوتی جنون خیزی میں بدلی۔۔۔۔۔۔

وہ اسے گھر لے آیا تھا اور اسے لیے بیڈ روم میں گیا اور اسے جھٹکے سے سامنے کیا تھا۔۔۔۔

وہ تھوک نگلتے اسے دیکھنے لگی لب کاٹتے اس کے چہرے پر خوف تھا۔۔۔۔

میں کیا بکواس کر کے گیا تھا تم گھر سے باہر قدم نہیں رکھو گی"
اور تم نے کیا کیا۔۔۔۔۔۔؟؟؟

اس کی کلائی کو چھوڑے اس نے گرفت اس کے بازو پر بنائی
اس کی نازک کلائی پر مقابل کی سخت انگلیاں چھپ گئی تھی اس
نے اس کی آنکھوں میں سر اٹھاتے دیکھا جہاں سرخی چھائی ہوئی
تھی۔۔۔۔

آپ نے بولا تھا پولیس والے جی۔۔۔۔!! بکواس نہیں کی"
تھی"۔۔۔
وہ آنکھیں کئی بار جھپکتے تشویش سے بولی تھی لیکن اس بار وہ واقعی
غصے میں تھا

"تمھیں کس نے اجازت دی کہ اپنے وجود کو چھونے دو اس لڑکی کو کیا میں نے تمھیں اجازت دی تھی۔۔۔؟مت بھولو قلب اسیر عالم تم اور تمھارا وجود میرا ہے اب وہ تمھارا نہیں ہے !!میرا حق تم سے زیادہ ہے۔۔۔۔۔

وہ دانت دانتوں پر جمائے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کرتے سختی سے غرایا کہ اس کی سرد سی آواز پر وہ کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔

"آخر تمھاری ہمت ہوئی کیسے کہ کوئی بھی ایری غیری اٹھ کر تمھیں چھوئے"۔۔۔۔۔

اس نے اس کے بازو کو جھٹکا تھا جو رونے کی تیار میں تھی لیکن مقابل کے سر پر تو غصہ سوار تھا ماتھے پر تیوری چڑھائے وہ اس سے سوال کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ ان ہز بینڈ وائف کو پچھلے پانچ سالوں سے جانتا تھا لیکن پھر بھی قلب کو ہاتھ لگانے پر اسے شدید غصہ آیا تھا اس لڑکی پر۔۔۔۔۔

جاؤ اور شاور لے کر آؤ فور آ"۔۔۔۔"

اس نے اس کا بازو چھوڑا اور آگے بڑھتے لکڑی کی الماری سے اس کا ڈریس نکالتے واپس آتے اسے دیا تھا قلب نے جھکے سر کے ساتھ اس ڈریس کو پکڑا۔۔۔۔

وہ رو دیتی تھی اب بھی لیکن اب وہ بہت کم ایسا کرتی تھی اسے سمجھ آنے لگی تھی کچھ باتوں کی اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ اس کے لیے حد سے زیادہ جنونی تھا۔۔۔۔

وہ تو اس پر لڑکیوں کی گرفت برداشت نہیں کرتا تھا کجا کہ لڑکوں کی وہ صرف اس کی تھی صرف اسیر کی قلب

وہ شاور لے کر باہر نکلی تھی اس کے بھیگے لب لرز رہے تھے بے شک وہ گرم پانی سے شاور لے کر نکلی تھی لیکن یخ سردی میں وہ کپکپا رہی تھی اور اس شخص نے ہیٹر تک آن نہیں کیا تھا وہ صوفے پر بیٹھا بازو صوفے کی بیک پر پھیلائے اسے ہی دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔

قلب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اس کے دیکھتے کی اس شخص نے آنکھیں بند کی تھی اس کا آنکھیں بند کرنا اس لڑکی کو برا لگا تھا

۔۔۔۔

وہ لب دبا گئی قدم قدم چلتی وہ آگے بڑھی تھی صوفے کے قریب پہنچتے اس نے نظر واپس اس کے تنے ہوئے چہرے پر ڈالی

۔۔۔۔

!! پولیس والے جی ہم نے نہا لیا ہے "۔۔۔۔"

ہاتھوں کو آپس میں جوڑے اس نے مدھم سی آواز میں کہا اس کی بات پر اس نے آنکھیں کھولی پھر سر تا پیر اسے دیکھا۔۔۔۔

اس کا مہکتا وجود ایک نشہ سا تھا اس نے آنکھیں میچی اور واپس کھولتے کھڑا ہوا لکڑی کی الماری کی طرف گیا۔۔۔

اور ایک ڈریس نکال کر واپس اس کی جانب آیا وہ نا سمجھی سے اپنی جانب بڑھا اس کا ہاتھ دیکھنے لگی تھی جس میں ڈریس تھی

۔۔۔۔

شاور لے کر آؤ"۔۔۔۔۔"

اس نے ڈریس مزید اس کی جانب بڑھاتے کہا قلب کی آنکھیں پھیلی وہ ابھی ابھی نہا کر آئی تھی ابھی تو پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے اور وہ پھر سے اسے شاور لینے بھیج رہا تھا۔۔۔

لیکن ہم ابھی تو آئے ہے پولیس والے کیا آپ نے نہیں"
دیکھا یہ دیکھے ہمارے بال گیلے ہے"۔۔۔
ایک بار پھر سے پانی کا سوچتے ہی وہ اب ہلکے سے لرز گئی اس نے
تیزی سے اپنے تھوڑے سے بال ہاتھ میں لیتے کہا۔۔۔

مجھے تو نظر نہیں آرہا۔۔۔میں سو گیا تھا میں نے نہیں دیکھا"
جاؤ شاور لے کر آؤ اور اس بار جلدی آنا میرے جاگتے جاگتے
ہی"۔۔۔۔۔
اس نے کپڑے اس کی جانب کیے تھے اس کا لہجہ سرد تھا
جبکہ چہرہ سپاٹ شاید وہ آج اسے بخشنے کے موڈ میں نا تھا قلب نے
کپڑے اس سے پکڑے اور واپس واشروم کا رخ کیا۔۔۔

اس نے پلٹ کر ایک بار اسے دیکھا جس کی نظریں اس کی گیلی پشت پر تھی وہ سوچ رہی تھی شاید وہ اسے بلا لے واپس لیکن یہ اس کی خام خیالی ہی ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ واپس صوفے پر بیٹھ گیا اس کے لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست تھے آنکھیں درد کر رہی تھی اس کے دماغ میں وہ تصویریں گھوم رہی تھیں جو اس شخص کے گھر سے ملی تھی

۔۔۔۔

اس بار تقریباً دس منٹ بعد ہی وہ باہر نکل آئی تھی شاید اس نے بھی شاور لینے کا نام ہی کیا تھا۔۔۔

واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز پر اس شخص نے سکون سے واپس آنکھیں موند ڈالی تھی۔۔۔۔

وہ باہر نکلی اس کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی ہاتھ کانپ رہے تھے اس نے سر واپس اٹھایا اس کی بند آنکھوں کو دیکھ اس لڑکی کی آنکھوں میں پانی جمع ہوا تھا۔۔۔۔۔

پولیس والے جی "۔۔۔۔!! آپ نے آنکھیں بند کی ہے ہم" نہا کر آئے تھے یہ دیکھے ہمارے بال اب پورے گیلے ہے "۔۔۔

اس نے بالوں کو جھٹکا تھا اس کا چہرہ ہلکا سرخ ہو رہا تھا آنکھیں بھی سرخ ہوئی تھی وہ ویسے ہی آنکھیں بند کیے پانچ منٹ لیٹا رہا تھا پھر آنکھیں کھولے اسے دیکھا۔۔۔

اس کے لبوں کے کنارے ڈمپل گہرا ہوا پھر مسکراہٹ یک دم سنجیدگی میں سمٹ گئی۔۔۔۔

"تمھیں یہ یاد ہے کہ میں نے آنکھیں بند کی۔۔۔۔! یہ یاد نہیں کہ میں کیا بول کر گیا تھا۔۔۔۔؟؟ گھر پر رہنا"۔۔۔

ماتھے پر تیوری چڑھائے وہ وہی صوفے پر بیٹھے آئی آبرو اٹھا کر سخت لہجے میں بولا اس کی بات پر وہ سر جھکا گئی تھی۔۔۔

ہم واپس ایسا نہیں کرے گے "۔۔۔۔"

لب کاٹتے اس نے انگلیاں مسل ڈالی تھی اس کے جھکے سر کو دیکھتے اس کے ماتھے پر موجود بل گہرے ہوئے۔۔۔

میری طرف دیکھ کر بات کرو قلبِ اسیر میں نے کیا کہا تھا" میری طرف سے کبھی رخ موڑا تو میں تمھاری جان نکال لوں گا !!"۔۔۔۔

لب بھینچے وہ دانت دانتوں پر جمائے چہرے پر درشتگی لیے بولا تھا قلب نے کالی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا تو اس کے تنے

اعصاب ڈھیلے ہوئے ہاں اس کے دل کو یہی چاہیے تھا"اس لڑکی کی خود پر نظریں"۔۔۔۔

کپڑے پکڑو شرافت سے اور جاؤ شاور لے کر آؤ یہ اس بات" کی سزا ہے تمھیں کہ تم نے خود کو میرے سوا کسی اور کو چھونے دیا"۔۔۔۔۔

وہ موبائل پکڑتے اسے دیکھتے اس پر سے نظریں ہٹا گیا تھا کہ وہ رونے والی ہوئی تھی۔۔۔

تمھارے وجود پر میرے سوا کسی کا لمس نہیں ہونا چاہیے"
کسی کا بھی نہیں تمھارے وجود سے صرف میری خوشبو آنی
چاہیے جاؤ اچھے سے شاور لے کر آؤ"۔۔۔۔

اسے ہلتے نا دیکھ اس نے موبائل سے سر اٹھاتے سخت نظروں
سے اسے گھورتے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا قلب کے حلق
میں پھندا سا اٹکا اسے برداشت ہی نہیں ہوتا تھا اس شخص کا ایسا
روایہ۔۔۔

جس نے چار سال اس پر محبت لٹاتے اسے اپنا عادی بنایا تھا کیا وہ
اب گوارہ کر لیتی اس کی چار منٹ کی بھی ناراضگی۔۔۔؟؟ ہر گز
نہیں۔۔۔!!

کپڑے لکڑی کی الماری سے لیتے اس نے واپس قدم واشروم کی جانب کیے تھے وہ جاتے ہوئے پلٹ کر اسے بھی دیکھ لیتی لیکن مجال۔۔۔۔!!جو اس شخص کو رحم آ ہی جائے۔۔۔۔؟؟

بیس منٹ بعد وہ شاور لیے باہر نکلی اس نے اچھے سے اپنے بازو کو رگڑا تھا اور اچھے سے چہرہ دھویا تھا بغیر اس شخص کی طرف دیکھے اس کے قدم ڈریسنگ کی طرف اٹھے۔۔۔۔

اس نے وہاں پڑا اس کا پرفیوم اٹھایا اور اپنے اوپر چھڑک لیا وہ جو بظاہر موبائل میں مصروف تھا نظریں ترچھی کرتے اس کے عمل کو دیکھتے اس کے لب گہری مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتی کانپتی ہوئی اس تک پہنچی تھی اس نے سر اٹھا کر مصروف سے انداز میں اسے دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔

وہ کھڑا ہوا اس کے اور اپنے درمیان ایک قدم کا فاصلہ برقرار رکھتے اس نے اپنے ضبط کو آزماڈالا۔۔۔۔

وہ دھیرے سے نیچے جھکا اس کی گردن کے قریب ایک گہرا سانس کھینچا وہ اس کی خوشبو تھی جو اس لڑکی سے آرہی تھی وہ دھیرے سے ہنسا لبوں کے کنارے موجود ڈمپل گہرا ہوا۔۔۔۔

"کیا اب آپ کی خوشبو آ رہی ہے ہم نے آپ کی خوشبو لگا لی ہے"!!۔۔۔۔۔

وہ سر اٹھائے سوالیہ ہوئی تھی اس نے اپنی مسکراہٹ سمیٹ لی اب اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی لیکن اس کی سبز آنکھیں چمک رہی تھی۔۔۔۔۔

"یہ عارضی خوشبو ہے قلبِ اسیر۔۔۔! میں تمھارے وجود کو اپنی خوشبو سے معطر کروں گا"

اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی جبکہ آنکھوں میں چمک ۔۔۔۔۔!! اس کی آنکھوں میں اس لڑکی کا عکس تھا جذبات میں لپٹا عکس۔۔۔

وہ دھیرے گھمبیر لہجے میں بولتا اس کی دھڑکنیں بڑھا گیا تھا وہ سر نیچے جھکائے گہرا سانس بھر گئی مقابل کھڑے شخص کے جذبات اس کی سمجھ سے باہر تھے لیکن وہ جذبات اسے مسمرائز کرتے تھے۔۔۔۔۔

"تمھارے بال خشک ہے جاؤ واپس!"۔۔۔۔

اس نے سیدھا ہوتے انگلی واشروم کی جانب کی تھی قلب نے بے ساختہ سر اٹھایا اس کی آنکھیں پھیل گئی وہ اب اسے گھور کر دیکھ رہی تھی وہ ایسا کم کرتی تھی بہت کم اور وہ اس منظر میں ہمیشہ کھو جاتا تھا۔۔۔۔۔

!!ایوانے خود کھلایا تھا"۔۔۔۔"

وہ رونے والی تھی بار بار پلکیں چھپک کر اس نے گردن کو اور اوپر اٹھایا اس کی شفاف گردن پر بکھری سرخیوں کو دیکھ اس شخص کی نظریں ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کا دل شدت سے دھڑک اٹھا تھا اس نے نفی میں سر ہلاتے نظریں پھیری اور انگلی کے اشارے سے اسے وہاں سے جانے کو بولا تھا وہ منہ پھلاتی اس بار پیر پٹختی وہاں سے کپڑے لیتے نکلی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھا اور آنکھیں میچتے سر دائیں بائیں ہلایا جیسے کچھ زائل کرنے کی کوشش ہو شاید جذبات !۔۔۔۔

پھر وہ کئی بار شاور لے کر آئی تھی اور اس شخص نے ہر بار اسے واپس بھیجا تھا اور یہ بارہویں بار تھا سردی سے اس کے ہاتھ سکڑ سے گے تھے انگلیوں پر زیادہ پانی کی وجہ سے سفید لکیریں سی کھینچی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس بار وہ دو منٹ میں ہی واپس آئی تھی اس کی ناک غصے سے سرخ ہو رہی تھی اس نے گھور کر صوفے پر بیٹھے شخص کو دیکھا

جس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر سر نیچے جھکائے مسکرا دیا

۔۔۔۔۔۔

اب بال گیلے ہے کپڑے بھی گیلے ہے پولیس والے جی"

!دیکھے ہم نہائے ہے"۔۔۔۔۔

وہ ذرا اونچی آواز میں خفگی سے بولی خفا ہونا بنتا تھا کیا مقابل کا

دماغ خراب تھا جو اسے اتنی بار شاور لینے کو بولا تھا اس نے۔۔۔؟

!ہاں واقعی خراب تھا۔۔۔۔

اس نے اس کے بھیگے سراپے کو دیکھا وہ پانی کپڑوں پر ڈال کر آ گئی تھی اس کا دل کیا قہقہہ لگا کر ہنسے لیکن اب اگر وہ ہنستا تو وہ لڑکی اسے کچا چبا جاتی اس کے تیور ایسے ہی لگ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے یہاں سے سوکھے ہے یہ لو چینج کر کے آؤ"

!!اچھے سے"۔۔۔۔

اس نے اس بار اسے کپڑے دیتے نرم لہجے میں کہا وہ غصے سے گہری سانس کھینچتی اسے دیکھ رہی تھی تو اس نے آئی برو اٹھایا

۔۔۔۔۔

اس نے کپڑے اس سے پکڑے اور واپس واشروم میں گھس گئی تھی اس نے ہیٹر آن کیا اور بیڈ پر آ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔



وہ واپس سے باہر نکلی تھی پندرہ منٹ بعد ایک ہاتھ میں ٹاول پکڑا تھا جو بالوں پر تھا

!! یہاں آؤ"۔۔۔۔۔"

بیڈ پر نیم دراز اس نے اس بار شاید اُس نازک لڑکی پر رحم کھایا تھا ورنہ اتنی سردی میں اتنی بری سزا کا تصور تک نہیں کیا تھا اس نے

۔۔۔۔

وہ اس کی سلگتی آنکھوں میں ابھرتے جذبات کو دیکھتے کانپ اٹھی تھی اس نے نفی میں سر ہلایا اس کے گیلے بال کمر پر بکھرے کمر کو بھیگا گے تھے اس کے بھیگے ہونٹ لرز رہے تھے۔۔۔۔

"میں نے منع کیا تھا نا وہاں مت جانا اور تم نا صرف وہاں گئی بلکہ اس عورت کے ہاتھ سے تم نے کھایا بھی تم نے اسے خود کو چھونے دیا"۔۔۔۔۔؟!

بیڈ پر ہی نیم دراز اس نے سرد لفظوں میں اس کے وجود کو سر تا پیر دیکھا تھا وہ لرز رہی تھی بے شک وہ گرم پانی سے نہائی تھی لیکن وہ تیرہ بار نہائی تھی اس شخص نے اسے عجیب و غریب سی سزا دی تھی۔۔۔۔۔

!! قلب ادھر آؤ میں نے کہا۔۔۔"

اس نے بیڈ پر زور سے ہاتھ دے مارا اس کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی قلب نے زور سے آنکھیں میچی وہ سر جھکا گئی اور قدم دھیرے سے اٹھاتے بیڈ کی جانب لیے۔۔۔۔

اس کے پہنچتے ہی اس نے اُس کی کلائی جکڑتے اسے بیڈ پر بیٹھایا تھا وہ منہ پھلا گئی اُس شخص نے ٹاول اس کے ہاتھ سے پکڑا اور اس کے سر پر رکھتے بالوں کو خشک کرنے لگا تھا۔۔۔۔

جبکہ وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی وہ سر جھکائے دھیرے سے ہنسا اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔

میں نے صبح کیا کہا تھا قلب۔۔۔؟؟"

گیلا ٹاول نیچے فرش پر گراتے اس نے اس کے الجھے بالوں کو ہاتھ میں لیتے جھٹکا دیا پانی کے قطرے اس کے چہرے پر گرے تھے

۔۔۔۔

میں نے چار سال انتظار کیا ہے اب میں چار پل بھی انتظار" !!کرنے کا حق دار نہیں ہوں"۔۔۔۔۔

وہ پیچھے سے اس کے کان کے قریب جھکتے سحر طاری کرتی سرگوشی میں بولا اس کی آنکھیں بوجھل ہوئی تھی جبکہ اس کی بات پر قلب نے ناسمجھی سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

اُس کے چہرے کو اپنے چہرے کے بے حد قریب پاتے وہ سانس روک گئی اس کی کالی آنکھیں ساکت ہوئی جبکہ مقابل نے دھیرے سے ہاتھ اٹھاتے انگلی اس کی بھیگی گردن کی نسوں پر پھیری۔۔۔۔

اس کی آنکھیں مسمرائز ہوئی وہ دھیرے سے جھکا چہرہ اس کے چہرے کے مزید قریب کیا۔۔۔۔

میں اسیر عالم اس سزا سے خود کو بری الزمہ کرتا"

ہوں"۔۔۔۔!!

اس نے مزید جھکتے اس کے بھیگے گلابی لبوں کو دھیرے سے چھوا ایک کرنٹ سا اس نازک لڑکی کے وجود میں دوڑا جبکہ اس کی انگلی اب بھی اس کی نسوں کو تسخیر کر رہی تھی۔۔۔۔

!!اسیر "۔۔۔۔"

وہ دھیرے سے بولی تھی وہ ساکت ہو گیا وہ پہلی بار اس کا نام پکار بیٹھی تھی اور وہ بھی تب جب اس شخص کو خود پر قابو پانا مشکل ترین عمل لگ رہا تھا

تم نے جو ابھی کیا اس کی زمہ دار تم خود ہو قلبِ اسیر مجھے" الزام مت دینا"۔۔۔۔

انگلی سے اس کی شفاف گردن کی نس کو سہلاتے اس نے دھیمے مگر گھمبیر بوجھل لہجے میں کہا۔۔۔۔

"میں تمھیں سب سے چھپا کر رکھوں گا قلبِ اسیر خود کے سائے سے بھی۔۔۔۔!!

اس نے دھیرے سے اس کے کندھوں پر بازو جمائے اس کا رخ اپنی جانب موڑا تھا قلب کا حلق خشک پڑا تھا وہ آہستہ سے اس کے ماتھے پر لب رکھ گیا۔۔۔۔

"اسیر کو اس زندگی کو گزارنے کے لیے دل کی ضرورت ہے ۔۔۔۔!!"

بھاری لہجہ۔۔۔! وہ دھیرے سے نیچے جھکا اور اس کی تھوڑی پر لب رکھے وہ زور سے آنکھیں میچ گئی تھی اس لڑکی کو اپنا دل شدت سے دھڑکتا محسوس ہوا۔۔۔۔

"میں تمھارے معاملے میں بہت برا ہوں قلبِ اسیر بہت برا۔۔۔! مجھے خوف آتا ہے اپنی برائی سے"۔۔۔۔

اس کا حلق سوکھ گیا تھا اس کی آدھ کھلی آنکھوں میں حد درجہ جذبات تھے وہ گردن مزید جھکائے لب اس کے لبوں کے قریب لے گیا تھا۔۔۔۔۔

"تمھارے معاملے میں، میں بڑا کمزور بندہ ہوں!"۔۔۔۔

اس کے لب حرکت کرتے مقابل لڑکی کے لبوں سے ٹکراتے اس کی دھڑکنوں کو تیز کرگے وہ بوجھل سی سرگوشی تھی محبت لٹاتی زبان تھی

تم مجھے زندگی کی طرح عزیز ہو قلبِ اسیر کہ تمھیں کھونے سے میں ڈر جاتا ہوں"۔۔۔۔!!

اس کے ہلکے لب اس کے لبوں پر سرگوشیاں کر رہے تھے معطر سی سرگوشیاں ایک حرارت سی اسے اپنے وجود میں اترتی محسوس ہو رہی تھی وہ دھیرے سے ہاتھ بیڈ پر رکھتی پیچھے ہونے لگی جب اس نے جھٹکے سے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی اسے بیڈ پر لٹاتے اس پر جھکا۔۔۔۔۔۔

"اپنے رب کے بعد اس دنیا میں اگر اسیر عالم کسی چیز سے
ڈرتا ہے قلب تو وہ تمھارے وجود کی دوری ہے!"۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کی وہ اس کی دھڑکنیں
بڑھا گیا تھا اس کی پر تپش سرگوشیاں اور آنکھوں پر اس کے لبوں
کا لمس جذبات میں طوفان سا برپا کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔

"اس سلسلہِ محبت میں اسیر عالم، قلب خان کا مرید
ہے"۔۔۔۔
لبوں سے نکلتی ایک مکمل سرگوشی جذبات میں بوجھل لپٹے
الفاظ اور اس کی گال پر سفر کرتے اس کے لب

پ۔پولیس والے جی"۔۔۔۔ "

اس کے لفظ لڑکھڑا گے تھے اس کی بیئر ڈ کی چھبن اپنی گالوں پر محسوس کرتے وہ اٹکتے لہجے میں بولی۔۔۔

ہمارا دل زور سے دھڑک رہا ہے یہ آہستہ نہیں ہو"

رہا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیمے لہجے میں بولی لبوں پر زبان پھیرتے اس نے معصومیت سے کہا تھا اس کی بات پر اس کے لبوں کے کنارے پڑتا ڈمپل گہرا ہوا۔۔۔۔

اس دل کو آہستہ ہونا بھی نہیں چاہیے یہ شدت سے دھڑکنا"
چاہیے اس دل کو پتہ چلنا چاہیے کہ اسیر عالم کا دل ہے یہ
!!"۔۔۔۔

وہ گہری مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا تھا قلب نے آنکھیں دو
بار جھپکائی وہ گہرا سانس بھر گئی وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے بس
اسے دیکھ رہا تھا اس کے ہر نقوش کو حفظ کر رہا تھا جیسے۔۔۔۔۔۔

تم خوبصورت ہو قلب اسیر لیکن اسیر عالم کو تمھاری"
معصومیت سے محبت ہے"۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے کہتے مزید اس کے چہرے پر جھکتے اس
کے لبوں پر سلگتا لمس چھوڑا۔۔۔نرم ہونٹوں کی نرماہٹ پر اس کا

دل شدت سے دھڑکا اس کی سانسوں کے شور کو اس نے اپنی سانسوں میں قید کیا تھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پر اس کی گرفت سخت ہو گئی وہ آنکھیں زور سے میچ گئی تھی وہ اس کی سانسوں کو کتنی ہی دیر خود کی سانسوں میں الجھاتا رہا تھا۔۔۔۔

اس سے تھوڑا دور ہوتے اس نے مخمور مسمرائز کرتی نظروں سے اسے دیکھا جو گہرا سانس بھر کر رہ گئی تھی اس نے آنکھیں وا کرتے اسے دیکھا۔۔۔

پولیس والے جی"۔۔۔۔"

وہ گھبرا گئی تھی اس کی آنکھوں میں اتری سرخی دیکھ کر اس کی چلتی بھاری سانسوں کے شور پر۔۔۔۔

یہ ثواب والی محبت تھی میں گنہگار بندہ ہوں مجھے ثواب کی"
!ضرورت ہے"۔۔۔۔۔

وہ لب دبائے بولا نچلے لب کے کنارے پر پڑتا ڈمپل اس کی شرارت کا منہ بولتا ثبوت تھا اس کی بات پر قلب کی آنکھیں مزید پھیل گئی۔۔۔۔

کیا تم مجھے گنہگار مارو گی"۔۔۔۔؟؟"

اس نے چہرے پر معصومیت طاری کرتے جھکتے نرمی سے اس کی ناک پر لب رکھے تیکھے سے نقوش دل میں اتارے۔۔۔۔۔۔

کیا تم چاہتی ہو مجھے مار پڑے"۔۔۔۔؟؟"

دھیرے سے اوپر اٹھتے اس نے آئی برو آچکایا ساتھ ہی لب اس کے لبوں سے مس کیے وہ پلکیں جھکا گئی تھی۔۔۔

ہاں پڑے آپ نے تیرہ بار ہمیں نہانے کو بولا آپ کو مار"

!!پڑے زیادہ بہت زیادہ"۔۔۔۔۔

وہ جھکی پلکیں اب کی بار اٹھائے لبوں کا کونہ کاٹتے بولی تھی اسیر عالم کئی پل اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔!!میرا دل کرتا ہے میں تمھیں کھا جاؤں یہ"

کہاں سے لاتی ہو تم ایسی باتیں"۔۔۔۔؟؟

اس نے سر اٹھاتے قہقہہ لگایا اور پھر نیچے جھکتے اس کی سرخ ہوتی گال پر دانت گاڑھے تھے اس نے دوسرا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھتے اسے دور ہٹانا چاہا تھا۔۔۔۔

اس نے بڑی فرصت سے اس کا دوسرا ہاتھ بھی جکڑتے گرفت میں لیا اور اسے شوخ نظروں سے دیکھنے لگا تھا وہ منہ پھلا گئی۔۔۔۔

میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی عورت کی خواہش نہیں کی" تم میری بن مانگی خواہش ہو ایک مکمل خوبصورت خواہش کہ اس خواہش کے بعد اب کوئی خواہش نہیں رہی"۔۔۔۔۔۔

اس نے اس کی گردن پر لب رکھتے دھیرے سے اس کی ابھرتی نسوں کو لبوں سے تسخیر کیا تھا وہ لرز کر رہ گئی۔۔۔۔۔

"تم میرا کل اثاثہ ہو قلب۔۔۔!! اسیر عالم قلب کے بغیر فقیر ہے!!"۔۔۔۔

اس نے شدت سے اس کی کالر بون پر لب رکھتے سلگتے لہجے میں لفظ ادا کیے وہ ساکت ہو گئی تھی اس کی مزاحمت کرتی کوشش ترک ہو گئی۔۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں تم مجھ سے محبت کرو۔۔۔۔!! میرا دل بن جاؤ"

!!"۔۔۔۔

مدھم سرگوشی میں ڈوبے گھمبیر لفظ جو اس کی سلگتی گرم

سانسوں کے ساتھ قلب کے کانوں کو دہکا گئے تھے اس نے

!دھیرے سے اس کی کان کی لو کو لبوں سے کاٹا۔۔۔۔

وہ سانس روک گئی تھی اس کا ہر لمس ہر سرگوشی جان لیوا تھی

سلگتی ہوئی۔۔۔

!!دلِ اسیر ہو تم۔۔۔۔!! اسیر کا دل"۔۔۔"

اس کے کان کے قریب بوجھل لفظوں میں سرگوشی

کرتے اس نے گہرا سانس کھینچا تھا مقابل لڑکی کا سانس واپس سے

بحال ہوا دل ہتھیلیوں میں دھڑکتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

مجھ میں کھو جاؤ قلب۔۔۔۔!! مجھے خود میں گُم کر لو"

!!"۔۔۔۔

اس کے لبوں پر جھکتے اس نے دھیرے سے اس کی سانسوں کو خود میں قید کیا تھا ایک سلگتا لمس چھوڑے وہ اوپر اٹھا۔۔۔۔۔

تم اللہ کی طرف سے بھیجی گئی سب نعمتوں میں سے سب" سے خاص نعمت ہو میرے لیے"۔۔۔۔۔

اس نے سلگتے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے اس کا لہجہ پر تپش تھا جذبات سے لبریز۔۔۔۔

اس نے اوپر اٹھتے شرٹ کے بٹن کھولتے شرٹ ڈورا چھال دی وہ واپس اس پر جھک گیا تھا اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چومتے اس کی گہری سانسوں کی تپش سے اس کا چہرہ دہک رہا تھا۔۔۔۔۔

"اسیر عالم تمھیں خود سے زیادہ چاہتا ہے۔۔۔!اسیر عالم تم پر سے اپنی سانسیں وار کر پھینک سکتا ہے"۔۔۔۔۔!

" Sei il mio cuore Tieni sempre quel cuore che batte "....

(" میرا دل ہو تم۔۔۔!اس دل کو ہمیشہ دھڑکائے رکھنا")

اس کی شرٹ کندھے سے کھسکاتے اس نے اس کے کندھے پر سلگتے لب رکھے تھے آنکھیں سرخ ہو رہی تھی بوجھل سی سرخ آنکھیں لفظ پر تپش تھے۔۔۔۔۔

"تمھارے وجود کے بعد اسیر عالم کے ہاتھ ہمیشہ احساس تشکر سے اٹھے گے۔۔۔۔!! کہ تمھارے بعد کسی چیز کی چاہ نہیں ہے تم ہو تو سب مکمل ہے"

اس نے مسمرائز کرتی آواز میں جملے مکمل کیے تھے اس کی بھاری آواز پر اس کا دل دھڑک اٹھا تھا اس نے دھیرے سے اس کے دل کے مقام پر لب رکھے۔۔۔۔

اس زندگی میں میری سب سے بڑی خوشی تمھارے وجود"
کا میری زندگی میں شامل ہونا ہے"۔۔۔۔

وہ اسے خود میں سمیٹ رہا تھا اس کی سرگوشیاں اس کی
دھڑکنیں بڑھا رہی تھی دل سینے میں دھڑک دھڑک کر پاگل ہو
رہا تھا جبکہ اس کی بے باکیاں مزید بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اپنی پوری حیات میں اسیر عالم نے اپنے نزدیک تم سا "
عزیز کسی کو نہیں رکھا خود کو بھی نہیں"۔۔۔

اس کی گردن پر سفر کرتے اس کے لبوں سے ایک سرگوشی آزاد ہوئی وہ گہرا سانس بھر گیا اس لڑکی کا وجود اس کی خوشبو سے مہک رہا تھا

وہ مکمل اس پر جھکتے اسے اپنی آغوش میں لے گیا تھا وہ اسے خود میں چھپا گیا تھا کہ وہ فقط اس کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ رفتہ رفتہ اس کو خود کے جذبوں سے روشناس کروا گیا تھا وہ اس کے جذبات سے گھبراتی اس کے سینے میں ہنا ہ لے گئی تھی

۔۔۔

وہ دھیرے سے ہنسا آنکھیں چمک اٹھی۔۔۔۔!! ایک مکمل گہری ہنسی۔۔۔۔۔!!



وہ اٹھی اور الٹے قدموں سے واپس چلی گئی اس نے ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا اور شدید سردی کے باوجود بھی آئے پسینے کو صاف کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کیوں بھاگے اُس سے۔۔۔؟اُسے صرف اپنے بارے میں نہیں سوچنا تھا اس کی بہن تھی جو پڑھ رہی تھی اور ایسے میں بغیر مکمل تعلیم کے ان حالات میں نوکری مل جانا ناممکن ہی تھا تقریباً

وہ آفس میں داخل ہوئی تھی سارا اسٹاف اپنے اپنے ڈیسک پر بیٹھا کام کر رہا تھا جب وہ اندر داخل ہوئی ہر کسی نے ایک بار تو ضرور نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

وہ اپنے ڈیسک کے پاس گئی اور کرسی پر بیٹھتے کمپوٹر آن کیا تھا

۔۔۔۔

سنو تم بھاگی کیوں"۔۔۔۔؟؟"

جس سوال سے وہ بچ رہی تھی وہ سوال فائزہ نے آتے ہی اس سے پوچھ لیا تھا وہ تھوک نگلتی اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔

!!مجھے کچھ یاد آگیا تھا"۔۔۔۔۔"

وہ نظریں ادھر ادھر گھماتے بولی صاف واضع تھا وہ جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔۔

کیا تم اس انویسٹر کو جانتی ہو اس نے تم سے کیا"

کہا"۔۔۔۔۔۔؟؟

فائزہ نے اس کی جانب جھکتے رازداری سے پوچھا تھا یمن کا سانس اٹکا کیا پھر لوگ اسے اس شخص کے ساتھ جوڑے گے۔۔۔۔؟

میں نہیں جانتی اسے اور اسے کوئی غلط فہمی ہوئی تھی"

!"۔۔۔۔۔

خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتے اس نے فائل کھولتے صفحات پلٹنے شروع کیے کہ وہ فائزہ سے مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی فائزہ بھی "ہمم" پر اکتفا کر وہاں سے اپنے ڈیسک پر چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

مس یمن نعمان سر آپ کو اپنے آفس میں بلا رہے ہے"

!!"۔۔۔۔۔۔۔

ایک چوبیس سال کی لڑکی اس کے ڈیسک پر آتے بولی تھی اس نے ہلکی مصنوعی مسکراہٹ سے اثبات میں سر ہلایا لڑکی کے پلٹنے پر وہ بھی جگہ سے اٹھ گئی قدم نعمان سر کے آفس کی طرف تھے اور چہرے پر سختی تھی۔۔۔

مے آئی کم اِن سر"۔۔۔۔؟؟"

دروازہ ہلکا سا ناک کرتے اس نے مدھم آواز میں اجازت طلب کی۔۔۔

!!یس پلیز"۔۔۔۔"

شیشے کے پار اس کے وجود کو دیکھتے نعمان ملک کی آنکھیں چمک اٹھی تھی جبکہ وہ لڑکی خاموشی سے اندر انٹر ہوئی اسے سخت زہر لگتا تھا اس شخص کا خود کو دیکھنا۔۔۔۔

یہ ہماری بیسٹ امپلائی ہے بے شک ان کی تعلیم مکمل نہیں"
ہوئی لیکن ان کا کام بہت اچھا اور مکمل ہوتا ہے

!!"_____

وہ یمن وحید کو نظروں کے حصار میں لیے بولا یمن نے نظر
اٹھا کر دیکھا اس کی نظر ساکت ہوئی تھی وہاں نعمان کے ساتھ وہ
بیٹھا تھا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے_____!! وہ اسے
ہی دیکھ رہا تھا نظریں عجیب سے تاثرات سے پُر تھی اور اس کی نظر
کا ہی کمال تھا کہ اس کا دل بھی جیسے ساکت ہو گیا____

!!اوو بُرا ہوا"____"

ہلکے سے لب دبائے اس نے افسوس سے کہا لیکن وہ اچھے سے سمجھتی تھی وہ افسوس نہیں تھا وہ استہزاء پن تھا وہ شخص اس کی بے عزتی کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا تھا۔۔۔۔

ارے ایسی بات نہیں مس یمن بہت انٹیلجنٹ ہے مجھے "
!!پرسنلی طور پر پسند ہے یہ"۔۔۔۔۔
نعمان سیٹ سے اٹھتے بولا تھا وہ کمپنی کے سی ای او کا بیٹا تھا تبھی یمن کو اس کی بدتمیزی برداشت کرنی پڑتی تھی۔۔۔۔

اور یہ صرف یمن وحید کی کہانی نہیں تھی ایسی کئی لڑکیاں ہے جو یہ سب فیس کرتی ہیں اور سب سے مشکل بات پتہ ہے کیا ہوتی ہے۔۔۔۔؟؟"وہ کسی کو نہیں بتا سکتی کیوں وہ لاکھوں ذامہ

داریوں،لوگوں کی نظروں، باتوں،گھر والے یقین کرے گے یا نہیں۔۔۔؟؟وہ لڑکیاں ان سب چیزوں کے نیچے دبی ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ کر کے وہ خود کی شخصیت کو دبا دیتی ہیں وہ لڑکیاں "غلط کرتی ہیں۔۔۔۔

نعمان نے اٹھتے یمن کی طرف آتے اس کے دونوں کندھوں پر ہلکے سے ہاتھ رکھتے جازب کمال کو ایک آنکھ ونک کی یمن وحید ساکت ہوئی تھی نعمان اس میں دلچسپی رکھتا تھا لیکن اس نے کبھی ایسی حرکت نہیں کی تھی جیسی آج کی تھی۔۔۔۔۔

!!ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔!! سمجھ سکتا ہوں"۔۔۔۔"

جازب کمال کا قہقہہ گونجا اس کی استہزاء نظریں یمن وحید پر تھی اور وہ تو جیسے سن ہو گئی تھی اتنی توہین۔۔۔۔۔؟؟اس شخص کی نظریں ایسی تھی جیسے اسے لگا کہ اس کا وجود گندگی کا ڈھیر ہو

!!۔۔۔۔۔

!!مجھے یہ کمپنی خریدنی ہے"۔۔۔۔"

موبائل پر کچھ ٹائپ کرتے اس نے سر اٹھا کر نعمان کو دیکھا جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی تھی

۔۔۔۔۔۔

مجھے یہ کمپنی خریدنی ہے میرا بندہ پیپر لے کر آرہا ہو گا سائن"

!!اٹ"۔۔۔۔

اس نے کھڑے ہوتے اپنے کوٹ کو درست کیا اس کا چہرہ سپاٹ تھا یمن حیرت سے اسے دیکھتی رہی تو کیا وہ اسے تنگ کرنے کے لیے ایسی حرکتیں کرے گا۔۔۔۔؟؟

!!وہ کچھ بھی کر سکتا تھا کچھ بھی۔۔۔۔

کیا مطلب تمھارا"۔۔۔۔۔؟؟"

نعمان نے یمن کے کندھوں سے ہاتھ ہٹا دیے اور جازب کمال کو دیکھا جس کی نظریں یمن وحید پر ٹکی تھی سپاٹ نظریں۔۔۔۔

!!جاؤ اپنے باپ کو بلا کر لے کر آؤ بچے"۔۔۔۔"

ایک نظر اس نے ساتھ کھڑے نعمان کو دیکھتے نظریں واپس یمن وحید پر رکھیں تھی اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جیسے کچھ دیر پہلے اپنی کہی باتیں!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نعمان ناسمجھی سے آفس سے نکل گیا تھا اب وہ دونوں وہاں اکیلے تھے یمن وحید نے حلق تر کیا وہ پیچھے کو پلٹی جب اس نے دو قدم تیزی سے لیتے اس کے دونوں کندھوں پر دو انگلیاں رکھی

۔۔۔۔۔

وہ وہی سن ہوتی رک گئی تھی اس کی دھڑکنیں یکدم رکی اور پھر تیزی سے دھڑکی لب بھینچے اس میں پلٹنے کی ہمت بچی ہی نا تھی

۔۔۔۔

گھٹیا راستوں پر چلنے والے مسافر کر راستے کا رنگ چڑھ "
!!گیا"۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے گردن جھکائے اس کے کان کو دیکھتے سرگوشی نما آواز میں بولا انگلیوں کا دباؤ اس کے کندھوں پر بڑھایا تو وہ درد سے لب بھینچ گئی۔۔۔۔۔

پھر آنکھیں بند کرتے کھولیں گہرا سانس لیتے وہ پلٹی اور جاذب کمال کی اپنے کندھوں پر جمی انگلیوں کو دیکھا جو جسم میں سنسنی سی دوڑا رہی تھیں

!!اس نے اس کی انگلیاں جھٹک دی۔۔۔۔

تمھارے گھٹیا پن میں اضافہ ہی ہوا ہے۔۔۔۔!!اگر"
تمھیں لگ رہا ہے کہ یہ کمپنی خرید کر تم مجھے یہاں تنگ کرو گے
تو یہ یاد رکھنا جاذب کمال میں ڈرنے والی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔

وہ ضبط سے انگلی اٹھا کر بولی تھی کالی نظریں اس کے سرخ
چہرے پر ٹکی تھی اس کی بات پر وہ استہزاء ہنسا اور ایک قدم آگے
بڑھایا یمن وحید نے غیر ارادی طور پر قدم پیچھے لیا تھا۔۔۔۔

اس کے بڑھتے قدموں اور سرد نظروں کو دیکھتے وہ قدم پیچھے
لے گئی اٹھی انگلی گر چلی تھی وہ پیچھے شیشے کے دروازے سے لگ
گئی۔۔۔۔

میرے ہر جذبات میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔۔۔۔!! کوئی کمی"
!! پیشی مجھے پسند ہی نہیں آتی"۔۔۔۔

اس نے ہاتھ اس کے بائیں سائیڈ پر چہرے کے برابر شیشے کے دروازے پر رکھا۔۔۔۔۔

!! اتنی دیر سے سکون میں ہو معاوضہ تو بنتا ہے نا"۔۔۔۔"

اس کی کالی آنکھوں میں جھانکتے اس کی نظر چار سال بعد پھر اس کی آنکھوں سے ہوتی اس کی ناک میں چمکتی نوز پن پر اٹکی تھی اس کے لب پھڑ پھڑا اٹھے تھے۔۔

! دور ہٹو تم حد سے بڑھ رہے ہو"۔۔۔۔"

اس کی گرم سانسوں کی تپش اور نظروں میں یک دم بدلتے تاثرات پر یمن وحید نے گردن ہلکی سی ٹیڑھی کی شیشے کے پار دیکھنا چاہا

کوئی بھی انہیں دیکھ سکتا تھا اور وہ پہلے ہی لوگوں کی نظریں بڑی مشکل سے برداشت کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

میں حد میں تھا ہی کب۔۔۔؟؟ میں تو حد کے باہر کھڑا" ہوں ہمیشہ سے"۔۔۔۔

اس نے بھاری قدم اٹھایا اور اس کے اور اپنے درمیان فاصلہ ایک قدم کا کیا وہ شیشے کے دروازے کے ساتھ چپک گئی سانسیں سینے میں اٹکی۔۔۔۔

اس کی نظریں اس کے سرخ پڑتے چہرے پر اٹکی تھی وہ طنزیہ ہنسا ہاں وہ یکطرفہ ہنسی جو دیکھنے والے کو پاگل کرتی تھی ۔۔۔۔۔!! ہاں وہ دلکش مسکراہٹ۔۔۔۔۔

"دور ہٹو میں نے کہا!"۔۔۔۔۔

شیشے پر سر کتا اس کا ہاتھ اس کے چہرے کے مزید قریب ہوا تو وہ لب سختی سے بھینچ گئی سٹاف کا خیال آتے ہی وہ تپے ہوئے لہجے میں بولی تو وہ دھیرے سے ہنسا کالی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہو گیا۔۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟ تمھیں تو کافی ایکسپیرینس ہو گیا ہو گا اب تک

۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے انگلی شیشے کے دروازے پر ہلکے سے بجاتے دائیں آئی برو چکا کر کہا اس کے لفظ۔۔۔۔۔!! وہ لفظ بلکل ویسے ہی تھے جیسے چار سال پہلے تھے سفاک الفاظ۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی تمھیں لگتا ہے میں تم سے ڈروں گی" ۔۔۔۔؟ یا پھر سے بھاگ جاؤں گی"۔۔۔۔

نا۔۔۔۔! ہر گز نہیں میں تمھیں بھاگنے دوں گا ہی" نہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے تیزی سے کہتے اس کی بات کاٹی اس کے لہجے میں سرد پن واضع تھا کچھ پر اسرار سا تھا وہ اپنی بات ہلکی مسکراہٹ سے مزہ لیتے کہہ گیا۔۔۔۔۔

یمن وحید کئی پل اسے دیکھے گئی تو وہ دھیرے سے مسکرایا ایک شاندار مسکراہٹ طلسم زدہ سی۔۔۔۔۔

اس بار گھٹیا راستہ اپنے مسافر کو ایک گھٹیا منزل تک پہنچا کر" ہی مسافر کی روح کو آزاد کرے گا"۔۔۔۔۔

اس نے شیشے کے دروازے سے انگلیاں اٹھالی ایک قدم پیچھے کو لیے واپس دو قدموں کا فاصلہ رکھا اس کی نظریں اس لڑکی پر سٹل تھی جو اس کی آنکھوں میں چمکتی ایک ان دیکھی آگ کو محسوس کر رہی تھی اسے اپنا وجود آگ میں جلتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

!!کافی اچھی پروگریس کی ہے تم نے"۔۔۔۔"

پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے اس نے تپش دیتی نظریں یمن وحید کے کندھوں پر ٹکائی ہوئی تھی اس کی بات کا مطلب سمجھ کر وہ لب سختی سے بھینچ گئی وہ ایسا ہی تھا اس کی ذات کو بے ضرر کر دینے والا۔۔۔۔۔

"بہتر ہے آپ اپنے کام سے کام رکھے!!۔۔۔۔"

وہ دانت پیستے ضبط سے جواب دیتی پلٹ گئی وہ اسے کچھ غلط کہنا چاہتی تھی لیکن یہ جاب اس کے لیے ضروری تھی۔۔۔۔

"کام سے کام ہی تو رکھ رہا ہوں۔۔۔۔!! تو میں صحیح تھا تم جیسی لڑکیاں۔۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے رک گیا اس کے لبوں پر نخوت زدہ مسکراہٹ تھی

وہ اسے زچ کرنا چاہتا تھا فقط اور وہ کر بھی رہا تھا جان بوجھ کر

اس کی بات پر وہ غصے سے پلٹی اس کے لبوں پر زخمی سی

مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔

مجھ جیسی لڑکیاں آپ کے والدین جیسی نہیں ہے یہ مجھے بھی"

یاد ہے مسٹر کمال۔۔۔۔!! اتنی بھی یادداشت میری کمزور نہیں

!!"------

سینے پر بازو باندھے اس نے آئی برو اٹھائی تھی جاذب کمال کے نخوت زدہ ہنستے لب مسکراہٹ سمیٹ گے اس کا چہرہ بری طرح تن گیا تھا جبڑے بھینچے اس نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"یو۔۔۔۔!!

وہ آندھی طوفان کی طرح اس کی جانب بڑھا وہ جو اسے آگ لگانے کے بعد سکون سے کھڑی تھی اس کے قریب آتے اور اپنے گلے پر اس کے ہاتھوں کی پکڑ پر اسے اپنا سانس کم ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ اسے پیچھے لے جاتے شیشے کے دروازے سے لگا گیا تھا ایک بار پھر سے یہ تیسری بار تھا جب اس لڑکی نے اس کے ماں باپ پر سوال اٹھایا تھا اور اسے اس مقام تک لے کر آئی تھی۔۔۔۔۔

" ہاں وہ غلط ہو سکتی تھی لیکن انسان ایسا ہی ہوتا ہے جب ہمارا بس اپنے سے طاقتور پر نا چلے تو ہم ان کی دکھتی رگ ڈھونڈتے ہیں اور اس کو کچل دیتے ہیں تاکہ ہم اسے تڑپتے دیکھ کچھ تسکین حاصل کر سکے "۔۔۔۔۔

" تم اپنے کہے لفظوں پر پچھتاؤ گی یمن وحید اور میں ایسا ممکن بناؤ گا "۔۔۔۔۔

اس کے گلے پر گرفت سخت کرتے وہ جیسے پاگل ہوا تھا وہ اپنے خلاف چھوٹی سے چھوٹی بات برداشت نہیں کرتا تھا وہ شروع دن سے ایسا تھا اس نے لفظ چبا چبا کر ادا کیے اور گرفت بھی بڑھائی کہ وہ سانس تک نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔۔

میرے والدین کو چھوڑو اپنا بیان کرو کدھر کدھر چھوا ہے" !! تمھیں اس شخص نے"۔۔۔۔

یمن اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے اس سے اپنی گردن آزاد کروانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی اس کا سانس بند ہی ہونے والا تھا جب اس کی بات پر اس کے حرکت کرتے ہاتھ رک گے۔۔۔۔

اپنی سانسوں کے بند ہونے کی پرواہ کیے بغیر وہ ساکت نظروں سے سامنے کھڑے شخص کی آگ لگاتی مسکراہٹ اور بات پر سرخ چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

جبکہ یہ سارا تماشا پیچھے سٹاف کے کچھ لوگ اور کمپنی اونر کے ساتھ نعمان بھی دیکھ رہا تھا وہ سب حیران اور ڈر گے تھے اس شخص سے جس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

"کہاں کہاں تک پہنچ چکی ہو میں سننا چاہتا ہوں آخر کو پرانا رستہ تو تمھارا مجھ سے بھی ہ۔۔۔!

اس کے گلے پر اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی اس کی مسکراہٹ یکدم سمٹ گئی تھی۔۔۔۔

!!چٹاخ"۔۔۔۔"

یمن وحید کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا ٹانگیں شل ہو چکی تھی لیکن اس سامنے کھڑے شخص کی اتنی گھٹیا بکواس پر وہ بے ساختہ اپنا اٹھا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اس کی گردن سے ہاتھ ہٹاتے اس نے قہر برساتی نظر سے اس لڑکی کو دیکھا اور پھر شیشے کے پار کھڑے تمام لوگوں کو اس کا دماغ بری طرح گھوما تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے جبڑے بھینچے آتش فشاں بنے ایک مکا شیشے کے دروازے پر مارا پھر گئی اور وہ ڈر گئی تھی اس کے پاس سے پیچھے ہوتی وہ زمین پر گرتی سانس لینے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

جبکہ وہ پاگل بنا شیشے کے دروازے پر مکے برسا رہا تھا اتنے شدید انداز میں کہ اس کے ہاتھوں پر ہلکے زخم ہو گے جن پر خون کی ننھی بوندیں تھی۔۔۔۔۔

!!کہاں مر گے ہو ادھر آؤ"۔۔۔۔۔"

فون نکالتے اس نے ایک خونی نظر نیچے بیٹھی یمن وحید پر ڈالی تھی نعمان اور اس کے فادر اندر آئے تھے۔۔۔۔

!!مس یمن باہر جائے"۔۔۔۔"

نعمان کے فادر نے اسے دیکھتے سختی سے کہا تھا وہ اٹھنے کی کوشش میں لڑکھڑا گئی تھی جازب کمال نے ایک آگ برساتی نظر اس پر ڈالی اس کا خون کھول رہا تھا اسے دیکھ کر وہ لڑکھڑاتی باہر نکلی تھی فائزہ نے آگے بڑھ کر اسے تھاما۔۔۔۔

ہر کوئی حیرانگی سے وہاں سے غائب ہوا تھا نعمان کے گھور کر ان لوگوں کو دیکھنے پر۔۔۔۔۔۔

پیپر دو انہیں سائن کرے اور اماونٹ پہنچ جائے"

!!گا"۔۔۔۔۔۔۔۔

باسل احمد کے پیپر لے آنے پر اس نے نعمان کے بعد اس کے فادر کو دیکھتے سخت سنجیدگی سے کہا اب یہ تو طے تھا کہ وہ یمن وحید کو اتنی آسانی سے جانے نہیں دے گا۔۔۔۔۔۔

"ہم کمپنی نہیں بیچنا چاہتے آپ انویسٹ کرنا چاہتے ہے کرے نہیں تو ہم کمپنی نہیں بیچنا چاہتے"۔۔۔۔

نعمان نے اپنے فادر کو دیکھتے کہا جاذب کمال نے تند و تیز نظروں سے اسے دیکھا پھر اس کے لبوں پر یکطرفہ مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔

"آصف"۔۔۔۔۔!!

اس نے سکون بھری سنجیدگی سے اپنے خاص آدمی کو پکارا تھا جو سر ہلا گیا آصف نے موبائل نکال کر کچھ پریس کیا اور موبائل واپس پاکٹ میں رکھ کیا۔۔۔۔

وہ کرسی پر واپس بیٹھتے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا گیا۔۔۔۔۔

جو میری نظر میں آجائے وہ کسی بھی قیمت پر میرا ہو جاتا" ہے یا پھر وہ برباد ہو جاتا ہے"۔۔۔۔۔۔

اس نے ٹیبل پر پڑا پیپر ویٹ گھماتے نعمان کی طرف دیکھتے مدھم سرد لہجے میں کہا اس کے ماتھے پر اب بھی چار بل تھے کن پٹیاں سلگ رہی تھی۔۔۔۔

نعمان کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا اس کے باپ نے نعمان کے ہاتھ میں پکڑا موبائل دیکھا نعمان نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو پیپر ویٹ گھوماتے دائیں بائیں گردن ہلاتے کوئی پاگل معلوم ہو رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

!!۔یہ ک۔کیا ہے تم ہمیں دھمکا نہیں سکتے "۔۔۔۔"
نعمان کا لہجہ اٹک گیا تھا وہ دھیرے سے ہنسا چمکتی انکھوں سے پھر جبڑے بھینچ ڈالے۔۔۔۔۔

میں دھمکا رہا ہوں۔۔۔۔!! مجھ میں ایک بری عادت ہے"
!۔۔۔۔۔۔۔!! کہ میں بہت برا ہوں۔۔۔۔۔

اس نے لفظوں پر دباؤ دیتے ایک نظر اٹھا کر نعمان کو دیکھا جو کلس کر اسے دیکھ رہا تھا وہ سکون سے مسکرایا۔۔۔۔

میرے پاس اور بھی بہت کچھ ہے جہاں بہت کچھ واضع ہے" ایسی وضاحتیں کہ انہیں دیکھتے دنیا شرما جائے"۔۔۔۔۔

اس نے بائیں آنکھ ونک کی اس کی بات ہر پیچھے کھڑے آصف کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑی۔۔۔۔

"میں تمھاری کمپنی پوری قیمت پر خریدتا جو کمال انڈسٹری کے سامنے خاک کے برابر ہے لیکن اب نہیں خریدوں گا تمھاری کمپنی نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔۔۔۔۔۔!!

اس نے گردن موڑ کر باہر دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا اس کا لہجہ عجیب سا تھا خالی سا، نامکمل وہ لب بھینچ گیا تھا پھر دھیرے سے ہنسا لیکن وہ ہنسی اس بار دلکش نہیں تھی وہ نامکمل تھی۔۔۔۔۔!!

"میں تمھیں تیس کروڑ دوں گا فقط تمھاری کمپنی پہلے ہی ڈاؤن ہے بند ہونے والی ہی ہو گی اس سے آدھی قیمت میں بِک جائے گی پیپر پر سائن کر دو مجھے ضروری کام ہے ورنہ تمھارے بیٹے کی کرتوت پورے میڈیا میں ہو گی پھر بھول جانا اتنی قیمت

بھی اور عزت وہ تو بھول ہی جانا ساری زندگی جھولتے رہنا اداؤں میں نزاکتوں میں۔۔۔

اس نے آخری بار پیپر ویٹ گھمایا اور اٹھ گیا گہری سنجیدگی سے وہ پل میں اپنی کیفیت بدل گیا تھا۔۔۔

میں لوگوں کی ان کی اوقات سے زیادہ قیمت نہیں"

!!لگاتا"۔۔۔۔۔۔

اس نے کوٹ درست کیا نعمان کے فادر نے گھور کر اپنے بیٹے کو دیکھا وہ عزت نہیں گنوانا چاہتے تھے اور جاذب کمال درست تھا اگر وہ اس سے الجھتے بھی تو وہ شخص انہیں خاک میں ملا دیتا

۔۔۔۔۔

لیکن تم خوش قسمت ہو تمھاری اوقات سے زیادہ کوڑی دی"
ہے تمھیں"۔۔۔!

اس نے نظر شیشے کے دروازے پر ڈالی تو کیا وہ اس سے بدلے کے عوض ایسا کر رہا تھا۔۔۔؟

پیپر سائن کرتے انہوں نے باسل احمد کو دیے وہ کوٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے باہر نکلا چلتے چلتے وہ رک گیا۔۔۔

میں تمھارا نیا بوس ہوں اور میری طرف سے پہلا "
تحفہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! یو آل آر فائر۔۔۔۔۔!! سوائے

۔۔۔۔

اس نے گردن موڑ کر وہاں موجود سٹاف کو کہا جو اس کی بات سنتے ہڑ بڑا گے تھے جبکہ اس کے ٹھہرنے پر وہ لوگ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے اس نے نظر اس لڑکی پر ڈالی

۔۔۔۔۔

"یمن وحید!!"۔۔۔

دوسرے مین آفس میں شفٹ کر دو انہیں کل سے جوائن کرے یا آج سے ہی"۔۔۔۔۔

وہ اپنے پیچھے کھڑے مینجر کو بول رہا تھا لیکن نظریں یمن وحید ہر ہی تھی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس نے اس کی گردن پر دیکھا اپنی انگلیوں کے نشانات پر نظر پڑھتے وہ دھیرے سے ہنسا۔۔۔۔

لیکن اس کی آنکھیں۔۔۔!! ہر بار کی طرح وہ آنکھیں چمک نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔

اس آفس پر تالا لگا دو میں یہاں دوبارہ نہیں آنا"

!! چاہتا"۔۔۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھ گیا یمن وحید نے اس کی پشت کو دیکھا اس کی آنکھوں میں عجیب تاثرات تھے بہت عجیب یمن وحید کو عجیب لگا بہت خالی سا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

!! سر آپ ایسا کیسے کر سکتے ہے "۔۔۔۔"

سارا اسٹاف نعمان کے باہر نکلتے ہی ان کے سامنے چلا گیا تھا جبکہ آصف واپس آیا تھا اس نے یمن وحید کو آفس کا ایڈریس دیا اور واپس چلا گیا وہ ٹیبل پر پڑا ایڈریس دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا کچھ باقی تھا۔۔۔۔۔؟؟

نعمان اور اس کے فادر سٹاف کو سب کلئیر کر رہے تھے اور سیلری دینے کی بات کر رہے تھے وہ اور بھی کچھ بول رہے تھے لیکن وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس شخص کی طرف نہیں جائے گی وہ ریزائن دینے والی تھی اور یہی بہتر تھا۔۔۔۔



تیری تلخیوں میں اے زندگی
بہت ہی تلخ ہو چکے ہیں ہم
اتنے دکھ نا دے اے زندگی
!کہ تجھے جی نا پائیں ہم۔۔۔
تیری رنجشوں میں اے زندگی
کہی ہنسنا نہ بھول جائیں ہم
تجھ سے بیزار ہو کر اے زندگی
خود سے روٹھ نا جائیں ہم

تجھے گزارتے گزارتے اے زندگی

!!خود ہی نا گزر جائے ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنا ریزگنیشن لیٹر اٹھایا اور اس اڈریس کی طرف چل پڑی جہاں وہ شخص شاید اسی کے انتظار میں تھا ٹیکسی سے باہر نکلتے اس نے سر اوپر اٹھا کر اس سترہ فلور کی بنی بلڈینگ کو دیکھا۔۔۔۔

وہ سر نیچے جھکائے تلخی سے ہنسی وہ اس سے مقابلہ کرنا چاہتی تھی لیکن کتنا مشکل ہوتا ہے "چاہنے کے بعد بھی وہ چیز نا کر پانا اور بے بس ہو جانا دل رونے لگتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اندر بڑھ گئی اس نے صرف اسے کیوں رکھا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی اس شخص نے اس لڑکی کے پیچھے ایک ڈوبنے والی کمپنی خرید لی تھی۔۔۔۔

اور جازب کمال کبھی گھاٹے کا سودا نہیں کرتا تھا لیکن آج وہ کر آیا تھا فقط اس لڑکی کے لیے وہ نقصان اٹھا کر آیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہوئی ریسیپشن پر پہنچ کر اس نے اپنا نام بتایا تھا لوگوں کی خود کی طرف اٹھتی نظریں اسے عجیب لگی لوگ اس لیے اسے دیکھ رہے تھے کہ وہ عام سے پہناوے میں تھی۔۔۔۔

پتہ ہے آج کل کی دنیا میں جو دیکھتا ہے وہی بکتا ہے "

۔۔۔۔۔!ڈونٹ جج آ بک بائے اٹس کور "یہ پرانی بات ہو چکی ہے آج کی دنیا میں کتاب کے کور کو دیکھتے ہی سوچا جاتا ہے اسے پڑھا جائے یا نہیں"۔۔۔۔؟؟

ریسپشن پر موجود لڑکی نے فون کان سے ہٹاتے اسے اوپر سیون فلور پر جانے کو بولا تھا وہ سر ہلاتی لفٹ کا پوچھتے اس جانب بڑھ گئی

۔۔۔۔

سیون فلور پر پہنچتے اس نے آنکھیں بند کر کے کھولی وہ گرنا نہیں چاہتی تھی اتنی جلدی۔۔۔؟؟ کبھی نہیں۔۔۔! وہ اس کے منہ پر

مارے گی اپنا استعفیٰ وہ اسے بتائے گی وہ غلام نہیں ہے اس کی

۔۔۔

وہ یمن وحید ہے اور اسے طوفانوں سے لڑنا اس کی ماں سیکھا کر

مری تھی!!۔۔۔۔۔

مظبوط قدم اٹھاتی اس نے لوگوں کی نظریں اگنور کی آصف نے

اسے دیکھتے تیزی سے اس تک آتے اسے اس شخص کا آفس روم

بتایا تھا وہ سر ہلاتی وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔۔

دروازہ بغیر ناک کرتے وہ اندر داخل ہوئی کرسی کی بیک سے

سر ٹکائے وہ ہلکی مسکراہٹ سے شاید اسی کے انتظار میں تھا۔۔۔

!!آگئی تم ریڈروز"۔۔۔۔۔"

اس کے لہجے میں پر سکونی تھی اطمینان تھا وہ کتنا عجیب تھا تھوڑے گھنٹے پہلے وہ اسے مارنے والے تھا اور اب وہ اتنے اطمینان سے اسے مخاطب کر رہا تھا۔۔۔۔

آنکھیں اب بھی بند تھی وہ اس کے خود کو "ریڈروز" کہنے پر ہی جامد ہوئی تھی وہ الفاظ عام سے تھے لیکن جس انداز میں انہیں ادا کیا گیا تھا وہ لہجہ۔۔۔۔۔!! وہ عام نہیں تھا جانے کیوں اس لہجے میں جذبوں کی تاثیر تھی!۔۔۔۔۔

وہ جاذب کمال تھا اور اپنے نزدیکی لوگوں کو وہ آہٹ سے "بھی پہچان لیتا تھا چاہے وہ نزدیکی دشمن ہو یا دوست۔۔۔۔۔"

ویسے تو تم نے کمپنی خریدی ہے ایمپلائز نہیں لیکن کمپنی"
تمھارے انڈر ہے تو یہ پکڑو میرا استعفیٰ"۔۔۔۔

اس نے غصے سے لب بھینچتے پیپر اس کی جانب اچھالا جو ہوا
میں اڑتا اس کی ٹیبل پر جا گرا اس نے یکدم آنکھیں کھولی تو وہ وہی
نظریں اس کی کالی آنکھوں پر روک گئی۔۔۔۔۔۔

افففف تمھاری یہ جلد بازیاں۔۔۔۔!! دوری اختیار"
کرنے کی اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔؟؟

سیٹ پر سر کے پیچھے دونوں بازو فولڈ کر کے رکھتے وہ گہری مسکراہٹ سے بولا چہرے پر اطمینان اب بھی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

" میں تمھارا نیا بوس ہوں۔۔۔۔!! ٹھیک ہے تم جا سکتی ہو دس لاکھ میرے مینجر کو دو اور جاؤ تین ماہ پہلے بغیر اطلاع کے جاب چھوڑنے پر پینلٹی ادا کرو اتنا بڑا نقصان میں افورڈ نہیں کر سکتا "۔۔۔۔۔۔

وہ گہری سانس خارج کرتے اس کے چہرے کو دیکھتے بولا جو اس کی بات سنتے سرخ ہوتے حیرت میں مبتلا تھا۔۔۔۔۔

وہ دس لاکھ کا نقصان افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔!! مضحکہ "
خیز جبکہ اس لڑکی کے لیے اس نے کروڑوں کا نقصان اٹھایا تھا وہ
بھی منٹوں میں "۔۔۔۔۔۔۔

!! یہ تمھاری گھٹیا چال۔۔۔۔"
وہ بولتے بولتے رک گئی وجہ اس کا بجتا فون تھا اس نے اگنور کرنا
چاہا لیکن فون بند ہوتے واپس بجنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اس نے بیگ سے فون نکالتے نمبر دیکھا رحمت کا تھا اس نے
ایک سخت نظر بنا کسی خوف کے جاذب کمال پر ڈالی جو آئی بروآ چکا
گیا اور خود فون کان کو لگایا۔۔۔۔

ک۔کیا۔۔کیسے ک۔کہاں پر میں آتی ہوں آپ پلیز وہی"
!!رہیے گا پلیز۔۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے بغیر اسے کچھ بولے باہر نکل گئی سارا کچھ وہی کا
وہی پڑا تھا رحمت کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہ ہاسپیٹل میں تھی
رحمت کے فون سے باسل احمد کی کال تھی۔۔۔۔۔

جیسے کسی نے پہلے رحمت کے فون سے کال کرتے وہاں بلایا تھا
اور ہاسپیٹل پہنچتے اس نے رحمت کے نمبر سے یمن وحید کو کال کی
تھی۔۔۔۔۔

ہاسپیٹل پہنچتے اس کے لبوں پر بس اپنی بہن کے لیے دعا تھی دل بری طرح لرز رہا تھا جیسے ابھی بند ہو جائے گا اور وہ ابھی اس دنیا سے رخصت ہو جائے گی۔۔۔۔

ٹانگیں چلنے سے انکاری تھی لیکن وہ راہداری میں پھر بھی تیز قدموں سے چل رہی تھی وہ لڑکھڑا کر گرنے لگتی لیکن پھر سے اٹھ کر بھاگنے لگ جاتی۔۔۔۔

!! باسل احمد "۔۔۔۔"

اس سے پانچ قدموں کے فاصلے پر رکتے اس کی آنکھوں میں آنسو تھے دل حلق میں جیسے اٹک گیا تھا سانس سوکھ رہا تھا لڑیوں کے مانند بہتے اس کے آنسو باسل احمد کو عجیب لگے۔۔۔۔۔۔

"یمن وحید!!"

وہ دھیرے سے بولا تھا اس کا کالا بیگ پاس پڑے بینچ پر پڑا تھا یمن تیزی سے اس تک گئی تھی آنسو اب بھی بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

"رحمت کیسی ہے کیا کہا ڈاکٹر نے؟؟"

وہ تیزی سے بولی تھی آنسو اب بھی بہہ رہے تھے وہ اس کی بہتی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"ڈاکٹر ابھی اندر ہے اس کا کافی خون ضائع ہوا ہے ٹرک نے ٹکر ماری ہے!!"۔۔۔۔۔

وہ گھڑی کو دیکھتے مدھم لہجے میں بولا اسے کہی جانا تھا بہت ضروری لیکن وہ یمن وحید کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا

!!تم ڈرومت میں یہاں موجود ہوں"۔۔۔۔"

اپنے بجتے فون کو اگنور کرتے اس نے تسلی آمیز لہجے میں کہا لیکن وہ ڈر رہی تھی رحمت اس کی زندگی میں اکلوتی بچی تھی جو اس کی تلخ زندگی میں مسکرانے کی وجہ تھی۔۔۔۔۔

تسلی، دکھ کو روک نہیں سکتی اس کی بہن مر رہی تھی اور اگر کوئی اسے کہتا "کچھ نہیں ہوتا میں ہوں یہاں" تو یہ ناکافی تھا کیوں

کہ تسلی دینے والا کچھ پل، کچھ دن درد محسوس کرتا ہے اور جس پر گزری ہو وہ ساری زندگی۔۔۔۔۔!! تو تسلی ناکافی ہے۔۔۔!!

وہ بینچ پر بیٹھے ہچکیوں سے رونے لگی تھی اس کی زندگی میں اس کی بہن آخری تھی۔۔۔۔

اور جب آخری چیز، رشتہ، احساس ختم ہو جائے تو سب تمام" ہو جاتا ہے پھر کچھ نہیں بچتا سوائے تلخ یادوں کے اور تلخ یادیں ۔۔۔۔! تلخ یادیں رفتہ رفتہ زندگی کو بھی تمام کر دیتی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔

بار بار مسلسل بجتے موبائل پر بھی اس نے فون نہیں اٹھایا وہ وہی کھڑا رہا تھا اس کے قریب جب یمن نے بھیگی نظر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی نظریں ایسی تھی۔۔۔۔۔۔۔!! کہ سامنے کھڑے مرد کا دل کیا وہ رو دے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ضروری ک۔کال ہو گی ا۔آپ اٹھال۔لے باسل احمد اور"

ج۔جانا ہے تو جائے"۔۔۔۔

اس نے بامشکل کہا وہ خاموش رہنا چاہتی تھی آنسو گالوں پر بہہ رہے تھے دل خوف سے بھرا پڑا تھا وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی

۔۔۔۔

باسل احمد نے سائیڈ پر ہوتے کال پک کی تھی اور پھر یمن وحید کو دیکھا وہ ضروری کام سے شہر سے باہر جا رہا تھا جب رحمت کی خبر ملی اسے جانا تھا لیکن وہ اسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا

"آپ جائے باسل احمد"۔۔۔۔!!

اس نے گالوں پر بکھرے آنسو صاف کیے تو مزید آنسو آنکھوں سے نکل گے وہ تلخی سے ہنسی۔۔۔۔

"میں تمھیں چھوڑنا نہیں چاہتا میرے بہت پرانے کلائنٹ کے گھر ایشو ہوا ہے مجھے جانا ہو گا تم اپنا خیال رکھنا میں جلد لوٹ آؤں گا"۔۔۔۔۔۔!!

وہ دوزانوں بینچ کے پاس نیچے اس کے قدموں میں بیٹھ گیا
اس کا دل دکھا تھا وہ جانا نہیں چاہتا تھا لیکن اسے جانا تھا۔۔۔۔۔

یمن نے آنسوؤں سے بھری نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ اٹھا اور
کالا بیگ اٹھائے چلا گیا اس نے پلٹ کر سر ہاتھوں میں گرائی اس
لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

!!اسے اذیت ہوئی تھی خطرناک اور گہری اذیت۔۔۔۔۔۔

ایک گھنٹے کے کھٹن انتظار کے بعد ڈاکٹر باہر نکلا تھا یمن تیزی سے
اس کے پاس بھاگی تھی۔۔۔۔

!!میری چھوٹی بہن"۔۔۔۔"

اس کی آواز کپکپا رہی تھی آنکھیں بے چین تھی وہ کچھ برا نہیں سننا چاہتی تھی دل دعا گو تھا شدت سے۔۔۔۔

ان کا آپریشن کرنا پڑے گا کافی گہری چوٹیں آئی ہے خاص کر" دماغ میں اور ان کے دل کے قریب بھی گہرا گھاؤ ہے شاید کسی نوکیلی چیز سے وہ ٹکرا گئی تھی آپ پیسے جلد از جلد جمع کروا دے !!ورنہ وہ۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے رک گے شاید اس لڑکی کی آنکھوں میں یکدم در آنے والے خوف سے اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔

کتنے پیسے ہے"۔۔۔۔؟؟"

ٹوٹی آواز بکھرا لہجہ۔۔۔۔۔!! سارے طوفان ایک وقت میں ہی اس تک پہنچ گے تھے وہ لڑ جانا چاہتی تھی رحمت اس کے لیے اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی رحمت تھی وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی

۔۔۔۔۔

!! چھے لاکھ"۔۔۔۔"

وہ بول کر چلے گے اور وہ ساکت ہو گئی۔۔۔۔!! ایسے ہی وہ باسل احمد چلا گیا تھا۔۔۔

تسلی دینے والے کچھ پل ساتھ رہتے ہیں اور اپنا سفر پھر سے شروع کر دیتے ہیں لیکن تسلیوں کو سننے والا وہ وہی کھڑا رہتا ہے

راستے کے اسی کنارے۔۔۔۔۔!جب تک کوئی ایسا نا مل جائے جو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے جائے نا کہ صرف تسلی دے کر چلا جائے۔۔۔۔۔۔

وہ بیٹھ گئی اور آنسو بھی آنکھوں سے بہنے لگے اس کا دل بری طرح کانپنے لگا۔۔۔۔!!

کسی کو کھو دینا اذیت ناک ہوتا ہے دنیا کا سب سے اذیت ناک احساس"۔۔۔۔۔۔"



کیا کہا آواز بلند کرو اپنی"۔۔۔؟؟؟"

ریوالونگ چیئر پر جھولتے اس نے میز کے پار رکھی کرسی پر بیٹھی لڑکی کو دیکھتے آئی بروآچکاتے تیز آواز میں کہا وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی وہ رونا چاہتی تھی۔۔۔۔۔!!لیکن بے بس تھی

۔۔۔

مجھے پیسے چاہیے "۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے اس بار آنسوؤں کا گلہ گھونٹتے بلند آواز میں کہا گود میں رکھے ہاتھ مڑوڑ ڈالے بولتے بولتے آخر میں اس کی آواز رندھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اور تمھیں کیوں لگتا ہے میں تمھیں پیسے دوں گا"۔۔۔۔؟"

ٹیبل پر آگے کی جانب جھکتے اس نے کہنیاں ٹیبل پر ٹکائی یمن وحید نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا اور جازب کمال کو لگا وقت تھم گیا ہو ایسی اذیت اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔!! کبھی محسوس نہیں کی تھی۔۔

مجھے ضرورت ہے میں تمھیں واپس ک۔کر دوں "
!!گی"۔۔۔۔۔۔۔۔

نظریں واپس جھکائے وہ اذیت سے بولی وہ لہجے کو نارمل رکھنے کی پوری کوشش میں تھی لیکن اسے ایسا ناممکن لگا۔۔۔۔۔۔

اس کے پاس اتنی رقم نہیں تھی اور باسل احمد کا فون آؤٹ آف ریچ بتا رہا تھا اس نے کئی بار کوشش کی تھی فجر کا اسے کچھ اتا پتا نہ تھا اگر ہوتا بھی تو وہ کیا کر لیتی۔۔۔۔؟ یہ اس کا سوچنا تھا وہ مجبور ہو کر اس کے آفس میں آئی تھی جہاں وہ اس کے منہ پر اپنا استعفیٰ دے کر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

تم مجھے واپس کرو گی۔۔۔۔۔!! کیسے۔۔۔۔؟؟"

واپس سیدھا ہوتے اب اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی یمن سوچ میں پڑتی خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔

تم نے تو جاب بھی چھوڑ دی ہے کیسے ادا کرو گی میرا قرض"

"۔۔۔۔۔؟؟

وہ پھر سے سوالیہ ہوا تھا نظریں اس کے ہولے سے لرزتے کانپتے وجود پر تھی جو ڈر سے یا غم سے لرز رہا تھا علم نہیں تھا۔۔۔۔

"کیا ادا کر پاؤ گی میرا قرض۔۔۔۔؟؟ میں تمھیں پیسے دے سکتا ہوں لیکن میری ایک شرط ہے۔۔۔۔۔۔۔!!

اس نے ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے ہوئے اس کے جھکے سر کو دیکھتے کہا اس لڑکی نے کبھی سوچا بھی نا تھا کہ وہ اس کے پاس ان حالات میں آئے گی۔۔۔۔

لیکن۔۔۔!! جو سوچا نا ہو وہی ہو جانا تو زندگی ہے۔۔۔

اس کی بات پر اس نے فوراً سر اٹھایا وہ مان جائے گا اسے اندازہ نہیں تھا ان دونوں کے درمیان جو ہو چکا تھا اس کے بعد اس کا مان جانا عجیب تھا۔۔۔۔۔۔

میرے سائے تلے چھپ جاؤ۔۔۔۔! مجھ سے نکاح کر لو"

!!"۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ چیئر کی بازو پر رکھتے اس نے بہت سنجیدگی سے کہا اس کی نظریں اس لڑکے کے چہرے کے تاثرات پر ٹکی تھی جو اس کی بات سنتے ہی حیرت میں مبتلا ہوتے ساکت ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

کیاوہ اس سے اس کی ذات کا سودا کر رہا تھا؟

کیاوہ شخص اسے اذیت دینے سے باز نہیں آنے والا تھا

؟؟۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتی رہی کئی پل بغیر پلک جھپکائے اسے فقط وہ شخص

دِکھ رہا تھا باقی سب تو جیسے پیچھے چھوٹ گیا تھا اس کے کان سائیں

سائیں کرنے لگے۔۔۔۔۔

تمھیں بھاگنے نہیں دوں گا۔۔۔!! تمھیں پچھتانا"

ہے!!۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے لب پھڑ پھڑائے اور دل کو زخمی کرتے لفظ ادا کر گے اس کی آنکھیں سرد ہو گئی اس نے موبائل پر انگلیاں چلائی پھر واپس سیدھا ہو کر اس پر نظر ڈالی۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔جلدی بولو ورنہ تم جا سکتی ہو!!"

ریسٹ واچ کو دیکھتے اس نے پھر سے نظر اس کی ساکت آنکھوں پر ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

وہ کہاں اس کے لفظوں سے ابھی باہر نکل سکی تھی۔۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔۔مجھے منظور ہے!!م۔"

وہ سر جھکا گئی کہ آنسو ٹوٹ کر گال پر بہتا گود میں گر گیا جبکہ اس شخص کی آنکھیں چمک اٹھی

"ہمم"۔۔۔۔!!

اس نے ہنکارا بھرا ایمن وحید نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا کتنا بڑا اور بھاری معاوضہ تھا جو اسے ادا کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں دنیا کے سامنے کبھی تمھیں اپنی بیوی قبول نہیں کروں گا"۔۔۔۔۔۔!!

وہ اسے دیکھتے اطمینان سے بولا اور اس پر جیسے آسمان گرا تھا وہ سانس روک گئی نظریں اس کے چہرے پر رک گئی دل بند ہونے لگا آنکھیں دھندلا گئی۔۔۔۔

یہ ایک گمنام رشتہ ہو گا۔۔۔! دنیا کی نظر میں تمھاری ذات"
!!ایک سوالیہ نشان ہو گی"۔۔۔۔۔

اس کی بات پر اس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ گیا آنکھوں میں
آنسو اٹک گیا کان سائیں سائیں کرنے لگے نظریں اب بھی اس
کے چہرے پر تھی۔۔۔۔۔

دنیا کی نظر میں میرا سٹیٹس ہمیشہ ان میریڈ ہو گا میں کسی "
!!یمن وحید نامی لڑکی کو نہیں جانتا"۔۔۔۔

وہ پھر سے بولا اور وہ اسے دیکھتی رہی کئی لمحے کہ لمحے عذاب بن گے اس کی ساکت آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ گرا وہ تو اپنے سارے آنسو اس سے چھپا کر بیٹھی تھی

!!لیکن وہ شخص واقعی کمال کا تھا ہر معاملے میں۔۔۔۔۔۔

اور اس معاملے میں بھی وہ کمال کا ٹھہرا تھا وہ اسے اذیت دینے میں کمال کا ٹھہرا تھا۔۔۔۔۔

!میں کسی یمن وحید نامی لڑکی کو نہیں جانتا"۔۔۔"

اس کے الفاظ ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے استہزاء الفاظ۔۔۔۔۔!!وہ کیسے یہ جملہ بول سکتا تھا کیا وہ واقعی "کسی یمن وحید نامی لڑکی "کو نہیں جانتا تھا۔۔۔۔۔!!مضحکہ خیز

کمال لوگوں نے مجھے کمال بہ مہارت سے برباد کیا"

ہے!!"۔۔۔۔۔

اس کے کانوں میں چار سال پرانے جملے کی گونج اٹھی دوسرا

آنسو ٹوٹ کر گر گیا ذات کو کھو دینا تکلیف دیتا ہے!!۔۔۔۔۔

وہ چار سال پہلے بھی صحیح تھی اور چار سال بعد بھی وہ صحیح تھی

اس شخص نے کمال بہ مہارت سے اسے برباد کیا تھا

!!۔۔۔۔۔۔۔

منظور ہے"۔۔۔۔؟؟"

اسے کچھ بھی نا بولتے دیکھ وہ بولا۔۔۔۔

اس کے الفاظ زبان پر آنے سے انکار کرنے لگے دماغ نفی کرنے لگا لیکن دل ہاسپیٹل میں موجود ایک مریضہ پر اٹکا تھا۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔۔منظور ہے!"

وہ بول گئی تھی آہہہ اس نے خود کے ہاتھوں سے خود کو بے نشان کر دیا اس نے خودی کی ذات کو کھو دیا۔۔۔۔۔!!

انسان بڑی عجیب مخلوق ہے۔۔۔!! ہمیں خود سے زیادہ اپنے دل میں بسے لوگوں کی پرواہ ہوتی ہے۔۔۔۔!!

اگر ہم تکلیف میں ہو اور کوئی دل میں بسا بھی تکلیف میں ہو تو انسان اپنے سے پہلے دل میں بسے ہوئے اپنوں کی تکلیف کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ خود کی ذات پر کمپرومائز کرتا ہے اور ۔۔۔۔۔!! یمن وحید نے بھی وہی کیا اس نے اپنی ذات سے پہلے اپنی بہن کو چنا اس نے اس کی تکلیف کا ازالہ کیا۔۔۔۔۔۔۔

سارے سٹاف کو چھٹی دے دو جلدی سات منٹ میں پورا" " سٹاف آفس سے باہر ہو اور آفس خالی ہو

فون رکھتے وہ کرسی سے اٹھ گیا اس نے کوٹ ہمیشہ کی طرح درست کیا اس کی نظریں یمن وحید پر ہی جمی تھی جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

!!میری بہن کو جلد۔۔۔۔"

!!شروع ہو چکا ہے علاج بیس منٹ پہلے ہی"۔۔۔۔"

اس کی بات کاٹتے اس نے آفس میں رکھے صوفے پر بیٹھتے ٹانگ پر ٹانگ جماتے مطمئن لہجے میں کہا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دو پل کو حیران ہوئی اتنا یقین تھا اس شخص کو کہ وہ ہاں ہی بولے گی۔۔۔۔۔؟؟اور دیکھو اس کا یقین سچ ثابت ہو گیا تھا اس !!لڑکی نے منظوری ہی دی تھی۔۔۔

جازب کمال وہ بڑا تیز بندہ تھا۔۔۔۔!!لوگوں کو باتوں "
میں پھانسنے والا۔۔۔!!انہیں مدعوں سے بھٹکا دینے
والا۔۔۔۔!!لوگوں کی چال بازیوں سے واقف۔۔۔!!سر
!!پھر اخود غرض خونی"۔۔۔۔

!!سر"۔۔۔"
آصف نے دروازہ ناک کہتے ہلکی آواز میں اسے مخاطب کیا
۔۔۔

وہ صوفے سے اٹھا اور بھاری رعب دار قدم اٹھاتا اس کی
جانب بڑھا جو سر جھکائے نجانے کہا کھوئی تھی شاید زندگی کی
!!تلخیوں میں۔۔۔

"دوپٹہ ٹھیک کرو اپنا!!"۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے دو انگلیوں سے اس کا دوپٹہ اس کے پورے سر پر دیا جو آدھے سر پر تھا اس کی بات اور ہاتھوں کی حرکت پر وہ چونکی اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اس کے سر اٹھانے سے اس کی آنکھیں بھی پوری کھلی وہ اسے دیکھ رہی تھی جس نے اس کے سر پر دوپٹہ آگے کرتے اس کے بال چھپا دیے تھے۔۔۔۔۔

"آجاؤ!!"۔۔۔۔

اس نے آواز دی اور اس کے پاس سے ہٹ گیا آصف کے ساتھ چار سے پانچ لوگ اور مولوی صاحب اندر داخل ہوئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ آدمی سر جھکائے ایک طرف کھڑے ہو گے مولوی نے صوفے پر بیٹھتے یمن وحید کو دیکھا جو کچھ دور اب بھی کرسی پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

"لڑکی ادھر آؤ!!۔۔۔۔۔۔"

اس کا لہجہ۔۔۔۔!! وہ لہجہ بدل گیا اور الفاظ بھی بدل گے تھے وہ پہلی بار اس سے اس طرح مخاطب تھا رعب دار آواز میں اس کے الفاظ الگ تھے۔۔۔۔۔۔

وہ قدم اٹھاتی اس جانب بڑھی اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گر رہے تھے اور وہ ان آنسوؤں پر قدم رکھتی آگے بڑھ رہی تھی یہ خسارہ خود چنا تھا اس نے آہہہ ایک مضحکہ خیز بے نام خسارہ۔۔۔۔۔

وہ صوفے پر جا کر اس سے کافی فاصلے پر ٹک گئی سر جھکا ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔

یمن وحید ولد محمد وحید کیا آپ کو جازب کمال ولد محمد کمال" خان کے ساتھ چھ لاکھ حق مہر سکہ رائج الوقت یہ نکاح قبول ہے ؟؟۔۔۔۔۔"

مولوی صاحب نے ایک نظر اسے دیکھتے الفاظ دہرائے اس نے بے ساختہ جاذب کمال کو دیکھا جو سپاٹ چہرہ لیے سامنے کسی غیر مری نقطے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہ وہ روپے تھے جو اس لڑکی نے اس سے لیے تھے اور اسے ایسا لگا جیسے وہ اس رقم کے عوض اسے خرید رہا ہو۔۔۔۔!!

وہ مولوی صاحب کو دیکھنے لگی اس کی آنکھیں۔۔۔!! خالی ہو گئی، ویران، ہر جذبات کو سولی پر لٹکا دیا گیا وہ دیکھتی رہی کئی پل ۔۔۔۔۔

!!قبول ہے،ق۔قبول ہے،ق قبول ہے"۔۔۔۔"

لفظ لڑکھڑا گے،خواہشات دب گئ،زبان پر قفل لگا دیا گیا وہ لب دبائے آنسوؤں کا گلہ گھونٹ گئ۔۔۔۔۔

!دعا ہے کہ تمھاری شکل کبھی دوبارہ نا دیکھوں"۔۔۔"
اس نے برستی طوفانی بارش میں یہ دعا اس کے منہ پر کی تھی اس !!نے اظہار کیا تھا اور وہ رد ہو گئ۔۔۔۔۔

اسے لگا اللہ اس سے ناراض ہو گیا ہے اس کی دعا رد ہو گئ تھی !!۔۔۔

تم نکل کیوں نہیں جاتے میری زندگی سے۔۔۔"؟؟"

اپنی ماں کی موت پر اس نے چیخ کر اس شخص کو نکل جانے کو کہا تھا اس کے یاد کے پردوں پر الفاظ گونج اٹھے لیکن وہ واپس لوٹ آیا تھا اور اب۔۔۔؟؟ اب وہ نہیں نکال سکتی تھی اسے

۔۔۔۔۔۔

!!تم مر کیوں نہیں جاتے جازب کمال"۔۔۔۔"

ایک اور جملہ اور اس بار وہ حیران تھی ہاں اس نے اس جملے کا جواب دیا تھا اسے یاد تھا اچھے سے یاد تھا۔۔۔

آمین"۔۔۔۔۔!!اس نے بہت عجیب سا جواب دیا تھا بلکل"
!!خود کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مولوی مقابل شخص سے بھی پوچھ رہا تھا لیکن وہ کہاں سن رہی تھی اس کے خود کی ذات کو قبول کرنے کو وہ تو بس دماغ میں !!گونجتی آوازوں میں الجھی تھی۔۔۔۔

وہ اسکے نام لکھ دی گئی تھی اور وہ اسے گمنام کر گیا تھا
!۔۔۔۔۔

سب لوگ چلے گے تھے سوائے آصف کے وہ ویسے ہی بیٹھی تھی کیا وہ کمزور پڑ گئی تھی۔۔۔۔؟؟اگر یہ سوال تھا تو جواب تھا

نہیں۔۔۔!! بھلا کمزور لوگ بھی ایسے احساس فیصلے لیتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟ نہیں کمزور لوگ ایسے احساس فیصلے نہیں لے سکتے کبھی نہیں لے سکتے اور وہ کمزور نہیں تھی۔۔۔۔۔

"آصف تمھاری آج کی یادداشت تم کھو چکے ہو اور باقی سب بھی یہ زمہ داری تمھیں دیتا ہوں۔۔۔!! اور جاؤ ہاسپٹل چھوڑ کر آؤ اپنی میڈم کو!!"۔۔۔۔۔

اس نے موبائل دیکھتے اٹھتے ہوئے کہا اور قدم باہر کی جانب بڑھا لیے پھر پلٹ کر دیکھا آصف جھکی نظروں سے کھڑا تھا اور اسے اٹھنے کو بول رہا تھا یمن وحید زخمی وجود کے ساتھ اٹھی تھی وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

وہ کتنا عجیب تھا نا۔۔۔؟؟ وہ اسے میڈم بول کر گیا تھا اپنے نام کے ساتھ باندھ کر گیا تھا جیسے گمنام رکھنے کی شرط رکھی تھی !!اس نے۔۔۔۔

!!سر جھکائے یمن وحید آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

جسم پر لگے زخم بھر جاتے ہیں وہ اگر نشان چھوڑ بھی دے تو وہ" نشان درد نہیں دیتے لیکن۔۔۔!روح پر لگے زخم وہ نہیں بھرتے اور اگر بھر بھی دیے جائے تو ان کے نشان درد دیتے ہیں اور پہلے سے دوگنا دیتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔



صوفے کے بازو پر سر رکھے ہوئے ہی اس نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں آدھ کھلی آنکھوں سے سامنے دیکھا۔۔۔

پھر ایک نظر خود کو دیکھا دھیرے دھیرے دماغ بیدار ہوا تو آنکھیں پوری کھل گئی وہ اٹھی کر بیٹھی تھی گردن میں شدید درد سا اٹھتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ ابھی بھی نقاب میں تھی رات اسے کچھ پل دیکھنے کے بعد اس نے نظریں پھیر لی تھی اور پھر آنکھیں بند کرتے نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی۔۔۔۔

صوفے سے اٹھتے اس نے اپنے پیچھے دیوار پر لگی گھڑی میں وقت دیکھا نماز کا وقت تھا وہ ایک نظر اس کے کمفرٹر میں چھپے وجود کو دیکھتے وہاں سے واشروم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

دس منٹ بعد وہ وضو کیے باہر نکلی تھی اس نے پھر سے ایک نظر بیڈ پر ڈالی وہ ویسے ہی سویا ہوا تھا الٹا لیٹ کر وہ الماری کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔

الماری کھولتے اس نے اوپر سے نیچے تک نگاہ دوڑائی تھی لیکن حیرت کی بات تھی اسے وہاں جائے نماز نہیں ملی وہ جھر جھری لے گئی تھی۔۔۔۔

وہ شخص خدا سے بھی کتنا دور تھا۔۔۔۔

اس نے وہاں سے ایک صاف کپڑا اپکڑا اسے نیچے زمین پر بچھایا اور نماز کے لیے نیت باندھی تھی اب اس کا چہرہ حجاب میں تھا اس کے چہرے پر ایک خاص چمک تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! نور کی چمک جو اسے خدا کی طرف سے بخشا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نماز ادا کرتے اس نے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے تھے وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن وہ کچھ نہیں بولی اس نے گہرا سانس بھرا تو اس کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ ٹوٹ کر گرا!۔۔۔۔۔۔۔۔

!! شکرالحمدللہ "۔۔۔۔"

وہ فقط اتنا ہی بولی اور ہاتھ چہرے پر پھیر لیے وہ ہلکے سے مسکرائی اس کے چہرے پر سکون تھا۔۔۔

شکر کرنے والے ایسے ہی ہوتے ہیں وہ شکوے نہیں"
کرتے وہ ہر حالت میں شکر کرتے ہیں پتہ ہے کیوں؟ کیوں کہ جو کچھ ان کی زندگی میں ہو رہا ہوتا ہے وہ خدا کرتا ہے اور خدا کبھی غلط نہیں کرتا!!"۔۔۔۔۔

انہیں اس بات کا علم ہوتا ہے خدا کے غلط نا کرنے کا علم ۔۔۔۔!! تبھی وہ شکر الحمدللہ کہتے ہے کہ بعد میں اپنے شکووں کی معافی نا مانگنی پڑے۔۔۔۔۔

اور وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔۔۔۔۔؟؟

کیوں کہ انہیں اپنے خدا پر یقین ہوتا ہے اور جہاں یقین ہو

وہاں سوالات، شکوے شکایات نہیں کیے جاتے"۔۔۔۔

وہ اٹھی اور وہ کپڑا واپس الماری میں رکھ دیا وہ جا کر واپس

صوفے پر بیٹھ گئی تھی گاہے بگاہے نظریں اس کے سوئے ہوئے

وجود پر بھی ڈال لیتی۔۔۔

اس لڑکی میں ایک عادت تھی۔۔۔۔!! وہ نماز کے وقت

اپنے سامنے موجود لوگوں کو نماز کا ضرور بولتی تھی وہ مریم کو بھی

ایسے ہی بولتی تھی جب مریم گھر ہوتی تھی اور وہ پڑھ لیتی تھی

جبکہ تائی کو بولنے کا فائدہ نہیں تھا تائی فجر رضوان کی باتیں نہیں سنتی تھی۔۔۔۔

اور اب سامنے نیند میں ڈوبا وجود وہ اسے بھی کہنا چاہتی تھی صوفے پر بیٹھے وہ سامنے ایک آدھ بار نظر ڈالتے ٹانگ بری طرح جھلا رہی تھی وہ اسے نماز کے لیے بولنا چاہتی تھی اسے بے چینی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

گہرا سانس بھرتے وہ اٹھ گئی قدم بیڈ کی جانب بڑھا لیے وہ قدم اٹھاتی بیڈ کے بلکل قریب پہنچ گئی تھی اس نے ایک نظر پھر سے اس کے الٹے لیٹے وجود کو دیکھا۔۔۔۔

وہ ذرا سا نیچے جھکی۔۔۔

!! سنے "۔۔۔۔۔"

مدھم سی آواز سے اسے پکارا اسے ڈر تھا وہ اسے ہی نا الٹا سیدھا بول دے اور اس کا ڈر بجا بھی تھا لیکن پھر بھی وہ ہمت کرتی اس کے مزید قریب جھکی تھی۔۔۔۔

!! سنے نماز پڑھ لے "۔۔۔۔"

وہ پھر سے بولی تھی اس بار آواز تھوڑی اونچی تھی جبکہ وہ دوسری طرف منہ کیے ایسے ہی الٹا لیٹا رہا تھا فجر نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا وہ اب زچ ہو رہی تھی کوئی اتنی بھی گہری نیند سو سکتا تھا کیا..؟

اس نے میز پر ایک تند نظر ڈالی اور وہاں سے الارم اٹھا کر ٹائم سیٹ کرتے اس کے کان کے قریب کرتے پکڑے رکھا۔۔۔

وہ خود بیڈ سے تھوڑا پیچھے ہو گئی تھی چند سیکنڈ بعد الارم تیزی سے بجنے لگا تھا وہ گردن اوپر اٹھائے اسے دیکھنے کی پوری کوشش میں تھی کہ آیا وہ جاگ گیا یا نہیں لیکن وہ ویسے ہی سو رہا تھا فجر !! رضوان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔۔

!! گناہ ملے گا آپ کو "۔۔۔۔"

اس الارم کلاک کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے تیز آواز میں کہا پھر کمر پر ایک ہاتھ ٹکاتے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

وہ قدم الماری کی جانب بڑھا گئی تھی اس سب میں اس نے یہ بھی نا دیکھا کہ نماز کا ٹائم تو گزر چکا تھا وہ الماری سے مطلوبہ چیز نکالے واش روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔!!

دس منٹ بعد وہ بامشکل ہاتھ میں مطلوبہ چیز پکڑے باہر نکلی تھی اس کے کپڑے تقریباً بھیگ گے تھے وہ چلتی ہوئی بیڈ تک آئی۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑا بھاری بھیگا کمفرٹر بامشکل سنبھالتے اس کے اوپر پھینک دیا تھا کمفرٹر سے ٹھنڈے پانی کے قطرے

نکلتے بیڈ پر گرنے لگے تھے اس نے کمفرٹر کو پکڑتے اس کے اوپر لیے کمفرٹر پر پھیلا دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ خود تھوڑا دور کھڑی ہو گئی وہ جانتی تھی وہ اس پر غصہ کرے گا لیکن وہ اسے نماز پڑھوانا چاہتی تھی چاہے کسی بھی قیمت پر ہی ۔۔۔۔۔

وہ نہیں اٹھا تھا فجر نے اب کی بار دانت پیس ڈالے تھے وہ نفی میں سر ہلاتی واپس صوفے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خود ہی جہنم میں جائے گے دیکھنا گرم گرم آگ لگتی تب " وہاں"!!۔۔۔۔۔

پانی سے بھرے ہاتھ جھاڑتے وہ آگے کی جانب بڑھ گئی اس نے ٹائم دیکھا صبح کے سات بج رہے تھے وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

"واٹ دا ہیل ازدس اسد!!۔۔۔۔۔"

وہ یکدم دونوں کمفرٹر خود سے اترتا دھاڑا تھا پانی کے قطرے اس کی پوری شرٹ کو بھگو چکے تھے کہ کمفرٹر اس حد تک اس لڑکی نے گیلا کرتے اس پر دیا تھا یہ تو شکر تھا کہ کمرے میں ہیٹر چل رہا تھا لیکن پھر بھی ٹھنڈے قطروں نے اس کے جسم میں سنسنی سی دوڑادی تھی۔۔۔۔

"اسد تمھارے ہاتھ کاٹ کر الفا کو۔۔۔۔۔!!

وہ بیڈ پر بیٹھا چیخ رہا تھا جب اس نازک وجود کی پشت کو دیکھتے وہ بولتے بولتے رک گیا پھر کمرے میں نظر دوڑائی وہ تو اسے بھول ہی گیا تھا۔۔۔۔!! وہ عجیب تھا وہ اپنی ایک رات کی بیوی کو بھول گیا تھا۔۔۔۔

یہ تم نے کیا۔۔۔۔؟؟ خود کو واقعی میری بیوی سمجھنے لگ گئی ہو"۔۔۔۔!!

وہ پھرتی سے چھلانگ لگاتے بیڈ سے نیچے اترا اس کے بال آگے سے تھوڑے گیلے تھے جو ماتھے پر چپکے تھے جبکہ شرٹ بھی بھیگی ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کی طرف پشت کیے ویسے ہی کھڑی رہی اس کی تیز آواز پر وہ سانس روک گئی تھی۔۔۔

"ن۔ نماز کا وقت ہو رہا تھا آپ اٹھ نہیں رہے تھے آپ کو گناہ ہوتا اور مجھے بھی"۔۔۔۔۔!!

وہ انگلیوں کو مڑوڑتے خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتی بولی سلگتی نظروں کی تپش اپنی کمر پر محسوس کرتے دل مانو حلق میں اچھل کر آیا تھا وہ گہرا سانس بھر گئی۔۔۔۔۔۔

"میرے گناہ ثواب کی تمھیں اتنی فکر ہے۔۔۔؟؟"

قدم اس کی جانب بڑھاتے اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ماتھے سے بال ہٹائے اس کے قدموں کی آہٹ اپنی جانب آتی سن وہ لب بھینچ گئی تھی۔۔۔

"آپ کی وجہ سے مجھے گناہ ہوتا!!۔۔۔۔"

ویسے ہی کھڑے وہ پھر سے بولی اور ایک قدم آگے بڑھا گئی اس کی حرکت پر وہ دھیرے سے ہنسا لبوں پر آیا پانی کا قطرہ انگھوٹے کی مدد سے صاف کیا۔۔۔۔۔

"تمھیں تو گناہ اب بھی ہو رہا ہے اپنی مجازی خدا کی طرف پشت کر کے کھڑی ہو!!۔۔۔۔۔

وہ وہی رک گیا تھا جب وہ اسے اپنے مطابق ڈھال سکتا تھا تو وہ کیوں خود پیش رفت کرے۔۔۔؟؟

اس کی شہد رنگ آنکھیں چمک اٹھی اس نے شرٹ کے دو بٹن کھولے اور گردن پر ہاتھ پھیرتے گردن کو سہلایا۔۔۔

"حجابن تم نے میری نیند خراب کی ہے اور آج تک جس نے بھی میری کوئی بھی چیز خراب کرنے کی جرت کی ہے میں نے اسے اچھے سے شکریہ ادا کیا ہے۔۔۔!! بہت اچھے سے ۔۔۔!! اچھے والا شکریہ"۔۔۔۔۔

وہ چمکتی آنکھوں سے بولا انگلی سے لبوں کے پاس لگا چھوٹا گہرا کٹ کا نشان سہلایا وہ اس کی جانب پشت کیے کھڑی اس کے سرد لہجے سے دھیرے سے لرزی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنے مجازی خدا کو دیکھو۔۔۔! تمھاری منہ دیکھائی کروں" ! تمھیں معتبر کروں"۔۔۔۔

وہ دھیرے سے ہنسا تھا اس کی پشت پر نظریں گاڑھے گہرے لہجے میں کہا وہ گہرا سانس کھینچ گئی تھوک نگلتے وہ دھیرے سے پلٹی تھی۔۔۔۔۔

اس نے گھنی پلکیں اٹھائیں وہ اس چیز کا حق رکھتا تھا اور وہ اسے منع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس نے سرسری سی نظر اس کے چہرے پر ڈالی اور نظر ہٹانے لگا۔۔۔!! لیکن وہ رک گیا بہت آہستگی سے۔۔۔۔ نظریں اس کی سبز آنکھوں پر جمی اور پھر اس سے ہوتی اس کے لبوں پر اٹکی سب کچھ ٹھیک تھا۔۔۔

" اس نے کہا تھا" قیمتی اور پاک چیزوں پر پردہ ہوتا ہے اس نے صحیح کہا تھا اس کا چہرہ چمکتا تھا نور سے۔۔۔۔۔!! اس کے چہرے پر بلا کا نور تھا۔۔۔!! سحر زدہ سا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اسے لگا تھا اس کی آنکھیں خوبصورت ہے فقط

۔۔۔۔۔!! لیکن اسے بس لگا تھا۔۔۔!! مقابل کی شہد رنگ

آنکھیں اس کے لبوں کے کنارے پر بنے کالے تل پر جمی تھی وہ

!اسے دیکھ رہا تھا بغیر پلک چھلکائے، ٹرانس کی کیفیت میں۔۔۔۔

اس کے لب پھڑ پھڑا اٹھے تھے حلق سوکھ سا گیا۔۔۔!! پھر

لب دھیرے سے مسکراہٹ میں ڈھلے آنکھوں کی چمک بڑھ گئی

۔۔۔۔

وہ خوبصورت تھی اور اس کے لبوں کے کنارے براجمان وہ

کالا تل اس کی خوبصورتی کی نظر اتارنے کے لیے تھا

!!۔۔۔۔۔۔۔

!!ن۔نماز ک کے لیے کیا تھا"۔۔۔۔"

مسلسل اس کی نظریں خود پر جمی محسوس کرتے وہ تذبذب کا شکار ہوئی تھی نظریں ادھر ادھر گھماتے وہ لب بھینچتے نظریں اس پر گاڑھے بولی وہ چونکا تھا۔۔۔۔۔

لیکن جس انداز میں تم نے مجھے اٹھایا ہے مجھے تمھارے"

ارادے کچھ اور ہی لگ رہے ہے"۔۔۔۔۔۔

قدم اس کی جانب بڑھاتے اس کی چمکتی آنکھیں اب بھی اس تل پر جمی تھی وہ دانت پیس گیا"سالا تل"وہ منہ میں بڑبڑایا

گہرا سانس بھرتے اس نے حلق تر کیا اور قدم اس کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہے آپ!!"
قدم پیچھے لیتے وہ اٹکتے لہجے میں بولی تھی اسکے چہرے پر ہلکا خوف ابھرا جبکہ اس کے قدموں کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ دھڑکنیں تیزی سے دھڑک اٹھی۔۔

"۔۔۔۔ جس کام کے لیے تم نے مجھے بھگوڈالا ہے وہ کرنے کی تیاری!!"

اس نے شرٹ کا تیسرا بٹن کھولا اس کی شرٹ گیلی ہو چکی تھی اور وہ اسے اتار رہا تھا اس کی اس حرکت پر فجر رضوان کا سانس سینے میں اٹکا۔۔۔

وہ قدم پیچھے لے رہی تھی جبکہ وہ شرٹ کے بٹنوں کو کھولتے قدم آگے کی جانب بڑھا رہا تھا اس کی آنکھوں میں چمک تھی ۔۔۔!! اور لبوں پر یکطرفہ مسکراہٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

طلسم زدہ سا سحر تھا اس میں جو فجر رضوان کو اپنے طلسم کی چھاؤں میں جکڑ رہا تھا اسے اپنا دل ہتھیلیوں میں دھڑکتا محسوس ہوا

۔۔۔۔

یہ۔ابٹن بند کرے شرٹ کے ی۔یہ شرافت کے "
!!زمرے میں نہیں آتا"۔۔۔۔

اس نے سامنے دیکھا اس کی آنکھیں آخری تک پھیل گئی وہ شرٹ کر زمین پر پھینک چکا تھا اس کا کسرتی جسم واضع ہوا تھا اور اس پر پھسلتے پانی کے قطرے۔۔۔۔۔۔۔۔!!اور اس کی مسمرائز کرتی چمکتی آنکھیں اسے عجیب بنا رہی تھی بہت عجیب۔۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟کس کے کمرے میں نہیں آتا"۔۔۔۔؟؟"
اس کے بلکل قریب جاتے وہ ایک قدم کے فاصلے پر رکا اور ماتھے پر ہلکے بل ڈالے پوچھا جبکہ فجر رضوان اس کی سلگتی نظروں کی تپش سے جھلس کر رہ گئی تھی وہ پیچھے کو قدم اٹھا گئی۔۔۔۔!!

"!!زمرے۔۔۔!م۔مطلب دائرے میں"۔۔۔۔

اسے اپنی جانب قدم بڑھاتا دیکھ وہ کپکپاتے لبوں سے بامشکل بولتی پیچھے کو قدم بڑھاتی اس بار پیچھے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔!!وہ ہنسا اور تیزی سے نیچے جھکا صوفے کی بیک پر دائیں بائیں بازو رکھتے اس نے یک دم سنجیدگی سے اسے دیکھا جو آنکھیں پھیلائے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی دل سینے میں بیٹھا تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ گویا ابھی بند ہو جائے گا

۔۔۔۔۔

تم بے وقوف ہو جو مجھے شریف سمجھ رہی ہو"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! میں سالا شرافت کی ش بھی نہیں جانتا

۔۔۔"

اس کے مزید قریب جھکتے اس نے اس کے چہرے پر بغور نظر ڈالی گھنی پلکوں کے پار چھپی سبز آنکھیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے اس کے لب دھیرے سے مسکراہٹ میں پھیلے

۔۔۔۔۔

نازک کٹاؤ دار لبوں کے کناروں پر براجمان وہ کالا تل وہ اس کے سینے میں عجیب سے جذبات جگا رہا تھا وہ محبت نہیں تھی، نا اٹریکشن تھی وہ کچھ اور تھا عجیب سا سمجھنے سے قاصر۔۔۔۔۔

!!۔د۔دور ہٹ جاؤ"۔۔۔۔"

اس کی نظر اس کے چہرے سے ہٹی اور گردن کی ابھرتی نسوں پر آکر رکی اس کے گلے میں ایک لاکٹ لٹک رہا تھا وہ آنکھیں زور سے میچ گئی اس نے کیوں گناہ سے ڈر کی وجہ سے اسے جگایا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!کیوں۔۔۔!!یہی تو دیکھنا چاہتی تھی نا تم۔۔۔۔۔"

!!مجھے اس طرح قریب سے۔۔۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے صوفے سے ایک ہاتھ اٹھاتے اس کی بند پلکوں پر دھیرے سے انگلی پھیری اس کی بھنویں اوپر کو اٹھی اور لب بھی۔۔۔۔

مجھے تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے سوائے۔۔۔۔!! وہ "
اس کی پلکوں سے انگلی اٹھا گیا اور کی میچی آنکھوں کو دیکھ وہ طنزیہ
ہنسا۔۔۔۔

تمھارے اس جلاد تل کے۔۔۔۔۔۔۔!!" کمبخت سالا"
"۔۔۔۔
وہ لب کاٹتے بولتے حلق میں جیسے کانٹے سے اگ گے تھے اس کی
بات پر وہ بے ساختہ آنکھیں کھول گئی۔۔۔

وہ ایسا ہی تھا شرافت اس میں نہیں تھی اور دل اس کا دل لگی "
کرنے میں ماہر تھا"۔۔۔

تمھاری کوئی حثیت نہیں ہے تمھارے مزاجی خدا کے "
نزدیک اس لڑکی کی کیا حیثیت ہو گی جو اس گندی جگہ پر ملی تھی
مجھے تمھارے چہرے پر نور ہے لیکن تمھاری روح تاریک ہے
!!"۔۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو دیکھتے ہاتھ بڑھا کر اس کے لبوں کے
کنارے بنے تل کو چھو گیا سرسراہٹ سی اس کے پورے جسم
میں دوڑی۔۔۔۔۔

وہ اس کی اس حرکت پر سن ہوئی تھی لیکن اس کے لفظوں
نے اسے تکلیف سے دوچار کیا تھا اس کی آنکھوں میں پانی تیر گیا وہ

شخص بری باتیں ہمیشہ یادرکھتا تھاایسی باتیں جواگلے شخص کوزخمی کردے۔۔۔۔۔۔۔

اَل ْخَبِی ْثٰتُ لِل ْخَبِی ْثِی ْنَ وَ "
ال ْخَبِی ْثُو ْنَ لِل ْخَبِی ْثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِی ْنَ وَ
الطَّیِّبُو ْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُو ْنَ مِمَّا یَقُو ْلُو ْنَ ؕ
" لَہُم ْ مَّغ ْفِرَۃٌ وَّرِز ْقٌ کَرِی ْمٌ

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لائق ہیں اور خبیث"
مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں
کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں۔ایسے
پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس (بہتان باز) کر رہے ہیں وہ

ان سے بالکل بری ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور عزت والی
" روزی

اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس کے لب دھیرے سے
پھڑ پھڑا اٹھے اس کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ ٹوٹ کر گرا

میں نے سورت نور پڑھی ہے اس میں صاف صاف اللہ "
!! نے فرمایا ہے "پاک عورت کے لیے پاک مرد ہے "----
پھر مجھے تم کیسے مل گے------؟؟"ایک پاک عورت
کو ایک ناپاک مرد کیسے مل گیا----؟؟ کیسے "----

اس کی آنکھوں میں دیکھتے اس کے لہجے میں بے یقینی تھی

بہت بے یقینی آنکھوں میں پانی اتنا تھا کہ وہ خود بخود بغیر پلک

جھپکائے گالوں پر گر رہا تھا۔۔۔۔

اس کی بات پر وہ ساکت ہو گیا بلکل ساکت بے وحس حرکت

!!۔۔۔۔۔

وہ سوال تھا، وہ الفاظ تھے۔۔۔۔۔؟؟ وہ عذاب تھا جو اس

مرد کے اوپر نازل ہوا۔۔!! وہ صور تھی جو اس کے وجود پر

"پھونکی گئی۔۔۔۔۔

!! وہ لب بھینچ گیا سختی سے۔۔۔۔۔۔

آپ میری عزت پر وار کرے گے تو آپ کی عزت پر وار "
ہو گا میں بے عزت ہو گی تو آپ بھی ہو گے عورت کی عزت اس
کے مرد سے ہوتی ہے آپ مجھے نوکرانی بنائے گے تو آپ خود بھی
!! غلام ہو گے "۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے نظریں جھکائے بولی وہ سختی سے جبڑے
بھینچ گیا وہ سیدھا کھڑا ہو گیا نظر اس کے جھکے سر پر ڈالی۔۔۔۔

وہ لڑکی ایسی باتیں کرتی تھی کہ اس مرد کو اپنی روح کفر میں
ڈوبی لگنے لگتی تھی لیکن اس کی انا۔۔۔۔۔!! اسے اس لڑکی کی
باتیں گوارہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

!! میں بادشاہ تھا اور مجھے بے دردی سے غلام بنا دیا گیا۔۔۔۔"

اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی ہاتھ کی رگیں ابھر گئی ماتھے

پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔۔!! اس کی بات ہر فجر رضوان نے سر

اٹھا کر اسے دیکھا بیتی آنکھوں سے وہ اس کے خالی چہرے کو

!! دیکھتی رہی وہ اس کے تاثر سمجھ نہیں پائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عزت، محبت، ایمانداری، مخلصی یہ فضولیات ہے کوئی ایسا "

نہیں کرتا یہ دنیا ہے اور یہاں ہر چیز کی قیمت ہوتی ہے۔۔۔۔!!

ایک بھاری قیمت۔۔۔۔۔!! وہ قیمت آپ کو بتاتی ہے آپ دنیا

میں رہ رہے ہو درندوں سے بھری دنیا میں جہاں آپ کو خود

درندہ بننا پڑتا ہے"۔۔۔۔۔۔

وہ میٹھیاں سختی سے بھینچتے ایک ایک لفظ چبا کر بولا نظریں کسی غیر مری نقطے پر جمی تھی آنکھیں اتنی سرخ جیسے خون سے تر اس کے اندر کی کیفیت بیان کر رہی ہو۔۔۔۔۔

" اللہ نے مجھ سے میرا بہت کچھ چھینا ہے۔۔۔ !

وہ بولتے بولتے رک گیا ایسے جیسے گلے میں پھندا اٹکا ہو جیسے وہ بولنا چاہتا ہو لیکن زبان ہلنے سے انکاری ہو وہ دانت پیس گیا ۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔میں اللہ سے ناراض ہوں ! !

وہ بول گیا تھا اسے ہوش نہیں تھی وہ کیا بول گیا تھا فجر رضوان اسے دیکھتی رہی کئی لمحے کیا کوئی اللہ سے ناراض ہو سکتا ہے اور وہ شخص کیا واقعی وہ کافر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

دوبارہ تمھاری اس قسم کی کسی حرکت کو افورڈ نہیں کروں"
!!گا میں"۔۔۔۔
وہ پلٹ گیا رخ دروازے کی طرف تھا فجر رضوان اس کی پشت کو دیکھتی رہی جہاں اس کے اعصاب بری طرح تنے ہوئے تھے

۔۔۔۔۔

کیوں چھینا اللہ نے آپ سے۔۔۔۔!!اس "کیوں""
۔۔۔۔؟؟ کو تلاش کرنے کی جرت نہیں ہوئی کیا کبھی۔۔۔۔۔

اس کی پشت کو دیکھتے وہ عام سے لہجے میں بولی وہ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھے رک گیا اس کے ماتھے پر بل پڑے دل میں ہوک سی اٹھی جبڑے بری طرح بھینچ ڈالے۔۔۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔!! اس کا کوئی فائدہ نہیں "

اب میں وہاں کھڑا ہوں کہ میں خود کو دیکھتے ڈر جاتا ہوں

۔۔۔۔!! یہ تکلیف دہ تھا۔۔۔۔!! مجھے دکھ ہوا تھا اور آج بھی ہوتا ہے "۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ واپس آیا الماری کے لاکر کو کھولا وہاں سے مطلوبہ چیز نکالی اور باہر نکل گیا اس نے سختی سے کمرے کا دروازہ بند کیا کہ فجر ڈر گئی۔۔۔۔۔

"مجھے دکھ ہوا تھا اور آج بھی ہوتا ہے"۔۔۔۔!!

وہ الفاظ تھے یا کوڑے جو اس لڑکی کو اپنے جسم پر پڑتے محسوس ہوئے وہ درد بھرے لفظ تھے جنہیں سن کر آنسو خود بخود بہہ گے تھے۔۔۔

اس نے کہا تھا "وہ اللہ سے ناراض ہے"۔۔۔۔!! لیکن"

فجر رضوان نے ایسا سنا جیسے وہ بول رہا ہو۔۔۔۔!!

اللہ اس سے ناراض ہے اور اب معافی کا کوئی راستہ نہیں""

!!۔۔۔۔

اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا وہ شخص عجیب تھا ایسے

جیسے سات پردوں میں چھپا ہوا جیسے دوہری شخصیت کا شکار

۔۔۔۔۔۔



!!ہیے دھیان سے لٹل بوائے"۔۔۔۔۔"

اس نے سامنے سے بھاگتے ہوئے آتے لڑکے کو گرنے سے پہلے

پکڑا تھا وہ اس کی بازوؤں میں جھول گیا اور پھر کھلکھلا کر ہنسا وہ

حیران ہوئی تھی اکثر اس حالت میں بچے رونے لگ جاتے ہیں

۔۔۔۔۔

تھینکس بیوٹی فل لیڈی"۔۔۔۔"

اپنے ہاتھ جھاڑے وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا اس نے کھڑے ہوئے اپنے کوٹ میں ہاتھ ڈالتے ہنستے ہوئے اسے دیکھا ۔۔۔۔

وہ تقریباً تین سے چار سال کا بچا تھا بلیک کرتے میں اس کے بال سلکی تھے اور آنکھیں چمکتی گرے تھے اس کی آنکھیں خوبصورت تھی وہ شکل سے ہی کافی ذہین لگ رہا تھا۔۔۔۔

آپ مجھ پر ہنس رہی ہے"۔۔۔۔؟؟"

اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے پوچھا اس کی حرکت پر اس کا قہقہہ گونجا اس کے تاثرات بھی کافی ذہانت آمیز تھے۔۔۔۔۔۔

!! بلکل نہیں میں ایمپریس ہوئی ہوں"۔۔۔۔"

وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی وہ بچہ بھی اس کے ساتھ چلنے لگا تھا

۔۔۔۔

" یہ تو کوئی نئی بات نہیں۔۔۔۔! اکثر لوگ ہو جاتے ہیں"

وہ اس کے پیچھے چلتے بولا اس کی بات پر وہ گہرا مسکرائی

۔۔۔۔۔

کیا تم میرا پیچھا کر رہے ہو"۔۔۔۔؟"

اس نے چلتے چلتے ایک نظر اسے دیکھتے کہا جس پر اس بچے نے سر اٹھایا۔۔۔

نہیں بے شک مجھے پریٹی لڑکیاں پسند ہے لیکن میں بہت" شریف ہوں مجھے بابا نے کہا ہے لڑکیاں میٹھی چھری ہوتی ہے زخم دیتی ہے اب اس کا کیا مطلب ہوا"۔۔۔۔

وہ ننھا ہاتھ ماتھے پر مارتے بولا اس کی بات پر اس نے زور سے آنکھیں میچی اور لب دانتوں تلے دبائے ہنسی روکی وہ کتنی صاف اور بڑوں جیسی باتیں کرتا تھا۔۔۔۔

کیا آپ مجھے آفس نمبر تھری میں چھوڑ سکتی ہے میں بھی"
!!آپ کے کام آجاؤں گا"۔۔۔۔۔

اس نے یکدم اس کے آگے آتے کہا وہ سر جھکائے اسے
دیکھتے اثبات میں سر ہلا گئی اس بچے نے بے ساختہ اس کی انگلی
پکڑی۔۔۔۔

!!تھینک گاڈ آپ مجھ سے فلرٹ نہیں کر رہی"۔۔۔"
اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنے بھورے بالوں کو ماتھے سے پیچھے
کیا اس کی بات پر وہ چونکی۔۔۔۔

!!ساری لڑکیاں مجھے چوم رہی تھی"۔۔۔۔"

وہ ناک چڑھا کر بولا تھا اس کی بات پر وہ زیر لب مسکرائی

!!۔۔۔۔

!!تم کافی تیز ہو"۔۔۔۔"

آفس کے سامنے رکتے وہ اسے دیکھتے دھیرے سے بولی

ہمم آئی نو میں کافی سمجھدار ہوں ڈیڈ کہتے ہے بچوں کو"

سمجھدار ہونا چاہیے اس لیے میں روز دس گھنٹے پڑھتا ہوں میں ان

کی طرح سمجھدار بن جاؤں گا"۔۔۔۔۔۔

اس نے انگلیوں پر گھنٹے کاؤنٹ کرتے اسے جواب دیا اس نے متاثر کن نظروں سے اسے دیکھا وہ اس وقت کسی سکول کی یونیفارم میں تھا۔۔۔۔۔

"ڈیڈ!!۔۔۔۔"

اس کی انگلی پکڑے ہی وہ دروازے کی دہلیز پر کھڑے چہک کر بلند آواز میں بولا ہیرزویار نے سامنے کھڑے شخص کی پشت کو نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر اس بچے کی طرف دیکھ مسکرائی۔۔۔۔۔

"ارزم میں نے تمھیں بولا تھا سکون سے ایک جگہ بیٹھ جاؤ تم نے قسم کھائی ہے میری بات نا سننے کی"۔۔۔۔؟؟

وہ پلٹتے ہوئے بولا نظر ہاتھ میں پکڑی کتاب پر تھی اس کی آواز پر دروازے کی دہلیز پر کھڑی ہیز زویار کی مسکراہٹ سمیٹ گئی وہ پلٹا تو ہیر زویار کی آنکھیں بھی ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔

ارزم خان نے اپنی عزت افزائی پر منہ بنایا جبکہ وہ بس ساکت بے حس و حرکت نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اسے بھولی نہیں تھی بھول جانا دنیا کا مشکل ترین ہوتا " تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! سب سے مشکل"۔۔۔۔

اس نے نظر اس پر سے ہٹا کر اپنے ہاتھ کی انگلی کو دیکھا جو اس بچے کی قید میں تھی اس کا سانس رک گیا۔۔۔۔۔!!

اس نے ارزم کے ہاتھوں سے تیزی سے اپنی انگلی نکالنی چاہی وہ ہڑبڑا گئی اس کا دل یوں تھا جیسے ابھی مدھم پڑتا بند ہو جائے گا

"ارزم آنسرمی ناؤ۔۔۔۔!!

وہ کتاب سے نظریں اٹھائے آنکھوں پر لگا سٹائلش سا چشمہ اتارتے بولا اور پھر بولتے بولتے رک گیا وہ جھکی ہوئی تھی ارزم اس کی انگلی نہیں چھوڑ رہا تھا وہ ہنس رہا تھا جبکہ ہیرز ویار کو عجیب محسوس ہوا تھا۔۔۔۔

"ڈیڈ اس پریٹی لیڈی نے میری ہلپ کی۔۔۔۔!!

وہ خوش ہوتے بولا اس نے ہیر زویار کی انگلی چھوڑ دی اور اپنے باپ کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ دھیرے سے گردن اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی وہ بس "ڈیڈ" لفظ پر اٹکی تھی اور وہی اٹکی رہ گئی

۔۔۔۔۔

وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر اس نے نظر ہٹالی ایک ہلکا سا سانس کھینچا وہ لب سختی سے بھینچ گئی وہ پلٹنے لگی تھی اس کا دل عجیب ہو رہا تھا عجیب سے احساسات سے تر۔۔۔۔

روح پر لگے زخم بھرنے کے بعد بھی تکلیف دیتے"
ہیں۔۔۔۔۔۔۔!!اور اگر زخم من پسند شخص کی طرف سے ملا ہو تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟تب وہ زخم صرف تکلیف ہی نہیں دیتے

وہ گہری تکلیف دیتے ہے ایسی تکلیف جس کا ازالہ مشکل ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہیر زویار۔۔۔۔!! چاچو کیسے ہے۔۔۔؟؟"

وہ باہر نکلنے لگی تھی جب اس کی آواز نے یوں جکڑا جیسے صدیوں سے روح اس کی آواز کی قید میں خود جانا چاہتی ہو کتاب بند ہونے اور ٹیبل پر رکھنے کی آواز وہ بخوبی سن سکتی تھی۔۔۔

وہ دھیرے سے مسکرائی۔۔۔۔!! مشکل تھا لیکن وہ مسکرائی تھی اس کے جانے کے بعد اسے اب طوفانی بارشوں سے ڈر نہیں لگتا تھا اگر اس نے خود کو اتنا بدل لیا تھا تو اس کے لوٹ آنے کے بعد بھی اسے فرق نہیں پڑنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ پلٹی اور اس کی طرف دیکھا ارزم مسکراتے اسے دیکھ رہا تھا ہیر زویار کو اپنی مسکراہٹ پھیکی لگنے لگی تھی۔۔۔۔

!!الحمدللہ وہ ٹھیک ہے"۔۔۔"

اس نے گہرا سانس بھرتے ہاتھ کوٹ میں ڈال دیے وہ بس دھیان بھٹکانا چاہتی تھی وہ سر اثبات میں ہلا گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور تم۔۔۔۔؟؟تم کیسی ہو"۔۔۔"

اس نے ٹھہر ٹھہر کر پوچھا اس کی بات پر وہ جو نظریں ارد گرد گھوما رہی تھی اس کی طرف دیکھا اور پھر کئی لمحے دیکھتی رہ گئی

۔۔۔۔

اس کے اندر ہل چل ہوئی جیسے کچھ ٹوٹ کر بکھر گیا ہو وہ دھیرے سے ہنسی استہزاء ہنسی۔۔۔۔

اعوان خان، ہیر زویار سے پوچھ رہا تھا وہ کیسی ہے"

۔۔۔۔؟ وہ اس کا حال پوچھ رہا تھا اسے بے حال کرنے کے بعد وہ کمال بندہ تھا وہ چوٹ دینے کے بعد انجان بننے والوں میں سے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں۔۔۔!! ٹھیک ہوں بلکل ٹھیک الحمدللہ "۔۔۔۔"

وہ ٹھہری۔۔۔۔!! اور پھر تیزی سے بول گئی اسے اپنی آواز کسی کھائی سے آتی معلوم ہوئی۔۔۔۔۔!! جھوٹ بولنا کتنا مشکل ہوتا ہے نا۔۔۔؟ خاص کر تب جب سامنے والے کو سچ پتہ ہو۔۔۔!! جب سچ آنکھوں میں دِکھتا ہو۔۔۔۔

!! میں کل گھر آؤ گا۔۔۔۔۔۔"

وہ نجانے کیوں اتنے عام سے لہجے میں بات کر رہا تھا اسے عجیب لگا تھا۔۔۔

ہمم "۔۔۔"

اس نے ہنکارا بھرا اور سر ہلاتی پلٹ گئی۔۔۔

تمھیں کوئی مسلہ تو نہیں"۔۔۔۔؟"

اسے جاتے دیکھ وہ گویا ہوا یوں جیسے ان میں سالوں سے بات چیت ہو رہی ہو وہ وہی رک گئی لیکن پلٹی نہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسلہ۔۔۔۔!!انجان لوگوں سے مجھے خاص مسلے نہیں" ہوتے نا ہی خاص فرق پڑتا ہے آپ شوق سے آئے آپ کے چاچو کا گھر ہے"۔۔۔۔۔۔

وہ بولی تو لہجہ پتھر تھا وہ سر جھکائے زیر لب مسکرایا وہ قدم باہر کی جانب لیتی باہر نکل گئی اس نے ارزم کو دیکھا جو اسے گھور رہا تھا

۔۔۔۔

یہ کون تھی ڈیڈ کیا آپ جانتے ہے"۔۔۔۔؟؟

ارزم سینے پر چھوٹے بازو باندھے بولا تو اس نے اسے گود میں اٹھایا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔؟؟ وہ چھوٹی لڑکی ہے۔۔!! آپ سے تھوڑی سی"

" بڑی

وہ دروازے کو دیکھتا بولا جہاں سے وہ گئی تھی اس کی آنکھوں میں چمک آئی تھی

اگر آپ جانتے ہے تو اچھی بات ہے شی از پریٹی لیڈی اب"
مجھے پڑھنا ہے نیچے اتارے"۔۔۔۔

ارزم نے اسے دیکھتے کہا تو وہ اس کے بھورے بال بگاڑ چکا تھا
اس کی حرکت پر ارزم نے ناک چڑھائی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥

ارزم بیٹا جاؤ تم اوپر اپنی پھپھو کے روم میں سیکنڈ فلور کا"
سیکنڈ روم ان کا ہے"۔۔۔۔۔۔

زویار صاحب نے ارزم کو دیکھتے مسکرا کر کہا جو باپ کے ساتھ ہی بڑے رعب سے صوفے پر بیٹھا تھا وہ آدھا گھنٹہ پہلے یہاں آئے تھے۔۔۔۔

جب اسے اپنے ماں باپ کے کینیڈا شفٹ ہونے کا پتہ چلا تھا وہ خاموش ہو گیا تھا وہ لوگ اسے پتا کر نہیں گے تھے اور غلطی اس کی تھی وہ یہ بات مانتا تھا لیکن اس کا اقرار کرنے کی ہمت اس میں نا تھی۔۔۔۔۔

!! پھپھو نہیں ہے وہ تمھاری"۔۔۔۔"

اس نے تیزی سے ارزم کو دیکھتے کہا اس کے تیز لہجے پر زویار صاحب نے اچھنبے سے اسے دیکھا وہ سر جھکا گیا وہ اس وقت

گرے پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا سنجیدہ سی شکل لیے وہ ہاتھ کو باہم جوڑے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ڈیڈ وہ کل والی پریٹی لیڈی ہے"۔۔۔۔؟؟

اس نے اپنے باپ سے تصدیق چاہی تھی جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گے تو وہ خوش ہوتا اٹھ کر اوپر کی جانب بڑھ گیا اب وہاں صرف دو لوگ تھے۔۔۔۔

وہ ٹو سیٹر صوفے پر ان کے سامنے سر جھکائے بیٹھا تھا اور زویار صاحب اس کے سامنے ون سیٹر صوفے پر اس کے جھکے سر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

کیوں آئے ہو یہاں"۔۔۔۔۔؟؟"

سامنے پڑی میز سے چائے کا کپ اٹھاتے انہوں نے ایک نظر اسے دیکھا جو سر اٹھائے نظر بھر کر انہیں دیکھتا لب بھینچ گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جس کی خواہش آپ لوگوں کو تھی وہ خواہش پوری کرنا " چاہتا ہوں میں"۔۔۔۔

اس کے چہرے پر از حد سنجیدگی تھی اس نے بات گھوما کر کی تو زویار صاحب دھیرے سے مسکرائے۔۔۔۔

خواہشات اگر وقت پر پوری نا ہو تو دل ان خواہشات کی" چاہ کرنا چھوڑ دیتا ہے اعوان خان"۔۔۔۔!

انہوں نے چائے کا دوسرا گھونٹ بھرتے قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا ان کی بات پر اس شخص نے ہاتھ سختی سے باہم جوڑے اور سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔۔۔

اور ادھوری خواہشات دل کے ساتھ ساتھ روح میں میں " کسک چھوڑ دیتی ہے "۔۔۔۔

اس نے آگے بڑھتے چائے کا کپ اٹھاتے لبوں کو لگایا تو اس کے لب بے ساختہ مسکرا اٹھے چار سال پہلے کی ایک یاد نے اس کی آنکھوں میں چمک بھری۔۔۔۔۔۔

خواہشات کے ادھورا رہ جانے میں جن کا ہاتھ ہو نا وہ اگر" وقت کے چکر کے بعد ان خواہشات کو پورا بھی کر دے تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا وہ خواہشات ناسور بن جاتی ہیں"۔۔۔۔۔

انہوں نے اس کے مسکراتے لب دیکھے اور پھر چائے کے کپ کو میز پر رکھتے بات مکمل کی ان کا لہجہ جتانے والا تھا۔۔۔۔

اب کوئی فائدہ نہیں تم یہاں سے چلے جاؤ"۔۔۔۔۔"
واپس سیدھے ہوتے انہوں نے ٹانگ پر ٹانگ جمائی اور اسے دیکھا۔۔۔۔! چائے کے کپ کو لبوں تک لے جاتا اس کا ہاتھ تھم گیا اس نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا اور لب بھینچ لیے اس نے چائے کا کپ میز کے کنارے پر رکھا اور سیدھا ہوا۔۔۔۔

تعلقات فائدے کے لیے نہیں جوڑے جاتے چاچو "

"۔۔۔۔۔

اس نے ٹائی کی ناٹ درست کرتے کہا اسے لگا جیسے بہت بڑا

! خسارہ اس نے اپنے حصے میں لکھوالیا ہو۔۔۔۔

اور اسے فقط ایسا لگا نہیں تھا ایسا ہی تھا وہ بہت بڑا خسارہ اپنے

حصے میں لکھوا چکا تھا۔۔۔۔۔

تعلقات بھری محفل میں توڑے بھی نہیں جاتے "

!! بھتیجے "۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے مسکراتے بولے تھے ان کے لفظوں میں گہری رنجیدگی تھی وہ نظریں جھکا گیا تھا وہ شرمندہ تھا۔۔۔

تم نے بھری محفل میں میری بیٹی کو بے ضرر کیا تھا اعوان" خان۔۔۔۔! اتنا دکھ تمھارے کاٹ دار لفظوں کا نہیں ہوا تھا جتنا بھری محفل میں اس کے سرخ جوڑے میں منائے گے ماتم پر ہوا تھا۔۔۔۔۔۔!!

ان کی آواز میں دکھ تھا لیکن وہ بظاہر مسکرا رہے تھے اعوان خان کا سر مزید جھک گیا۔۔۔۔

ہم حاصل چیزوں کی قدر نہیں کرتے اور لاحاصل چیزوں" کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔۔۔۔! لاحاصل کو سر آنکھوں پر رکھنے کی کوشش میں ہم حاصل کو پیروں تلے روند دیتے ہیں "۔۔۔۔۔

وہ صوفے سے کھڑے ہونگے اعوان خان وہی بیٹھا تھا اس کے کندھے جھک گے تھے چار سال پہلے اٹھائے گے اس کے عمل پر سرخ جوڑے میں ملبوس اس لڑکی کے باپ نے ایک لفظ ادا نہیں کیا تھا لیکن آج۔۔۔۔۔۔! وہ اس شخص کو آئینہ دیکھا رہے تھے وہ اسے شرمندہ کرنا چاہتے تھے اور انہوں نے کیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

مجھے افسوس ہے"۔۔۔۔۔"

وہ جانے کے لیے پلٹے جب وہ سر اٹھائے بولا تھا اس کے لفظوں میں کہی دکھ، شرمندگی چھپی تھی جیسے آج بھی وہ عیاں نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وقت گزرنے کے بعد افسوس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں"

ہوتا"۔۔۔۔۔۔۔!

وہ ویسے ہی بولے تھے انہوں نے پلٹ کر اس مرد کو نہیں دیکھا ان کی بات پر وہ لب بھینچتے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔

میں آپ کے فیصلے کا منتظر رہوں گا"۔۔۔۔"

کوٹ کا بٹن بند کرتا وہ اس بار سپاٹ لہجے میں بولا زویار صاحب اس کی جانب پلٹے۔۔۔۔۔

کس فیصلے کا"۔۔۔؟"

وہ انجان بنے

!آپ کی بیٹی سے نکاح کے فیصلے کا"۔۔۔۔"

!وہ ڈھیٹ بن گیا۔۔۔

!ڈھیٹ مت بنو اعوان خان وہ کبھی نہیں مانے گی"۔۔۔۔"

انہوں نے گویا بات ختم کی تھی وہ جانتے تھے ہیر زویار ہر گز نہیں مانے گی

"میں آپ کا ہی خون ہوں چاچو میں پیچھے ہٹنے والوں میں سے
نہیں ہوں میں اسے حاصل کر لوں گا میں اسے حاصل کرنے کے
بعد لاحاصل کے پیچھے نہیں بھاگو گا۔۔۔۔!!

وہ بولا تو لہجہ پختہ تھا وہ ایک قدم ان کی جانب بڑھا اس کی
آنکھوں میں سختی تھی ایک ٹھوس فیصلہ۔۔۔۔۔۔

"میں ایسا انسان بنوں گا جو حاصل کو سر آنکھوں پر بیٹھا کر
رکھے گا"۔۔۔۔!!

وہ مظبوط لہجے میں بولا اس نے لفظوں پر دباؤ دیا زویار صاحب خاموشی سے اسے دیکھتے رہے تھے۔۔۔۔۔۔

مجھے حاصل کی تمنا نہیں ہے۔۔۔۔!لاحاصل کو حاصل" !!کی تمنا نہیں ہوتی"۔۔۔۔۔

سیڑھیوں پر کھڑے وہ اس کے چہرے کو دیکھتے بولی تھی زویار صاحب نے ایک نظر اسے دیکھا اور خاموشی سے وہاں سے کمرے میں چلے گے انہیں اپنی بیٹی پر بھروسہ تھا وہ ایک اچھے دوست تھے۔۔۔۔۔

" اور اچھے دوست، دوستوں پر بھروسہ رکھتے ہیں"

"ڈیڈ!!"۔۔۔۔

ارزم دھیرے سے بولتا سیڑھیاں اترتا اس کے پاس آتے صوفے کے قریب کھڑا ہو گیا جبکہ اعوان خان نے ارزم کی آواز سنی ہی نا تھی۔۔۔۔

"میں صاف لفظوں میں بولتا ہوں مجھے تم سے نکاح کرنا ہے!!"۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے اس کے وجود کو دیکھتے بولا جو اس کی بات پر کچھ پل ساکت ہو گئی پلکیں جھپکائیں بغیر وہ وہی کھڑی رہی تھی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ سڑھیاں اترتی نیچے آئی اور قدم اٹھاتے اس کے مقابل آکر کھڑی ہو گئی تھی اس شخص نے غور سے اس چھوٹی لڑکی کو دیکھا اس کی آنکھیں اب چمکتی نہیں تھی اس چھوٹی لڑکی کی آنکھوں خالی تھی ہر تاثر سے پاک۔۔۔۔۔

!میں صاف لفظوں میں انکار کرتی ہوں"۔۔۔۔"

اس نے ہلکی طنزیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھتے جملہ مکمل کر دیا اس کی خالی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی چار سال بعد اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔۔

وجہ"۔۔۔۔؟؟ "

اسے دیکھتے اس نے درمیانی دو قدم کا فیصلہ ایک قدم میں سمیٹا اور اس کے سر پر کھڑے ہوتے گھمبیر سنجیدگی سے سوال کیا گیا

مجھے ایک دراز عمر شخص سے شادی نہیں کرنی میں اپنی " زندگی کیسے گزاروں گی۔۔۔۔!! میں تو آپ کو ہی سنبھالتی رہوں گی"۔۔۔۔۔

اس نے بہت کچھ لٹا دیا ایک ہی سانس میں وہ اندر سے سہمی تھی اس کے اس قدر نزدیک کھڑے ہونے اور اچانک نکاح کے آفر پر لیکن اس نے چمکتی آنکھوں سے اسے جواب دیا بلکل ویسا جواب جیسا چار سال پہلے اس شخص نے اسے دیکھا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔!تم مجھے سمبھال سکتی ہو"۔۔۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں اپنی چمکتی آنکھیں ڈالتے بولا اس کے لفظوں میں کچھ چھپا ہوا تھا عجیب سی بے چینی کہ وہ بے ساختہ اس کی نظروں کی حرارت سے گھبراتی قدم پیچھے لے گئی۔۔۔۔۔

میں نکاح نہیں کروں گی اگر اس عمر میں آپ خوار ہونا" چاہتے ہے تو شوق سے ہو"۔۔۔۔

وہ آج بھی حساس دل کی مالک تھی وہ آج بھی تلخ نہیں ہوئی تھی

اور پھر کہا تلخ ہوا جاتا ہے جب سامنے من پسند شخص ہو "

چاہے وہ ہزار گناہوں کے بعد ہی کیوں نا آپ کے سامنے کھڑا ہو

۔۔۔۔۔۔۔! من پسند شخص صرف من پسند شخص ہوتا ہے وہ

! گنہگار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

!! میں تمھارا انتظار کروں گا"۔۔۔۔۔۔ "

اسے دیکھتے دھیمی مسکراہٹ سے بولا ہیر زویار نے نظر اس کے

چہرے سے ہٹالی وہ شخص خوبصورت آنکھوں کا مالک تھا اسے

لفظوں کا جادو چلانا آتا تھا بخوبی آتا تھا۔۔۔۔۔

!! ارزم ہونے والی مام کو خدا حافظ بولو"۔۔۔۔۔ "

اس نے پلٹ کر ارزم کو دیکھتے نچلا لب دانتوں تلے دبایا اس کی بات پر ہیرزویار کی آنکھیں پھیلی۔۔۔

وٹ۔۔۔!!اووو۔۔۔۔!خدا حافظ مام"۔۔۔۔"

ارزم حیرانگی سے باپ کو دیکھتے مسکرا کر بولتا باہر بھاگ گیا وہ بھی قدم دروازے کی جانب بڑھا گیا تھا۔۔۔

!!شٹ اپ"۔۔۔۔"

ہیرزویار ہوش میں آتے سختی سے چینخی دروازے کی دہلیز پر کھڑے اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔۔

!قبول ہے"۔۔۔۔ "

وہ رکا اور مہبم سے لہجے میں بولتا وہاں سے چلا گیا وہ پیچھے اس کی پشت کو گھورتی رہ گئی تھی۔۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا وہ شخص اس وجہ سے اس کے گھر آنے کا بول رہا ہے ورنہ وہ وہاں ہی اسے ٹکا سا جواب دے دیتی لیکن کیا وہ باز آجاتا۔۔۔۔۔۔!؟

!!اس شخص نے بس اس کے زخم تازہ کیے تھے فقط۔۔۔۔
اس شخص نے اسے تکلیف دی تھی وہ اسے بھول نہیں پائی تھی نا محبت کے حوالے سے۔۔۔!!نا تکلیف کے حوالے سے
!!۔۔۔۔۔



سر وہ وہاں ضرور آئے گا وہاں اسیر عالم کی بیوی جائے گی"

!!تو وہ ضرور آئے گا"۔۔۔۔۔

اس نے آنکھوں میں چمک لاتے سامنے چیئر پر بیٹھے بڑے آفیسر کو دیکھتے کہا جس نے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھا

۔۔۔۔۔

تمھیں اتنا یقین ہے اسیر کہ وہ وہاں آئے گا اور تمھاری"

!!وائف کو خطرہ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔۔۔

آفیسر نے چیئر سے اٹھتے اسے دیکھتے سوال کیا۔۔۔۔۔

وہ وہاں ضرور آئے گا جہاں قلب ہو گی وہاں اسیل ایڈم"
!!ضرور آئے گا"۔۔۔۔

اس نے ایک ایک لفظ پر دباؤ دیا تھا اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی گہری سنجیدگی۔۔۔۔۔

میں نے کاشی کو بولا ہے وہ اسے میرے کیفے "دی لٹل ویکریز" میں لے آئے گا"۔۔۔۔۔۔

اسیر عالم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا آفیسر نے اسے دیکھا وہ سوچ میں پڑ گے تھے یہ اسیل ایڈم کو پکڑنے کا ایک اچھا موقع تھا

۔۔۔۔۔

میں نے سنا ہے وہ آج کوئی ڈیل کرنے والا ہے وہ دس"
سالوں میں کی گئی اس کی ہر ڈیل سے زیادہ بڑی ہے کوئی اٹلین مافیا
!! کے ساتھ"۔۔۔۔۔۔

آفیسر نے اسے دیکھتے اس کی انفارمیشن میں اضافہ کیا تھا اسیر
عالم نے آفیسر کو دیکھا۔۔۔۔۔

یہ بات آپ کو کہاں سے پتہ چلی۔۔۔۔؟؟ میری سرچ"
میں تو ایسا کچھ نہیں ہے"۔۔۔۔۔

اسیر عالم نے اچھنبے سے پوچھتے نفی میں سر ہلایا آفیسر نے
دھیمے سے مسکراتے اسے دیکھا۔۔۔۔

میں پولیس میں ہوں مجھے پتہ چل جاتا ہے"۔۔۔۔ "

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے دھیرے سے ہنسے تو وہ مہبم سا مسکرایا اس کے لبوں کے کنارے پڑتا ڈمپل گہرا ہوا۔۔۔۔

میں گارنٹی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں وہ وہاں آئے گا باقی آفیسر " !!کی مرضی"۔۔۔۔

اس نے پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے کندھے آچکا دیے وہ مزید بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔! تمھارے کیفے کو تم آج کسٹمر کے لیے بند" کر دو ہم اپنی پوری ٹیم کو کیفے کے آس پاس بھیج دیتے ہے لوگوں کو ہٹوا کر وہاں ہماری ٹیم عام روٹین میں ہو گی"۔۔۔۔

آفیسر نے ایک نظر اسے دیکھتے کہا تو وہ گہرا مسکرایا اس کی بات مانی جائے گی اسے اس بات کا علم تھا۔۔۔۔

!!آدھے گھنٹے بعد ملتے ہے سر"۔۔۔۔"

اس نے مظبوط کلائی میں بندھی گھڑی کو دیکھا اور مسکراتا باہر نکل گیا وہ جا کر سرکاری گاڑی میں بیٹھا اور رخ "دی لٹل ویکریز" کیفے !!کی طرف کر کیا۔۔۔۔

یہ کیفے اس کی کل جائیداد تھی۔۔۔۔۔۔۔۔



کاشی جی یہ پولیس والے شوہر کا ہے"۔۔۔۔؟؟"
کیفے کو دیکھتے وہ چمکتی آنکھوں سے بولی اس کے لبوں پر ہلکی
مسکراہٹ تھی کاشی نے اسے دیکھتے اثبات میں سر ہلایا

۔۔۔۔۔۔۔

!یہ خوبصورت ہے"۔۔۔۔۔۔ "
اس نے کاؤنٹر پر جاتے چہکاتے ہوئے کہا کاؤنٹر کے پار رکھی
کرسی پر بیٹھے شخص کی آنکھیں چمک اٹھی۔۔۔۔۔

تم خوبصورت ہو قلب۔۔۔۔!اس کیفے کی تمھارے"
سامنے کوئی اوقات نہیں"۔۔۔۔

ایک مدھم سرد سی آواز اچانک ابھری تھی وہ دو قدم پیچھے
ہوئی تھی کاشی کے ماتھے پر بل بڑے اس نے فوراً سائن بھیجا تھا

۔۔۔۔۔

!!ک۔کون ہے"۔۔۔۔"
قلب نے اس شخص کو دیکھنا چاہا تھا جو چیئر پر اس کی طرف پشت
کیے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

" جس کی تم ہو۔۔۔!!وہ"

اس نے سگار سلگاتے لبوں کو لگائی اور دھواں ہوا میں تحلیل کیا تھا کیفے کے آس پاس سب ٹھیک تھا لیکن اندر۔۔۔!! اندر سب ٹھیک نہیں تھا۔۔۔۔۔

میں۔۔۔! پولیس والے جی کی ہوں ان کے اندر میرا شوہر"
!! ہے"۔۔۔۔۔۔۔
وہ خفا سے لہجے میں بولی تھی وہ اس سے نہیں ڈرتی تھی کیوں کہ وہ اسے نہیں جانتی تھی جبکہ اس کی بات پر مقابل شخص دھیرے سے ہنسا ایک پراسرار سی ہنسی۔۔۔۔

!! اندر والا شوہر باہر آگیا ہے قلب"۔۔۔۔۔"

اس نے دھواں پھر سے ہوا میں تحلیل کیا کئی قدموں کی چھاپ پر وہ دھیرے سے ہنسا اس کی آنکھوں میں وحشت ابھری تھی

دروازے کھول کر کئی لوگ اندر داخل ہوئے ان کی گن کا رخ اس کاؤنٹر کی طرف تھا جہاں وہ شخص تھا۔۔۔

دروازہ بند ہو گیا اتنی آوازوں پر قلب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی آنکھوں میں ڈر ابھرا تھا وہ سہم کر کاؤنٹر کے ساتھ لگ گئی

تمھارا ڈر صرف میری ذات سے ہونا چاہیے۔۔۔۔! اگر " کوئی اور تمھیں ڈرائے گا اور تم ڈرو گی تو میں تمھیں ختم کر دوں گا !! قلب "۔۔۔۔

کاؤنٹر سے باہر نکلتے اس کے بھاری قدموں کی چھاپ اس کیفے میں گونجی وہ اس کے پیچھے اس کے قریب جاتے اس کے پیٹ پر بھاری ہاتھ رکھتے کان میں سرد سرگوشی نما آواز میں بولا تھا وہ آنکھیں مزید پھیلا گئی۔۔۔۔۔

!! مہمان نوازی قبول کی جائے "۔۔۔۔۔"

قلب کو ایک سائیڈ کرتے وہ ایک قدم آگے بڑھا اس نے جیسے ہی قلب کو سائیڈ کیا پیچھے سے فیضی نے آتے اسے اپنے ساتھ چلنے کو بولا تھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔! پولیس والے جی کہتے ہے کسی کے ساتھ نہیں"
!! جانا بے شک وہ اچھے لوگ ہو"۔۔۔۔۔

اس نے دو قدم پیچھے لیتے جواب دیا آفیسر اور اس کی ٹیم اس شخص پر گن تانے کھڑی تھی لیکن وہ قلب کی وجہ سے کوئی عمل نہیں کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تم میری بات مانتی ہو قلب۔۔۔! تمھیں ماننی چاہیے"
!! بھی"۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایک قدم مزید اٹھاتے روشنی میں کھڑا ہوا اس کا چہرہ واضع ہوا اس کی سبز آنکھیں وحشت سے چمک اٹھی اس نے گردن

اٹھاتے کوٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے سامنے کھڑے آفیسر اور اس کی ٹیم کو دیکھا۔۔۔۔۔

قلب کیا تمھیں سزا چاہیے"۔۔۔؟؟ "

اس نے ہلکی سی گردن موڑ کر ڈری سہمی اس لڑکی کو دیکھا جو اس کا چہرہ دیکھتے نفی میں سر ہلا گئی اس کی کالی آنکھوں میں خوف ابھرا تھا۔۔۔۔۔

وہ فیضی کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

!!تم۔۔۔۔ "

آفیسر ایک قدم اس کی جانب بڑھا اس نے ہاتھ کی دو انگلیاں اٹھاتے اسے ایسا کرنے سے روکا۔۔۔۔۔

تمھارے بہت حساب ہے آفیسر مزید ان میں اضافہ مت"
!!کرو میں ایک بار میں ہی تمام کر دوں گا"۔۔۔۔۔۔

پچھلے دروازے سے اندر آتے ایک آدمی نے اس کے لیے وہاں ایک ٹیبل کے آگے سے چیئر اٹھاتے اس کے قریب رکھی جس پر وہ بڑے کروفر سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھا۔۔۔۔۔

!!ہیڈ"۔۔۔۔۔ "

کاشی کے لبوں سے حیرانگی سے ادا ہوا اس نے آئی برو اچکائی اور یکطرفہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

!!تم نے ہمیں دس سال دھوکہ دیا"۔۔۔۔۔۔"

آفیسر اس کی جانب طیش میں بڑھتے بولا تھا اس نے پاس کھڑے اپنے آدمی کو اشارہ کیا جس نے اپنا موبائل نکالتے وہاں کھڑے تمام آفیسر کے سامنے کیا جس میں اسیل ایڈم کا وحشی روپ نظر آ رہا تھا وہ بری طرح کسی کو زخم لگانے کے بعد اس پر تیزاب ڈال رہا تھا وہاں موجود ہر ایک نے جھرجھری لی۔۔۔۔۔۔

اپنے جملے درست کرو میں نے تمھیں دس سال تک موقع دیا"
ہے مجھے پکڑنے کا لیکن تم نا سمجھ نکلے اس میں میرا قصور نہیں
!!"۔۔۔۔۔

اس نے سگار واپس سے سلگاتے لبوں میں دباتے نفی میں
سر ہلایا تھا اس کے لہجے میں استہزاء پن تھا وہاں کھڑا ہر شخص
حیران تھا۔۔۔

سر آپ لوگوں نے مجھے انفارم نہیں کیا"۔۔۔۔؟؟"
پیچھے سے ابھرنے والی آواز پر آفیسر نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ سب
حیران تھے ایک بار پھر سے۔۔۔۔

!!اسیر عالم"۔۔۔۔۔"

کاشی کے لب پھڑ پھڑانے۔۔۔۔!!وہاں ہر کوئی چیئر پر بیٹھے اس شخص کو اور دس قدموں کے فاصلے پر کھڑے اُس شخص کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ دونوں بلکل ایک جیسے تھے۔۔۔!دراز قد، چمکتی سبز !!آنکھیں، عنابی لب، اور سرخ و سپید رنگ۔۔۔۔۔

اگر کوئی چیز مختلف تھی تو وہ ان کے تاثرات تھے۔۔۔۔۔! جہاں کرسی پر بیٹھے اس شخص کے تاثرات پر اسراری لیے ہوئے تھے وہی دس قدموں کے فاصلے پر کھڑے اس شخص کے تاثرات میں ہلکا خوف تھا۔۔۔۔۔۔۔

اُسے مت دیکھو۔۔۔!! اسیل ایڈم کو خوف پسند ہے "

۔۔۔۔! وہ خوف جو وہ دوسروں میں بھرتا ہے اپنی شخصیت کی بنا

پر۔۔۔۔۔۔۔!

اس نے درشتگی سے کہتے ایک ایک لفظ پر دباؤ دیا تھا اس کی آنکھوں میں ایک آگ سی اُٹھی۔۔۔۔

کیا تمھیں خوف نظر نہیں آرہا۔۔۔۔؟؟"

اس نے آفیسر کے بعد ایک نظر دس قدموں کے فاصلے پر کھڑے شخص کو دیکھا جس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے تھے

۔۔۔۔

میں اسیل ایڈم ہوں اوٹاوا میرا ہے۔۔۔!اور میں قلب"
کے لیے یہاں ضرور آتا میں نے کہا تھا نا۔۔۔!اور میں آ گیا
"۔۔۔۔

اس نے کندھے اچکائے بے نیازی سے کہا آفیسر نے اس
دس قدموں کے فاصلے پر کھڑے شخص کو دیکھا۔۔۔۔

!!ادھر آؤ چھوٹے بھائی"۔۔۔۔ "
کرسی سے کھڑے ہوتے اس نے دس قدموں کے فاصلے پر
کھڑے شخص کو دیکھتے درمیانی دو انگلیوں سے اشارہ کرتے اپنے
!پاس بلایا۔۔۔۔

اس کی درمیانی انگلی میں کالے نگینے کی انگھوٹی چمک رہی تھی تھی۔۔۔۔۔

وہ شخص چلتا ہوا خوف سے اس تک پہنچا تھا اس نے سر جھکائے رکھا تھا ہر کوئی حیرانگی سے سارا معاملہ سمجھنے کی کوشش میں تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔۔۔! یاور عالم مجھ سے ساٹھ سیکنڈ "
" چھوٹا بھائی

اس نے یاور عالم کی جھکی گردن پیچھے سے پکڑتے اس پر دباؤ دیتے ہنستے ہوئے کہا ایک سرد وحشی ہنسی۔۔۔۔۔۔

!وقت دینے کا شکریہ میری ڈیل کلئیر ہو چکی ہے"۔۔۔ "

گھڑی پر ٹائم دیکھتے اس نے یاور عالم کو سائیڈ پر پھینکا جہاں کیفے کے پچھلے دروازے سے اندر آتے لوگوں نے یاور عالم کو پکڑا تھا

۔۔۔۔۔۔

اور تمھیں کیا لگتا ہے تمھیں ایسے جانے دے گے"

"۔۔۔۔؟

آفیسر دانت پیستے بولا انہیں یقین نہیں آیا تھا وہ شخص دس سالوں سے ان کے ساتھ تھا جیسے وہ دس سالوں سے تلاش کر رہے تھے !!وہ شخص واقعی ایک مافیا ڈان تھا جال میں پھانسنے والا۔۔۔۔۔

اور تمھیں ایسا کیوں لگا۔۔۔۔!کہ میں تمھاری بغیر"

مہمان نوازی کے چلا جاؤں گا"۔۔۔۔۔؟؟میں ایک اچھا

" میزبان ہوں

اس نے اپنے لانگ کوٹ سے کچھ برآمد کیا اور بٹن پریس

کرتے وہ برآمد شدہ چیز اس کی پسندیدہ چیز اس کی کالی چھڑی میں

بدل گئی۔۔۔۔۔۔۔

تم نے اسیل ایڈم سے اونچے لہجے میں بات کی تھی اور اسیل"

!ایڈم اونچے لہجے سننے کا قائل نہیں"۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں یکدم درندگی بھرے تاثرات ابھرے وہ اس لڑکی کو اس لیے وہاں سے بھیج چکا تھا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ لڑکی اس کا درندگی بھرا روپ دیکھے۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے خود خاص تمھیں یہاں بلایا ہے آفیسر۔۔۔۔! "

" خود

اس نے خود پر زور دیا اور ایسا ہی تھا اس نے کہا تھا قلب کے لیے وہ وہاں آئے گا اور وہ وہاں آیا بھی۔۔۔۔۔۔۔۔

خود کو مافیا مین کہتے ہو چھپ کروا رکھے "۔۔۔۔

آفیسر نے اسے غصہ دلانا چاہا تھا وہ دھیرے سے ہنسا ایک طنزیہ ہنسی۔۔۔۔۔

میں ٹھنڈا ٹھار بندہ ہوں۔۔۔۔! آتش فشاں لہجہ بس چند" خاص کے لیے ہے ایسی بچوں والی حرکتیں مت کرو آفیسر "۔۔۔۔۔

اس نے ایک آنکھ ونک کی اس کے تصور میں چھن سے اس لڑکی کا چہرہ لہرایا تو وہ دھیرے سے ہنسا۔۔۔۔۔۔

میں نے ان آدمیوں کو مارا جو میرے خلاف گے تھے "

!۔۔۔۔

میں نے خود اپنے گھر میں وہ تصویریں رکھی اور خود پر سے آپ کا شک دور کیا۔۔۔۔۔! تصویریں لینے والے اس بندے کو خود

بھیجا اور پھر خود ہی اس کی مہمان نوازی کی اس نے بس تصویریں اٹھانی تھی انہیں دیکھنے کا حق اسے حاصل نہیں تھا"۔۔۔۔۔

اس کا لہجہ سرد ہوا تھا بے حد سرد کہ اس کے لہجے اور آنکھوں میں اترے سرخ پن سے خوف آنے لگا۔۔۔۔۔

مجھے لطف اندوز کرنے کے لیے۔۔۔۔۔!! میں خود کا"
!شکریہ بولتا ہوں چور، پولیس کے اس کھیل میں مزہ آیا"۔۔۔۔

اس نے ہنستے اپنی بات مکمل کی تھی اس کے لہجے میں بے فکری تھی بے نیازی سی وہ ایسا ہی تھا وہ ڈارک ورلڈ کا ڈان تھا

۔۔۔۔۔

اوٹاواکاڈان وہ خود کو خود پکڑ رہا تھا۔۔۔! وہ چال بازی کرنے میں ماہر تھا اس نے انہیں بہت اچھے سے گمراہ کیا تھا

"!۔۔۔۔۔۔۔۔

!تمھیں تو۔۔۔۔

آفیسر اس کی جانب غصے سے بڑھا اس نے انگلی اٹھاتے نفی میں ہلائی۔۔۔۔

آخری لمحوں میں لوگ ثواب کماتے ہیں آفیسر "

"!۔۔۔۔۔

اس نے ابھی اپنی بات مکمل کی ہی تھی جب کیفے کے دروازے کو توڑتے کئی آدمی اندر آئے اور آفیسر کے پیچھے کھڑی ٹیم کو سمجھنے کا موقع دیے بغیر ان کی گردنیں توڑتے انہیں ایک ہی وار میں ڈھیر کرتے ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ کھڑے ہو گے۔۔۔۔۔

آفیسر سر پر ہاتھ رکھے نیچے بیٹھا تھا اسیل ایڈم دھیرے سے ہنسا تھا۔۔۔

مجھے سرخ رنگ سے محبت ہے شرط یہ ہے کہ سرخ " رنگ خون کا ہو"!!۔۔۔۔

!! بریکنگ نیوز۔۔۔۔۔

"کچھ پاگل ڈاکیتوں نے آکر ایک آفیسر کے ساتھ اس کی ٹیم کو مار ڈالا"۔۔۔۔!! وجہ یہ تھی کہ اس آفیسر نے ان ڈاکیتوں کی ماں بہنوں کی عزت پر ڈاکہ ڈالا تھا!"۔۔۔۔

وہ بڑے آرام سے بولا آفیسر نے نیچے اس کے قدموں میں بیٹھے ہی سر اٹھا کر خوف سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"سوچنا مت کہ کوئی ایکشن لیا جائے گا۔۔۔۔! اوٹاوا میرا ہے میرے اشاروں پر چلتا ہے سو ایسے خواب مت دیکھو جن کے پورا ہونے کے راستے میں اسیل ایڈم کھڑا ہو"۔۔۔۔

اس نے اپنی کالی چھڑی اس کی جانب کی پھر اسے اس کے دماغ کے وسط میں رکھا اس آفیسر کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئ

۔۔۔۔

اور ایک نا محسوس سی آواز کے بعد وہ زمین پر گر گیا اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا اس نے اپنی چھڑی واپس اٹھائی بٹن پریس کیا اور اسے واپس لانگ کوٹ کی پاکٹ میں ڈالا۔۔۔۔۔

" اسیل ایڈم۔۔۔۔! وہ اوٹاوا کا ڈان تھا ڈراک ورلڈ کا بے رحم بادشاہ۔۔۔! اس نے بڑی چالاکی سے دو کردار نبھائے تھے وہ اہم ڈیکنگ میں اسیل ایڈم تھا اور ان ڈیکنگ کے وقت وہ خود کو

خود ہی پکڑنے کے پلینز بناتا تھا جیسے وہ یاور عالم کے تھرو ایگزیکیوٹ کرتا تھا اس نے موقع دیکھتے اپنے روپ بدلے تھے

اس نے صحیح وقت، صحیح جگہ پر اپنے ہم شکل بھائی کا استعمال کیا تھا ان دونوں میں بس ایک فرق تھا۔۔۔!

ان کے جذبات کا۔۔۔! یاور عالم حکم کا غلام تھا وہ ڈر جاتا تھا اور اسیل ایڈم۔۔۔! وہ حکم دینے والا تھا وہ ڈرا دیتا تھا"

اس نے کہا تھا وہ برا ہے اور اس نے سچ کہا تھا وہ واقعی میں برا تھا برائی کی حد سے باہر۔۔۔۔۔۔۔

"مولوی صاحب کا انتظام کرو!"۔۔۔۔

اس نے سرد سی آواز میں کہا اور وہاں سے نکل گیا "لٹل ویکریز کیفے" پر سکون ہو گیا ایسے جیسے طوفان کے جانے کے بعد کی پر سکونی۔۔۔۔۔۔

وہ مافیا ڈان بڑ شاطر اور سمجھ سے پرے کا بندہ تھا لوگوں کو خون سے لت پت مارنے کے بعد وہ خود ان کا جنازہ پڑھتا تھا!!"۔۔۔۔۔۔



وہ وہاں سے جنازہ پڑھنے کے بعد سیدھا بلیک سٹون ہاؤس آیا تھا ہال میں رکھے صوفے پر اس کا بھائی بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا جبکہ وہ اس کے سامنے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بے شک تمھارا ارادہ ٹھیک تھا چھوٹے بھائی لیکن تمھیں" مجھے غصہ دلانے کے لیے میری بیوی کا نام نہیں لینا چاہیے تھا"۔۔۔۔۔۔!

وہ کھڑا ہوا تو یاور بھی تیزی سے کھڑا ہو گیا وہ سب سے زیادہ خوف اس کے "چھوٹے بھائی" کہنے پر کھاتا تھا وہ بہت عجیب انداز میں اسے "چھوٹے بھائی" بولتا تھا۔۔۔۔۔

وہ س۔سب دیکھ رہے تھے تب "۔۔۔۔ "
اس نے ہچکچاتے ہوئے اٹکتے لہجے میں کہا اس کے لبوں پر پھیلی ہلکی مسکراہٹ سے اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

اسیل ایڈم وہ ایسا ہی تھا اس کی مسکراہٹ پر بھی لوگ خوف کھا جاتے یقیناً وہ مسکراہٹ اس کائنات میں صرف اور صرف ایک ذی روح کے علاوہ باقی سب کی بربادی کے لیے اس کے لبوں پر آتی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اس دن کے واقعہ کے بارے میں بات کی تھی جب وہ دونوں آمنے سامنے تھے تب اسے غصہ دلانے کو یاور عالم نے ایسے لفظ بولے تھے ورنہ اس پر شک کیا جاتا۔۔۔۔

"ٹھیک۔۔۔۔۔!! میں نے تمھیں معاف کیا چھوٹے بھائی"

"۔۔۔۔

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے وہ اسے چمکتی سبز آنکھوں سے دیکھتا سکون سے بولا یاور عالم کی سبز آنکھیں حیرت میں ڈوبی ۔۔۔۔۔۔! یاور عالم کی آنکھوں سے لنز ہٹ چکے تھے اب وہ اوشن بلیو نہیں تھی اب وہ سبز تھی۔۔۔۔

معافی اور اسیل ایڈم یہ ناممکن تھا۔۔۔۔! معافی اس کی لسٹ میں موت کے بعد آتی تھی۔۔۔۔۔!

مجھے تم سے دلی بھائی چارہ ہے لیکن۔۔۔۔! میرے اندر " بیٹھا یہ جو کمینہ شوہر ہے نا یہ اپنی بیوی کے آگے کسی کی سنتا ہی نہیں۔۔۔۔۔۔! میری بھی نہیں"۔۔۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ سمٹ کر خطرناک سنجیدگی میں بدل گئی اس کی آنکھیں سرخ ہوئی جن میں وحشت ابھر گئی یاور نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔

تم نے اس زبان سے میری بیوی کے لیے وہ نازیبا الفاظ "

" استعمال کیے تھے نا۔۔۔۔؟؟ یہ سزا کی حق دار ہے

اس نے یاور عالم کے کندھوں پر دباؤ ڈالا اس کے ہاتھوں کی

گرفت حد درجہ سخت تر ہو گئی اس کے لفظوں میں شعلے سے لپکے

۔۔۔۔۔۔۔

میری بیوی کے آگے اس دنیا میں کچھ بھی نہیں نا میرا "

" خون۔۔۔۔۔! نا میرا وجود

اس نے یاور عالم کو دیکھتے اس کی جانب جھکتے سرد ٹھنڈے

ٹھار لہجے میں کہا بہت مدھم پر اسرار سی آواز میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسیل ایڈم نے اسے دور پھینک دیا اس کے آدمیوں نے یاور عالم کو پکڑا۔۔۔۔

"اس کی زبان جلادو!۔۔۔۔"

اس نے دائیں بائیں گردن اکڑائیں اور لبوں پر خطرناک مسکراہٹ رکھی یاور عالم نے کچھ کہنا چاہا جب ان آدمیوں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔

کچھ قدموں پر کھڑے کاشی نے اس کی آنکھوں میں اترے خون کو دیکھا۔۔۔۔۔

"کہاں جارہے ہو تم!۔۔۔۔۔"

جبڑے سختی سے بھینچتے اس نے کاشی کو باہر جاتے دیکھتے کہا اس نے رک کر پلٹ کر اسے دیکھا وہ بہت تیز غصے میں تھا اس وقت کاشی شروع سے اس کے ساتھ تھا ہر قدم پر۔۔۔۔۔

!!اوٹاوا کے ڈان کو لگامیں ڈالنے والی کو لانے "۔۔۔۔ "

وہ سر جھکائے بولا اس کی آواز اتنی تھی کہ وہاں کھڑے اسیل ایڈم کے ساتھ کچھ آدمیوں نے بھی سنی تھی جو سر جھکائے دھیرے سے دبی ہنسی ہنس دیے۔۔۔۔۔۔۔

وہ کہتا پلٹ گیا اور فیضی کو کال کی تھی اسیل ایڈم نے آنکھیں چھوٹی کرتے اس کی پشت کو گھورا اس کے لبوں پر اس بار جو مسکراہٹ ابھری تھی وہ سکون آمیز تھی وہ برباد کرنے والی نا

تھی اور وہ مسکراہٹ بس اس برف کی شہزادی کے ذکر پر ابھرتی تھی۔۔۔۔۔۔

کاشی نے پلٹ کر اسے دیکھا تو اسیل ایڈم نے گھور کر اسے سرد نظروں سے دیکھا کاشی نے کانوں کو ہاتھ لگاتے بلند آواز میں۔۔۔۔!"استغفار" کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آج کی ڈیکنگ اٹلین مافیا کے ساتھ کئی دوسرے مافیا سے بھی ہونی تھی جیسے ظفر سرانجام دے رہا تھا اس لیے اس نے آفیسر کو بھٹکایا تھا لیکن اس بار خود سامنے آکر۔۔۔۔۔

اس نے کہا تھا وہ جلد ملے گے اور اس نے سچ بولا تھا وہ جلد سامنے آ گیا تھا۔۔۔۔۔!

وہ اونچے لہجے برداشت نہیں کرتا تھا اس دن اس نے مشکل سے افیسر کا لہجہ برداشت کیا تھا اور آج اس نے وہ لہجہ تمام کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اس ہنگامے کے بغیر بھی اپنا کام کر سکتا تھا اور اس نے کیے بھی تھے۔۔۔۔۔۔!!

لیکن قانون میں گھسنا اس کا ضروری تھا وہاں اس کے اچھے لنک تھے لیکن کچھ گروہ ایسے تھے وہاں جو اسے ہی ختم کرنے کے بارے میں پلین بنا رہے تھے اسے ان کو ختم کرنا تھا اور اس نے کر دیا تھا

اس نے ان گروہوں کو توڑ دیا تھا اب وہاں اس کے آدمی کام کرتے تھے اور جو بہت سے اعلی عہدے دار اس کے حکم کے غلام تھے "پیسہ اور خوف بولتا ہے"۔۔۔۔۔

اب قانون اس کے پیچھے چلنے والا تھا اسیل ایڈم کے پیچھے اس مافیا ڈان کے پیچھے۔۔۔۔۔۔!

جن لوگوں کو اس کی کمزوری کا علم ہوا تھا اس نے ان لوگوں کا مار دیا تھا۔۔۔۔۔!!

اور اس دن جس دن ان گارڈز نے قلب کو بلیک سٹون ہاؤس آنے سے روکا تھا اس نے اس دن ان تمام لوگوں کی زبانیں کٹوا دی تھی وہ بڑا عجیب بندہ تھا۔۔۔۔

ایک لڑکی کے اپنے کمرے میں چند قدموں کو برداشت نا کرتے اس نے اپنے ہی آدمیوں کا حشر بگاڑ دیا تھا۔۔۔۔۔!

اور ایک لڑکی کو روکنے پر اس نے اپنے ہی آدمیوں کی زبانیں کٹوا دی تھی۔۔۔۔۔۔!

اسے اس پوری کائنات میں فقط ایک عورت پسند تھی اور وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔۔! صرف وہی تھی جو اس پر لگامیں ڈال سکتی تھی اسے ہینڈل کر سکتی تھی۔۔۔۔

گیٹ آؤٹ "۔۔۔۔ "

اس نے رائفلز پکڑے اپنے آدمیوں کو جانے کو بولا وہ جانتا تھا وہ ڈر جاتی ہے اور اسے پسند نہیں تھا وہ لڑکی کسی اور کی وجہ سے ڈر جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے گھر سے ہر چیز ہٹوا دینے کا حکم دیا جس سے اس کی بیوی ڈرتی تھی اور خود بھی کپڑے چینج کرنے اوپر کی جانب بڑھ گیا

Non ci sono relazioni nella mafia, ho ancora una relazione con te, di cui sopporterò la fine

مافیا میں رشتے داریاں نہیں ہوتی، میں نے پھر بھی تم سے)

(رشتہ جوڑا ہے جس کا انجام میری ذات اٹھائے گی

وہ سڑھیاں چڑھتے مدھم آواز میں بولا وہ جانتا تھا اب سب

آسان ہر گز نہیں ہونا تھا



ZNZ
Zubi Novels Zone

قسط کو لائک کرنا اگر پڑھنے لگے ہو کیوں کہ جیسے ہی آپ "

نے قسط اوپن کی اور آپ کا لائک نا ملا تو بلاک کر دیا جائے گا پہلے

" ہی #سولوگوں کو بلاک کر چکے ہیں ہم

یہ سب کیا ہے"۔۔۔۔؟؟"

اس نے روم میں انٹر ہوتی تین لڑکیوں کو دیکھتے سوال کیا وہ صبح سے اس روم میں اکیلی تھی کھانا وہی میز پر پڑا ہوا تھا وہ صبح کا روم سے نکلا تھا اور اب تک واپس نہیں آیا تھا نجانے کیوں اسے فکر ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

اب تین لڑکیوں کو ڈھیروں شاپنگ بیگز ہاتھوں میں پکڑے اور دیگر چیزیں کمرے میں لے آتے اور چھوڑ کر جاتے دیکھ وہ ایک لڑکی کو روک کر بولی تھی۔۔۔۔

میم یہ آپ کی ضرورت کی چیزیں۔۔۔۔۔!! سر نے آڈر دیا"
تھا روم میں پہنچادی جائے رات کی پارٹی میں آپ ان میں سے
ڈریس سلیکٹ کر کے پہنے گی"۔۔۔۔۔!!

اس لڑکی نے ہاتھ باندھتے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا نظریں
جھکی ہوئی تھی
اور یہ اس شخص کا حکم تھا کہ کوئی اسے نظر بھر کر دیکھے گا بھی
نہیں۔۔۔۔۔!

اووا چھا"۔۔۔۔!"
اس نے گردن موڑ کر بیڈ پر پڑے شاپنگ بیگز کو دیکھا پورا بیڈ ان
بیگز سے بھر گیا تھا یہ وہ چیزیں تھی جن کے لیے وہ ترس جایا کرتی

تھی اور آج جب ان چیزوں کی قیمت اس کی نظروں میں کم ہو گئی وہ چیزیں ڈھیر کی صورت اس کے سامنے رکھ دی گئی۔۔۔۔۔

وقت گزر جانے کے بعد کوئی بھی چیز اپنی قیمت ویسی " نہیں رکھ پاتی جیسی قیمت اس کی وقت کے رہتے رہتے ہوتی ہے"۔۔۔۔۔

چھوٹی میم آپ کو بڑی میم بلا رہی ہے"۔۔۔۔"
کمرے کا دروازہ ہلکی دستک سے کھول کر اندر آتے ایک لڑکی نے اسے مخاطب کیا تھا فجر نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

بڑی میم کون ہے"۔۔۔۔؟؟"

اس نے کوجتی نظران کے جھکے سر پر ڈالی۔۔۔۔

وہ کایان سر کی مادر ہے گرینڈ فلور کے لفٹ سائیڈ روم میں"
!آپ کا ویٹ کر رہی ہے"۔۔۔۔
لڑکی مدھم آواز میں بولی اس نے ہنکارا بھرا۔۔۔۔۔

!ٹھیک ہے آپ سب جائے پلیز"۔۔۔۔"
اس نے ہلکی مسکراہٹ سے انہیں وہاں سے بھیج دیا تھا خود پلٹ
کر بیڈ پر پڑی چیزوں کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

اس نے پاس جاتے شوپنگ بیگز سے چیز نکالی اور بیڈ پر جیسے چمک دمک کا ڈھیر لگ گیا تھا۔۔۔! جیولری، کپڑے، سینڈلز، میک اپ سب کچھ تھا۔۔۔۔

!اس نے ایک ڈریس کھول کر اپنے سامنے کیا۔۔۔۔

!لاحول ولا قوۃ"۔۔۔۔ "

اس نے جھٹ سے ڈریس بیڈ پر یوں پھینکا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو وہ ڈریس سلیوز لیس تھا، لال رنگ کا وہ ڈریس چمک رہا تھا وہ کافی چست لباس تھا۔۔۔۔۔

اس نے بے ساختہ سینے پر ہاتھ رکھا اور دو قدم پیچھے ہو گئی وہ پلٹ گئی اس نے ایک نظر بیڈ پر پھیلے سامان کو دیکھا پھر جھرجھری لیتی وہاں سے نکل گئی وہ ہر گز یہ لباس نہیں پہنے گی۔۔۔۔۔

وہ سڑھیاں اترتی نیچے آئی تھی وہ گھر جدید طرز پر بنا ایک خوبصورت گھر تھا وہ ہر چیز کو گاہے بگاہے دیکھ رہی تھی پھر نیچے آتے اس نے لفٹ سائیڈ پر بنے روم کی طرف دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک گہرا سانس کھینچتے روم تک جاتے اس نے دروازہ ناک کیا

۔۔۔۔

"آجاؤ!"۔۔۔۔

اندر سے اجازت ملنے پر وہ دھیرے سے قدم اٹھاتی کمرے کا دروازہ کھولے کمرے میں داخل ہوئی سامنے ہی صوفے پر ایک عورت ہاتھ میں کتاب پکڑے بیٹھی تھی۔۔۔۔

"آجاؤ!"۔۔۔۔

انہوں نے کتاب بند کرتے پاس رکھے چھوٹے سے بک ریک میں رکھی فجر گھبراتی قدم اٹھاتی ان تک گئی تھی انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے صوفے پر بیٹھنے کا کہا۔۔۔۔

"مجھے علم نہیں تھا اس کی چوائس ایک پاک عورت ہو گی!"۔۔۔۔۔

وہ گہرا سانس لیتے بولی تھی ان کے پہناوے کو اور شوق کو دیکھتے فجر کو پوری امید تھی کہ وہ اس سے بد تمیزی سے ہی بات کرے گی لیکن ان کی بات سنتے وہ ایک پل کو ساکت ہوئی اور دوسرے ہی لمحے ایک ہلکی مسکراہٹ خود بخود اس کے لبوں کو چھو گئی۔۔۔۔۔

" تم مجھ سے سب کچھ شئیر کر سکتی ہو اور میں تم سے مجھے اپنے بیٹے سے خوف آتا ہے وہ۔۔۔۔! خود کا دشمن خود ہے!!"۔۔۔۔۔

وہ صوفے سے کھڑی ہو گئی ان کے لہجے میں ایک چھبن تھی فجر ان سے اتنے کھلے روایے کی امید نہیں رکھ رہی تھی لیکن ان کی بات پر وہ پر سکون ہوتے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

"وہ شریف تھا!"۔۔۔۔

وہ دھیرے سے ہنسی جیسے اس کی شرافت پر ہنسی ہو فجر نے بے ساختہ سر اٹھایا۔۔۔۔۔۔۔

"شکر ہے آپ نے "تھا" بولا ورنہ وہ شرافت کا "ش" بھی نہیں جانتے!!"۔۔۔۔۔

ساری گفتگو میں وہ پہلی بار بولی تھی اس کی بات پر مہناز بیگم نے پلٹ کر اسے ہنستے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

اگر تمھیں کوئی مسلہ ہو اتو تم خود اسے ہینڈل کرنا میں "
تمھاری باتیں سن سکتی ہو فقط میں تمھاری مدد نہیں کر سکتی وہ
میری اتنی نہیں سنتا"۔۔۔۔۔

وہ یاسیت سے بولی گہرا سانس بھرتے۔۔۔۔۔۔۔

!!جی"۔۔۔۔"
اس نے مسکرا کر کہا اور اٹھ گئی وہ عورت اسے اچھی لگی تھی
!صاف گو، بناوٹ سے پاک۔۔۔۔

اور بناوٹ سے پاک لوگ۔۔۔۔! دوسروں کو خود کی جانب کھینچ لیتے ہیں اپنی صاف گوئی سے۔۔۔ !

اسے ویسے بھی کسی سے کوئی امید نہیں تھی سوائے اپنے خدا کے۔۔۔۔۔۔ !!

" کچھ واقعات ہماری زندگی سے سب کچھ مٹا دیتے ہے، عزت، تکلیف، خوشی، شرافت اور حتی کے غم کو بھی وہ ہمیں جیتی جاگتی مشین بنا دیتے ہیں ہر جذبات سے پاک۔۔۔۔! وہ واقعات۔۔۔۔! موت ہوتے ہیں "

وہ اس کی طرف دیکھتے مسکرا کر بولی لیکن ان کی مسکراہٹ سے زیادہ ان کی آنکھوں میں چھپی نمی زیادہ زور آور تھی فجر رضوان نے مسکراہٹ دیکھی ہی نا تھی اس نے نمی دیکھی تھی

۔۔۔۔۔

اور مخلص انسان ایسے ہی ہوتے ہیں وہ بظاہر سے پرے کے " جذبات دیکھ لیتے کہ وہ جذبات جوان پر بھی عیاں ہو چکے ہوتے ہیں "۔۔۔۔۔

وہ سر ہلاتی چلی گئی وہاں سے وہ سیدھا اپنے کمرے میں گئی تھی اس کا ارادہ ہر گز بھی ان کپڑوں کو پہننے کا نا تھا۔۔۔۔



وہ دروازہ کھول روم میں انٹر ہوئی تھی دل بجھ سا گیا تھا وجہ وہ عجیب باتیں تھی جو کایان کی مادر نے کی تھی اس نے سر بری طرح جھٹکا وہ اچھا انسان نہیں تھا اور بس اسے یہی پتا ہونا چاہیے

۔۔۔۔

دروازہ ناک کر کے کمرے میں داخل ہوتے ہے"

۔۔۔۔"

صوفے کے آگے رکھے شیشے کے میز پر بیٹھے اس نے بازو سینے پر باندھے ہوئے تھے اس کی آواز پر وہ خیالوں سے باہر نکلی اور سامنے نظر ڈالی۔۔۔۔۔

دوسروں کے کمرے میں دروازہ ناک کر کے انٹر "
ہوتے ہے خود کے نہیں"۔۔۔۔
وہ چلتی ہوئی آگے بڑھی اور غیر ارادی طور پر بیڈ پر نظر ڈالی
۔۔۔۔۔

ڈریس پہن کر آؤ کچھ دیر میں پارٹی سٹارٹ ہو جائے"
!گی"۔۔۔۔۔۔۔۔
اس کی بات کو اگنور کرتے اس نے سنجیدگی سے بیڈ پر پڑے
ڈریس کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔

اس کے اشارہ کرنے پر فجر نے گردن موڑ کر ڈریس کو دیکھا تو
اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔۔۔۔

میں یہ سوراخوں والی ڈریس تو ہر گز نہیں پہنوں گی"

!"۔۔۔۔

اس نے تیزی سے گردن واپس سیدھی کرتے اس شخص کو دیکھا جس نے اس کی بات پر آئی برو اچکائی تھی۔۔۔۔۔

!!ڈزائن ہے وہ"۔۔۔۔"

وہ کھڑا ہوتے یوں ہی سینے پر بازو باندھے اس کی جانب بڑھا اس کے مسلز واضع ہوئے تھے اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ فجر نے غیر ارادی طور پر قدم پیچھے اٹھائے۔۔۔۔۔

اچھاتواس ک۔کا مطلب یہ ہوا کہ ہم لوگ اتنی سالوں"
سے جو پوچا فرش پر مارتے تھے وہ ڈیزائنر ڈریس تھا سوراخوں
والا"۔۔۔۔۔؟؟
اس کے بڑھتے قدموں کو دیکھتے اس کی سانسیں کچھ پل کو اٹکی
اس نے پلکیں کئی بار جھپکاتے اس کی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھا
اس کی بے تکی بات پر مقابل زیر لب مسکرایا تھا

بکواس مت کرو یہ پہنو اور پارٹی میں آؤ"۔۔۔۔۔ "
قدم اس کے بلکل پاس لے جاتے اس نے روک دیے تھے
نظریں اس کے گلابی لبوں کے کنارے موجود اس "جلا دتل" پر
جمی تھی اس کی آنکھوں میں بے چینی ابھری۔۔۔۔

میں ی۔یہ بھودہ لباس پہن کر ہر گز نہیں جاؤں گی"

!! کہی"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی گرم سانسوں کی تپش اور نظروں کی حرارت سے اس کا دل ہتھیلیوں میں دھڑکا وہ تیزی سے بولتی پیچھے کو قدم لیتی پلٹ گئی اس شخص کے ماتھے پر یکدم ہی بل پڑ گے چمکتی آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی۔۔۔۔۔۔۔

کیوں نہیں پہنو گی"۔۔۔۔۔؟؟"

تیزی سے قدم اس کی جانب بڑھاتے اس نے پیچھے سے اس کی کہنی پکڑتے جھٹکے سے اسے اپنی جانب موڑتے ڈریسنگ مرر کے ساتھ لگاتے درشت لفظوں میں کہا اور اس کی جانب جھکا۔۔۔۔

تم پہنو گی اور میرے ساتھ جاؤ گی شوہر ہوں تمھارا بات "
!ماننا فرض ہے تم پر"۔۔۔۔۔

قدم مزید آگے لیتے اس نے قدم بلکل اس کے قدموں کے ساتھ جوڑے وہ اس کی جانب مزید جھک گیا ایک گہری سانس اس کے چہرے پر چھوڑی اور دھیرے سے مسکرایا۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں میچ گئی زور سے۔۔۔۔!اس کے جسم سے اٹھتی دلفریب خوشبو حواسوں پر سوار ہوتی پاگل کرنے کو کافی تھی
!!۔۔۔۔

!وہاں کوئی میرا محرم نہیں ہو گا"۔۔۔۔۔"

وہ آنکھیں میچے ہی بولی اُس شخص کی نظریں اس کے ہلتے لبوں پر جمی تھی چہرے پر سختی منٹوں میں زائل ہوئی اب وہاں ایک طلسم زدہ چمک تھی جذبات کے ساغر میں لپٹی چمک۔۔۔۔۔

ایسا کیا۔۔۔؟! میں کون ہوں"۔۔۔؟؟ "

اس نے نچلے لب پر زبان پھیری اور آئی آبرو اچکاتے ایک ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا جبکہ دوسرا ہاتھ اٹھاتے اس کی بند بھاری لرزتی پلکوں پر دھیرے سے پھیرا اور گہرا سانس بھرا

۔۔۔۔۔۔۔۔

!ا۔آپ محرم ہے"۔۔۔۔۔ "

وہ سانس روک گئی اس کی سرد انگلیوں کا سرد سا لمس جان نکال رہا تھا سانسوں کو سینے میں اٹکا رہا تھا وہ دھیرے سے جھکا اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔۔۔

جلاد کا لاتِل کا لا جادو کرتا ہے "۔۔۔۔۔۔۔ "

اس کا ہاتھ اُس کی لرزتی پلکوں سے ہٹتے لبوں کے کنارے بنے تل پر گیا۔۔۔۔! اس نے شہد رنگ چمکتی نظریں اس تل پر ٹکاتے اسے دھیرے سے سہلایا تو وہ لڑکی گہرا سانس بھر گئی اس کی باتیں عجیب تھی۔۔۔۔۔

تم خوبصورت ہو۔۔۔۔! تمھاری خوبصورت کو نظرِ بد "
سے بچانے کو یہ جلاد سالا کمبخت تل کڑے پہرے ڈالے بیٹھا ہے
"

اس نے گھمبیر لہجے میں کہا اس کی نظریں اس کے چہرے پر
سے ہوتی اس کے کالے تل پر جمی وہ بری طرح بے چین ہوا تھا
!۔۔۔۔۔

اس بار میں کیوں گئی تھی۔۔۔؟ "
اس نے اِس کے تل پر انگلی سے دباؤ ڈالا ایک درد کی لہر اس کے
جسم میں اٹھی وہ لب بھینچ گئی آنکھیں بے ساختہ کھول کر اسے
دیکھا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

ا۔آپ کو کیا کرنا ہے م۔مار دے گے کیا انہیں"۔۔۔۔؟"

اپنے لبوں کے کنارے اس کی انگلی کے بڑھتے دباؤ پر وہ سسک کر اٹکتے لفظوں میں بولی اس نے اس شخص کے سلکی بکھرے بال دیکھے۔۔۔۔۔

!!ماردیا"۔۔۔۔۔"

اس نے انگلی اس کے لبوں پر جماتے اس کا لب سہلاتے عجیب سے لہجے میں آنکھیں اس کی سبز آنکھوں میں گاڑھتے تیز لہجے میں کہتے اس لڑکی کے لفظوں کی توصیح کی۔۔۔۔

اس کی بات اور لہجے کی پراسراریت پر وہ ساکت سی اسے دیکھتی رہی جب اس نے آئی برو آچکایا۔۔۔۔

مجھے اپنی ناپسندیدہ چیزوں کو بانٹنا بھی پسند نہیں ہر گز " پسند نہیں۔۔۔۔!! سو برباد، خلاص"۔۔۔۔

اس نے ہاتھ ڈریسنگ مرر سے اٹھاتے ہوا میں اوپر اٹھاتے پانچوں انگلیاں ساتھ ملاتے واپس کھولیں۔۔۔!پر جوشی سے !! جیسے تباہ و برباد کا سائن ہو۔۔۔۔۔۔

اس کی بات پر فجر رضوان کا سانس بند ہو گیا وہ اس کی اس قدر سفاکیت پر لرز کر رہ گئی۔۔۔۔۔

اب بتاؤ کیوں گئی تھی بار"۔۔۔۔؟ "

وہ واپس اسی بات پر آ گیا اس کے لہجے میں سنجیدگی کے ساتھ سرد پن تھا اور اس کی سنجیدگی ہمیشہ خطرناک ہوتی تھی۔۔۔۔۔!

"م۔میں نہیں جانتی!!"۔۔۔۔۔

وہ ڈر گئی تھی اسے ڈرنا چاہیے تھا وہ اسے سفاکیت سے دیکھ رہا تھا بلکل پاس جھکے۔۔۔۔۔۔!! گردن جھکائے اس کی سبز آنکھوں میں وحشی پن سے دیکھ رہا تھا۔۔۔!! اسے ڈرنا چاہیے تھا

۔۔۔۔۔۔۔

مجھے جواب پسند نہیں آیا میں معلوم کرلوں گا۔۔۔۔!! "

" اور تب۔۔۔۔!! تب میں ایک ایک کو کاٹ ڈالوں گا

اور اگر اس میں ذرا رتی برابر بھی تمھاری غلطی ہوئی فجر "

رضوان یاد رکھنا میں تمھیں بھی موت دوں گا۔۔۔۔! اپنے انہی

ہاتھوں سے دوں گا"۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک ایک لفظ کو درشتگی سے ادا کیا لفظوں پر دباؤ

دیتے اس نے اس کی تھوڑی ہاتھ سے پکڑتے اوپر اٹھائی اور اس

کے اٹھے چہرے پر پھنکارا۔۔۔۔۔۔

محرم سے موت تو وصول کرلو گی نا"۔۔۔۔۔۔؟ "

اس کی آنکھوں میں آگ سی بھری تھی اور لفظوں میں گہری کاٹ وہ لب بھینچ گئی اسے لگا وہ یہی گر جائے گی۔۔۔۔!اس کا لہجہ آگ لگاتا تھا۔۔۔۔

" نامحرم ہونے پر تم نے مجھے تین تھپڑ مارے تھے فجر رضوان۔۔۔۔۔!!اگر مجھے پتہ چلا کہ تم وہاں خود کی وجہ سے تھی تو بخدا محرم ہونے پر اب تم میری سزا کی حق دار بنو گی!!"۔۔۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے اس کی تھوڑی چھوڑی اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی جبکہ لفظوں میں نجانے کس قدر وحشی سے جذبات تھے کہ وہ اس سے خوف کھا گئی تھی۔۔۔۔۔

یادرکھنا کایان سکندر حساب بے باک کرنے میں مشہور "
ہے!!"۔۔۔۔۔۔

اس نے سخت لہجے میں کہااور سلگتا لمس جھک کر اس کے
جلاد تل پر چھوڑا وہ وہی ساکت ہو گئی وہ کئی پل مسمرائز ہوا تھا وہ
دھیرے سے اٹھا اور گہری مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔۔!!

جو نظریں جھکائے کھڑی تھی اس کی ٹانگیں بری طرح کانپ
اٹھی تھی دل کانوں میں دھڑک رہا تھا وہ اس سے خوف زدہ ہو گئی
تھی اس کی باتوں سے۔۔۔۔! وہ ایسی باتیں کیوں کر رہا تھا
!!۔۔۔۔۔۔

چار سال پہلے کا واقعہ وہ آج تک کیوں یاد رکھے بیٹھا تھا

۔۔۔۔۔۔۔؟ کیا اس نے واقعی میں ان لوگوں کو مار دیا

۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

فجر نے بے ساختہ سوچتے نظر اٹھا کر اسے دیکھا وہ وہاں سے

ہٹ گیا اس نے بیڈ سے وہ ڈریس اٹھائی اور اس کی جانب بڑھائی

۔۔۔

!! پہن کر آؤ دیر ہو رہی ہے "۔۔۔۔۔"

وہ بہت ہی نارمل لہجے میں بولا ایسے جیسے ابھی تھوڑی دیر پہلے اس

نے کچھ نا کیا ہو نا کہا ہو۔۔۔۔۔۔!

وہ تھوک نگل گئی وہ انکار کرنا چاہتی تھی لیکن جس انداز میں وہ اسے دیکھ رہا تھا اسے لگا وہ کچھ سیکنڈ بعد ہی موت کی آغوش میں ہو گی۔۔۔۔

اس نے ڈریس پکڑا اور قدم واش روم کی جانب اٹھائے تھے !۔۔۔۔۔۔۔

وہ واپس صوفے پر ٹک گیا تھا پاؤں جھلاتے وہ اپنے کان کی لو کو مسل رہا تھا نظریں واشروم کے دروازے پر ٹکی تھی اسے انتظار کرنا زہر لگتا تھا۔۔۔۔۔

باہر آجاؤ کہ میں گدھا گاڑی بھیجوں"۔۔۔۔۔؟؟ "

اس نے قدرے بلند آواز میں بے زاریت سے کہا واش روم کے دروازے کے پاس کھڑی فجر نے خود کی جانب دیکھا وہ تو مر کر بھی ایسا لباس نا پہنے۔۔۔۔۔

آ رہی ہو تم یا میں نیک کاموں کے لیے اندر آؤں "

! تمھارے پاس"۔۔۔۔۔

قدم واش روم کی جانب بڑھاتے اس نے گہرے لہجے میں کہا اس کی بات پر فجر کا سانس اٹکا قدموں کی چھاپ پر اس نے تیزی سے دروازہ کھولا تھا وہ جو نزدیک پہنچ چکا تھا پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!ی۔یہ میں نہیں پہن سکتی"۔۔۔۔"

نظریں جھکائے اس نے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہچکچاتے ہوئے کہا تھا وہ بار بار ڈریس کو ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔

اس نے دو قدم پیچھے لیتے اس سے تین قدموں کا فیصلہ رکھا اور اس کے جھکے سر کو دیکھا۔۔۔۔۔

"سر اٹھاؤ زوجہِ کایان!"۔۔۔

سینے پر بازو باندھتے اس شخص نے شہد رنگ چمکتی آنکھوں سے دلچسپی سے اسے دیکھا فجر کا دل کانوں میں دھڑکا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے سر اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا دل کیا وہ وہاں سے غائب ہو جائے بلیک کلر کے ویسٹن لباس میں

اس کا نازک سراپا عیاں تھا اس نے سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے تھوک نگلا۔۔۔۔۔۔۔

!وہ۔م۔میں"۔۔۔۔ "

!!نہیں۔۔۔۔!!تم یہ نہیں پہنو گی ہر گز نہیں۔۔۔۔۔"

اس نے تیز لہجے میں کہتے اس کی بات کاٹ دی اس کا دل شدت سے دھڑکا نظریں اس کے چہرے پر جمی تھی وہ خوبصورت تھی !خوبصورت بلا۔۔۔۔۔۔

تمھارا پردہ ہی مجھ پر بھاری ہے۔۔۔۔!!ان حالات "

میں تو میں مر جاؤں گا"۔۔۔۔۔

اس نے نظریں پھیرتے سر کو دائیں دائیں نفی میں ہلاتے گہرا سانس بھرا جذبات یکدم عجیب ہوئے تھے۔۔۔۔

"جاؤ چینج کرو جو مرضی پہنو لیکن یہ مت پہننا!۔۔۔۔۔"

اس نے نظریں فورا پھیر لی اس کے اس عجیب و غریب رویے پر وہ حیران ہوئی تھی جبکہ وہ رخ موڑتے اپنی شرٹ کے دو بٹن کھولتے گردن پر ہاتھ پھیر گیا۔۔۔۔!اسے شدید کوفت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"میں چینج کرنے جا رہا ہوں!۔۔۔۔"

اس نے تیزی سے کہتے سلکی بالوں میں ہاتھ پھیرا اور وہاں سے ہٹ گیا فجر نا سمجھی سے اس کی پشت کو دیکھتی رہی تھی پھر گہری

سانس بھری وہ بھی تو یہی بول رہی تھی وہ یہ نہیں پہنے گی

!۔۔۔۔۔

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ بیڈ تک آئی تھی کہ کچھ ڈھنگ

!!کا پہننے کے لیے مل ہی جائے۔۔۔۔



!چلو چلے "۔۔۔۔ "

کف لنکس ٹھیک کرتے وہ روم میں داخل ہوا تھا اس نے سرسری

سی نظر اٹھا کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ حیران ہوا تھا پھر اس کے لب نا محسوس انداز میں مسکراہٹ میں ڈھلے وہ سر نیچے جھکا کر کھل کر مسکرایا ایک مکمل ہنسی چمکتی سحر زدہ سی۔۔۔۔

فجر نے پلٹ کر اسے دیکھا اور اس شخص نے سر اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا جو اپنے بلیک سٹالر سے نقاب سیٹ کرتے پنز لگا رہی تھی! اس کی آنکھیں واضع تھی بہت واضع۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتے اس کی جانب بڑھا فجر نے اسے دیکھا جو اس کے بلکل پاس آ کر کھڑا ہوا تھا وہ جانتی تھی وہ اسے ضرور اس طرح نقاب کرنے پر برا بھلا کہے گا اس کی سبز آنکھیں مقابل کے وجود پر جمی تھی۔۔۔۔

اس نے قریب آتے اس کے ہاتھ کی انگلیوں کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے دھیرے سے چھوا ایک کرنٹ سا فجر رضوان کے وجود میں دوڑا۔۔۔۔

اس نے پن اس کے ہاتھ سے لیتے اس کے قریب جھکتے اس کے نقاب میں سیٹ کی۔۔۔۔!!

اور گردن جھکائے ایسے ہی اس کی سنز آنکھوں میں جھانکا وہ نظریں ادھر ادھر پھیرنے لگی تھی پھر واپس سے اس کی طرف دیکھا وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔۔۔

بسمل کا خدا حافظ، قاتل کا خدا حافظ "

" تم جس پر نظر ڈالو، اس دل کا خدا حافظ

وہ دھیرے سے گہرے لہجے میں اس کی آنکھوں کو دیکھتے بولا فجر کی آنکھیں مزید پھیل گئی وہ اس سے لڑائی کی توقع میں تھی لیکن اس کا اندازِ بیان اس کا دل دھڑکا گیا تھا۔۔۔۔!

"چلو!۔۔۔۔ "

اس نے ہاتھ اس کے آگے پھیلایا تھا فجر نے جھجھکتے ہوئے اس شخص کے بھاری ہاتھ میں ہاتھ رکھا اس کے ہاتھ رکھتے ہی اس شخص نے مظبوطی سے اس کا ہاتھ جکڑ لیا کہ بے ساختہ فجر نے

اسے دیکھا وہ چمکتی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شخص عجیب تھا پل میں تولا پل میں ماشا"۔۔۔!ایسے "
جیسے گہرا راز۔۔۔۔!ایسے جیسے دوہری شخصیت وہ بہت عجیب تھا
فجر کو سمجھ نہیں آیا اس سے تحفظ کا احساس کیا جائے یا چھپنے کی
کوشش"۔۔۔۔۔

اس نے اُس وقت فل بلیک ستاروں سے چمکتی میکسی پہنی تھی
اسے اس وقت وہی ٹھیک لگی اس کا گلا تھوڑا ڈیپ تھا لیکن اس
لڑکی نے اپنے حجاب، نقاب سے اسے چھپا لیا تھا جبکہ مقابل شخص
بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔۔۔۔



سپاٹ لائٹ ان دونوں پر پڑی تھی بڑے سے ہال میں کئی لوگ جمع تھے میڈیا کے لوگ بھی تھے اس نے سیڑھیوں سے اترتے ایک نظر ساتھ چلتی لڑکی کو دیکھا۔۔۔

وہ مطمئن تھا۔۔۔!کیوں۔۔۔۔؟؟اسکے ڈھکے چھپے " سے وہ مطمئن تھا۔۔۔۔!!

وہ سڑھیاں اترتے ایک جگہ رکے۔۔۔۔۔۔

کئی کیمرا زان کی فوٹوز ویڈیوز بنا رہے تھے وہ پزل ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں موجود اس کا ہاتھ کانپ اٹھا تو مقابل شخص نے مزید مظبوطی سے اس کا ہاتھ جکڑا تھا۔۔۔۔۔

" شی از مائی وائف فجر۔۔۔۔! زوجہِ کایان"۔۔۔ !

اس نے چمکتی نظر اس کے ہاتھ پر ڈالی اور پھر اس کے حجاب میں لپٹے سر پر پھر کیمرہ کی طرف دیکھتے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" میں اپنی پرسنل لائف کو شئیر نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔! میں بڑا ذاتی قسم کا بے شرم بندہ ہوں"۔۔۔۔ !

وہ ایک پل کو رکا فجر نے بے ساختہ گردن اس کی جانب گھماتے اسے دیکھا وہ لفظ "بے شرم" پر اٹکی تھی وہ اس کی نظریں خود پر صاف محسوس کر سکتا تھا۔۔۔۔

جہاں بیوی ہو وہاں مجھ جیسے بے شرم کا حال آپ سمجھ " سکتے ہے۔۔۔!! پھر آپ لوگوں کو شرم محسوس ہوتی"۔۔۔

اس نے گردن آگے کو جھکاتے فجر رضوان کی آنکھوں میں جھانکا ہال میں ہنسی گونجی جبکہ وہ مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا ! فجر رضوان سرخ ہوئی تھی وہ بڑا بے باک بندہ تھا۔۔۔

لیکن کچھ لوگوں کو لگا ہماری لڑائی پر میں اپنی زوجہ کو"
چھوڑ دوں گا شاید فائدہ اٹھانا چاہتے تھے لیکن بھلا مجھ جیسا بیوی کا
غلام ایسا کر سکتا ہے"۔۔۔۔۔؟؟

اس نے بڑی ادا سے آئی برو آچکایا اس کی باتوں پر فجر بس
حیران ہوئی تھی کئی لوگ اس کے حجاب میں ہونے کو دیکھ رہے
تھے کئی لڑکیاں اسے نخوت سے دیکھ رہی تھیں لیکن اسے پرواہ
!نہیں تھی۔۔۔۔

کایان سکندر نے ایک نظر ملک کو دیکھا اس نے خاص اسے
انوائیٹ کیا تھا۔۔۔۔

دشمن کا رنگ اڑتا دیکھ مزہ آتا ہے"۔۔۔۔ "

اس نے طنزیہ ہنسی سے ملک کو دیکھا جو پہلو بدل کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

پلیز باقی کے سوال میرا اسسٹنٹ دے دے گا میری زوجہ "

پریشان ہو رہی ہے"۔۔۔۔!

اس نے فجر کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا فجر یکدم لرزی وہ

شخص۔۔۔۔۔۔!!

اس نے خود اسے پریشان کیا تھا ہزار بار اور وہ اب اس کے

پریشان ہونے سے پریشان ہو رہا تھا عجیب تھا وہ۔۔۔۔۔

ون ڈانس پلیز"۔۔۔۔۔ "!

اسد چہک کر بولا تو کایان سکندر کی مسکراہٹ بے ساختہ سمٹ گئی اس نے تند نظر سے اسد کو دیکھتے واپس مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں آتا"۔۔۔۔"

!فجر نے فوراً دھیمی آواز میں نفی کی۔۔۔۔

اب وہاں ہر کوئی انہیں ڈانس کا بول رہا تھا کایان سکندر کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسد کا منہ توڑ دے اس نے ہاتھ کھڑے کیے وہ ساری باتیں باہر جائے گی اور وہ رسک نہیں لے سکتا تھا۔۔۔۔

!میں جو کروں مجھے کرنے دینا"۔۔۔۔۔"

اس نے دھیمے لہجے میں جھک کر کہا فجر نے پھیلی آنکھوں سے
اسے دیکھا اور دھیرے سے نفی میں سر ہلایا وہ ڈر گئی تھی۔۔۔

کچھ فاصلے پر کھڑی میمونہ نے گلاس پر گرفت سخت کی وہ
!اسے پہچان گئی تھی اور اسے اب شدید غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے قدم لیتے اس کے سامنے جاتے
جھک کر اس کے آگے ہاتھ پھیلایا تھا
وہ پہلی بار تھا جب کایان سکندر کسی لڑکی کے سامنے جھکا "
!تھا اور وہ لڑکی اس کی بیوی تھی"۔۔۔۔۔۔

فجر نے اسے دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا تھا وہ یکدم اسے کھینچتے ہال کے درمیان میں لے آیا تھا اس نے بے ساختہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ خوفزدہ ہوئی تھی۔۔۔۔

لبوں کو لبوں پہ سجاؤ "

کیا ہو تم مجھے اب بتاؤ

لبوں کو لبوں پہ سجاؤ

کیا ہو تم مجھے اب بتاؤ

!توڑ دو خود کو تم۔۔۔۔۔۔

باہوں میں۔۔۔!میری باہوں میں۔۔۔۔

میری باہوں میں۔۔۔۔میری باہوں میں

باہوں میں۔۔۔۔میری باہوں میں۔۔۔

!میری باہوں میں۔۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے اس کے سر کے پیچھے ہاتھ لے جاتے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالتے اسے اپنی جانب کھینچا اس کے !جذبات عجیب ہوئے۔۔۔۔

اس نے اپنے بھاری ہاتھ کی چند انگلیاں دھیرے سے اس کی بازو سے مس کرتے ہاتھ تک لے جاتے اس کا ہاتھ پکڑتے کندھے پر رکھا۔۔۔۔!اس کی آنکھیں چمکی جبکہ اس کی سبز آنکھیں پھیل گئی اس کے اس قدر لمس پر۔۔۔۔۔۔

تیرے احساسوں میں

بھیگے لمحاتوں میں

مجھ کو ڈوبا تشنگی سی ہے۔۔۔۔۔

تیری اداؤں سے دل کش خطاؤں سے۔۔۔۔

اس نے قدموں کے ساتھ سٹیپ لیے اور اس کے ہاتھ کو پکڑتے اسے جھٹکے سے دور کیا وہ گہرا سانس لے گئی جب اس کے لبوں پر طلسم زدہ بوجھل مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔

ان لمحوں میں زندگی سی ہے

حیا کو ذرا بھول جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

میری ہی طرح پیش آؤ۔۔۔۔۔

اس نے واپس سے اس کی نرم و نازک بازو کو جھٹکے سے پکڑتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا فجر کی پشت بے ساختہ اس کے سینے سے ٹکرائی اس کا دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

توڑ بھی دو خود کو تم
راتوں میں، میری راتوں میں
میری راتوں میں، میری راتوں میں۔

اس کے کان کے قریب جھکتے اس شخص کے لب ہلتے اس کے حجاب کو مس کر رہے تھے ہاتھ اس کی ملائم بازو سے ہوتا اس

کے کندھے پر جا کر رکا وہ زور سے آنکھیں میچ گئی اس کا لمس وحشت زدہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

تیرے جذباتوں میں
مہکی سی سانسوں میں
یہ جو مہک صندلی سی ہے۔۔۔۔۔

اس نے اس کو کمر سے پکڑے اس کا رخ واپس سے اپنی جانب کیا اس کی مسمرائز کرتی گہری مسکراہٹ معنی خیز تھی ایسی مسکراہٹ کے فجر رضوان بس سانس روکے اسے دیکھتی رہی اس شخص نے اس کی جانب جھکتے گہرا سانس بھرتے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔۔۔۔۔

دل کی پناہوں میں

بکھری سی آہوں میں

سونے کی خواہش جگی سی ہے

چہرے سے چہرا چھپاؤ۔۔۔۔

سینے کی دھڑکن سناؤ۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے اس کا ہاتھ پکڑتے اس کے ہاتھ میں اپنے بھاری ہاتھ کی انگلیاں الجھاڈالی فجر کا دل ہتھیلیوں میں دھڑکا اس نے اس کا اور اپنا ہاتھ اٹھاتے اپنے شور مچاتے دل کے مقام پر رکھا اس کی آنکھیں چمک اٹھی بوجھل سرخ چمکتی آنکھیں جذبات سے لبریز۔۔۔۔۔

دیکھ لو خود کو تم
آنکھوں میں، میری آنکھوں میں
میری آنکھوں میں، میری آنکھوں میں۔۔۔۔۔

اس نے دوسرا ہاتھ اس کی کمر پر واپس لپیٹا اور اس کی آنکھوں میں جھانکا وہ پلکیں جھپکائیں بغیر اسے تک رہی تھی وہ شخص سحر انگیز تھا۔۔۔۔! اسے نظر انداز کیا جائے یہ ناممکن تھا قطعی ناممکن۔۔۔۔

وہ بس اسے دیکھتی رہی بھاری سانسوں کے شور کے
درمیان، ہتھیلیوں میں دھڑکتے دل کی دھڑکنوں کو سنتے ہوئے

ہال میں تالیاں گونج رہی تھی اور اسے اپنا دل اتنی ہی شدت سے کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

جب اس شخص نے دائیں آنکھ ونک کرتے لبوں پر
مسکراہٹ کھینچی فجر رضوان ہوش کی دنیا میں لوٹی اس شخص نے
!بس اسے اپنے ساتھ ساتھ ہر قدم پر رکھا تھا۔۔۔۔

سر اپنی وائف سے بہت محبت کرتے ہے"۔۔۔۔ "
اسد نے دانت نکالتے میڈیا کو دیکھتے کہا تو کایان سکندر نے
آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا۔۔۔۔

وہ دونوں وہاں سے ہٹ گے۔۔۔۔

اپنی وائف سے انٹروڈیوس نہیں کرواؤ گے کایان"۔۔۔ "

میمونہ ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے مسکرا کر اس کو دیکھتی بولی ساتھ اس کے کندھے پر بھی ہاتھ رکھا تھا وہاں حیران تو ہر کوئی تھا اس کی بیوی کے پردے سے۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں لیکن دھیان سے دور سے دیکھنا۔۔۔!"

جنگلی کالی بلی ہے پنجے مارتی ہے"۔۔۔۔۔

اس نے نامحسوس انداز میں میمونہ کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا اور اس کی جانب جھکتے ذرا رازداری سے کہا میمونہ ایک ادا سے ہنسی جبکہ فجر رضوان نے بھنویں سکڑیں۔۔۔۔

وہ اسے "جنگلی کالی بلی، حجابن، زوجہِ کایان، چوغا پہننے والی، ایسے نامون سے نواز چکا تھا اور مزید نجانے کتنے اور القابات بچے تھے۔۔۔۔!

میمونہ فجر کو وہاں سے لے گئی تھی لڑکیوں کے ایک گروپ کی طرف ہر کوئی پارٹی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

" تو تم نے اسے کیسے پھانسا۔۔۔۔؟ وہ میرا منگیتر تھا "

فجر رضوان کو خاموش دیکھ میمونہ نے حلق میں جوس کا گھونٹ اتارتے زہر خند لہجے میں کہا اس کی بات پر فجر رضوان لب بھینچ گئی۔۔۔۔۔

اپنے اس ڈھونگ سے "۔۔۔۔؟ "

میمونہ نے دانت پیستے گلاس ہاتھ سے چھوڑ دیا جو سیدھا فرش پر گرا۔۔۔۔

تم نے یہ سب پہن کر اسے اپنے جال میں پھانس لیا "

! واہ "۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میمونہ نے بے ساختہ دانت بری طرح پیستے نخوت سے اس کے نقاب کو جھٹکے سے کھینچا اور اپنے قریب دھکا دیا فجر رضوان فریش پر گری کانچ کے ٹکڑے اس کے ہاتھوں کے ساتھ ٹانگ میں بھی ! ! گھسے اس کی آنکھوں سے پانی بہا تھا۔۔۔۔

وہ لب بھینچ گئی وہاں ہر طرف خاموشی چھا گئی اس کی گھٹی سی سسکی ابھری میوزک آف ہو گیا، لوگ خاموش ہو گے گہرا سناٹا چھا گیا۔۔۔۔

اس کے چہرے سے نقاب ہٹ گیا تھا کایان سکندر نے پلٹ کر اس جانب دیکھا اور نظر میمونہ سے ہوتی زمین پر پڑے وجود پر گئی وہ بے ساختہ جبڑے بری طرح بھینچ گیا۔۔۔۔

اس لڑکی کا پردہ غائب ہوا اور مقابل شخص کا اطمینان ۔۔۔۔۔! وہ بھی غائب ہو گیا۔۔۔۔

کیمرا ز تیزی سے فجر رضوان کی تصویریں لینے لگے وہ نظریں مزید جھکا گئی وہ ڈر گئی تھی اتنے لوگوں کی موجودگی میں وہ پہلے کبھی ایسی جگہوں پر نہیں گئی تھی۔۔۔۔

لیکن اس لڑکی نے غلطی کی تھی اس کا نقاب کھینچ کر اسے اپنے ہاتھوں میں درد اٹھتا محسوس ہوا خون کے قطرے ہاتھوں سے صاف فرش پر گرے۔۔۔۔! وہ اٹھی لیکن لڑکھڑا کر گر گئی ! وہ پھر بھی اٹھ گئی۔۔۔۔

" چٹاخ "۔۔۔۔!

بغیر کسی کی پرواہ کیے اس نے میمونہ کو تھپڑ جڑ دیا تھا خون سے سنے ہاتھوں سمیت کیمرا زاب بھی اسے شوٹ کر رہے تھے

۔۔۔۔۔۔

میمونہ نے دانت پیستے اسے دیکھا اور اسے نفرت سے دھکا دیا وہ لڑکھڑا کر فرش پر گری تھی ٹانگ اور ہاتھوں میں شدید درد اٹھی۔۔۔۔۔۔

اس کے واپس نیچے گرے وجود کو دیکھتے اس نے ساتھ ایک قہر ڈھاتی نظر ارد گرد ڈالی وہ شکل پاگل ہوا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو نا محرم کے سامنے بنا حجاب بنا پردے کے دیکھ وہ پاگل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

!!یو بلڈی بلاسٹر بند کرو اسے "۔۔۔۔۔"

اس نے تیز آواز میں دھاڑتے کیمرہ مین کی طرف قدم بڑھائے

ہر کوئی اس کے غصے سے خائف ہوا۔۔۔۔

تم نے اسے اپنے اس گھٹیا کیمرے میں قید کرنے کی "

" جرت کیسے کی۔۔۔۔؟کیسے کی جرت

وہ پھر اشیر بنا کیمرہ پن کا کیمرہ ہاتھ سے لیتے زمین پر زور سے

!پٹخ چکا تھا اس کی آنکھوں میں خون اترا۔۔۔۔

وحشی سا خوف زدہ کرتا روپ تھا وہ۔۔۔

اس نے بری طرح ایک مکا کیمرہ مین کے منہ پر رسید کیا

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے ہمت ہوئی تمھاری اسے بے حجاب دیکھنے کی "

"۔۔۔۔؟

دوسرے کیمرہ مین کا کیمرہ چھینتے اس نے ہذیانتی ہوتے اسے بھی توڑ ڈالا تھا لوگ اس کے خونخوار روپ سے ڈرتے پیچھے کو قدم لے گے۔۔۔۔۔

وہ پاک عورت ہے۔۔۔۔!میرے لیے اس دنیا میں "
اتاری گئی پاک ذی روح"۔۔۔۔۔

وہ ان سب کے پاس جاتا بگڑے تیوروں سے پاگل ہوتا ان پر
برس رہا تھا وہاں کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی اسے ان لوگوں سے
دور کر سکے جنہیں زمین پر بیٹھے وہ بری طرح مار رہا تھا کہ ان کا
خون کا یان سکندر کے ہاتھوں پر آ گیا تھا۔۔۔۔

فجر نے گردن موڑ کر ساکت بہتی آنکھوں سے اس شخص کو
دیکھا۔۔۔۔۔!!

" تمھارے مجازی خدا کے نزدیک تمھاری کوئی حثیت نہیں!"۔۔۔۔۔۔۔۔

اس شخص کا جملہ اس کے کانوں میں گونجا اس کے لب پھڑ پھڑانے لگے تھے آنکھوں سے بہتے آنسو ساکت ہو گے درد تو جیسے محسوس ہونا بند ہو گیا یا پھر وہ اس شخص کے پاگل پن میں اٹک گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

" وہ ایک پاک عورت ہے۔۔۔!ایک ناپاک مرد کی زندگی میں بھیجی گئی ایک پاک عورت۔۔۔۔۔۔۔!تم نے اسے دیکھنے کی جرت کیسے کی"۔۔۔۔

اس نے ٹھوکر بری طرح ان سب کے وجود پر رسید کی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے اس نے ٹائی دور پھینکی اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی بال بکھر چکے تھے وہ پورا کا پورا بے حال ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے پلٹ کر پاگل ہوتے فرش پر گرے اس کے وجود کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کی وحشی طبیعت کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے گردن گھوما کر باقی لوگوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

نظریں جھکاؤ ورنہ میں تمھیں صفحہ ہستی سے مٹا دوں گا "

۔۔۔۔"

وہ بلند آواز میں چیخا گہرا سانس بھرتے اس کی آنکھوں میں انگارے جھلس رہے تھے ہاتھ کی نسیں ابھری ہوئی تھی وہ قدم اٹھاتے تیزی سے اس کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔

اسے فرش سے اٹھاتے اس نے اس لڑکی کا چہرہ بے ساختہ اپنے سینے میں چھپالیا۔۔۔۔!!

وہ اسے خود میں سختی سے بھینچ چکا تھا اس کی سانسیں بھاری چل رہی تھی ہاتھ کانپ رہے تھے، گردن کی نسیں ابھری ہوئی تھی چہرے پر سختی تھی حد درجہ سختی۔۔۔۔۔

تم پاک ہو۔۔۔۔!اس گنہگار روح کی زندگی میں بھیجی "
گئی ایک پاک روح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!تم ہزار مردوں کے
درمیان سے بھی اٹھ کر آجاؤ تو میں تب بھی گواہی دوں گا تم پاک
عورت ہو"۔۔۔۔

!تمھارا مجازی خدا گواہی دے گا تم پاک ہو"۔۔۔ "

اس نے اس کا چہرہ پوری طرح چھپا لیا تھا۔۔۔۔!!پوری
طرح خود میں اس کا چہرہ چھپائے اس نے قہر ڈھاتی نظر سے اسد
کو دیکھا جس نے سکیورٹی کو فوراً کال کی تھی اس کی ماں حیران تھی
اس کے اتنے شدید رد عمل سے۔۔۔

حیران تو اس کی بیوی بھی تھی وہ شخص کیا تھا۔۔۔۔؟اسے
!!کیوں نہیں سمجھ پا رہی تھی وہ۔۔۔۔

" تم نیک عورت ہو۔۔۔۔!ایک نیک عورت میری
!بیوی ہے"۔۔۔

اس نے اس کے بال سہلاتے مدھم آواز میں کہا بہت مدھم آواز
کہ اس کے سینے سے لگی وہ بامشکل سن پائی تھی۔۔۔۔۔

" تم نور ہو۔۔۔۔۔!!فجر کا چمکتا نور۔۔۔۔!تمھیں کوئی
نہیں دیکھے گا تم میری زوجہ ہو میں تمھاری حفاظت کروں گا
"۔۔۔۔۔۔

اس کے بالوں کو سہلاتے اس کے ہاتھ تیز ہوئے سیکورٹی وہاں آتی ان لوگوں کو لے گئی تھی اس نے آخری تند و تیز نظر میمونہ پر ڈالی اس کا غصہ حد سے سوا ہوا تھا وہ لڑکی اس کے ساتھ لگی اس کے خوف کے زیر اثر لرز گئی تھی۔۔۔۔۔

تم میرے لیے کوئی حثیت نہیں رکھتی"۔۔۔۔ "
اس کے کانوں میں ایک پرانہ جملہ گونجا وہ جملہ جو اس شخص نے بولا تھا۔۔۔۔۔

!تم جیسی لڑکیاں حاجن بن کر لڑکوں کو پھانستی"۔۔۔ "

ایک اور بے مول کرتا جملہ اور اب۔۔۔۔؟اب وہ کیسے کسی دوسرے کے کہنے پر تڑپ گیا تھا کیسے بے حال کر دیا تھا اس شخص نے ان سب کو جنہوں نے اسے دیکھنے کی بھی جرت کی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے سینے سے لگے اس لڑکی کا دل شدت سے دھڑکا بہت شدت سے۔۔۔۔۔

تمھارا محرم تمھارے پردے کی حفاظت کرے گا۔۔۔! "

تم پاک باز ہو عورت ہو۔۔۔۔۔! نیک عورت جس کے سامنے خود بخود نظریں جھک جائے ایسی پاک عورت ہو تم۔۔۔۔! میری

زوجہ ہو تم ایک بد کردار کی زندگی میں بھیجا گیا فجر کا نور ہو تم

"۔۔۔۔۔

اس شخص کے گلے میں کچھ اٹکا تھا جیسے تکلیف زدہ آنسو

اس نے اپنے سینے سے لگے اس کے وجود کو دیکھا اور دھیرے سے

اس کے سر پر بوسہ دیا تھا۔۔۔۔! اور تکلیف کو مرہم مل گیا وہ پر

! سکون ہوا۔۔۔۔۔

!! پاک اور قیمتی چیزوں پر پردہ ہوتا ہے "۔۔۔۔۔ "

اس لڑکی کے کانوں میں پھر سے ایک جملہ گونجا۔۔۔۔! وہ جملہ

جس سے ابتداء ہوئی تھی۔۔۔۔۔! ہاں انہی لفظوں سے ابتداء

! ہوئی تھی اس سفر کی۔۔۔۔

کبھی کبھی بدلنے کے لیے ایک لمحہ کافی ہوتا ہے۔۔۔!اور "
کبھی کبھی صدیاں گزر جاتیں ہیں"۔۔۔۔۔۔

وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ "۔۔۔۔۔۔"
(ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے)

ہر کام ایک وقت مقرر پر ہوتا ہے پھر چاہے وہ کام لمحوں کی زد میں ہو یا صدیوں کی مسافت طے کرنے کے بعد لیکن وہ اپنے وقت پر ہوتا ہے اور وہ وقت درست ہوتا ہے کیوں کہ وہ وقت اللہ کا طے کردہ وقت ہوتا ہے۔۔۔۔۔!

!اور پھر خدا تو دل لمحوں میں پھیر دیتا ہے۔۔۔۔۔

اور جیسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا،اور "
جیسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا"۔۔۔

!بے شک"۔۔۔۔۔"

❤❤❤❤

ٹھنڈی ہوا نے اس کے اعصاب کو بری طرح جھنجھوڑا تھا باہر
برستی تیز بارش کی آواز پر بھی اس کا دھیان اس جانب نہیں گیا تھا

وہ بینچ پر سر کو ہاتھوں کی میٹھیاں بنائے اس پر ٹکائے بیٹھی تھی چہرے پر فکر مندی صاف واضع تھی۔۔۔۔

باہر بارش زور و شور سے برس رہی تھی اور اس وقت وہ اکیلی ہاسپیٹل کے پینچ پر بیٹھی ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہی تھی کھڑکی سی آتی ٹھنڈی ہوا نے اس کے اعصاب بری طرح چٹخا دیے تھے۔۔۔۔

شام کے سایہ میں بارش یوں برس رہی تھی جیسے رات کا منظر ہو ایک دن میں اس کی زندگی پوری طرح بدل گئی کیا ہو رہا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔

وہ شخص آخر چاہتا کیا تھا۔۔۔؟ کیا اس نے فقط اس لڑکی کو پریشان کرنے کے لیے اس سے نکاح کر لیا۔۔۔۔۔؟ کیا اس کے لیے انا اتنی ضروری تھی۔۔۔؟؟

ڈاکٹر کے باہر آنے پر اس نے سر اٹھا کر ڈاکٹر کی طرف دیکھا اس کی آنکھوں میں اس وقت امید کے ساتھ ڈر بھی تھا پتہ ہے وہ ڈر کیوں تھا۔۔۔۔؟؟

وہ ڈر تھا امید کے ٹوٹ کر بکھر جانے کا۔۔۔! اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی وہ ہمت کرتی پینچ سے اٹھی تھی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا کھڑکی سے اندر داخل ہوا تو اس لڑکی نے جھرجھری سی لی۔۔۔۔

مائی سسٹر"۔۔۔۔؟؟"

اس نے سوال پوچھا تھا کچھ سوال کتنے اذیت ناک ہوتے ہیں نا۔۔۔۔؟؟ کہ انہیں پوچھتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔۔۔!

اس کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا ڈاکٹر نے ماسک اتارتے اس لڑکی کو دیکھا جس کی آنکھوں میں پانی بھرا پڑا تھا۔۔۔۔

اب وہ خطرے سے باہر ہے۔۔۔! کل صبح تک ہوش آ"

جائے گا ڈونٹ وری"۔۔۔۔!!

ڈاکٹر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے مسکراتے تسلی دی تھی اس کی آنکھوں میں اٹکا آنسو زمین پر گرا۔۔۔۔۔!

گھبراتے دل کو کچھ سکون ملا تھا۔۔۔

!!شکرالحمدللہ"۔۔۔۔"

بے ساختہ اس کے لبوں سے پھڑ پھڑا کر لفظ ادا ہوئے تھے اس کے لبوں پر ہلکی مسکراہٹ ابھری تھی ڈاکٹر اس کے لفظوں پر سر اثبات میں ہلاتا مسکرایا۔۔۔

اور اچھے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں وہ اللہ سے مدد ملنے کے " بعد اللہ کو فراموش نہیں کرتے۔۔۔! وہ مدد دینے والے اپنے خدا کو سب سے پہلے سب سے اوپر یاد رکھتے ہیں"۔۔۔

"اوئے سالے!!۔۔۔۔۔"

بھاری قدموں کی دھمک پر اس کا سانس ایک پل کو سینے میں اٹکا۔۔۔!آواز اور اندازِ بیاں پر یمن وحید نے گردن گھوما کر اسے دیکھا جو اس تک آتے اس سے دو قدموں کے فاصلے پر کھڑا ہوتے ڈاکٹر کو دیکھتے اس سے مخاطب تھا۔۔۔۔

اس کے ایسے لفظوں پر ڈاکٹر نے گھور کر اسے دیکھا جس پر وہ یکطرفہ مسکرایا تھا!!۔۔۔

"آپریشن تھیٹر سے آئے ہے ذرا فاصلہ رکھے!۔۔۔۔ "

اس نے دو انگلیوں سے ڈاکٹر کا ہاتھ یمن وحید کے کندھے سے ہٹا دیا ڈاکٹر نے اسے گھورتے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

میری سالی کیسی ہے"۔۔۔۔۔؟؟"

یمن وحید کی جانب جھکتے اس نے قدم اٹھاتے درمیانی فاصلہ ایک قدم کا کر دیا اس کی سانسوں کی گرمائش پر یمن وحید کا سانس وہی ساکن ہو گیا۔۔۔

اس نے بہت دھیرے سے نظر اٹھا کر ڈاکٹر کو دیکھا جو مسکراتا وہاں سے فورا غائب ہوا تھا۔۔۔۔

گمنام ہے نا ہم۔۔۔۔! کوئی سن لیتا تو بدنام ہو جاتے "

ہم۔۔۔؟؟

چہرہ اس کے کانوں کے قریب سے ہٹاتے اس کے سامنے کرتے اس شخص نے چمکتی آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے اسے یہ یاد کروایا تھا کہ آخر ان دونوں کے درمیان کیا اور کس نوعیت کا رشتہ ہے۔۔۔۔!!

ٹ۔ٹھیک ہے وہ"۔۔۔۔!!

خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتی وہ پلٹ کر پینچ پر بیٹھ گئی تھی اس شخص کی نظریں ابھی بھی یمن وحید پر جمی تھی وہ اثبات میں سر ہلاتا اس کی جانب بڑھا اور اس کے قریب پینچ پر بیٹھ گیا۔۔۔! یمن نے بے ساختہ گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔!

" میرے لیے کافی بناؤ آکر۔۔۔۔!کام بہت تھا میں تھک گیا ہوں۔۔۔!آج سے اور ابھی سے تم میری پرسنل اسسٹنٹ ہو !۔۔۔۔۔!!"پرسنل"۔۔۔۔۔

ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھتے اس نے پینچ پر بازو پھیلا کر رکھا یمن وحید اسے دیکھتی رہ گئی اس کی بہن ہاسپیٹل میں تھی اور وہ وہاں کمپنی سے یہاں تک اسے کافی بنانے کے لیے بولنے آیا تھا !!وہ تعجب سے اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

جبکہ اس کے پرسنل پر زور دینے پر یمن وحید لب بھیج گئی جو رشتہ وہ اس شخص سے بنا چکی تھی کیا وہ اس چیز کا فائدہ اٹھا رہا تھا ؟؟۔۔۔۔۔

تمھاری غلام نہیں ہوں میں۔۔۔! نکاح کیا ہے تو اس کا" مطلب یہ نہیں ہے تم میری مجبوری کا فائدہ اٹھاؤ"۔۔۔۔

اس کی طرف دیکھتے وہ دبے لہجے میں بولی اس کا دماغ اب اطمینان میں تھا اس کی بہن اب ٹھیک تھی لیکن وہ شخص ۔۔۔۔۔!! وہ بہت عجیب تھا۔۔۔

" بیوی۔۔۔!! ہاہاہاہاہا۔۔۔!! گمنام بیوی زیادہ بہتر ہے

!!۔۔۔۔۔۔۔

وہ یکدم سے اس کی جانب جھکا تھا یمن کا سر بینچ کے پیچھے پھیلائے اس کے بازو پر ٹکا وہ چہرہ اس کے چہرے سے دو انچ کے فاصلے پر لاتے روک گیا تھا۔۔۔۔

اس کے لفظوں میں طنزیہ پن تھا وہ لب بھینچ گئی وہ اسے حقیر جانتا تھا اور وہ کھل کر اس کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔۔!

اور خود کو میری بیوی ماننے والی ریڈ روز۔۔۔۔۔!! اگر " میں تمھارا شوہر بن گیا نا تو بخدا۔۔۔!! مجھ سا وحشی کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔!! خالص جلاد بنوں گا"۔۔۔۔۔۔

دوسرا ہاتھ اس کے چہرے کے قریب پینچ کی پشت پر
ٹکاتے اس نے بہت دھیمے مگر سرد لہجے میں لفظ ادا کیے اس کی
سانسوں کی تپش پر یمن وحید کا سانس حلق میں اٹک گیا۔۔۔۔۔

غلام مانو یا کچھ اور۔۔۔! یہ بہتر ہے۔۔۔۔! لیکن "
۔۔۔!! اگر تم خود کو میری بیوی مانو گی تو بڑے گہرے فرائض ادا
!! کرنے پڑے گے تمھیں "۔۔۔۔۔

ایک آئی برو اٹھاتے اس نے بائیں آنکھ دبائی اس کی کالی
آنکھیں چمک اٹھی تھی اس کے لبوں سے نکلتے لفظوں پر اس لڑکی

کواپنادل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہواوہ کتنا بے باک لہجہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔

اور مجبوری کا فائدہ ہوٹل میں جا کر اٹھایا جاتا ہے اور ایسے " کارنامے کرنے کے لیے میرے پاس فالتو ٹائم نہیں ہے !!"۔۔۔۔۔

اس نے استہزاء نظر اس کے سرخ پڑتے چہرے پر ڈالتے نفی میں سر ہلایا تھا وہ چہرہ مزید اس کے چہرے کے قریب لے گیا !تھا وہ بامشکل سانس لے پائی تھی۔۔۔۔۔

!!ت۔تم ایک گھٹیا انسان ہوں"۔۔۔۔ "

گہرا سانس خارج کرتے اس نے نظریں اس کے چہرے پر ٹکائی جس کی آنکھیں اس کی بات پر چمک اٹھی تھی اور لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔

ایسا ویسا۔۔۔؟؟انتہا کا گھٹیا۔۔! وفادار گھٹیا راستہ جو " مسافر کو خود تک کھینچ کر لے آیا اور تاحیات تم اس گھٹیا راستے کی مسافر رہو گی"۔۔۔۔۔!!

جازب کمال کی مسافر"۔۔۔"!

اس کی نظریں اس کی ناک میں چمکتی نوز پن پر جم گئی اس کے لب دھیرے سے پھڑ پھڑاتے اور مقابل لڑکی کی پلکیں دھیرے سے لرزی۔۔۔۔۔

کافی بنا کر دے کر جاؤ فورا پندرہ منٹ ہے تمھارے پاس "
!!"_____

وہ سیدھا ہوا اور کلائی میں بندھی گھڑی پر وقت دیکھا وہ اٹھا اور وہاں سے نکل گیا اس کے قدموں کی چھاپ وہ واضع اپنے کانوں میں پڑتی محسوس کر رہی تھی!_____

اس کار کا سانس بحال ہوا تھا وہ اسے کبھی سمجھ نہیں پائے گی اس کی باتیں گہری ہوتی تھی وہ کب کیا کر جائے وہ کبھی نہیں جان پائے گی وہ شخص بس خود غرض تھا!!_____

وہ ٹھنڈی آہ بھرتی اٹھ گئی تھی قدم باہر کی جانب لیے شام کے سائے اب رات کے اندھیرے میں بدل رہے تھے بارش اب بھی برس رہی تھی۔۔۔۔

وہ ہاسپیٹل سے باہر نکلی وہ وہاں نہیں تھا کیا وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔؟اس برستی بارش میں اکیلا چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔؟ کیا وہ شخص پاگل تھا جو اسے اتنی دور سے صرف یہاں کافی کے لیے حکم دینے آیا تھا۔۔۔؟

تیز بجلی کے چمکنے پر وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی پھر گہرا سانس کھینچتے اس نے سر جھٹکا وہ جاب چھوڑ نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

گھٹیا راستے وفادار ہوتے ہیں وہ اپنے مسافر کو اپنے تک "

!! لے ہی آتے ہیں"۔۔۔۔

چار سال پہلے کا اس شخص کا جملہ اس کے کانوں میں گونجا اور

کیا اس نے غلط کہا تھا۔۔۔؟ نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔۔!! وہ

اسے خود تک لے آیا تھا

! وفادار گھٹیا راستہ "۔۔۔ "

!! وہ دھیرے سے بڑبڑائی تھی استہزاء پن سے۔۔۔۔۔

وہ جو بول دیتا تھا وہ کر گزرتا تھا چاہے کتنا ہی وقت لگ جائے وہ

! باہر نکلی تھی ٹیکسی کو دیکھتے وہاں کوئی ٹیکسی نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہ اچھی خاصی بھیگ گئی تھی تھوڑی دور جاتے اسے ٹیکسی مل گئی تھی ٹیکسی میں بیٹھتے اس نے کمپنی کا ایڈریس دیا تھا اور خود کے بھیگے سراپے کو دیکھا اس نے زور سے آنکھیں میچی۔۔۔۔!

دوپٹہ اچھے سے خود پر پھیلایا بالوں کی چپکی لٹوں کو چہرے سے دور کیا نجانے وہ اور کتنا اسے پریشان کرنے والا تھا۔۔۔۔۔

کمپنی کے آگے ٹیکسی رکی اور وہ کرایہ دیتی اندر بڑھ گئی اس شخص نے سیون فلور کی کھڑکی کے پار نیچے سڑک پر اس لڑکی کو ٹیکسی سے نکلتے دیکھا وہ دھیرے سے ہنسا اس کی آنکھیں چمکی تھی

۔۔۔۔

وہ سیون فلور پر آئی تھی سردیوں کی بارش میں بھیگنے کی وجہ سے اسے سردی لگ رہی تھی لیکن آفس انٹر ہوتے ہیٹر کی گرمائش پر اس کے اعصاب کچھ حد تک پر سکون ہوئے تھے۔۔۔

لیکن لوگوں کی نظریں خود پر جمی دیکھ اس کے خود کے کپڑوں کو سیٹ کرتے ہاتھ رکے اس نے آہستگی سے گردن اٹھا کر پورے سٹاف کو دیکھا۔۔۔۔

وہ لب بھینچ گئی اسے ہمیشہ اس شخص کی وجہ سے لوگوں کی نظریں برداشت کرنی پڑتی تھی اور آج بھی وہ کر رہی تھی وہ قدم اٹھاتے آگے بڑھ گئی پانی اس کے کپڑوں سے ہوتا نیچے فرش پر گر رہا تھا۔۔۔۔

" یہ سر کی نئی اسسٹنٹ ہے۔۔۔؟ سر کب سے کسی لڑکی کو پرسنل اسسٹنٹ رکھنے لگے۔۔۔۔؟

ایک لڑکی کی دبی سی آواز پر اس کے کان کھڑے ہوئے تھے وہ خاموشی سے چل رہی تھی۔۔۔۔۔

" پتہ نہیں۔۔۔! اور یہ کس طرح بھیگ کر جا رہی ہے ان کے آفس میں یار آج کل کی لڑکیاں بھی نا"۔۔۔۔!!

دوسری لڑکی نے نفی میں سر ہلایا تھا یمن وحید کا چہرہ شدتِ توہین سے سرخ پڑا تھا وہ سختی سے ہونٹ ایک دوسرے میں پیوست کر گئی۔۔۔۔

دنیاایسی ہی ہوتی ہے اگرایک لڑکالڑکی سڑک پر چل رہے ہیں تودنیاسب سے پہلا قیاس یہ لگائے گی کہ وہ دونوں محبت کرتے ہے۔۔۔! چاہے وہ بہن بھائی ہو، یاان کے درمیان کوئی اوررشتہ ہو لیکن دنیا جس بات پر خود مطمئن ہو گی وہ وہی اندازہ، وہی بات دوسروں کے بارے میں بولے گی وہ خود کے اطمینان !! کودیکھتی ہیں دوسروں کی عزت کو نہیں"۔۔۔۔۔۔۔

وہ آفس کے قریب گئی تھی ہلکی دستک پر اجازت ملنے پر وہ دروازہ کھولتی اندرداخل ہوئی تھی۔۔۔

وئیرازکافی"۔۔۔۔؟ "

اسے خالی ہاتھ اندر آتے دیکھ چیئر پر بیٹھے اس شخص نے آئی برو آچکائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

" میں تمھارے پیسے لٹادوں گی لیکن میں تمھارے اس آفس میں کام نہیں کروں گی"۔۔۔۔۔

ضبط کے مارے اس کا چہرہ سرخ پڑا تھا وہ چیئر سے اٹھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔۔

" نامکمل تعلیم کے ساتھ تمھیں کون جاب دے گا ۔۔۔۔۔؟ میں اپنے پیسے ضائع نہیں کرنا چاہتا"۔۔۔۔

اس نے کوٹ اتارتے سنجیدگی سے کہا یمن وحید نے افسوس سے اس شخص کو دیکھا۔۔۔۔

جیسے تم ہو ویسے ہی تمھارے ساتھ کام کرنے والے لوگ" "۔۔۔۔

وہ حکارت سے بولی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا اس شخص پر۔۔۔۔۔!! جو بڑے سکون سے اس کے ہر سوال کا جواب دیتے اسے آگ لگا رہا تھا۔۔۔۔!!

میرے ساتھ تو تم بھی ہو گمنام بیوی۔۔۔۔! اپنے بارے " میں کیا خیال ہے تمھارا"۔۔۔۔؟؟

اس سے ایک قدم کے فاصلے پر آکر رکتے اس شخص نے ہاتھ بڑھا کر اپنا کوٹ پیچھے سے اس کے کندھوں پر پھیلاتے اسے آگے سے صحیح کرتے آئی بروا ٹھا کر سوال کیا جبکہ اس کی بات اور حرکت پر وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔!!

گمنام ہو۔۔۔! لیکن عزت تو ہونا۔۔۔! احتیاط ضروری " ہے"۔۔۔۔!!

اس کی جانب جھکتے اس نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی تھی دہکتی سانسوں کا لمس اپنے کان پر محسوس کرتے وہ بے چین ہوئی تھی اس نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

مجھے کوتاہی قبول نہیں"۔۔۔۔ "!!

ہاتھ اٹھاتے اس شخص نے دھیرے سے اس کے کان کی لو کو دو انگلیوں کے درمیان مسل ڈالا تھا اس کے تپش بھرے لمس پر یمن وحید کی آنکھیں پھیل گئی اس نے نظریں اس کے شخص کے چہرے پر ٹکائی۔۔۔۔۔۔۔۔

"جاؤ کافی لے کر آؤ!!۔۔۔۔"

واپس سیدھا ہوتے وہ پلٹتے بولا تھا

جبکہ وہ کچھ پل وہی کھڑی اس کی پشت کو دیکھتی رہی پھر خود کے وجود پر موجود اس کے کوٹ کو وہ اسے نہیں سمجھ سکتی تھی

!۔۔۔۔

وہ آفس سے باہر نکل گئی سٹاف کی طرف جاتے اس نے پہلے ڈیسک پر موجود لڑکے کو مخاطب کیا تھا۔۔۔

کافی مشین کس طرف ہے"۔۔۔؟؟ "

اس نے سنجیدگی سے اس لڑکے کو دیکھا جس نے کام کرتے سر اٹھا کر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔۔۔

!!آپ نئی ہے نا۔۔۔؟؟آئے لے کر چلتا ہوں"۔۔۔ "

وہ دھیما سا مسکرایا تھا یمن وحید دھیرے سے مسکرائی۔۔۔۔۔

"اچھا لگتا ہے جب کوئی بغیر جج کیے بس مدد کر دیتا ہے"۔۔۔۔

اس کے کندھوں پر کوٹ کو دیکھ وہاں کئی لوگوں نے اسے عجیب حکارت بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔!

لوگ۔۔۔! دوسروں کو اپنے انٹرٹینمنٹ کی بنا پر، خود کی " سوچ کی بنا پر جج کر لیتے ہیں بغیر کچھ جانے بغیر کچھ سمجھے۔۔۔! اور ایسے لوگ بس دوسروں کا کونفیڈنس لو کرتے ہیں یہ ہم پر ہوتا ہے ہمیں اپنا اعتماد برقرار رکھنا ہے یا لوگوں کی نظروں اور باتوں کا اثر برقرار رکھنا۔۔۔!

یمن نے ان لوگوں کو خود کی جانب عجیب نظروں سے تکتے پایا

۔۔۔۔۔۔۔

آج اسے پتہ چلا تھا کسی بھی رشتے کا "نام" ہونا کتنا ضروری ہے
وہ گمنام تھی اس شخص کی ایک بھی مہربانی بس اس کے کردار پر
!انگلی ہی اٹھا سکتی تھی فقط۔۔۔

کافی مشین کے پاس جاتے کچھ دیر میں اس لڑکے نے
مسکراتے ہوئے اسے کافی بنا کر دی تھی اور اس کے ہاتھ میں کپ
تھمایا۔۔۔۔۔۔

!!بہت شکریہ "۔۔۔ "

وہ دھیمے سے لہجے میں بولی لڑکے نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنا
کپ پکڑے واپس پلٹا تھا۔۔۔

"میری کافی!!"

اچانک ابھرنے والی آواز پر یمن کے ساتھ وہ لڑکا بھی یکدم رکا تھا جس سے کافی کپ سے چھلک کر جازب کمال کے اوپر گری اس نے تند و تیز نظر اٹھا کر لڑکے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

" یوڈیم!! "

وہ دانت بری طرح پیس گیا تھا اس کی شرٹ پر کافی کا داغ لگ چکا تھا ساتھ گرم کافی گرنے سے اس کے جسم میں جلن سی اٹھی

۔۔۔۔

"سوری سر وہ غلطی!!۔۔۔۔

اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے وہ ور کر بولتے بولتے رک گیا یمن نے چونک کر اسے دیکھا وہ کس قدر غصے میں رہنے والا شخص تھا۔۔۔۔

"۔۔۔ یو آر فائر! ۔۔۔ مجھے ہے نہیں ہی برداشت کوتاہی!"

اس نے یمن کے ہاتھ سے کافی کا کپ چھینے کے انداز میں پکڑا جس سے کافی یمن کے ہاتھ پر گری تھی وہ لب دبائے سسکی روک گئی۔۔۔۔

اسے اس درد کی کہاں پرواہ تھی وہ تو حیران تھی اس شخص کے اوپر جو ذرا سی غلطی برداشت نہیں کرتا تھا اور خود بھی تو اس

نے کافی یمن وحید کے ہاتھ پر گرائی تھی۔۔۔۔!!اس غلطی کا کیا ؟؟

لیکن وہ اس نے خود کیا تھا اور انسان خود کی غلطی کہاں مانتے ہیں۔۔۔!وہ تو دوسروں کی غلطیاں تلاش کرتے ہے فقط۔۔۔!

"بٹ سر۔۔۔"

جازب کمال پلٹ گیا جب اس لڑکے نے کچھ کہنا چاہا تھا تو اس نے واپس پلٹ کر قہر بھری نظر اس پر ڈالی تو وہ خاموش ہوا تھا

۔۔۔۔۔

وہ وہاں سے چلا گیا یمن افسوس سے اس ورکر کو دیکھتی اس کے پیچھے گئی تھی وہ اسے بہت کچھ سنانا چاہتی تھی آخر وہ شخص کیا خود کو کسی ریاست کا بادشاہ سمجھتا تھا۔۔۔۔؟؟

وہ بغیر ناک کیے دھڑام سے آفس کا دروازہ کھول اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

اتنی چھوٹی غلطی پر تم نے اسے فائر کر دیا"۔۔۔؟؟ "
وہ اس کی پشت کو دیکھتے حیرت زدہ لہجے میں بولی آنکھوں میں حیرانگی تھی!۔۔۔

غلطی چھوٹی ہو یا بڑی فرق نہیں پڑتا غلطی صرف غلطی "
ہوتی ہے۔۔۔۔!!اور جانتی ہو یہ شرٹ جو اس نے خراب کی
!!اس کے ایک مہینے کی سیلری تھی۔۔۔۔

دوسری بات مجھ سے تمیز سے مخاطب ہو یہ "تم تم" کیا
ہے ہاں"۔۔۔۔۔؟؟

کرسی پر بیٹھتے اس نے کافی کا گھونٹ بھرتے درشتگی سے کہا
!!تھا اس کی بات پر یمن لب بھینچ گئی۔۔۔۔

ذرا فرق نہیں پڑتا نا آپ کو سر کسی کی زندگی برباد کر کے "
"۔۔۔۔۔؟؟

وہ "سر" پر زور دیتے بولی تھی اس کے لہجے میں یکدم بہت کچھ ٹوٹ سا گیا

ایسے ہی تو وہ برباد ہوئی تھی اور وہ اب دکھ سمجھ سکتی تھی برباد ہوئے لوگوں کا۔۔۔۔!

میں خود غرض انسان ہوں۔۔۔!! اور میں صرف "میں" پر غور کرتا ہوں۔۔۔۔!خود پر "

اس نے کافی کا کپ ٹیبل پر رکھتے اس لڑکی پر نظریں جمائے پر سکون انداز میں جواب دیا اس کے جواب پر وہ تلخی سے ہنسی

۔۔۔۔

"خود غرض انسان آخر میں سب کھو دیتے ہیں!"۔۔۔۔

یمن کا چہرہ سرخ ہوا۔۔۔!اس کے الفاظ استہزاء تھے نظریں اس شخص کے چہرے پر جمی تھی جس کی آنکھیں یکدم ہی چمک اٹھی۔۔۔!!گہری پراسرار چمکتی آنکھیں۔۔۔۔

"اور مجھے لگتا ہے۔۔۔!انسان سب کچھ کھو دینے کے بعد خود غرض بنتا ہے!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے آئی برو اٹھایا اس کے لہجے میں کچھ عجیب تھا سب کچھ کھو دینے کے بعد جو لہجہ اپنایا جاتا وہ ویسا لہجہ تھا وہ بس اس کے لفظوں پر ساکت ہوتی اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

اسے پتہ ہوتا ہے اب اگر وہ کمزور پڑا تو وہ خود کو بھی کھو "
دے گا سو وہ خود غرض بنتا ہے۔۔۔!اور میں خود غرض ہوں
۔۔۔!مجھے صرف خود سے غرض ہے اور میں خود غرضی میں ہی
!!مر جاؤں گا"۔۔۔۔۔

وہ ٹیبل سے کھڑا ہوتے بھاری قدم اٹھاتے ٹیبل کی دوسری
سائیڈ آتے ٹیبل سے پشت لگاتے کھڑا ہوا تھا
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!اس کے آخری لفظوں پر وہ لڑکی بس
اسے دیکھتی رہ گئی وہ کتنا بے رحم تھا اسے خود کے مرنے پر افسوس
!!نہیں تھا۔۔۔۔۔

!سر"۔۔۔۔ "

دروازہ ناک کرتے آصف اندر داخل ہوا تھا یمن وحید کا سکتا ٹوٹا نظریں اس شخص کی کالی آنکھوں سے ہٹا کر اس نے گردن موڑ کر آصف کو دیکھا جو اسے وہاں دیکھ نظر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔

" سر کسی نے نعمان ملک کی وہ پرسنل ویڈوز لیک آؤٹ کر دی اور نعمان ملک نے خودکشی کر لی"۔۔۔۔!

آصف سر جھکائے بولا اس کی بات پر جاذب کمال کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے یمن نے بے ساختہ اس شخص کو دیکھا۔۔۔

" اب ان کی کمپنی کے ساتھ ریسنٹ ڈیل آپ کی تھی تو میڈیا آپ سے سوال کرنا چاہتی ہے"۔۔۔۔

آصف نے مزید اسے بتایا تھا اس نے ہنکارا بھرا ایمن وحید نا سمجھی سے وہاں کھڑی تھی۔۔۔۔

میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے اور کس نے کی لیک ویڈو " "۔۔۔۔؟؟

اس نے کچھ سوچتے سوال کیا تھا آصف نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

کسی نے دشمنی نکالی ہے سر کوئی دوست تھا اس کا نعمان " !! ملک نے اس کی بہن"۔۔۔۔

آصف نے اسے باقی کی بات بتاتے بتاتے رک گیا تو اس نے ایک نظر یمن وحید پر ڈالی۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ اور کایان کو فلیٹ آنے کو بولو"۔۔۔ !

اس نے آصف کو وہاں سے بھیجا تھا اس کی بات پر آصف سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا تھا اس نے دوسری نظر یمن وحید پر ڈالی !۔۔۔۔۔

"آفس کا آف ہو چکا ہے اب میں سر نہیں رہا کیا تم اس لیے یہاں کھڑی ہو کہ میں شوہر بنوں"۔۔۔۔۔؟

اس کی جانب قدم بڑھاتے اس کا لہجہ گھمبیر ہوا تھا اس کی بات پر اس لڑکی نے چونک کر اسے دیکھا اس کے اٹھتے گرتے قدموں کی آہٹ پر وہ سہم گئی تھی تو کیا آفس میں اب کوئی نہیں تھا۔۔۔؟

ایسی اوچھی خواہش نہیں رکھتی میں"۔۔۔"

اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اس سے تین قدموں کے فاصلے پر آکر رکا تھا اس کی کالی آنکھیں سحر زدہ ہوتی چمک رہی تھی یوں جیسے اپنے طلسم میں جکڑنے کو بے تاب۔۔۔

کیا۔۔۔؟ کس قسم کی اچھی حرکتوں کی "

خواہش"۔۔۔؟؟

اس کی بات پر اس نے آنکھیں چھوٹی کرتے گردن جھکا کر اس کی ہلکے خوف سے بھری آنکھوں میں دیکھا جبکہ اس کے لفظوں پر یمن وحید لب کاٹ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

"اچھی حرکتیں تم کب سے کرنے لگے۔۔۔؟اوچھی حرکتیں۔۔۔! گھٹیا"۔۔۔

اس نے آنکھیں گھوماتے اپنی بات کی وضاحت دیتے ایک قدم پیچھے اٹھایا اس کے قدم اٹھانے پر اس شخص نے ہنستے ہوئے دوسرا قدم اس کی جانب اٹھایا تھا۔۔۔

یمن وحید کی بے ساختہ نظر اس کے گلے کی ابھری ہوئی ہڈی پر پڑی تھی اس کے حلق میں کانٹے سے چبھے تھے۔۔۔۔!

اچھا اندازہ لگا لیتی ہو تم بھلا میں اچھی حرکتیں کرتا اچھا " لگوں گا"۔۔۔۔؟؟

وہ دھیرے سے جھک کر اس کے ہاتھ کو اپنے بھاری مظبوط ہاتھ میں لے گیا۔۔۔!اس کے ہاتھ کو دھیرے سے اوپر اٹھاتے اس شخص نے اپنے گلے کی ابھری ہوئی ہڈی پر پھیرا تھا اس کی نرم انگلیوں کا لمس ملتے ہی وہ دھیرے سے مسکرایا جبکہ یمن وحید کے لب پھڑ پھڑا اٹھے اس کے پورے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

"!گمنام ہی صحیح بیوی ہونا چھو سکتی ہو"۔۔۔۔

اس نے مدھم بھاری لہجے میں کہا۔۔۔!اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھی جبکہ اس کے ہاتھ میں موجود یمن وحید کا ہاتھ لرز اٹھا تھا

۔۔۔

"اگر چاہو تو حق بھی لے سکتی ہو مجھ سے۔۔۔!بیوی والے حق"۔۔۔۔۔!

اس نے دھیرے سے جھکتے اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں کہا اس کے لفظوں میں عجیب سا احساس تھا جو یمن وحید کی نسوں میں اترا اور اس کے سانس کو وہی کہی سینے میں الجھا گیا وہ لڑکھڑا گئی اس کی پر تپش قربت سے۔۔۔۔۔

"گہرے حق!!۔۔۔۔

اس کی سیاہ آنکھیں چمکی اس نے دھیرے سے ہونٹ اس کے کان کی لو سے مس کرتے گال تک لے جاتے ناک میں پہنی نوز پن پر رکھے اس کے لب پھڑ پھڑا اٹھے تھے جبکہ اس لڑکی کا رہا سہا سانس بھی خشک ہو گیا وہ شخص وہ کیا تھا آخر۔۔۔۔۔؟؟ وہ اس کے کس روایہ کو قبول کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

"کل تم میرے ساتھ کراچی چل رہی ہو کچھ مزید سٹاف کے ساتھ وہاں مجھے ایوارڈ دے گے۔۔۔۔!!

وہ واپس سیدھا ہوا تھا یمن کا الجھا سانس بحال ہوا وہ اسے دیکھتی رہی جس کا لہجہ سرد ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے یمن وحید کا ہاتھ چھوڑ دیا یوں جیسے جھٹک دیا ہو وہ اپنے ہاتھ پر موجود اس کی گرم انگلیوں کا لمس اب بھی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔!

اور اس شخص نے تو اس کی نظریں تک محسوس کر لی تھی کیا وہ اس لڑکی پر اس قدر نظر رکھتا تھا۔۔۔۔؟

" وہاں آؤٹ آف کنٹری سے بھی کافی کلائنٹ آئے گے ہمیں ان کے ساتھ ڈیل سائن کرنی ہے کسی بھی قیمت پر فنکشن کافی بڑا ہے دوسری کنٹری کی نیوز پر بھی ہو گا چونکہ تم میری پرسنل اسسٹنٹ ہو سو تم بھی جاؤ گی"۔۔۔۔۔۔۔!

وہ پلٹتے اپنے ٹیبل کی جانب بڑھا وہاں سے گاڑی کی کیز اور چند ضروری چیزیں اٹھاتے یوں اجنبیت سے بولا تھا جیسے وہ اسے جانتا تک نا ہو۔۔۔۔!

وہ تو اس کے عجیب رویے پر حیران ہوئی تھی جو پل میں بدل رہا تھا۔۔۔۔!

وہ کیسے بھول گئی وہ شخص دوسروں کو مدعوں سے بھٹکانے میں ماہر تھا۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔ سر ہاسپٹل میں آگ لگ گئی!!

آصف ہڑ بڑاہٹ میں اندر داخل ہوتے بولا تھا یمن نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔۔

!! جہاں میم کی سسٹر تھی"۔۔۔۔ "

اس نے پھولتے سانس کے ساتھ اپنی بات مکمل کی تھی یمن کی آنکھیں حیرت سے پھیلی اس نے ایک نظر جاذب کمال کی پشت کو دیکھا اس کا دل یکدم رک سا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو۔۔۔۔۔؟؟ میں گھر جا رہا ہوں یہ میرا مسلہ نہیں "

!! ہے"۔۔۔۔۔۔

وہ فون چیک کرتے بھاری قدم اٹھاتا یمن وحید کے پاس سے یوں گزرا جیسے اجنبی گزرتے ہو اس کی آنکھوں سے بے ساختہ پانی گرا تھا۔۔۔۔!!

حاصل کر کے کھو دینے کا درد سمجھتے ہو تم۔۔۔۔؟ جو درد لاحاصل پر ہوتا ہے اس درد سے کئی زیادہ درد تب محسوس ہوتا ہے جب ہم کسی قیمتی چیز کو حاصل کر لے اور اس قیمتی چیز کو پل میں واپس کھو دے۔۔۔۔!

وہ درد روح کو لرزا دیتا ہے۔۔۔۔! روح میں اتر کر روح کو بے جان بنا دیتا ہے۔۔۔۔!

لاحاصل چیز کا علم دل کو ہوتا ہے کہ وہ لاحاصل ہے لیکن چیز کو حاصل کر لینے کے بعد کھو دینا۔۔۔۔! دل اس پر مطمئن نہیں ہوتا۔۔۔۔! اس کی طلب بڑھ جاتی ہے کہ اس نے وہ چیز، وہ رشتہ چھو لیا ہوتا ہے

❤❤❤❤❤

تیز برستی بارش میں وہ سڑک پر بھاگ رہی تھی وہ پوری طرح بھیگ چکی تھی آنکھوں میں آنسو تھے سانس سینے میں بار بار اٹک رہا تھا۔۔۔۔!

آخری سہارے کو کھو دینے کا درد پتا ہے کیا ہوتا ہے۔۔۔؟

آخری سہارے کو کھو دینا ایسا ہے جیسے ایک ستائے ہوئے وجود کو زندگی کی طرف لے جاتی آخری ڈور بھی ٹوٹ گئی ہو۔۔۔۔!!

اور اس برستی طوفانی بارش میں یمن وحید کو لگا کہ وہ آخری ڈور اگر ٹوٹ گئی تو اس کا وجود ہوا میں تحلیل ہو جائے گا۔۔۔۔! وہ دوڑتے دوڑتے گیلی سڑک پر گر گئی ہاتھوں کی ہتھیلیوں میں زخم لگے۔۔۔۔!

وہ اٹھنا چاہتی تھی لیکن کیا بے بسی تھی نا۔۔۔۔؟ وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی ٹانگیں شل ہو رہی تھی سردی سے زیادہ اس بات نے

اسے جھنجھوڑ دیا تھا کہ اگر منزل پر پہنچ کر وہ سب کچھ کھو چکی ہوئی ۔۔۔۔!! تو وہ کیا کرے گی۔۔۔۔؟؟

وہ زمین پر ہاتھ رکھتے درد کی پرواہ کیے بغیر واپس اٹھ گئی خالی سڑک پر اکا دکا ہی گاڑیاں تھی رات کا منظر تھا ہر طرف اندھیرا اور برستی شدید بارش عجیب ہولناکی کا منظر پیش کر رہی تھی

۔۔۔۔

!! ہم کہی چھوڑ دے "۔۔۔۔۔ "

ایک تیز رفتار بائیک اس کے قریب سے گزر گئی۔۔۔۔۔! وہ آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔!

جب وہی بائیک واپس پیچھے آئی تھی اس پر بیٹھے وہ دو لڑکے اسے بڑی غلاظت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

"۔۔۔۔ آؤ بیٹھو ہم چھوڑ دیتے ہیں!!"

پچھلا لڑکا بائیک سے اترا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس نے قدم یمن وحید کی جانب بڑھائے تھے وہ خوف زدہ ہوئی تھی اس کے حواس بری طرح سلب ہو گئے تھے جیسے سوچنے سمجھنے کی قوت سے خالی ہو۔۔۔۔

"۔۔۔۔ میں خ۔خود چلی جاؤں گی"

اس نے قدم پیچھے کی جانب لیے تھے خوف سے چہرہ سفید پڑ گیا بارش کے قطرے چہرے سے ہوتے گردن تک جا رہے تھے وہ

بری طرح بھیگ رہی تھی اس نے دوپٹے کا کنارہ ہاتھوں میں جکڑا

۔۔۔۔

خود کیوں ہم چھوڑ دے گے آؤ اور بتاؤ کہاں جانا "

!!ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لڑکے نے پھرتی سے آگے بڑھتے اس کا بازو جکڑا تھا

اس کی آنکھوں سے شیطانیت ٹپک رہی تھی جبکہ پیچھے کچھ

قدموں کے فاصلے پر بائیک پر بیٹھا دوسرا لڑکا استہزاء انداز میں

ہنس دیا۔۔۔۔

!!چھوڑو مجھے ذلیل انسان"۔۔۔۔ "

وہ ایک دم ہذیانتی ہوئی تھی اپنے بازو پر اس لڑکے کی غلیظ گرفت پر وہ مچل اٹھی تھی جب اس لڑکے نے یمن وحید کے ہاتھ بھی جکڑ لیے اس کی آنکھوں سے آنسو کے دو قطرے برستی بارش میں ملتے سڑک پر گر گے۔۔۔۔

وہ اذیت کی انتہا پر تھی جہاں بے بسی یہ تھی کہ وہ ایک ایسے پرندے کی مانند تھی۔۔۔۔"جس کے پَر باندھ کر کوئی اُسے کہے جاؤ تم آزاد ہو"۔۔۔۔۔!

وہ جو لڑکا اسے جکڑے کھڑا تھا کیا وہ بھول گیا تھا کہ اس کے گھر ایک ماں ہے، ایک بہن ہو گی یا اس کی ہونے والی بیوی ۔۔۔۔؟؟ وہ کیوں بول جاتے ہیں کہ ان کی اپنی ماؤں، بہنوں کے

علاوہ باقی عورت ذات گوشت کا ٹکڑا نہیں ہے۔۔۔۔!! نہیں ہے وہ گوشت کا ٹکڑا وہ بھی کسی کی بہن ہے کسی کی بیٹی ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! کیا وہ جہنم کی آگ بھول جاتے ہیں۔۔۔؟؟

!! م۔مجھے جانے دو گھٹیا انسان "۔۔۔۔"

وہ پاؤں سڑک پر بری طرح مار رہی تھی جب اس لڑکے نے نخوت سے اس کی پشت کو دیکھا بے ساختہ یمن وحید پر ایک پہاڑ سا گر گیا اس کے ذہن کی سوچوں میں بے ساختہ ایک جملہ پوری شدت سے گونج اٹھا۔۔۔۔

! اور مجبوری کا فائدہ ہوٹل میں جا کر اٹھایا جاتا ہے "۔۔۔ "

ہاں وہ جملہ اس شخص نے بولا تھا جس نے اس کے بھیگے سراپے پر اپنا کوٹ ڈالا تھا کہ "گمنام ہی صحیح۔۔۔۔! عزت تو ہو نا" !!۔۔۔۔۔

اور وہ اسے گھٹیا بولتی تھی۔۔۔! یمن وحید کی آنکھ سے تیسرا آنسو ٹوٹ کر گرا آج وہ جس لڑکے کی گرفت میں تھی وہ تھے گھٹیا ایسی حرکتیں گھٹیا ہوتی ہیں۔۔۔۔!! اس شخص نے تو ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی۔۔۔! وہ تو اُسے کسی ہوٹل میں !! نہیں لے کر گیا۔۔۔۔

اس نے تو نکاح کیا تھا۔۔۔! اور نکاح تو گھٹیا حرکت نہیں !! ہے۔۔۔۔۔! وہ تو پاک عمل ہے۔۔۔۔۔۔۔

اس کے ذہن نے جیسے ساری دلیلیں پیش کرتے بات صاف کردی کہ آخر گھٹیا لوگ، گھٹیا راستے کیسے ہوتے ہیں

!!۔۔۔۔۔

وہ شخص برا تھا لیکن وہ گھٹیا ترین نہیں تھا اور یہ بات اس برستی بارش میں اس لڑکے کی گرفت میں اس پر عیاں ہو گئی تھی ۔۔۔۔اور اسے ایسا لگا جیسے کوئی بوجھ اس کے دل پر آکر گرا ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یکدم اسے اپنا سر چکراتا محسوس ہوا کہ اس لڑکے نے اس کی مخصوص نس دباتے اسے ہوش و حواس سے بیگانہ کر دیا تھا۔۔۔۔

!!یمن وحید"۔۔۔۔"

ایک تیز آواز پر ان لڑکوں نے پلٹ کر سڑک پر کھڑے وجود کو دیکھا جبکہ نیم غنودگی میں جاتے اس لڑکی کے وجود نے بھی وہ آواز محسوس کی تھی۔۔۔۔

!!ہاتھ سلامت چاہتے ہو تو چھوڑ دو اسے"۔۔۔۔"

تند تیز لہجے میں کہتے وہ شخص اُن لڑکوں کی جانب بڑھا تھا اُس کی آنکھوں میں خون سا اترا ہوا تھا اس لڑکے نے بے زاریت سے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اور پھر سامنے سے آتے وجود کو

۔۔۔۔۔

!!یو بلڈی ہیل"۔۔۔۔"

وہ بارش میں بھیگتا ہوا ان لڑکوں تک آیا اس کے قدم جیسے جیسے اٹھ رہے تھے اس نے ساتھ اپنے کوٹ کی پاکٹ سے گن نکالی تھی اور سیدھا نشانہ اس لڑکے کے ہاتھ کا لیتے گن اس کے ہاتھ کی طرف کی تھا وہ لڑکا بری طرح خوفزدہ ہوا تھا۔۔۔۔

اس نے یمن وحید کا وجود یکدم آزاد کیا تو اس کا بے ہوش وجود سڑک پر گر گیا جس پر بارش کے قطرے برس رہے تھے !۔۔۔۔۔۔

!!اوئے بائیک سٹارٹ کر"۔۔۔۔ "

اس لڑکے نے تیزی سے اپنے ساتھی کے پیچھے بیٹھتے بلند آواز میں کہا مقابل شخص ان کے قریب آچکا تھا اس نے ان کی بائیک

کے ٹائر کا نشانہ لیتے فائر کیا تھا وہ جو تھوڑی دور گے تھے لڑکھڑا کر سڑک پر گر گے تھے۔۔۔۔۔

!!یمن وحید"۔۔۔۔ "

اس شخص نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اس سڑک پر گری لڑکی کو پکارا تھا اس کے ہاتھ لرز اٹھے تھے شدید تیز ہوا نے اس کے اعصاب بری طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیے تھے۔۔۔۔

وہ گہرا سانس لے گیا گن واپس کوٹ کی پاکٹ میں رکھی اور ہاتھ اس کے وجود کی طرف لے جاتے اس شخص کا دل یکدم بند ہو گیا۔۔۔!!اس کے ہاتھ لرز اٹھے تھے۔۔۔۔!!

اس نے دھیرے سے گہرا سانس چھوڑتے اس کا وجود بازوؤں میں اٹھایا اور کچھ مسافت پر کھڑی اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔۔۔!

ایک طوفان سا اس شخص کے سینے میں اٹھا وہ لب سختی سے بھینچ گیا بارش ان دونوں کو بھگو رہی تھی جبکہ اس کی نظریں سڑک پر تھی اس نے دوسری نظر تک اس لڑکی پر ڈالنا گوارہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔!!

اس نے ایک بار پلٹ کر سڑک پر گرے ان دو لڑکوں کو دیکھا اور پھر واپس سیدھا ہوتے گاڑی میں اس کے بے ہوش

وجود کو لٹاتے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی وہاں سے نکال لی تھی۔۔۔۔!!

باہر بارش ابھی بھی زوروں سے برس رہی تھی اور اندر اس شخص کا دل یوں تھا جیسے اس میں ایک الگ ہی طوفان آنے والا ہو

۔۔۔۔۔۔



"ہیر"۔۔۔۔!

ناشتہ کرتے زویار صاحب نے اس کی طرف دیکھا جو سنجیدگی سے بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔۔!

"جی ڈیڈ!!۔۔۔۔"

اس نے ذرا سا سر اٹھا کر انہیں دیکھا اور واپس سے ناشتہ کرنے لگی ۔۔۔۔!وہ لڑکی سنجیدہ مزاج نا تھی وقت کے کھیل نے اسے سنجیدہ مزاج بنا دیا تھا۔۔۔۔۔

"یہ!۔۔۔"

انہوں نے اپنا موبائل میز پر اس کے آگے کر دیا ہیر زویار نے موبائل پر دیکھا جہاں کسی نمبر سے "ایک سو ستر "مسڈ کال تھی وہ لب بھینچ گئی اس نے سر اٹھا کر باپ کو دیکھا۔۔۔

تیس کال میں نے اٹھائی بھی ہے جن میں صرف ایک "
بات بولی گئی تھی "کب کی ڈیٹ فکس کروں میں اپنی ہونے والی
بیگم کو لینے آنے کی "۔۔۔۔۔؟؟
انہوں نے ہو بہو وہی بار دہرائی تھی جو اعوان خان نے ان
سے کہی تھی۔۔۔۔!

"۔۔۔۔کل ملا کر دو سو کالز بنتی ہے!!"
وہ اس کی طرف دیکھتے بولے نجانے کیوں ان کے لب
مسکراہٹ میں ہلکا سا ڈھلے تھے۔۔۔۔

"۔۔۔میں دیکھتی ہوں!!"

وہ درشتگی سے چیئر سے اٹھ گئی اس کی ناک پر غصہ سوار تھا وہ بیگ اٹھاتی یونیورسٹی کے لیے نکل گئی تھی

گاڑی میں بھی وہ بے چین رہی تھی آخر وہ شخص ایسا کیوں کر رہا تھا جب اس نے خود کو سنبھال لیا وہ شخص واپس لوٹ آیا تھا !!۔۔۔۔

ہاں وہ اسے نہیں بھولی تھی اگر وہ اس کی محبت کو نہیں بھولی تھی تو وہ اس کے دیے گے زخم کو بھی نہیں بھولی تھی۔۔۔۔!

محبت بڑی ہی عجیب شے ہے۔۔! محبت بادشاہ، فقیر، امیر، غریب، نیک یا گنہگار نہیں دیکھتی وہ تو بس ہو جاتی ہے وہ تو بس

محبوب کو دیکھتی ہے اسے ہر برائی کے ساتھ قبول کرتی ہے ۔۔۔۔۔! اور جب محبت ادھوری رہ جائے تو وہ ایسی تیز دھار تلوار بن جاتی ہے جو ہر وقت دل پر زخم لگاتی دل کو خون زدہ کر دیتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ یونیورسٹی میں انٹر ہوئی تھی اس کا ارادہ اس شخص کا دماغ ٹھکانے پر لگانے کا تھا وہ خود کو اتنا بھی بے مول نہیں سمجھتی تھی کہ وہ منہ اٹھا کر اس کے ذرا سے نرم روایے پر اس کے ساتھ چلی جائے۔۔۔۔! ہر گز نہیں

وہ تیزی سے چل رہی تھی جب اس کی دوست بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔۔۔۔!

"ہیر وہ نئے سر ٹیسٹ لینے لگے ہے جلدی چل بیٹا!"۔۔۔

اس کا بازو پکڑے وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے جانے لگی تھی ہیر زویار ہڑ بڑا گئی بغیر تیاری کے ٹیسٹ۔۔۔۔؟؟

"کیا مطلب اچانک ٹیسٹ"۔۔۔۔؟؟

اس نے کلاس کی طرف جاتے ہڑ بڑاہٹ میں سوال پوچھا تھا جس پر اس کی دوست نے معصوم سی شکل بنا کر اثبات میں سر ہلایا ہیر زویار کا چہرہ بری طرح اتر گیا تھا۔۔۔

کلاس میں انٹر ہوتے اس نے سیٹ پر جاتے رجسٹر کھولا تھا

کچھ منٹ بعد ہی وہ بڑے رعب سے کلاس میں انٹر ہوا تھا اس کی

نظر بے ساختہ رجسٹر پر جھکی اس لڑکی پر گئی وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔۔۔

السلام علیکم کلاس یہ سرپرائز ٹیسٹ ہے کیسا لگا " سرپرائز"۔۔۔۔؟؟

نظریں اس کے چہرے پر رکھتے وہ ڈائس کے پاس جاتے سلام کے بعد بولا تھا کلاس نے اسے سلام کا جواب دیا جبکہ اس کی دوسری بار پر ساری کلاس کا منہ بن گیا تھا جس میں وہ بھی شامل تھی۔۔۔۔

۔۔"لگتا ہے پسند نہیں آیا۔۔۔! خیر میں اناڑی بندہ ہوں مجھے سرپرائز دینے نہیں آتے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اس کی کرسٹل گرے آنکھیں چمک اٹھی اس کی بات پر ہیر نے بے ساختہ سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ شخص کتنا جھوٹا تھا ہاں اگر وہ یوں کہتا کہ اسے "اچھے سرپرائز" دینے نہیں آتے تو یہ زیادہ بہتر تھا۔۔۔

وہ سر جھٹک گئی جبکہ وہ خود بھی بورڈ پر سوال لکھنے لگا تھا !!۔۔۔

سوال لکھنے کے بعد وہ موبائل نکالتے ایک نظر کلاس پر ڈال لیتا !اس کا چہرہ سنجیدگی لیے ہوئے تھا۔۔

کلاس ختم ہونے پر کلاس سے ٹیسٹ لیتے ان کے اترے چہروں کو دیکھتے وہ زیر لب مسکراتے ٹیسٹ لیے وہاں سے نکل گیا

تھا ہیر زویار نے پیر پٹختے وہ اس کے پیچھے جانا چاہتی تھی جب دوسری کلاس کا ٹائم ہوا تھا وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔

دوسری کلاس ختم ہوتے وہ بغیر اپنی دوست کی بات سنے کلاس سے باہر بھاگی تھی اس نے دوسرا سانس اس کے آفس کے دروازے کے سامنے جا کر لیا۔۔۔۔

میں نے صاف انکار کیا تھا نا سمجھ میں نہیں آیا تھا۔۔۔؟؟ " بغیر ناک کیے وہ تن فن کرتے اندر داخل ہوئی تھی اور اسے دیکھتے اپنی بات مکمل کی دروازہ زور سے بند کرنے کی وجہ سے وہ بند ہو چکا تھا!۔۔۔۔

تمھارے معاملے میں، میں ذرا بد دماغ بندہ "

ہوں!"۔۔۔

وہ چیئر سے کھڑا ہوتے بولا تھا ہیر بس اسے دیکھتی رہی وہ کتنا ڈھیٹ تھا نا۔۔۔۔؟؟

میں آخری بار بول رہی ہوں میں شادی نہیں کروں گی "

میرے ڈیڈ کو پریشان کرنا بند کرے!!!"۔۔۔۔۔۔

وہ غصے سے کہتی پلٹ گئی تھی دانت پیستے اس کا دل کیا اس شخص کا سر پھاڑ دے جواب اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا

میری اجازت کے بغیر تم یہاں سے ہل بھی نہیں"

سکتی!!"۔۔۔

آبرو آچکاتے وہ پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے خاصے کروفر سے بولا اس کے لہجے میں سکون تھا لیکن نظروں میں۔۔۔!!ان نظروں میں سرد پن تھا کہ مقابل لڑکی بس دانت پیس کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

ہنہہ خوش فہمی۔۔۔!!اچھی ہے"۔۔۔"

طنزیہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ سے اسے پلٹ کر دیکھتی وہ واپس پلٹ گئی اس کے قدم دروازے کی جانب تھے فخریہ انداز میں اُس نے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا

دروازہ آہستہ سے کھولا جب اچانک دھڑام کی آواز سے آدھ کھلا دروازہ بند ہوا تھا وہ اچھل کر جیسے ہی دو قدم پیچھے ہوئی مقابل کے چوڑے سینے سے لگتے لگتے بچی تھی۔۔۔۔۔

ایک ہاتھ دروازے پر رکھے دوسرا ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے وہ اس کے کندھے کے قریب دھیرے سے جھکا اس کے کلون کی مہک نے "ہیر" کے حواس بری طرح سلب کیے تھے وہ سانس روک گئی پلکوں میں خود بخود ہی لرزش پیدا ہوئی ایسے جیسے وہ کسی طلسم میں جکڑی جا رہی ہو۔۔۔۔۔

خوش فہمی پالنا میرے لیے ممنوع ہے مس ہیر"

!!زویار"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بہت مدھم آواز میں بولا تھا اس کی سرد آواز نے ہیر زویار کو لرزنے پر مجبور کیا تھا وہ ابھی غصے سے پلٹتی کے "اعوان

خان" نے اس کے کندھے پر درمیانی دو انگلیاں جماتے اسے ایسا کرنے سے روکا اپنے کندھے پر گرم لمس پاتے ہی وہ لب سختی سے بھینچ گئی تھی۔۔۔۔۔

اعوان خان اتنی ہی بات کرتا ہے جتنی وہ پوری کر سکے اور" !!اعوان خان اپنی ہر بات ہر حال میں پوری کرتا ہے"۔۔۔۔

جھٹکتے سے دو انگلیاں اُس کے کندھے سے ہٹاتے وہ گھمبیر مگر اٹل لہجے میں بولا۔۔۔۔

ہیر نے پلکیں جھپکیں تھی کئی بار وہ اُس سحر کو توڑنا چاہتی تھی جو "اعوان خان" اُس پر کھینچنا چاہتا تھا اُس نے وائٹ جو گر میں مقید اپنا پاؤں اعوان خان کے پاؤں پر سختی سے مارا تھا کہ اس

اچانک افتاد پر وہ لب بھینچ گیا اچانک غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہوئی اور ماتھے پر کئی بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔۔

ہیر زویار بجلی کی سی تیزی سے اس کے حصار سے نکلی تھی یا" اعوان خان "نے اسے نکلنے دیا تھا کیوں کہ ہیر کے مارنے پر بھی وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا تھا۔۔۔۔۔

آپ اپنی باتیں اس لیے پوری کرتے آئے ہے اعوان خان" کیوں کہ ابھی آپ ہیر زویار سے مد مقابل نہیں ہوئے"۔۔۔۔!!

وہ سر کو جھٹکتے بولی اس کی آنکھوں میں چمک تھی ایک
خاص چمک وہ تیوری چڑھائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یاد رکھئے گا پروفیسر اعوان خان ہیر زویار کو آپ کبھی بھی پا"
نہیں سکے گے ہر گز آپ سے شادی نہیں کروں گی"۔۔۔۔۔۔

وہ انگلی اٹھائے بولی مقابل کے چہرے پر استہزاء ہنسی
!!ابھری ہیر کا دل جل اٹھا تھا وہ ایسا ہی تھا۔۔۔۔۔

اپنی مسکراہٹ سے دل دھڑکا دینے والا اور اُسی مسکراہٹ"
سے دل جلا دینے والا"اس میں دونوں ہنر بخوبی شامل تھے

۔۔۔۔۔

آہاں۔۔۔!!اپنے جملے درست کرے مس ہیر زویار "

"اعوان خان "آپ کو پانا ہر گز نہیں چاہتا"اعوان خان "آپ کو اپنی ضد بنا کر فتح کرے گا"۔۔۔۔۔

شعلہ برساتی آنکھوں سے وہ اس کے چہرے کو دیکھتے بولا ہیر زویار نے اس کی آنکھوں میں ایک ان دیکھی آگ جلتی محسوس کی جس کی تپش۔۔۔۔!!جان لیوا تھی

ایک ایسا بھی دن تھا جب ہیر زویار دل و جان سے مرا کرتی تھی اعوان خان پر اور آج اُس کے سامنے کھڑا اعوان خان ہیر زویار کو بس زہر لگ رہا تھا۔۔۔۔

اپنا ٹیسٹ اٹھائے اور کل اپنے فادر کو لے کر آئے۔۔۔!!یو" مے لیو ناؤ"۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا واپس اپنی چیئر پر بیٹھ گیا تھا سب کچھ نارمل ہو گیا یوں جیسے کچھ ہوا ہی نا ہو ہیر حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی وہ بہت جلد بدل جاتا تھا ہیر زویار جانتی تھی اعوان خان اس سے محبت نہیں کرتا وہ بس اسے استعمال کرنا چاہتا ہے اور وہ ہر گز ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

ٹیسٹ اٹھائے وہ آفس سے نکل گئی پیچھے اعوان خان نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا تھا ہیر زویار صیح سوچتی تھی اعوان خان

۔۔۔۔!!اور ہیر زویار سے محبت۔۔۔۔!!مضحکہ خیز

۔۔۔۔۔!!

لیکن کیااس شخص کی آنکھیں جھوٹ بیان کر رہی تھی "

۔۔۔۔۔!کہ اسے واقعی ہیر زویار چاہیے تھی"۔۔۔

❤❤❤❤❤

اس نے آدھ کھلی آنکھوں کی پلکیں جھپکائیں اور آنکھیں پوری کھولنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔

یکدم ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اس نے ایک گہرا سانس بھرا اسے

!!یکدم سب یاد آتا چلا گیا تھا ہاں وہ کچھ پل کی اذیت۔۔۔۔

اور اذیت کچھ پل کی ہو یا سالوں کی اذیت صرف اذیت " ہوتی ہے۔۔۔۔! اذیت لمحے نہیں دیکھتی نا ہی صدیاں دیکھتی " !! ہے۔۔۔۔

وہ تیزی سے بیڈ سے نیچے اتری تھی جب اسے اپنی آنکھیں پھر سے بند ہوتی محسوس ہوئی۔۔ٹانگیں بیڈ سے نیچے لٹکائے اس نے دونوں ہاتھ بیڈ پر جماتے آنکھیں بند کرتے واپس کھولیں

۔۔۔۔۔

کیا تم ٹھیک ہو یمن وحید"۔۔۔۔؟؟ "

ایک جانی پہچانی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا دروازہ کھول کر وہ شخص اندر داخل ہوا تھا جس کے ہاتھ میں گرم دودھ کا بھاپ اڑاتا گلاس تھا۔۔۔۔

" میں۔۔۔۔! یہاں کیسے آئی"۔۔۔۔؟؟

اس نے بے ساختہ اپنے کپڑوں کو دیکھا وہ ہلکے نم کپڑوں میں تھی لباس وہی تھی اس نے دوسری نظر گردن اٹھا کر "باسل احمد" پر ڈالی۔۔۔۔۔

" کیا تمھیں یاد نہیں کل کیا ہوا۔۔۔۔؟؟ یہ دودھ پی لو کچھ بہتر محسوس کروں گی"۔۔۔۔!!

بیڈ کی جانب قدم اٹھاتے باسل احمد نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا اور دودھ کا گلاس اس کی جانب بڑھایا۔۔۔۔

وہ کبھی اس کے ہاتھ میں پکڑے دودھ کے گلاس کو دیکھتی تو کبھی گردن اٹھا کر باسل احمد کو جیسے ابھی بھی کچھ سمجھ نا آیا ہو باسل احمد نے آئی برو کے اشارے سے اسے دودھ کا گلاس پکڑنے کو کہا جس پر اس نے لب کاٹتے دودھ کا گلاس پکڑ لیا تھا

۔۔۔۔۔۔

تمھیں اکیلے نہیں جانا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! تم " کہاں جا رہی تھی"۔۔۔۔؟؟

باسل احمد صوفے پر بیٹھتا بولا تھا اس کا دھیان یمن وحید پر تھا اور اس کی آنکھوں میں آج ایک الگ سے جذبات تھے ناقابل بیان سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

اس کی بات پر یمن وحید کو یکدم سب یاد آیا تھا دودھ کا آدھا گلاس اس نے ٹیبل پر رکھا آدھا وہ پی چکی تھی۔۔۔

وہ فورا بیڈ سے اٹھی باسل احمد ہڑبڑایا تھا۔۔۔

"م۔میری بہن۔۔۔۔!"

اس کی حالت یکلخت کل سے زیادہ خراب ہوئی جیسے ہر امید کو آگ لگ گئی ہو اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا۔۔۔۔

!ریلکس یمن "۔۔۔ "

باسل احمد فور آ صوفے سے اٹھا اور اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اس کی طرف دیکھتے دھیمے لہجے میں بولا وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی جیسے کوئی پاگل ہو۔۔۔۔

میری بہن مر گئی ہے اور تم مجھے ریلکس کر رہے ہو "۔۔۔؟"

وہ یکدم چیخ اٹھی اس نے باسل احمد کے بازو پر ہاتھ رکھتے اس کے اپنے کندھوں پر دھرے ہاتھ جھٹک دیے بری طرح سے

!!۔۔۔۔۔۔

وہ کراہ اٹھا تھا یمن وحید نے پھر سے نا سمجھی سے اسے دیکھا

!جہاں اس کی وائٹ شرٹ پر ہلکا سا خون کا دھبہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

!ی۔یہ۔۔!یہ کیا ہوا"۔۔۔"

لبوں کو میچتے اس نے گہرے سانس بھرتے خوف سے تر لہجے میں

اس کی شرٹ کو دیکھا جہاں خون کا ہلکا سا نشان تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھاری بہن سیف ہے۔۔۔!مجھے بھی کال آئی تھی"

ہاسپیٹل میں آگ کی وہاں شاٹ سرکٹ ہوا تھا اور پھر نجانے کیسے

آگ لگ گئی۔۔۔!وقت پر سب بچا لیا گیا تھا تمھاری بہن کو بھی

محفوظ کر لیا ہے وہ دوسرے ہاسپیٹل میں شفٹ ہے بس معمولی

سی چوٹیں آئی ہے سب کو ایک دو لوگ ہی ذرا زیادہ گھائل ہیں"

!۔۔۔۔۔۔۔

باسل احمد نے احتیاط سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا یمن وحید کا اٹکا سانس بحال ہوا اس کا دماغ کچھ پر سکون ہوا تھا اس نے باسل احمد کے ہاتھ اور بازو کو دیکھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں پر جلنے کے نشان تھے وہ اسے دیکھتی رہی کئی لمحے کیا اس شخص نے اس حد تک اس کی بہن کو بچانے کے لیے !! یہ سب کیا۔۔۔۔

تمھارے بازو کو کیا ہوا"۔۔۔۔؟؟ "

اس کا دوسرا دھیان اس کے بازو کی طرف گیا تھا باسل احمد نے سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ ہلکے سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

" وکیل ہوں لاکھوں دشمن ہے آؤٹ آف سٹی جس کیس کے لیے گیا تھا وہاں گولی لگ گئی"۔۔۔۔!!

اس نے بہت نارمل انداز میں کہا جیسے یہ کوئی بڑی بات نا ہو یمن وحید نے فکر مندی اور حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔

" کیا تم ٹھیک ہو"۔۔۔۔؟؟

وہ اس کی جانب ایک قدم بڑھی جب باسل احمد نے ایک قدم مزید پیچھے لیا یمن وہی رک گئی تھی اسے عجیب لگا۔۔۔۔

میں نے تمھیں مشکل وقت میں چھوڑ دیا تھا۔۔۔! میں "
معذرت خواہ ہوں۔۔۔! مجھے اس کا افسوس ہمیشہ رہے گا
!"۔۔۔۔

اس نے شرٹ بازو سے ہٹاتے دھیمے سے لہجے میں کہا اس
کے لفظوں میں گہری پیشمانی تھی۔۔۔۔

کوئی بات نہیں باسل۔۔۔! آپ مجبور تھے"۔۔۔! "
!فرسٹ ایڈ کٹ الماری میں ہے"۔۔۔

وہ لب کاٹتے بولی تھی اور الماری کی جانب خود ہی بڑھ گئی

اس وقت وہ دونوں اس فلیٹ میں تھے جو باسل احمد نے اسے

رہائش کے لیے دیا تھا۔۔۔۔

اس نے فرسٹ ایڈ کٹ نکالتے صوفے کے آگے رکھے ٹیبل

پر رکھی تھی باسل احمد صوفے پر بیٹھا اس لڑکی نے کاٹن نکالتے

اسے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

" مجبوریوں کو رشتوں سے اوپر نہیں رکھنا چاہیے ورنہ ہم

بہت کچھ کھو دیتے ہیں!"۔۔۔۔

وہ کاٹن سے اس کے زخم سے نکلتا خون صاف کر رہی تھی

اور اس شخص کی نظریں اس لڑکی پر جمی تھی لہجہ عجیب تھا یمن

وحید نے بے ساختہ سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

!ہمیں مجبور بھی تو خاص رشتے ہی کرتے ہیں"۔۔۔ "

وہ اسے دیکھتی بولی اور واپس اپنا کام جاری رکھا تھا وہ بہت احتیاط سے اس کا زخم صاف کر رہی تھی۔۔۔۔

کیا تم مجھے سے شادی کروں گی۔۔۔؟ "

اس کے فکر مند چہرے کو دیکھتے وہ بے ساختہ بول اٹھا تھا کھوئے ہوئے انداز میں۔۔۔۔۔!! جبکہ اس کی بات پر جیسے یمن وحید !کارواں رواں ساکت ہو گیا۔۔۔۔

کاٹن اس کے ہاتھ سے چھوٹتا صوفے پر گر گیا اس نے بہت آہستگی سے گردن اٹھا کر باسل احمد کو دیکھا اور وہ پھر اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔۔۔

مجھے چار سال پہلے آپ پسند تھی اور چار سال بعد مجھے "
!!آپ سے محبت ہو گئی"۔۔۔۔۔
وہ اس کی کالی آنکھوں میں جھانکتا بہت دھیمے لہجے میں اظہار کر رہا تھا یمن وحید کے لب پھڑ پھڑا اٹھے تھے اسے سمجھ نہیں آئی !!وہ کیا بولے۔۔۔۔۔

!!میں اپنی محبت کو نکاح میں بدلنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ "

اس نے یمن وحید کے ساکت چہرے کو دیکھتے دوسرا جملہ ادا کیا

۔۔۔۔

اس کے لفظ بے شک یمن وحید کے لیے آب حیات "

ہوتے اگر وہ صحیح وقت پر بولے گے ہوتے۔۔۔۔۔!! سامنے

بیٹھا شخص ایک بہترین سہارا تھا لیکن۔۔۔! وقت بہت پہلے ہاتھ

سے ریت کی مانند پھسل چکا تھا اب ایسا کچھ سوچنا بھی گناہ تھا

۔۔۔۔!!

!! ایسا ممکن نہیں ہے "۔۔۔۔ "

اس نے مرہم اٹھائی اور سارا دھیان اس کے زخم کی طرف کر لیا جیسے اس شخص کی نظروں میں ابھرے زخموں سے بچنا چاہتی ہو !!۔۔۔۔۔۔۔

کیا وجہ جان سکتا ہوں"۔۔۔۔؟؟ "

اس شخص کا لہجہ رندھ سا گیا تھا کچھ تو تھا جو ادھورا رہ گیا۔۔۔۔!

عجیب سا خالی سا احساس دل میں پیدا ہوا۔۔۔

! نکاح کے اوپر نکاح جائز نہیں ہے باسل احمد"۔۔۔۔ "

اس کے بازو پر پٹی کرتے اس نے بہت نارمل انداز میں اسے " ناممکن" کی وجہ بتائی تھی۔۔۔۔

اور چھناکے سے بہت کچھ ٹوٹ گیا۔۔۔۔۔! وہ اسے دیکھتا رہا کئی پل بس خالی آنکھوں سے جیسے لفظ تلاش کیے جا رہے ہو ! جیسے دل کو تسلی دی جا رہی ہو۔۔۔۔

مجھے دیر ہو گئی اور میں نے تمھیں کھو دیا میری چار سالوں " کی ریاضت ادھوری رہ گئی مجھے اس بات کا افسوس تاحیات رہے گا !!"۔۔۔۔۔

اس نے اپنا بازو اس لڑکی کے ہاتھ سے کھینچ لیا وہ گہرا سانس بھرتا کھڑا ہو گیا شرٹ بازو پر سیٹ کی اس کا چہرہ شدت ضبط سے سرخ پڑ گیا۔۔۔۔۔

" جو لوگ وقت پر قدم نہیں اٹھاتے پھر وقت انہیں
!! قدم اٹھانے کے لائق نہیں چھوڑتا"۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کچھ چھپ سا گیا تھا اس کے لفظ کسی گہری کھائی کی امانت محسوس ہوئے۔۔۔۔

" میں نے تمھیں کھو دیا ہے یمن وحید اور اب میرے پاس
کچھ نہیں بچا۔۔۔۔! میرا دل بھی نہیں"۔۔۔۔۔

اس نے سامنے دیوار پر کسی غیر مری نقطے کو دیکھا اس کے لفظوں میں یکطرفہ محبت کا دکھ تھا گہرا دکھ وہ شخص بس رو دینے کو ہی تو تھا۔۔۔۔۔

اور بغیر دل کے لوگ کیسے جیتے ہیں۔۔۔؟ "

اب مجھ پر یہ عیاں ہو گا۔۔۔۔۔! یکطرفہ محبت تکلیف دیتی ہے اور یہ تکلیف مجھے ساری زندگی اپنے کندھوں پر اٹھانی ہو گی!"۔۔۔

وہ خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتا بولا حلق میں جیسے کانٹے سے اگ گے تھے۔۔۔۔! وہ اذیت میں تھا اس کے لفظ بیان کر رہے تھے وہ اذیت میں ہے

" میں دعا کروں گا کہ تمھاری محبت میرے وجود کو ناسور نہ بنا دے۔۔۔۔!! ناسور زخم ہمیشہ تکلیف دیتا ہے" وہ وجود کا نقصان کرتا ہے!۔۔۔۔۔۔

وہ سانس لینا چاہتا تھا لیکن سانس کہی سینے میں ہی اٹک گیا
اس نے سر جھکایا اور باہر نکل گیا یمن وحید اس کی پشت کو دیکھتی رہی اور پھر جب وہ کمرے سے باہر نکلا تو اس خالی جگہ کو دیکھتی رہی جو وہ چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

" تم حقیقت عشق ہو، یا فریب میری آنکھ کا
نا دل سے نکلتے ہو، نا زندگی میں آتے ہو "

یکطرفہ محبت۔۔۔۔! تکلیف دیتی ہے۔۔۔! تکلیف دہ ہوتا ہے محبوب سامنے ہو اور اس پر کوئی حق نا ہو۔۔۔! یکطرفہ محبت ساری زندگی روح پر مسلط رہتی ہے اور پھر اسی روح کو کھوکھلا کر دیتی ہے!!"۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"معزز محترمہ قلبِ اسیر آپ کو آپ کے باہر نکل چکے ہے! شوہر بلا رہے ہے چلے میرے ساتھ"۔۔۔۔

کاشی ہاتھ میں فون لیے کرسی پر بیٹھی اس لڑکی کو دیکھتے بولا لہجے میں نرمی تھی کچھ فاصلے پر فیضی کھڑا تھا جو کاشی کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔۔

"پولیس والے شوہر نے۔۔۔؟ ہم نہیں آئے گے ایوا ہمیں رات کے کھانے میں مچھلی کھلانے والی ہے!"۔۔۔۔

اس نے نفی میں سر ہلاتے ناک چڑھائی تھی اس کی بات پر کاشی نے بھنویں سکڑیں اور ہاتھ میں پکڑے موبائل کی طرف ایک نظر دیکھا جبکہ اس کی آواز فون کے دوسری جانب سنتے اسیر عالم کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔

"سنو فون سپیکر پر کرو!!۔۔۔۔"

چمکتی سبز آنکھوں سے اس نے فون کان کو لگاتے تیز لہجے میں کہا موبائل سے اس کی آواز ابھرتے سن کاشی نے موبائل سپیکر پر سیٹ کیا۔۔۔

" قلب واپس آؤ"۔۔۔۔!اس کی آواز میں سختی تھی اس کی آواز سنتے قلب کا سانس اٹکا تھا وہ جو محو سی ایوا کو اوپن کچن میں کام کرتے دیکھ رہی تھی موبائل پر ابھرتی آواز سن کر لب کاٹ کر رہ گئی۔۔۔۔

" نہیں۔۔۔!ہم مچھلی کھانے لگے ہے۔۔۔!آپ بھی آ جائے کھانے"۔۔۔۔!!

اس نے کچھ سوچتے انکار کر دیا اس کے انکار پر دوسری جانب اس کے ماتھے پر لکیریں ابھری وہ سختی سے ہونٹ بھینچ گیا وہ ایک پل بھی اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

قلب ابھی کے ابھی واپس آؤ ورنہ میں تمھیں کچا چبا "
!! جاؤں گا"۔۔۔۔

اس نے سخت لہجے میں کہا تھا اس کی آواز کی سختی پر جہاں
قلب کا منہ بنا تھا وہی کاشی اور فیضی زیر لب مسکرائے۔۔۔۔

کیوں پولیس والے شوہر آپ مچھلی کو نہیں چبائے "
گے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

اس نے گویا بات ہی ختم کر دی اس کی بے تکی بات پر کال
پر دوسری سائیڈ اس نے بامشکل اپنا قہقہہ روکا تھا وہ ایسی ہی تھی
بے تکی باتیں کرنے والی۔۔۔۔۔

تمھاری مچھلی کی ایسی کی تیسی ادھر ہی رکنا اب "

!!تم"۔۔۔۔۔۔۔

فون کھٹاک سے ہو گیا قلب نے سر اٹھا کر معصومیت سے کاشی کو دیکھا جو فیضی کی طرف چہرے کیے قہقہہ روکنے کی کوشش میں تھا۔۔۔۔

ڈارک ورلڈ اسیل ایڈم کے اشاروں پر ناچتا ہے اور اسیل "

!!ایڈم اپنی بیوی کے اشاروں پر ناچتا ہے واہ واہ"۔۔۔۔۔

کاشی نے فیضی کی جانب قدم بڑھاتے لبوں پر دو انگلیاں جماتے دبی دبی آواز میں کہا جس پر وہ کھل کر مسکرایا۔۔۔

کیا تمھیں پتہ تھا بوس کا کوئی جڑواں بھائی ہے"۔۔۔؟ "

کچھ یاد آنے پر کاشی نے اسے مخاطب کیا تھا فیضی نے سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

نہیں۔۔۔! وہ دو تھے میں اب تک یقین نہیں کر پا رہا "

کون کب میرے ساتھ تھا مجھے نہیں پتہ۔۔۔۔! آج مجھے پتہ چلا !! اسیل ایڈم کے بارے میں جو کہتے تھے وہ سچ تھا"۔۔۔۔

فیضی نے سنجیدہ لہجے میں بات ادھوری چھوڑی کاشی نے آئی بروا چکائی جیسے سوال کر رہا ہو کیا۔۔۔۔؟؟

لوگ کہتے ہیں نیکی ایسے کرنی چاہیے کہ دائیں ہاتھ نے کی " تو بائیں کو علم نا ہو لیکن اسیل ایڈم جرم ایسے کرتا ہے کہ دائیں نے کیا اور بائیں کو خبر ہی نہیں"۔۔۔۔۔!!

فیضی نے ہنکارا بھرا تو کاشی نے پوری طرح اثبات میں سر ہلایا جیسے اس کی بات سے بہت زیادہ متفق ہو اور اسیل ایڈم وہ ایسا ہی تھا سمجھ سے پرے کا بندہ تھا وہ۔۔۔۔۔!

"قلب تمھاری مچھلی"۔۔۔۔ "!!

ایوا کی چہکتی آواز پر ان دونوں نے ایوا کی طرف دیکھا تھا ایوا اور اس کا شوہر ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے سامنے والی کرسی پر قلب سکون سے بیٹھی تھی جیسے کسی کا ڈر نا ہو۔۔۔

دروازے پر دستک ہوتے ہی کاشی فور آ جا کر دروازہ کھول کر آیا تھا سامنے ہی وہ بڑے مصروف سے انداز میں کھڑا تھا کاشی نے لب دبائے اسے راستہ دیا۔۔۔

!!قلب"۔۔۔۔ "

اس نے تیز لہجے میں قلب کو پکارا تھا جو سکون سے بیٹھی مچھلی کو دیکھ رہی تھی اس نے گردن موڑ کر اسیر کو دیکھا وہ سہمی تھی اس کے سبز آنکھوں کو دیکھتے جو اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

!!تم دونوں جاؤ"۔۔۔۔ "

وہ قدم اٹھاتے ٹیبل کی جانب بڑھا اور فیضی اور کاشی کو جانے کو بولا تھا وہ سر ہلاتے وہاں سے نکل گے تھے قلب پر نظریں ٹکائے اس کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات تھے۔۔۔

وہ کرسی گھسیٹ کر قلب کے بلکل ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا وہ سانس روکے لب کاٹتے اسے ترچھی نظر کرتے دیکھنے لگی تھی جو ہاتھ سینے پر باندھے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

!! یہ لو قلب مچھلی کھاؤ"۔۔۔ "

ایوا نے فش کا ٹکڑا اٹھاتے ہاتھ اس کی جانب بڑھایا تھا قلب نے بے ساختہ اسیر عالم کو دیکھا جو سرد نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا

اسے بے ساختہ وہ رات یاد آئی جب اس نے تیرہ بار اسے شاور دلوایا تھا۔۔۔۔

"کھاؤ بھی!۔۔۔"

ایوا نے کرسی سے تھوڑا اوپر اٹھتے ہاتھ اس کی جانب بڑھایا وہ تھوک نگلتی اسیر عالم کے بعد ایوا کو دیکھنے لگی ڈر اس کی آنکھوں میں واضع ہوا۔۔۔۔

"نہیں ہمیں تیرہ بار نہیں نہانا واپس!!۔۔۔۔"

وہ بہت تیزی سے بولی تھی اور سر کرسی سے لگا لیا اس کی بات پر ایوا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جبکہ اسیر عالم سر نیچے جھکائے مسکرا

دیا تھا وہ اس سے کبھی ناراض نہیں ہو سکتا تھا وہ ایسا ممکن ہونے ہی نہیں دیتی تھی۔۔۔۔

"مجھے دے دے!!۔۔۔۔"

اس نے پلیٹ ایوا کے پاس سے اٹھاتے اپنے سامنے رکھی تھی اور نوالہ بناتے ہاتھ قلب کی طرف کیا!۔۔۔۔

"کھالو تھوڑی طاقت آئے گی ورنہ اتنی سی جان مجھے کیسے برداشت کرے گی!!۔۔۔۔"

وہ گردن آگے جھکاتے اس کی جانب جھکتے اس کی کالی آنکھوں میں جھانکتے سبز چمکتی آنکھوں سمیت بولا اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری اور آنکھوں میں سحر۔۔۔۔۔۔

!!ک۔کیا مطلب ہے"۔۔۔۔ "

لبوں پر زبان پھیرتے اس نے خشک پڑتے لبوں کو تر کیا تھا وہ کرسی کی بیک سے چپکی ہوئی تھی اور وہ گردن اس کے سامنے جھکائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

مطلب تھوڑے گہرے ہے ماحول اور وقت ٹھیک نہیں "

!!گھر چلو کمرے میں پھر مطلب عیاں کرتا ہوں"۔۔۔۔۔

اس نے نوالہ اس کے لبوں کے پاس کرتے اس کی لرزتی پلکوں پر نظریں جمائی قلب نے منہ کھولتے نوالہ کھایا تھا وہ اس کے ہر انداز سے خوف کھاتی تھی۔۔۔۔

ویسے قلب تمھیں تمھارے اندر والے شوہر ہنی مون پر "
کہاں لے کر گے تھے"۔۔۔۔؟؟

ایوا نے کھانا کھاتے قلب کو دیکھا اسیر عالم کا نوالہ لیتا ہاتھ
رک گیا تھا جبکہ قلب نے نا سمجھی سے ایوا کو دیکھا اور دوسری نظر
اسیر عالم پر ڈالی جس کے ماتھے پر گہرے بل پڑے تھے جیسے اسے
ایوا کا سوال پسند نا آیا ہو۔۔۔۔

ہنی مون یہ کیا ہوتا ہے ایوا آپی"۔۔۔۔؟؟ "
اس نے نا سمجھی سے اسیر عالم کو دیکھا جس نے نوالہ چھوڑ دیا تھا اور
ایک تند نظر ایوا پر ڈالی۔۔۔۔۔

!! تم اپنے اندر والے شوہر سے ہی پوچھنا "۔۔۔ "

ایوا ہنستے ہوئے واپس کھانے میں مصروف ہو گئی وہ کرسی گھسیٹتے اٹھا اور قلب کا ہاتھ جکڑا قلب نے اسے آنکھیں بڑی بڑی کرتے دیکھا۔۔۔۔

!! چلو گھر چلے تھینکس فار داڈنز "۔۔۔۔ "

قلب کے بعد دوسری نظر اس نے ایوا کے ہسبنڈ پر ڈالی اور قلب کی چوں چراں کو اگنور کرتا اسے وہاں سے لے گیا تھا جبکہ ایوا کے گھر سے باہر نکلتے وہ یکدم رک گئی۔۔۔۔

چلو بھی کیا ہوا۔۔۔؟؟ "

اسے ہلتے نا دیکھ وہ گردن موڑے اسے دیکھتے بولا جو منہ پھلائے کھڑی تھی۔۔۔۔

ہم سے چلا نہیں جاتا آپ کی گاڑی کہاں ہے"۔۔۔؟؟ "

اسے دیکھتے وہ لبوں کا کونہ چباتے آئی برو اٹھا کر بولی اسیر عالم نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا وہ کچھ زیادہ ہی تیز ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتا تھا تبھی وہ کچھ مسافت پر کھڑی اپنی گاڑی کو اگنور کر رہا تھا۔۔۔

وہ میری گاڑی نہیں ہے وہ سرکاری گاڑی تھی قلب اور "
میں اتنا امیر نہیں ہوں کہ گاڑی لے سکوں میرے پاس بس ایک
!! کیفے ہے "۔۔۔۔

قلب کے ہاتھ پر دباؤ بڑھاتے وہ اسے چلنے کا اشارہ کرتے بولا
تھا لہجہ نارمل تھا جبکہ وہ وہی ڈھیٹ بنی کھڑی رہی تھی اسیر عالم
نے اس کی طرف رخ کرتے دانت پیسے۔۔۔۔

!! تو آپ پولیس والے نہیں ہے "۔۔۔۔ "
اس نے اسیر عالم کی گھوری کو نظر انداز کرتے منہ پھلائے پوچھا
تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔! تو وہ قانونی گاڑی ہے قلب اور اس وقت میں " تمھارا ذاتی شرعی اور قانونی شوہر ہوں"۔۔۔۔

قدم اس کی جانب بڑھاتے وہ ایک قدم کے فاصلے پر آ کر رک گیا اس کا دماغ خراب کر رہی تھی یہ لڑکی اور اب اسے غصہ آ رہا تھا اس پر۔۔۔۔

ہاں تو وہ گاڑی تو قانون کی ہے نا۔۔۔۔؟؟ قانونی شوہر جی " !"۔۔۔

اس نے چمکتی کالی آنکھیں اس کے چہرے پر ٹکاتے فوراً اس کا بولا جملہ اچک ڈالا۔۔۔۔

"قلب!"۔۔۔۔

وہ بے ساختہ ہاتھ ماتھے پر مار گیا جبکہ قلب نے لب دبائے تھے وہ انجانے میں اسے بری طرح زچ کر چکی تھی۔۔۔

"تمھیں نہیں چلنا نا بس اتنا ہی نا۔۔۔؟لو بات ختم"۔۔۔

اس نے ایک قدم کا فاصلہ بھی سمیٹتے اس کے نازک وجود کو باہوں میں بھر لیا تھا جبکہ اس کی حرکت پر قلب کی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔۔

"خبردار جو ایک لفظ بھی زبان سے نکالنے کی غلطی کی تو قلب میں یہی تمھارے لبوں کو اس گستاخی کی سزا دے ڈالوں گا!!"۔۔۔۔

اسے بولنے کی کوشش کرتے دیکھ وہ سختی سے بولا تو قلب نے منہ پھلایا تھا وہ اس کی ادا پر مسکراتے اسے اٹھائے سڑک کے کنارے چلنے لگا تھا۔۔۔۔!

لوگ انہیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے جا رہے تھے جبکہ وہ بغیر کسی کی پرواہ کیے اسے اٹھائے چل رہا تھا۔۔۔۔

"۔۔۔۔ہم نے مچھلی بھی نہیں کھائی!!"

وہ اس کی گردن کی طرف چہرہ لے جاتے افسوس سے بولی اچانک اس کی سرد انگلیوں کا لمس اپنی گردن کی نسوں پر محسوس کرتے

اس شخص کے حواس بری طرح خراب ہوئے وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔۔

" میرے جزبات جگانے کے بعد تمھارا مجھے نظر انداز کرنا مجھے سخت زہر لگتا ہے"۔۔۔!

اس نے اس کے وجود پر گرفت سخت کرتے دبی دبی آواز میں کہا تھا قلب نے اس کے چہرے کو دیکھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی ۔۔۔

" اتنی مچھلیاں کھالی ہے تم نے قلب کہ اب تمھارے پیٹ کے تالاب میں وہ تیر رہی ہو گی"۔۔۔۔!!

اسے دیکھتے وہ شرارت سے بولا تھا قلب نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا۔۔۔۔

" اچھا تبھی ہمیں بھوک لگتی ہے بہت وہ مچھلیاں ہمارا سارا کھانا کھا جاتی ہے جو ہم کھاتے ہے"۔۔۔۔

وہ افسردگی سے اس کے کندھے پر سر رکھتے بولی تھی وہ دھیرے سے مسکرایا اس کا دل کیا اس کے وجود کو باہوں میں اٹھائے ہی وہ قہقہے لگائے۔۔۔۔

" مچھلیاں تمھارا کھانا کھلاتی ہے اور تم میرا دماغ۔۔۔! دل تو ٹھکانے پر پہلے ہی نہیں ہے لگتا ہے اب مجھے دو دماغ درکار ہو گے

۔۔۔۔!اب میرے خراب دماغ کی برپائی کون کرے گا

"۔۔۔۔؟؟

اس نے آئی بروا چکاتے سوال کیا تھا اس کی نظریں اس پر جم سی گئی تھی۔۔۔۔

!!ہمیں وہ کھانا ہے"۔۔۔۔"

اس نے ہاتھ کے اشارے سے آئسکریم کی طرف اشارہ کیا تھا اور اسیر کی بات کو یکسر نظر انداز کیا وہ ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا اس کے ساتھ رہنا واقعی بہت مشکل تھا۔۔۔

Can you give me an ice cream?

اس نے آئسکریم کی شاپ کی طرف دیکھا اور وہاں جاتے وہاں کھڑی لڑکی کو دیکھتے کہا جو اسے دیکھ مسکرائی تھی۔۔۔۔

"شیور!۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے بال کان کے پیچھے اڑھستے بولی تھی قلب نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا وہ اس کی زبان سمجھ نہیں پائی تھی اس نے بھی اپنے بال کان کے پیچھے کیے اس کی حرکت کو اسیر عالم نے بڑے واضع انداز میں دیکھا تھا۔۔۔۔

آئسکریم لیتے اس نے اسے قلب کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔۔

"آپ کیسے بات کر رہے تھے ہمیں وہ سیکھنا ہے!۔۔۔"

آئسکریم کھاتے اس نے خفگی سے اس کی سبز چمکتی آنکھوں میں دیکھتے کہا۔۔۔۔

" تمھیں انگلش کیوں سیکھنی ہے"۔۔۔؟

اس کی جلن سے لطف اندوز ہوتے اس نے چہرہ ہلکا سا آگے کرتے اس کے لبوں سے لب مس کیے تھے قلب کے گال دہک اٹھے !۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" انگلش ہے وہ۔۔۔؟ ہم وہ سیکھ لے گے تو ہم خود سب سے بات کر لے گے پھر وہ آپ کو دیکھ کر بال کان کے پیچھے نہیں کرے گی"۔۔۔۔۔ !!

قلب نے آئسکریم اس کی طرف کی جس کی بائیٹ لیتے وہ کھل کر مسکرایا تھا وہ کتنی صاف دل کی تھی۔۔۔۔

" اچھا تو تم اس وجہ سے انگلش سیکھو گی کہ کوئی لڑکی مجھ سے ہنس کر بات نا کرے اور نا مجھے دیکھتے اپنے بال کان کے پیچھے کرے"۔۔۔۔؟؟

اس نے جیسے تصدیق چاہی تھی وہ اظہارِ اہمیت بہت خوبصورت تھا اس وجود کو اس سے فرق پڑتا تھا وہ خوش کن احساس تھا دنیا کا سب سے خوش کن احساس۔۔۔۔

ہاں۔۔۔!آپ ہمارے اندر والے شوہر ہے۔۔۔!اور "
صرف بیوی اندر والے شوہر کو دیکھ سکتی ہے۔۔۔!آپ ادھر
!!دیکھے ہماری طرف یہ دیکھے ہمارے بال"۔۔۔۔

اس نے بال واپس آگے گراتے اس کے چہرے کو اپنی
طرف مکمل کرتے بالوں کو کان کے پیچھے کیا تھا اس کی نرم مومی
انگلیوں کی حرکت اس کے کان کی پچھلی سائیڈ اور گردن پر دیکھ
اس شخص کی آنکھیں مسمرائز ہوئی اور حلق جیسے سوکھ کر بنجر ہوا
تھا۔۔۔۔۔

تمھیں جب دیکھا۔۔۔!تو کسی اور کو دیکھنے کی جرت "
کب کی ہے میں نے اتنی اجازت تو اس دل نے نہیں دی مجھے
"۔۔

اس نے حسرت سے اس کی گردن کی ابھرتی نسوں کو دیکھا
وہ گہرا سانس خارج کر گیا دل میں جیسے طوفان سا برپا ہوا تھا اس
کی بات پر وہ لبوں پر زبان پھیرتی مسکرا اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

!!آپ اچھے ہے اندر والے شوہر "۔۔۔۔ "
اس نے اس کی گردن میں باہوں کے ہار کو مظبوط کیا اور آگے کی
جانب جھکتے اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے وہ کھلکھلا کر ہنسی اور
وہ وہی ساکت ہو گیا۔۔۔!کیسا لمس تھا نا کہ اسے لگا جیسے پتھر کو

کوئی تیز دھار بوند چھو کر گزری اور پتھر میں شگاف ڈال گئی ہو

فقط تمھارے لیے قلبِ اسیر ----!! ورنہ اتنی "
برائی ہے کہ غلاظت میں دھنسا ہوا ہوں میں ----!! لیکن
تمھارے لیے وفادار رہوں گا تمھاری محبت میں خیانت نہیں
کروں گا دلِ اسیر "----

اس کے قدم اٹھ رہے تھے اور وہ اس کے چہرے کو دیکھتے
مدھم بھاری آواز میں جملے ادا کر رہا تھا دل میں ہل چل سی ہوئی
تھی قلب نے مسکراتے اس کے بال ماتھے سے ہٹائے تھے

گنہگار کی زندگی میں ایک نیکی شامل ہو گئی"۔۔۔ "

وہ مسمرائز کرتی آواز میں بولا تھا اس نے قلب کو نیچے اتارتے اسے بے ساختہ اپنے سینے میں بھینچا تھا اپنی پشت پر اس کی باہوں کا حصار محسوس کرتے وہ گرفت سخت کر گیا۔۔۔۔

اندر والا شوہر اپنی قلب کا اسیر ہے میرا دل بننے کا "

!شکریہ دلِ اسیر "۔۔۔۔

اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ جیسے باقی ہر چیز کو فراموش کر گیا تھا قلب کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔

اسیر عالم سے جان پہچان ہو گئی اب تمھاری "
جان۔۔۔۔۔!اسیل ایڈم کے جذبات بھی سولی پر لٹکانے کو بے
!!تاب ہے"۔۔۔۔۔

اس نے اس کے لبوں پر دھیرے سے انگوٹھا پھیرتے اپنے
!لبوں پر زبان پھیری تھی۔۔۔

اس کا ہاتھ پکڑے وہ چلنے لگا گھر کچھ فاصلے پر تھا بر فباری
شروع ہوتی ان کے اوپر گر رہی تھی اور وہ دونوں ہاتھ تھامے
چل رہے تھے وہ دونوں یوں تھے جیسے مکمل تصویر۔۔۔۔۔

" فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ "

اس شخص نے اس لڑکی کے ہاتھ پر گرفت سخت کی اور آسمان کی طرف دیکھتے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ دھیرے سے لفظ ادا کیے تھے اس لڑکی کے ہاتھ پر اس شخص کی گرفت سخت سے سخت تر ہو گئی۔۔۔۔۔

قلب، اسیل ایڈم کا دل ہے اور دل کے بغیر کہاں زندہ " رہا جاتا ہے"۔۔۔۔!!

وہ اسے دیکھتے بڑبڑایا تھا اس کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ بکھر گئی وہ بلیک سٹون ہاؤس کی طرف چل پڑے تھے ایک گھنے درختوں سے گرے پارک کو عبور کرتے۔۔۔۔۔



" یہ گھر آپ کا ہے"۔۔۔؟؟

اس نے گھر کو شوق سے دیکھا وہ اس گھر کو پہچان گئی تھی تبھی اس کی آنکھوں میں اب شوق کی جگہ ہلکا خوف تھا جیسے دیکھ اس شخص کو برا لگا اس نے قلب کا رخ اپنی طرف کیا تھا جو نا سمجھی سے نظر اس کے چہرے پر ٹکائے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

" تم جب اسیل ایڈم کی پناہ میں ہو تب تمھاری آنکھوں میں، میں خوف نا دیکھوں قلب تمھیں خوف زدہ کرنے کا حق اسیل ایڈم خود کو بھی نہیں دیتا یہ تمھارا اور اندر والے شوہر کا معاملہ ہے"۔۔۔۔۔!

اس نے اس کے کندھوں پر دباؤ بڑھاتے ایک ایک لفظ پر دباؤ دیتے جملے ادا کیے تو وہ سر زور سے اثبات میں ہلا گئی وہ دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔۔

"تم گھر دیکھ لو میں ابھی آتا ہوں"۔۔۔۔!!

دھیرے سے جھکتے اس کی گال پر سلگتے لب رکھتے اس شخص نے دھیرے سے بئیر ڈاس کی گال پر رگڑی تھی وہ پیچھے کو ایک قدم اٹھا گئی جب اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے اس نے سختی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے خود کی طرف کھینچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"دور نہیں جانا قلب، دل دھڑکنا چھوڑ دے تو انسان مر جاتا ہے میری جان"۔۔۔۔

اس نے شدت سے اس کی کمر پر گرفت سخت کرتے اس کے گال پر دانت گاڑھے تھے قلب نے بے ساختہ ہاتھ اس کے کندھے پر رکھا وہ دھیرے سے مسکراتے سائیڈ پر ہو گیا۔۔۔۔

"آپ۔۔۔!

وہ گہرا سانس بھر گئی اس شخص کا ذرا سا لمس اسے تپتے صحرا میں کھڑا کرنے کے مترادف تھا۔۔۔۔

"بہت زیادہ۔۔۔!

وہ ہاتھ پیچھے لے جاتے سر کو خم دیتے داد وصول کر گیا جیسے جانتا ہو وہ کیا کہنے والی تھی اور ایسا ہی تھا وہ وہی جملہ دہرانے والی

تھی اس کی حرکت پر قلب نے خفگی سے اسے گھورا تو وہ آئی برو اچکاتے مسمرائز کرتی مسکراہٹ لبوں پر لاتے اوپر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔



اسیل ایڈم آپ نے جو کہا تھا وہ سچ تھا میں نے کروس چیک کروایا"۔۔۔۔۔۔"!

فیضی نے ہاتھ پیچھے باندھے نظریں زمین پر گاڑھے مؤدبانہ لہجے میں کہا اس کی بات پر کرسی پر بیٹھے اس شخص نے سگار کا گہرا کش بھرا۔۔۔۔۔

دوبارہ ایسی بیوقوفی مت کرنا فیضی۔۔۔۔! میں مافیا تک " صوم وصلوٰۃ پڑھ کر نہیں پہنچا۔۔۔۔! نا یہاں ایسی نیک باز شخصیت بستی ہے کہ یہاں نیک کام کیے جائے مافیا مطلب جنگ !! اور جنگ میں کوئی رشتے داری نہیں ہوتی"۔۔۔۔۔

اس نے سگار بجھاڈالی اس کے لفظوں میں گہری سنجیدگی تھی وہ کرسی سے کھڑا ہوا اس نے کمرے کے باہر قدموں کی چھاپ سنی تھی۔۔۔۔۔

آپ کا بھائی ہی اپنے کسی آدمی کے تھرو آفیسر کو " انفارمیشن دے رہا تھا آپ کی ڈیکنگ کی اور شاید جلد وہ آپ کا پردہ !! بھی فاش کر دیتا"۔۔۔۔۔

کیا آپ نے اس لیے اس کی زبان جلادی"۔۔۔۔۔۔؟؟"

فیضی نے گردن مزید جھکالی وہ اس سے سوال پوچھ رہا تھا اور اسیل ایڈم خود سے سوال پوچھنے کا حق کسی کو نہیں دیتا تھا۔۔۔۔۔!!

میں نے اس کی زبان جلائی۔۔۔۔! کیوں کہ اس نے " میری بیوی کے خلاف بکواس کی تھی اور اپنی بیوی کے آگے یہ اندر والا شوہر کسی کی نہیں سنتا اسیل ایڈم کی بھی نہیں"۔۔۔

اس نے بھاری قدم اٹھاتے دروازے کی جانب لیے اس کی آواز میں سرد پن تھا۔۔۔۔۔

میں نے اسے موت سے بدتر سزا دی کیوں کہ میری لسٹ"
!میں دھوکے کا صرف ایک ہی مطلب ہے۔۔۔۔۔

اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤاِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ" "

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دروازے کے بلکل قریب کھڑا ہوا تھا اس کے بھاری قدموں کی چھاپ پر باہر سے بھی قدموں کی چھاپ ابھری جو بلکل دروازے کے ساتھ تھی وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔۔۔

اس نے تھوڑی دیر پہلے یاور عالم کو ایک بدتر سزا دی تھی اس نے نا صرف اس کی زبان جلائی بلکہ اس کی جلی زبان پر

تیزاب پھینکا تھا اور وہ اگلے دو دن تک ہر پانچ منٹ بعد ایسا کرنے کا حکم دے چکا تھا

اور میں نے اسے موت اس لیے نہیں دی کیوں کہ وہ میرا "
!! چھوٹا بھائی تھا"۔۔۔۔۔

مافیا میں رشتے داریاں نہیں ہوتی یہ اس کو دی گئی میری"
آخری رعایت ہے کہ اس نے میری بیوی کو اس ہوٹل سے نکالا
تھا میری بیوی کی حفاظت کی تھی اس لیے یہ آخری بار تھا
"۔۔۔۔

اس نے یکدم دروازہ کھولا تو ایک نرم و نازک وجود اندر کی جانب گرا اس نے تیزی سے ہاتھ آگے بڑھائے وہ اس کے بازوؤں میں گرتے گرتے سنبھلی تھی اسیل ایڈم نے آنکھیں چھوٹی کی۔۔۔۔

"میں تمھیں ہمیشہ سمبھال لوں گا!"۔۔۔۔

اپنی باہوں میں اس وجود کو دیکھتے اس کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھری تھی جو آنکھیں میچے سانس تک روکے سٹل ہو گئی تھی اس کی بات پر آنکھ کھول کر دیکھا۔۔۔۔

"جن ہاتھوں نے گن سمبھالی وہ اب بیوی کو سمبھال رہے ہے کیسا زمانہ آگیا ہے!!"۔۔۔۔

فیضی نے کان کی لو مسلتے ٹھنڈی آہ بھرتے آواز حتیٰ الامکان کم ہی رکھی تھی لیکن اسیل ایڈم نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"اسیل ایڈم میں چلتا ہوں!"۔۔۔۔

وہ تیزی سے باہر نکل گیا تھا اس نے قلب کو اپنے ساتھ لگاتے اسے آنکھیں چھوٹی کرتے گھورا تھا جو سر جھکائے انگلیاں مسل رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے قدم آگے بڑھاتے دروازہ بند کر دیا اس کے لبوں پر یکدم مسکراہٹ ابھری گئی۔۔۔۔۔

بوس کیا کر رہے ہے اندر"۔۔۔؟ "
کاشی نے فیضی کو باہر نکلتے دیکھ سوال کیا تھا جس نے سیڑھیوں کے پار بند دروازے کو دیکھا۔۔۔۔۔

اوٹاوا کو نچانے والے کی اب خود ناچنے کی باری ہے"۔۔۔ "
فیضی نے کندھے اچکاتے قدم آگے بڑھا لیے جبکہ کاشی نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔۔



تم جاسوسی کر رہی تھی میری"۔۔۔۔؟؟ "

صوفے کی طرف قدم بڑھاتے اس نے اس کے جھکے سر کو دیکھا جو خود بھی قدم اٹھاتے ٹیبل کے پار صوفے پر بیٹھ گئی تھی

۔۔۔۔۔

آپ اتنا بھی حسن و جمال نہیں رکھتے کہ نظر رکھے ہم "

!!آپ پر"۔۔۔۔۔۔

اس نے منہ بناتے جواب دیا جبکہ میز کے پار اس شخص کا منہ کھل گیا تھا اس کے تیز طرار جواب پر وہ اسے دیکھتا رہ گیا یہ وہ لڑکی تھی کیا۔۔؟ جو اسے چار سال پہلے ملی تھی۔۔

بہت بولنے نہیں لگ گئی تم"۔۔۔؟ "

ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے اس نے آئی برو آچکایا تھا۔۔۔۔

ثواب والی محبت سے روشناس کروانا پڑے گا"

تمھیں"۔۔۔۔

اس نے لبوں پر زبان پھیرتے اثبات میں سر ہلاتے جیسے کچھ سوچتے اس کی طرف چمکتی طلسم زدہ نظروں سے دیکھا اس کی نظروں کے سحر کے چلتے وہ پزل ہوئی تھی۔۔۔۔

نہیں وہ۔۔۔! وہ سب آپ کو اسیل ایڈم کیوں بول "

رہے ہیں اس کا کیا مطلب ہے"۔۔۔۔؟؟

مقابل شخص کی نظروں سے گھبراتے اس لڑکی نے بات فورا بدل دی تھی اس کی چالاکی پر وہ زیر لب مسکرایا۔۔۔

۔"ہمم۔۔۔۔! اسیل ایڈم تُرک لفظ ہے جس کے معنی ہے !!"شریف آدمی"۔۔۔۔

اس نے اس لڑکی کی طرف دیکھتے جواب دیا تھا نظریں اس کے چہرے کے تاثرات میں الجھ کر اس کے پھڑ پھڑانے لبوں پر جمی تھی۔۔۔۔

توبہ استغفار۔۔۔! لاحول ولا قوۃ اس کا مطلب وہ لوگ " تب سے جھوٹ بول رہے ہیں"۔۔۔۔۔۔؟؟

اس نے تیزی سے کانوں کو ہاتھ لگاتے اچھنبے سے اس شخص کی طرف دیکھا جو اس کے انداز پر بس ساکت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا مطلب میں شریف نہیں ہوں"۔۔۔۔؟؟ "

وہ صوفے سے کھڑا ہوتے قدم اس کی جانب لے گیا جو اسے اٹھتے دیکھ فورآ صوفے سے کھڑی ہوئی تھی وہ وہاں سے بھاگنے کی پوری تیاری میں تھی جب اس شخص نے تیزی سے اس تک جاتے پھرتی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے صوفے پر گراتے خود اس کے وجود پر گرا تھا۔۔۔۔۔۔

شریف نہیں ہوں میں۔۔۔؟اب اپنی بیوی کا کہا تو مجھے "

!ماننا پڑے گا نا میں گھریلو بندہ ہوں"۔۔۔

اس کی لرزتی پلکوں کی جنبش پر اس شخص کی آنکھیں اس کی پلکوں کی لرزش میں کھو گئی تھی اس نے دھیرے سے مقابل شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا۔۔۔

جب اس شخص کے دوسرے ہاتھ کی پشت نے اس کی گردن کو دھیرے سے سہلایا تھا قلب کا اس کے کندھے پر دھرا ہاتھ لرز اٹھا اس کی آنکھیں جیسے ساکت ہوتی اوپر اٹھتی اس شخص کے چہرے پر ٹھہر گئی۔۔۔۔

!ثواب والی محبت چاہیے مجھے"۔۔۔۔ "

دھیرے سے اس کی جانب جھکتے اس نے آدھ کھلی بوجھل آنکھوں سے اس کے لبوں پر نظریں جمائے مدھم گھمبیر لہجے میں کہا وہ حلق تر گئی تھی۔۔۔۔۔

تم مجھ سے محبت نہیں کرتی"۔۔۔۔؟؟ "

اس کا لرزتا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹاتے اس نے اپنے بھاری مظبوط ہاتھ میں لیتے لبوں کو لگایا تھا ایک سنسنی سی اس لڑکی کے وجود میں اتر گئی۔۔۔۔۔

! ہمیں آپ سے محبت ہے"۔۔۔۔ "

اس کے گال یکدم دہک اٹھے تھے اس کے اظہار پر اس کے عنابی لب مسکراہٹ میں ڈھلے اس نے دھیرے سے جھکتے اس کی

گردن پر لب رکھے تھے وہ مسمرائز ہوا تھا آنکھیں یکدم بوجھل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔

تو دور کیوں بھاگ رہی تھی قریب رہا کرو تھوڑا ثواب " کماتے ہے"۔۔۔۔!!

وہ شرارت سے بولا تھا اس کے لبوں کے کنارے ڈمپل گہرا ہوا اس کی بات پر وہ آنکھیں زور سے میچ گئی اس کے لب پھڑ پھڑا اٹھے تھے حلق سوکھ سا گیا۔۔۔۔۔

ہم محبت کرتے ہے لیکن ایسی ویسی وہ ثواب والی نہیں " "!۔۔۔۔

اس کا لہجہ گھبرا گیا تھا وہ اٹھنا چاہتی تھی جب اس شخص نے اس کے دونوں ہاتھ گرفت میں لیتے انہیں پن کر دیا اور اپنا وزن اس کے وجود پر بڑھایا تھا کہ اس کا سانس تک بند ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن مجھے تو اپنی بیوی سے ثواب کی پوری پوری امید ہے "
بھلا میں جلاد ہوں جو تمھیں گنہگار ماروں"۔۔۔۔۔؟؟

اس نے اپنا گال اس کے آگے کرتے چمکتی شرارت بھری آنکھوں سمیت اپنا جملہ مکمل کیا وہ شریر ہوا تھا قلب نے معصومیت سے اس کے گال کو دیکھا۔۔۔۔۔

تم مجھے گنہگار ماروں گی لیکن میں اتنا ظالم نہیں ہوں کہ "
!! تمھیں ثواب کمانے کا موقع نا دوں"۔۔۔۔

وہ لب دبائے گویا ہوا تھا اس کی سبز آنکھیں شرارت سے تر تھی جبکہ لہجہ فسوں خیز تھا قلب نے لب کاٹتے اس کی گرفت سے ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کی تھی جس پر اس کی گرفت قلب کے ہاتھ پر مزید سخت ہو گئی۔۔۔

! شوہر کا حکم ماننا اچھی بات ہوتی ہے قلبِ اسیر "۔۔۔ "
اس نے گال ویسے ہی آگے کرتے ذرا سی آنکھیں تر چھی کرتے اسے جیسے بہت پتے کی بات بتائی تھی قلب نے آنکھیں بڑی کرتے اسے دیکھا۔۔۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑکا تھا ذرا سا چہرہ اوپر اٹھاتے اس نے نازک پھڑپھڑاتے لب اس کی گال پر رکھے تھے اس کے نرم لمس پر وہ زیر لب گہرا مسکرایا۔۔۔۔

"۔۔۔۔اب ہٹ جائے!"

اپنے بکھرتے سانس کو سنبھالتے اس نے منہ پھلائے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا اسیر نے گردن سیدھی کرتے اسے دیکھا

۔۔۔

"۔۔۔۔یہ تو ایک قطرہ ثواب کا تھا!!"

اس کے ادھ کھلے لبوں کو انگھوٹھے سے سہلاتے اس نے دائیں آنکھ ونک کی تھی اس کے نرم گرم لمس پر وہ جی جان سے کانپ اٹھی نظریں اس کے وجہہ چہرے پر ساکت ہو گئی۔۔۔

اندر والا شوہر ثوابی محبت کے معاملے میں ذرا وسیع "

دل کا مالک ہے"۔۔۔۔!!

اس نے چہرہ اس کے چہرے کے نزدیک کرتے ایک ہاتھ سے اس کے دونوں نازک ہاتھوں کو جکڑتے شدت سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے مس کیا تھا وہ سختی سی آنکھیں میچ گئی تھی

۔۔۔۔۔

اس کے بالوں میں چہرہ چھپائے اس نے گہرا سانس بھرا اور مقابل لڑکی کی سانسوں کو بے ترتیب کیا تھا وہ آنکھیں جھٹ سے کھول گئی۔۔۔۔

!!ا۔اسیر "۔۔۔۔ "

اس کے لفظ لڑکھڑا اٹھے تھے جب ایک شدت بھرا لمس اپنی گردن پر محسوس ہوا اس کا دل ہتھیلیوں میں دھڑکا تھا جبکہ دوسری طرف اس نے خمار نظروں میں سمیٹ کر گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

!!اسیل ایڈم بولو"۔۔۔۔۔ "

اس کے کان کے قریب چہرہ لے جاتے اس نے بہت دھیرے بھاری بوجھل گھمبیر لہجے میں خواہش ظاہر کی اس کے لب اس لڑکی کی کان کی لو کو مس کر گے تھے۔۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔ ہم جھوٹ نہیں بولے گے!"

اس نے بامشکل اپنا ایک ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کرواتے اس کے کندھے پر رکھتے نفی میں سر ہلایا وہ دھیرے سے ہنسا۔۔۔

"۔۔۔۔ اچھی بات! اس وقت واقعی میں شریف حرکتیں نہیں کروں گا!!"

اس نے چمکتی آنکھوں سے لبوں پر مسکراہٹ کھینچی اور اس کی کان کی لو کو لبوں سے دھیرے سے کاٹا تھا۔۔۔۔۔

تم جس دن اسیل ایڈم کے حوالے ہوئی اس دن تمھاری "
جان عذاب سے گزرے گی میری محبت کی شدتوں سے ہم کنار
ہو گی تم"۔۔۔۔۔!

اس نے اوپر اٹھتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اس کی بات پر
وہ لب دبائے مسکراہٹ روک گئی گویا وہ دن کبھی نہیں آئے گا
اس کے لبوں کو مسکراہٹ روکتے دیکھ وہ ایک آئی برو اٹھائے
اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

شرافت راس ہی نہیں ہے نا اندر والے شوہر کو ناشوہر "
کے اس دل کو"۔۔۔۔!!

وہ اس کے لبوں پر شدت سے جھکا تھا اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھاتے اس نے اس لڑکی کو اپنی محبت کی شدت سے ہلکا سار وشناس کروایا تھا کہ وہ سانس تک نہیں لے پا رہی تھی جبکہ وہ یوں ہی اسے پر قابض ہوتا اسے مکمل اپنی قید میں لے گیا تھا وہ اس کے شدت بھرے لمس پر تڑپ اٹھی تھی جبکہ وہ یونہی بے خود سا اس کے لبوں پر جھکا خود کو سیراب کرتا رہا تھا۔۔۔۔۔



" اور کتنے لوگوں کو ہلاک کرے۔۔۔؟ "

دروازے پر ہوتی بیل سے وہ خیالات کے تسلسل سے باہر نکلی تھی ہاں وہ جو شخص چلا گیا تھا وہ تب سے اس کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ جانتی تھی اب اس سب کا کوئی مطلب نہیں ہے !۔۔۔

لیکن سوچ پر بھی کبھی کسی کا اختیار ہوا ہے بھلا۔۔؟ اسے برا لگا تھا اس کا یوں جھکے کندھوں سے چلے جانا۔۔! اسے افسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ گہری سانس خارج کرتی صوفے سے اٹھ گئی۔۔۔

جو چیز نصیب میں نا ہو اس کے بارے میں سوچ کر آپ " بس خود کو ذہنی تکلیف سے دوچار کرتے ہیں۔۔۔۔! جو نصیب میں نہیں پتہ ہے وہ نصیب میں کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔؟؟ کیوں

کہ اللہ نے بہترین پلین کیا ہوتا ہے اپنے بندے کے لیے بس وہ مقررہ وقت پر بندے کو اِس بات کا احساس دلاتا ہے۔۔۔!اور !!پھر بندہ بول اٹھتا ہے۔۔۔

!!بے شک میرا خدا بہتر جاننے والا ہے"۔۔۔۔۔۔ "

لاؤنج پار کرتے اس نے خالی ذہن سے دروازہ کھولا تھا دروازہ کھلتے ہی وہ ایک پل کو حیران ہوئی تھی اس شخص کو سامنے دیکھ کر ۔۔۔

تم یہاں۔۔۔؟؟ "

اس نے حیرت سے دروازے کا ہینڈل پکڑے اس دیکھا جو سامنے ہی آنکھوں پر گلاسز لگائے بڑے مصروف سے انداز میں کھڑا تھا۔۔۔۔

تم نہیں۔۔۔۔!آپ۔۔۔۔!"۔۔ "

اس نے کلائی پر بندھی گھڑی کی طرف دیکھتے وقت دیکھا اور سنجیدگی سے اس کے جملے کی تصیح بھی کر ڈالی تھی وہ لب بھینچ گئی

۔۔۔۔۔

سر آپ کو میرے گھر کا پتا کس نے دیا"۔۔؟؟ "

آنکھیں ایک پل بند کرتے واپس کھولتے اس نے جیسے خود کو پر سکون کرتے سوال کیا تھا۔۔۔۔

" تمھیں !! ذاتی مسافر۔۔۔۔۔ ! مسافر ہو تم میری۔۔۔

! تلاش نا کر پاؤ ایسا راستہ تو نہیں ہوں میں۔۔۔۔

اس کی طرف دیکھتے اس شخص کی کالی آنکھیں مسمرائز ہوتی

چمک اٹھی تھی اس نے آئی برو آچکایا تو یمن وحید بس دو لمحے

اسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

" جلدی نقشہ ٹھیک کر کے اپنا باہر آؤ ہمیں نکلنا

!! ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سر تا پیر اسے دیکھتے استہزاء نظروں سے اس کے

سلوٹ زدہ کپڑوں کو دیکھتے کہا تھا یمن نے اس کی نظروں کو

! محسوس کرتے ایک نظر اپنی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ٹھنڈی سانس خارج کرتی پلٹ گئی اس کا موڑ بری طرح
!! خراب ہو گیا وہ اس کے لفظ "نقشہ "پر اٹکی تھی۔۔۔۔۔۔

سنو۔۔۔! یوں منہ اٹھا کر دروازہ مت کھولا کرو زبان ہے "
نا اس کا استعمال کرتے پہلے پوچھا کرو کون ہے۔۔۔۔! ؟ کیا
تمھیں ہر کوئی میری طرح شریف و نفیس بندہ لگتا ہے
؟؟۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آواز پر یمن نے یکدم پلٹ کر اسے دیکھا جبکہ اس کی
آخری بات پر اس کی سیاہ آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں تھیں

ایسے جیسے اس نے بہت کچھ غلط سن لیا ہو۔۔۔۔!اور ایسا ہی تو تھا

!۔۔۔

جازب کمال اور شریف و نفیس۔۔؟چھوڑو رہنے دو "

"!!۔۔۔

!جی سر۔۔۔۔!ایسی شرافت سے اللہ بچائے"۔۔۔ "

وہ دوبدو بولتی اندر کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ اس کے لب

!!مسکراہٹ میں ڈھلے اور آنکھیں چمک اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹ کر باہر چلا گیا تھا گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے اس کی نظریں اس راستے پر ٹکی تھی جہاں سے اس لڑکی نے آنا تھا۔۔۔

جازب کمال۔۔۔!اس نے جب بھی کسی کا انتظار کیا تھا " وہ "کسی" ہمیشہ یمن وحید ہوتی تھی۔۔۔۔۔!ہاں وہ کسی کا انتظار نا کرنے والا خود غرض شخص اس لڑکی کا انتظار کر رہا تھا جو اس کی "بیوی تھی۔۔۔۔!گمنام بیوی۔۔۔۔۔۔۔

نظریں گھومتے اس کی نظر سامنے گئی تھی جہاں وہ بلیک کپڑوں میں آرہی تھی اوپر ریڈ لانگ کوٹ پہنا تھا وہ اسے بس دیکھتا رہا وہ اسے ہمیشہ چاروں شانے چت کر دیتی تھی۔۔۔۔۔!

"ریڈروز!"۔۔۔۔

اس کے لب دھیرے سے پھڑ پھڑا اٹھے تھے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ گئی اور چہرے پر عجیب سے تاثرات ابھرے تھے۔۔۔۔

"سر چلے!!"۔۔۔۔

وہ اس کے قریب آتے فائلز ہاتھ میں پکڑتے سیٹ کرتے بولی اور گھوم کر دوسری سائیڈ آکر بیٹھ گئی تھی وہ سر جھٹکتا ڈرائیونگ سیٹ سمبھال چکا تھا اس کے چہرے پر یکدم سرد تاثرات چھا گے

۔۔۔۔

وہ عجیب شخص تھا۔۔۔!اس کے تاثرات گرگٹ کو مات دیتے تھے جو پل میں بدل جاتے تھے۔۔۔۔!!

تمھاری بہن بچ گئی کیا"۔۔۔۔؟ "

سامنے سڑک کو دیکھتے اس نے سنجیدگی سے سوال کیا اس کے اس طرح کے سوال پر یمن نے بے ساختہ اسے ایک نظر دیکھا اسے سخت زہر لگا وہ شخص۔۔۔

!آپ کو کیا سر آپ کے تو کام کا وقت ہے نا یہ"۔۔۔ "

اس کا لہجہ تلخ ہو گیا اس نے جیسے طنز کیا تھا وہ کہاں بھولی تھی اس کی بات کو اس کے یوں تنہا چھوڑ جانے کو۔۔۔۔۔!!

باسل احمد تمھارے گھر کیا کر رہا تھا۔۔۔؟؟ "

اس کا لہجہ یکدم ہی برف کی مانند ٹھنڈا ہو گیا ماتھے پر چار بل ابھرے اور آنکھیں میں سرد تاثرات ابھرے تھے

اس کی بات پر یمن وحید کا سانس حلق میں اٹکا اس نے آہستگی سے گردن موڑتے جازب کمال کو دیکھا۔۔۔۔

م۔ مجھ پر نظر رکھ رہے ہو تم "۔۔۔؟ "

کوشش کے باوجود اس کا لہجہ لڑکھڑا گیا تھا جب اس شخص نے بہت برے طریقے سے موڑ کاٹا کہ اس کا کندھا بری طرح کھڑکی میں لگا تھا!۔۔۔

آیا تھا یا نہیں۔۔۔؟؟ "

اس نے خطرناک سنجیدگی سے سوال پوچھا۔۔۔! نظر ایک بار بھی یمن پر نہیں ڈالی تھی لیکن اس کے چہرے کے تاثرات ۔۔۔۔۔!! وہ سمجھ سے پرے تھے۔۔۔۔!! اس کا چہرہ یکدم ہی سپاٹ ہو گیا۔۔۔۔۔

!! تم۔ تمھارا اس سے کوئی لینا دینا نہیں"۔۔۔ "

اس کے لفظ لڑکھڑا گے لہجہ اٹک گیا دل کی دھڑکنیں مدھم ہو گئی !! اسے خوف محسوس ہوا تھا اس سے۔۔۔۔۔

لینا دینا۔۔۔۔؟؟ "

اس نے سارے واقعہ میں پہلی بار گردن موڑ کر اسے یوں دیکھا کہ یمن کو لگا بس اس کی روح اس کے جسم سے آزاد ہو جائے گی

۔۔۔۔۔۔

" گمنام ہی صحیح عزت ہو میری۔۔۔۔! اور عزت میں رتی برابر بھی دغابازی برداشت نہیں ہے مجھے۔۔۔۔!!

وہ چیخ پڑا تھا اتنی شدت سے کہ وہ سانس تک لینا بھول گئی دل بھی جیسے رک گیا ہو۔۔۔۔!

سامنے سے آتے ٹرک کو دیکھ وہ بری طرح سہم گئی جبکہ وہ ڈھیٹ بنا گاڑی سیدھی ٹرک کی ہی طرف لے کر جا رہا تھا یمن کی آنکھیں حیرت اور ڈر سے پھیل گئی۔۔۔۔۔۔۔!!

"جازب!!۔۔۔۔"

اس نے ہذیانتی ہوتے چیخ کر اسے پکارا تھا جس کی گردن کی نسیں ابھری ہوئی تھی اس نے ٹرک کے پاس آتے ہی یکدم سٹیرنگ گھمایا تو یمن وحید کا اٹکا سانس بحال ہوا وہ بس کئی پل حیرت سے منہ کھولے گردن جھکائے بیٹھی رہی خوف اس کے اندر تک پھیل گیا۔۔۔۔۔

"تم پاگل ہو گے ہو!!۔۔۔۔"

وہ چیخ پڑی تھی اسے سمجھ نہیں آئی وہ شخص آخر چاہتا کیا تھا اس کی بات پر اس نے ایک استہزاء نظر یمن پر ڈالی اور پھر واپس سڑک پر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

" پاگل۔۔۔۔!!اس نے لبوں پر زبان پھیری اس کی طرف یکدم گردن موڑی کہ وہ ڈر کر پیچھے سیٹ کے ساتھ لگی ۔۔۔۔۔

" بچپن سے ہی پاگل ہوں میں سالا کمینہ یہ کوئی آج کی بات ہے کیا۔۔۔؟؟ برسوں لگے ہے پاگل ہونے میں۔۔۔۔!! جو کرنا ہے کرو لیکن یہ یاد رکھنا اگر میں کچھ کرنے پر آیا تو تمھارا !!اگلا سانس تم پر حرام کر دوں گا"۔۔۔۔

اس نے درشتگی سے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا تھا وہ واپس سیدھا ہوا اور خاموشی سے ڈرائیونگ کرنے لگا۔۔۔۔! وہ ابھی بھی سیٹ کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

یوں محسوس ہوا جیسے کچھ بھی ناہوا ہو۔۔۔۔! سب نارمل تھا ! حتی کہ اس شخص کے چہرے کے تاثرات بھی۔۔۔۔۔۔

میری نظریں اتنی سستی نہیں ہے کہ تم پر رکھوں "
۔۔۔۔۔۔۔! ذرا احتیاط سے یمن بی بی سوسائٹی میں رہتی ہو تم اور اگر کسی ایک نے بھی تم پر، تمھارے کردار پر انگلی اٹھائی تو یہ ! ! یاد رکھنا میں تمھیں بچانے نہیں آؤں گا"۔۔۔۔۔

سٹیر نگ پر گرفت سخت کرتے اس کے لہجے میں چھپا سرد پن بھی ختم ہو گیا۔۔۔!اب اس کے لہجے میں سختی تھی جِسے لفظوں کے ذریعے وہ بیان کر رہا تھا یمن نے بے ساختہ گردن اٹھائے اس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔

وہ کیسا محافظ تھا۔۔۔۔؟وہ اس کے حق میں بولنے نہیں آئے گا۔۔۔۔!اسے بچانے نہیں آئے گا۔۔۔!اس کے کردار پر اٹھی انگلیوں کا جواب دینے نہیں آئے گا۔۔۔۔!آہہہہ یہ گمنام رشتہ !۔۔۔۔

یمن وحید کی آنکھوں میں پانی کی پریت چڑھی تھی سانس سینے میں الجھ گیا۔۔۔۔

گمنام رشتے تکلیف دیتے ہیں۔۔۔!اور بے حد دیتے ہیں "

!۔۔۔۔۔

جن رشتوں کا دنیا کی نظروں میں کوئی نام نہیں ہوتا "

۔۔۔۔!وہ رشتے بس کرداروں پر وار کرتے ہے اور کرداروں کو

تاڑ تاڑ کر دیتے ہیں"۔۔۔۔۔

اس کے دل میں ایک کسک سی اٹھی تھی وہ آنسو پی گئی تھی

اس نے شرط رکھی تھی اور اس لڑکی نے مان لی تھی اپنی مرضی

!سے۔۔۔۔!تو بات تمام ہوئی۔۔۔

مجبوریاں انسان کو کھا جاتی ہیں اور خاص رشتوں کی مجبوریاں

۔۔۔۔۔!!وہ انسان کو نا صرف کھا جاتیں ہیں بلکہ وہ انسان کو کھا

جانے کے بعد اسے زندہ رہنے پر بھی مجبور کرتیں ہیں۔۔۔۔!

اور پھر ایک کھوکھلا انسان کیسے جیتا ہے یہ نا قابلِ وضاحت ہے۔۔۔۔۔؟؟

وہ گاڑی ائیر پورٹ کی طرف لے گیا تھا انہیں کراچی پہنچنا تھا ائیر پورٹ پر باقی سٹاف موجود تھا وہ خود اسے پِک کرنے آیا تھا۔۔۔۔!

عجیب تماشہ تھا وہ شخص درد دیتا تھا انتہا کا اور پھر انجان بن" جاتا تھا یوں جیسے دیے گے درد کے "د" سے بھی واسطہ نا ہو اُس کا۔۔۔۔!!



ائیرپورٹ پہنچتے ہے وہ تیزی سے گاڑی سے باہر نکلی تھی کہ اسے گھٹن محسوس ہورہی تھی گاڑی میں یااس شخص کے حصار میں۔۔۔۔!؟

وہ ائیرپورٹ کے اندر کی جانب بڑھی جب وہاں کھڑے باقی کولیگ کو دیکھ۔۔۔۔!! وہ ایک نظر ان کی طرف دیکھتے واپس قدم اٹھانے لگی وہ لوگ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے ایسی نظریں جو کردار پر چھبتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

"اففففف۔۔۔۔! حد ہو گئی اب تو!!۔۔۔۔"

اس دن آفس والی لڑکی نے دوسری کی طرف دیکھتے بے حد بے زاریت سے ذرا اونچی آواز میں یمن کو ایک نظر دیکھتے کہا۔۔۔۔

کیا کرے کچھ لوگ بے شرم ہوتے ہیں کھلے عام ہی "
سب کچھ کرتے ہے اور معصوم بن جاتے ہیں آتے ہی شروع بس
!!"۔۔۔۔۔

دوسری لڑکی نے بھی فوراحامی بھری تھی اور بس یہ تھی
!دنیااور کردار۔۔۔۔؟؟وہ بھی توتاڑتاڑ ہو گیانا۔۔۔۔

وہ لب سختی سے بھینچ گئی اس نے اپنی مرضی دی تھی اپنی
بہن کی خاطر قربانی دی تھی اور جب قربانی دے دی جائے تو بہت
کچھ برداشت کرناپڑتا ہے بہت سی جگہوں پر خاموش رہناپڑ جاتا

ہے حتی کہ تب بھی جب آپ کا چینخ چینخ کر بولنے کو دل کر رہا ہو

۔۔۔۔۔

وہ آگے بڑھ گئی تھی جب ان لڑکیوں نے جازب کمال کو آتے دیکھ خاموشی اختیار کر لی۔۔۔۔!

دنیا آپ سے تب ہی ڈرے گی جب آپ کے پاس وہ طاقت ہو جس سے دنیا خوف کھائے۔۔۔۔! اور آج کل وہ طاقت رتبہ، دولت، شہرت ہیں۔۔۔۔!

فلائٹ میں بھی وہ لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی تھی اور ان کی طرح طرح کی باتوں پر وہ اب عاجز آگئی تھی اس کا دل کیا اُن کی زبانوں کو آگ میں جھونک دے۔۔۔۔!

وہ لوگ کراچی پہنچ گے تھے

فائلوں کو تھامے وہ اس بڑے سے ہال میں پہنچے جہاں ان کے قدم رکھتے ہی وہاں کئی کیمرہ مین نے کیمرہ جازب کمال کی طرف کیا تھا وہ بڑے کروفر سے چل رہا تھا۔۔۔۔

اور یمن وحید اس کے پیچھے تھی اور باقی سٹاف اس کے پیچھے چلتے کڑھ رہے تھے وہ لوگ اندر انٹر ہوئے جہاں آؤٹ آف

کنڑی کے کئی کلائنٹ تھے کئی لوگ کورتج کر رہے تھے کچھ موبائل کے کیمرہ آن کیے کھڑے تھے۔۔۔

"تم میرے ساتھ سٹیج پر چلو!"۔۔۔۔

اس نے اپنے سے ایک قدم کے فاصلے پر چلتی یمن وحید کو بہت آہستہ آواز میں کہا اس نے اپنے کولیگ کی طرف دیکھا تھا وہ مزید ان کے منہ نہیں کھلوانا چاہتی تھی وہ بے زار ہو گئی تھی۔۔

وہ سٹیج پر جا کر باقی شخصیات میں بیٹھا لیکن وہ وہی کھڑی رہی تھی سٹیج کے ایک طرف جہاں کئی دوسرے کلائنٹس کے ورکر بھی کھڑے تھے اس نے ہاتھ میں پکڑی فائل کو چیک کیا تھا

۔۔۔۔

!وہ بس اسے نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔

Hey everyone, good evening! Hope you will be fine! Thank you all so much for coming here. It is hoped that this meeting will improve our relations with the distinguished guests. And also with the people of their country

ہائے ایوری ون۔۔۔۔! گڈ ایوننگ۔۔۔! امید ہے آپ ")
خیریت سے ہوگے۔۔۔! یہاں آنے کا بہت شکریہ۔۔۔۔!
امید کرتے ہیں کہ معززین مہمانوں کے ساتھ اس ملاقات میں
ہمارے تعلقات بہتر ہوگے اور ان کی کنٹری کے لوگوں کے
(ساتھ بھی

ڈائس کے سامنے کھڑے اس شخص نے انگلش میں سب کو
بڑے احترام سے مخاطب کرتے ایک آدھ بار گردن گھما کر سٹیج
پر بیٹھے پانچ لوگوں کے ساتھ ساتھ سامنے کرسیوں پر بیٹھے
لوگوں کو بھی مسکرا کر دیکھا۔۔۔۔

" As you all know, why are we gathered here? Well-known businessman Jazeb Kamal the Chairman of Kamal Group of Industry has won the Best Business Rising Award of this year. Which is a matter of pride. Therefore, I invite the last year's Best Businessman, Mr. Ming, to present this award to the young talent. Thanks . Please Mr. Ming "

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں ہم یہاں کیوں جمع ہیں۔۔۔؟)

معروف بزنس مین جاذب کمال چیئر مین آف کمال گروپ آف انڈسٹری نے بیسٹ بزنس رائزنگ ایوارڈ اس سال اپنے نام کیا ہے۔جو کہ فخر کی بات ہے۔اس لیے میں پچھلے سال کے بیسٹ بزنس مین مسٹر منگ کو انوائیٹ کرتا ہوں کہ وہ ینگ ٹیلنٹ کو یہ پریزنٹ کرے۔۔۔شکریہ۔۔۔۔۔۔!پلیز مسٹر منگ"۔۔۔)

وہ شخص مسکراتا دھیرے سے تالی بجاتا سائیڈ ہوا تو ہال میں یک دم تالیوں کی گونج پیدا ہوئی تھی یمن وحید نے اس شخص کو دیکھا

۔۔۔

جبکہ مسٹر منگ کے ساتھ وہ بھی کوٹ کو ہمیشہ کی طرف درست کرتا چیئر سے اٹھا اور بڑی شان بے نیازی سے آگے کی جانب بڑھا۔۔۔

کئی کیمرہ ان دونوں پر فوکس ہوئے تھے وہ نیوز ہر طرف ٹیلی کاسٹ ہو رہی تھی حتی کے آؤٹ آف کنٹری کے کلائنٹس کے لوگ بھی ویڈو شوٹ کر رہے تھے ہر طرف گہما گہمی چھا گئی ۔۔۔۔

اچانک اپنی پشت پر انگلیوں کا لمس محسوس کرتے یمن نے پلٹ کر دیکھا تھا اس نے تیوری چڑھاتے اس گورے لڑکے کو دیکھا جو یقیناً آؤٹ آف کنٹری سے تھا وہ کب سے عجیب محسوس

کر رہی تھی لیکن نظر انداز کیے وہ سٹیج کی طرف دیکھتی رہی تھی اب اس کی بس ہوئی تھی۔۔۔۔

" واٹس یور پرابلم یو۔۔۔ !!

یمن دبی دبی آواز میں غصے سے اسے گھورتے بولی جس پر اس لڑکے نے ہولے سے مسکراتے اسے گہری نظروں سے دیکھا ۔۔۔

" یو آر رئیلی بیوٹی فل فرام ٹاپ ٹو بوٹم "۔۔۔

(تم اوپر سے نیچے تک بے حد خوبصورت ہو)

وہ اسے دیکھتے یکطرفہ مسکراتے بولا اور دھیرے سے اس کی بازو پر ہاتھ پھیرا تھا وہ سختی سے لب بھینچ گئی پہلے ہی لوگوں کی نظروں پر اس کی بس ہوئی پڑی تھی اب تو بس اس کا صبر تمام ہوا تھا

۔۔۔۔

"شٹ اپ!!۔۔۔۔"

وہ قدرے اونچی آواز میں بولی اس کی آنکھوں میں غصہ تھا جب پاس کھڑی اس کی کولیگ نے طنز سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"چینخ کیوں رہی ہو یہاں بوس کے آفس میں بھی تو تم یہی سب کرتی ہو ناچیپ کریکٹر لیس!"۔۔۔۔

وہ لڑکی طنز سے بولی تھی اس کی بات پر وہ جیسے صدمے میں چلی گئی وہ بس ساکت ہوئی جب اس لڑکے نے اسے سٹل دیکھ اس کی کمر کو دھیرے سے چھوا تو بے ساختہ وہ جیسے ہوش میں آگئی تھی۔۔۔۔۔

!!چٹاخ"۔۔۔۔"

اس نے بغیر کورتیج کی پرواہ کیے ایک زناٹے دار تھپڑ اس لڑکے کو رسید کر دیا اس کا سانس گہرا ہوا جیسے رک جائے گا۔۔۔۔

ہر کوئی اس طرف متوجہ ہو گیا تھا جازب کمال کے ہاتھ میں ایوارڈ تھا اس نے اچھنبے سے اس طرف دیکھا کیمرہ مین نے کیمرے کا رخ یمن وحید اور لڑکے کی طرف موڑ لیا تھا۔۔۔۔

میں پچھلے دو دن سے تمھاری بکواس سن رہی ہوں "
میرے کردار پر انگلی اٹھانے والے پہلے اپنے گریبان میں جھانک
لے تو بہتر ہے"۔۔۔۔!!

اس نے لڑکی کی طرف دیکھتے بھی قہر آلود لہجے میں کہا تھا لڑکی کا چہرہ اہانت سے سرخ ہوا اس نے دانت کچکاتے یمن کو دیکھا۔۔۔

سو واٹ۔۔۔؟ غلط کہا ہے کیا ہم نے۔۔۔۔۔؟؟ نہیں "
جاتی تم بے وقت بوس کے آفس میں ہاں۔۔۔؟ اب کسی کے
ہاتھ لگانے پر پارسا بن رہی ہو"۔۔۔۔!!

وہ لڑکی بھی اپنی بے عزتی پر بھڑک اٹھی اور اس کے ساتھ
دوسری لڑکی بھی شامل ہوئی تھی جس نے یمن کو غصے سے دیکھتے
دھکا دیا تھا وہ پیچھے کو لڑکھڑاتی تھی اس کی آنکھوں میں ناچاہتے
ہوئے بھی آنسو ابھرے۔۔۔۔۔!

وہ شخص سٹیج سے نیچے آیا تھا کیمرہ مین یمن کی طرف بڑھے
۔۔۔

" کیا یہ لوگ ٹھیک بول رہے ہے آپ کے کمال انڈسٹری
کے چیئرمین کے ساتھ تعلقات ہے مس"۔۔۔؟؟
مس بتائے کیا یہ لوگ سچ بول رہے ہے۔۔۔؟ "
کیا آپ آفس میں اس وجہ سے کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔؟؟

وہ لوگ سوال پر سوال کر رہے تھے وہ ڈر گئی تھی اس نے بھیگی نم آنکھیں اٹھا کر حیرت سے ان سب لوگوں کو دیکھا اور کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑے اس شخص کو۔۔۔۔۔

" اگر تمھارے کردار پر انگلی اٹھی تو میں تمھیں بچانے نہیں آؤں گا!!"۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے کا بولا گیا اس شخص کا جملہ کسی ہتھوڑے کی مانند اس لڑکی کے کانوں پر برسا تھا آنسو ٹوٹ کر زمین پر گر گیا ۔۔۔۔!اذیت۔۔۔!حد سے سوا تھی۔۔

جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑے اس شخص کا چہرہ بری طرح سرخ ہو گیا تھا وہ کورتیج نا صرف یہاں بلکہ آؤٹ آف کنٹری بھی دیکھائی جانی تھی اور اس کی گمنام عزت پوری دنیا میں اچھالی جانی تھی !!۔۔۔۔

ایوارڈ پر اس کی گرفت سخت تر ہو گئی گردن کی نس یوں ابھری جیسے پھٹ جائے گی سانس غصے کی شدت سے گہرا ہو گیا اس کے بھاری قدم اس لڑکے کی جانب بڑھے تھے۔۔۔۔

!!یو بلڈی ہیل"۔۔۔۔ "

وہ دھاڑا تھا اس نے سب سے پہلے اس لڑکے کے چہرے پر پنچ اتنی شدت سے مارا کہ اس کی ناک سے بے ساختہ خون کی لکیر خارج ہوئی تھی اور وہ لڑکھڑا گیا۔۔۔۔

واٹ دا ہیل از ہیپنگ ہئیر "۔۔۔؟؟ "

وہ شخص جس نے اس ایوارڈ کو پریزنٹ کیا تھا وہ جازب تک آتے اسے اس لڑکے سے دور کرتے ایوارڈ اس کے ہاتھ سے لے گیا تھا !!۔۔۔۔

وہ جس کے لیے اس نے کڑھی محنت کی تھی وہ جھٹ سے اس سے دور گئی۔۔۔۔! ایسے جیسے منزل پر پہنچتے آخری قدم پر مسافر گر کر ہار جاتا ہے وہ ہار تکلیف دہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

" اگر آپ کا یہ روایہ ہے تو آپ اس ایوارڈ کے قابل نہیں
!! ہے مسٹر کمال یہ سب لائیو ہے"۔۔۔

وہ شخص سختی سے بولا تھا جازب کمال نے پلٹ کر قہر برساتی نظروں سے اسے دیکھا اور پھر وہاں کھڑے ایک ایک فرد کو اس نے دوسرا پنچ شدت سے اس لڑکے کے منہ پر پھر سے مارا کہ اس کی ناک ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور وہ زمین پر گرا سب لوگ دو قدم پیچھے ہوئے۔۔۔۔
کیمرہ اب پوری طرح اس کی طرف تھا۔۔۔۔۔۔۔

" وہ میری بیوی ہے۔۔۔!! سنا تم سب نے وہ میری بیوی
!! ہے جازب کمال کی بیوی ہے وہ میری عزت۔۔۔۔

وہ اس شخص کو دھکا دیتے پاگل ہوتے دھاڑا تھا اس کے قدم بے ساختہ یمن وحید کی طرف اٹھے اس نے اس کے قریب جاتے اس کے روتے وجود کی پرواہ کیے بغیر اس کا ہاتھ مظبوطی سے جکڑا۔۔۔۔

یمن جازب کمال ہے وہ۔۔۔!! اس کی طرف اٹھنے والی " ایک بھی انگلی سلامت نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔! میں وہ انگلیاں !! ہاتھوں سے جدا کر دوں گا جو اس کے طرف اٹھی۔۔۔۔۔

اس نے ایک ایک لفظ بلند آواز میں دھاڑتے ہوئے کہا کہ اس کی گردن کی نسیں واضع ہو گئی وہ پاگل ہونے کو تھا ہاں وہ

شخص پاگل ہونے کو تھا وہاں ہر کوئی حیرت سے اس کے بگڑے تیوروں کو دیکھ رہا تھا اس پر کیمرہ فوکس ہو رہے تھے۔۔۔۔۔۔

میں جوتے کی نوک پر رکھتا ہوں ایسی دنیا کو جو میری بیوی " کی عزت، اس کے کردار پر سوال اٹھائے ایسی دنیا کو ٹھوکر مارتا ہے جازب کمال"۔۔۔۔

وہ چیخ پڑا وہاں ہر کوئی اس کے اس حد تک پاگل پن کو دیکھ اس سے دور ہو گیا تھا اس کے ہاتھ شدید غصے کی وجہ سے کانپ اٹھے تھے کن پٹیاں سلگ اٹھی۔۔۔

!! تم ہمیشہ گمنام رہو گی"۔۔۔۔ "

ایک جملے کی گونج اس لڑکی کے کانوں میں پیدا ہوئی اس نے دھیرے سے گردن جھکاتے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو اس کے ہاتھ میں مظبوطی سے جکڑا تھا اور پھر گردن گھوماتے اس کے غصے سے تنے چہرے کو آنسو آنکھ سے نکل کر گال پر پھسل گیا۔۔۔۔

!وہ کیسا شخص تھا وہ اپنے ہی جملوں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

ایسے ہزاروں سو کولڈ ایوارڈ میرے جوتے کی نوک پر ہے "
!!جو میری بیوی کی عزت کے عوض مجھے ملے"۔۔۔۔

اس نے کیمرہ کی طرف سخت سرد نظروں سے دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں وحشت سی تھی اور لہجہ جیسے انگار تھا وہ آنکھوں سے ہی جیسے سب کو جلا کر راکھ دینا چاہتا تھا آج۔۔۔

اس نے گرفت اس کے ہاتھ پر سخت تر کر دی۔۔۔۔

یمن وحید نہیں ہے وہ۔۔۔! یمن جازب کمال ہے وہ "
! جازب کمال کی شرعی اور قانونی بیوی ہے"۔۔۔۔۔

اس نے کیمرہ کی طرف دیکھتے تمام لوگوں پر قہر بھری نظر ڈالی اور وہ۔۔۔۔۔!! یمن جازب کمال بس اسے دیکھتی رہی وہ خاموش ہو گئی وہ ساکت ہو گئی۔۔۔وہ بس اس شخص کو دیکھتی رہی ساکت نظروں سے دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا جیسے
!! خاموش ہو گیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ٹھوکر مارتا ہوں ایسے ایوارڈ کو جس کو تھامنے کے لیے "
!مجھے میری بیوی کا ہاتھ چھوڑنا پڑے۔۔۔۔
وہ بیوی ہے میری۔۔۔!اور اس کی طرف اٹھنے والے "
ہاتھ میں بخدا کاٹ کر پھینک دوں گا،ایسا جلاد ہوں میں اس کے
معاملے میں کہ اسے نقصان پہنچانے والوں کے لیے موت ہوں
۔۔۔۔!ایک عبرت ناک موت"۔۔۔۔۔

وہ غرایا تھا اس نے ایک تیز جلاد دینے والی نظر ان دو لڑکیوں
پر ڈالی تھی اسے سخت غصہ ایا تھا خود پر اسے کیوں علم نا ہوا کہ وہ
!لڑکیاں اسے ایسے بول رہی ہے۔۔۔

یمن جازب کمال ہے۔۔۔!تو جازب کمال ہے اور اگر "
کسی نے بھی اس کے پاکیزہ کردار پر انگلی اٹھائی مجھے اس کی قبر پر
!!فاتحہ پڑھنے میں دیر نہیں لگے گی۔۔۔

پارسا بن نہیں رہی وہ۔۔۔۔!وہ پارسا ہے ازل سے"
!ابد تک وہ پاکیزہ ہے۔۔۔۔۔
اس نے واپس قہر بھری نظر ان لڑکیوں پر ڈالی جو خوف سے
اسے دیکھ رہی تھی جبکہ یمن وحید نے بے ساختہ گردن گھما کر
اس شخص کو دیکھا جیسے سب تھم گیا تھا آنکھ میں اترا آنسو بھی
تم جیسی لڑکیاں ایسی جگہوں پر ہی تو پائی جاتی ہے "
!"۔۔۔۔۔۔۔

آہہہہ وہ جملے جو اس نے چار سال پہلے بولے
تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!اور کچھ الفاظ جو اس شخص نے آج بھری
محفل میں بولے تھے دونوں میں کتنا فرق تھا نا۔۔۔۔؟

وہ اس کی ذات کی نفی کرنے والا وہ مرد آج اس کی ذات پر"
انگلی اٹھتے کیسے ان ہاتھوں کو کاٹنے کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ
بس یوں ہی بے حس و حرکت کھڑی اسے اپنے حق میں بولتا
دیکھتی رہی۔۔۔۔!

جس نے اس کی ذات کو تنگ کیا جاذب کمال اس پر دنیا"
تنگ کر دے گا"۔۔۔۔۔

اس نے پھولتی نسوں کو خاطر میں لائے بغیر تند و تیز لہجے
میں انگلی اٹھاتے شعلے بنے آگ لگاتے جملے ادا کیے اور اس لڑکی کا
دل جیسے وہی تھم گیا تھا ہاں اس کے لفظوں پر اس کا دل تھم گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

یہ گمنام رشتہ ہو گا میں دنیا کے سامنے تمھیں کبھی قبول "
!! نہیں کروں گا"۔۔۔۔

وہ لفظ اس کے کانوں میں بازگشت کرنے لگے اس شخص نے
!کہا تھا وہ دنیا کے سامنے اسے کبھی قبول نہیں کرے گا۔۔۔۔

اور وہ اب صرف چند لوگوں کے سامنے ہی نہیں پوری دنیا کے سامنے چیخ چیخ کر بتا رہا تھا کہ وہ اس کی بیوی ہے وہ لڑکی" یمن وحید "اس کی بیوی ہے وہ پوری دنیا کو لائیو بتا رہا تھا کہ وہ لڑکی آخر اس کی کیا لگتی ہے۔۔۔۔۔۔

اس دو ٹکے کے ایوارڈ سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے " اگر اس کے بدلے مجھے میری بیوی کی عزت پر سودا کرنا پڑے ایسے لاکھوں نقصان میں ہنس کر جھیل لوں۔۔۔۔! لیکن اپنی بیوی کی ذات پر سمجھوتا۔۔۔۔؟ ممکن نہیں"۔۔۔

اس نے استہزاء لہجہ اپنایا تھا اور ایک نظر یمن وحید کو دیکھا اس نے دھیرے سے ہاتھ اس کے نازک ہاتھ کی گرفت سے نکالتے اس کے کندھے پر رکھا۔۔۔۔

" سن لیا میری بیوی ہے یہ۔۔۔! اب کوئی بکواس کر کے دیکھائے میں گاڑھ کے نار کھ دوں زمین میں تو شوہر مت ماننا مجھے !! اس کا"۔۔۔۔

اس نے سخت وحشت زدہ لہجے میں کہتے ان سب کو خونخوار نظروں سے گھورا وہ سب لوگ خاموش ہو گے تھے وہ اس لڑکے کی حالت دیکھ چکے تھے جس کی ناک ٹوٹ چکی تھی اس کے پنچ سے شاید وہ اسے مار دیتا اگر وہ آدمی درمیان میں نا آتا۔۔۔۔۔

اس کی طرف اٹھی غلیظ نظروں کو نوچ کر پھینک دوں گا "
میں وہ میری ہے۔۔۔! جازب کمال کی ملکیت اور اپنی ملکیت کے
لیے میں اس حد تک پاگل شخص ہوں کہ خود کو بھی تہس نہس کر
سکتا ہوں"۔۔۔۔۔

وہ سرد لہجے میں جبڑے بھینچے درشتگی سے لفظوں پر دباؤ دیتے
غرایا اس کی آنکھوں میں ان دیکھتی آگ تھی ایسا آتش فشاں کہ
جس میں سب جھلس کر دفن ہو جاتے۔۔۔۔

ایسی دنیا کی کوئی اہمیت نہیں ہے میری نظر میں جو میری "
بیوی کو اہمیت نا دے میں نظر تک ڈالنا گوارہ نا کروں ایسی دنیا پر جو

میری نظروں کے سکون کو برباد کرنے کی کوشش کرے

!"۔۔۔۔

وہ شعلہ جوالہ بنا تھا اس نے واپس اس کا ہاتھ پکڑا اور

گرفت اس کے ہاتھ پر مزید سخت کی اور یمن وحید کے کانوں میں

اس کے الفاظ یوں گونجے جیسے آب حیات ہو۔۔۔۔! وہ بس

اسے دیکھ رہی تھی اسے خود کے لیے لڑتا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

!! میں تمھیں بچانے نہیں آؤں گا"۔۔۔۔۔ "

سب دھرا کا دھرا رہ گیا اس نے کہا تھا وہ نہیں آئے گا لیکن اس

نے خود کو خود جھٹلا دیا

وہ اس کی عزت سب کے سامنے تاڑ تاڑ ہونے سے بچانے آگیا تھا

وہ محافظ تھا اور اس نے تحفظ دیا تھا۔۔۔۔۔

اپنی بیوی پر وار کر پھینک دی میں نے یہ دنیا یہ ایوارڈ اس " کا صدقہ سمجھ لے ایسی جیت کو جوتے کی نوک پر بھی نا رکھے !! جازب کمال جس سے میری بیوی کی ہار ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے پریس کی طرف دیکھتے استہزاء لہجے میں کہا اور یمن وحید کا ہاتھ جکڑا

اس لڑکی نے اپنے ہاتھ کے بعد پھر اس شخص کو دیکھا جو بھیڑ کو چیرتا اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا لوگ ان کی ویڈو شوٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔

!تم گمنام بیوی ہو۔۔۔!!دنیا کے سامنے بے نام"۔۔۔ "

اس کے کئی دن پہلے گے لفظوں کی بازگشت پر اس لڑکی نے بے دھیانی میں اس شخص کی پشت کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو۔۔۔۔

یمن جازب کمال۔۔۔!جازب کمال کی بیوی ہے "

!"۔۔۔

اس کے لب ہھڑ پھڑائے تھے نجانے کیوں دل کے کسی تہہ خانے میں ایک سکون سا اتر گیا ایسے جیسے خزاں، بہار میں بدل جائے۔۔۔۔۔

پوری دنیا جان چکی تھی جازب کمال کی بیوی کے بارے میں وہ جو اسے گمنام بول رہا تھا اب پوری دنیا کے سامنے اسے اپنی بیوی بول کر آیا تھا۔۔۔!!

دنیا کے ساتھ ساتھ اس نے اپنی بیوی کو بھی حیران کر دیا تھا۔۔۔۔۔!!

وہ ہال سے باہر نکل آئے اس نے سیدھا اسے گاڑی میں پھینکا تھا خود ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا تھا۔۔۔۔

اور ڈور زور سے بند کیا تھا وہ تو اپنے ہاتھ پر اس کی گرفت کو
اب بھی محسوس کر رہی تھی ایک ان دیکھا سا احساس پورے
!وجود میں پھیل گیا۔۔۔شاید عزت بھرا احساس۔۔۔۔۔

" یہ مت سمجھنا پوری دنیا کے سامنے بول چکا ہوں تو تمھیں
!اپنی بیوی قبول کر لیا ہے"۔۔۔۔

اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے سخت لہجے میں کہا اور ایک تند
نظر یمن وحید پر ڈالی جو اسے بس تک رہی تھی

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرد جب ایک بند کمرے میں عورت کو عزت دے اور "
باہر بے عزت کرے تو وہ بند کمرے میں دی گئی عزت عورت
کے نزدیک معنی نہیں رکھتی اور اگر مرد دنیا کے سامنے آپ کو
معتبر کرے عزت دے، ساتھ دے اور ایک بند کمرے میں
آپ سے اختلاف رکھے آپ کو عزت نا بھی تو عورت مرد کی اسے
دنیا کے سامنے دی گئی عزت کو تاحیات یاد رکھتی ہے
"!_____

وہ یاد رکھتی ہے کہ وہ دنیا کی اٹھتی انگلیوں، بولتی نظروں کے
خلاف آپ کے سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہوا تھا اس نے اپنا سایہ
آپ کو فراہم کیا تھا

اس نے گاڑی سڑک پر ڈالتے وہاں پر موجود اپنے فلیٹ کی جانب موڑلی تھی جبکہ وہ بس خاموشی سے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا گئی اس نے کچھ بھی نہیں کہا تھا۔۔۔۔کیا بولنے کو کچھ چھوڑا تھا اس شخص نے۔۔۔۔؟؟

اگر وہ خود کو گھٹیا بولتا تھا اور اس کا گھٹیا انداز یہ تھا تو بخدا !یمن وحید کو اس کا یہ انداز پسند تھا۔۔۔۔

وہ پوری دنیا کے سامنے، اپنے، پرائے لوگوں کے سامنے اقرار کر تو آیا تھا وہ کیا بولتی اب۔۔۔۔؟؟

اس نے بے نام سے یوں نام دیا کہ وہ بس حیران ہو گئی تھی کسی کو نا بتانے والا وہ رشتہ آج دنیا کا ہر انسان جانتا تھا آج باہری

ملک کے بڑے بڑے بزنس مین اور یہ سوسائٹی ہر کوئی جانتا تھا
!!کہ وہ گمنام نہیں ہے وہ اس کی عزت اس کی بیوی ہے۔۔۔۔۔

اور یمن وحید کے معاملے میں جاذب کمال جلاد ہے، "
پاگل سرکش ہے"۔۔۔۔۔۔

کچھ تھا اس شخص میں جیسے وہ چھپا رہا تھا وہ ویسا نہیں تھا جیسا طاہر"
" ہوتا تھا جاذب کمال بڑا گہرا راز تھا

وہ انا پرست تھا اس کی باتوں میں اقرار بھی تھا "
اسکے چبھتے ہوئے لہجے میں چھپا پیار بھی تھا

وہ مجھے لکھتا تھا منتظر نار ہو

!!!----------

لیکن اس کی تحریر میں صدیوں کا انتظار بھی تھا

وہ کہتا تھا نار و ٹھوکہ منانا نہیں آتا

!!!----------

!!میری ناراضگی پر لیکن وہ بے قرار بھی تھا----------

!میں شاید پھر نا لکھتا اس کو اپنی خبر----------

محبت کا بھرم رکھنا تھا کچھ دل بے قرار بھی تھا

شاید یہی اس کا اندازِ محبت ہو """

""" وہ میرا ہمدم تھا ستم گزار بھی تھا



اس نے گاڑی ایک بلڈنگ کے سامنے روکی تھی چہراب بھی سپاٹ تھا جبکہ جبڑے بھینچے ہوئے تھے یمن نے گردن ہلکی سے گھما کر اسے دیکھا تھا اسے خوف محسوس ہوا تھا اس شخص سے جو بغیر اس کی طرف دیکھے اس کی سانسیں کم کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اترا اور دوسری سائیڈ گھوم کر آتے اس نے بہت تیزی اور غصے سے یمن وحید کی طرف کا دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا وہ ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

"باہر آؤ!!"۔۔۔

تنی رگوں سمیت اس نے ایک درشتگی بھری نظر یمن پر ڈالی تھی جو اسے اس حد تک غصے میں دیکھ حلق تر کرتی نچلا لب کاٹ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

"میں کسی ہوٹل میں۔۔۔۔ م!"

خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتی سردی میں بھی اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے وہ جلاد پاگل اسے دیکھ ہی یوں رہا تھا جیسے ابھی سالم نگل جائے گا۔۔۔۔

"بکواس بند کرو تمھیں میں بے غیرت لگتا ہوں جو تمھیں ہوٹل چھوڑ کر آؤں چپ چاپ گاڑی سے باہر نکلو ورنہ۔۔۔۔!!

اس نے درشتگی سے دھاڑتے ہوئے شہادت کی انگلی اٹھاتے سرد خون آلود نظروں سے یمن کو دیکھا وہ آخر میں سختی سے لب ہی بھینچ گیا تھا یمن کا سانس یکدم ہی مدھم رفتار ہوا ۔۔۔۔۔۔۔۔!!اور تیزی رفتاری سے چل پڑا۔۔۔

وہ گاڑی سے بہت آہستگی سے باہر نکلی یوں جیسے اس کے باہر نکلنے تک شاید وہ شخص کہی غائب ہو جائے لیکن۔۔۔۔۔!!! !!شاید۔۔۔

وہ جیسے ہی باہر نکلی جازب کمال نے گاڑی کا دروازہ زور سے بند کیا کہ وہ ڈر کر گردن جھکا گئی تھی اس نے آنکھیں میچتے واپس کھولی اور گہرا سانس لیتے خود میں ہمت پیدا کی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنی پوری زندگی میں پہلی بار کسی کے لیے گاڑی " کا دروازہ کھولا تھا"۔۔۔۔۔

!!م۔میں خود چل سکتی ہوں"۔۔۔"

اس نے سختی سے اس کی کلائی دبوچی جب وہ تیزی سے بول اٹھی لیکن اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ اس لڑکی کا لہجہ لڑکھڑا گیا تھا اس نے گردن موڑ کر ایک سخت نظر اس پر ڈالی اور یمن وحید !!۔۔۔؟؟ وہ بس وہی چپ ہو گئی۔۔۔۔۔

اِسے لیے وہ بڑے رعب سے چلتا بلڈنگ کے اندر انٹر ہوا لفٹ میں جاتے اس نے فورتھ فلور کا بٹن پریس کیا تھا یمن وحید

کے ہاتھ پر اس کی گرفت اب بھی قائم تھی جبکہ نظر سامنے لفٹ کے دروازے پر تھی۔۔۔۔

یمن وحید نے اس کے ہاتھ میں جکڑے اپنے ہاتھ کو دیکھا ایک ان دیکھے احساس کے تحت اس کے نازک لب مسکراہٹ میں ڈھل گے اسے یکدم وہ لمحہ یاد آیا جب اس نے ایسے ہی سب کے سامنے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔۔!!

فورتھ فلور پر پہنچتے وہ اسے لیے لفٹ سے نکلا تو یمن نے بے ساختہ سر جھٹکا وہ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

باقی دنیا سے اس کا کیا لینا دینا۔۔۔؟ جس سے سارے واسطے تھے وہ تو بیوی قبول نہیں کر رہا تھا اسے۔۔۔!

تو گویا بات تمام۔۔۔! احساس تمام۔۔۔! دنیا تمام۔۔۔!!

فلیٹ کو کھولتے وہ اندر انٹر ہوا تھا دروازہ بند کرتے اس نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ چھوڑتے اسے لہرا کر اپنے سامنے پٹخا تھا یمن یکدم خیالات کے تسلسل سے باہر آئی۔۔۔

یہی چاہتی تھی نا تم۔۔۔؟؟ دنیا کے سامنے تمھیں قبول " کروں۔۔۔؟ کیا بکواس کی تھی میرے ساتھ آؤ تم نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ دانت کچکاتے دبی دبی آواز میں غرایا اور بھاری قدم
اٹھاتے اس کی طرف بڑھتے فاصلہ ایک قدم کا رکھا اُس نے اپنی
کلائی پر دوسرا ہاتھ رکھا کہ کلائی پر جلن محسوس ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔ قبول کرتے مت!!
سر جھکائے ہی وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی اس شخص نے جبڑے
بری طرح بھینچ ڈالے اور اس کے جھکے سر کو دیکھا۔۔۔۔۔!

"۔۔۔۔۔؟؟ گمنام ہی صحیح بے غیرت سمجھا ہے مجھے
۔۔۔۔۔؟؟ منسوب تو میرے نام سے ہی ہو"

اس کی بات پر وہ درشت لہجے میں اس کے کندھے کو تھام اسے دیوار کے ساتھ پن کرتے دبے دبے لہجے میں غرایا۔۔۔۔

یہ یاد رکھنا یمن وحید تم اپنے قبول کیے جانے پر پچھتاؤ گی "

" ۔۔۔۔۔!! تم پچھتاؤ گی

اس نے قدم اٹھاتے بلکل اس کے قدموں کے درمیان میں رکھا اور کندھے پر گرفت سخت کرتے گردن ہلکی سی جھکاتے دوسرا ہاتھ اس کی گردن پر لے جاتے یکدم بال مٹھی میں بھرتے پیچھے سے اس کے بالوں کو جھٹکا دیتے سر اونچا کیا تھا

!!۔۔۔۔۔۔۔

وہ سسک اٹھی تھی اس کے لبوں پر بے ساختہ طنزیہ
مسکراہٹ بکھر گئی اس کی مسکراہٹ سے وہ شخص جل گیا تھا

ٹھیک ہے سر۔۔۔۔! بات تمام کرتے ہیں رشتہ تمام کر "
کے۔۔۔۔۔!! مجھے پیسے اور پرپوزل دونوں مل گیا ہے آپ مجھے
طلاق دے دے۔۔۔۔۔۔! بات تمام، گمنام نام کی دہائی تمام
!!"۔۔۔۔۔

لبوں پر جلا دینے والی مسکراہٹ رکھتے اس نے مظبوط لہجے
میں کہتے گویا اس شخص کو پوری طرح کانٹوں پر گھسیٹ دیا تھا وہ

جانتی تھی وہ ایسا نہیں کرے گا کیا اس شخص کی انا گوارہ کرتی

!۔۔۔۔۔؟؟ناہر گز نہیں"۔۔۔۔۔

تواُس کتے باسل احمد کے تمھارے گھر آنے کی یہ وجہ تھی "

" ۔۔۔۔۔؟آہاں۔۔۔۔!!خوب بہت خوب

اس نے بظاہر پر سکون لہجے میں لبوں پر زبان پھیرتے لفظ ادا کیے تھے لیکن اس کی آنکھوں کے سرد پن کو یمن وحید دیکھ نہیں پائی تھی جبکہ اپنے بالوں پر اس کی بڑھتی گرفت سے وہ اندازہ بخوبی لگا پائی تھی کہ وہ کس قدر پاگل ہوا تھا اس کی بات سن کر

!!۔۔۔۔۔۔

تمھیں پتہ ہے۔۔۔۔؟؟ "

اس نے یمن کے کندھے سے ہاتھ ہٹالیااور بالوں پر گرفت ڈھیلی کرتے انہیں چھوڑ دیا تھاہاتھ اس کی گردن سے نکالتے وہ یمن وحید کا سانس دو پل کو سینے میں الجھا گیا کہ اس کے ہاتھ کا لمس کسی آگ کے مترادف تھااس نے وہی ہاتھ اس کے چہرے کے قریب دیوار پر رکھا۔۔۔۔۔!!

اور دوسرے ہاتھ سے لبوں کے کونے سے نادیدہ چیز ہٹائی اور یکدم جھک کر اسے دیکھا کہ وہ اس کے یکدم جھکنے سے سانس روک گئی اور مزید دیوار کے ساتھ لگ گئی۔۔۔۔

" میں۔۔۔۔! جازب کمال اپنی چیزوں سے دستبردار نہیں ہوتا میں انہیں نہایت احترام سے اکھٹا کرتا ہوں۔۔۔۔۔!! ان پر پیٹرول ڈال کر انہیں جلا دیتا ہوں۔۔۔۔!! ان پر فاتحہ پڑھ دیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔!

" جو میرا نہیں رہا وہ کسی اور کا ہو جائے تو میرے نام پر خاک ڈالنا"۔۔۔۔۔!!

وہ اس کی جانب مزید جھک گیا اتنا کہ اس کی گرم سانسوں کی تپش اس کے چہرے پر پڑتی چہرے کو دہکا گئی اس کی سانسوں میں آگ سی تھی جو یمن وحید کے وجود میں حرارت کا ایک طوفان لے آئی تھی۔۔۔۔۔

تم سے بہتر کون جان سکتا ہے یہ۔۔۔!ریڈ روز"۔۔۔ "

اس کی کالی آنکھیں یکدم وحشت سے چمک اٹھی ایسی وحشت جو کسی درندے کی آنکھوں میں موجود ہو اس نے چہرہ اس کے کان کے قریب کرتے گہرا سانس لیتے آخر میں بولے لفظ "ریڈ روز" پر خاصا زور دیا تو وہ بے ساختہ ہاتھ دیوار پر رکھتے سہم گئی تھی

۔۔۔۔۔۔

اسے بے ساختہ وہ ریڈ روز یاد آئے جو چار سال پہلے ہاسپٹل کی رات اس نے جلا دیے تھے۔۔۔۔!خوف کی ایک لہر اس کے جسم میں سرایت کر گئی

" !رشتہ تمام ہو گا میری جان۔۔۔! لیکن۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے رک گیا اس کے پھڑ پھڑاتے لب اس لڑکی کے کان کی لو کو چھونے لگے گرم سا لمس اسے کانپنے پر مجبور کر گیا اسے خوف آنے لگا اس شخص کے عجیب پراسرار لہجے سے

!!۔۔۔۔۔

" جب میں تمام ہو جاؤں گا۔۔۔۔!! یا پھر۔۔۔۔!! جب تمھیں دفنا دیا جائے گا"۔۔۔۔۔ !!

اس کی آنکھیں چمک اٹھی اور شکر تھا کہ اس بار یمن وحید نے وہ چمکتی آنکھیں نہیں دیکھی تھی جو درندگی کے آخری

دہانوں پر تھی اس نے بات کے اختتام پر سختی سے اس کی کان کی لو کو دانتوں سے کاٹا کہ وہ بے ساختہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔

تم مجھے برباد کرو گی یمن وحید۔۔۔۔!! تم جازب کمال " !! کو شیطان بناؤ گی"۔۔۔۔۔

وہ قہقہہ لگاتے دیوار پر رکھے اپنے ہاتھ پر دباؤ ڈالتا اس سے دور ہوا وہ پیچھے کو ہوتے ہی لڑکھڑا گیا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی عجیب سا نشہ طاری تھا اس میں۔۔۔۔۔!! ایک آگ کا !! سماں تھا جیسے۔۔۔۔

اس کے بے ڈھنگے قہقہے پر یمن وحید نے سر اٹھا کر اسے دیکھا کان پر جلن بے ساختہ بڑھ گئی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کی کالی چمکتی آنکھوں میں اب درندگی نا تھی۔۔۔۔۔۔!

" تم وہ واحد عورت ہو جسے میں نے عزت سے اپنے نام کے ساتھ بھری محفل میں منسوب کیا ہے یمن وحید۔۔۔۔!! " میں نے تمھیں اپنی عزت دی ہے

اس کے ہنستے لب یکدم سمٹ گے کالی آنکھیں سنجیدہ ہو گئی اس کا لہجہ بدل گیا تھا اب وہاں خوف نہیں تھا وہاں سنجیدگی تھی وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! اور یمن وحید۔۔۔۔۔! بس اس کی آنکھوں میں اپنی ذات کو تحلیل ہوتا

محسوس کرنے لگی وہ اس کی زندگی کے سب سے خوبصورت لفظ تھے سب سے خوبصورت۔۔۔۔۔۔!

اس نے کوٹ اتارتے کندھے پر رکھا اور قدم فلیٹ کے اندر کی جانب بڑھا لیے جبکہ وہ مدھم چلتی دھڑکنوں کے ساتھ اس کی پشت کو دیکھتی رہی اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گال پر پھسل گیا ۔۔۔۔

"میں نے تمھیں اپنی عزت دی ہے یمن وحید!!"۔۔۔۔ وہ جملہ کتنا خوبصورت تھا۔۔۔۔!کانوں میں زندگی کی لہر پھونکتا ہوا جملہ۔۔۔۔!دل کے تہہ خانوں میں اترتے وہ کھوئے ہوئے الفاظ۔۔۔!

میں اس عزت کی عزت کروں گی جازب کمال "

!"---

اس کے لب دھیرے سے بے خیالی میں پھڑ پھڑا اٹھے وہ اس جگہ کو دیکھتی رہی جہاں سے وہ شخص اندر بڑھتا ایک کمرے میں گیا تھا وہ تو وہی ساکت ہو گئی تھی۔۔۔۔! جیسے وقت رک گیا ہو

!---

اتنا بے حس کے پگھلتا ہی نا تھا باتوں سے

!!آدمی تھا کہ تراشا ہوا پتھر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دکھ ہی ایسا تھا کہ رویا تیرا محسن ورنہ

!!غم چھپا کر اسے ہنستے ہوئے اکثر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

(محسن نقوی)



صوفے پر بیٹھے اس کی ٹانگ ہلکے سے لرز اٹھی جو اس شخص کے بھاری ہاتھ میں تھی۔۔۔! وہ ہاتھ جو کانپ رہے تھے اس لڑکی نے اس کے سر کو دیکھا وہ سر جو جھکا ہوا تھا۔۔۔۔!!

اس شخص نے آہستگی سے عبایا اس کی ٹانگ سے اوپر اٹھایا تھا وہ لب بھینچتے ہوئے اسے دیکھنے لگی جو سوچ میں تھا کہ وہ اس کے زخموں پر مرہم رکھے بھی۔۔۔؟ یا نہیں۔۔۔۔!!

اس نے ٹراؤزر ہلکے سے دو انگلیوں سے اوپر اٹھایا تو کانچ کا ایک چھوٹا ٹکڑا اس کی شفاف پنڈلی میں چھبا ہوا تھا۔۔۔!!

ٹیبل پر پڑی فرسٹ ایڈ کٹ سے سامان لیتے اس نے اس کی چوٹ کے ارد گرد لگا خون صاف کیا تھا۔۔۔!!

تمھارے پاک وجود پر انگلی اٹھ گئی۔۔۔! تم صحیح کہتی تھی میں ایک بد کردار مرد ہوں مجھے رحمت کیسے عطا کر دی گئی۔۔۔۔۔؟؟"

میں اس لیے بد کردار مرد نہیں ہوں کہ میں نے عیاشی "
میں راتیں گزاری بلکہ۔۔۔۔! میں خود کے کردار کو اس لیے
بد کردار مانتا ہوں کہ میری ہی ذات کی بدولت میری پاک بیوی
" پر انگلی اٹھی

اس نے ضبط کے آخری مرحلے طے کیے وہ شخص جو اس کے
قدموں میں بیٹھا تھا وہ شخص جس نے اس کے پاؤں اپنی گود میں
رکھے تھے اس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر اس کے زخم پر گرا
!!۔۔۔۔۔

اس لڑکی کے منہ سے سسکی نکلی تھی اس نے شیشہ نکالتے وہاں مرہم لگانا شروع کیا وہ لب بھینچ گئی کایان سکندر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔!

"۔۔۔۔میرے آنسو بھی تمھیں تکلیف دیتے ہیں!!" وہ دھیرے سے مسکرایا ایسی مسکراہٹ جو اذیت دیتی ہے جو اندر سے کھوکھلی ہوتی ہے اور وہ شخص جو قہقہے لگایا کرتا تھا وہ کھوکھلا ہی تو تھا!!۔۔۔۔

اپنے آنسو کا اس کے زخم پر گرنے کے بعد اس کے منہ سے نکلی سسکی پر اس کے ہاتھ لرزے تھے اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھتے کہا۔۔۔۔۔

!!ہاں۔۔!آپ کے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہے"۔۔۔ "

فجر رضوان کا حلق خشک ہو گیا وہ شخص بس اسے کئی لمحے دیکھتا رہا

اس کی بات کا انداز بیان عجیب تھا۔۔۔۔

کایان سکندر کو برا لگا تھا فجر رضوان کو تکلیف میں مبتلا کرنا "

!!"۔۔۔۔

!!آپ ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہے"۔۔۔۔ "

اس لڑکی نے اپنا جملہ مکمل کر دیا وہ دھیرے سے مسکرائی اور جیسے

اس شخص کا دل اس کی مسکراہٹ پر تھم گیا نظریں اس کی سبز

!!ہنستی آنکھوں پر ٹک گئی۔۔۔۔۔۔

دنیا میں کچھ بے سبب نہیں ہوتا کایان سکندر۔۔۔۔! "

میرا آپ سے ملنا بے سبب نہیں ہے۔۔۔۔! میرے لیے تو بلکل

نہیں ہے!"۔۔۔۔

اس نے اپنا زخمی ہاتھ اس شخص کے آگے کیا تھا جو اسے

خاموش نظروں سے دیکھ رہا تھا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی

آنکھوں کے گوشوں میں نمی اٹکی تھی!!۔۔۔۔

تم ایک ایسے راستے کی طرف آ رہی ہو جیسے خود کا خود "

بھروسہ نہیں کہ وہ کس طرف جا رہا ہے!!"۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے اس کا ہاتھ پکڑا تھا زخم صاف کرتے

اس نے بہت خالی لہجے میں کہا جیسے اس کے لوٹ جانے کا ڈر بھی

ہو۔۔۔۔!!

تو لوٹ جاؤں۔۔۔۔؟؟ "

اس کے جواب پر کایان سکندر کی گرفت اس کی انگلیوں پر

سخت تر ہو گئی وہ درد سے لب بھینچ گئی جب اس نے مریم اس کے

زخموں پر لگایا تو فجر رضوان کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے

۔۔۔۔۔!!

میں نے مرہم لگانے والے سیکنڑوں دیکھے ہیں۔۔۔! "
لیکن درد دیتے ہوئے مرہم لگانے والا پہلی بار دیکھ رہی ہوں
!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لب بھینچتے ہلکی مسکراہٹ سے بولی تو اس نے اس کی
انگلیوں پر گرفت ڈھیلی کر دی تھی فجر رضوان کی مسکراہٹ
!گہری ہو گئی۔۔۔۔۔

تو کیا میں لوٹ جاؤں۔۔۔؟؟ "
اس نے واپس اپنا سوال دہرایا جیسے اس شخص کی اذیت سے وہ
اچھے سے واقف ہو وہ لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست
کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لوٹ جاؤ۔۔۔۔! واپس مت آنا"۔۔۔۔۔ "

وہ کچھ پل ٹھہرا اور پھر گہرا سانس خارج کرتے جواب دیا وہ

جواب جو سینے میں سانسوں کو الجھا گیا

اسے صدیاں لگی تھی کسی کو تلاش کرنے میں کسی ایسے کو "

جو اسے بن کہے سمجھ جائے جس کے سامنے اسے صفائیاں نا دینی

پڑے اور اب۔۔۔۔۔؟ جب تلاش ختم ہوئی وہ اسے لوٹ جانے

!! کو بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے مرہم لگاتے ہی اس لڑکی کے ہاتھ چھوڑ دیے فجر رضوان اپنے ہاتھوں پر اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس کرتے جیسے تھم گئی تھی۔۔۔۔۔!!

اور اگر میں نا لوٹنا چاہوں تو"۔۔۔۔۔۔؟؟ "

اسے اٹھتے دیکھ وہ سکون سے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بولی جیسے اسے زچ کر رہی ہو اور ایسا ہی تھا وہ بری طرح جبڑے بھینچ گیا تھا اس نے پلٹ کر اسے تند و تیز نظروں سے دیکھا

۔۔۔۔۔!!

تو تم مر بھی سکتی ہو"۔۔۔۔ "!!

وہ یکدم اس کے اوپر جھکتے ہاتھ صوفے کی بیک پر رکھتا اس کی سبز آنکھوں میں دیکھتے دبی دبی آواز میں ایک ایک لفظ چبا کر ادا کر گیا !۔۔۔۔۔۔۔

سفر خوبصورت ہونا چاہیے۔۔۔۔!! موت سے تو میں " !! نہیں ڈرتی اے شریکِ سفر "۔۔۔۔۔

اس نے بغیر پلک جھپکائے اس کی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھا اس کے لفظوں میں تپش تھی۔۔۔! شاید کچھ احساس تھا ! جیسے محبت کی تپش جو اعصابوں پر سوار ہو جائے۔۔۔۔۔

!! تو مطلب تم مجھ سے نہیں ڈرتی "۔۔۔۔ "

اس کے لبوں پر سارے دورانیہ میں پہلی بار مسکراہٹ ابھری ایک پراسرار سی مسکراہٹ۔۔۔۔!اس نے چہرہ اس کے چہرے کے مزید قریب جھکایا اور گہری سانس اس کے تھوڑی سے نیچے گردن کے نزدیک خارج کی۔۔۔۔

آپ میری موت ہے"۔۔۔۔؟؟ "

اس کی گرم سانسوں کی تپش اور لہجے کے سرد پن پر اس کا دل دھیرے سے خوف سے لرزا تھا اس نے پھڑ پھڑاتے لبوں سے جملہ ادا کیا تو وہ ہلکا سا اوپر اٹھا اور اس کی لرزتی پلکوں کو دیکھا اس کی شہد رنگ آنکھیں چمک اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔

!!ہو سکتا ہوں"۔۔۔۔ "

وہ اس کی طرف مزید جھک کر بہت مدھم لہجے میں بھاری پن سے بولا کہ وہ ایک پل کو خوف سے سہمتی اسے دیکھنے لگی تھی جس کی آنکھوں میں عجیب سے جذبات تھے یوں جیسے طلسم ہو جو اسے جکڑ رہا ہو۔۔۔۔!! وہ اسے دیکھتی رہی سانس روکے۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔۔ تو زندگی سے زیادہ موت عزیز ہے مجھے!!"

اس کی بے ساختہ کی گئی بات پر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا دھیرے سے مسکرایا جہاں ہلکا خوف واضع تھا اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے اور مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔!!

یہ یاد رکھنا زوجہ کایان تم میری طرف ایک قدم بڑھاؤ گی تو "
میں تمام قدم تمھاری طرف بڑھاتے تمھاری سانسیں تم پر تنگ
!!کر دوں گا"۔۔۔۔۔

اس نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھتے گھمبیر لہجے میں اپنی
بات مکمل کی تو وہ اپنی آنکھیں پوری وا کرتے اسے دیکھنے لگی تھی
!!۔۔۔۔۔

!!تمھاری ہر شکایات رد کر دی جائے گی"۔۔۔۔۔"
وہ دھیرے سے جھکا اور اس کے کالے تل کو ہلکے سے لبوں سے
!چھوا کہ وہ بے ساختہ پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

تمھاری زندگی کی سب سے بڑھی اور حسین غلطی تمھارا "
!!میری طرف لوٹ کر آنا ہے"۔۔۔۔

اس نے لفظوں پر دباؤ دیتے شدت سے اس کے تِل کے نشان
پر دانت گاڑھے تھے کہ وہ سسک اٹھی تھی اس کی دھڑکنیں
یکدم رکتی پھر تیزی سے دھڑک اٹھی۔۔۔۔۔

!!میں ایک بدکردار مرد ہوں"۔۔۔۔۔"
اس نے گویا اسے بتایا تھا وہ کیسا ہے وہ اس کی پھیلی آنکھوں میں
جھانکتا گہری سنجیدگی سے بولا جیسے اس کے جواب کا منتظر ہو
۔۔۔۔!اور فجر رضوان کو سمجھ نا آیا کہ وہ کیا اور کیسے اسے جواب

دے کہ اس کی نظریں اس کے لہجے کی لڑکھڑاہٹ کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔۔۔!

"آپ تھے۔۔۔۔!! کایان سکندر۔۔۔۔۔۔!آپ بدکردار مرد تھے اور "تھے" کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی وہ آپ کا اور اللہ کا معاملہ ہے۔۔۔۔!آپ میرے شوہر ہے اور آپ نے میری حفاظت کی ہے!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سکون سے بولی تھی شاید بہت سوچ سمجھ کر لفظوں کو ترتیب دے کر شاید ویسے جیسے وہ سننا چاہتا تھا۔۔۔۔!اس کی بات پر اس کی آنکھوں کی چمک مزید بڑھ گئی تھی اس نے

دھیرے سے جھکتے اس کے ماتھے پر عقیدت سے بوسہ دیا

۔۔۔۔۔۔

" میں تمھارے لیے اپنا ماضی بھی سنوار لوں گا فجر کایان

سکندر"۔۔۔۔۔!! ہر غلطی کو سنوار لوں گا"۔۔۔۔۔!!

اس کے ماتھے پر لب رکھے ہی وہ دھیرے سے بولا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔!ایسے قیمتی لفظ کے وہ سکون کی نذر ہوئی تھی۔۔۔

" مجھ سے کبھی مت ڈرنا زوجہ کایان۔۔۔۔! میں خود کو

"نقصان پہنچا سکتا ہوں لیکن تمھیں کبھی نہیں پہنچاؤں گا۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ بھرا اور اس کا چہرہ اوپر اٹھایا وہ سکون سے اسے دیکھ رہی تھی اور وہ جیسے کسی خدشے کے تحت بول رہا تھا۔۔۔۔۔

" میں تمھارا اچھا شوہر بنوں گا زوجہ کایان!!۔۔۔۔"

اس نے نرمی سے اس کی آنکھوں پر بوسہ دیا تھا وہ دھیرے مسکرائی وہ لفظ تھے یا کوئی سکون کا سمندر جو اس لڑکی کے وجود میں انڈیلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

" کایان سکندر ایک تمھارے سوا دنیا کی ہر عورت کو خود پر حرام کرتا ہے!!۔۔۔۔"

وہ اسے دیکھتے دھیمی مسکراہٹ سے بولا اس کی آنکھوں میں جذبات کی آگ تھی جو اس لڑکی کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی

۔۔۔۔۔

" کایان سکندر کے لیے زوجہ کایان خاص ہے۔۔۔۔! میں تمھارے بعد کسی پر نظر ڈالوں تو مجھ پر جہنم کی آگ فرض کی دی جائے۔۔۔۔۔! تمھارے بعد کسی پر نظر ڈالنا مجھ پر گناہ ہے "

اس کی مسکراتی آنکھوں میں جھانکتے وہ سحر طاری کرتے لہجے میں بولا تھا فجر رضوان بے ساختہ ساکت ہوئی تھی وہ اسے کس قدر اہمیت دے رہا تھا۔۔۔۔۔

" تم پر اپنی نظر ڈالنا بھی میں اپنی نظر کی توہین سمجھتا ہوں

!!۔۔۔۔

چار سال پہلے بولا گیا اس کا جملہ فجر رضوان کے کانوں میں گونجا اس نے بے ساختہ کایان سکندر کو دیکھا اس کے لب دھیرے سے مسکراہٹ میں ڈھلے وہ فقط اس کے لیے بدل گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

" میں توبہ کرتا ہوں۔۔۔!! تمھارے حق میں ملاوٹ کرنے کے لیے "۔۔۔۔

اس نے اس کا چہرہ چھوڑ دیا اور نظریں جھکا لی اس نے خدا سے توبہ کی فریاد کی اتنی شدت سے کہ اس کی آنکھ سے آنسو گرا وہ خاموشی سے کھڑی ہوئی اور گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

" اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے "

اس شخص کا ہاتھ تھامتے اس کی بیوی نے اس کے جھکے کندھے پر سر رکھتے جیسے اسے باور کروایا تھا کہ خدا اپنے بندے سے کس قدر محبت کرتا تھا اس نے گردن موڑ کر اپنے کندھے پر رکھے اس کے سر کو دیکھا۔۔۔۔

کیا مجھ جیسے بندے کی بھی۔۔۔؟؟ "

اس نے عجیب سی امید سے پوچھا اس کی آنکھوں میں آنسو چمکے اور لہجہ لرز اٹھا وہ فقط مسکرائی اور اس کے سامنے آتے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

دنیا دیکھتی ہے انسان کیسا ہے پھر تعلق رکھتی ہے لیکن " ۔۔۔! خدا۔۔۔۔! وہ پاک ذات یہ نہیں دیکھتی بندہ کیسا ہے وہ بندے کی نیت دیکھتی ہے آپ لاکھ گناہوں میں دھنسے ہو فقط ایک بار سچے دل سے پکاروں وہ محبت سے آپ کو قبول کرے گا وہ بندے کی توبہ پر خوش ہوتا ہے"۔۔۔۔۔

اس نے اس کے مظبوط ہاتھ کو جکڑا اور مسکرا کر بولی اس کی آنکھوں میں ہلکی نمی تھی کایان سکندر نے سر اٹھا کر اسے دیکھا ۔۔۔۔!

"مجھے ڈر لگتا ہے!!۔۔۔۔"

وہ بہت دھیمے لہجے میں بولا تو وہ ہلکے سے مسکرائی

"ڈرنا بھی چاہیے۔۔۔۔!لیکن تب جب تک آپ نے توبہ نہیں کی یا توبہ کا ارادہ نہیں رکھتے۔۔۔۔۔!پہلے قدم پر تو ہر کوئی ڈرتا ہے آپ پہلا قدم اٹھائیے اگر لڑکھڑا گے تو وہ پاک ذات سمبھال لے گی کہ قدم آپ نے اس کی طرف اٹھایا ہے اور وہ

خدا اپنے طرف اٹھتے قدموں کو کبھی لڑکھڑا کر گرنے نہیں دیتا وہ وقت پر سمبھال لیتا ہے"۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پر اس لڑکی کے نازک ہاتھوں کی گرفت سخت ہو گئی وہ مسکرا کر بولی تھی اس کی بات پر وہ اندر تک سکون محسوس کر گیا اس کی آنکھیں چمک اٹھی ایسے جیسے وہ بس اسے سننا چاہتا ہو!!۔۔۔۔۔

"علم رکھتا ہوں!!۔۔۔۔ "

وہ دھیرے سے بولا کہ وہ سن نہیں پائی تھی اس کے لہجے میں کچھ چھپا ہوا تھا جیسے وہ سب جانتا ہوں ہاں وہ شخص سب جانتا تھا وہ تو بس راز چھپا رہا تھا۔۔۔۔۔

فجر رضوان نے سامنے دیوار پر لگی گھڑی کی طرف دیکھا تہجد کا وقت تھا وہ دھیرے سے مسکرائی تھی

فریش ہو کر وضو کر کے لفٹ سائیڈ تھرڈ روم میں "آؤ"۔۔۔۔!!

وہ اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے مسکرا کر کہتا وہاں سے نکل گیا جبکہ وہ پیچھے حیران کھڑی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا پھر سر جھٹکتی وہ واشروم کی جانب چل دی تھی۔۔۔۔۔!!

دس منٹ بعد وہ لفٹ سائیڈ بنے تھر ڈروم کے سامنے تھی اس نے ناب پر ہاتھ رکھتے دروازہ آہستگی سے کھولا اور اندر داخل ہوئی تیز روشنی اس کی آنکھوں میں گئی تھی اس نے بے ساختہ آنکھیں بند کی۔۔۔!

دھیرے سے آنکھیں کھولتے اس نے سامنے دیکھا جہاں وہ بلیک کُرتے میں وہاں رکھی الماری کے پاس کھڑا تھا وہ کمرہ بلکل خالی تھا ایک طرف ایک صوفہ تھا جس کے سامنے میز تھا اور سائیڈ پر الماری تھی۔۔۔۔

"پکڑو"۔۔۔۔!!

اس نے جائے نماز الماری سے نکال کر ہاتھ پیچھے کی جانب کرتے نرم لہجے میں کہا جیسے وہ جان گیا تھا وہ آگئی ہے فجر رضوان حیرت سے اس کمرے اور اس کے ہاتھ میں پکڑے جائے نماز کو !! دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا فجر رضوان کا یان سکندر کو کبھی تسخیر کر پاتی۔۔۔۔؟؟ " بلکل نہیں۔۔۔۔! وہ ایسا شخص تھا ہی نہیں جو آسانی سے سمجھ میں آجائے "۔۔۔۔۔! صدیوں پہلے دفن ہوئے رازوں کو جاننے میں وقت لگتا ہے اور وہ ایسا ہی ایک راز تھا جیسے جاننے کے لیے فجر رضوان کو نجانے کتنے پردے چاک کرنے پڑتے ۔۔۔۔۔"

وہ نا سمجھی میں قدم اٹھاتی آگے بڑھی اور اس کے ہاتھ سے جائے نماز پکڑ لیا اس نے دوسرا جائے نماز نکالتے سر پر ٹوپی پہنی اور پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔

اور آگے بڑھتا جائے نماز بچھایا فجر نے بھی اس کی تقلید کی تھی وہ حیران تھی اس شخص پر وہ آخر تھا کیا۔۔۔۔؟؟

اس نے سر جھٹکا وہ دونوں سکون سے اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوئے تھے وہ سکون کا پل تھا کہ وہ اپنے کیے گے گناہوں کی معافی مانگ رہا تھا ایسے گناہ جو اس نے ماضی میں کیے تھے۔۔۔۔! ایسے گناہ جو فجر رضوان کو لگتا تھا اس نے کیے تھے

اور اگر اس کی بیوی کو لگتا تھا تو۔۔۔۔۔!اس نے گناہ کیے"
!ہونگے بات ختم"۔۔۔۔۔

خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کے نصیب میں تہجد"
کے سجدے لکھے ہوتے ہیں ایسے لوگ تو خدا کو عزیز ہوتے ہے"
۔۔۔۔

اس نے اللہ کا شکر ادا کرتے چہرے پر ہاتھ پھیرا وہ اس شخص کو
دیکھنے لگی تھی جس کے چہرے پر یوں تھا جیسے صدیوں کا نور چمک
!رہا ہو۔۔۔۔

بھلا ایسا چہرہ جو نور سے چمکتا ہو وہ گنہگار کیسے ہو سکتا ہے "
۔۔۔۔؟؟اس کے چہرے پر اتنی چمک کیوں تھی وہ اتنا پوشیدہ
کیوں تھا کہ فجر رضوان ہمیشہ اس کے نئے روپ سے روشناس
ہوتی تھی"۔۔۔۔۔؟؟

اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دھیرے سے مسکرایا وہ
سب کچھ بھول کر اس کی مسکراہٹ پر اٹک گئی تھی
!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بے شک تو بہتر جاننے والا ہے میرے خدا۔۔۔!شکر "
!!الحمدللہ"۔۔۔۔

اس شخص کے لب پھڑ پھڑائے اور آخری لفظ پر وہ لڑکی حیران ہو گئی جو مدھم انداز میں بولا گیا تھا اس شخص نے ہاتھ چہرے پر پھیر لیے اور پلٹ کر اس لڑکی کو دیکھتے اس پر پھونک ماری تھی۔۔۔۔۔!

مجھے تم سے محبت ہے فجر رضوان۔۔۔۔! میں نے بہتر " مانگا تھا اور مجھے بہترین عطا ہوا اور میرا بہترین تم ہو فجر رضوان "!!۔۔۔۔۔

وہ سکون بھرے لفظوں میں بولا اور دھیرے سے مسکرایا تھا وہ اٹھا جائے نماز تہہ کی پیچھے وہ بھی اٹھ گئی کتنا مختصر اور مکمل اظہار تھا۔۔۔۔!!

" کم آن محبت کچھ نہیں ہوتی بلیومی اور اگر کبھی میرے ساتھ یہ حادثہ ہوا تو کایان سکندر اس لڑکی کے پیچھے پاگل ہو گا نا کہ وہ لڑکی کایان سکندر کے پیچھے "!!۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بات جس کا دعویٰ اس نے چار سال پہلے کیا تھا وہ محبت جیسے وہ فضول سمجھتا تھا آج وہ اسی لڑکی کے سامنے نا صرف اس سے اپنی محبت کا اقرار کر گیا تھا بلکہ اسے۔۔۔۔! "اللہ کی طرف سے عطا کی گئی بہترین نعمتوں میں شمار کر گیا تھا "

اس نے جائے نماز اس سے لیتے الماری میں رکھی اور وہاں سے "
سورت یٰسین "نکالی اور صوفے پر بیٹھ گیا وہ وہی کھڑی اسے
دیکھتی رہی۔۔۔۔۔

وہ اظہار کر کے گیا تھا۔۔۔! مختصر اظہار ایک مکمل مقام پر
ایسی نماز میں جس میں لوگ اپنی خواہشات ظاہر کرتے ہیں اپنے
گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور وہاں وہ اس سے اظہار کر کے گیا
اسے "بہترین" بول کر گیا تھا

اس نے تلاوت شروع کی تھی اور فجر رضوان پھر سے
ساکت ہو گئی اس نے کبھی اس کی آواز میں اس کے سونگز نہیں
سنے تھے وہ پہلی بار اس کی آواز میں تلاوت سن رہی تھی۔۔۔۔

اسے لگا وہ صدیوں یہاں بیٹھ کر اسے سن سکتی ہے وہ شخص اسے مکمل لگا ایک مکمل پاک مرد وہ اس کے کس پہلو پر یقین کرتی ؟؟_____

اسے پتہ ہی نا چلا وقت کا گزرنا وہ تو اپنا سب کچھ ایک شخص پر تمام کرتے وہی وقت کے اس حسین لمحے میں تھم گئی تھی۔۔۔۔ اس نے تلاوت ختم کی اور "سورت یٰسین" کو عقیدت سے چومتا الماری میں رکھ آیا وہ حیران تھی اس پر ایسے جیسے اسے سب علم ہو۔۔۔۔

اس نے واپس آتے اس کے قریب جھکتے اس کے سر پر بوسہ دیا اور سر پر پھونک ماری تھی۔۔۔!!

"تم وہ پہلی عورت ہو جس نے میری آواز موسیقی سے پہلے تلاوت کے ذریعے سنی ہے۔۔۔۔!! تم اس قدر خاص ہو فجر رضوان"۔۔۔۔۔

اس نے واپس لب اس کے ماتھے پر رکھے اور عقیدت سے آنکھیں بند کی تھی اس نے نرمی سے حصار اس کے گرد پھیلا دیا وہ تو اس کے عمل پر حیران تھی فقط ساکت۔۔۔۔۔۔۔!!

" تمھارے لیے میری محبت پاک ہے زوجہ کایان میں نے اپنی زوجہ کواس حد تک چاہاہے کہ تمھاری محبت میں، تمھارے حق میں کیے گے ذراسے بھی شرک پر خود کو سزادی ہے!!"۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے بولااور حصار سخت کر کیااس شخص نے مسکراتے تھوڑی اس کے سر پر ٹکادی تھی اور فجر رضوان کادل جیسے بند ہونے لگادھڑکنیں کہی الجھ سی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" میں تم پر سب عیاں کر دوں گا۔۔۔۔!مجھے کچھ وقت درکار ہے۔۔۔۔!تم بیوی ہو میری اور تمھارے حق میں کایان سکندر کوتاہی نہیں کرے گا"۔۔۔۔۔

اس کا ہاتھ تھامتے وہ اس کمرے سے نکلنے لگا اور دھیرے سے اس کی کمر سہلائی کہ وہ اس کا بند ہوتا سانس محسوس کر سکتا تھا !۔۔۔۔

وہ سر جھکا گئی جیسے چوری پکڑی گئی ہو اور ایسا ہی تھا وہ جاننا چاہتی تھی اخر کہ وہ شخص اپنے اصل میں تھا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

❤❤❤❤❤

لاؤنج کو عبور کرتے اس نے ادھر ادھر دیکھا وہ فلیٹ کافی خوبصورت تھا اس کے قدم خود بخود اس کمرے کی طرف اٹھے

تھے جہاں وہ شخص گیا تھا اس نے ناب گھوماتے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر قدم رکھا تھا

اندر داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گئی تھی اس کے لب پھڑ پھڑا اٹھے اور سانسیں یکدم مدھم پڑتے تیز ہوئی تھی اس نے فوراً نظریں پھیر لی

اس شخص نے دلچسپی سے اسے دیکھا وہ شرٹ لیس کھڑا تھا جبکہ اسے اس حالت میں دیکھتے وہ گہرا سانس خارج کرتے انگلیاں مسلنے لگیں تھیں۔۔۔۔

!!تم نے تو بیوی ہی مان لیا ہے خود کو"۔۔۔۔ "

اس نے شرٹ کچھ فاصلے پر موجود صوفے پر اچھال دی اور قدم اس کی جانب بڑھائے یمن وحید نے بے ساختہ اپنا حلق تر کیا تھا اس کے اپنی طرف بڑھتے قدموں پر نظر جماتے اس نے قدم پیچھے کو اٹھائے۔۔۔۔

ت۔تم نے شرٹ کیوں اتاری ہے"۔۔۔۔؟؟ "

وہ پزل ہوتی پیچھے کو ہوئی جب پشت دروازے سے لگنے کی وجہ سے وہ رک گئی اس کے لفظ لڑکھڑا گے اور اس شخص نے یکطرفہ مسکراہٹ سے اسے دیکھا اور اس سے دو قدموں کا فاصلہ رکھتے جھک کر اس کے دائیں بائیں دروازے پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔!

شرٹ کیوں اتاری جاتی ہے بھلا۔۔۔۔؟؟ "

اس کی جھکی لرزتی پلکوں کو دیکھتے اس کی نظر بے ساختہ اس کی نوز پن پر گئی تھی وہ سختی سے لب بھینچ گیا اس کے بے تکے سوال پر یمن وحید نے بے ساختہ سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

ک۔کیا مطلب ہے تمھارا"۔۔۔۔؟؟"

وہ خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتی بولی جب اس نے دروازے سے ایک ہاتھ اٹھاتے دھیرے سے اس کی نوز پن پر انگلی پھیری تھی اس کی آنکھیں چمک اٹھی جبکہ اس کے احساسات ساکت ہوئے۔۔۔۔

مطلب۔۔۔۔!!اپنے دل کو ذرا سنبھالو یمن جازب "

!!کمال یہ بہک رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے یکدم اس کے کان کے قریب جھکتے بہت مدھم آواز میں اسے باور کروایا تھا کہ گویا وہ اس کے بدلتے دل کی کفیت سے واقف ہے۔۔۔!اس کی بات پر یمن وحید کا سانس سینے میں الجھا اور وجود میں کرنٹ سا دوڑا تھا۔۔۔۔۔۔!!

شرٹ اتار کر سونے کی عادت ہے مجھے۔۔۔۔!ایسی سیاہ " رات میں میری عزت سلامت تو رہے گی نا"۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

دوسرا ہاتھ بھی دروازے سے ہٹاتے وہ اس سے کئی قدموں کا فاصلہ بناتے پلٹ گیا اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی جبکہ

آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھی یمن نے اس کی پشت کو دیکھا جو بیڈ پر جاتے کمفرٹر میں گھس گیا تھا۔۔۔!!

کیسی عجیب عادتیں تھی اس شخص کی بھلا شرٹ اتار کر " کون سوتا ہے۔۔۔؟اس کی عادتیں بھی اس کی طرح ہی تھی سر پھری۔۔۔۔۔۔!

یمن وحید کئی لمحے اسے دیکھتی رہی تھی جو آنکھیں بند کیے شاید سوتا بنا تھا وہ شخص مکمل تھا ایک جاذب نظر مرد اپنے رشتوں کے لیے لڑنے والا وہ گہرا شخص تھا کسی گہرے راز کی طرح

۔۔۔۔

وہ ہلکے سے مسکرائی تھی اور قدم بیڈ کی طرف لیے بیڈ پر جاتے وہ دوسری سائیڈ آ کر بہت آہستگی سے لیٹی تھی۔۔۔۔۔!

اس کی کالی بولتی آنکھیں اس شخص پر جمی تھی بغیر پلک جھپکائے وہ بس اسے دیکھ رہی تھی وہ خاصا پُرکشش شخص تھا اور سب سے پُرکشش اس کی وہ یکطرفہ مسکراہٹ تھی جو سحر طاری کرتی تھی۔۔۔۔

وہ نجانے کتنے وقت سے سر کے نیچے ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی تھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی شاید جب دل بدل جائے جب احساسات بدل جائے تب ایسا ہی محسوس ہوتا ہے

!!۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے اس کی طرف کھسکی تھی اس کے نازک لب پھڑ پھڑا اٹھے حلق خشک ہوا اس نے دھیرے سے انگلی اٹھاتے اس کی گردن کی ابھری ہڈی پر پھیرتے اسے سہلایا تھا اس کے گلابی لب مسکراہٹ میں ڈھل گے۔۔۔۔!ایک بے ساختہ مسکراہٹ وہ لبوں کو بھینچتے مسکراہٹ روکنے کی کوشش میں تھی !!۔۔۔۔۔

وہ میری بیوی ہے یمن جازب کمال ہے وہ۔۔۔!جازب " کمال کی شرعی اور قانونی بیوی"۔۔۔۔!!

ایک سکون طاری کرتا جملہ اس کے کانوں میں گونجا اور دل میں اترا وہ زور سے آنکھیں میچ گئی تھی اس نے اس کی جانب جھکتے لرزتے لب اس کی گلے کی ابھری ہوئی ہڈی پر رکھے تھے اور اس شخص کے لب یکطرفہ مسکراہٹ میں ڈھل گے۔۔۔۔! وہ فوراً پیچھے ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔!!

" اگر اتنی دیر میں تمھیں یوں گھورتا اور ایسی جسارت میں کرتا تو تم مجھے لفنگا، بے شرم، ڈھیٹ، خود غرض اور گھٹیا بولتی۔۔۔۔۔"!!

وہ جیسے ہی پیچھے ہوئی تھی اس نے آنکھیں کھولتے اس کی طرف کروٹ لیتے اس دیکھتے آئی برو آچکایا اس کی گہری نظریں

اس لڑکی پر ٹکی تھی جو سانس تک روک گئی تھی ہتھیلیوں میں پسینے کے قطرے ابھرے۔۔۔۔

!!وہ میں نہیں تھی"۔۔۔۔ "

وہ تیزی میں بولی اور آخر میں سر جھکا گئی اس نے بے ساختہ لب کاٹتے خود کو ملامت کیا تھا وہ شخص اب نجانے اسے کیا الزام دیتا !!وہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔

بلکل وہ تم کیسے ہو سکتی ہو۔۔۔؟وہ تو میری بیوی تھی نا "

"۔۔۔۔۔؟؟

اس نے بات گھمائی اور ہاتھ آگے لے جاتے اس کی تھوڑی کے نیچے دو انگلیاں رکھتے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔۔

تم اس کا جسارت کا جواب ابھی حاصل کرو گی "

!!"۔۔۔۔

وہ بہت دھیمے انداز میں بولا تھا لہجے میں بھاری پن تھا اور آنکھیں گھمبیر بولتی ہوئی اس پر ٹکی ہوئی تھی اس کی نظروں سے وہ گھبرا گئی تھی۔۔۔۔۔

!!تم نے ایک سنگین قدم اٹھایا ہے"۔۔۔۔ "

اس نے اس کی بازو پر گرفت بناتے جھٹکے سے اسے اپنی جانب !کھینچا تھا وہ بے ساختہ اس کے چوڑے سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

تو۔۔۔!یمن جازب کمال اپنے دل کو سمبھال نہیں سکی "

۔۔۔۔؟؟آہاں۔۔۔۔!!میرے نام سے منسوب ہو جذبات

!میں کچھ تو میرا اثر لو گی نا"۔۔۔۔۔

اس نے دو انگلیوں سے اس کے بال کان کے پیچھے اڑھسے اور

کان کی لو کو انہی دو انگلیوں سے دھیرے سے سہلایا تھا وہ بے

ساختہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔

اس میں تمھارا قصور نہیں ہے۔۔۔!بہکا دینا میری "

!!فطرت میں شامل ہے"۔۔۔۔

وہ یکطرفہ ہنسا تھا اس کی آنکھوں کی چمک کئی گنا بڑھ گئی جبکہ

اس کا دل ہتھیلیوں میں دھڑکا تھا۔۔۔

"غلطی سے ہو گیا تھا۔۔۔۔!!"

وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرتے بولی تھی جب اس نے سختی سے اس کے دونوں ہاتھ تھامے یمن نے بے ساختہ نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو سرد نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کوتاہی معاف نہیں کرتا میں۔۔۔۔! تم جانتی ہو نا"۔۔

اس نے اس کے نازک مومی ہاتھ اپنی گردن کے گرد رکھے وہ بے ساختہ لرز اٹھی تھی جبکہ وہ گھمبیر نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔

"تم خود میری طرف آئی ہو یمن وحید۔۔۔! اب اس سفر کو مکمل کرنا تم پر فرض ہے"

اس نے شدت سے اس کی کھلی آنکھوں پر لب رکھے وہ شدت سے آنکھیں میچ گئی اس کا دل تیز رفتاری سے دھڑکا اس کے گردن پر لپٹے اپنے ہاتھوں کو اس نے ہٹانا چاہا تھا جب اس شخص نے اسے ایسا کرنے سے روکا تھا۔۔۔۔۔!!

"دور جانا۔۔۔!! اب یہ ناممکن ہے اگر تمھیں کوشش کرنی ہے تو شوق سے کرو تمھاری قبر پر میں روز فاتحہ پڑھ دیا کروں گا مجھے افسوس نہیں ہوگا"۔۔۔۔!

وہ اس کے ماتھے پر لب رکھتے گہرے لہجے میں بولا تھا وہ اس کے سرد لہجے کی پراسرای سے اندر تک کانپ کر رہ گئی۔۔۔۔

یہ بات یاد رکھنا میں ایک جلاد شیطان ہوں۔۔۔!!اور "
!میں جہنم میں جاؤں گا"۔۔۔۔

اپنی گوشوں سے سرخ ہوتی آنکھیں اس کی سہمی کالی
آنکھوں میں گاڑھتے وہ سپاٹ لہجے میں بولا اس کی بات پر وہ
ساکت ہو گئی

میں اپنے ہر جذبات میں آخری حد کے باہر کھڑا ہوں "
۔۔۔!اور جو لوگ آخری حد کے باہر کھڑے ہو وہ پاگل ہوتے
ہیں۔۔۔۔!اور جازب کمال پاگل ہے"۔۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے جھکتے واپس اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے وہ لب بھینچ گئی اس کے سلگتے لب اس کے جسم میں عجیب سی تپش پیدا کر رہے تھے۔۔۔۔

تم اب چاہ کر بھی واپس نہیں لوٹ سکتی۔۔۔۔! تم جانتی ہو نا " میں خود غرض شخص ہوں۔۔۔؟ اور یہ یاد رکھنا میری خود غرضی کی فہرست میں تم صفحہ اوّل ہو "۔۔۔

اس نے ہاتھ اس کی رخسار پر رکھا تھا اس کی آدھ کھلی بوجھل آنکھیں سحر طاری کر رہی تھی اس نے دھیرے سے جھکتے اس کی نوزپن پر لب رکھے تو وہ گہرا سانس بھرتے سانس وہی روک گئی۔۔۔۔۔

میں پچھلے چار سال سے تمھارے ناک میں پہنی اس نوز " پن پر اٹکا ہوں تم نے چار سال تک مجھے خود کی طرف کھینچا ہے !"۔۔۔۔۔

اس نے سلگتے لب اس کی گال پر رکھے تھے وہ اس کی بات پر حیران ہوتی سانس خارج کر گئی۔۔۔۔! وہ کیا بول رہا تھا اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

کبھی مجھے تسخیر کرنے کی کوشش مت کرنا یمن کمال تم " واقعی مجھے شیطان پاؤ گی۔۔۔۔! تمھیں مجھ سے خوف آئے گا لیکن۔۔۔۔!! تمھیں اپنی آخری سانس تک یہی میری پناہ میں

لینی پڑے گی۔۔۔۔! جدائی کا ایک ہی معاوضہ ہے۔۔۔۔!

موت"۔۔۔۔۔۔

وہ پراسراریت سے بولا تھا اس نے ہاتھ کی پشت سے اس کا رخسار سہلایا تھا اس کی بات پر اس کی ریڈھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔۔۔

میں اپنی سانسیں بیچ کر تمھاری حفاظت کروں گا "

"۔۔۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے اسے اپنے حصار میں لیا اس کی آنکھیں یکدم چمک اٹھی تھی کچھ درندگی بھرا تھا اس کی آنکھوں

میں جیسے صدیوں کی طلب تمام ہوئی ہو جیسے مسافر کو منزل مل گئی ہو۔۔۔۔۔۔

میں خود غرض شخص ہوں اور تمھیں صرف میرا بننا ہے "
تمھاری کسی دوسرے کی طرف اٹھی ذرا سی بھی نظر بہت نقصان کرے گی یمن کمال"۔۔۔۔۔!!

وہ اسے مکمل اپنی آغوش میں لے گیا اس نے دھیرے سے اس کے لبوں کے کنارے لب رکھے تھے وہ اس کی جسارت پر تڑپ اٹھی تھی۔۔۔۔۔۔!!

" میں انتہا پسند ہوں۔۔۔۔! مجھے تم سے محبت نہیں ہے یمن جازب کمال۔۔۔! میں آخری حدوں کے پار کھڑا پاگل ہوں اور پاگل محبت نہیں کرتے وہ جب بھی کرتے ہیں عشق کی منزلیں طے کرتے ہیں ایسی منزلیں جن سے خوف آئے "

وہ اس کے بالوں میں چہرہ چھپائے گہری سانس لیتے اس کے کندھے پر سلگتا لمس چھوڑ گیا وہ مکمل اسے اپنی پناہ میں لے آیا تھا

۔۔۔۔

" اب تم آخری حد کے پار کھڑی ہو۔۔۔۔! اب تم جازب کمال کی حدوں میں ہو اور جازب کمال کی حدوں میں داخل

ہونے والے بھی پاگل ہو جاتے ہے۔۔۔۔! یمن وحید تمھیں
!! پاگل ہونا ہے میرے لیے "۔۔۔۔

اس کی آنکھیں چمک اٹھی ایسے جیسے گویا اسے وہ مل گیا ہو
جس کی اسے چاہ تھی۔۔۔۔

اس نے سرسری سا اظہار کیا تھا ایسا اظہار جو عجیب سے
جذبات سے پر تھا نا مکمل تھا نا ادھورا تھا۔۔۔۔! وہ اسے سمجھ نہیں
پائی تھی وہ اپنی جان کی لو پر اس کی گرم سانسوں کی تپش پر مکمل
!اس میں پناہ لے گئی تھی۔۔۔۔



یونیورسٹی کے گیٹ سے باہر نکلتے ہی وہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ حیران ہوئی تھی وہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔۔

" السلام علیکم مس ہیر زویار مائی سیلف خالہ کا بیٹا زارون خان !!۔۔۔

وہ چلتا اس کے قریب آیا اور اسے دیکھتے آنکھوں سے سن گلاسز اتارتے ہاتھ اس کی جانب بڑھاتے شوخ لہجے میں بولا وہ اسے دیکھ حیران ہوئی تھی۔۔۔۔

" تم یہاں ؟؟۔۔۔۔

اس نے خشک لبوں پر زبان پھیرتے اسے دیکھا جیسے اس کے یہاں آنے کی ہر گز توقع نا ہو اسے۔۔۔۔

میں وعدہ تب تک نبھاتا ہوں جب تک موت نا آجائے "

۔۔۔۔! میں نے کہا تھا انتظار کرنا میں لوٹ کر آؤں گا۔۔۔۔۔

دیکھو میں لوٹ آیا کچھ حساب بے باک کرنے"۔۔

اس نے ہلکے سے بازو وا کرتے کندھے آچکائے تھے اس کی بات پر وہ حیران ہوئی زارون خان نے پیچھے سے آتے اعوان خان کو دیکھا۔۔۔۔۔

!! ہونے والی بیوی چلے"۔۔۔۔ "

وہ گہری مسکراہٹ سے اس کی جانب جھکتے ہوئے بولا تھا جبکہ اعوان خان اسے کسی لڑکے کے ساتھ دیکھ چونکا تھا ہاتھ میں پکڑے بریف کیس پر اس کی گرفت سخت ہو گئی۔۔۔۔!!

"ہیر۔۔۔۔"

وہ ان کی طرف بڑھتے بولا تھا ہیر نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو سنجیدگی سے اس طرف آرہا تھا۔۔

"چلو۔۔۔!"

اس نے بے ساختہ حامی بھر لی تھی زارون خان کے ساتھ جانے کے لیے۔۔۔۔!کیوں۔۔۔؟؟صرف ایک اس شخص کے لیے

۔۔۔۔!!اسے جلانے کے لیے۔۔۔۔؟اور ہیر زویار اسے جلا کیوں رہی تھی بھلا۔۔۔۔؟

اس شخص نے بے ساختہ ہیر زویار کا ہاتھ جکڑا اور اسے گاڑی کی طرف لے گیا جبکہ اعوان خان اس کے ہاتھ میں ہیر کا ہاتھ دیکھ اندر تک سلگ گیا تھا وہ سختی سے جبڑے بھینچ گیا۔۔۔۔

زارون نے ہیر زویار کو گاڑی میں بیٹھایا اور گاڑی کا دروازہ بند کرتے وہ واپس پلٹ کر اعوان خان کے مقابل آیا تھا۔۔۔۔۔!!

اتنا آسان نہیں ہے مجھے زیر کرنا مزید تھوڑی کوشش کرو " ڈاکٹر صاحب"۔۔۔۔!!

وہ دھیرے سے اس کی طرف جھکتے رازداری سے بولا تو اس کے آخری لفظ "ڈاکٹر صاحب" پر پروفیسر اعوان خان ساکت ہوا اس نے دو پل اس کے ہنستے چہرے کو دیکھا پھر لب بھینچ لیے

زیر زبر چھوڑو پیش ہونے کا انتظار کروں۔۔۔! اندازہ ہے " مجھے میں نے کتنا زیر کیا ہے کتنا نہیں۔۔۔۔! تمھارے "چار سال" کے بعد لوٹ کے آنے کو میں اچھے سے سمجھ گیا ہوں بچے "

وہ طنزیہ ہنسا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا کندھے کو تھپتھاتے آگے بڑھ گیا یکدم اس کے چہرے پر سرد مہری کے ساتھ پریشانی بھی چھا گئی تھی اس نے ایک سخت نظر ہیر زویار کے وجود پر ڈالی۔۔۔۔۔

اور اسے گاڑی سے باہر نکلنے کا اشارہ کیا تھا جو شیشے کے پار اسے دیکھ رہی تھی وہ لب بھینچ کر نظر انداز کر گئی زارون خان گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی بھگا لے گیا تھا۔۔۔۔۔!!

پیچھے اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔!ان دونوں کی گفتگو عجیب تھی ایسے جیسے وہ صدیوں سے ایک دوسرے کو

جانتے ہو لیکن اعوان خان تو ہیر زویار کی خالہ کے بیٹے سے ملا تک نہیں تھا۔۔۔!!



"۔۔۔۔ت!!۔تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو"

آئینے کے سامنے کھڑے وہ گیلے بالوں کو ٹاول سے رگڑتے خود کو دیکھ رہی تھی جب آئینے میں سے نظر آتے عکس کو دیکھ وہ بری طرح بوکھلائی تھی اور تیزی سے اِدھر اُدھر دیکھتے دوپٹہ ڈھونڈا جو اپنی ہی خوشی میں وہ الماری سے نکالنا ہی بھول گئی تھی۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔مس ہیر آپ اتنی رات کو کہاں تھی"

آنکھوں میں سرد پن لیے وہ اس کے سوال کو سرے سے نظر انداز کیے اُس کی جانب قدم بڑھاتے بولا ہیر نے تھوک نگلا وہ کارنامہ سرانجام دے تو آئی تھی لیکن اب سامنے کھڑے شخص سے اسے شدید خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ت۔ تمھیں ب۔بتانے کی پابند نہیں ہوں میں"۔۔۔"
نظریں چراتے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولی جہاں اب سرخی دوڑ گئی جبکہ ماتھے پر ناگواری سے بل نمودار ہوئے۔۔۔

آہاں۔۔۔!!اور مجھے لگا آپ ساری کی ساری میری ہی پابند" ہونے والی ہے حتی کہ آپ کی سانس بھی"۔۔۔۔

دانت پیستے وہ لفظ چبا چبا کر بول رہا تھا ہیر کو اس کے تیور دیکھ خوف محسوس ہوا تھا وہ اس کے پاس سے ہوتے گزرنے لگی تھی جب کلائی پر جلتے لمس نے اس کو جانے سے روکا مقابل نے جھٹکے سے اُسے کھینچتے ڈریسنگ سے لگایا تھا۔۔۔۔!!

"تمھیں بہت شوق ہے کسی کو مرتا دیکھنے کا۔۔۔؟؟ کیا تم چاہتی ہو تمھارے کزن کی قبر ایک دو دن میں تیار ہو جائے"۔۔۔۔

وہ بولا تو آنکھوں میں وحشت سے دوڑ گئی اُس کی بات سنتے ہیر نے نظریں اٹھا کر پھیلی آنکھوں سے اُسے دیکھا جو آبرو آچکائے سوالیہ ہوا تھا ہیر نے اپنی کلائی پر اُس کی انگلیاں دھنستی محسوس کی تھی۔۔۔۔۔

م۔جھے ڈرا نہیں س۔سکتے تم مجھے تم سے شادی نہیں کرنی اپنی"
عمر دیکھو اور میری عمر دیکھو تم کیا چاہتے ہو میں ایک تین سالہ
!!بچے کے باپ سے شادی کر لوں ہر گز نہیں"۔۔۔۔
وہ تند و تیز لہجے میں کہتی ایک کاٹ دار نظر سے اُس کی آنکھوں
میں دیکھتے بولی وہ استہزاء ہنسا ہیر زویار وہاں اٹک گئی وہ گہرا مسکرایا
!!تو ہیر زویار نے نظریں چرائی۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا آپ مجھے کمزور سمجھ رہی ہے لیڈی"۔۔۔۔۔؟؟"

ایک قدم مزید اُس کی جانب بڑھاتے وہ مخمور لہجے میں بولتا اس پر
حاوی ہوا کہ ہیر ڈریسنگ سے چپک گئی نظریں اٹھا کر مقابل کو

دیکھا جو آنکھوں میں چمک لیے اسے دیکھ رہا تھا کہ ہیر کا اپنا دل تیزی سے دھڑکتا محسوس ہوا

میں کمزور ہر گز نہیں ہوں آپ آزما کر دیکھ سکتی"

ہے!!"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے دیکھتے وہ دھیرے سے ہنسا تھا اس کی بے باک بات پر وہ دہک اٹھی تھی جبکہ اس کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے وہ گہرا مسکرایا۔۔۔

وہ شخص بار بار صرف اپنی من مانی کرتا تھا لیکن اس بار ہر گز نہیں کبھی بھی نہیں۔۔۔!!

"بلکل۔۔۔!! ایک گھٹیا انسان ہے آپ کیا ہر کسی کے گھر جا کر آپ ان کی بیٹیوں کو اسی نظر سے دیکھتے ہے اور پھر اُن سے زبردستی رشتے قائم کرتے ہے یا ناجائز۔۔۔۔!!

اُس کی بات سنتے مقابل نے قہر ڈھاتی نظروں سے اسے دیکھا شعلے بار نظروں سے اسے گھورتے اُس نے سختی سے اُس نازک اندام لڑکی کا گلا دبوچا تھا کہ ہیر زویار کو یک دم سانس لینے میں دشواری پیش آنے لگی تھی جبکہ وہ سینے میں بھڑکتی آگ میں اندھا ہوتا داؤ مزید بڑھا گیا۔۔۔۔!!

"شادی آپ کی مجھ سے ہی ہو گی اور آپ کے لفظوں کا حساب بھی میں ہی کروں گا"۔۔۔۔!!

جبڑے بھینچے وہ غصے کی انتہا کو پہنچتے غرایا تھا کہ ہیر کی آنکھوں میں آنسو آگے اسے لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گی جیسے وہ ابھی زمین بوس ہو جائے گی۔۔۔

!!ن۔ نہیں کروں گی"۔۔۔۔"

اتنے شدید درد میں بھی وہ اٹکتے لہجے میں بولتی اسے شدید غصہ دلا گئی تھی کہ مقابل نے سختی سے ڈریسنگ پر پڑا شو پیس اٹھاتے آئینے میں دے مارا کہ ہیر نے خوف سے آنکھیں میچی وہ بے حال ہوتے اس سے پہلے گرتی مقابل نے تیزی سے اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا !!کہ وہ گلا پکڑے بری طرح کھانسنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ اس حد تک سخت تھا ہیر زویار نے کبھی نہیں سوچا تھا وہ ہمیشہ سے اسے کالم انداز میں دیکھتی آئی تھی لیکن آج اسے اعوان خان سے خوف آنے لگا تھا کہ اس کا دل بھی جیسے اس کی موجودگی سے بند ہونے والا ہوا تھا۔۔۔!!

اُس نے چمکتی نمی بھری نظریں اٹھا کر اس کے غصے سے تنے چہرے کو دیکھا جو اب شیشے کا ٹکڑا اٹھائے اسے ہاتھ میں دبائے ہاتھ زخمی کر چکا تھا کہ ہیر کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑتی محسوس ہوئی وہ خوف سے پیچھے ہوئی تھی اُس کے ہاتھ سے خون بہتا فرش پر گر رہا تھا۔۔۔!!

جب مقابل نے سرد نظریں اس پر جمائے تین انگلیاں اُس کی طرف لے جاتے استہزاء انداز میں ہنستے اس کے شہ رگ پر لکیریں کھینچی تھی کہ ہیر کی آنکھیں حیرت اور خوف سے اس کی حرکت پر پھیل گئی سانس سینے میں اٹکا جبکہ وہ گہرا مسکرایا پھر دھیرے سے اس کی جانب جھکا۔۔۔!!

"انتظار رہے گا مجھے آپ کا لیڈی۔۔۔!! نفرت سے نفرت کا ٹکرانا کھیل اچھا ہو گا۔۔۔!!

وہ آنکھوں میں چمک لیے بولا ہیر کو اپنا حلق خشک ہوتے محسوس ہوا ایک دم ہی نفرت نئے سرے سے شروع ہوئی دل کیا مقابل کو یہی گاڑھ دے۔۔۔!!

وہ جانے کے لیے پلٹا پھر واپس پلٹ کر ہیر کی جانب
!!دیکھا۔۔۔۔

"آپ کو قتل معاف ہو گا میرا چاہے تو کر سکتی ہے۔۔۔!! پھر اگر
ناکام رہی تو کچھ بے باکیاں میری بھی برداشت کرنی ہو
!!گی"۔۔۔۔۔

آنکھوں میں خاص چمک اور سائیڈ سمائل لبوں پر سجاتے وہ
ساحرانہ آنکھیں اس پر گاڑھے بولا ہیر زویار کی آنکھوں میں
حیرت ابھری پھر اس نے مقابل کی آنکھوں میں جھانکا اور ہیر
زویار کو اعوان خان سے شدید جلن ہوئی تھی اس لمحے کیوں
اعوان خان ایسی ساحرانہ آنکھیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ وہاں سے چلا گیا ہیر کو الجھن ہونے لگی تھی اس نے بری طرح اپنی گردن کو نوچنا شروع کیا تھا اسے شدید نفرت تھی اس سے شدید نفرت۔۔۔۔۔!!



بیڈ پر بیٹھے اس لڑکی کا چہرہ دہک رہا تھا اس نے سامنے لیٹے شخص کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ اسے دیکھتے مسکرا دی تھی۔۔۔۔ ایک مکمل مسکراہٹ

"۔۔۔۔ وہاں بہت لڑکیاں تھیں!!

کچھ سوچتے اس نے لب کاٹتے دہکتے چہرے سمیت اسے دیکھتے کہا جو ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے لیٹا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

یمن وحید نے اسے ایونٹ کا حوالہ دیا تھا اس کی بات پر وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔۔۔

"۔۔۔ہو گی!!"

اس نے ایک کندھا آچکاتے اس کا ہاتھ دھیرے سے دبایا یمن نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی آنکھیں تک مسکرا رہی تھی

۔۔۔۔!!

وہ بہت خوبصورت تھیں تم نے دیکھا۔۔۔۔؟؟ "

اس کی مظبوط انگلیوں سے کھیلتے اس نے آئی بروآچکاتے پوچھا وہ کھل کر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

حلال کے ہوتے حرام کو دیکھے ایسی نظروں کو آگ نالگا "

دوں۔۔۔؟ جازب کمال کی نظریں بھی یمن کمال کی پابند ہے

"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے مسمراز کرتی آواز میں کہااس کی گہری نظریں اس پر جمی تھی اس کی بات پر یمن نے بے ساختہ نظر اٹھا کر اسے دیکھا سینے میں الجھتی سانسوں کو جیسے روانی ملی تھی۔۔۔۔

" فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا "

" تو بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے "

وہ دھیرے سے بولتا آگے بڑھا اور اس کے سر پر لب رکھے تھے وہ سکون سی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

تم میرے لیے وہ آسانی ہو جو مجھے مشکل کے بعد عطا ہوئی "

ہے!!"۔۔۔۔۔

اس نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھرتے محبت سے کہا تھا اس کی بات پر وہ نظریں اس کے چہرے پر جما گئی کتنے

خوبصورت الفاظ تھے جو اس شخص نے ادا کیے۔۔۔۔۔!! یو۔ اہمیت دی گئی تھی جیسے دنیا میں اس کے علاوہ کوئی اہم ہو ہی نا یمن کا دل بے ساختہ تیزی سے دھڑکا

مجھے پتا ہے میں بہت برا ہوں۔۔۔۔! لیکن میں فقط تمھارا " ہوں۔۔۔۔! تم اس دنیا میں واحد رشتہ ہو میرے پاس یمن تمھیں مجھ سے خوف بھی آئے تو مجھے مت چھوڑنا میں مر جاؤں گا۔۔۔۔! اور میں واقعی مر جاؤں گا"۔۔۔۔

اس کے گال کو انگھوٹے سے سہلاتے وہ جیسے کسی خدشے کو بیان کر رہا تھا وہ اس کی باتوں پر، اس کے لہجے پر اسے دیکھتی رہ گئی

۔۔۔۔۔

" محبت ہو تو ہر شخص محبت میں دل دیتا ہیں۔۔۔! لیکن جازب کمال تمھارے عشق میں اپنی جان دینا چاہتا ہے ۔۔۔۔!!"

اس نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا اس کی عجیب خواہش پر وہ لرزی تھی۔۔۔۔! وہ کتنا بے حس تھا وہ اپنی جان دینے سے بھی نہیں ڈرتا تھا۔۔۔۔۔!!

" میں سراپا سوال ہوں۔۔۔! میرے جوابات پر تمھیں صرف تکلیف ہو گی۔۔۔۔! صرف تکلیف۔۔۔۔!!

وہ اسے مزید خود میں بھینچتے کھوئے ہوئے لہجے میں بولا تھا اس کے ہاتھ میں ہلکی درد کی لہر ابھری اس کے ہاتھ پر گہرے زخم تھے جنہیں وہ یمن وحید سے کب کا چھپا رہا تھا۔۔۔۔۔!!

ایسا کون سا راز تھا جس کے کھل جانے سے وہ ڈر رہا تھا ۔۔۔۔۔؟؟ کچھ تو تھا جو باقی تھا ابھی سب تمام نہیں ہوا تھا ابھی تو آغاز ہوا تھا پاگل پن۔۔۔! خود غرضی کا۔۔۔۔!!

❤❤❤❤❤❤❤

دو نفوس کے باوجود لاؤنج میں گہری خاموشی تھی یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہاں دو وجود ہو ہی نا وہ دونوں کرسی پر بیٹھے تھے اور درمیان میں شیشے کا میز تھا کرسی کے پار بیٹھے اس ایک شخص کی

کالی آنکھوں میں طنزیہ پن تھا اس نے ایک آنکھ چھوٹی کرتے میز کے پار بیٹھے اس شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں میں استہزاء پن ابھرا اور ساتھ لبوں پر استہزاء مسکراہٹ۔۔۔۔۔

ان دونوں نے بیک وقت میز پر زور سے ہاتھ مارا تھا اور دونوں ہی یکدم کھڑے ہو گے وہ اب بھی ایک دوسرے کو گھور رہے تھے۔۔۔۔

تم نے شادی کر لی"۔۔۔۔؟؟ "

میز پر دونوں ہاتھ رکھتے آگے کی جانب جھکتے جاذب کمال نے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جس نے خشک پڑتے لبوں پر زبان

پھیری وہ ابھی ابھی کراچی سے واپس لوٹا تھا اور آتے ہی کایان سکندر کے سامنے موجود تھا۔۔۔۔۔

"ہاں تم نے تو فوتگی کی ہے جیسے!!۔۔۔۔"

کایان نے اسے استہزاء نظروں سے اسے دیکھتے اسی کے اسٹائل میں میز پر دونوں ہاتھ رکھتے اس کی جانب جھکتے ایک بے تکی بات کہی اس کی بات پر جازب کمال کے ماتھے پر لکیریں ابھری۔۔۔۔

"میں نے تمھارے خیال میں نکاح کیا ہے!۔۔۔۔"

کرسی پر سکون سے بیٹھتے اس نے ٹانگ اٹھاتے میز پر رکھتے سینے پر بازو باندھے تو کایان سکندر نے اسے دیکھتے آئی برو آچکایا اس کی

شہد رنگ آنکھیں اب بھی اس سامنے بیٹھے جازب کمال کو گھور رہی تھی۔۔۔

" تمھیں خیالات نیک ۔۔۔۔؟؟ اتنے میرے خیال میں کب سے آنے لگے "۔۔۔۔؟؟

وہ میز سے دونوں ہاتھ ہٹاتے سینے پر باندھتے استہزاء مسکراہٹ سے بولا تو جازب کمال نے واپس آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا۔۔۔۔

" نیک !!! کیسی شرافت بھری باتیں کرتے ہو یار۔۔۔۔ خیالات آتے تو خیالات میں بھلا تم آتے "۔۔۔؟؟

وہ بے زاری سے منہ بناتے قدرے اونچی آواز میں بڑبڑایا تو اس کی بات پر کایان سکندر کا منہ کھل گیا تھا اس نے شاکی نظروں سے اسے گھورا جو چہرہ پھیر کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

" مجھے بلائے بغیر تم نے نکاح کر رکھا تھا اگر چینخ چینخ کر اعلان نا کرتے تو ساری زندگی مجھے پتا ہی نا چلتا"۔۔۔۔۔۔۔!!

اسے دیکھتے کایان اس بار تھوڑے سخت لہجے میں بولا تو جازب نے آہستگی سے گردن گھما کر اسے دیکھا اور مصنوعی سے دانت نکالتے اسے سمجھانے کے لیے سینے سے بازو اَن فولڈ کیے اور اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

تمھارا غصہ کرنا جائز ہے۔۔۔۔! میں نے صرف تمھاری "
وجہ سے نکاح کیا ہے تم نے سنا نہیں ایک ہاتھ سے لو اور ایک ہاتھ
سے دو"۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھوں کو نچاتے اسے سمجھانے کی پوری کوشش کی
اور ساتھ کرسی سے کھڑا ہو گیا اس کی بات پر کایان سکندر نے نا
سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔۔

تو۔۔۔؟؟ "
نا سمجھتے ہوئے اس نے آئی برو اٹھاتے پوچھا تو جازب کمال نے
گہرا سانس بھرا اور ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

تو یہ کہ۔۔۔۔!اگر ایک ہاتھ سے تم مجھے چھوارے دیتے "
اور دوسرے سے میں نا دیتا تو یہ والی کہاوت غلط ہو جاتی نا اس لیے
میں نے نکاح کیا کہ ایک ہاتھ سے میں چھوارے لوں گا اور
!!دوسرے سے دوں گا۔۔۔۔۔؟؟اور دوسرا۔۔۔۔

وہ کہتے کہتے رک گیا اور لبوں پر زبان پھیری کہ کایان سکندر
نے اپنے قدم اس کی طرف بڑھا لیے تھے اس کی چھٹی حس نے
خطرے کی گھنٹی بجائی تھی۔۔۔

دوسرا۔۔؟؟ "
کایان نے اسے دیکھتے رعب دار آواز میں پوچھا اسے اپنی طرف
بڑھتے دیکھ جازب کمال نے تھوک نگلا اور قدم پیچھے کو لیے۔۔۔

دوسرا میں نے تمھارے حق میں کوتاہی کی مجھے پہلے اپنی " پہلی بیوی سے دوسری شادی کی اجازت لینی چاہیے۔۔۔۔۔تم پر سوتن لانے پر میں تم سے معذرت چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔!! مما بچاؤ"۔۔۔۔۔۔

اس کی بات جیسے ہی ختم ہوئی اس کی بات پر کایان سکندر کو آگ سی لگی تھی وہ فوراً اس کے پیچھے بھاگا تھا اس کا بے تکا جواز سنتے وہ اپنے پاؤں سے جوتا اتارتے اس کی طرف پھینک چکا تھا

۔۔۔۔۔

!! تیرا ابا نکالتا ہوں سودے باز کہی کے "۔۔۔۔ "

ٹیبل کے پار اسے گھومتے دیکھ اس نے دوسرا جوتا پاؤں سے نکالتے اسے ہاتھ کے اشارے سے رکنے کا کہا جو نفی میں بار بار سر ہلا رہا تھا۔۔۔۔۔

بیوی بن کر رہو کس بات کا غصہ ہے تمھیں تمھارا مقام " میرے دل میں سب سے اوپر ہے آخر کو تم میری پہلی بیوی ہو !! بے شک میں سو شادیاں کر لوں "۔۔۔۔۔۔

اس نے ناک چڑھا کر کندھے آچکاتے عام سے لہجے میں اپنا بچاؤ کرتے کہا اس کی بات پر کایان سکندر کے ماتھے پر بل ابھرے اس نے جوتا پھینکا تھا لیکن جازب کمال نیچے جھکتے اپنا بچاؤ کر چکا تھا

۔۔۔۔۔

اس میں اتنا بگڑنے والی کون سی بات ہے میں تمھیں تمھارا "
پورا جائز حق دوں گا نازک حسینہ "۔۔۔۔

وہ ٹیبل کے ارد گرد گھوم رہے تھے اور کایان سکندر اسے
خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا جبکہ وہ اپنا بچاؤ کرنے کے چکر میں
تھا۔۔۔۔۔

! تمھارے حق کی ایسی کی تیسی "۔۔۔۔ "
وہ تیزی سے اس کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

! گستاخ بیوی "۔۔۔۔ "

اونچی آواز میں کہتے جازب آگے بھاگا جبکہ وہ شوپیس اٹھاتے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔۔

بے غیرت شخص"۔۔۔۔ "

وہ اس تک پہنچتے اسے صوفے پر گرا چکا تھا جازب نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑے اور ہلکی سی گردن نکال کر اسے دیکھا۔۔۔۔

شادی مطلب بربادی۔۔۔۔! دو شادیاں مطلب دوہری " بربادی"

اس نے خود کو گھورتے کایان سکندر کو دیکھتے منمنائی سی آواز میں کہا تھا کایان نے شوپیس صوفے کے آگے رکھے میز پر زور سے رکھا۔۔۔۔

" !میرا کام ڈن ہے۔۔۔۔ "

اس نے گہری سنجیدگی سے کہا اور جازب کمال کو دیکھا جو اس کی بات سنتا سیدھا ہوا تھا۔۔۔۔

" میرا آخری کام تھا اور میں نے تمام کیا۔۔۔۔!! اس کے بعد مجھ میں ہمت نہیں ہے۔۔۔! تم اپنا خیال رکھنا اب"۔۔۔

جازب نے کھڑے ہوتے پینٹ کی پاکٹ میں ایک ہاتھ ڈالتے جواب دیا اس کی آنکھوں میں گہری سنجیدگی تھی کایان سکندر نے اسے دیکھا۔۔۔۔

تم اب نہیں کرو گے "۔۔۔؟؟ "

اسے دیکھتے وہ آئی برو اٹھاتے اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے بولا

جس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

یہ میرا آخری کام تھا۔۔۔! میں اس کام کے لیے پرفیکٹ " نہیں ہوں۔۔۔۔! مجھے خود کا اندازہ نہیں ہے میں کیا کر جاؤں مجھے کبھی کبھی خود سے ہی ڈر لگتا ہے "۔۔۔

اس نے گہرا سانس خارج کیا جیسے کسی بوجھ کو دل سے اتارنے کی کوشش کر رہا ہو کایان سکندر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

" تمھیں آخری حدوں کے پار کھڑا نہیں ہونا چاہیے تھا

!! جازی"۔۔۔۔۔

کایان نے اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہا اس کی آنکھ کے کنارے

!! کچھ چمکا تھا شاید نمی۔۔۔۔

" محرومیاں انسان کو دو چیزوں سے نوازتی ہیں کایان سکندر

۔۔۔! پہلی چیز۔۔۔! کم ہمتی اور دوسری چیز خود غرضی

۔۔۔۔۔! اور مجھے خود غرضی سے نوازا گیا۔۔۔! مجھے وہ شخص

بنایا گیا جو میں نہیں بننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔! اب میرا کچھ نہیں ہو سکتا

۔۔۔! جازب کمال اب لاعلاج ہے"۔۔۔۔

اس نے سپاٹ چہرے سے کہا تھا اس کے لفظوں میں گہرا دکھ تھا۔۔۔! گہری محرومی تھی وہ سختی سے لب بھینچ گیا کایان سکندر نے اس کے کندھے پر ہاتھ جمایا تھا۔۔

"تم جو بھی ہو کیا فرق پڑتا ہے تم بس میرے دوست ہو تم خود غرضی میں آخری حد تک بھی جاؤ گے تب بھی میں تمھارے ساتھ ہی کھڑا رہوں گا!"۔۔۔۔

اس نے آگے بڑھتے اسے گلے سے لگایا تھا وہ پھیکا سا مسکرایا لیکن اس کی آنکھیں۔۔۔؟؟ جازب کمال کی آنکھیں سکون سے مسکرائی تھی وہ جانتا تھا اگر کایان سکندر نے کہہ دیا ہے تو کایان سکندر واقعی اس کے ساتھ کھڑا رہے گا۔۔۔۔۔



مجھے کل ہی نکاح کرنا ہے اور یہ میرا آخری فیصلہ "

ہے!!"۔۔۔۔۔

سڑھیاں اترتے اس نے ایک ہاتھ سے اپنی گردن سہلائی تھی اس کی آنکھوں میں بغاوت تھی وہاں صوفے پر بیٹھے دو افراد نے پلٹ کر اسے دیکھا جبکہ کچھ فاصلے پر کھڑے اس شخص کی نظریں تو جمی ہی اس لڑکی پر تھی۔۔۔

کل ہمارا نکاح ہو گا تمھیں کوئی ایشو"۔۔۔؟؟ "

اس نے زارون کی طرف دیکھا جو صوفے سے کھڑا ہو گیا تھا اس نے ایک چمکتی نظر اعوان خان پر ڈالی جس کی کرسٹل گرے آنکھیں سرخ ہو رہی تھی وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔۔۔

"بلکل نہیں!!۔۔۔"

زارون نے آرام سے کندھے اچکائے ہیر زویار نے ایک تند نظر سے اعوان خان کو دیکھا اسے اپنی گردن پر بے ساختہ اس کی انگلیوں کا جلتا لمس محسوس ہوا تھا وہ لب بھینچ گئی۔۔۔۔

"پروفیسر آپ بھی ضرور آیئے گا کل میرے نکاح میں!!۔۔۔۔"

اس نے طنزیہ مسکراہٹ سے اعوان خان کو دیکھتے سینے پر بازو باندھے وہ لڑکی جسے اس شخص کو دیکھنے کے لیے سر اٹھانا پڑتا تھا اب واقعی گردن اکڑائے اسے کانٹوں پر گھسیٹ رہی تھی

۔۔۔۔۔

تم مجھ سے محبت کرتی ہو"۔۔۔۔؟ "

قدم اس کی جانب بڑھاتے اس نے گویا سب سے مشکل سوال کیا تھا وہ سوال جیسے سنتے ہیر زویار ساکت ہو گئی تھی وہ واحد سوال تھا ہیر زویار کے لیے جس کا جواب بے حد مشکل تھا وہ بلکل اس کے سامنے آتے دو قدموں کے فاصلے پر آ کر رک گیا۔۔

میرا نکاح ہے کل"۔۔۔۔ "!!

وہ ضبط سے بولی اسے تکلیف ہوئی تھی وہ شخص کیسے جان جاتا تھا اسے۔۔۔؟اُس کے اندر کی کیفیت کو۔۔۔۔؟؟اعوان خان کی نظریں اس کے لزرتے لبوں پر تھی وہ استہزاء ہنسا۔۔۔

" یہ میرا جواب نہیں ہے ہیر زویار۔۔۔! تمھیں مجھ سے محبت ہے۔۔۔۔؟؟

اس نے اس لڑکی کی آنکھوں میں جھانکتے واپس سے سوال دہرایا زارون کے ماتھے پر بل پڑے تھے وہ ان کی جانب بڑھا جب کچھ سوچتے وہ وہی رک گیا۔۔۔۔

" محبت ہے یا تھی۔۔۔۔؟؟

اس نے گویا سوال کو آسان بنایا تھا ہیر زویار کے گلے میں پھندا سا اٹکا۔۔۔! وہ حلق میں آنسو اتار گئی زبان کو ایسا قفل لگا کہ گویا ہر لفظ حرام ہو گیا۔۔۔

"محبت تھی!!۔۔۔"

اس نے اِدھر اُدھر دیکھتے پلکیں جھپکائیں اور خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیری اس کے الفاظ جیسے زبان پر جم گے لڑکھڑا گے۔۔۔! گویا اس لڑکی نے چار سال بعد پھر سے اپنے دل کا گلہ گھونٹ اسے دفنا دیا۔۔۔! جھوٹ زبان سے نکل ہی گیا۔۔۔!

"ہمم۔۔۔۔۔! میں تمھاری ایک نظر کا منتظر رہوں گا

ہیر زویار۔۔۔۔۔!!"

وہ سختی سے لب ایک دوسرے میں پیوست کر گیا جبڑے بھینچے وہ پلٹ گیا اس کے بھاری قدم دہلیز کی طرف اٹھنے لگے ہیر زویار کی نظریں اس کی پشت پر جمی کی جمی رہ گئی اس کی آنکھ میں آنسو اس قدر تھے کہ وہ خود ہی اس کی گالوں پر لڑھک آئے۔۔۔۔۔۔

ہیر تم اپنی تیاری کر لو نکاح میں قریبی لوگوں کو انکل بلوا " لے گے تمھارا ڈریس میں لے آؤں گا بے شک گرینڈ فنکشن ! نہیں ہو گا لیکن عام بھی نہیں ہو گا"۔۔۔۔

زارون مسکراتے ہوئے اسے مخاطب کر گیا جس پر ہیر زویار نے ذرا سی گردن گھوما کر اسے دیکھتے بھینچے لبوں سے اثبات میں سر ہلاتے بامشکل ہچکی روکی تھی۔۔۔۔

وہ سڑھیاں چڑھتی واپس اوپر چلی گئی

" محبت ایک ایسا جزبہ ہے کہ جو لوگ محبت میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے لیے غلط، صحیح کچھ بھی معنی نہیں رکھتا اگر محبوب کہہ دے کہ یہ درست ہے تو وہ بات درست ہے اس "درست" پر بات تمام۔۔۔! یہ تو باہری دنیا ہوتی ہے جو سمجھاتی ہے کہ غلط کیا صحیح کیا۔۔؟ محبت کرنے والوں کے لیے تو وہی صحیح جو ان کی محبت نے کہا اور وہی غلط جیسے محبت نے غلط کہا"۔۔۔۔

ہیر زویار ایسی ہی جگہ پر پھنس گئی تھی وہ کیسے اس شخص کو بھول جاتی جیسے برسوں چاہا تھا۔۔۔!!

عمر دراز رشتے بھولنے میں بھی عمریں لیتے ہیں یوں "
سالوں میں تو انہیں نہیں بھلایا جا سکتا"۔۔۔۔

تو فقط اتنا ثابت ہوا کہ۔۔۔! "محبت ایک آسیب ہے وہ
آسیب جو دل کو لگ جائے تو یا تو دل کو قرار بخشتی ہے یا بے قرار
" رکھتی ہے

وہ کل نکاح کرنے والی تھی اپنے خالہ زاد کزن سے جیسے شاید
اس نے بچپن کے بعد اب دیکھا تھا وہ اس سے نکاح کرنے والی
تھی بغیر کسی محبت کے۔۔۔! بغیر پسندیدگی کے۔۔۔!! وہ اپنی

نئ زندگی شروع بھی کرنے والی تھی تو کس کی وجہ سے

!!۔۔۔؟؟اعوان خان کی وجہ سے۔۔۔۔

تو گویا ہیر زویار کا وجود،اس کے فیصلے،اس کی نفرت، "

اس کی محبت،اس کی انا،اس کی عزت اس ایک شخص پر تمام ہوتی

تھی۔۔۔!!ہیر زویار اعوان خان پر تمام ہوتی تھی"۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

وہ صوفے پر بیٹھی اپنی نئ نویلی کتابوں پر جھکی ہوئی تھی منہ میں

پینسل ڈالے شاید وہ کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔!کچھ دن پہلے ہی

اس نے پڑھنا شروع کیا تھا وہ بے رحم بادشاہ اسے خود پڑھاتا تھا

۔۔۔

وہ خود بیڈ پر بیٹھے لیپ ٹاپ پر بے حد تیز رفتاری سے انگلیاں چلا رہا تھا جب لیپ ٹاپ کو دیکھتے اس نے سائیڈ سے کافی کا کپ اٹھاتے لبوں کو لگایا اور ایک نظر اٹھا کر صوفے پر کچھ سوچتی قلب کو دیکھا اس کے لب خود بخود مسکراہٹ میں ڈھل گے۔۔۔۔

قلب کیا سوچ رہی ہو"۔۔۔۔؟؟ "

کافی کا کپ لبوں سے ہٹاتے اس نے قلب کو دیکھا جس نے سر اٹھا کر اسے معصومیت سے دیکھا تھا اس کی آنکھوں کی معصومیت پر وہ ایک بار پھر فنا ہوا تھا۔۔۔۔

پولیس والے شوہر ہم ہنی مون پر کب جائے گے "

"۔۔۔؟

منہ میں پینسل ڈالے اس نے سوچتے ہوئے آخر میں اسیر عالم کو دیکھتے آئی برو اٹھایا اور صوفے پر سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔۔!

کیا"۔۔۔۔؟؟ "

وہ جو کافی پی رہا تھا اس کی اچانک اس بات پر اسے بری طرح اچھو لگا اور کافی اس کے منہ سے کسی فوارے کی طرح نکلی اس نے سر اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔!

وہ برف کی شہزادی باتیں جلدی بھول جاتی تھی لیکن وہ ان باتوں کو ذہن کے کسی کونے میں یاد ہمیشہ رکھتی تھی۔۔۔۔

ہنی مون کیا ہوتا ہے"۔۔۔؟ "

اس نے پینسل سائیڈ پر رکھی اور آنکھیں پٹپٹا کر اس سے پوچھا تھا اس کی بات پر اسیر عالم اسے دیکھتا رہ گیا اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ اس لڑکی کو کیا جواب دے۔۔۔۔۔۔۔

!! پتہ نہیں"۔۔۔ "

اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا تبھی وہ کندھے آچکاتے لاعلمی کا اظہار کر گیا وہ صوفے سے اٹھتی اس کی جانب آتی اس کے بلکل قریب بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

!! ہمیں پتہ ہے"۔۔۔ "

اِدھر اُدھر دیکھتے اس نے رازداری سے اس کی طرف بڑھتے اس کی گردن پر انگلیاں جماتے اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں کہا۔۔۔!اس کی جسارت پر وہ شخص ساکت ہو گیا سانس کہی سینے میں اٹکا۔۔۔

کیا مطلب ہے ہنی مون کا"۔۔۔۔؟ "

اس نے ذرا سی گردن پھیرتے دھیمی آواز میں پوچھا گردن پھیرتے ہی اس کے لب اس لڑکی کے لبوں سے مس ہوئے تھے وہ آنکھیں زور سے میچ گیا اس نے گہری سانس خارج کی۔۔۔۔

ہم نے پڑھا ہے پولیس والے جی۔۔۔! ہنی کا مطلب ہے "
شہد اور مون کا مطلب ہے چاند تو کیا ہم چاند پر جا کر شہد کھائے
گے"۔۔۔۔؟؟

اس نے اس کی سبز آنکھوں میں دیکھتے سر کو ہلکا سا اٹھاتے پر
سوچ انداز میں سوال کیا تو اس کا سوال سنتے اسیر عالم نے بے
ساختہ ہاتھ اپنے ماتھے پر دے مارا اور لب دانتوں تلے دبائے

!! ہاہاہاہاہا قلب"۔۔۔"

اس نے قہقہہ لگاتے اسے کمر سے پکڑتے خود میں بھینچا تنی سخت
گرفت پر قلب کراہ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

چاند پر جا کر شہد کا تو پتہ نہیں لیکن میں اپنے بیڈ روم میں "
!! تمھیں کھانے کا ارادہ رکھتا ہوں"۔۔۔۔

اس نے لیپ ٹاپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور دائیں آنکھ ونک کرتے قلب کی پھیلی آنکھوں کو دیکھا۔۔۔۔

!! لیکن پولیس والے جی۔۔۔۔ "

وہ ابھی کچھ بولتی جب اس نے دھیرے سے جھکتے اس کے الفاظ اپنے لبوں سے چن لیے تھے اس کی آنکھوں میں جنون اترا اور عمل میں سختی در آئی تھی۔۔۔۔

اور پھر زندگی کے تمام ہونے تک تم مجھے پاگل کر چکی ہو "
!! گی دلِ اسیر"۔۔۔۔

اس کی ناک پر لب رکھتے وہ گہرا سانس بھرتے بولا تھا قلب نے معصومیت سے لب کاٹتے اسے دیکھا۔۔۔۔

پھر تمام سے آگے آپ کو پاگل خانے بھیج دے گے "

!"۔۔۔

اس نے اپنا نرم ہاتھ اس کی گال پر رکھتے کہا تو وہ ہنستے ہوئے اس کے بالوں میں چہرہ چھپا گیا۔۔۔۔

میں اپنے پاگل پن کو ساتھ لے کر جاؤں گا۔۔۔! تم میرے"

!! ساتھ چلو گی شہزادی"۔۔۔۔

اس نے ایک سلگتا لمس اس کی گردن پر چھوڑا تھا قلب نے فوراً نفی کی۔۔۔۔

!! نہیں پہلے ہمیں چاند پر شہد کھانے جانا ہے "۔۔۔ "

اس نے نا میں گردن ہلاتے فور آ کہا تو اس کی بات پر وہ آنکھیں زور سے میچتا اس کے سر سے سر ٹکا گیا تھا ایک گہرا پر تپش سانس خارج کرتے اس نے اس لڑکی کے گال دہکا دیے وہ اس کے لبوں کو انگھوٹے سے سہلاتے اسے گھمبیر نظروں سے دیکھنے لگا تھا

۔۔۔

!! جو تم چاہو "۔۔۔۔ "

اس نے دائیں آنکھ ونک کی اور گھمبیر لہجے میں اس کا انگھوٹا اب اس کی نرم گال کو سہلا رہا تھا اس نے بھاری لہجے میں کہا اور اس پر

مکمل جھکتے اس نے دھیرے سے اس کی کان کی لو کو لبوں سے چھوا

!! وفا قائم رکھنا قلبِ اسیر "---- "

اس کے ماتھے پر لب رکھتے اس نے باری باری اس کی دونوں آنکھوں پر لب رکھے تھے وہ مکمل اس پر جھکتا چلا گیا اس کے لبوں کا سلگتا لمس وہ اپنے لبوں کے کنارے محسوس کرتے کسمسائی تھی

❤❤❤❤❤❤❤

تم کبھی کھڑے ہوئے ہو ایسے دوراہے پر جہاں تمھیں کسی سے محبت ہو بے انتہا محبت ہو اور تمھیں اسے عزِت نفس کی

خاطر چھوڑنا پڑے۔۔۔۔؟؟اکثریت چھوڑ دیتی ہیں محبت کو اور جو نہیں چھوڑ پاتے در حقیقت محبت انہوں نے کی ہوتی ہیں ۔۔۔۔!! پتہ ہے کیوں۔۔۔۔؟؟ کیوں کہ محبت تو اندھی ثابت ہوئی ہے آج تک پھر اسے عزت نفس کیسے دیکھائی دی ۔۔۔۔۔؟؟

پتہ ہے وہ کون لوگ ہوتے ہیں جو اندھی محبت کرتے ہیں ۔۔۔۔۔؟؟جو ذہنی طور پر نا سمجھ ہو ہاں وہی اندھی محبت کر سکتے ہے۔۔۔۔!! آندھی محبت سمجھدار لوگوں کے بس کی بات نہیں وہ تو برابری چاہتے ہیں وہ محبت ضرور کرتے ہے لیکن سمجھدار ہو کر۔۔۔۔!!

ہیر زویار اس نے اندھی محبت کی تھی چار سال پہلے سولہ سال کی عمر میں۔۔۔!! اور اب وہ چار سال بعد بیس سال کی عمر میں بھی وہ محبت کرتی تھی لیکن فرق صرف اتنا تھا کہ اب وہ اندھی محبت کے حق میں نا تھی۔۔۔! اس کا دل اسے اکسا رہا تھا وہ عزت نفس کو کچل ڈالے لیکن دماغ اسے بتا رہا تھا۔۔۔!!

!! سمجھداری سے سمجھدار سی محبت کرو ہیر زویار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!! چھوٹی لڑکی "۔۔۔۔۔"

خیالات کے تسلسل کو اس آواز نے توڑا جس کے خیالات میں وہ کھوئی تھی ڈریسنگ کے مرر پر نظر ڈالتے اس نے دروازے میں !! کھڑے اس شخص کو دیکھا۔۔۔۔

" !!آؤ تمھیں پارلر چھوڑ آؤں "۔۔۔۔

جبڑے بھینچے اس نے شیشے میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھتے کہا اس کے لفظوں اس کے لہجے کو محسوس کرتے ہیر زویار کی نظریں دھندلا گئی۔۔۔۔!!تو گویا نئے سفر کے آغاز میں بھی وہ شخص اسے تکلیف دے گا۔۔۔۔؟؟

" میں خود چلی جاؤں گی آپ مہمان ہے مہمانوں کے ساتھ !!بیٹھے جا کر "۔۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھی اور حلق میں آنسو اتارے وہ اسے دیکھتے مظبوط لہجے میں بولی اس شخص نے سر جھکا کر گہرا سانس بھرا اور نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

تمھارا کزن ہوں میں۔۔۔۔!! زمہ داری ہو تم میری "

"۔۔

اس چھوٹی لڑکی کو دیکھتے اس نے سنجیدگی سے جواب دیا جو ہاتھ میں چھوٹا سا بیگ پکڑے باہر جا رہی تھی اس وقت وہ عام سے گھر کے کپڑوں میں تھی اس کے چہرے پر کوئی روپ کوئی رونق نا تھی۔۔۔۔!! رونقیں زبردستی جوڑے گے رشتوں میں نہیں !! پائی جاتیں۔۔۔۔۔۔۔۔

محبت۔۔۔!!" تھی "کا ہی قرض اتار دو"۔۔۔۔ "

اس نے باہر جاتی ہیر زویار کا ہاتھ جکڑا تھا وہ وہی ساکت ہو گئی اسے لگا جیسے گلے میں کوئی پھندا سا اٹک گیا ہو اس نے گردن موڑ !! کر اس شخص کے چوڑے شانوں کو دیکھا۔۔۔۔

وہ سفید سوٹ میں کندھوں پر بھورے رنگ کی شال اوڑھے کھڑا تھا اس کے پر کشش چہرے میں اگر کوئی نقوشِ واضع تھا تو اس کی وہ سرخی مائل کرسٹل گرے آنکھیں تھی جن کی چمک ماند پڑی تھی۔۔۔۔!!

"سب ختم کر رہی ہو تو سلیقے سے کرو۔۔! آخری محبت کو بھی تمام کرو۔۔۔۔!! مجھ پر قیامت لے کر آؤ"۔۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کرتے اُس نے سرخ ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھا اس کی آخری بات پر ہیرز ویار کا سانس سینے میں الجھ گیا وہ اسے دیکھتی رہ گئی فقط

"چلو!!"

اس نے اپنے کندھے سے شال اتاری اور اس کے کندھوں پر اچھے سے پھیلا دی تھی ایک خوشبوؤں کا ریلا ہیر زویار کے وجود سے ٹکرا گیا۔۔۔۔

وہ اسے لیے باہر نکل گیا وہ بس اس کے ساتھ کھینچ رہی تھی وہ اسے اختتام کی طرف لے کر جا رہا تھا۔۔۔!ہر تعلق تمام کرنے !!۔۔۔

وہ اسے تمام لوگوں کے درمیان سے باہر لے آیا تھا اسے گاڑی میں بیٹھاتے وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ کچھ

فاصلے پر کھڑے زارون خان کی آنکھوں میں خون سا اترا تھا اس نے سخت نظر گاڑی میں ڈالی اور سختی سے لب بھینچ لیے

!!۔۔۔۔

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔۔! تقریباً بیس منٹ بعد اس نے پارلر کے باہر گاڑی روکی تھی ہیر زویار نے ایک سرسری سی نظر اس پر ڈالی اور گاڑی کا دروازہ کھولتے باہر نکل گئی۔۔۔۔

تم میری سزا خود کیوں بھگت رہی ہو۔۔۔؟؟ اتنی محبت " اچھی نہیں ہوتی ہیر زویار"۔۔۔۔

اس کی پشت کو دیکھتے وہ عجیب سے لہجے میں بولا تھا گاڑی سے باہر نکلتے ہیر زویار وہی جم گئی اس نے سختی سے لب بھینچ لیے گویا اسے علم تھا اس کی بے پناہ محبت کا آج بھی۔۔۔۔۔

"تمھارے لیے وہ بہتر نہیں ہے ہیر زویار!!"۔۔۔۔

اس کی پشت کو دیکھتے گویا اس نے وہ بات بتائی تھی جو اس کے علم میں تھی ہیر زویار نے کئی بار پلکیں جھپکائیں اور آنسوؤں کو پیچھے دھکیل دیا وہ پلٹ گئی اور اعوان خان کو دیکھا۔۔۔۔۔

"مجھے بہترین شخصیات راس بھی نہیں آتیں!!"۔۔۔۔

اس کے لب لرز اٹھے تھے تکلیف سے اس کی آنکھوں میں کچھ چمکا تھا شاید آنسو!!۔۔۔۔

" کزن ہونے کی زمہ داری نبھا رہے ہے تو میرا نکاح مکمل ہونے دیجئے گا۔۔۔۔۔!! میں ایک بار پھر۔۔۔۔! ادھوری دلہن نہیں بننا چاہتی "۔۔۔۔۔!

وہ ضبط سے بول گئی وہ اٹکی تھی اس کی زبان لڑکھڑا گئی تھی اسے لگا جیسے چند لفظوں نے اسے چار سال پہلے واپس اس رات میں کھینچ لیا ہو اس اذیت بھری رات کے سحر میں۔۔۔۔

" کچھ پل کا انتظار ہے ہیر زویار۔۔۔۔!! میں تمھیں ایک قیامت سے بچالوں گا جو تم پر گزرے گی "۔۔۔۔!!

اس نے سٹیرنگ پر گرفت سخت کی اور بھینچے لبوں سے لفظ ادا کیے وہ اسے نظریں اٹھائے دیکھنے لگی۔۔۔۔!!

جو قیامت کی زد میں آپ کا وجود کر دے پھر وہ محافظ نہیں " بنا کرتے خان"۔۔۔۔!

اس کی آنکھ سے آنسو بغاوت کرتا گال پر پھسل گیا اس نے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیا اعوان خان اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔!!

میں تمھیں لینے آؤں گا ہیر زویار میر ا انتظار کرنا چھوٹی " لڑکی"۔۔۔۔!!

اس پر ایک نظر ڈالتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور وہاں سے نکالتے سڑک پر ڈالی اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھا گئی جبکہ وہ پارلر میں انٹر کر گئی۔۔۔۔

ہاں کنفرم کرو وہ وہی ہے کیا"۔۔۔۔؟؟ "

موبائل کان سے لگاتے اس نے دوسری جانب موجود لڑکے کو سنجیدگی سے کہا۔۔۔۔

ہمم اس بار بہتر ہے کہ وہ ہاتھ لگ جائے"۔۔۔"

دوسری جانب سے جواب پاتے اس نے گاڑی کی سپیڈ تیز کی تھی اس کے ذہن میں بے اختیار اس لڑکی کا سراپا گھوم گیا۔۔۔۔۔

!!میں تمھیں اس مرتبہ بچالوں گا ہیر زویار"۔۔۔۔ "

اس نے سٹیرنگ پر گرفت سخت کرتے ٹھوس لہجے میں کہا اس کے ماتھے پر بل ابھرے تھے وہ جبڑے بری طرح بھینچ گیا

۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

وہ گھر میں تیاریاں دیکھ رہا تھا اس کا دھیان سیکنڈ فلور کے رائٹ سائیڈ بنے سیکنڈ روم کے بند دروازے کی طرف تھا۔۔۔!!

اسے پتہ تھا یہ سب عارضی ہے کیا وہ اسے نقصان پہچانے والے کے حوالے کر دیتا۔۔۔؟؟اتنی آسانی سے۔۔۔؟؟ہر گز نہیں۔۔۔

!!مام۔۔۔۔!ڈیڈ ایم سوری"۔۔۔۔ "

اپنے ماں باپ کے سامنے نظریں جھکائے اس نے شرمندگی سے کہا تھا جو اس سے منہ موڑے بیٹھے تھے جبکہ ارزم خان ان کے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔

جو والدین کا دل دکھائے والدین اس کے لیے بددعا نہیں" کرتے اعوان لیکن خدا اس سے خود ہی حساب لے لیتا ہے خدا !!احساس دلا دیتا ہے۔۔۔۔۔!!خوش رہو تم"۔۔۔۔

اس کی ماں اسے دیکھتے پھیکی مسکراہٹ سے بولتی وہاں سے اٹھ گئی اس نے شرمندگی سے ان کی دور جاتی پشت کو دیکھا اس کے ڈیڈ بھی اٹھ کر چلے گے تو اعوان خان نے زویار صاحب کو دیکھا

۔۔۔۔

"وقت ہر کسی کو دوسرا موقع نہیں دیتا!!"۔۔۔۔

ارزم کو اٹھاتے انہوں نے اس کے پاس سے گزرتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ سر جھکا گیا!!۔۔۔

"وقت ہی مرہم ہے اور وقت ہی زہر ہے۔۔۔!وقت آپ کے زخموں پر وقت پر یا تو مرہم رکھتا ہے یا زہر!!۔۔۔۔۔

اس نے کلائی میں بندھی گھڑی کی طرف دیکھا اسے اپنی کزن کو پارلر سے پک کرنے جانا تھا اس نے آخری نظر اس کمرے کے بند دروازے پر ڈالی۔۔۔۔۔

کچھ قریبی مہمان ہال میں ہی جمع خوش گپیوں میں مصروف تھے وہاں ہر طرف شور ہی شور تھا جب دہلیز پر کھڑے ایک ملازم کی آواز پر کچھ لوگوں نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا ۔۔۔۔!!اور پھر واپس اپنی باتوں میں مصروف ہو گے جبکہ اعوان خان کے قدم اس ملازم کی طرف اٹھے۔۔۔۔

!!یہ پارسل آیا ہے بڑے صاحب کے لیے"۔۔۔۔ "

ملازم نے ایک باکس اس کی طرف بڑھاتے ادب سے کہا اعوان نے وہ پارسل پکڑا اور اسے دیکھتے وہ سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا

۔۔۔

چاچو آپ کے لیے پارسل آیا ہے۔۔۔!! ارزم باہر کھیلو جا"
!!کر"۔۔۔۔

ایک کمرے میں داخل ہوتے اس نے زویار صاحب کو دیکھتے کہا
جو ارزم کو گود میں لیے اپنے بھائی سے باتوں میں مصروف تھے
ارزم ان کی گود سے اترتے باہر نکل گیا اعوان نے اپنے والدین کو
!!دیکھا جو چہرے پر سختی لیے بیٹھے تھے۔۔۔۔

میرے لیے۔۔۔؟؟ کہاں سے"۔۔۔؟ "
زویار صاحب نے پارسل لیتے اسے سامنے شیشے کی میز پر رکھا اور
اعوان کو دیکھا جو کندھے آچکا گیا۔۔۔۔

وہ اسے بعد میں کھولنے کا ارادہ رکھتے تھے جب سائیڈ پر نام دیکھ وہ ٹھٹھک گے تھے "ثنا خان"۔۔۔۔!!

یہ تو ہیر کی خالہ کی طرف سے ہے"۔۔۔۔ "!

انہوں نے اچھنبے سے پارسل کھولنا شروع کیا تھا۔۔۔۔

حنا کی ناراضگی کی وجہ سے وہ ہم سے کبھی نہیں ملنے آئی اور " کئی سالوں بعد اس کا بیٹا آیا یہ شکر ہے کہ وہ بھولی نہیں ہمیں "!!۔۔۔۔

انہوں نے غم اور خوشی کی ملی جلی کیفیت سے کہا تھا کیوں کہ ہیر کی مادر اپنی بہن سے ناراض تھی تبھی وہ شادی کے بعد کبھی

ان سے ملنے نہیں آئی تھی ثنا خان حنا کی سوتیلی بہن تھی تبھی وہ انہیں خاص پسند نہیں کرتی تھی جبکہ زویار صاحب ثنا کو لے کر کافی خوش اخلاق تھے۔۔۔۔

شادی پر بھی نہیں آرہی"۔۔۔؟؟"

شائلہ بیگم نے زویار صاحب کو دیکھتے جواب دیا جبکہ اعوان خان کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا اسے یکدم کئی خدشوں نے گھیرا تھا

۔۔۔۔

ہاں ان کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔!! ابھی زارون نے" بات کروائی تھی وہ خوش تھی رشتے سے کہ ہیر کی ماں سے نا صحیح

ہیر سے ہی وہ اپنی بہن کی کمی پوری کر لے گی آواز سے ہی کمزور "لگ رہی تھی کافی خدا رحم کرے

زویار صاحب نے باکس کھول کر تفصیل سے جواب دیا تو شائلہ !! بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

انہوں نے باکس کھولا جس میں کچھ تصویریں کچھ پرانی چیزیں اور ایک خط پڑھا تھا جو شاید کچھ دن پہلے لکھا گیا تھا اس کے صاف صفحات سے یہی لگ رہا تھا زویار صاحب نے خط اٹھایا۔۔۔۔۔

اور دوسری جانب اعوان خان کا موبائل بج اٹھا اس نے !! موبائل نکالتے کان کو لگایا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

بیٹھو"۔۔۔۔"

وہ موبائل کان کو لگائے پارلر سے باہر نکلی تھی جب اچانک موبائل کسی نے اس کے ہاتھ سے لیا تھا ہیر نے بھاری پلکیں اٹھا کر سامنے دیکھا جہاں وہ بلیک کرتے میں کھڑا اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔

نکاح ہونے والا ہے ہمارا ایسے نہیں ملتے اعوان آکر "

"۔۔۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے رک گئی جب اپنے بازو پر اس کی گرفت محسوس کی جو اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا۔۔۔

زارون چھوڑوں مجھے کیا کر رہے ہو تم"۔۔۔۔؟؟ "

اس نے اس کے سجے سنورے روپ کی پرواہ کیے بغیر اسے سختی سے گاڑی میں دھکیلا وہ حیران پریشان سی اسے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جب تمھارا ہونے والا شوہر موجود ہے تو اس کزن کو بلانے کی " کیا ضرورت ہے ہیر"۔۔۔۔؟؟

گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے سنجیدگی اور سخت لہجے میں کہا ہیر زویار خاموشی سے سیٹ پر بیٹھ گئی زارون خان نے اسے ایک نظر دیکھتے سامنے سڑک پر دیکھا اس کے کندھوں پر اعوان خان کی شام دیکھ وہ لب بھینچ گیا تھا۔۔۔

کیا تم اعوان خان سے محبت کرتی ہو اس کی وجہ سے مجھ "
سے نکاح کر رہی ہو۔۔۔؟؟ مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔۔۔۔؟؟

اس نے بہت اچانک کئی سوال کیے ہیر نے گردن موڑے
اسے اچھنبے سے دیکھا اس کے چہرے پر آج وہ شرارتی پن نہیں تھا
جو ہمیشہ اس کی موجودگی میں ہوتا تھا۔۔۔۔

ان سوالات کا کیا جواز ہے زارون۔۔۔۔؟؟ ہمارا نکاح ہونے "
والا ہے"۔۔۔۔۔
اس نے سامنے ونڈ سکرین کے پار سڑک کو دیکھتے سنجیدگی
سے گویا اس کی بات خارج کی۔۔۔۔

" کیوں کہ مجھے منظور نہیں تمھارے دل میں کوئی اور بستا ہو
۔۔۔۔!! کیوں کرتی ہو تم اس سے اتنی محبت"۔۔۔؟؟

اس نے ایک ہاتھ اٹھاتے ہیر زویار کی بازو پر درشتگی بھری گرفت رکھتے اسے اپنی طرف متوجہ کیا جو اس کی انگلیاں اپنی بازو میں دھنستی دیکھ پھر نظر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

" وہ میری بچپن کی چاہت ہے زارون۔۔۔۔!! کسی کو بھلا دینا اتنا آسان نہیں ہوتا میں کوشش کر رہی ہوں اگر تمھیں کوئی ایشو ہے تو بہتر ہے تم پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔! میں اعوان خان سے !! محبت کرتی ت۔۔۔۔

اس کی چلتی تیز زبان کو یکدم قفل لگے جب گاڑی جھکتے سے خالی سڑک پر رکی اس نے گردن اٹھائے زارون کو دیکھا جو آنکھوں میں وحشی پن لیے اسے دیکھ رہا تھا ہیر زویار کی سانس سینے میں الجھ گئی اس کی نظریں تھی ہی ایسی گہری وحشت زدہ

پیچھے ہٹ جاؤں۔۔۔؟؟ پانچ ملکوں کی پولیس جسے کتے " کی طرف ڈھونڈ رہی ہے وہ فرار ہو کر تمھارے پیچھے یہاں خوار ہو رہا ہے۔۔۔!! اور تم کہتی ہو پیچھے ہٹ جاؤں۔۔۔؟؟

وہ حیرانگی سے بولتے بولتے آخر میں وحشت سے سٹیرنگ پر ہاتھ مارتے دھاڑا تھا ہیرزویار کا حلق خشک ہوا وہ نا سمجھی اور خوف سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ک۔کیا مطلب ہے تمھارا ک۔کون ہو تم"۔۔۔۔؟؟"

اس کے لرزتے، پھڑپھڑاتے لبوں سے خوف سے لفظ ادا ہوئے جب وہ شخص کسی پاگل کی طرف قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔۔۔

" کون ہو تم۔۔۔۔؟؟گاڑی کا دروازہ کھولو زارون "

پیچھے کی جانب ہوتے اس نے پلٹ کر گاڑی کا ڈور کھولنے کی کوشش کی اس کی سانسیں سوکھنے لگی تھی جب اس نے گرفت اس کی بازو پر بناتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

میں چار سال پہلے تمھارے لیے یہاں نہیں آیا تھا ہیر زویار"
۔۔۔۔!!لیکن چار سال بعد میں تمھارے لیے واپس آیا ہوں
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!اگر تمھارا دل میرا نہیں ہے تو بخدا
تمھارے دل کو میں ویران کر دوں گا"۔۔۔۔۔۔۔

اس کے لفظوں میں گہری کاٹ تھی کچھ پراسراریت تھی وہ اس کے چہرے کے قریب جھکتے پھنکارا تھا اس کے سجے سنورے چہرے کو دیکھتے وہ طنزیہ ہنسا ہیر کو یکدم گاڑی میں گھٹن محسوس ہونے لگی اسے خوف آنے لگا تھا اس شخص کے درندگی بھرے تاثرات سے۔۔۔۔۔

ت۔تم۔۔۔!!جانے دو مجھے زارون"۔۔۔۔۔ "

اسے اپنی آواز کسی گہرے کنویں سے آتی معلوم کوئی مدھم سی

!خوف سے تر۔۔۔۔!سینے میں اٹکا سانس۔۔۔۔۔

اسے لگا وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گی کہ اس قدر درندگی اسے

مقابل کی آنکھوں میں نظر آئی تھی۔۔۔۔۔

اگر تمھارا دل میرا نہیں ہے تو تمھیں میں کسی کے لائق "

نہیں چھوڑوں گا۔۔۔!!تم پچھتانے والی ہو ہیر زویار مجھ سے

محبت نا کرنے پر تم پچھتانے والی ہو"۔۔۔۔۔۔

اس نے ڈیش بورڈ سے گن نکالی تھی ہیر زویار کی آنکھیں پھیل گئی وہ ساکت ہو گئی۔۔۔!ریڈھ کی ہڈی میں سنسنی سی دوڑ گئی وہ کچھ بول نہیں پائی وہ اسے فقط دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

تم مجرم کی محبت سے واقف نہیں ہو ہیر زویار۔۔۔۔! "

ایک مجرم کو اس کی محبت نا ملے تو وہ جرم کرتا ہے۔۔۔۔۔!!اور میں ادھوری محبت کا قائل نہیں ہوں تم پوری طرح میری نہیں بن سکی تو میں تمھیں ذرا برابر بھی کسے کے لیے نہیں چھوڑوں گا

"

اس نے ریوالور اس کی جانب کرتے لفظوں پر دباؤ دیتے کہا وہ !اس وقت سخت غصے میں تھا وہ پاگل لگ رہا تھا جیسے۔۔۔۔۔۔

وہ واقعی ذہنی مریض تھا ہیر پیچھے کو ہوئی تھی اس نے نفی میں سر ہلایا وہ گاڑی کا ڈور کھولنے کی کوشش کرنے لگی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے تھے۔۔۔۔۔

"اعوان خان!!۔۔۔"

ڈور کھولنے کی کوشش میں اس کے لب دھیرے سے پھڑ پھڑائے وہ کہہ کر گیا تھا "میرا انتظار کرنا" اور ہیر زویار نے اس کا انتظار نہیں کیا جس کا خمیازہ اب اسے اٹھانا تھا۔۔۔۔

"میں تمھیں قیامت سے بچالوں گا!!۔۔۔۔"

وہ ادھورا جملہ اس کے کانوں میں پگھلے سیسے کی طرح انڈیلا گیا اس کی ہچکی بندھ گئی وہ شدت سے رو دی جبکہ اس کی حالت پر زارون خان کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

وہ ایک سائیکو کلر تھا"۔۔۔۔۔!!اور پاگل شخص کی محبت کو" سمجھتے ہو تم۔۔۔؟؟وہ اس حد تک پاگل ہوتے ہیں کہ خود کی !!چیزوں کو جلانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔۔۔۔

!!خان"۔۔۔ "

وہ ڈور پر ہاتھ مارتی روتے ہوئے چیخی تھی جب زارون خان کا قہقہہ یکدم بند ہوا اس نے شدید غصے سے ہیرزویار کی پشت کو دیکھا اس کے جسم میں لاوا سا ابھرا۔۔۔۔۔۔

!!وہ کچھ نہیں لگتا تمھارا"۔۔۔ "

اس نے چیختے ہیر زویار کے سر پر ریوالور کی بیک زور سے ماری ہیر زویار کو اپنا سر چکراتا محسوس ہوا اس کے حلق میں کانٹے چبھے وہ وہی سیٹ پر ڈھلک گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے گناہ کیا ہے۔۔۔!!میری ہونے والی ہو پھر غیر مرد کو" کیوں بلا رہی ہو سزا ملے گی ملے گی سزا پھر میں تمھیں معاف !!کروں گا ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔

اس کے سجے سنورے چہرے کو دیکھتے اس پاگل شخص نے !!اس کی گال پر ہاتھ رکھتے بچوں کی طرح کہا۔۔۔۔۔۔

اس کا لہجہ اس کا انداز یکدم دھیما پڑ گیا وہ یوں بول رہا تھا جیسے چھوتا بچہ بولتا ہے۔۔۔۔!! گویا وہ پاگل تھا ایک پاگل شخص جس کی قید میں وہ چھوٹی لڑکی تھی۔۔۔۔

اس نے گاڑی سٹارٹ کی اور ہیر زویار کے بجتے موبائل کو دیکھا جس پر اعوان خان کا نمبر جگمگا رہا تھا اس نے پھر بری طرح دانت پیسے اور ایک زناٹے دار تھپڑ چیختے ہوئے ہیر زویار کے !! چہرے پر جڑ دیا۔۔۔۔

اسے پرواہ نہیں تھی وہ بے ہوش ہے یا اس کے سر سے خون نکل رہا ہے یا نہیں۔۔۔۔!! وہ تو بس پاگل ہو رہا تھا اور پاگل لوگ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔



رائے دینا آپ کو حق ہے لیکن لکھے گے وہی جو شروع سے سوچا تھا زارون کا کردار شروع سے نیگیٹو تھا ہم نے کسی کے لیے اسے مثبت نہیں کیا آپ سے چاہت ہے وضاحت دے رہے ورنہ یہ بھی نا دیتے خوش رہے اور فالو کرتے جائے پیج کو

ان کے ہاتھوں سے وہ سفید کاغذ نیچے گر گیا وہ حیران رہ گے تھے شیراز صاحب ان کی جانب بڑھے جبکہ شائلہ بیگم بھی حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

چاچو کیا ہوا"۔۔۔۔؟؟ "

وہ جو باہر بار بار ہیر کا نمبر ٹرائی کر تھا لیکن نو رسپانس شو ہو رہا تھا وہ واپس کمرے میں آیا جہاں سب کو حیران دیکھ اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔۔۔۔

"!!ثنا۔۔!ہیر کی خالہ اور اس کا بیٹا۔۔

وہ بولتے بولتے رک گے زبان پر جیسے قفل لگ گیا تھا اتنا بڑا دھوکہ آخر کس قدر شاطر انداز میں دھوکا دیا گیا تھا اعوان ان کی طرف بڑھا اور انہیں کندھوں سے پکڑتے جھنجھوڑا تھا۔۔۔۔

"!!چاچو کیا ہوا ثنا خالہ کے بیٹے کو"۔۔۔۔

اس کی چھٹی حس نے بہت کچھ غلط ہونے کا اشارہ کیا گویا وہ تمام باتیں سچ ہونے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ثنااور اس کا بیٹا۔۔۔!! چار سال پہلے مر چکے ہیں"۔۔ "

انہوں نے گویا ان تمام نفوس کے سروں پر آسمان گرا دیا گویا جس کا خدشہ تھا اس شخص کو وہ سچ ثابت ہوا لیکن اس طرح ۔۔۔۔؟؟ اس نے اس طرح تو نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔

یہ ان کے ہمسایہ نے بھیجا ہے ان کے پاس ہمارا پتا نہیں تھا " اور پندرہ دن پہلے ان کا گھر چیریٹی کے حصے میں آیا ہے تب انہیں گھر کی صفائی کرتے یہ باکس ملا"۔۔۔۔۔

زویار صاحب نے خط میں لکھے لفظ ادا کیے وہ گرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔۔

پھر۔۔!!زارون خان کون ہے"۔۔۔۔؟؟ "

ان کا سانس سینے میں اٹک گیا ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکے وہ تو کبھی نہیں ملے تھے ثنا خان کے بیٹے سے ایک بار بچپن میں دیکھا تھا پھر کیسے انہوں نے یقین کر لیا۔۔۔۔؟؟وہ شخص کون تھا پھر ۔۔۔۔؟؟کیوں آیا تھا یہاں۔۔۔۔۔۔۔؟؟

ہمیں کئی بار بتانے کی کوشش کی گئی لیکن ہمیں تو کوئی " انفارمیشن نہیں پہنچی ثنا خان کی ڈیتھ کی۔۔۔!کیسے۔۔۔۔؟؟

زویار صاحب ششدر چہرہ لیے بیٹھے تھے جبکہ اعوان خان نے میٹھیاں بھینچی تھی اسے لگا تھا ہیر کا کزن غلط ہے لیکن وہ تو ہیر کا کزن تھا ہی نہیں۔۔۔۔

ہیر۔۔۔!! ہیر کہاں ہے وہ ابھی تک نہیں آئی"۔۔۔؟؟ "

زویار صاحب اِدھر اُدھر دیکھتے تیزی سے بولے تھے یہ سب ہو کیا رہا تھا انہیں سمجھ کیوں نہیں آرہا تھا شیر از صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔؟؟ کیوں آخر۔۔۔۔؟؟

اعوان خان کا موبائل ایک بار پھر بج اٹھا تھا اور قیامت خیز منظر لانے کے لیے۔۔۔۔!!

اس نے موبائل نکالتے ہیر زویار کا نمبر دیکھتے حلق تر کرتے موبائل کان کو لگایا۔۔۔!!

"ہیر!!۔۔۔۔۔"

وہ ڈرتے ڈرتے بولا اسے پہلی بار خوف محسوس ہوا کسی کو کھو دینے کا خوف۔۔۔۔

"اتنی تڑپ!!۔۔۔۔"

دوسری جانب وہ ایک بڑے سے میز پر بیٹھے ٹھنڈی آہ بھرتے بولا تھا۔۔۔۔

"زارون خان ہیر کہاں ہے؟؟۔۔۔"

اس کی آواز سنتے اعوان کی گرفت موبائل پر سخت ہو گئی جبکہ دوسری طرف وہ پاگلوں کی طرح طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔۔

چینخیں سنو گے اس کی "۔۔۔۔۔؟؟ "

وہ ٹیبل سے چھلانگ لگاتے نیچے اترا اور مسکراتے ہوئے بولا قدم ایک کمرے کی طرف لیے جہاں ہیر زویار ایک کمرے میں بند تھی اور وہاں پانچ مرد اس کے جسم کو درندوں کی طرح دیکھ رہے تھے وہ سسک کر دیوار کے ساتھ لگی تھی سرخ چنری سے خود کو ڈھانپنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

!! پلیز مجھے مت چھونا "۔۔۔۔ "

وہ سسکتے ہوئے چینخی تھی اس کے رونے کی آواز کھڑکی کے ٹوٹے کانچ کے باہر صاف سنائی تھی اس کی آواز اور لفظوں کو سنتے اعوان کی آنکھوں میں خون اترا۔۔۔

زارون خان اگر ہیر زویار کو ایک کھروچ بھی آئی میں" تمھارے وجود پر ایسی قیامت اتاروں گا کہ دور کھڑی موت بھی تمھیں اپنی آغوش میں لینے سے ڈرے گی"۔

وہ چینخا تھا اس کی سانسیں غصے سے لرز اٹھی گردن کی نسیں ابھر گئی وہ وحشت سے دھاڑا اور ایک ٹھوکر ٹیبل کو رسید کی وہ تینوں افراد پریشانی سے سر پکڑ کر بیٹھ گے تھے۔۔۔۔۔

!!آگ دونوں طرف برابر ہے"۔۔۔۔ "

اس نے ٹوٹے شیشے کے پار لرزتی کانپتی ہیر کو دیکھتے تمسخر سے کہا

۔۔۔۔

اگر وہ مجھے دل میں نہیں بسا سکتی تو میں اس کے وجود کو کسی"

!!لائق نہیں چھوڑوں گا"۔۔۔۔

وہ پاگل ہوتے دھاڑا تھا اس نے زور سے زمین پر ٹھوکر ماری وہ

پاگل ہو گیا تھا کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر دھول زمین سے

ہوا میں تحلیل ہو گئی

زارون خان چھوڑ دو ہیر زویار کو ورنہ تمھاری دنیا میں آگ"
!!لگادوں گا میں"۔۔۔

وہ چیخا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ لفظ جو اس لڑکی کے تھے
وہ سسکتے الفاظ اعوان خان کی دنیا میں آگ لگا کر اسے راکھ کر گے
اس نے زویار صاحب سے موبائل لیتے نمبر کہی سینڈ کیا۔۔۔۔

آگ تو لگے گی۔۔۔!اس بستی کو جلادوں گا جہاں میرا کچھ "
" نہیں

اس نے ہنستے فون کاٹ دیا جبکہ اعوان خان کے ماتھے پر بل
پڑے اس کی آنکھوں میں وحشت سی بھر گئی اس نے چیختے
ہوئے موبائل زمین پر پٹخ ڈالا۔۔۔۔

ہیر۔۔۔!ہ۔"۔۔۔ "

زویار صاحب لڑکھڑاتے لہجے میں بولے جبکہ اس شخص کا دل بھی یوں لرز رہا تھا گویا ابھی بے جان ہو جائے گا

اس نے کہا تھا وہ اسے بچا لے گا اس تک وہ قیامت نہیں پہنچنے دے گا لیکن اب وہ اسی قیامت کے درمیان تنہا کھڑی تھی

۔۔۔۔۔

!! میں اسے بچا لوں گا"۔۔۔۔ "

اس نے زویار صاحب کا موبائل پکڑا اور باہر نکل گیا اس کی آنکھوں میں نمی گھلی تھی حلق میں گویا صحرا آباد ہو گیا وہ تن فن کرتا باہر نکل گیا دل جیسے پھٹنے کو تھا وہ جیسے خود کو تسلی دے رہا تھا

۔۔۔۔۔

شاید تمھیں بھی چین نہ آئے مرے بغیر

شاید یہ بات تم بھی گواہ نہ کر سکو

ایسا نہ ہو یہ درد بنے دردِ لادوا

ایسا نہ ہو کہ تم بھی مداوا نہ کر سکو

صوفی)

(غلام مصطفیٰ



پچھلے دو گھنٹوں سے اس کی سانسیں نجانے کتنی بار بند ہونے کو آئی تھی ماتھے پر سردی کے باوجود پسینے کے قطرے چمک رہے

تھے اس نے اپنا زینہ مسلا اسے شدید تکلیف ہو رہی تھی دل میں ایسے جیسے سب تباہ ہو جائے گا جیسے "وقت آج اس کے زخموں پر زہر رکھ کر اسے تڑپائے گا"۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں پکڑی گن پر اس کی گرفت سخت ہو گئی گھر سے لاتعداد کالز آ چکی تھی اب تو قریبی مہمانوں میں بھی چہ مگوئیاں شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

قریبی لوگ زیادہ تکلیف دیتے ہیں باہری رشتوں کو تو " !!دُکھتی رگ کا علم نہیں ہوتا نا۔۔۔۔

وہ ایک کارخانے کے سامنے اترے تھے پولیس فورس اس کے ساتھ آگے بڑھی تھی گاڑیوں کی سائرن سے شاید اندر موجود لوگوں میں ہل چل مچی تھی۔۔۔۔۔

اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر وہ آگے بڑھا تھا پولیس کی طرف سے فائرنگ ہوئی تھی وہ لوگ چھپتے چھپاتے باہر نکل رہے تھے وہاں زیادہ لوگ نہیں تھے تبھی وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"ہیر زویار!!۔۔۔۔"

وہ اس دھول سے اٹے کارخانے میں آتے چیخا تھا دل جیسے بند ہونے لگا وہ آگے بڑھا جہاں ہیر زویار کا موبائل زمین پر ٹوٹا پڑا تھا

اس کی آواز سنتے ایک سسکی اس کمرے میں موجود ہیر زویار کے لبوں سے نکلی اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"زارون خان!!۔۔۔۔"

وہ ہذیانتی ہوتا چیخا تھا وہ پاگل شخص وہاں نہیں تھا وہ تو فرار ہو گیا تھا پھر سے لیکن اس بار اس نے فرار ہونے سے پہلے اعوان خان کا بڑا بھاری نقصان کیا تھا۔۔۔۔

کچھ لوگوں کی مدھم آوازوں پر وہ جنون خیزی سے اس جانب بڑھا اس نے ٹانگ دروازے پر رسید کرتے پہلے سے کھوکھلے دروازے کو توڑا تھا ان آدمیوں نے پلٹ کر دیکھا سامنے

کھڑے شخص کو وہ نہیں جانتے تھے لیکن اس کی حیوان آنکھوں کو دیکھتے وہ سہم گے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اس کمرے کو دیکھا جہاں زمین پر وہ لڑکی دیوار کے ساتھ بیٹھی تھی اس کا سرخ جوڑا جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا کاجل آنکھوں کے کنارے پھیل گیا تھا سرخ لپ سٹک لبوں کے کناروں سے تھوڑی تک پھیلی تھی بال بکھرے ہوئے تھے اور وہ شال جو اس نے اس کے کندھوں پر پھیلائی تھی۔۔۔۔۔۔! وہ اتر گئی تھی۔۔۔۔! اس کی عزت بے آبرو ہو چکی تھی اس لڑکی نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا اور اعوان خان۔۔۔۔۔!!

اسے لگا سانسیں تمام ہو گئی ہے۔۔۔۔! ویران آنکھوں کو دیکھتے اسے لگا روح پر کوڑے برسائے جا رہے ہے۔۔۔۔! زخم گہرے ہوتے جا رہے ہے۔۔۔۔!!

وہ قدم اٹھاتا آگے بڑھا اور پھر ثابت ہوا کہ اس مظبوط مرد کے قدم لڑکھڑا گے اس کی آنکھوں میں نمی اتر کر برسنے لگی وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اس کے نزدیک پہنچتے اس کے قدموں میں گر گیا ریوالور پر اس کی گرفت ہلکی ہو گئی۔۔۔۔

"قیامت آ کر گزر گئی میں تمھیں بچا نہیں سکا"۔۔۔۔!! آنکھ میں اٹکا آنسو گالوں پر پھسل گیا اس کے لفظ لڑکھڑا گے اس لڑکی نے لب بھینچتے اسے دیکھا اور پھر وہ دھاڑیں مار مار کر

رونے لگی تھی اتنی شدت سے کہ اعوان خان کو لگا کہ اصل قیامت تو اب آئی ہے۔۔۔۔۔

!!اوئے نکل"۔۔۔۔ "

ایک آدمی پیچھے سے دوسرے کو اشارہ کرتے بولا وہ لوگ تیزی سے باہر نکلنے لگے تھے جب اس روتے ہوئے شخص نے گردن موڑ کر حیوانات سے انہیں دیکھا۔۔۔۔

وہ تیزی سے ریوالور اٹھاتے اس مرد کی جانب بڑھا اس نے اس کا گریبان پکڑتے اسے دیوار کے ساتھ لگاتے اس کی آنکھ کے نزدیک ریوالور رکھتے فائر کیا تھا اس آدمی کی آنکھ سے ہوتی گولی دماغ کے پیچھے سے نکلی تھی۔۔

!پ۔پلیز مت چھوم۔مجھے "۔۔۔۔ "

وہ شدت سے روتے اپنے ہاتھوں کو مسلنے لگی تھی وہ اپنے ہاتھوں کو کھروچنے لگی تھی جہاں پہلے ہی خراشیں تھی۔۔۔۔۔

اعوان نے دیکھا اس کے چہرے پر انگلیوں کے نشان واضع تھے

۔۔۔۔

وہ آگے بڑھتے اپنی شال اٹھاتے اس کے وجود پر دیتا اسے ڈھانپ گیا تھا اس کے گلے میں پھانس اٹکی تھی پولیس آتی ان باقی لوگوں کو لے گئی۔۔۔۔

!!آپ جائے ایک گاڑی چھوڑ جائے "۔۔۔۔ "

وہ کس ضبط سے بولا تھا بس وہی جانتا تھا اس نے ہیر زویار کو یوں چھپایا تھا کہ روشنی تک اس کے وجود کو چھو نہیں پا رہی تھی۔۔۔

وہ پندرہ منٹ بعد اس کے سسکتے وجود کو لیتے وہاں سے نکلا تھا اسے لگا جیسے دل بے جان ہو گیا ہو۔۔۔۔

وہ اسے بچا نہیں سکا تھا اور اس بات کا افسوس اسے تا " قیامت رہنا تھا"۔۔!

اس کے گم صُم ہوتے وجود کو گاڑی میں ڈالتے وہ بڑی مشکل سے گاڑی ڈرائیو کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ بار بار اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس نے فقط اس لیے اس سائیکو شخص سے نکاح کے لیے ہاں بول دی کہ وہ اعوان خان کو ہرانا چاہتی تھی یا اسے تکلیف پہچانا چاہتی تھی۔۔۔؟؟

اور اب وہ یوں خاموش بیٹھی تھی جیسے سب تمام ہو گیا ہو ۔۔۔۔! اور کیا یہ سچ نہیں تھا جس عزت نفس کو وہ بچا کر محبت کو آگ میں جھونک رہی تھی وہی لٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

! ! ہاتھ ن۔ نا لگائے ناپاک ہو گئی ہوں میں "۔۔۔۔ " اپنے گرد لپٹی اسی کی شال پر گرفت سخت کرتے اس نے اس کے ہاتھ کو جھٹک دیا تھا اعوان خان لب بھینچ گیا وہ کتنے کاٹ دار لفظ

تھے اس کے سینے میں تکلیف اٹھی تھی وہ زور سے آنکھیں میچ گیا

۔۔۔۔۔

!!بکواس بند کرو"۔۔۔۔ "

اس کی حالت کی پرواہ کیے بغیر وہ درشتگی سے بولا تھا اس کے خود کے لفظ از حد کمزور ثابت ہوئے تھے وہ اس کا ہاتھ پکڑتے چلنے لگا تھا جبکہ وہ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی اسے تکلیف ہو رہی تھی جسم ہر لگوں زخموں کے باعث نہیں۔۔۔۔!!

اسے تکلیف ہو رہی تھی روح پر لگے زخموں کے باعث وہ "
پھر سے ادھوری دلہن تھی اور اس بار داؤ پر سب سے بھاری چیز
لگی تھی۔۔۔!!عزت"۔۔۔۔۔۔

وہ دہلیز پر رک گئی قدم آگے جانے سے انکاری ہو گے آنسو
آنکھ سے گر کر زمین بوس ہو گیا اعوان خان نے پلٹ کر اسے
دیکھا۔۔۔۔۔

!!ہیر بیٹا"۔۔۔۔۔ "
ہال میں کھڑے زویار صاحب نے اسے دیکھا وہ آگے بڑھے اور
پھر رک گے انہوں نے اس کے لرزتے وجود کو دیکھا اور اعوان

خان کی نظروں کو۔۔۔۔! وہ نظریں جنہیں وہ چرا رہا تھا

!!۔۔۔۔

وہ لب بھینچ گے آنکھوں میں نمی گھل گئی وہ شکستہ قدم اٹھاتے آگے بڑھے اور اسے سینے میں بھینچا شال اس کے کندھوں سے کھسکتی زمین بوس ہو گئی وہ اپنے باپ کے گلے لگے شدت سے سسک اٹھی جن کی خود کی انکھوں میں پانی تھا۔۔۔۔۔

وہاں کھڑے چند لوگ حیرانگی سے اس کے وجود کو دیکھنے لگے وہ بات کو سمجھتے اب حکارت سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

لڑکی کا نصیب ہی خراب ہے دو بار شادی ہوتے ہوتے رہ " گئی"۔۔۔۔!!

وہاں کھڑی ایک عورت نے افسوس ظاہر کیا تھا۔۔۔۔!!

لیکن لوگ کیوں نہیں سمجھتے وہ افسوس جو وہ ظاہر کرتے " ہیں وہ بھی زخموں پر بھاری ہوتا ہے وہ افسوس بھی زخموں کو ہرا رکھتا ہے"۔۔۔۔۔

چاچو"۔۔۔۔ "!

اعوان خان نے زویار صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھا شمائلہ بیگم نے ہیر کو آکر سمبھالا تھا اعوان نے تیزی سے نیچے گری اپنی

شال اس کے گرد واہس لپیٹی اس کا چہرہ آخری حد تک سرخ ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکی اس نے نظر تک اس شخص پر نہیں ڈالی وہ خود کو قصوروار سمجھ رہا تھا وہ سب جاننے کے بعد بھی اسے محفوظ نہیں رکھ پایا اسے نہیں بچا پایا۔۔۔۔۔۔

"چاچو زارون۔۔۔۔۔!!

وہ زویار صاحب کو کچھ بتا رہا تھا جب کچھ لوگ وہاں سے جانے لگے تو کچھ عورتوں نے حکارت سے اسے دیکھا ہیر زویار نے اپنے باپ کی جھکی نظروں کو دیکھا اس کا دل کیا وہ خود کو ختم کر لے

۔۔۔۔۔۔۔

اتنا بھی آزاد نہیں چھوڑنا چاہیے بیٹی کو اتنی بار زویار بھائی کو "

!!کہا تھا"۔۔۔۔۔

اور پھر ایک ہچکی اس کے لبوں سے آزاد ہو گئی وہ الفاظ تھے کیا

۔۔۔۔۔؟؟ نہیں وہ الفاظ نہیں تھے وہ خنجر تھے جو روح پر چلائے

!گے۔۔۔۔

تو گویا ثابت ہوا غلط جس کے ساتھ مرضی ہوا ہو۔۔۔۔!

قصور ہمیشہ لڑکی کا ہوتا ہے۔۔۔۔! پتہ ہے والدین ہم پر پابندیاں

نہیں لگاتے وہ تو ہمیں محفوظ رکھتے ہیں۔۔۔۔! باپ آپ پر سختی

نہیں کرتا۔۔۔۔! وہ آپ کو زمانے کی سختی سے بچاتا ہے وہ آپ پر

شک نہیں کرتا۔۔۔۔۔۔! وہ تو آپ کی طرف اٹھنے والی غلط نگاہ

پر شک کرتا ہے۔۔۔! یہ ہم سوچتے ہیں ہم پر پابندیاں لگائی گئی ہے۔۔۔۔!! اور لاکھوں لڑکیاں ایسی پابندیوں کے لیے ترس رہی ہے جو سایہ فراہم کرتی ہے جو۔۔۔۔۔!! عزت تو محفوظ رکھتی ہیں نا کم از کم۔۔۔۔۔!!

لوگ اس کے باپ کو افسوس سے دیکھ کر جا رہے تھے اور وہ اپنے باپ کی آنکھوں میں چمکتی نمی کو دیکھ رہی تھی دل کیا کاش وہ یہی تمام ہو جائے لیکن کاش۔۔۔۔!!

بے ساختہ اس کی نظر اعوان خان کے آدھے چہرے پر پڑی جو سخت تاثرات لیے کھڑا تھا وہ بے ساختہ نظر پھیر گئی آنسو کا قطرہ زمین پر گرا اور ہولناک سی ہچکی بندھ گئی۔۔۔۔۔۔!!

!!مجھے ہیر زویار سے نکاح کرنا ہے"۔۔۔۔۔ "

وہ تیزی سے بولا تھا بے حد تیزی سے وہاں کھڑے باقی مہمان،

ہیر زویار کا باپ اور ہیر زویار ساکت ہو گے تھے

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!میں تمھاری ایک نظر کا منتظر رہوں گا"۔۔۔۔ "

اس نے کہا تھا وہ منتظر رہے گا اور منتظر لوگوں کی حساسیت بڑی تیز

ہوتی ہے اور اس کی ساری حساسیت تو تھی ہی اس لڑکی کی طرف

وہ تو اس کی سرسری سی نظر بھی محسوس کر گیا تھا

وہ تو صدیوں کا منتظر تھا اور اگر وہ اس لڑکی کی نظر محسوس نا کرتا تو

لعنت تھی اس کے انتظار پر۔۔۔۔۔۔

"مام!!۔۔۔۔۔"

وہ ضبط سے میٹھیاں بھینچتے بولا تھا ہیر وہی جم گئی جیسے وقت بھی وہی جم گیا ہو آنسو گالوں پر گر رہے تھے اس نے نفی میں سر ہلایا وہ سختی سے اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔

"میں غلاظت سے لپٹی ہوں!!۔۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے نفی میں سر ہلانے لگی تھی کسی پاگل کی طرح اسے اپنے وجود سے گھن آنے لگی۔۔۔۔۔۔

"ہیر زویار۔۔۔۔!! غلاظت میں گری نہیں ہو تم تمھاری عزت محفوظ ہے جاؤ اندر۔۔۔۔"

شائلہ بیگم اسے لیے اندر چلی گئی تھی جبکہ اس نے زویار صاحب کی طرف دیکھا اس کے باپ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

وہ سادہ سے جوڑے میں گم صُم بیٹھی تھی ویران، ایک زندہ لاش، احساسات سے عاری، اس کے ہاتھ لرز رہے تھے لبوں پر قفل لگا تھا قاضی صاحب اس سے کچھ پوچھ رہے تھے لیکن وہ خاموش تھی وہ ایک ہی حالت میں بیٹھی تھی۔۔۔۔!!

اور پھر کئی آنسو اچانک اس کی آنکھوں سے پھسل کر دامن میں گرنے لگے تھے وہ شدت سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی پھر سے وہ سامنے بیٹھے شخص کا خون کھول اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زویار صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگایا کچھ لوگ دلچسپی سے تو کچھ افسوس و ہمدردی سے اسے دیکھ رہے تھے اس نے ہچکیوں کے درمیان اس شخص کو قبول کیا۔۔۔۔! ہاں وہی شخص جس کی چاہ بچپن سے دل کر رہا تھا جس کی چاہ کرنے کا خمیازہ اسے پانچ مردوں کے درمیان رہتے بھگتنا پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ہیر زویار نے اعوان خان سے محبت کی بہت بڑی قیمت " چکائی تھی "

یہ وہی ہے نا جس سے پہلے بھی اس لڑکی کا نکاح ہونے ولا تھا"
!!۔۔۔؟؟کیسا لڑکا ہے ایسی لڑکی کے ساتھ۔۔۔

وہ عورت حکارت سے بولی رہی تھی وہ غصے سے اپنی جگہ سے
اٹھا تھا۔۔۔۔۔

خبر دار۔۔۔!!بیوی ہے میری۔۔۔!!میری "
" عزت متعبر ہے۔۔۔!! محفوظ ہے! پاکیزہ ہے

اس نے انگلی اٹھاتے در شتگی سے کہا اس کی آنکھیں حد درجہ
سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

" ماما کمرے میں لے جائے ہیر کو۔۔۔۔!اور آپ کھانا کھا کر جایئے گا"۔۔۔۔!!

اس نے سختی سے کہا تھا شمائلہ بیگم ہیر کو کمرے میں لاتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔!!

" اگر میرا بیٹا بول رہا ہے تمھاری عزت محفوظ ہے۔۔۔!تو تمھاری محفوظ ہے میری بیٹی"۔۔۔۔۔

انہوں نے گم صُم ساکت کھڑی اس لڑکی کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اسے وہی چھوڑ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

!! محفوظ "۔۔۔۔ "

وہ سسک اٹھی تھی اسے اپنے ہی کمرے میں گھٹن ہونے لگی اس کے سینے پر بوجھ پڑا تھا۔۔۔

!! نہیں ہوں میں پاکیزہ انہوں نے چھوا ہے مجھے "۔۔۔۔ "

وہ چیخی تھی ہذیانتی ہوتی چیخ پڑی اس نے اپنے بال نوچ ڈالے تھے درد سینے میں الجھتا سانسوں کو بند کر گیا۔۔۔۔

وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی اس نے اپنے کمرے کی ہر چیز تہس نہس کر ڈالی سوجھی آنکھوں میں موجود وہ نمکین پانی ختم ہونے لگا وہ اپنے بال نوچتی ہر چیز کو تباہ کرتے نیچے بیٹھ کر اپنے ہاتھوں کو گردن کو چہرے کو ناخنوں سے نوچنے لگی تھی

۔۔۔۔۔۔

مار دو کوئی"۔۔۔ "

وہ بہت دھیمے لہجے میں اٹکتے لفظوں سے پاگل ہوتے زمین پر ہاتھ مارتے بولی تھی وہ شخص جو پچھلے کئی لمحوں سے کمرے کے دروازے پر کھڑا تھا اس کی مدھم سرگوشی پر لرز اٹھا۔۔۔۔۔۔

!!ہیر"۔۔۔۔۔ "

قدم اس کی جانب بڑھاتے اس نے بڑے سکون سے اسے پکارا جیسے اپنے لہجے کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا ہو اور ایسا ہی تھا

۔۔۔۔۔۔

اس لڑکی نے اذیت و ویرانی سے سر اٹھا کر اسے اپنے مقابل دیکھا جو نیچے بیٹھتے اسے بہت آہستگی سے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔۔۔۔!!

اور من پسند شخص کے سہارے کی ضرورت تھی خشک آنکھیں پھر سے برس پڑی۔۔۔۔!!

وہ بڑے ضبط سے لرزتے ہاتھوں سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا جو بکھرے بالوں میں الجھ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔ گندی ہو گئی ہو میں!"

وہ سسکی تھی اس کے کرتے پر گرفت سخت کرتے وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔۔۔۔۔

تم سے زیادہ پاک آج تک کسی کو نہیں پایا"۔۔۔۔ "

اس نے حصار تنگ کرتے جبڑے بھینچے جواب دیا۔۔۔۔۔

نہیں ہوں پاک۔۔۔۔!ترس کھایا ہے مجھ پر"۔۔۔ "

وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی جیسے سانسیں کم پڑ رہی ہو

!!۔۔۔۔۔

خود پر ترس کھایا ہے۔۔۔۔!!خود پر ترس نا کھاتا تو مر جاتا "

"۔۔۔۔

اپنی آنکھوں میں امڈتی نمی کو پرے دھکیلتے وہ بڑے نم لہجے میں

بولا۔۔۔۔۔۔

!!میرا وجود پاک نہیں رہا خان"۔۔۔۔ "

غم کی شدت اتنی تھی کہ اس کا وجود ہچکولے کھانے لگا تھا وہ روتے ہوئے بولی اس کی بات پر اس شخص نے اسے خود سے الگ کرتے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا۔۔۔۔

" اعوان خان تمھاری روح کا طالب ہے "

اس کی گالوں پر بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے وہ بڑے گہرے لہجے میں محبت سے بولا تھا۔۔۔۔۔

تم میری عزت ہو اب ہیر زویار اور میری عزت پاکیزہ ہے "

تم اپنے شوہر کے لفظ سنو وہ تمھیں پاک جانتا ہے"۔۔۔

اس کے بار بار چھلکتے آنسو صاف کرتے وہ اس قدر جذباتیت سے بولا کہ وہ لڑکی ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔

تمھارے وجود سے نظر ٹکراتی ہے۔۔۔!تو میری نظریں " پاک ہوتی ہے، متعبر ہوتی ہے"۔۔۔۔۔

اس نے عقیدت سے جھکتے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا وہ لرز گئی وہ پیچھے کو کھسک گئی۔۔۔!!خوف سے اس شخص کا دل ٹکڑوں میں تقسیم ہوا وہ سختی سے لب بھینچ گیا۔۔۔۔۔

" رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ "

" اے میرے پروردگار۔۔! تو جو کوئی بھلائی میری

" طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں

اس نے اس کی آنکھ سے پھسلا آنسو صاف کرتے بہت مدھم آواز میں آیت پڑی تھی۔۔۔۔۔

تم وہ بھلائی ہو ہیر زویار جو میری زندگی میں خدا نے بھیجی "

!!ہے"۔۔۔۔۔۔

اسے واپس اپنے ساتھ لگاتے اس نے اس کا سر سہلاتے
بڑے احترام سے اس کی جگہ اپنی زندگی میں واضع
کی۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر بھلائی بھی کبھی بری ہوئی ہے کیا"۔۔۔۔؟؟ "

!!انہوں نے مجھے یہاں چھوا تھا"۔۔۔۔ "
ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں وہ اپنی بازوؤں کی جانب اشارہ کرتے
بولی دوسرا ہاتھ اپنی گردن پر رکھا تو وہ بڑے ضبط سے آنکھیں میچ
گیا۔۔۔۔۔

میں قسم کھاتا ہوں تمھاری میں جب تک انہیں عبرت کا "
نشان نابنادوں میں تمھارے روبرو نہیں آؤں گا تمھارے
معاملے میں تمھیں تکلیف پہچانے والوں کے لیے میں آدم خور
ہوں"۔۔۔۔

اس کی گرفت اس کے بالوں پر سخت ہو گئی وہ کئی لمحے سسکتی
رہی تھی پھر
اب زارون خان کو تو موت ہی بچا سکتی تھی اعوان خان سے وہ
!اسے فرصت سے مارنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی رو رو کر ہلکان ہو رہی تھی اس کا لرزتا وجود اعوان خان
کو تپتے صحرا میں ننگے پاؤں کھڑا کر گیا تھا۔۔۔۔۔

مت چھوو مجھے گندے ہو جاؤ گے تم"۔۔۔۔ "

خود کو اس کی گرفت سے چھڑوانے کو وہ مشل رہی تھی اس کے الفاظ اس شخص کو کانٹوں پر گھسیٹ رہے تھے وہ اسے خود کے حصار میں رکھنا چاہتا تھا اور وہ مچل کر اس سے دور جا رہی تھی اسے خود سے نفرت محسوس ہو رہی تھی

تم ہوتی کون ہو میری بیوی کو ناپاک کہنے والی۔۔۔؟؟ اگر" میری بیوی مجھے پاک تصویر کرتی ہے تو میری بیوی مجھ سے منسوب ہے اور مجھ سے منسوب ہو کر وہ پاک ہے "

اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ جھنجھوڑتے وہ بلند لہجے میں بولا تو وہ ساکت ہوتے اسے دیکھتی رہ گئی تھی اس کا پھڑ پھڑاتا جسم ساکن ہو گیا

❤❤❤❤❤❤❤

کہاں جا رہی ہو"_____؟؟ "

اسے بیگ کندھے پر درست کرتے دیکھ اس شخص نے بیڈ پر نیم دراز لیٹے سوال کیا یمن نے پلٹ کر ایک سرسری سی نظر اس پر ڈالی جو شرٹ لیس لیٹا تھا اس کا دل یکدم تیزی سے دھڑکا اس نے گہرا سانس بھرتے نظریں پھیری۔۔۔۔۔

!!آفس"____"

شیشے کے سامنے خود پر ایک نظر ڈالتے اس نے مدھم لہجے میں کہا اس دن سے ہی جازب کمال اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا تھا

۔۔۔۔

حاکم تو یہاں ہے وہاں جا کر کیا کرو گی تم "۔۔۔۔؟؟ "

بیڈ سے نیچے اترتے اس نے بالوں میں ہاتھ چلایا تھا قدم یمن وحید کی طرف اٹھائے اس کے خود کی جانب بڑھتے قدموں کو دیکھتے وہ خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیر گئی۔۔۔۔۔

!! وہ میرا کام ہے مجھے کسی کا قرض اتارنا ہے "۔۔۔۔ "

اپنی لرزتی پلکیں اٹھاتے اس نے ایک نظر اس شخص کے چوڑے سینے کو دیکھا پھر حلق تر کرتے قدم دروازے کی جانب بڑھائے

جازب کمال کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے اس نے پھرتی سے اس کی کلائی جکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔

!! یہ کیا حرکت ہے جازب "۔۔۔۔"

وہ چڑ کر بولی تھی اس کی کالی آنکھیں خفا خفا سی تھیں جازب کمال دھیرے سے مسکرایا اور اس کی خفگی بھری نظروں میں جھانکا اپنے ہاتھ اس کے سینے پر محسوس کرتے اس کی مومی انگلیاں لرز اٹھی تھی۔۔۔۔۔

خفا ہو مجھ سے "۔۔۔۔؟؟ "

ہاتھ اس کی گال پر رکھتے اس نے انگھوٹے سے اس کی گال اور ناک کو سہلایا تھا پھر دھیرے سے جھک کر اس کی ناک سے اپنی ناک مس کی مقابل لڑکی کا چہرہ دہک اٹھا تھا۔۔۔۔

میں بھلا کیوں خفا ہو گی آپ محترم سے"۔۔۔؟؟"

اس کے سینے پر دباؤ دیتے وہ اسے خود سے دور کرنے کی ناکام سی کوشش کرتے بولی تھی وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا دلچسپی سے جب اس نے پلکوں کی جھالر اٹھا کر اسے دیکھا اس کی چمکتی آنکھیں دل کو دھڑکنے کا ہنر رکھتی تھی۔۔۔۔

!!ہمم۔۔۔۔!!پھر ٹھیک ہے"۔۔۔ "

اس نے یکدم ہی اسے چھوڑ دیا یمن وحید کا اٹکا سانس بحال ہوا اس نے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا وہ کتنا عجیب شخص تھا اس نے کیسے اچانک اسے خود سے الگ کر دیا تھا وہ چلتا ہوا بیڈ پر بیٹھ گیا اور موبائل پر نظریں مرکوز کی وہ کئی لمحے کھڑی اسے دیکھتی رہی

۔۔۔۔۔۔

گرمی زیادہ ہے کیا"۔۔۔۔؟؟ "

اس نے موبائل سے نظر ہٹائی اور سر اٹھا کر یمن وحید کو دیکھا جو اس کے سر پر کھڑی اس کے موبائل کو اچھنبے سے دیکھ رہی تھی جس میں وہ کسی سے چیٹ کر رہا تھا جس میں "فرسٹ وائف" لکھا ہوا تھا یمن نے بے ساختہ لب بھینچے وہ اسے زچ کرتے اسے دیکھتے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

تمھارا چہرہ تپ رہا ہے۔۔۔۔!! جلن کا احساس ہے یا "

!"۔۔۔

لبوں پر زبان پھیرتے اس کی کالی آنکھیں چمکی اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا اسے لیتے بیڈ پر دراز ہوتے اسے اپنے اوپر گرا چکا تھا۔۔۔۔۔

میری قربت کا نشہ ہے"۔۔۔۔؟؟"

اس نے اپنی بات مکمل کی تھی یمن نے دانت پیسے اس کا دل کیا وہ اس سے پوچھے آخر اس کی وہ پہلی بیوی کون ہے یا وہ کراچی سے آتے ہی کہاں غائب ہو گیا تھا۔۔۔؟؟

!مجھے آفس جانا ہے چھوڑو"۔۔۔۔ "

وہ لب بھینچے سنجیدگی سے بولی تھی اسے برا لگا تھا شاید جلن کا

احساس تھا لیکن یمن وحید مان جائے ہو ہی نہیں

!!سکتا۔۔۔۔۔۔

کیوں جانا ہے"۔۔۔۔؟؟ "

اس کی پلکوں پر انگھوٹا پھیرتے اس نے بوجھل نظریں اس کے

چہرے پر ٹکاتے سوال کیا۔۔۔۔

قرض اتارنا ہے۔۔۔!!تم نے چھ لاکھ کے عوض مجھے "

!!خریدا تھا"۔۔۔۔۔۔

اس کی بوجھل نظروں کو خود پر محسوس کرتے اس کی ہتھیلیاں پسینے سے شرابور ہوئیں تھیں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اس نے نظریں جھکائے جواب دیا اور پھر نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔!!

وہ جانتی تھی اس کے الفاظ اس شخص کو پسند نہیں آئے گے اور یہ سچ بھی تھا جازب کمال کا چہرہ تن گیا تھا اس کے ماتھے پر سلوٹیں نمایاں ابھری تھیں۔۔۔۔

یمن جازب کمال۔۔۔! اس قرض کے بدلے میرا وجود " خود پر فرض کر لو"۔۔۔!!

اس کے قریب جھکتے وہ آنکھوں میں غصہ لیے لفظوں پر دباؤ دیتا بولا ساتھ ہی اس کی گال پر لب رکھے تھے وہ زور سے آنکھیں میچ گئی جب اس شخص نے اس کی گال پر ہلکے سے دانت گاڑھے

۔۔۔۔

کس بے غیرت نے تمھیں خریدا ہے۔۔۔۔؟؟ میں نے " ایک پاک بندھن جوڑا ہے تمھارے ساتھ یوں تذلیل کی اس کی !تو زندہ دفنا دوں گا تمھیں"۔۔۔۔۔۔

دانت پیستے اس نے اپنی گال اس کی گال سے مس کرتے شدید طیش بھرے لفظوں میں کہا تھا وہ سُن ہوئی تھی جب اس نے دھیرے سے اس کی کمر کے گرد حصار کھینچتے اسے خود کے مزید

قریب کیااور جھکٹے سے بیٹھا تھاوہ اس کے بے حد نزدیک تھی

۔۔۔۔۔

ت۔تم نے چھ لاکھ حق مہر میں لکھوائے تھے وہ رقم جو"
میری بہن کے علاج کے لیے میسر تھی توثابت ہوانا کہ تم نے
!!مجھے خری۔۔۔۔۔

خود پر اس کی جمی تند و تیز نظریں اور اس کی خود کی کمر پر
دھنستی انگلیوں کی جارہانہ گرفت پر یمن وحید کی زبان اٹک گئی
اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

تم مرنا چاہتی ہو۔۔۔؟؟میرے عشق کی توہین پر میں "
!! تمھیں مار ڈالوں گا"۔۔۔۔

اس کا چہرہ سنجیدہ ہوا آنکھوں میں سختی ابھری ماتھے پر تیوری چڑھائے اس نے دھیرے سے اس کی تھوڑے پکڑے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا اور جھٹکے سے اس کا چہرہ اپنے چہرے کے نزدیک کیا کہ وہ سانس روک گئی۔۔۔۔

میں نے تمھیں خریدا نہیں ہے یمن جازب کمال "
۔۔۔۔!! جازب کمال کی اتنی اوقات نہیں ہے کہ وہ تمھیں
! خرید سکے کہ میری نظر میں ٹھہرا قیمتی اثاثہ ہو تم۔۔۔۔

اس کی تھوڑی پر گرفت سخت کرتے اس نے لفظ چبا چبا کر ادا کیے جبکہ وہ لڑکی تو اس کے لفظ "اوقات" پر اٹک گئی تھی وہ عربوں کا مالک شخص کہہ رہا تھا اس کی اوقات نہیں ہے یمن وحید کو خریدنے کی۔۔۔۔! وہ یمن وحید کو جواب یمن جازب کمال تھی۔۔۔۔!! وہ شخص جس نے اب اپنے چند جملوں سے اسے !! خرید لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے خرید نہیں سکتا تھا کہ جازب کمال کے مطابق وہ لڑکی قیمتی اثاثہ تھی۔۔۔۔!! کیوں کہ وہ جازب کمال کی منظورِ نظر تھی۔۔۔۔

میرے پاس اس وقت میری حلال کی کمائی اتنی ہی تھی "
یمن وحید جتنی میں نے تمھارے حق مہر میں لکھوائی میں اپنے
باپ کے پیسوں سے تمھیں حق مہر نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔!!
میرے پاس میرے حق حلال کے چھ لاکھ تھے جو میں تم پر
صرف کر دیے۔۔۔۔۔۔۔!!اس وقت وہ چھ لاکھ میرا کل ذاتی
اثاثہ تھے اور آج اس وقت میرا ذاتی اثاثہ تم ہو۔۔۔۔!!جائز
" عشق

اس کے لبوں کو دھیرے سے اپنے لبوں سے سہلاتے اس
شخص نے بہت مدھم لہجے میں کہتے اس کے بال کان کے پیچھے
اڑھسے تھے۔۔۔۔۔!اس کی بات پر وہ حیران ہوئی تھی وہ ساکت
ہوتی اسے دیکھتی رہ گئی وہ تو اتنی جائیداد کا مالک تھا پھر۔۔۔۔؟؟

اور کوئی شکایات ہے"۔۔۔۔؟؟ "

اس کی کمر پر گرفت بناتے اس نے اسے مزید خود کی جانب کرتے اس کی گردن پر دھیرے سے پر تپش لمس چھوڑا کہ وہ لڑکی گہری سانس بھر گئی۔۔۔۔۔۔

میں نے تمھارے وجود کو اس مقام پر رکھا ہے یمن وحید " !!کہ جہاں میرا وجود تمام ہوتا ہے"۔۔۔۔

اس کی گردن کو ہتھیلی کی پشت سے سہلاتے اس شخص نے بوجھل گھمبیر جزبات میں یوں لفظ ادا کیے جیسے کوئی دیوانہ ہو

۔۔۔۔۔۔

!!تم نے مجھے خفا کیا ہے"۔۔۔۔ "

اس کے چہرے کو دونوں ہاتھ میں بھرتے اس کی آنکھوں میں جھانکتے وہ خفگی سے بولا تھا نجانے کیوں لیکن اس لڑکی کو اس شخص کے چہرے پر چھائی ناراضگی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

تو۔۔۔؟؟میں بیوی ہوں میں کچھ بھی کر سکتی ہوں۔۔۔؟؟"

لب کاٹتے اس نے جیسے جان خلاصی کی تھی اس کی بات پر جازب کمال زیر لب مسکرایا اس نے آئی برو اٹھاتے اسے دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔

میری بے باکیوں پر شکایات مت کرنا کیوں کہ میں بھی "
!! شوہر ہوں اور شوہر کچھ بھی کر سکتے ہے"۔۔۔۔۔
وہ بولتے بولتے اس کے کان کے قریب جھکتے "کچھ بھی" پر
زور دیتا بولا تو یمن وحید اندر تک کانپ گئی اس نے سختی سے اس
کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔

میں خفا ہوں۔۔۔!! اور شوہر کو خفا کرنے والی بیوی "
سے خدا ناراض ہوتا ہے"۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے شرارت سے بولا جبکہ اس کی
سرد انگلیوں کا سرسراتا رقص اسے اپنی کمر پر محسوس ہو رہا تھا یمن

کی جان ہوا ہوئی اس کی دھڑکنوں کا ساز وہ شخص بخوبی سن سکتا تھا

۔۔۔۔۔۔

م۔جھے آفس جانا ہے"۔۔۔۔ "

اس سے دور ہونے کی کوشش کرتے وہ گھبراتے ہوئے بولی تھی

اس شخص کی گہری نظروں نے اس لڑکی کی جان حلق میں اٹکا دی تھی۔۔۔۔۔

سوچ لو۔۔۔۔!! اگر ابھی تم نے مجھے نہیں منایا تو آفس " میں تمھیں تمھارا بوس نہیں ملے گا روٹھا ہوا شوہر ملے گا اور تم جانتی ہو نا۔۔۔!! جازب کمال اور شریف چھوڑو رہنے دو ۔۔۔۔!! پھر تم کہتی ہو "ایسی شرافت سے اللہ بچائے"۔۔۔۔۔

اس کی گردن کی نسوں پر انگلیاں چلاتے نسوں کو سہلاتے اس شخص نے بوجھل گھمبیر لہجے میں آدھ کھلی آنکھیں اس کے چہرے پر ٹکاتے کہا جو بری طرح لب کاٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

!!میں مناؤں گی لیکن۔۔۔۔ "

اپنی کمر پر سرکتی اس کی انگلیوں کی حرکت پر اس کے لفظ ادھورے رہ گے وہ حلق تر کرتے لبوں پر زبان پھیر گئی جبکہ اس کی غیر ہوتی حالت کو دیکھتے وہ لطف اندوز ہوا تھا۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔؟؟"

اس نے آئی برو اٹھایا اور آنکھوں میں خمار بھرے سوال کیا یمن وحید نے اسے دیکھا اس کی بولتی نظروں کو دیکھتے وہ دوسرے ہی پل نظر چرا گئی۔۔۔۔

میں وہاں جا کر تمھیں مناؤں گی"۔۔۔۔۔ "

اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا تھا جازب کمال نے اس کی انگلی کی سیدھ میں دیکھا تھا وہ لب دبائے مسکراہٹ روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔۔۔۔۔

کیوں میری بیوی ہو کہ صوفے کی"۔۔۔۔؟؟ "

وہ یکدم تنک کر بولا تو یمن نے اچھنبے سے اسے دیکھا وہ آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہاں نہیں جاؤ گی مجھے صوفے پر ذرا اعتماد نہیں"۔۔۔ "

اسے خود کی جانب تکتا پا کر وہ کندھے آچکا گیا اس کی بے تکی بات پر وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اور مجھے تم پر اعتماد نہیں ہے"۔۔۔۔۔ "

اس کی گرفت میں مچلتی آزاد ہونے کی کوشش کرتی وہ تنک کر بولی جب اس نے بیڈ پر گرتے حصار اس کے اوپر قائم کیا وہ اس پر جھکا اسے دیکھنے لگا جو گہرا سانس بھر گئی۔۔۔۔

!!اعتماد کرنے والی شے ہوں بھی نہیں میں"۔۔۔۔ "

اس کی آنکھیں یکدم کسی گہری پراسراریت کو ظاہر کرتی چمکی تھی یمن وحید اس کی چمکتی آنکھوں میں کھو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"مجھے سختی سے ہگ کرو کہ میری سانسیں کہی سینے میں اٹک جائے اور مجھے سانسوں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے تمھارے لبوں کا سہارا لینا پڑے!"۔۔۔۔۔۔

اس کے کان کے قریب جھکتے وہ مدھم سرگوشی میں بولتا اسے حیرت میں ڈال گیا اپنی مدھم پڑی دھڑکنوں کو سنبھالتے وہ ہلکان ہوئی تھی اس کی عجیب و غریب فرمائش پر اس نے اپنے بے حد قریب جھکے اس شخص کو دیکھا۔۔۔۔

"Hug me so tight that when I run out of breath I have to rely on your lips to get my breath back."

اس کے لبوں کو انگھوٹھے سے سہلاتے اس نے مدھم لہجے میں کہا وہ کانپ کر رہ گئی اس کی خود کی سانسیں کہی سینے میں اٹک گئی وہ خشک لبوں پر زبان پھیر گئی۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔ ڈواٹ فاسٹ!!"

انگھوٹا اس کے لبوں سے ہٹاتے اس نے اس کی تھوڑی پر لے جاتے اسے سہلایا۔۔۔۔۔

جاز۔جازب"۔۔۔۔ "

اس کی نظروں کے پر تپش لودیتے ارتکاز پر یمن وحید کی زبان لڑکھڑا گئی اس نے دھیرے سے اس کی کان کی لو کو چھوا تھا !!۔۔۔۔۔۔

!!شٹ اپ ریڈ روز۔۔۔۔!!ڈواٹ ناؤ"۔۔۔۔۔ "

کان کی لو کو ہاتھوں کی دو انگلیوں سے مسلتے اس نے درشتگی سے کہا تھا اس کی وحشت زدہ آنکھوں میں دیکھتے اس کے یکدم بدلتے تاثرات سے وہ خائف ہوتے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم مجھے خود کے لیے نقصان کا باعث بنا رہی ہو"۔۔۔۔ "

یکدم ہی اس کی جانب جھکتے اس کے چہرے پر گہری سانس چھوڑتے وہ اتنی مدھم آواز میں بولا کہ یمن وحید کا رہا سہا سانس بھی ختم ہونے لگا۔۔۔۔!!

اس نے دھیرے سے اس کے گرد اپنے نازک مومی بازوؤں کا حصار قائم کیا اس کی حرکت پر جہاں اس کے لب دھیرے سے مسکراہٹ میں ڈھلے وہی وہ تیزی سے اس مسکراہٹ کو سمٹتا اسے گھورنے لگا تھا۔۔۔۔۔

ایسا لگتا ہے ریڈ روز۔۔۔۔۔!! سانسوں کی ضرورت " تمھیں ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اس کی گہری بات پر اس لڑکی کا چہرہ دہک اٹھا تھا اس کی چمکتی آنکھوں کی تاب نا لاتے وہ آنکھیں زور سے میچ گئی اور حصار اس کے گرد تنگ کیا اپنی پشت پر اس کی نازک انگلیوں کا سر سراتا لمس پا کر اس شخص کی آنکھوں کی چمک دوگنی ہو گئی۔۔۔۔۔

اور میں ہی تمھارے لیے راحت کا باعث بھی ہوں "

۔۔۔۔!! فقط میں یمن جازب کمال۔۔۔۔!! فقط میں

۔۔۔۔۔۔"

اس نے جھٹکے سے اس کی گردن پر مظبوط ہاتھ جماتے اس کی گردن کو اوپر اٹھاتے اس کے لبوں سے اپنے لبوں کو سہلایا کہ !! وہ کانپ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

تمھیں شیطان مبارک،ایک حسین جلاد مبارک جاناں "

"

اس کی گردن پر دباؤ ڈالتے اس نے بڑے دھیمے لہجے میں کہتے اس کے لبوں پر اپنے لب جماتے اس کی سانسوں کو بحال کیا تھا جو سینے میں کہی الجھی تھی وہ اس کے کندھے پر گرفت سخت کر گئی اس کی وحشت زدہ شدت نے یمن وحید کے وجود میں سنسنی سی دوڑا دی اس شخص نے اس کے لبوں کو راحت بخشتے اسے کا چہرہ دوانچ خود سے دور کرتے اپنے کندھے کی طرف دیکھا

یمن وحید نے گہرا سانس خارج کیا اس کی آنکھیں پھیل گئی تھی اس نے ایک نظر اس شخص کو دیکھا جو اپنے کندھے پر دیے گے اس کے زخم کو دیکھ رہا تھا وہ نظریں پھیر گئی گھبراہٹ سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔۔۔۔۔

وہ پاگل خود غرض شخص تھا اس نے کہا" تمھیں حسین جلاد مبارک"۔۔۔۔۔!! بھلا جلاد بھی حسین ہوا کرتے ہیں ۔۔۔۔؟؟ ہاں۔۔۔! اگر جلاد جاذب کمال ہو تو وہ حسین بھی ہو !! سکتا ہے۔۔۔۔

یمن وحید نے اس شخص کے چہرے کو بغور دیکھا بے ساختہ اس کی نظر اس کی گردن کی ابھری ہوئی ہڈی پر پڑی تھی وہ بے

ساختہ ہی نظر پھیر گئی تو گویا ثابت ہوا "جلاد اگر جاذب کمال ہے !! تو جلاد حسین ہے "۔۔۔۔۔۔۔

تم پر واجب ہے تم مجھ سے عشق کرو میری نسوں میں " !! اتر و میرا نشہ بنو "۔۔۔۔۔

اس نے دوسرے ہاتھ سے دھیرے سے اپنے کندھے کو چھوا جہاں اس کی وحشت سے گھبراتے اس کے ناخنوں کے باعث ہلکا سا زخم تھا اس نے یمن وحید کو دیکھا جو حلق تر کرتے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

!! میں تمھیں موت کی طرح چاہتا ہوں "۔۔۔۔۔"

اس کے بھیگے لبوں پر انگلی پھیرتے اس نے یکطرفہ مسکراہٹ سے کہا اس کی بات پر وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔!!

" موت کی طرح۔۔۔؟؟ لوگ اپنی محبوبہ کو زندگی بولتے ہیں اور تم مجھے موت کا فرشتہ سمجھ رہے ہو کیا"۔۔۔۔۔؟

اس کی عجیب بات پر وہ یکدم ہی اس کی بولتی نظروں کے حصار سے نکل گئی تھی اس کی زبان کو یکدم بریک لگا جب اسے خود کو آہی بروآچکا کر تکتے پایا تھا

" تمھارے لب ہلتے ہے میری جان عذاب میں ڈالتے ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

مخمور نظروں سے اسے تکتے اس نے دھیرے سے جھکتے اس کے نازک لبوں کو چھوا اس کے لب پھڑ پھڑا اٹھے تھے وہ اس کے چہرے پر پھیلے رنگوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

زندگی روٹھ جاتی ہے یمن جازب کمال۔۔۔!! لیکن" موت۔۔۔۔!!

وہ روٹھے یا مان جائے آپ جہاں مرضی چھپ جائے وہ آپ تک پہنچ جاتی ہے جازب کمال اور اس کا عشق موت ہے۔۔۔۔!! تم جہاں مرضی چھپ جاؤ میں وہاں موت کی طرح پہنچ جاؤں گا ۔۔۔"

وہ انتہائی شدت سے بولا تھا اس کے لفظوں میں ایک عجیب سا جذبہ تھا ایک آگ کی تپش تھی کہ یمن وحید بس اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔!!

"انتہا پسند نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔!! ایسے لوگ پاگل ہو جاتے ہیں"۔۔۔۔۔۔!!

اس کی شدت سے وہ گھبرا گئی تھی اس کے لفظوں سے اسے خوف محسوس ہوا تھا وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔۔۔

"ہو جاتے ہیں۔۔۔؟؟ نہ نہ میری جان جو پاگل ہو وہ پھر سے پاگل نہیں ہوتے"۔۔۔۔۔۔۔!!

اس کے ماتھے پر لب رکھتے اس نے ہنستے ہوئے اس کے جملے کی توصیح کی تھی ایک سکون کی لہر اس کے جسم میں اتر گئی !!۔۔۔۔۔

تم محفوظ رہو گی یمن جازب کمال اگر میری حدود میں " رہوں گی اگر کبھی تم نے میری حدود سے نکلنے کی گستاخی کی۔۔۔۔۔!! تو تمھیں پہلا خطرہ مجھ سے ہو گا"۔۔۔۔۔

خود غرض پاگل ہوں۔۔۔۔! تباہ کرنے پر آؤں تو خود کو" بھی نہیں چھوڑوں گا"۔۔۔۔

اس کے کندھے پر لب رکھتے وہ شدت سے غرایا دھیرے سے اٹھتے اس کی کان کی لو پر لب رکھے تھے وہ اس کے سینے میں منہ دے گئی وہ شخص وحشت میں بھی آخری حدوں پر کھڑا تھا

۔۔۔۔۔

عشق کرتی ہو مجھ سے "۔۔۔۔؟؟ "

اس کی لرزتی پلکوں کو دیکھتے اس نے دھیرے سے وہاں لب رکھتے سوال کیا یمن وحید خاموش ہو گئی اسے اس شخص سے عشق نہیں تھا۔۔۔۔! وہ اسے اچھا لگتا تھا وہ اس کی عادی ہو رہی تھی ۔۔۔۔! اسے اس سے محبت ہونے لگی تھی لیکن عشق۔۔۔۔؟؟

!! نہیں "۔۔۔ "

اس کے لب دھیرے سے پھڑ پھڑا اٹھے تھے اس نے ایک نظر اپنے بے حد قریب جھکے اس شخص کے چہرے پر ڈالی جو اس کی ہونٹوں کی جنبش دیکھ اپنے لب بھینچ گیا۔۔۔۔

میں تمھیں اپنے عشق میں پاگل کر کے مر جاؤں گا یمن "

!!وحید"۔۔۔۔۔۔

عقیدت و نرمی سے اس کی پیشانی پر لب رکھتے وہ انتہائی مدھم لہجے میں یوں بولا کہ یمن وحید کا سانس اٹکا گیا وہ دوسرا سانس لینا !!بھول گئی۔۔۔۔

تم پر جازب کمال کا رنگ چڑھے گا تم میرے عشق میں "
!! پاگل ہو جاؤ گی جازب کمال یہ ممکن بنائے گا۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولا جس نے ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کی اسے تکلیف ہوئی تھی اس کے لفظوں سے جو نا
!! عام تھے ناخاص وہ لفظ عجیب تھے۔۔۔۔
اس ان لفظوں سے زیادہ اس کے لہجے سے تکلیف ہوئی تھی اس نے غور کیا تھا اس کا لہجہ خالی تھا وہ ساکت نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

میری سانسیں تمھاری حفاظت کی ضمانت ہے یمن "
!وحید"۔۔۔۔۔

وہ شخص جو خود غرضی میں اپنی مثال آپ تھا وہ شخص جو انا کا پرچم بلند کیے رکھتا تھا آج اپنی قیمتی چیز اپنی سانسوں کو اس کی ضمانت قرار دے گیا تھا یمن وحید کی آنکھوں میں نمی چھلکی۔۔۔۔

اس نے زور سے اس کی پشت پر اپنا حصار قائم کیا اسے خوف محسوس ہوا اس بار اس شخص سے نہیں۔۔۔۔!! اس کے کھو جانے سے۔۔۔۔!! اس کے خالی لہجے سے۔۔۔۔

اس کے حصار کی گرفت حد درجہ سخت تھی وہ کھل کر مسکرایا۔۔۔۔!!

اس لڑکی نے دھیرے سے لب اس کے کندھے پر رکھے جہاں اس نے خود اس سے گھبراتے اسے زخموں کی سوغات دی تھی اس کی اتنی مہربانی پر جازب کمال کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔

میں تمھیں ایسے چاہوں گا یمن وحید تم خود پر رشک کرو " !!گی"۔۔۔۔۔

اس کے بالوں کو سہلاتے اس نے لب اس کے بالوں پر رکھے اور اسے مکمل اپنے حصار میں قید کیا وہ قطرہ قطرہ ایک ہجر کی قید سے آزاد ہوتا وصل کی بارش میں بھیگنے لگا تھا وہ اسے اپنی محبت میں مکمل خود کا بنا رہا تھا۔۔۔۔

تم میرا وہ آخری عشق ہو یمن وحید جو میں نے اپنی ذات "
!! بھلا کر کیا ہے"۔۔۔۔۔۔۔

وہ سرگوشیاں اس کی بھاری سانسوں کے درمیان سنتی اس سے پناہ لینے کو اسی میں سمٹ رہی تھی اور وہ رفتہ رفتہ اسے خود میں الجھا رہا تھا

!! ایک گنہگار کی جنت ہو تم یمن جازب کمال"۔۔۔۔ "
اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے اس نے گہری پر تپش سانس بھرتے اس لڑکی کو پل میں اتنا معتبر کیا کہ وہ خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔۔

" !!یمن۔۔۔ "

وہ بولا تو اس کا لہجہ جیسے رندھا ہوا تھا یمن وحید نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے اس کی آنکھوں میں دیکھا وہ سختی سے لب بھینچ گئی اسے لگا تکلیف سے اس کا دل پھٹ جائے گا۔۔۔

تم وہ واحد سکھ ہو جو اپنی حیات میں مجھے حاصل ہوا ہے "

۔۔۔۔اور جازب کمال اعتراف کرتا ہے۔۔۔!یمن وحید تم میرے صبر کا پھل ہو، میری تکلیفوں کا ازالہ ہو تم یمن وحید"۔۔۔۔۔

اس شخص نے اس کا ہاتھ اٹھاتے اپنے دل کے مقام پر رکھتے
گہرا سانس جونہی کھینچا وہ سانس ادھورا رہ گیا اس کا سانس اٹکنے لگا
جو اس لڑکی کا اس کے دل کے مقام پر دھرا ہاتھ لرزا اٹھا۔۔۔۔

میری سحرِ قید میں رہنا یمن وحید اگر کنارہ کشی اختیار "
کرو گی تو جاذب کمال کے تمام ہونے کی ذمہ دار ہو گی تم"۔۔۔۔

اس کے گالوں پر اپنی بڑی بئیرڈ گرتے اس نے واپس سے
سانس کھینچا اس کی بئیرڈ کی چھبن پر وہ آنکھیں زور سے میچ گئی
اس کی دھڑکنیں شدت سے شور مچانے لگی۔۔۔

!! تمھارا دل دھڑک رہا ہے"۔۔۔۔ "

آنکھیں زور سے میچتی وہ دھیمے لہجے میں بے تکی بات بول گئی اس کی بات پر اس کے لہجے اور لبوں پر مسکراہٹ کھل اٹھی۔۔۔۔

ہاں ڈاکٹر کو چیک کرواتا ہوں تین چار دن سے گردے کی "
جگہ دل دھڑک رہا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔!!

دھیرے سے ہنستے اس نے اس کی ناک پر لب رکھے تو وہ آنکھیں کھولے اسے منہ پھلائے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ابھی تو تمھاری سانسیں اٹک رہی تھی دل بے چین لگ رہا"
تھا"۔۔۔۔۔۔۔؟؟

اس کی آنکھوں کی شریر چمک پر وہ ناک چڑھاتے اس کے دل کی مقام پر ہاتھ رکھتے ہی اس کے دل کی بے چینی کو بیان کرتے

بولی اس کی بات پر اس شخص نے مدھم مسکراہٹ سے اسے دیکھا

!!۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسا کم بخت دل رکھتا ہی نہیں جاذب کمال جو اپنی بیوی کی "

نگاہ پر شفا حاصل نا کر پائے"۔۔۔۔۔

اس کے گھنے بالوں میں چہرہ چھپائے وہ سرگوشی میں بولا تھا

یمن وحید نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔۔۔۔

اس لڑکی کا دل شدت سے دھڑکا اس کا دل کیا وہ اس شخص

کا صدقہ اتارے کہ اسے خوف محسوس ہونے لگا کہ اس کی محبت

کو کہی اس کی اپنی نظر نا لگ جائے کہ اس قدر سکون تھا اس کے لفظوں میں جیسے آب حیات ہو۔۔۔۔

وہ نرمی سے اس کے لبوں پر جھکا تھا اس کے لبوں پر رقص کرتی مسکراہٹ کو اپنے لبوں پر چنتے اس نے اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں کی خوشبو سے معطر کرتے اسے ایک گھبراہٹ زدہ شرمیلی مسکراہٹ سے نوازا۔۔۔

چہرہ اٹھاتے وہ فرطِ جذبات سے اسے دیکھنے لگا تھا جس نے اس کے گرد حصار تنگ کرتے اس کے ماتھے پر لرزتے نازک لب رکھے کہ وہ پر سکون ہوا تھا۔۔۔۔

تم اچھے تحفے دیتی ہو ریڈ روز"۔۔۔۔ "

اپنے ماتھے پر اس کا نرم سا خوشبوؤں میں لپٹا لمس محسوس کرتے وہ دھیرے سے ہنستے بولا تھا یمن وحید نے اس کے سینے میں چہرہ چھپایا وہ اسے مکمل خود کے سحرِ قید میں لے گیا۔۔۔۔۔۔!!

اس لڑکی کو ایک ایسا خود غرض شخص ملا تھا جو اپنی ذات " سے بڑھ کر اُس کی ذات کے لیے خود غرض تھا تو پھر وہ رشک کیوں نا کرتی"۔۔۔۔۔۔۔؟؟



وہ سپاٹ چہرہ لیے سامنے دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں کا تاثر عجیب تھا جہاں غصے کی ہلکی سی رمق تھی وہی لاپرواہی کا تاثر بھی صاف واضع تھا۔۔۔۔!!

جیسے وہ لاپراہ ہونا چاہتا ہو لیکن غصہ اس پر حاوی ہو رہا تھا

۔۔۔

آپ ٹھیک ہے نا"۔۔۔۔؟؟ "

اس کے بازوؤں کو دھیرے سے پکڑے اس شخص نے اس لڑکی کو گرنے سے بچایا تھا جو نظریں اٹھائے اسے دیکھتے دھیرے سے سر اثبات میں ہلا گئی۔۔۔۔

یمن وحید سیدھی ہوئی تھی جب باسل احمد نے اپنا نیچے گرا بیگ اٹھاتے سیدھا ہوتے مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ گرنے والی تھی جب اس شخص نے اسے بچا لیا تھا

!۔۔۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔!! مجھے ایک مدد چاہیے تھی آپ سے "

!"۔۔۔۔

ہاتھوں کی انگلیاں باہم جوڑتے وہ ہچکچاہٹ کا شکار ہوتی بولی تھی

جبکہ کچھ دور فاصلے پر کھڑے اس شخص نے سختی سے جبڑے

بھینچے وہ گہرا سانس کھینچا۔۔۔

آپ ٹھیک ہے یہ میرے لیے بہترین الفاظ ہے۔۔۔! "

اور کیا مدد چاہیے آپ کو"۔۔۔۔۔؟؟

اسے مسکرا کر دیکھتے پہلی بات پر جہاں اس شخص کے لہجے میں کچھ ٹوٹی امیدیں تھیں وہی دوسری بات پر وہ لہجے کو نارمل رکھتے بولا۔۔۔۔

میری دوست ہے فجر رضوان۔۔۔! وہ نجانے کہاں چلی " گئی ہے کب سے نہیں ملی مجھے لگا تھا وہ واپس آجائے گی لیکن وہ !! فلیٹ نہیں آئی"۔۔۔۔۔

آفس کے باہر کھڑے وہ اس شخص کو اپنی پریشانی بتا رہی تھی جس نے پچھلے چار سال سے سایہ کی طرح اس کے ساتھ رہتے اس کی مدد کی تھی جس کی آنکھوں کا پیغام کوئی بھی سمجھ جاتا

۔۔۔۔۔

"یمن!!۔۔۔۔"

برداشت کی انتہا ہوتے ایک تیز بلند آواز نے یمن وحید کو پکارا تھا وہ پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتا ان کی طرف بڑھا جبکہ اس کے چہرے کے سپاٹ تاثرات دیکھ یمن نے سامنے کھڑے باسل احمد کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"یہاں کیا کر رہی ہو تم آفس کے اندر نہیں جانا کیا تمھیں ۔۔۔۔؟؟ یہ آفس ہے لیٹ آنے پر سزا بھی دی جاتی ہے کوئی زمہ داری ہے آپ کو مس یمن یا نہیں"۔۔۔۔؟؟

آئی برو اٹھاتے اس نے مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر کھینچی تھی
اس کی آنکھوں میں سرد تاثرات تھے یمن وحید حیران ہوئی تھی
وہ شخص کیسا تھا۔۔۔؟؟ وہ پل میں بدل جاتا تھا اس نے پل میں
اسے تم سے آپ کر دیا تھا۔۔۔۔!!

"مجھے کچھ ضروری کام تھا سر۔۔۔!!
وہ اسے دیکھتے خفگی سے بولی تھی جس نے آنکھیں چھوٹی کرتے
باسل احمد کو دیکھا جو اپنے کالے بیگ پر گرفت سخت کر گیا۔۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟ تمھیں تو میں نے نعمان
ملک کے کیس پر کام کرنے کو بولا تھا نا۔۔۔؟ بہت وقت ہے
تمھارے پاس"۔۔۔۔؟؟

اسے دیکھتے وہ یکطرفہ مسکراہٹ سے ہنسا اس کی مسکراہٹ مسمرائز کرتی نا تھی۔۔۔! وہ مسکراہٹ پراسرار سی تھی۔۔۔۔

!! سوری سر"۔۔۔۔ "

باسل احمد نے جھکے سر کے ساتھ کہا اور قدم پیچھے لیتے وہاں سے نکل گیا یمن نے منہ بنائے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ کیا کر رہی تھی تم"۔۔۔۔؟؟ "

وہ آفس کی جانب قدم بڑھانے لگی تھی جب اس شخص نے اس کی کہنی پکڑتے اسے اپنی طرف کھینچا وہ جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔۔۔

ضروری کام تھا۔۔۔۔! ایسے کیوں گھور رہے ہو تم"۔؟ "

وہ لاپرواہی سے بولی تھی جبکہ اس کی کہنی پر اس شخص کی گرفت سخت تر ہوئی تھی ایک سسکی اس کے لبوں سے آزاد ہوئی اس نے کہنی پر اس کی دھنستی انگلیوں کے بعد اس شخص کی تنی ہوئی رگوں کو دیکھا۔۔۔۔۔!!

ضروری کام تم مجھے بھی بول سکتی ہو شوہر ہوں تمھارا "

۔۔۔۔!!

وہ طنزیہ بھنویں اٹھائے لفظوں پر دباؤ دیتے بولا تھا یمن وحید نے اس کے بدلتے تاثرات دیکھے وہ شخص گرگٹ کو مات دیتا تھا تاثرات بدلنے میں۔۔۔۔!!

مجھے گوارہ نہیں ہے اس شخص کا تمھیں دیکھنا تمھیں چھونا "
۔۔۔۔! بلکہ کسی بھی شخص کا تمھیں دیکھنا تمھیں چھونا مجھے پسند
" ! نہیں ہے۔۔۔
مجھے گراں گزرا ہے تمھارا اس ہوا میں سانس لینا جس ہوا "
میں وہ شخص سانس لے رہا تھا تم اُس سے سو فٹ کی دوری پر رہو
۔۔۔۔۔"!!

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کر گیا تھا یمن وحید اس کے اس
قدر جنونی انداز پر اسے دیکھتی رہ گئی اس نے شدت سے اپنی بازو
اس شخص کی گرفت سے آزاد کروائی تھی۔۔۔۔

میری دوست کا اتا پتہ نہیں ہے میں اس سے یہ بول رہی تھی۔۔۔۔!اور تم نے ابھی مجھے تکلیف دی ہے"۔۔۔۔

اس نے اپنی کہنی کی طرف دیکھا جہاں اس کی انگلیوں کے سرخ نشان واضع تھے۔۔۔۔

"میں دے سکتا ہوں یمن جازب کمال۔۔۔۔!! تمھیں تکلیف پہچانے کا حق۔۔۔۔!رکھتا ہوں میں۔۔۔۔!اور رہی بات تمھاری دوست کی تو ملوادوں گا تمھیں میں۔۔۔۔۔۔!! مجھے اپنی پریشانیوں کا بتایا کرو میں بیوقوف نہیں ہوں جو یوں تمھاری راہ گزر میں خوار ہوتا بیٹھا ہوں"۔۔۔۔۔

وہ لب بھینچے سخت لہجے میں بولا تھا یمن نے سنجیدگی سے اس شخص کو دیکھا وہ گہرا سانس بھرتے اسے دیکھنے لگی پھر بازو سینے پر فولڈ کیے۔۔۔

تم نے بتایا مجھے تمھاری پہلی بیوی کون ہے۔۔۔؟ تم نے " مجھے ٹالا نا تو میں کیوں بتاؤں"۔۔۔۔؟؟

بائیں آنکھ چھوٹی کرتے وہ کندھے آچکاتے لاپرواہی کا تاثر دیتے بولی تھی جاذب کمال نے بھنویں سکیڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

تمھیں جلن ہو رہی ہے۔۔۔۔؟؟ "

وہ لبوں پر زبان پھیرتے زہر لب مسکرایا تھا یمن نے دانت پیستے اسے دیکھا۔۔۔۔

تم پھر مجھے ٹال رہے ہو۔۔۔! ایکسکیوزمی سر میں گھر جا "
رہی ہوں آج میری چھٹی ہے"۔۔۔۔
گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے وہ اس کے پاس سے نکلتے اسے
کندھا مارتی یہ جا وہ جا جبکہ وہ پلٹ کر اسے دیکھتے قہقہہ لگا کر ہنسا
۔۔۔۔۔

جلا ہوا ریڈ روز"۔۔۔"
اس کے پیچھے خراماں خراماں قدم اٹھاتے اس نے اس کے غصے
سے تنے چہرے کی پراہ کیے بغیر اسے چھیڑا۔۔۔

میں دوبارہ تمھیں کبھی اپنی شکل نہیں دیکھاؤ گی جلی ہوئی "

ہوں نا"۔۔۔۔؟؟

گردن موڑے وہ تنک کر بولتی ٹیکسی رکواتے بیٹھ گئی تھی جبکہ

وہ اس کے پیچھے بھاگا۔۔۔

نہیں۔۔۔! نہیں فریش ریڈ روز میری بات سنو وہ تو میرا "

جگری دوست ہے"۔۔۔۔۔

اس کے پیچھے بھاگتے وہ ہانک لگاتا رہ گیا جبکہ وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر

جا چکی تھی اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

اسے میٹنگ پر جانا تھا اسے شام کو منانے کا ارادہ رکھتے وہ آفس چلا گیا ویسے بھی وہ یہی چاہتا تھا وہ آفس نا آئے اب وہ اس کی بیوی تھی اور وہ اس کی زمہ داری اٹھا سکتا تھا۔۔۔۔



وہ اس وقت فلیٹ کے دروازے کے سامنے کھڑا تھا آج تیسرا دن تھا اس دن وہ جو روٹھ کر گئی تھی پھر واپس گھر ہی نہیں آئی تھی جازب کمال شام کو گھر پہنچا تو وہ وہاں نہیں تھی وہ فلیٹ گیا تھا تبھی

گھر کے علاؤہ وہ وہی ہو سکتی تھی لیکن یمن وحید نے دروازہ کھولا ہی نا تھا اور پھر باقی دو دن بھی یونہی ہی گزرے تھے۔۔۔۔

آج تو وہ اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا کہ اس کی دوست کا اسے جیسے ہی پتہ چلا تھا وہ اس کی پہلی بیوی کی بیوی تھی وہ کایان سکندر کو بول چکا تھا وہ فجر رضوان کو فلیٹ لے آئے وہ خود بھی وہاں آ گیا تھا۔۔۔۔

یمن پلیز دروازہ کھول دو"۔۔۔۔ "

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ اپنا آفس چھوڑ چھاڑ کر یہاں کھڑا تھا اور اس لڑکی پر جیسے اثر بھی اس شخص کی ڈھیٹ صحبت کا ہوا تھا جیسے

۔۔۔۔۔

میں تمھیں آج اپنی پہلی بیوی سے ملوانا چاہتا ہوں "

۔۔۔۔۔"

اس نے کچھ سوچتے آخری پتا پھینکا وہ جو دروازے کے ساتھ لگی تھی اس کی بات پر لبوں کو دانتوں میں دبائے پر سوچ ہوئی

۔۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے بس میں آپ کو اپنی جلی ہوئی " شکل نہیں دیکھاؤ گی۔۔۔!! کیسے گھور رہے تھے تم مجھے جیسے میں اس سے بات کر کے گناہ کر رہی تھی"۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بے ساختہ اسے اس دن کا یاد کروایا تھا اس کی آواز تین دن بعد سنتے اس شخص کو کچھ راحت ملی تنے ہوئے اعصاب کچھ پر سکون ہوئے تھے۔۔۔

یمن۔۔۔!گناہ ہی ہے تمھارا کسی اور سے بات کرنا اور اس "
!!بے غیرت۔۔۔

وہ دانت پیستے چینخنے کے انداز میں بولا۔۔۔۔

دیکھا۔۔۔! تمھیں شرمندگی نہیں ہے کہ تم نے کتنے غلط "
وے میں بات کی تھی ہم دونوں سے یہ تو آفس کا ٹائم ہے اور میں
تو "مس یمن "ہوں نا مسٹر جازب کمال"۔۔۔۔

وہ تپے لہجے میں بولی اور اس کی بات درمیان میں ہی کاٹ دی
تھی وہ سر پکڑ کر نیچے بیٹھ گیا۔۔۔

اللہ کی پناہ اگر میں دوبارہ کسی عورت سے بحث کروں تو "
!"۔۔۔۔۔

سر پکڑے نیچے بیٹھتے اس نے غصے سے دانت کچکاتے دہائی دی تھی۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمھارا عورتیں غلط ہوتی ہیں"۔۔۔؟؟ "

وہ یکدم دروازہ کھولتے اپنے بازو کی آستین اوپر چڑھاتے آئی برو اٹھا کر بولی تھی جبکہ دروازہ کھولنے کی آواز پر اس شخص نے سر پکڑے ہی سر اٹھا کر سامنے دیکھا اس کے لبوں پر مسکراہٹ تیزی سے ابھری۔۔۔۔

!یمن میرا۔۔۔۔ "

وہ زمین سے اٹھتے ہاتھ آگے کرتے اسے سمجھانے کے انداز میں آگے بڑھا جب اسے آگے بڑھتا دیکھ اس نے کھینچ کر دروازہ دھڑام سے اس کے منہ پر بند کیا۔۔۔!

اُسکا منہ کھل گیا تھا وہ آنکھیں پھاڑے بند دروازے کو دیکھنے لگا ۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔۔ہاہاہاہاہا!!"

تیز قہقہے کی آواز پر جازب کمال نے دائیں جانب گردن موڑ کر دیکھا جہاں پر برقع میں ایک لڑکی کے ساتھ کایان سکندر چلا آرہا تھا۔۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔کمینی حسینہ!!"

دانت بری طرح کچکاتے اس نے اپنا جوتا لڑکھڑاتے ہوئے اتارا اور سیدھا اس کی طرف پھینکا جس نے گردن سائیڈ پر کرتے جوتا منہ پر لگنے سے بچایا۔۔۔

تجھے کیا ضرورت تھی میرے موبائل میں اپنا نمبر اس " طرح سیو کرنے کی"۔۔۔۔۔؟؟

اسے گھورتے وہ دبے دبے غصے سے بولا تھا فجر نے خفگی سے کایان سکندر کو دیکھا جس کی ہنستی بتیسی کو بریک لگا وہ سنجیدگی سے سر جھکا گیا وہ اسے گھورتی آگے بڑھ گئی۔۔۔

!!فجر"۔۔۔۔ "

اس نے ہاتھ کی مدد سے اسے روکنا چاہا جب وہ آگے بڑھتی فلیٹ کے دروازے پر کھڑی ہوئی۔۔۔

!شٹ اپ۔۔۔۔!! ہے فجر "۔۔۔۔ "

اس نے فقرہ آدھا آدھا توڑ کر ادا کیا جازب کمال نے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھا اور آئی برو آچکایا جس پر کایان سکندر نفی میں سر ہلا گیا جازب نے لب دبائے ہنسی روکی۔۔۔۔۔

!! یمن میں ہوں "۔۔۔"

کایان سکندر کو برے طریقے سے گھورتے اس نے دروازہ کھٹکھٹایا جس پر یمن نے تیزی سے دروازہ کھولا اور اتنی ہی تیزی سے فجر

اندر انٹر کر گئی وہ دونوں ان کی طرف بڑھے جب ان دونوں نے سختی سے دروازہ ان کے منہ پر بند کر دیا۔۔۔

تم نے کیا کیا"۔۔۔۔؟؟ "

جازب نے اس کی گردن کو پیچھے سے گرفت میں لیتے غصے سے پوچھا جس پر وہ کراہ کر رہ گیا۔۔۔

ارے گدھے تم نے بولا تھا سرپرائز ہے تو میں نے فجر کو " بتایا نہیں ہم کہاں جا رہے ہیں وہ نہیں آنا چاہتی تھی میں نے دو بار کہا اس نے منع کیا تو اسے "شٹ اپ" بولتے زبردستی لے آیا !! سارا تیرا قصور ہے"۔۔۔۔۔

گردن پر اس کا دباؤ بڑھتا دیکھ وہ ایک ہی سانس میں بولا تھا کہ وہ اس کی گردن کو زمین کے ساتھ لگانے کا ارادہ رکھتا تھا جیسے آج ---!

"اچھا!!" ----

اس کی گردن چھوڑتے وہ ہاتھ جھاڑتے بولا جو گردن اٹھاتے گردن کے پیچھے ہاتھ لے جاتے گردن کو مسلنے لگا تھا۔---

"ہاہاہاہاہا!!" ---

جیسے ہی کایان سکندر نے اس کی طرف دیکھا وہ قہقہہ لگا کر ہنسا کایان سکندر نے غصے سے آنکھیں میچی اور منہ بند رکھتے اسے کچھ بھی کہنے سے خود کو باز رکھا۔---

وہ دونوں وہی بیٹھے رہے تھے انہیں وہاں بیٹھے آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا کایان نے اسے دیکھا جو نہایت مایوسی سے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

جب فلیٹ کا دروازہ کھولا تو وہ دونوں باہر آئیں تھیں وہ دونوں دیوار کے ساتھ سے ٹیک چھوڑتے پھرتی سے اٹھ کھڑے ہوئے

۔۔۔۔

ان دونوں نے یمن اور فجر کو دیکھا فجر تو عبایا میں تھی جبکہ یمن نے بھی دوپٹہ سے چہرہ کور کرتے ہاتھوں کی مدد سے پکڑا ہوا تھا وہ دونوں انہیں گھور رہی تھی!!۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہنہہ!!۔۔۔"

وہ دونوں منہ کے زاویے بگاڑتے ان کے پاس سے گزر گئیں جبکہ وہ دونوں ان کو جاتا دیکھتے رہ گے ان دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

"میں نے اسے تین دن سے نہیں دیکھا!!۔۔۔۔" سر پر ہاتھ رکھتے وہ کافی پریشان تھا جبکہ کایان سکندر نے اسے دیکھتے منہ بناتے کچھ سوچا۔۔۔

"وہ خود کو مجھے دیکھنے ہی نہیں دے رہی جب بھی دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں منہ ڈھانپ لیتی ہے دیکھانا تم نے سارا تیرا قصور ہے میں تو مذاق کر رہا تھا اس کے ساتھ!!۔۔۔۔

جازب کمال نے جبڑے بھینچتے ایک زوردار مکا اس کے کندھے پر رسید کر دیا وہ جو خیالوں میں ڈوبا تھا ہڑبڑا اٹھا تھا۔۔۔۔

ابے سالے میرے پاس حل ہے اس کا تم بس پتہ کرو وہ "

دونوں "ہنہہ "کر کے کہاں گئی ہے "۔۔۔۔۔؟؟

وہ لبوں پر انگھوٹا رکھے بولا تھا جازب کمال کی آنکھیں چمکی جبکہ اس کی "ہنہہ کر کے کہاں گئیں ہیں " والی بات پر اس کا قہقہہ چھوٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

وہ دونوں بازار میں گھوم رہی ہے۔۔۔! حل کیا ہے "

"۔۔؟

موبائل پر نظریں مرکوز کیے جازب کمال نے اسے دیکھا جو ایک کمرے سے نکلا تھا اس کی شہد رنگ آنکھیں کچھ زیادہ ہی چمک رہی تھی۔۔۔۔!!

!!گڈ۔۔۔!حل کمرے میں ہے"۔۔۔۔"

نچلا لب دانتوں تلے دباتے وہ مسکراہٹ روکنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا جازب کمال نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا جس نے آنکھ کے اشارے سے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا تھا اور خود سائیڈ پر ہو کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

جازب اسے مشکوک نظروں سے دیکھتا کمرے میں چلا گیا تھا اس نے بیڈ پر دیکھا تو اس کا چہرہ تن گیا تھا وہ میٹھیاں بھینچتا باہر نکلا۔۔۔۔

وہ کیا ہے"۔۔۔؟؟"

غصے سے تنے چہرے سمیت وہ اسے گھورتے بولا جو بڑے آرام سے کھڑا تھا جیسے اس کاری ایکشن جانتا ہو۔۔

یہی حل ہے۔۔۔!! سوچو تمھاری بیوی کچھ زیادہ ہی " ناراض ہے تم سے تمھیں خود کو دیکھنے تک نہیں دے رہی کیسے مناؤ گے اسے۔۔۔۔؟ دیکھو گے تو مناؤ گے۔۔۔!! کیسے

گزرے گے تمھارے دن تمھاری راتیں سوچ میرے یار سوچ

!!۔۔۔۔۔

اس کے قریب جاتے اس کے گرد چکر لگاتے وہ ٹھنڈی آہ

بھرتے آخر میں اس کے کندھے پر ہاتھ جماتے بڑی مدھم آواز

میں بولا کہ غصے سے تنے اس کے نقوش پریشانی میں ڈھلے

۔۔۔۔۔

جاؤاب سوچ کیا رہے ہو دیر ہو جائے گی پیچھا کیسے کرو "

!!گے وہ پھر سے فلیٹ میں بند ہو جائے گی"۔۔۔

کلائی پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھتے کایان سکندر نے اسے کمرے کی طرف دھکا دیا جو جاتے ہوئے کئی بار گردن موڑ کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

!! جامیر ابچہ شاباش"۔۔۔۔"

اسے پچکارنے والے انداز میں کہتے اس نے کمرے کی طرف اشارہ کیا جبکہ وہ دانت پیستے سخت غصے میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔ پھر اسے گھورتے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ باہر آیا تھا کایان سکندر نے اسے دیکھا اس کی شہد رنگ آنکھیں چمکی اس نے دھیرے سے پھر پیر سے سر تک اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"اچھے لگ رہے ہو!!"۔۔۔۔

لبوں پر انگلیاں جماتے وہ قہقہہ روکنے کی پوری کوشش میں تھا

اسے دیکھتے اس نے نارمل لہجے میں کہا جس نے خود کی طرف

دیکھا!!۔۔۔

"تم نے مجھے باجی بنادیا"۔۔۔۔

وہ بڑے ضبط سے خود کو عبایا میں دیکھتے بولا تھا اس کی بات اور

مرے ہوئے لہجے پر کایان کا چھت پھاڑ قہقہہ گونجا۔۔۔

"باجی۔۔۔۔!!ہاہاہاہاہا"۔۔۔۔!!

اس نے اُس کے فقرے کی توصیع کی جو عبایا میں کھڑے جھنجھلا رہا تھا یہ وہ انتقام تھا جب اس رات فلیٹ پر جازب کمال نے اسے اپنی بیوی بنایا تھا اور اب دل ہی دل میں کایان کا بھنگڑے ڈالنے کو دل کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔بے غیرت!!"

وہ دانت پیستے اس کی جانب بڑھا جب وہ آگے کو دوڑ لگا گیا تھا

۔۔۔۔

"۔۔۔۔لیٹ ہو رہی ہے رانجھے باجی!!"

ہنستے ہوئے آگے دوڑتے وہ پیچھے کو گردن موڑ کر بولا جس پر جازب بڑے ضبط سے رک گیا اسے بعد میں دیکھنے کا سوچ وہ

برقع ٹھیک کرتے نقاب سے چہرہ ڈھانپتے کایان سکندر کے ساتھ بازار کی طرف نکل گیا جس نے خود نے ماسک پہن لیا تھا



"تمھیں دیدار کرنا ہے ناذرا فاصلے پر رہو"۔۔۔ !!

اس نے جازب کمال کا بازو پکڑتے اسے سمجھایا سامنے ہی وہ دونوں مال میں گھوم کر باہر نکلتے اب سڑکوں پر چل رہی تھی اس کے چہرے کو دور سے دیکھتے جازب کمال کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔

میں نے بہت زن مرید دیکھے ہے لیکن وللہ اپنی بیوی کے "
پیچھے اُس کا دیدار کرنے کے لیے برقع پہننے کر بازاروں میں
گھومنے والا الٹرا پرو میکس زن مرید پہلی بار دیکھ رہا ہوں
!!"۔۔۔۔

اس کی حالت سے لطف اندوز ہوتے کایان سکندر ہنستے ہوئے
بولا جو برقع سے الجھ رہا تھا اس کی بات پر خونخوار نظروں سے اسے
دیکھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

ایک عدد سنگل پیس ہی ہوں ایسا اس دنیا میں "۔۔۔۔ "
وہ بڑے محبت بھرے لہجے میں بولتا اس کے کندھے پر دباؤ بڑھا
!! گیا کایان نے چیخ روکتے اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔۔۔۔۔

پرے مر عجیب سی فیلنگ آرہی ہے"۔۔۔۔ "

اس نے چلتے ہوئے اسے سائیڈ پر دھکا دیتے پھینکا برقع میں اپنا توازن برقرار نا رکھتے وہ دکان کے باہر رکھی چیزوں پر گرا کایان نے مصنوعی دانت نکالے کہ وہ اسے غصے سے گھور رہا تھا۔۔۔۔

سیدھا ہوتے جازب کمال اس کی طرف غصے سے بڑھا تھا جو قدم آگے کی جانب ڈرتے ہوئے لینے لگا تھا۔۔۔

!اوئے برقعے والی باجی"۔۔۔۔"

پیچھے سے دکان دار کی چنگھاڑتی آواز ابھری تھی اس کی بات پر جازب کمال کا سانس اٹک گیا اس نے کایان سکندر کو دیکھا جو آنکھیں زور سے میچ گیا صاف لگ رہا تھا وہ ہنس رہا ہے۔۔۔

"اوئے!!۔۔۔"

پلٹتے جازب کمال نے فاصلے پر کھڑے دکاندار کو کچھ کہنا چاہا ابھی وہ چند لفظ ہی بولا تھا کہ کایان سکندر نے پھرتی سے آگے بڑھتے اس کے منہ پر اپنا بھاری ہاتھ جمایا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔ بالکل کسی شوہر کی طرح!!۔۔۔۔

"سوری بھائی صاحب۔۔۔۔"

کایان نے دور سے ہاتھ کھڑا کرتے دکاندار سے معذرت کی جو بڑبڑا رہا تھا۔۔۔۔۔

!!اس نے مجھے باجی کہا"۔۔۔۔ "

غصے سے تیز تیز سانس لیتے جازب نے اس کا بازو اپنے کندھے سے جھٹکتے وہ صدمے سے بولا تھا۔۔۔۔

نہیں صرف باجی نہیں۔۔۔!! برقعے والی باجی بولا ہے "

!!"۔۔۔۔

گردن کو اثبات میں ہلاتے کایان سکندر نے جیسے بڑے پتے کی بات کرتے اس کے جملے کو درست کیا وہ جو گردن موڑے

دکاندار کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کی بات پر ساکت ہوتے گردن سیدھی کرتے اسے دیکھنے۔۔۔۔۔۔۔

ہاں تُو چھڑک۔۔۔ چھڑک لے پہلے میرے زخموں پر نمک" سالے"۔۔۔

اس کی گردن دبوچے وہ ہاتھ کا اشارہ زمین کی طرف کرتے غصے سے بولا تھا کایان نے اپنی گردن پھر سے اس کے شکنجے سے چھڑوانی چاہی تھی۔۔۔۔

کایان سکندر"۔۔۔؟؟"

ایک نسوانی جانی پہچانی آواز پر ان دونوں نے گردن اٹھاتے سامنے دیکھا جہاں فجر کے ساتھ یمن بھی کھڑی تھی ان دونوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے تھوک نگلا۔۔۔۔۔

"فجر!!۔۔۔۔"

وہ دونوں سیدھے ہوئے تھے فجر نے یمن کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو دیکھا وہی ہے فجر نے کایان سکندر کو دور سے پہچانا تھا تبھی وہ دونوں اس جانب آئی تھی۔۔۔

"یہ کون ہے۔۔۔؟؟"

حیرت سے ساتھ کھڑی برقعے والی کو دیکھتے فجر نے اچھنبے سے پوچھا کایان سکندر کا سانس اب سہی معنوں میں اٹکا تھا۔۔۔۔۔

یہ باجی کون ہے "۔۔۔۔؟؟ "

یمن نے بھی کایان سکندر کو دیکھتے سوال کیا جبکہ خود کو باجی کہے جانے پر جازب کمال صدمے سے کایان کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

باجا۔۔۔! کا بینڈ بجنے والا ہے "۔۔۔۔ "

اپنا کان کھجاتے کایان سکندر اس کے کان میں گھستے مدھم آواز میں بولا۔۔۔۔

!! جانو "۔۔۔ "

جازب کمال کی آنکھیں چمکی اس نے پھرتی سے کایان سکندر کی بازو میں بازو ڈالتے پتلی سی آواز میں جملہ بولا

"استغفار!!"۔۔۔۔

کایان نے بے ساختہ اپنے بازو کی طرف دیکھا پھر اس کی شیطانی آنکھوں میں دیکھا اور پھر فجر کے بعد یمن کی طرف دیکھا اسے کھانسی کا شدید دورہ پڑا تھا۔۔۔۔

"آپ مجھے دھوکہ دے رہے ہے ابھی بھی۔۔۔؟؟"

فجر نے حیرت سے اسے دیکھا اس کا دل ڈوب سا گیا تھا جیسے بہت کچھ غلط ہو گیا ہو کایان سکندر نے نفی میں تیزی سے سر ہلایا

۔۔۔۔۔

"باجی یہ پہلے سے شادی شدہ ہے"۔۔۔

یمن نے اس کے برقعے والے بازو پر ہاتھ رکھتے تند و تیز لہجے میں کہا تھا فجر نے نم آنکھوں سے کایان کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

!! یہ باجی نہیں باجا ہے "۔۔۔۔۔ "

کایان نے غصے سے کہتے تیزی سے جازب کمال کا نقاب ہٹا دیا جو مزے سے اسے دیکھ رہا تھا اس افتاد پر سامنے دیکھنے لگا جہاں یمن منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

!! باجی۔۔!! نہیں باجا۔۔! جازب "۔۔۔۔ "

وہ حیرت سے آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلاتے بولی تھی فجر رضوان نے نا سمجھی سے کایان سکندر کو دیکھا

۔۔۔۔۔۔

بھابی یہ آپ کے عشق میں رانجا باجی بن گیا ہے "

!!"۔۔۔۔۔۔۔۔

کایان سکندر تیزی سے ایک سائیڈ ہو گیا اسے پتہ تھا اب اس کی شامت پکی تھی جاذب کمال سے۔۔۔۔

یمن نے تیزی سے ادھر ادھر دیکھتے اس کا نقاب نیچے کرتے غصے سے اسے گھورا جسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا بولے۔۔۔۔؟؟

رانجھا باجی"۔۔ "

فجر نا سمجھی سے کندھے آچکاتی بڑبڑائی تھی۔۔۔۔

!!جازب۔۔۔۔!!دور خَلا"۔۔۔۔۔ "

دانتوں پر دانت جماتے وہ برقعے سے جھانکتی اس کی کالی آنکھوں کو دیکھتی تنک کر بولی۔۔۔

کیا۔۔۔؟کس کی خالہ"۔۔۔؟؟ "

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا تو کایان سکندر نے سر پر ہاتھ مارتے پھر سے ہنسی دبائی۔۔۔۔

!!ارے سالے۔۔۔!!خَلا مطلب"۔۔۔۔ "

کایان نے اس کے نزدیک جھکتے اسے ہاتھ مارتے ہاتھ کے اشارے سے سمجھایا تھا جہاں وہ ہاتھ سے پانچوں انگلیاں کھولے

"لعنت" کی طرح اشارہ کر رہا تھا جازب نے گردن اٹھا کر یمن کو دیکھا اور پھر کایان سکندر کو۔۔۔۔

مجھے لعنت دے رہی ہے"۔۔۔؟؟ "

وہ حیرت سے بولا۔۔۔۔۔

! نہیں لعنت سے تھوڑا نیچے والا ڈیپارٹمنٹ ہے"۔۔۔ "

کایان نے سمجھداری سے بتایا۔۔۔

لعنت کے بھی ڈیپارٹمنٹ ہوتے ہیں"۔۔۔۔؟؟ "

وہ آئی بروآچکا کر پوچھنے لگا وہ دونوں یوں سوال کرنے لگے جیسے بہت اہم بات ہو۔۔۔۔

ہاں یار۔۔۔۔! شادی شدہ ہو نا اب ایسی ایسی زبانیں پتہ " چلے گی جو زندگی میں کبھی نہیں سنی صبر رکھ بچہ شادی شدہ ہے نا !تو سب پتہ چلے گا۔۔۔۔! اور کر لے دو شادیاں۔۔

وہ پہلے تو گہرے افسوس سے بولا اس زبان کے وار سے وہ بھی گزر چکا تھا "کمرے اور زمرے "اس لیے وہ دکھ سمجھتا تھا پھر تنک کر تیکھے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔

یمن۔۔۔!! فجر "۔۔۔"

وہ دونوں اپنی باتوں میں مصروف تھے جب وہ دونوں پیر پٹختی آگے بڑھ گئی وہ دونوں ان کے پیچھے بھاگے تھے اس شخص کو عبایا میں عجیب انداز میں بھاگتا ہر کوئی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔



وہ چاروں اس وقت فلیٹ میں موجود تھے وہ دونوں کسی مجرم کی طرح اپنی اپنی بیویوں کے سامنے بیٹھے تھے جو انہیں گھور رہی تھیں۔۔۔۔

حد ہی نہیں ہے کوئی"۔۔۔۔"

غصے سے بولتی وہ دونوں صوفے سے اٹھی اور وہاں موجود اپنے اپنے کمرے میں گھس گئی۔۔۔۔!!

کایان سکندر اٹھا اور جازب کمال کو دیکھتے کندھے آچکاتے فجر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا اس نے دروازہ کھولا شکر تھا کہ کمرہ لاک نہیں تھا۔۔۔۔

فجر میری بات سنو"۔۔۔۔ "

وہ ایک قدم آگے بڑھا جب ایک تکیہ اڑتا ہوا اس کے منہ پر لگا تھا

وہ اس اچانک مصبت پر بامشکل سنبھلا۔۔۔۔۔

ذرا شرافت نہیں ہے آپ میں"۔۔۔؟؟ "

وہ اس کے سامنے آتی غصے سے کمر پر ہاتھ رکھتے اسے گھورتے بولی تھی۔۔۔۔۔

رکو چیک کرتا ہوں۔۔۔۔!!! نہیں شرافت کی ایپلیکیشن "

!انسٹال نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی ازلی لاپرواہی سے بولتا پہلے تو خود کو دیکھنے لگا پھر اسے دیکھتے باقی جملہ مکمل کرتے دانت نکالے وہ اسے گھور رہی تھی

۔۔۔۔۔

اچھا ایسا کیا"۔۔۔۔؟؟ "

اس نے مصنوعی مسکراہٹ سے اسے دیکھتے کایان سکندر کا ہی ڈائیلاگ بولتے اسے تیزی سے دھکا دیتے کمرے سے باہر نکالا تھا وہ کمرے سے باہر زمین پر گرتے گرتے بچا۔۔۔۔۔۔۔۔!! فجر نے دروازہ زور سے بند کیا تو جازب کمال کا قہقہہ گونجا۔۔۔۔۔

بیوی کو کیسے قابو کرتے ہے مجھ سے سیکھ"۔۔۔ "!

وہ بڑے رعب سے طنز سے بولتا اٹھا اور کمرے کی طرف بڑھا جہاں یمن گئی تھی اس نے ہلکا سا دروازہ کھول کر سر اندر کیا ہی تھا جب دروازے کے ساتھ ہی اس کے پاؤں دیکھتے اس نے نظریں اوپر اٹھا کر دیکھا جو اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔۔

باہر "۔۔۔!! وہ رعب سے بولی "

یمن "۔۔۔۔۔!! وہ منمنایا تھا"

باہر "۔۔۔..! وہ دانت کچکا کر یوں بولی جیسے دانتوں کے "

درمیان جازب ہو جازب کمال نے معصومیت سے اسے دیکھتے گردن باہر کی کہ دروازہ بند کرنے کے تیز آواز پر وہ زمین پر پیچھے ہو کر بیٹھا۔۔۔۔۔

وہ ابھی غصے میں ہے"۔۔۔ "

کایان کو دیکھتے وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔۔

!!ناچ نا جانے آنگن ٹیڑھا"۔۔۔۔ "

طنزیہ اسے دیکھتے وہ استہزاء مسکراہٹ لبوں پر سجاتے بولا وہ وہاں بنے تیسرے روم میں چلا گیا جازب بھی فرش سے اٹھتا ہاتھ جھاڑتا اس کے پیچھے گیا تھا۔۔۔۔

یہاں کیوں آئے ہو"۔۔۔۔؟؟ "

بیڈ پر بیٹھے کایان نے دروازے پر کھڑے نیم اندھیرے میں نظر آتے اس کے وجود کو دیکھتے نارمل لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

ایک بیوی نے نکال دیا تو کیا ہوا دوسری بیوی تو ہے نا "

۔۔۔۔؟؟

بازو پورے کھولتے اس نے دروازے کے دونوں اطراف رکھتے مخمور نظروں سے بیڈ پر بیٹھے کایان سکندر کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

" کیا۔۔۔۔؟؟ "

اس کے ارادے کایان کو خطرناک لگے تھے وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

تمھیں تمھارا حق نہیں دیانا۔۔۔! میں آج تمھیں تمھارا " حق دوں گا مائی فرسٹ سویٹ ہارٹ "۔۔۔۔۔۔

اس کی جانب بڑی سرشار سی چال سے بڑھتے وہ اپنا کوٹ اتارتے بولا تو کایان سکندر کا سانس اٹکا۔۔۔۔

میں تیری بیوی نہیں بیوہ ہوں"۔۔۔۔!۔اسے اپنی جانب" بڑھتا دیکھ وہ بیڈ پر کھڑا ہوتے تکیہ پکڑے اپنے بچاؤ میں اس کی طرف کرتے صدمے سے بولا۔۔۔۔۔

!گستاخ۔۔۔!!زندہ ہوں میں"۔۔۔۔ "
اسے انگلی دیکھاتے وہ اسے گھورتے ہوئے بولتا بیڈ پر چڑھ گیا تھا

۔۔۔۔۔

یااللہ میری عزت کی حفاظت کرنا۔۔۔۔!! تیرا دماغ کھسک گیا ہے کمینے!!"۔۔۔۔

اسے اپنی طرف عجیب نظروں سے تکتا پا کر وہ چھت کی طرف دیکھتا بعد میں اس کی طرف دیکھتے بولا جو لب دبائے مسکراہٹ روکنے کی کوشش میں تھا۔۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا میں ناانصافی نہیں کروں گا اب تمھارے حق کی باری ہے نازک حسینہ۔۔۔۔!! تمھارے حسن نے مجھے متاثر کیا ہے!"۔۔۔۔۔

کف لنکس کھولتے اسے نے شرٹ کہنوں تک فولڈ کرتے قدم اس کی جانب بڑھائے۔۔۔۔۔

مما"۔۔۔ "

اس کی طرف تکیہ پھینکتے وہ بیڈ سے نیچے اتر گیا تھا جازب نے غصے سے اسے گھورا۔۔۔

شوہر بول"۔۔۔۔ "

وہ سنجیدگی سے بولا اور ناچاہتے ہوئے بھی اس کی پریشان شکل دیکھ اس کا آخر میں قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

سالا باجا"۔۔۔۔ "

وہ دونوں بیڈ پر ایک طرف آتے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھتے اداسی سے بیٹھ گے جب کایان سکندر بڑبڑایا۔۔۔

کمینہ نازک حسینا"۔۔۔ "

منہ بناتے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ بھی ہچکی لیتے بولا تھا۔۔۔۔

!حجابن"۔۔۔۔"

کایان دانت پیستے افسوس سے بولا۔۔۔۔

!!ریڈروز"۔۔۔۔۔۔"

وہ بھی اسی کے انداز میں پیچھے بولا جب ان دونوں نے غصے سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ایک دوسرے کو گھورا۔۔۔۔۔

نہیں تو پہلے اتار لے نقل۔۔۔۔!!اتار،اتار اداسی کی بھی "

!!نقل کمینے سالے"۔۔۔۔

کایان نے اسے دیکھتے غصے سے ایک زوردار مکا اس کی کمر میں رسید کیا جو کراہ کر رہ گیا اور اب حال کچھ یوں تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے بری طرح لڑ رہے تھے کہ ان کی ناک اور ہونٹ پر خون کے نشان تھے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

قلب "۔۔۔۔!؟ "

کف لنکس لگاتے وہ نظریں اِدھر اُدھر دوڑاتے اس برف کی شہزادی کو بڑی شدت سے آوازیں دے رہا تھا جو نجانے صبح سے کہاں غائب تھی وہ اٹھا تو بیڈ خالی تھا وہ اس کے برابر میں نا تھی اور یہ بات اِسے بے چین کرنے کو کافی تھی وہ فریش ہوتا نیچے آیا تھا

۔۔۔۔۔

قلب کہاں ہو تم "۔۔۔۔۔؟؟ "

اس نے پھر سے پکارا تھا ہال میں مکمل خاموشی تھی جبکہ کچن سے آتی کھٹ پھٹ کی آواز پر وہ بھاری قدم اٹھاتا کچن کی طرف گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

وہ ہمارے شوہر ہے۔۔۔! ہمارے ہے کہ تمھارے ہے "

"۔۔۔۔؟؟

تیکھے چتونوں سے گھورتے وہ ڈھیلے اون کے گرم سویٹر کے ساتھ وائٹ پینٹ پہنے گلے میں مفلر لپیٹے وہاں کھڑے کُک کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

اس کی بات پر کچن کے دروازے پر کھڑے اس شخص کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی وہ سر جھکائے زیرِ لب مسکرایا۔۔۔۔

" شوہر ہے وہ تمھارا۔۔۔؟؟ "

اس نے پھر سے کُک سے بے تکی بات کی تھی جو اس کی بات پر منہ کھولے سر جھکا گیا جبکہ کُک کے چہرے کے تاثرات دیکھتے اسیر عالم نے اس شہزادی کو دیکھا اس کا دل کیا وہ اسے خود میں چھپا لے۔۔۔۔

ہم فش پکائے گے ہٹو سائیڈ پر "۔۔۔"

کُک کو سائیڈ کرتے اس نے باقی کے دو ملازموں کو کندھا مارتے سائیڈ کیا تھا جس پر اسیر عالم کی بھنویں تن سی گئی۔۔۔

"فیضی!!"۔۔۔۔

وہ بلند آواز میں لب بھینچے بولا اور تند و تیز نظر اُن دو ملازموں پر رکھی اس کی آواز پر قلب نے پلٹ کر اسے دیکھا جو اب اسے آنکھیں چھوٹی کرتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"اسیل ایڈم!!"۔۔۔

فیضی نے اس تک تیزی سے آتے سر جھکائے کہا اور ذرا سی نظر کچن میں ڈالی تھی اسیل ایڈم نے ایک ں نظر اُن دو ملازموں پر ڈالی اور پھر فیضی کو دیکھا جو اس کی نظر کا مطلب سمجھے ملازموں کو اشارہ کر گیا وہ سر جھکائے وہاں سے نکلے تھے۔۔۔۔

جاؤ تم بھی"۔۔۔۔ "

اُس نے کُک کو جانے کا حکم سنایا تھا جو سر جھکائے وہاں سے غائب ہو گیا جبکہ اُس کے یوں حکم چلانے اور فیضی کے اُسے "اسیل ایڈم" کہنے پر قلب نے ناک منہ چڑھایا

کیا کر رہی ہے برف کی شہزادی"۔۔۔۔؟"

اس کے خفا خفا چہرے کو دیکھتے وہ سلب سے ٹیک لگائے بازو سینے پر باندھے بولا جو کچھ فاصلے پر کھڑی مچھلی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

!آپ وہ تو ہو نہیں جو سب آپ کو بلاتے ہیں"۔۔۔۔ "

اس نے فش فرائی کرنے کا سوچا تھا جس پر مسالا پہلے سے لگا ہوا تھا اس نے آئل کڑھائی میں انڈیلا اور مدھم آواز میں شکوہ کیا تھا شاید۔۔۔۔

کیا۔۔۔؟شریف آدمی"۔۔۔۔؟؟ "

مدھم سا ہنستے وہ جلد اپنی مسکراہٹ سمیٹ کر سوالیہ ہوا جس پر قلب نے آئل ڈالنے کے بعد اسے دیکھا۔۔۔۔

ہاں بھلا کہاں سے آپ شریف ہے"۔۔۔؟ "

وہ آئل گرم ہونے کا انتظار کرتے سلب پر دونوں ہاتھ ٹکاتے اسے گردن موڑ کر دیکھتے بولی جو اس کی بات پر سبز چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

اور ایسا کیوں لگا تمھیں سنو وائٹ "۔۔۔؟ "

وہ بازو سینے سے اَن فولڈ کرتا ایک ہاتھ سے سلب پر دھرے اس کے ہاتھ کو کھینچتا اسے مکمل اپنی طرف کھینچ چکا تھا جو لڑکھڑا کر اس کے بازوؤں میں سمائی تھی۔۔۔

!! کام دیکھے اور نام دیکھے "۔۔۔۔ "

اپنی کمر پر اس کی سرد انگلیوں کی گرفت پر وہ مچلتی طنز سے بولی

اسیر عالم کو لگا وہ سمجھدار ہو گئی ہے اس کے بات کرنے کا انداز اب کافی حد تک بدل گیا تھا۔۔۔۔

! ثواب ہی تو کماتا ہوں "۔۔۔۔ "

کمر پر سرکتی اس کی انگلیوں کے لمس پر وہ لرز اٹھی تھی لمس سرکتا اوپر آتے اس کی گردن کی پچھلی سائیڈ پر رکا وہ مخمور نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"ثواب کمانے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں!"۔۔۔

اُسکے کندھے پر نرم مومی ہاتھ جماتے اُس لڑکی نے اس کی آنکھوں کے شور کو نظر انداز کرنا چاہا۔۔۔

"اَن پڑھ بندہ ہوں کہاں چالاکیاں آتیں ہیں مجھے

!!"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے نظریں اس کے چہرے پر جمائے اس کے گلے میں پہنے مفلر کو ڈھیلا کرتے اس کی شفاف گردن کو دیکھتے آنکھوں کو سکون دیا تھا۔۔۔۔۔

!!ایسے اَن پڑھو سے اللہ بچائے"۔۔۔۔"

اس کی گرفت واپس اپنی کمر پر جاتی محسوس کر وہ اس کی گرفت میں مچلتے تنک کر بولی اس کی غصے سے کھڑی ناک کو دیکھتے وہ کھل کر مسکرایا۔۔۔۔۔

!!جون ایلیا صاحب نے پھر کیا خوب کہا ہے"۔۔۔۔۔"

اُس نے دوسرا ہاتھ اِس کی کمر سے ہٹاتے اُس کی تھوڑی پر لے جاتے اُس کے چہرے کو سیدھا کیا جو رخ موڑے اس کے حصار میں قید تھی ایک سحر طاری کرتے حصار میں۔۔۔۔

کیا کہا ہے جون ایلیاء نے "۔۔۔۔؟؟"

اس نے خفگی بھری آواز میں اس کی آنکھوں میں جذبات کے طوفان کو دیکھتے نظریں چراتے کہا۔۔۔۔

تمھارے ہونٹ شراب تھے کیا۔۔۔۔۔؟؟ "

" !! مجھے پر جو حرام ہی رہے۔۔۔۔۔۔۔۔

لب دبائے سبز چمکتی آنکھوں کو اُس کے چہرے پر ٹکائے شرارت سے گویا ہوا تھا اُس کی بات پر قلب کا چہرہ سرخ ہوا وہ کئی پل اسے دیکھ نا سکی تھی پھر دھیرے سے گردن موڑ کر اس کی چمکتی سبز آنکھوں میں جھانکا وہ سبز آنکھیں جو طلسم میں قید کرنے کو بے تاب تھی۔۔۔۔

کتنے بے شرم ہو آپ نعوذ باللہ یہ جون ایلیا نے کہا ہے یا " !! آپ نے خود نے "۔۔۔۔

اپنی مسکراہٹ دباتے وہ سرخ چہرہ لیے بولی اس کے رخساروں کی سرخی دیکھ وہ مسمرائز ہوا تھا اُس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسا وہ اس کے لبوں کے کنارے پڑتے گڑھے پر جیسے خود کو ہار گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اب کیا پتہ جون ایلیا کی بیوی بھی تم جیسی ہو اسے "

!!ترسانے والی"۔۔۔۔۔

ہاتھ کی پشت سے اس کے سرخی مائل گالوں کو سہلاتے وہ

گھمبیر لہجے میں اُس کی طرف گردن جھکائے مدھم سرگوشی میں

بولا کہ اُس کی بات پر وہ شرم سے سرخ پڑی تھی۔۔۔۔۔۔

اول درجے کے بے شرم ہو آپ۔۔۔!آئل جل جائے "

!!گا کتنا گرم ہو گیا ہے چھوڑیں"۔۔۔۔

وہ خفگی سے اسے گھورتی اس کی بازوؤں پر دباؤ ڈالتی اس کے

حصار سے نکلنے کو مچل اٹھی تھی جو جھٹکے سے اسے خود کے مزید

نزدیک کر گیا۔۔۔۔۔۔

"ہاں بس بے شرمی میں ہی اول درجے پر ہوں ورنہ تو میں نالائق بندہ ہوں"۔۔۔۔۔!

وہ بہت مدھم انداز میں سرگوشی کر گیا جذبات کے ردھم میں گونجتی ایک جان لیوا سرگوشی۔۔۔۔۔

"آئل جل جائے گا، آگ لگ جائے گی"۔۔۔۔!!

اپنے کان پر اس کی گرم سانسوں کی تپش پر وہ اٹکتے لہجے میں گہرا سانس بھرتے مدھم آواز میں بولی۔۔۔۔

میرا دل بھی جل گیا تھا قلب، آگ لگی تھی میرے سینے "
میں بھی جب تمھارا کندھا اُس ور کر کے کندھے سے مس ہوا تھا
!!"۔۔۔۔۔

قلب نے محسوس کیا اُس کا لہجہ اب سرد تھا جبکہ اس کے لفظ
سرد نا تھے وہ آگ سے تھے۔۔۔! جھلستے ہوئے، سلگا کر خاک کر
دینے والے وہ خوفزدہ ہوئی تھی بہت زیادہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

!!ا۔آئندہ نہیں ہو گا اسیر "۔۔۔۔۔"

وہ لب بھینچے پھڑ پھڑاتے لبوں سے بامشکل لفظ نکالتے اس کے
گلے لگی بولی تھی جو جھٹ سے اُس سے دور ہوتے اُس کے خوف
سے تر چہرے کو دیکھنے لگا اُسنے نرمی سے ہاتھ اس کی گال پر رکھا تھا

۔۔۔۔۔

اندر والا شوہر تم سے مخاطب ہے قلب، اگر اسیل ایڈم "
!! ہوتا تو غلطی کی سزا بہت بری ملتی"۔۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے مسکرایا اُس کی سبز رنگ آنکھیں چمک اٹھی
تھی حیوانیت سے قلب نے نظریں چرائی اور پھر واپس اس کی
آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔

اسیل ایڈم کی پناہ میں آجاؤ میں تمھیں اپنے ایک الگ "
!! روپ سے واقف کرواؤں گا"۔۔۔۔۔
مفلر اس کی گردن پر واپس درست کرتے وہ بہت نارمل انداز
میں بولا۔۔۔! لیکن لفظ وہ نارمل نہیں تھے۔۔۔! وہ عجیب

وحشت زدہ سے تھے کہ وہ اندر تک کانپ اٹھی اور بے ساختہ نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔۔۔

" میں تمھیں اپنے ہر روپ سے روشناس کرواؤں گا قلب
تمھیں اسیل ایڈم کو بھی جاننا پڑے گا برف کی شہزادی
۔۔۔۔۔۔۔۔! اسیل ایڈم کسی کو بھی وقت نہیں دیتا کسی کو بھی
!! نہیں۔۔۔۔۔۔

اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے وہ شدتِ تشنگی کے سحر میں
! جکڑے بولا تھا قلب سختی سے لب بھینچ گئی۔۔۔۔

اُس شخص کا ہر روپ ہر انداز جان لیوا تھا چاہے وہ اُس کا اندر والا شوہر ہو، پولیس والا ہو، اسیر عالم ہو یا اب اسیل ایڈم !!۔۔۔۔۔

اُس نے اُس لڑکی کو آزاد کر دیا جو ایک پل کی دیر کیے بغیر اُس سے یوں الگ ہوئی کہ اُس شخص کو ناگوار گزرا تھا اُس لڑکی کا خود سے یوں جدا ہونا وہ ہچکچاتی گیس کو بند کر گئی۔۔۔۔! آئل زیادہ گرم ہو گیا تھا وہ اسے کچھ حد تک ٹھنڈا کرنے کے انتظار میں وہاں نظریں جھکائے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

جیسے اُسے نظر انداز کرنا چاہ رہی ہو جبکہ وہ چلتا ہوا وہاں رکھی ٹیبل کے آگے سے کرسی گھسیٹ کر وہی بیٹھ گیا تھا اُسکی شدت

پسند نظریں اس لڑکی کی پشت پر جم گئی تھی جو اُس لڑکی کی دھڑکنوں کو منتشر کر رہی تھی۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد آئل کے کچھ حد تک صحیح ہونے پر وہ فش فرائی کرنے لگی تھی یہ اُس کی پسندیدہ ڈش تھی یا پھر وہ زیادہ تر فش ہی کھاتی رہی تھی شاید اس لیے وہ اسے پسند تھی۔۔۔۔!!

وہ اسے کام کرتے دیکھ رہا تھا اسے اندازہ نہیں تھا وہ یہ کام کر لے گی اسے لگا تھا وہ گڑبڑ کرے گی لیکن وہ بہت اچھے سے فش فرائی کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا اسے مچھلی سے بننے والی ہر ڈش آتی تھی اور وہ اکثر بناتی رہتی تھی کہ اُن کے گھر میں زیادہ مچھلی ہی بنتی تھی

۔۔۔۔

وہ لڑکی اُس مافیا مین کو حیران کر گئی تھی۔



مجھے نہیں پتہ تھا مجھے بنانے کے علاوہ تم کھانا بھی بنا لیتی ہو "

!!"۔۔۔۔

وہ خفیف سا طنز کرتے بولا تھا نظر اس کی گردن کی ابھرتی نسوں میں الجھتی جذبات کو سرشار کر گئی تھی۔۔۔۔۔

"اچھا کھانا!!"۔۔۔۔۔۔

اُس نے جیسے گردن اکڑاتے اُسے جتایا جس سے اس کی گردن کی نسوں میں ہل چل ہوئی تھی وہ حلق تر کر گیا۔۔۔۔۔

"بہت اچھا!!"۔۔۔۔

اُس کی گردن میں الجھتے وہ کھوئے ہوئے لہجے میں بولا جب اُس نے بے ساختہ نازک سفید ہاتھ اپنی گردن پر رکھے اسیر عالم کا سکتہ ٹوٹا۔۔۔۔

"کھانا؟؟"۔۔۔۔

وہ لب دبائے بولی تھی وہ اس کی بات پر سر جھکا گیا۔۔۔! وہ زیر لب مسکرایا تھا اپنی بے خودی پر۔۔۔۔

گیم کھیلے "۔۔۔۔۔؟؟ "

گردن سے ہاتھ ہٹاتے وہ آئی برو آچکاتے بولی تھی اسیر عالم نے سر اوپر اٹھائے اس کی چمکتی کالی آنکھوں میں جھانکا وہ منظر حسین تھا اُس کی بیوی اس کے پاس تھی ایک سکون تھا۔۔۔! شاید محبت کرنے والوں کے لیے محبوب کا سامنے ہونا ہی باعثِ سکون ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جیت گیا تو ایک ہفتے تک تمھاری ہر بات مانوں گا اور اگر ہار " گیا تو اسیل ایڈم کو قبول کرنا پڑے گا"۔۔۔۔!

صوفے پر بازو پھیلائے اُس نے بڑے رعب سے ٹانگ پر ٹانگ جمائی جبکہ دوسرے صوفے پر بیٹھے وہ ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔

" اُس شخص کے اصول بھی اُس کی طرح الٹے تھے وہ خود کے ہارنے پر خود کو اُس لڑکی کو سونپ رہا تھا"۔۔۔۔۔

" چالاکیاں وی معشوقیاں وی"۔۔۔۔!

وہ ہنستے ہوئے بولتی سیدھی ہو کر بیٹھی جبکہ اُس کی عجیب بات پر وہ آنکھوں میں سوال لیے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔

" وہ۔۔کاشی جی نے بولا تھا پھر ہم نے اُن سے مطلب سیکھا "!!۔۔۔۔۔

وہ کجل ہوئی تھی اُس کے اِس طرح دیکھنے پر نا چاہتے ہوئے بھی وہ کاشی کا بتا چکی تھی اسیر عالم نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

" جی۔۔۔۔! صرف میرے نام کے ساتھ لگایا کرو بھائی !! بولا کرو سب کو چلو گیم شروع کرو کونسا کرنا ہے"۔۔۔۔ وہ قدرے سخت لہجے میں بولتا آخر میں اس کا اداس پڑتا چہرہ دیکھ نرم پڑ گیا۔۔۔۔۔

" وہ مافیا مین موت کا کھیل کھیلتا تھا اور آج فقط اپنی بیوی کے لیے وہ اُس کے ساتھ بیٹھا کوئی بچکانہ سا کھیل کھیلنے والا تھا وہ شخص جیسے عورت ذات خاص پسند نا تھی۔۔۔۔! ہاں لیکن اگر وہ

عورت اُس کی بیوی ہو تو اسیل ایڈم اُس پر قربان۔۔۔۔!اُس پر تمام"۔۔۔۔۔

بغیر پلک چھپکائے دیکھنا ہے جس نے پلک چھپکائی وہ ہار گیا " آپ جان بوجھ کر نہیں ہارے گے وعدہ کرے"۔۔۔۔

اُس نے دور سے ہی ہاتھ پھیلاتے وعدہ لینا چاہا جیسے وہ جانتی تھی کہ وہ اپنی وحشتوں سے اسے ہمکنار کروانے کے لیے ہار جائے گا اس کی حفاظتی تدابیر پر وہ زیر لب مسکرایا اور دور سے ہی ہاتھ آگے کر دیا جیسے اُس کی ہتھیلی پر رکھ دیا ہو۔۔۔۔۔

!!وعدہ رہا میر جان ہارنے کے لیے تو نہیں بنا میں"۔۔۔۔ "

اُس کی آنکھوں کی چمک کو دیکھتے وہ محظوظ ہوتے گھمبیر لہجے میں بولا تھا قلب نے ہنکارا بھرتے گیم شروع کی۔۔۔۔۔

گلابی پڑے چہرے سمیت اس نے پلکوں کی جھالر اٹھا کر سامنے دیکھا دل کی دھڑکنیں تیزی سے دھڑکی تھی۔۔۔۔
وہ بنا پلکیں جھپکائیں سامنے بیٹھے اس دلفریب شخص کو دیکھ رہی تھی جس کی لودیتی نظریں اس گلابی چہرے پر جمی تھی۔۔۔

وہ دونوں بغیر پلکیں جھپکائیں یوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے جیسے اُس پوری کائنات میں اس کام کے علاوہ کوئی ضروری کام ہو ہی نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہار جانا چاہتی تھی کہ اگر کہی وہ ہار گیا تو اُسے اسیل ایڈم کو قبول کرنا پڑتا اُس شخص کے اِس روپ کی ذرا سی جھلک پر اُس لڑکی کی جان لبوں پر آجاتی تھی گو کہ اُسے اِس روپ میں قبول کرنا لیکن اُس لڑکی کا دل۔۔۔۔۔؟؟ وہ دل چاہتا تھا اُس شخص کے ہر روپ کو فقط خود پر آشنا کیا جائے۔۔۔۔۔!!

قلب نے اپنا ننھا گلابی ہاتھ چہرے پر لے جاتے مقابل کو دیکھتے چہرے پر رکھا۔۔۔

وہ اب بھی اسے الوہی نظروں سے یوں دیکھ رہا تھا جیسے اسیل ایڈم کے لیے اس کے سوا دیکھنے کے لیے پوری دنیا میں ہر چیز بے کار ہو اس کی سبز رنگ آنکھیں چمکتی بہک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اُسے دیکھتے قلب نے گلابی لب دانتوں تلے دبایا تھا چہرے پر رکھے نازک چھوٹے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی نچلے لب پر جمائی کالی بڑی بڑی آنکھوں سے مقابل کو دیکھا۔۔۔۔۔

اُس کی حرکت پر اسیل ایڈم کا دل ایک سو بیس کی رفتار سے دھڑکا اسیل ایڈم اُس میں مکمل بہک کر کھویا تھا۔۔۔۔۔

اُس کی نظریں قلب کے گلابی لبوں پر تھی اور دل سینے میں بیٹھا اسیل ایڈم کو بتا رہا تھا اس پر عشق طاری ہونے لگا ہے کوئی ہے جو اوٹاوا کے ڈان کو قابو کر سکتی ہے اپنے سحر میں چھپا سکتی ہے اسے پاگل کر سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے اس کا دل دھڑک دھڑک کر پاگل ہوتا وہ پلکیں چھپکاتے نظریں پھیر گیا۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا آپ ہار گے ہم سے "۔۔۔ "
وہ کھلکھلا کر ہنستی چلی گئی اس کی نظر پھر سے اس معصوم چہرے پر ٹکی تھی۔۔۔۔

وہ پہلی بار تھا جب اسیل ایڈم کو کسی نے مات دی تھی ایک معصوم وجود نے ایک سفاک بادشاہ کو مات دی تھی ایسا بادشاہ جو لوگوں کو کاٹ کر اوٹاوا کی گلیوں پر پھینک دیتا تھا جیسے خوف پسند تھا

۔۔۔۔

وہ مافیا مین جس نے تھوڑی دیر پہلے کہا تھا" وہ ہارنے کے لیے تو نہیں بنا" اور اب اس معصوم برف کی شہزادی سے ہار گیا تھا وہ مافیا مین اُس عام سی لڑکی سے ہار گیا تھا۔۔۔۔۔!! وہ تمام ہو گیا تھا اُس لڑکی پر

یہ جو تم نے کیا ہے نا۔۔۔۔۔۔!! اس کا حساب میری جان تم" !ہی دو گی"۔۔۔۔۔۔

سامنے صوفے سے اٹھتے وہ شیشے کے میز سے گھومتے اس کے بلکل سامنے آتے کھڑے ہوتے ہوش اڑاتے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

ک۔کیام۔مطلب"۔۔۔ "

لبوں کو بھینچے وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولی تھی اسیل ایڈم پھر سے زیر ہوا تھا وہ بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔۔۔۔

تمھارے ہونٹوں کی نادانیاں تمھاری یہ معصومیت کسی دن " میری جان نکالے گی"۔۔۔

اسے دونوں کندھوں سے تھامتے صوفے پر کھڑے کرتے وہ لب دبائے گہرا سانس بھرتے بولا اس کی بات پر اُس لڑکی کا دل دھڑکا اس کے رخسار دہک اٹھے لیکن اُس کی آنکھیں۔۔۔۔؟؟

آپ ہماری وجہ سے مر جائے گے "۔۔۔۔ "

صوفے پر کھڑے ہوتے اس کی کالی آنکھوں میں اداسی چھائی تھی اسیل ایڈم دھیرے سے ہنسا۔۔۔۔۔

"تم پر مر مٹوں گا قلب اسیل ایڈم کی نسوں میں تمھارا نشہ دوڑا
تو اس کا خمیازہ تمھارے لیے نا قابل برداشت ہو گا
"_____

اس کی نازک کمر میں ہاتھ ڈالے وہ اسے خود کے قریب کرتے سر
اس کے سر سے ٹکائے گہرا سانس بھرتے اس کی خوشبو کو اپنے
اندر اتارتے مدھم گھمبیر اواز میں بولا۔۔۔۔

"اسیل ایڈم تمھیں سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں بھی خود کی
نظروں سے دور نہیں کرے گا "

گہرا سانس بھرا گیا تھا اس کی خوشبو کو مزید خود میں اتارتے اس نے دوسرا ہاتھ اس کے نازک چھوٹے ہاتھ میں لیتے اپنے دل کے مقام پر رکھا۔۔۔۔۔۔

قلب۔۔۔!!اسیل ایڈم کی بن جاو۔۔۔۔۔۔!!اسیل ایڈم" کی وحشتوں میں اضافہ مت کرو"۔۔۔
انگوٹھے سے اس کے ہاتھ کی پشت کو سہلاتے وہ بھاری لہجے میں بولا۔۔۔۔

اس کی زندگی میں وہ پہلی بار ہوا تھا کہ اسیل ایڈم جس کے نام سے اوٹاوا چلتا تھا وہ اوٹاوا کا بے رحم بادشاہ کسی سے کوئی خواہش ظاہر کر رہا تھا وہ کسی سے اجازت چاہ رہا تھا۔۔۔۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا اور آخری بار بھی اور ایسا صرف اس معصوم لڑکی کے لیے ہوا تھا اور آخری دم تک شاید اوٹاوا کا مافیا مین اس کے سامنے ہی ہار مانتے اجازت کا طلب گار رہے۔۔۔۔۔

وہ قلب کی دھڑکنیں بڑھاتا تھا اور جیسے ہی قلب کی دھڑکنیں بڑھتی اسیل ایڈم کی دھڑکنیں ساتھ ہی بے قابو ہوتی تھی

۔۔۔۔۔

!میرا ہر روپ تم تک محدود رہنا چاہتا ہے زندگی"۔۔۔ "

اُسے یکدم ہی باہوں میں بھرتے وہ گھمبیر بوجھل لہجے میں بولتا قدم کمرے کی طرف بڑھا گیا جبکہ وہ اس کے سینے پر سر رکھے جیسے اُس سے خائف ہوئی تھی۔۔۔

تم نے خود مجھے اِس انداز میں قبول کیا ہے اب تم جھٹلا " نہیں سکتی"۔۔۔۔!!

اُسے کمرے میں لے جاتے فرش پر اتارتے اُس نے وحشی سے انداز میں اس کی گردن کی نس کو دباڈالا کہ اسے اپنی سانس حلق میں اٹکتی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

"ک۔کب"۔۔۔!!

اس کے انگھوٹھے پر ہاتھ رکھتے وہ مزاحمت کرتی بامشکل بولی تھی

وہ دھیرے سے یکطرفہ مسکرایا اس کے لبوں کے کنارے موجود

گڑھا واضع ہوا۔۔۔۔

!!تم چاہتی تو ہار بھی سکتی تھی"۔۔۔۔ "

آئی برو اٹھاتے اس نے دباؤ اس کی نسوں پر کم کرتے اس کی کمر

میں ہاتھ ڈالتے اسے خود میں بھینچا وہ لبوں پر زبان پھیرتے

مسکرایا جبکہ اُس لڑکی کو اپنا سانس کم ہوتا محسوس ہوا وہ سچ کہہ رہا

تھا"وہ ہار بھی تو سکتی تھی نا"۔۔۔۔۔؟؟

!خمیازہ تو بنتا ہے"۔۔۔۔ "

اُس کے کندھے پر تشنہ لب رکھتے وہ وہاں دانت گاڑھتے ایک گہرا زخم اُسے دے گیا اُس کی تشنگی پر وہ سسک اٹھی تھی۔۔۔۔۔

" تمھیں ہار جانا چاہیے تھا۔۔۔۔! اب تو زندگی کے ہارنے پر ہی تمھیں مجھے سے رہائی ملے گی"۔۔۔۔۔

اِس کی سسکی اور آنکھوں میں نمی دیکھتے وہ نرم پڑا تھا لیکن اس کے لفظوں میں وحشت انگیز سرد پن تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُسے باہوں میں بھرے وہ بیڈ تک آتے اُسے وہاں لٹاتے خود سائیڈ پر اُس کے قریب بیڈ گیا۔۔۔۔۔

تم نے بہت غلط کیا قلب تمھاری جیت تمھاری موت بننے "
میں کوئی کسر نہیں چھوڑے گی اور تمھیں مرتا ہوا تو۔۔۔۔!
اسیل ایڈم بھی نہیں دیکھ سکتا"۔۔۔۔

اُس کے لرزتے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتے وہ
بڑے گہرے لہجے میں بولتے اس کے ہاتھ کو سہلانے لگا تھا وہ
گھبرا گئی تھی اُس کی باتوں سے۔۔۔۔۔

چاہے میں جس مرضی انداز میں تمھارے سامنے موجود "
ہو جاؤں۔۔۔۔! تم ہمیشہ میرا دل رہو گی"۔۔۔۔

وہ گہرا سانس بھر گیا یوں محسوس ہوا جیسے جذبات کے کسی سمندر کو اس نے خود میں ہی غرق کر دیا ہو آخر وہ شخص کیا بول رہا تھا ۔۔۔۔؟ کیوں بول رہا تھا۔۔۔۔؟

" مجھے تم سے محبت ہے۔۔! اور یہ واحد احساس ہے جو تا حیات مجھے یاد رہے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیدھا ہوتے وہ اُس کے گھبرائے گھبرائے وجود کو اپنی دسترس میں لیتے نرمی و وحشت کی ملی جلی کیفیت میں بولا اور اس کی پیشانی پر اسی انداز میں لب رکھے۔۔۔۔۔۔۔!!

" تم ہر حال میں مجھے فقط اپنا شوہر پاؤ گی"۔۔۔۔!!

ایک گرم سیال قطرہ دغا دیتا اس کی آنکھ سے نکلتا اُس لڑکی کی بند آنکھ پر گرا وہ جو گھبرا گئی فوراً آنکھیں کھول کر اس مظبوط مرد کو دیکھا۔۔۔۔

"اسیر!۔۔۔۔"

وہ بہت مدھم انداز میں بولی تھی جیسے شرمندگی بھری آواز ہو اس کی آواز پر وہ آنکھیں میچ گیا۔۔۔۔

"اُس نے کہا تھا تم واحد عورت ہو جو مجھے ہنسا سکتی ہو اور تم ہی وہ واحد عورت ہو جو اسیر عالم کو رولا بھی سکتی ہو اور آج وہ مظبوط مرد جس کی وجاہت و مردانگی کی کشش کسی بھی صنفِ نازک کو

اپنی طرف کھینچ سکتی تھی وہ رو دیا تھا اس ایک عورت کے لیے جو اُس کی بیوی تھی"۔۔۔۔

اپنے کڑھے اصولوں کو توڑ کر میں نے خود کو تم سے جوڑا "

!! ہے قلب"۔۔۔۔

وہ اس پر سے اپنا حصار کھینچ چکا تھا اور قلب کو لگا جیسے ایک محفوظ سایہ زندگی میں کہی پیچھے چھوٹ گیا ہو وہ اُس سایہ میں واپس جانا چاہتی تھی وہ اسیر عالم کے سایہ میں جانا چاہتی تھی

۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اُس شخص نے گردن موڑ کر اپنی بیوی کی فکر مند آنکھوں کو دیکھا وہ اس کی گود میں سر رکھ گیا تھا اُس کا ہاتھ پکڑتے اس نے اپنی آنکھوں پر رکھا۔۔۔۔۔۔!!

"تمھیں پا کے میں بد بخت سے خوش بخت بن گیا ہوں

مجھے واپس بد بخت مت بنانا!"۔۔۔۔۔ قلب۔۔۔۔!!

اُس نے ہنکارا بھرا اور آنکھوں پر دھیرے اپنی بیوی کے ہاتھ پر گرفت سخت کر لی جیسے وہ ڈر گیا ہو اور ایسا ہی تھا وہ ڈر گیا تھا

۔۔۔۔۔۔

"آپ ٹھیک نہیں ہے اسیر!"۔۔۔۔

اُس کے ماتھے پر لب رکھتے وہ نہایت ہی نرمی سے بولی اور اس کی آنکھوں کو انگلیوں سے ہلکا سا دبانے لگی تھی وہ دھیرے سے زخمی سا مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔۔

" مجھ جیسے شخص پر سکون حرام ہوتا ہے قلب جس کو اُس کی زندگی کی پہلی عورت نے بے دردی سے جھٹک دیا ہو"۔۔۔۔!!

اپنی آنکھوں کو دباتے اُس کے ہاتھ کو پکڑتے اُس نے نرمی سے لبوں کو لگاتے گویا ایک سسکی کا گلا گھونٹ ڈالا اس نے آنکھیں کھولی تو کئی آنسو اُس شخص کی آنکھوں سے نکلتے اُس لڑکی کے دامن میں سما گے۔۔۔۔

اُس کے آنسوؤں پر اُس لڑکی کی آنکھیں نم ہوئی تھی اُس کے سینے میں تکلیف اٹھی تھی اس شخص کو یوں روتا دیکھ کر۔۔۔۔! وہ لرزتے لب بھینچ گئی۔۔۔! صرف تکلیف تھی۔۔۔۔! نہیں انتہا کی تکلیف تھی اُس شخص کی ان سبز رنگ آنکھوں کی پتلیوں میں۔۔۔۔۔

تم میری شریکِ حیات ہو قلب میرے ہر سفر میں "
!!شریک رہنا"۔۔۔۔۔

وہ اُس کی گود میں اپنا چہرہ چھپاتے اُس کی کمر کے گرد اپنے مظبوط بازوؤں سے حصار باندھ گیا تھا۔۔۔۔

خدا کے بعد اگر میں کسی چیز سے ڈرتا ہوں تو وہ تمھاری "
جدائی ہے بیوی۔۔۔۔!! اور یہ وہ واحد ڈر ہے جس سے جان
" جانے کا خطرہ ہے

وہ بامشکل سن پائی تھی اُس کا لہجہ مدھم تھا وہ غنودگی میں جا
رہا تھا شاید لیکن اس کے لہجے میں گہرا غم تھا قلب کو لگا بس ایک
!! لفظ اور۔۔۔۔! اور وہ بے موت ماری جائے گی۔۔۔۔
اُس نے ہچکیوں کا گلا گھونٹنا چاہا
وہ اُس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی تھی اُس لڑکی کے
آنسو اس شخص کے گھنے ہلکے بھورے بالوں میں جذب ہونے
لگے۔۔۔۔

اُسے علم نہیں تھا وہ شخص کیا بول کر یوں رویا ہے لیکن اس کی آنکھوں کے زخم، اُس کے آنسوؤں میں بہتا درد اُس لڑکی کے دل کو غمگیں کر گیا تھا۔۔۔۔۔

" وہ یونہی اُس کے بالوں میں انگلیاں چلاتی رہی اور اُس شخص کی زندگی کی وہ پہلی ایسی شب تھی کہ سکون اُس پر حلال ہو گیا تھا !! جیسے۔۔۔۔۔!! کہ وہ سکون سے سو رہا تھا"۔۔۔۔۔۔۔

" اور پھر خیالات یہ اظہار کرتے ہے کہ ؛ایک مرد کے لیے اُس کی شریک حیات کی گود سکون کی ایک بہترین جائے پناہ ہوتی ہے اور شریک حیات بھی وہ جو محبت ہو"۔۔۔۔

زندگی سے یہی گلہ ہے مجھے
تو بہت دیر سے ملا ہے مجھے

تو محبت سے کوئی چال تو چل
ہار جانے کا حوصلہ ہے مجھے

دل دھڑکتا نہیں، ٹپکتا ہے
کل جو خواہش تھی آبلہ ہے مجھے

ہم سفر چاہیئے، ہجوم نہیں
اِک مسافر بھی — قافلہ ہے مجھے

کو ہکن ہو، کہ قیس ہو، کہ فراز
سب میں اِک شخص ہی ملا ہے مجھے

احمد فراز



کہاں ہو تم"۔۔۔۔؟؟"
موبائل کی دوسری جانب سے سنجیدگی بھری آواز اُبھری تھی
اُس نے لب کاٹے وہ اُس سے اُس دن کی خفا تھی لیکن کچھ حد تک بس
اپنے لیے اُس کا اس حد تک جانا اُس کے دل میں ایک انجانی سی کلی کو کھلا گیا تھا۔۔۔۔۔!! شاید محبت کی کلی کو۔۔۔؟؟

!!رحمت سے ملنے آئی تھی ہاسپٹل"۔۔۔ "

وہ ہاسپٹل کے باہر کھڑی تھی اِدھر اُدھر نظریں گھوماتے وہ ٹیکسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

!!ٹھیک وہی رکو میں آتا ہوں"۔۔۔۔"

اُس نے تیزی سے کہا اور اِس سے پہلے وہ لڑکی کچھ بولتی وہ کال کٹ کر چکا تھا وہ نفی میں سر ہلا گئی وہ ایسا ہی تھا"جلد باز"۔۔۔۔

وہ ایک سائیڈ پر کھڑی ہو گئی تھی اُس کے لبوں پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی اور وجہ وہ شخص تھا ہاں وہ خود غرض !!شخص۔۔۔

عجیب تھا وہ۔۔۔۔!! کبھی ایسا انداز کے یمن وحید خود پر رشک کرتی اور کبھی ایسا انجان لہجہ کہ وہ حیران رہ جاتی لیکن جو بھی تھا !اُسے یاد تھا اُس کا کہا گیا جملہ۔۔

!! میں فقط تمھارا ہوں"۔۔۔۔۔۔ "

وہ صرف الفاظ نہیں تھے۔۔۔! وہ احساس تھا لاکھوں، کروڑوں سے بہت اوپر کا کوئی احساس جیسے انمول۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! جس !کا کوئی مول نہیں تھا کوئی بھی نہیں۔۔۔۔

مجھے سوچ کر جو تم مسکراتی ہو ایک ستم یہ بھی کرتی ہو تم " میرے دل پر"۔۔۔۔۔۔

ایک ہلکی مدھر سی سرگوشی اُسے اپنے کان کے قریب محسوس ہوئی تھی اُس نے پلٹ کر دیکھا وہ سینے پر بازو باندھے لاپرواہ سا کھڑا تھا اس کی آنکھوں کی چمک اور بات پر وہ زیر لب مسکراتے رخ پھیر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلے "۔۔۔۔۔؟؟ "

اُس کے سامنے آتے اُس نے چمکتی کالی آنکھوں سے اُسے دیکھا جو دھیمے سے مسکراتی اثبات میں سر ہلاتی آگے بڑھ گئی وہ سامنے دیکھتے رک گئی تھی اُس نے حیرت سے گردن موڑ کر اُس شخص کو دیکھا۔۔۔

کیا اِس پر جائے گے ہم "۔۔۔۔؟؟ "

اُس نے سامنے کھڑی اُس کی ہیوی بائیک کو دیکھتے حیرت سے سوال پوچھا جو کندھے آچکا گیا۔

"نہیں میں اِس پر نہیں جا سکتی"۔۔۔۔!!

اُس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا اُسے ہلکا سا ڈر محسوس ہوا تھا وہ حیرت میں تھی۔۔۔۔

"اتنے امیر ہو تم ایک گاڑی ہی لے آتے مجھے پِک کرنے کے لیے"۔۔۔۔۔!

وہ نظریں گھماتے کبھی بائیک کو تو کبھی اُس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

!گاڑی لے تو آتا لیکن اُس میں ایک مسلہ تھا"۔۔۔ "

اُس کا ہاتھ پکڑتے وہ آگے بڑھتے بائیک کے پاس آ کر رکا اُس کی بات پر یمن وحید نے آنکھوں میں سوال لیے اسے دیکھا۔۔۔

کیا مسلہ تھا"۔۔۔۔؟؟ "

اُس نے اچھنبے سے اسے دیکھتے سوال کیا جس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگتی اُس شخص کی دلکشی کو مزید بڑھا رہی تھی۔۔۔۔

تم نے سنا جون ایلیا کو"۔۔۔۔؟؟ "

ہیلمیٹ ہاتھ میں لیتے اُس نے ایک بار ہیلمیٹ کو ہوا میں اچھالتے اُس کے چہرے کی نا سمجھی کو دیکھا وہ محظوظ ہوا تھا۔۔۔

جون ایلیا کہاں سے آگے درمیان میں "۔۔۔؟؟ "

وہ حیرانگی سے بولی اُسے اِس حیات میں اُس شخص کی سمجھ ہر گز نہیں آسکتی تھی اور یہ طے تھا۔۔۔

!! سارا مسلہ ہی ان کا ڈالا ہوا ہے "۔۔۔۔۔"

وہ ذرا مدھم لہجے میں بولا ہیلمیٹ پہنتے اُس کی طرف جھکا یمن وحید نے چہرہ پیچھے کی جانب کیا جس پر اُس شخص نے اُس کے بازو پر گرفت بناتے اُسے مزید ایسا کرنے سے روکا۔۔۔۔

!! جون ایلیا نے کہا۔۔۔ "

وہ اب مزید مدھم آواز میں بولا تھا یمن وحید کی آنکھیں پھیل گئی وہ اُس شخص کی ہیلمیٹ سے جھانکتی کالی آنکھوں کے سحر میں خود کو قید ہوتا محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔

کیا کہا ہے "۔۔۔؟؟"

وہ کھوئے ہوئے لہجے میں انتہائی مدھم آواز میں بولی وہ زیرِ لب مسکرایا اور اُس کی پھیلی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔۔۔۔۔

دیوانہ ہے تمھارا کوئی غیر نہیں ہے "

روٹھا ہے تو سینے سے لگا کیوں نہیں لیتے "۔۔۔؟

وہ مسمرائز کرتے لہجے میں انتہائی مدھم گھمبیر آواز میں بولا کہ وہ اُس شخص کی آنکھوں کی بڑھتی چمک کو دیکھتی رہ گئی وہ خود لب دبا کر اسے دیکھنے لگا اُس کی بات پر اُس کے گال سرخ ہونے لگے تھے وہ نظریں چراتے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی پھر گہرا سانس بھرا

۔۔۔۔

!تو اِس میں بائیک سے جانے کا کیا جواز ہے"۔۔۔ "

وہ خود کی بڑھتی دھڑکنوں پر قابو پاتے اُسے دیکھتے خود کو سنجیدہ کرنے کی کوشش کرتے بولی جو اِس کی حالت پر محظوظ ہوا۔۔۔

تو جواز یہ ہے۔۔۔! جب میں بائیک پر بیٹھوں گا اور تم "
میرے پیچھے بیٹھو گی تو پیچھے سے مجھے گلے لگا لینا تمھارا ہاتھ میرے
!! دل پر دھرا ہونا چاہیے "۔۔۔۔

وہ لاپرواہی سے کندھے آچکاتے اُسے تنگ کرتے بائیک پر بیٹھ
گیا جبکہ وہ ہکا بکا اِس کی بات سنتے اُس کے آخر میں " گلے لگانے "
!! والے لفظوں کو سنتی پزل ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

!! بیٹھو "۔۔۔۔ "

اُس نے گردن سے ہلکا سا اشارہ کیا تھا وہ ہچکچاتی اُس کے پیچھے بیٹھ
گئی البتہ اُسے چھونے سے احتیاط برتی تھی وہ اِس کے انداز پر کھل
کر مسکرایا۔۔۔۔

اُس نے بائیک سڑک پر لاتے سپیڈ یکدم تیز کر دی کہ وہ خوفزدہ ہوتی اسے سختی سے پکڑ گئی۔۔۔۔

اب میں تمھیں روز بائیک پر آفس لے کر آیا کروں گا"

!"۔۔۔۔۔۔۔

اُس کے مخروطی ہاتھ اپنے دل کے مقام پر دھرے دیکھ وہ شوخ ہوتے بولا تھا جس پر اُس لڑکی کی آنکھیں پھیل گئی۔۔۔۔

لوگ کیا کہے گے اتنی بڑی کمپنی کا مالک اور بائیک پر آفس "

!!آتا ہے وہ آپ کو کنگال سمجھے گے"۔۔۔۔

اِس کے خطرناک ارادے سنتے وہ تیزی سے بولی تھی کہ کہی وہ اپنا من اِس بات پر پکا نا کر لے اُس کی بات پر ہواؤں سے باتیں

کرتے اُس شخص نے ہلکی سی گردن موڑی اور پھر واپس سامنے دیکھا۔۔۔۔

"تمھیں سینے سے لگانے کے لیے تو میں دنیا چھوڑ دوں تم لوگوں کی بات کرتی ہو۔۔۔!! تمھارے ہاتھوں کا لمس میرے دل پر پانے کے لیے میں کنگال بھی بننے کو تیار ہوں!!"۔۔۔۔

گردن جھکائے اس کے اپنے دل پر دھرے ہاتھ کو دیکھتے اُس نے ذرا بلند آواز میں کہا تھا اُس کی بات سنتے اُس لڑکی کے ہاتھ لرز اٹھے اُس کا دل یکدم بند ہوتے تیزی سے دھڑکا۔۔۔۔

"مجھے کار ڈرائیونگ سیکھنی ہے!!"۔۔۔۔

وہ ایک اور بہانہ پیش کر گئی تھی

"جیسا تم چاہو آج تو تمھیں میں سب کچھ سیکھا کر ہر بہانہ ہی ختم کر دوں گا یہ کمبخت الفاظ ہمارے درمیان حائل ہوتے رہتے ہیں"!!۔۔۔۔

اُس نے ہلکی سی سپیڈ تیز کی تھی وہ شوخ لہجے میں بولتا بات ہی تمام کر گیا یمن وحید کی آنکھوں میں اُس کے لفظوں سے شرم کا تاثر ابھرا۔۔۔۔

وہ اُسے گھر لے آیا تھا بقول اُس کے وہ اُسے ہر چیز سیکھانا چاہتا تھا اب جو بھی وہ بول دے۔۔۔۔



اندھیرے میں بیٹھی وہ چھوٹی لڑکی وہ لاتوجہی سے کسی غیر مری نقطے کو تکے جارہی تھی یکدم ہی اُس کی سانسیں بھاری چلنے لگی یکدم ہی وہ خود کو نوچنے لگ پڑی۔۔۔۔!!

بہت اچانک کچھ آنسو ٹوٹ کر دامن میں گرنے لگے

بہت اچانک وہ خود سے بے زار ہو گئی۔۔۔!!۔۔۔۔!

وہ شخص جیسا بھی تھا عزت دار تھا اور وہ لڑکی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟کیا"عزت"نامی چادر اُس کے سر پر تھی

۔۔۔۔؟؟اگر یہ سوال اُس لڑکی کے لیے تھا تو اُس کا جواب تھا فقط

ایک لفظ"نہیں"۔۔۔۔۔

یکدم۔۔۔! بہت اچانک ہی اُس کی غموں کی دہلیز پر کسی نے پہلا قدم دھرا اور پھر دوسرا یکدم ہی وحشتِ آوارگی بڑھ گئی اُس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو سانسیں وہی رک گئی آنکھوں کی پتلیاں سکڑ گئی۔۔۔۔! وہ ویرانی بھول گئی تھی اُس ویرانی کی جگہ اب ڈر تھا۔۔۔۔

"۔۔۔۔خ ان!!"

تین حرف ٹوٹ ٹوٹ کر لبوں سے بامشکل آزاد ہوئے اور ایک نا مکمل سا لفظ بنے۔۔۔

وہ بھاری قدم اٹھاتا کسی پاگل کی طرح کمرے میں داخل ہوتے بلکل اِس کے سامنے کھڑا ہو گیا وہ اب گردن پوری طرح اٹھائے اُسے حیرت و خوف سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔!!

پھر اچانک ہی اُسے اِس اندھیرے سے خوف محسوس ہونے لگا کیا اُس شخص کی موجودگی کی وجہ سے۔۔۔؟؟ نہیں اُس شخص کی موجودہ حالت کی وجہ سے۔۔۔!!

اُس نے کہا تھا میں جب تک انہیں مٹا نا دوں میں تمھارے سامنے نہیں آؤں گا اور آج پورے چار دن بعد وہ اِس لڑکی کے سامنے تھا خون میں لت پت"۔۔۔

ہیر زویار کو خوف محسوس ہوا اعوان خان سے وہ یوں تھا مانو جیسے خون میں نہایا ہو بکھرے بالوں تک خون کے چھینٹے تھے کپڑے، ہاتھ، چہرہ ہر چیز پر خون کے دھبے تھے تو وہ واقعی آدم خور ثابت ہوا تھا۔۔۔؟؟

"ہیر!!۔۔۔۔"

وہ مدھم سا اُسے پکار بیٹھا اور اُس کے قدموں میں گر گیا تھا وہ ایک خوف زدہ سی ہچکی بھر گئی۔۔۔

"ا۔آپ نے خون کر دیا!!۔۔۔"

وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولتی پیچھے کو کھسکی تھی اعوان خان کی آنکھوں میں حیرت ابھری وہ اُس سے دور جا رہی تھی وہ تیزی سے اُس کی جانب بڑھتے اُسے سینے میں بھینچ گیا۔۔۔

!ن۔ نہیں"۔۔۔"

وہ لڑکھڑاتا لفظ ادا کرتی اپنے آپ کو اس سے چھڑوانے کی کوشش میں ہاتھ پاؤں مارنے لگی تھی وہ عزت کو بھول گئی تھی اب بس وہ اس سے خوفزدہ تھی۔۔۔۔

!!ہم گھر چل رہے ہے ہیر چار سال کافی ہے"۔۔۔۔ "

وہ بہت دھیمے سے شکستہ لہجے میں بولتا اس کے مچلتے وجود کو قابو میں کرنے کی کوشش کرنے لگا جو مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی

۔۔۔۔

ن۔ نہیں آپ کے ساتھ نہیں جانا آپ قاتل ہے"

!!"۔۔۔۔

وہ چیختی اُس شخص کو سختی سے پوری جان لگاتے جھٹک چکی تھی جو اُس سے ذرا سا دور ہوتے اپنے خالی بازوؤں کو دیکھنے لگا جنہیں وہ جھٹک چکی تھی

میرے پ۔پاس کچھ نہیں ہے عزت بھی نہیں جائے "

یہاں سے"۔۔۔۔۔

وہ چیخ پڑی اور پاؤں سختی سے زمین پر دے مارے بالوں میں ہاتھ پھنسائے وہ کچھ بھی قبول نہیں کر پا رہی تھی نا اُس شخص کا خود کے لیے حیوان بننا نا اپنی عزت کا داغ دار ہونا۔۔۔۔

اُس کی بات پر وہ میٹھیاں زور سے بھینچ گیا ضبط سے اس کی آنکھیں لال انگارہ ہوئی تھی وہ ایسے سنبھلنے والی نا تھی بے شک وہ اُسے جتنا مرضی نرمی سے سمجھا لیتا۔۔۔

تمھیں لگتا ہے تمھیں جانے دوں گا حیوان بننے کے بعد " بھی اٹھو ہم گھر چل رہے ہے ارزم گھر پر اکیلا ہے"۔۔۔۔

وہ حد درجہ نارمل ہو گیا جیسے نا تو اُسے خود کے کپڑوں پر لگے خون کے دھبوں کی پرواہ تھی اور نا ہی اُس لڑکی کی ذہنی حالت کی وہ بہتی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"حیوان۔۔۔!!

انتہائی مدھم لہجہ جیسے بس لبوں کی ہلکی سی پھڑ پھڑاہٹ۔۔۔۔۔

"اب آپ مجھے نوچے گے اُن حیوانوں سے بچ کر میں اب ایک حیوان کے پاس ہوں"۔۔۔۔۔!!

وہ بہکے سے لہجے میں بے یقینی سے بولتی چلی گئی اُس کی بات پر وہ شخص سکتے میں چلا گیا تھا کیا وہ لڑکی اسے اُس کے جسم کو نوچنے والا سمجھ رہی تھی۔۔۔

وہ کچھ پل کچھ بھی بول نا سکا صدمہ ہی اتنا گہرا تھا الفاظ کاٹ دار تھے جو روح پر خنجر لگا رہے تھے۔۔۔۔

"ہیر۔۔۔۔!!

وہ سختی سے اس کا بازو دبوچے چیخا تھا وہ اس کی حالت کو سمجھتا تھا لیکن وہ چھوٹی لڑکی اُس کی روح کو زخمی کر رہی تھی۔۔۔۔

"نوچ ڈالے آپ بھی مار ڈالے مجھے دے نشانات رکے

"کیوں ہے مارے مجھے"۔۔۔۔۔!!

وہ آپے سے باہر ہوتی ہذیانتی انداز میں چیخی تھی وہ مکمل بے بس ہو گیا وہ کتنی ظالم تھی اسے لفظوں کا روگ دے کر جواب دہ بھی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔!!

اسے سوالات کے تپتے صحرا میں پٹختے جوابات کا ایک قطرہ بھی اسے نصیب نہیں کر رہی تھی وہ ظالم بن گئی تھی۔۔۔۔

وہ بے بسی سے اسے قابو کرتے خود میں بھینچ گیا اُس کی آنکھوں میں نمی سی چمکی اسے زارون خان کو زمین میں گاڑھنا تھا کسی بھی قیمت پر۔۔۔

نہیں ہے کچھ بھی خان کچھ بھی نہیں بچا میرے پاس دیکھیں" !!میرے ہاتھ خالی ہے دیکھے نا"۔۔۔۔۔

وہ شدت سے ہچکیاں بھرتے کسی بچے کی طرح اپنے خالی میلے ہاتھ اس کے سامنے کر گئی وہ ضبط سے جبڑے بھینچ گیا تکلیف نے بھی انتہا کر دی۔۔۔۔۔

میرا ہاتھ تمھارے ہاتھ میں ہے ہیر زویار اور قیامت تک "
رہے گا"۔۔۔۔۔

اُس نے اُس کی کمر سہلاتے اپنا بھاری خون سے سنا ہاتھ اس کے نرم پھیلی خالی ہیتھلی پر رکھ دیا وہ سر اِس کے سینے سے نکالتے اسے ساکت بہتی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

!آپ کو مجھ سے کچھ حاصل نہیں ہو گا"۔۔۔۔ "
ایک آنسو ٹوٹ کر نیچے گرا وہ بہت خالی لہجے میں بولی اس شخص کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔۔

میں تم سے فقط محبت کرتا ہوں تمھارے علاوہ مجھے تم سے " کوئی حاصل نہیں چاہیے "۔۔۔۔۔!!

اُس نے نرمی سے اُس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا وہ بس اُس ہاتھ کو دیکھنے لگی جس ہاتھ میں اُس شخص کا ہاتھ تھا دوسرا آنسو ٹوٹ کر اُن ہاتھوں پر گر گیا۔۔۔۔۔

" میں خالی ہو گئی ہوں خان "۔۔۔۔!!

ہچکی بھری گئی اور لفظ بامشکل ادا ہوئے وہ ضبط سے آنکھیں میچ گیا

۔۔۔۔

" تم ہیر زویار ہو اور بخدا ہیر زویار اعوان خان کے لیے ہر حالت میں مکمل ہے "۔۔۔۔۔۔!!

نرمی سے اِس کے کانپتے وجود پر ایک بازو کا حصار سخت کرتے اُس کے ماتھے پر لب رکھے وہ سانس روک گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اُسے یکدم ہی وہ منظر یاد آنے لگے۔۔۔

دور رہے"۔۔۔۔ "

اُس نے اُس شخص کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ بہت اچانک ہی کھینچ لیا اور اُس سے دور ہو گئی اعوان خان اپنے خالی ہاتھ کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔

ہاتھ خالی تو اب ہوئے ہے ہیر زویار"۔۔۔۔۔۔ "

وہ بہت مدھم لہجے میں اسے خالی نظروں سے دیکھتے لب بھینچے بولا کہ وہ اس کی ویران آنکھوں کو دیکھ خاموش ہو گئی۔۔۔۔

ختم جب سے وہ صحبتیں
میرے مشغلے بھی بدل گئے

کبھی روئے شام کو بیٹھ کر
کبھی میکدے کو ٹہل گئے

تیرا ہاتھ ہاتھ سے چھٹ گیا
تو لکیریں ہاتھ کی مٹ گئیں

جو لکھا ہوا تھا وہ مٹ گیا
جو نصیب تھے وہ بدل گئے

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دوری کا تم میری بیوی ہو اور تم "
میرے ساتھ میری آخری سانس تک رہو گی "۔۔۔۔

وہ سخت لہجے میں دھاڑا تھا یکدم اس کی خالی آنکھوں کے تاثر
بدلتے سرد ہوئے تھے ہیر زویار خوف زدہ ہوئی تھی۔۔۔۔

اٹھو ہم گھر چل رہے ہیں "۔۔۔۔ "
وہ آگے بڑھا اور درشت لہجے میں بولتا اس کی کلائی دبوچے اسے
زبردستی کھڑا کرتے وہ چلنے لگا تھا بغیر اپنی حالت کی پرواہ کیے جو
بگڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

ن۔ نہیں"۔۔۔۔ "

وہ اس کے ساتھ گھسیٹتی خود کو اس سے آزاد کروانے کے جتن کرنے لگی تھی جبکہ وہ اسے اپنے ساتھ لیتے گھر سے باہر نکلتا چلا گیا وہ بلند آواز میں رونے لگی تھی لیکن اس شخص نے جیسے کان لپیٹ لیے تھے۔۔۔۔

وہ اسے مزید اذیت نہیں دینا چاہتا تھا فقط دو ملاقاتوں میں وہ جان گیا تھا وہ نرمی سے اس سانحے سے باہر نہیں نکلے گی جب تک کہ وہ اس پر سختی کرتے اسے سب بھلانے پر مجبور نا کر دے وہ اِسے اِس کے حال پر نہیں چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔

وہ اسے گاڑی میں پٹختے خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا ڈرائیو کرنے لگا تھا۔۔۔۔

م۔مجھے نہیں جانا م۔میں نہیں ہوں اس قابل"۔۔۔"

وہ اس کے بازو کو دبوچے وہاں ناخن گاڑھتے چیخنی تھی جبکہ وہ ڈھیٹ بن گیا وہ اپنے بال بگاڑ چکی تھی اس کے بازو پر دانت گاڑھتے وہ اسے ڈرائیونگ سے روک رہی تھی لیکن بے سود وہ ضبط کے کڑے مراحل میں تھا۔۔۔

ن۔نہیں ن۔جانا"۔۔۔۔۔"

وہ مدھم پڑ گئی اور سیٹ پر ڈھلک گئی اعوان نے ایک نظر اسے دیکھا وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی اس نے گاڑی کی سپیڈ تیز کر دی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

وہ ایک بار پھر اُس کے انتظار میں گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا تھا بلیک ہائی نیک پر بلیک پینٹ اور بلیک ہی لونگ کوٹ پہنے وہ ریسٹ واچ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بقول جاذب کمال کے "تم وہ واحد عورت ہو جس کا انتظار میں تاحیات کر سکتا ہوں"۔۔۔

وہ اسے ہمیشہ معتبر کر دیتا تھا اُس نے نظر اٹھا کر دیکھا اور پھر اُس کی کالی آنکھیں وہی ٹک گئی اس کے لبوں پر ایک مسمرائز کرتی سحر انگیز مسکراہٹ رونما ہوئی۔۔۔

" وہ سرخ رنگ جب بنایا ہو گا تو تمھیں سوچ کر بنایا ہو گا جاناں۔۔۔۔۔!! وہ سرخ رنگ جیسے اُسی کے لیے بنا تھا یمن وحید کے لیے "

کم از کم اس شخص کو یہی لگتا تھا وہ ریڈ فراک میں ملبوس اسی کی طرف آ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔!!

اس کی لہراتی زلفیں کسی کالی گھٹا کی مانند تھی جس میں وہ شخص خود کو الجھتا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

اور پھر بات تمام اس کے ناک میں پہنی نوز پن پر ہوئی تھی

!! جہاں جازب کمال خود کو بے بس پاتا تھا۔۔۔۔

چلے جناب "۔۔۔۔؟؟ "

وہ اس کے قریب رکتے مسکراہٹ دبا کر بولی تھی اُس کا سکتہ

یکدم ٹوٹا۔۔۔۔

!! جناب تو جان سے گے "۔۔۔۔ "

اس کے لیے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولتے وہ مخمور لہجے میں

بولا تھا یمن وحید نے اس کی ہل چل کرتی گلے کی ابھری ہڈی کو

دیکھا جس پر ہائی نیک تھی۔۔۔۔

!! جان لینے کا ہنر بھی رکھتے ہے"۔۔۔۔۔ "

وہ سر کو اثبات میں ہلاتی نظر ایک بار پھر اس کے گلے پر ٹکاتے بولتی گاڑی میں بیٹھی تو وہ دور ہوتے سر کو خم دیتے آگے کو جھکا وہ کھل کر ہنسی تھی۔۔۔۔

وہ دوسری سائیڈ آکر بیٹھا اور اسے سب سمجھانے لگا تھا اس کے سلکی بال اس کے ماتھے پر گرے ہلکی سی ہل چل پیدا کر رہے تھے وہ اس کے بالوں کے اس عجیب سے رقص پر گہرا مسکرائی

۔۔۔۔

اگر مجھے ہی دیکھنا ہے تو چلو کمرے میں چل کر فرصت " سے دیکھ لو"۔۔۔۔

اس کی نظروں پر چوٹ کرتے وہ لب دبا کر بولا یمن وحید نے بے ساختہ نظریں گھوماتے سٹیرنگ پر ہاتھ جمایا۔۔۔

"اتنے بھی پُرکشش نہیں ہے اب آپ"۔۔۔۔!!

وہ سامنے دیکھتے دھیرے سے گاڑی سٹارٹ کر گئی اس کی بات پر اس نے سینے پر بازو باندھے آئی بروآچکایا۔۔

وہ اسے تب زیادہ خاص لگنے لگتی تھی جب اُسے "تم" سے "آپ" کرتی تھی

اگر کوئی سوال کرتا تمھیں اُس لڑکی میں سب سے زیادہ کیا بات پسند ہے تو وہ نہایت سکون سے جواب دیتا۔۔۔

شرماہٹ میں اُس کا مجھے "تم" سے "آپ" کر دینا" "

!!۔۔۔۔۔۔

اتنا پُرکشش تو ہوں نا کہ میری بیوی مجھ پر سے نظریں "

نہیں ہٹا پا رہی زیادہ کی طلب بھی کیسے ہے پھر"۔۔۔۔۔؟؟

وہ اس کے سٹیرنگ پر دھیرے ہاتھوں پر ہاتھ جماتے اسے

گائیڈ کرتے بولا تو وہ بے ساختہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

اگر ایسے ہی مجھے دیکھتی رہی تو تم جنت میں جاؤں گی اب "

!!"۔۔۔۔

وہ پھر سے اُس کی بے اختیاری پر چوٹ کر گیا جو نفی میں گردن

ہلاتے سامنے دیکھتے اس کی ہدایت سننے لگی تھی۔۔۔۔

" اور تم ؟؟ ۔۔۔"

اُس نے کچھ پل ٹھہر کر سڑک پر نظر جماتے پوچھا شام کے سایہ گہرے ہوتے رات میں بدل رہے تھے اور اپنے ہمفسر کے ساتھ یہ سفر خوبصورت تھا۔۔۔۔۔

" میں تو جلاد شیطان ہوں نا۔۔۔!! اور جلاد شیطان جہنم میں جاتے ہیں!! "۔۔۔۔

اس کے چہرے کو دیکھتے وہ عام سے لہجے میں بے فکری سے بولا اس کی بات ہریمن نے بے ساختہ اس کی طرف دیکھا جب اس نے بائیں آنکھ ونک کی تو وہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑتی واپس دیکھنے لگی۔۔۔۔

بڑی مشکل سے ڈرائیونگ کرتے وہ ساتھ میں ہنسے جا رہی تھی اور وہ اسے بس مسلسل دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"امپریسو فاسٹ لارنر ہو تم!"۔۔۔۔

وہ اس کی تعریف کر گیا جو واقعی اچھے سے گاڑی کو سنبھالے ہوئے تھی اس کی بات پر گردن اکڑاتے اترائی تھی

!!۔۔۔۔۔۔۔

"وہ تو میں ہوں!"۔۔۔

وہ پھر سے اترائی تھی اس کی بات پر وہ ہنس دیا اس کی وہ مسکراہٹ خود میں دنیا سمیٹ کر رکھتی تھی۔۔۔۔

" اور اگر کوئی یمن وحید سے پوچھتا تمھیں اُس شخص میں کیا پسند ہے تو وہ بلا جھجک بول دیتی"۔۔۔۔!!

" اُس کا یکطرفہ مسکرا کر میری طرف دیکھنا جیسے میں پوری دنیا سمیٹ کر بیٹھی ہو"۔۔۔۔!!

" بریک کہاں سے لگاؤ"۔۔۔۔؟؟

وہ اسے دیکھتے ہڑ بڑائی تھی اس کی بات پر وہ بھی ہڑ بڑا گیا۔۔۔

" پاؤں سے"۔۔۔!!

وہ تیزی سے بولا تو یمن نے اسے اچھنبے سے دیکھا۔۔

ہوہائے میں تو منہ سے لگانے لگی تھی۔۔۔۔!! کیسے "
لگاؤں یہ بتائیں"۔۔۔
وہ چڑ کر بولی تھی اس کی حالت پر وہ ہوش میں آتے اسے بتانے لگا تھا جس نے یکدم گاڑی کو بریک لگائی اور پھر اسے دیکھا وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

!! منہ سے یا منہ پر بریک نہیں لگا سکتی"۔۔۔ "
وہ بہت آہستہ سے ٹھہر ٹھہر کر بولا تو وہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیوں"۔۔۔؟؟ "

وہ بے تکا سوال کر گئی جب وہ گاڑی سے باہر نکل کر کھڑکی کے قریب جھکتے اسے دیکھنے لگا وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

!!تم عورت ہو نا"۔۔۔۔ "

وہ لب دبائے مسکراہٹ روکنے کے چکر میں سرخ چہرہ لیے بولا

۔۔۔۔۔

تو"۔۔۔۔؟؟ "

وہ اب بھی نا سمجھی سے اُسے کھڑکی پر جھکا دیکھ رہی تھی جو چمکتی آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگا

عورت کے منہ کو بریک لگ جائے ایسے معجزے کہاں دنیا "

" میں ہوتے ہے اب یہ جنت تھوڑی ہے

وہ قہقہہ لگا کر ہنستا چلا گیا جبکہ اس کی بات سنتی وہ منہ پھلائے اسے دیکھتی گاڑی کا ڈور کھولتے باہر نکلتے اس کی طرف بھاگی وہ آگے بھاگنے لگے تھا۔۔۔۔

ایک قدرے کم گہما گہمی والی سڑک پر وہ دونوں آگے پیچھے بھاگتے زندگی سے بھرپور لگے تھے جب وہ اس تک پہنچتے اسے بازو سے پکڑے اس کے ساتھ چلنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔!!

"۔۔۔۔جازب پیسے دو!!"

اس نے سڑک کے کنارے بیٹھے فقیر کو دیکھ کر اشارہ کیا جو اِس کی بات پر اِسے آنکھیں چھوٹی کرتے دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ کیوں "۔۔۔۔؟؟ "

وہ بھنویں اٹھاتے بولا تھا یمن نے اسے گھورا۔۔۔۔

تمھیں ثواب ہو گا کسی کی مدد کر کے "۔۔۔۔ "

وہ سمجھدار سی بولتی اس کی بازو پر گرفت سخت کر گئی جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔۔

اور ثواب کیوں چاہیے مجھے "۔۔۔۔؟؟ "

وہ سوالیہ ہوا تو یمن نے دانت کچکائے۔۔۔۔۔۔۔

!! تم جنت میں جاؤ گے "۔۔۔۔۔ "

وہ مسکرا کر بولی تھی جس پر وہ نفی میں سر ہلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

مجھے پتہ ہے میں جہنم میں جاؤں گا چلو گھر چلے "۔۔۔ "

وہ اسے لیے پلٹ گیا وہ فقیر وہی بیٹھا ان دونوں کو جاتا دیکھتا رہا

جبکہ یمن وحید اس کے اس قدر پکے اندازے پر حیران تھی وہ

خفگی سے منہ پھلا گئی۔۔۔۔

وہ خود اس بار گاڑی ڈرائیو کرنے لگا اور وہ منہ پھلائے بیٹھی

رہی تھی وہ سکون سے گھر گئے تھے وہ تیزی سے اترتی کمرے میں

جاتے ویسے ہی بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔۔

!! میں جہنم میں جاؤں گا "۔۔۔۔ "

وہ منہ پھلائے خفگی سے اس کی نقل اتارتے آنکھوں پر بازو رکھ گئی وہ کوٹ اتارتے اس کے برابر میں آکر لیٹ گیا اور اسے دیکھنے لگا جو آنکھیں موندے لیٹی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ آہستگی سے اسے دیکھتے بیڈ سے اٹھا شوز پہنے کوٹ پہنا اور بڑے دبے قدموں سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔!!

اُس لڑکی نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں وہ کہاں سوئی تھی بھلا اس سے خفا ہوتے ہوئے وہ سو سکتی تھی۔۔۔؟؟

وہ شال نکال کر خود پر لپیٹتی دبے قدموں سے اس کے پیچھے جانے لگی جو نجانے اب رات کو کہاں جا رہا تھا وہ گھر سے باہر نکل

گیا بغیر گاڑی لیے یمن وحید حیران ہوئی تھی وہ بھی اس کے پیچھے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

نجانے وہ کہاں جا رہا تھا اسے خوف محسوس ہوا رات کو یوں باہر نکلتے ہوئے بغیر کسے کے ساتھ لیکن پھر اپنے سے کچھ فاصلے پر آگے چلتے شخص کو دیکھ وہ پر سکون ہو گئی تھی۔۔۔۔

میں اپنی سانسیں بیچ کر تمھاری حفاظت کروں گا یمن "

!!وحید"۔۔۔۔۔۔

اس نے یمن وحید سے یہ الفاظ کہے تھے اور اگر اُس شخص نے کہا تھا کہ وہ اپنی سانسیں بیچ کر اُس لڑکی کی حفاظت کرے گا تو وہ واقعی کر جائے گا۔۔۔

سو وہ خاموشی سے اس کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔



وہ لاپرواہ سا وہاں پانچ منٹ سے کھڑا تھا نظریں سامنے مرکوز تھی وہ فقیر بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا جس کو وہ سڑک کے کنارے سوتا دیکھ اسے اٹھا کر پچھلے پانچ منٹ سے اب خاموشی سے کھڑا تھا

۔۔۔

وہ یہاں واپس کیوں آیا تھا۔۔۔؟؟

کیا اُسے جنت کی دعا چاہیے تھی۔۔۔۔۔؟؟

یا وہ واقعی مدد کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔؟؟

!! یہ لے "۔۔۔۔ "

اُس نے لانگ کوٹ کی پاکٹ سے ایک نوٹ نکال کر اُس فقیر کی جانب بڑی بے نیازی سے بڑھایا جس پر اُس فقیر نے نوٹ کے بعد اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے

وہ پانچ ہزار کا نوٹ تھا وہ ضعیف فقیر دھیرے سے مسکراتے نفی میں سر ہلا گیا۔۔۔

کیوں دے رہے ہو اب "۔۔۔۔؟؟ "

اُسے گویا یاد تھا اُس شخص کا پہلے انکار کر جانا

دعا چاہیے "۔۔۔؟؟ "

انہوں نے نوٹ اُس کی انگلیوں میں دبا دیکھ چمکتی آنکھوں سے

!!پوچھا۔۔۔

ہمم۔۔۔!!بس چند لمحوں کی ملاقات کے لیے دو گھڑی "

جنت چاہیے۔۔۔۔۔۔۔۔!!یہی درخواست ہے دعا کی"۔۔

وہ نوٹ کو مزید اُس فقیر کی طرف بڑھاتے بہت ہی دھیمے لہجے

میں بولا وہ شخص جو خود غرضی میں یقیناً ہر مثال کو پیچھے چھوڑتا تھا

۔۔۔۔

!!اُس نے درخواست کی تھی ایک فقیر سے دعا کی۔۔۔

بھلا دعا سے جنت مل جاتی ہے کیا۔۔۔۔؟؟

کیا اعمال کا عمل دخل نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔؟؟

بس چند لمحوں کے لیے "۔۔۔۔؟؟ "

نوٹ اُس کے ہاتھ سے کھینچ لیا گیا تھا ایسے معلوم ہوا جیسے وہ

رشوت دے رہا ہو جنت حاصل کرنے کے لیے

!!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شخص جو جنت اگر جنت کے مالک سے مانگتا تو شاید اُسے عطا

کر دی جاتی لیکن اُس نے نہیں مانگی۔۔۔۔! کیوں۔۔۔۔؟؟

!! ہاں چند لمحے کافی ہے "۔۔۔۔ "

اُس نے لب بھینچے بات مکمل کی اور دو قدم پیچھے لیتے وہ نیچے بیٹھا اپنے شوز اتارے اور پھر کھڑا ہوتے اپنا لانگ کوٹ اتارتے اُس فقیر کی جانب بڑھایا۔۔۔۔

چاند کی میٹھی سی روشنی کے باجود وہ شخص ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے عجیب اندھیرے گھیرا ہوا ہو دور کھڑی وہ لڑکی اُس کی کاروائی سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

تیز ہواؤں کے جھونکے سردی میں اس کے جسم کو نجانے کیوں لیکن بھلے محسوس ہو رہے تھے اُس کی شال کے کنارے ہوا کے دوش پر لہرا رہے تھے۔۔۔۔

جنت ایسے تو نہیں ملتی۔۔۔۔!! تم خدا سے خود دعا مانگو بچے "

"۔۔۔۔

اُس کے بڑھے ہوئے ہاتھوں کو دیکھتے وہ فقیر مسکراتے ہوئے بولا اُن کی بات سنتے وہ شخص دھیمے سے مسکرایا۔۔۔۔

ہم نے جو قیمتاً خریدی ہیں "

" اُن دعاؤں کا کیا بھروسہ ہے

میری دعا قبول ہوتی تو فقط چند لمحوں کے لیے جنت کی "

دعا لینے میں آپ کے پاس نہیں آتا"۔۔۔۔

وہ مسکرایااور لب مسکراہٹ میں ڈھل گے لیکن آنکھیں ۔۔۔۔؟؟اُن آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی اس نے اپنی چیزیں اُس فقیر کی طرف بڑھاتے آنکھوں کے اشارے سے انہیں لینے کو کہا۔۔۔۔۔

انسان ہمیشہ خدا کی رحمت کو کم ہی سمجھتا ہے "

۔۔۔۔۔۔۔!!کیا پتا وہ کب سے انتظار میں ہو"۔۔۔؟؟

اُس فقیر نے وہ چیزیں تھام لی وہ شخص اب ننگے پاؤں سڑک کے کنارے کھڑا تھا ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس کی وجود سے ٹکرا رہے تھے جس نے اب ہائی نیک کے ساتھ بلیک پینٹ ہی پہن رکھی تھی بس۔۔۔۔

" انتظار۔۔۔!! مجھ جیسے شخص کا کوئی انتظار نہیں کرتا !!۔۔۔۔۔"

وہ پلٹا اور قدم آگے بڑھا لیے وہ دو قدم چلا پھر سامنے کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑی لڑکی کو دیکھ وہ تھم گیا۔۔۔۔ چاند کی روشنی میں ان دونوں کا عکس ایک دوسرے کی آنکھوں میں واضع تھا۔۔۔!اور چاند بھی آج پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا

" اولاد جیسی بھی ہو ماں کے لیے وہ فقط اُس کی اولاد ہوتی ہے نیک یا گنہگار سے ماں کو فرق نہیں پڑتا۔۔۔!! بندہ جیسا بھی

ہو۔۔۔! خدا کے لیے وہ اُس کا بندہ ہوتا ہے جو ایک قدم بڑھاتا ہے تو وہ خدا کئی قدم بڑھا کر اُسے تھام لیتا ہے"۔۔۔۔

سڑک پر واپس لیٹتے اُس فقیر کی مدھم آواز اُس شخص کے کانوں میں پڑی تو بے ساختہ اُس کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ گرا ۔۔۔۔! وہ قطرہ یوں زمین بوس ہوا کہ آنکھ بھی اُس سے انجان رہی وہ سڑک کے کنارے ننگے پاؤں آگے بڑھنے لگا پڑا۔۔۔

اور پھر آخری قدم اپنے شریک حیات کی طرف لیتے وہ اُس کے سامنے رک گیا۔۔۔۔

یہاں کیا کر رہے تھے تم۔۔۔۔؟؟تم تو جہنم میں ہی جاؤ "
گے نا"۔۔۔۔؟؟

آنکھیں چھوٹی کرتے اُسے دیکھتے وہ ناک چڑھا کر بولتے آخر میں اُس کے ننگے پاؤں پر نظر پڑتے خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔۔

تم نے کہا تھا تو کر دی مدد"۔۔۔۔۔ "

اُسے دیکھتے وہ دھیمی مسکراہٹ سے بولا کیا تعجب تھا کہ اُس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھتے اُس شخص کی آنکھوں کی چمک واپس لوٹ آئی

جنت کے لیے"۔۔۔۔؟؟ "

وہ اُسے ایک نظر دیکھتی پلٹ گئی اور قدم آگے بڑھا لیے وہ وہی کھڑا تھا اُس کی شال کو ہوا میں لہراتا دیکھتا رہا۔۔۔۔!!

ہوا اُس کے چہرے کو چھو کر گزر رہی تھی یمن وحید یکدم رک گئی اپنے پیچھے اُس کی آہٹ نا پا کر وہ وہی تھم گئی اور گردن موڑ کر دیکھا۔۔۔۔

"آجاؤ انتظار کر رہی ہوں تمھارا"۔۔۔۔!!

وہ مسکرا کر بولی اور پھر اُس شخص کی مسکراہٹ واپس لوٹ آئی آنکھوں کی چمک کے ساتھ وہ سر جھٹک گیا سر جھکائے وہ ہاتھ اپنی پشت پر باندھے اُس کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔۔

مجھ جیسے شخص کا اگر اس دنیا میں کوئی انتظار کر سکتا ہے تو وہ "
" !! صرف تم ہو یمن وحید۔۔۔۔

وہ ٹھہر ٹھہر کر سر جھکائے چلتے بول رہا تھا اُس کے لفظوں میں گہرا مان تھا غرور تھا۔۔۔۔

وہ آخر کار اُس کے پاس پہنچ کر رک گیا سر اٹھا کر اُسے دیکھا جو مسکرا کر دیکھتے آئی برو اٹھا گئی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔!! شیطان کو جنت تو نہیں ملتی"۔۔۔۔۔ "
وہ دونوں ہوا کے دوش پر اُس خالی سڑک کے کنارے چلنے لگے تھے بلکل ساتھ ساتھ جیسے سفر پر نکل رہے ہو دو مسافر
۔۔۔۔۔!!

دو گھڑی کے لیے کیوں چاہیے پھر جنت "۔۔۔۔؟؟ "

اُس نے جیسے باور کروایا کہ وہ اُس کی بات سن چکی ہے اُس کے انداز پر وہ لب دبائے مسکرایا پھر اُس کے چہرے کو دیکھا جو چاند کی روشنی میں دمک رہا تھا۔۔۔۔

!! تم سے ملاقات کے لیے "۔۔۔۔۔ "

وہ انتہائی مدھم لہجے میں بولا کہ وہ بامشکل سن پائی اور جیسے ہی الفاظ سماعت سے ٹکرائے وہ بے ساختہ گردن موڑے اسے دیکھنے لگی تھی جو سامنے دیکھ کر چل رہا تھا۔۔۔۔

تمھیں پتہ ہے میں جنت میں جاؤں گی "۔۔۔۔؟؟ "

اُس نے سوال پوچھا ایک حیرانگی بھرا سوال اُس کے لبوں کی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔

!!ہاں"۔۔۔۔ "

سامنے خلا میں گھورتے یک لفظی جواب دیا گیا وہ دونوں اب بھی ساتھ ساتھ قدم اٹھا رہے تھے۔۔۔۔

وہ کیسے"۔۔۔۔۔؟؟ "

اُس کی آواز میں ہلکا سا تجسس پیدا ہوا رات کی نیم سی تاریکی میں وہ دونوں چلتے اُس ماحول کو مزید سحر انگیزی بخش گے۔۔۔۔

اُس نے گردن موڑ کر اُس لڑکی کو دیکھا وہ اُسے دیکھتے رک گئی اُس کی پلکوں میں لرزش پیدا ہوئی ہوا اُس کے بالوں کی چند بکھری لٹوں کو شرارتاً اُس کے چہرے پر گرانے لگی۔۔۔۔

مجھ جیسے شیطان کو جھیلنے کے بعد جنت کی حقدار ہو تم "

!!"۔۔۔۔۔

وہ یکطرفہ ہنسا اور اُس کی بکھری لٹوں کی شرارت کو دیکھا جو اُس کی گال پر پھسلی گردن تک گئی

اُس کی وہ یکطرفہ مسکراہٹ۔۔۔۔۔!! یمن وحید کو لگا اُس کی نظروں میں ساری دنیا سمیٹ آئی ہو جیسے۔۔۔۔

!!اور اگر میں تمھیں چھوڑ کر چلی گئی"۔۔۔۔ "

وہ گردن اکڑائے بولتی آخر میں بھنویں سکیڑ کر بولتی اُس شخص کو

!! بہت اچانک ہی کانٹوں پر گھسیٹ لائی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس لڑکی کو دیکھنے کے باجود بھی وہ مسکراہٹ سمیٹ گیا تھا

۔۔۔۔۔

!تم ایسا نہیں کرو گی"۔۔۔۔"

وہ ہاتھ پھر سے پشت پر باندھے سامنے دیکھتے چلنے لگا اُس کے ماتھے پر ہلکے بل ابھرے وہ اُس کی پشت پر باندھے ہاتھوں کی بھینچی میٹھیاں دیکھتے لب کاٹتے اُس کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔

اور اگر میں واقعی چلی گئی"۔۔۔۔؟؟ "

اُس نے گویا قسم کھالی اُسے اذیت دینے کی کاش وہ اُس شخص کو جان لیتی تو وہ ایسی بات ہر گز نہیں بولتی۔۔۔۔۔۔۔! لیکن کاش

تم جا سکتی ہو"۔۔۔۔ "

وہ قدم دھیرے دھیرے اٹھانے لگا کہ وہ اُس کے ہمقدم ہو گئی

اُس کی بات پر وہ ساکت ہوئی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا وجود میں سنسناہٹ بھر گیا۔۔۔۔

!! موت ہو جائے گی"۔۔۔۔ "

اُس شخص نے آدھی ادھوری بات کہی رات کی نیم تاریکی غائب ہونے لگی اُس لڑکی نے اوپر دیکھا جہاں بادل چاند کو ڈھکنے لگے تھے جیسے قید کر رہے ہو۔۔۔۔

"تمھاری موت یمن وحید"۔۔۔۔ !!

اُس نے بات مکمل کر دی اور یکدم گہرا سناٹا چھا گیا اُس لڑکی کو خود کے قدموں کی چھاپ سنائی دینے لگی

ایک ہولناک چھاپ۔۔۔۔۔ !!

اُس نے آسمان کو پھر سے دیکھا چاند غائب تھا بادل چاند کو قید کر چکے تھے اُس نے دھیرے سے گردن موڑتے ساتھ چلتے شخص کو دیکھا۔۔۔

اُس کا دل بند ہو گیا اسے خوف محسوس ہوا اُس سے اُس کے سرد لفظوں سے، سرد لہجے سے۔۔۔۔ !!

تم جاسکتی ہو۔۔۔!جب تم مر گئی میں خود تمھیں ماردوں " گا لیکن تمھارے مرنے کے بعد بھی میں تمھیں خود قریب رکھوں گا"۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے یکدم رک گیا گردن موڑ کر اُس کی خوف سے پھیلی کالی آنکھوں میں دیکھا یمن وحید کا دل اب تیزی سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

تمھاری قبر اپنے کمرے میں بنا کر روز اُس پر فاتحہ پڑھوں گا " ۔۔۔۔!!میں وعدہ کرتا ہوں"۔۔۔۔۔

گہرے سناٹے کو اُس کے لفظوں نے توڑ دیا کچھ ارتعاش پیدا ہوا خوف سے اُس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمکے۔۔۔۔۔

اُس شخص نے دھیرے سے اُس کے ہاتھ کو پکڑا اور پھر گرفت مظبوط کرتے وہ چلنے لگا وہ بامشکل قدم اٹھاتے اُس کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔

جازب کمال نے محسوس کیا اُس لڑکی کے ہاتھ کی انگلیاں دھیرے سے تھرتھرا رہی تھی وہ نامحسوس سا مسکرایا۔۔۔۔

"۔۔۔۔کچھ بولو!!"

وہ یونہی خاموشی سے چل رہے تھے جب وہ پھر سے بولا اور نرمی سے اُس کے ہاتھ کی پشت کو سہلایا۔۔۔

"۔۔۔۔تمھاری کوئی خواہش ہے!!"

وہ کچھ پل ٹھہر کر بولی تھی جیسے وہ جاننا چاہتی ہو اُس شخص کو تبھی اُس کے ننگے پاؤں کو دیکھتے دھیرے سے بول اٹھی۔۔۔

کیا اتنا آسان تھا گہرے رازوں کا فاش ہو جانا۔۔۔؟؟ان رازوں کا جنہیں دفنانے میں اُس شخص کے ہاتھ زخمی ہو گے تھے ۔۔۔۔؟؟

!!ہاں ہے"۔۔۔۔"

دو لفظی جواب اور پھر گہری خاموشی۔۔۔

کیا"۔۔۔۔؟؟ "

وہ لب بھینچتے بولی تھی

!!میری خواہش ہے میں تم سے پہلے مر جاؤں"۔۔۔۔ "

وہ لڑکی بات کے اختتام پر چونک اٹھی تھی کیوں کہ بات کے شروعات سے اختتام تک اُس شخص کا لہجہ اتنا نارمل تھا کہ وہ سمجھ نہیں پائی اُس نے کتنے گہرے زخم دیے تھے اپنی بات سے

۔۔۔۔۔۔

کیوں"۔۔۔۔؟؟ "

وہ کچھ پل ٹھہر کر بولی حیران نظروں سے اس کے چہرے کو دیکھتی دل میں انجانی سی کسک اٹھی دل دھیرے سے لرزا لیکن وہ پوچھنا چاہتی تھی تبھی پوچھ لیا۔۔۔۔

تمھاری جدائی میرے بس سے باہر کی بات ہو گی"۔۔۔ "

اُس نے گویا جواز دیا تو وہ اُسے دیکھتی رہ گئی وہ شخص کتنا خود غرض تھا نا۔۔۔؟؟ وہ تو شروع سے ہی ایسا تھا یہ کوئی نئی بات تو نا تھی

۔۔۔

تم کتنے خود غرض ہو"۔۔۔۔ "

وہ بالآخر شکوہ کر گئی وہ دھیرے سے ہنسا اُس لڑکی نے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کر لی تو وہ مزید مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔!!

کوئی شک ہے"۔۔۔۔؟؟ "

اُس نے جیسے ازلی ڈھیٹ پن کا ثبوت دیتے اسے تپ چڑھائی تھی وہ خفگی سے دیکھنے لگی تو وہ کندھے آچکا گیا۔۔۔۔

اور اگر میں پہلے مر گئی تو میری قبر پر رونے آؤں گے تم "

"؟؟۔۔۔۔

اُس نے جیسے اُس شخص کو جلانا چاہا تھا گھر کے گیٹ کے اندر انٹر کرتے وہ نارمل لہجے میں بولی۔۔۔

"نہیں!!۔۔۔۔ "

فوراً ایک لفظی جواب دے دیا گیا وہ اُسے جلانا چاہتی تھی لیکن اُس شخص کے جواب نے اُسے ساکت کر دیا تھا۔۔۔۔

"کیوں!!۔۔۔۔ "

اُس کے لہجے کا جوش ختم ہوتے مدھم پڑ گیا وہ دونوں سڑھیاں چڑھتے اب اپنے کمرے کی طرف جا رہے تھے جب کمرے کے باہر کھڑے اُس نے سوال پوچھا۔۔۔

بھلا مرے ہوئے لوگ بھی دوسروں کی قبروں پر جا کر " رویا کرتے ہے سویٹ ہارٹ "۔۔۔۔؟؟

وہ آئی برو آچکاتے بڑے دلکش انداز میں بولا کہ وہ بس اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

وہ بات وہ الفاظ۔۔۔! غمگیں تھے لیکن جس انداز میں وہ شخص بول گیا تھا وہ عجیب سا لہجہ تھا دل دھڑکا دینے والا عزت دینے والا۔۔۔۔۔

موت کی باتیں بہت ہو گئی اب جان پر عذاب بنوں "

"_____؟؟

کمرے میں انٹر ہوتے اُس نے اُس کا ہاتھ گرفت سے آزاد کرتے اُس کی کمر کے گرد ہاتھ لپیٹتے اُسے اپنی جانب کھینچا وہ اُس کے سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔۔

میں تمھیں کبھی نہیں چھوڑوں گا یمن وحید تم اپنی آزادی " کے لیے ترس جاؤ تب بھی نہیں"۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے سرگوشی نما آواز میں بولا اور اُس کے لبوں کے کنارے کو دھیرے سے سہلایا۔۔۔۔

!!تم کتنے بے شرم ہو"۔۔۔۔ "

اُس کے سینے پر دونوں ہاتھ جماتے اُس کی خماری کا فائدہ اٹھاتے اُسے دھکا دیتے وہ دور ہو کر کھڑی ہوئی جبکہ وہ اُس کی طاقت پر حیران تھا یا اپنی خمار آلودگی پر۔۔۔؟

بیوی ہو تم میری بے شرم کیا میں تو آوارہ بھی بن سکتا " ہوں"۔۔۔۔

وہ کندھے آچکاتے دھیرے سے ہنستے بولا اور قدم اس کی جانب بڑھائے جو اُس کے بڑھتے قدموں پر اپنے قدم پیچھے لے گئی اُس کے گال دہک اٹھے۔۔۔

ذرا بھی شرم نہیں ہے تم میں "۔۔۔"

وہ ناک چڑھا کر بولی البتہ لب دھیرے دھیرے مسکراہٹ میں ڈھل رہے تھے اُس کی آنکھوں میں چمک ابھری۔۔۔

کوئی گدھا ہی ہو گا جو بیوی کے سامنے شرم کرے ایسے " گدھے کو سات گدھوں کی سلامی"۔۔۔۔۔

وہ لبوں پر زبان پھیرتے آنکھ ونک کرتے سرشاری سے بولا اُس کی بات پر وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

!! جائے پھر "۔۔۔۔ "

سینے پر بازو باندھے وہ حکم دینے والے انداز میں بولی۔۔۔۔۔۔

کہاں"۔۔۔۔؟؟ "

اُس سے چار قدموں کے فاصلے پر رکتے وہ نا سمجھی سے بولا جس پر وہ لب دبا گئی جیسے قہقہہ روک رہی ہو۔۔۔

!اُس گدھے کو سلامی دینے"۔۔۔ "

وہ اُسے دیکھتے کوشش کے باوجود بھی ہنس پڑی تھی جبکہ اُس کی بات کا مطلب سمجھتے وہ ہنستے اثبات میں سر ہلاتے اُس کی طرف قدم بڑھا گیا۔۔۔

!اب دیکھو یہ گدھا کرتا کیا ہے"۔۔۔۔ "

وہ اُس کے پیچھے بھاگا تھا جو کمرے میں اِدھر اُدھر بھاگتے آخر میں بیڈ پر چڑھ گئی تھی وہ اُسے قید کرتے بیڈ پر گرا اُن دونوں کے قہقہے کمرے میں گونج رہے تھے۔۔۔۔۔۔

"گدھی!۔۔۔"

وہ بڑبڑایا تو وہ خفگی سے منہ پھلا گئی اُس نے دھیرے سے اُس کے ہاتھوں کو قابو کرتے اُس کے گال پر لب رکھتے اپنی گال اُس کی گال سے مس کی وہ لب کاٹ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

اُس کی پلکوں کی لرزش پر وہ بوجھل نظروں سے اسے دیکھتے اُس کی آنکھوں پر لب رکھ گیا وہ دھیرے سے مسکرائی۔۔۔۔۔

کچھ دن ہم گھوم آئے ہیں زمانے سے

دیکھ پھر لوٹ آئے ہیں تیرے بلانے سے

بے شک ہزار پریشانی ہو زندگی میں
دل بہل جاتا ہے، تیرے مسکرانے سے

جب نہ ہو کوئی کسی کی محبت میں گرفتار، تو
کیا باتیں کرتے ہو اتنی دیر، پوچھتا ہے دیوانے سے

کوئی اور سامنے رہے تو طبیعت پر کچھ اثر نہیں
میرا من مچلے گا، تیرے سامنے آجانے سے

محبت میں مر مٹتے ہیں شب بھر میں

شفیق سیکھ لے سبق تو بھی پروانے سے



کیا سوچ رہے ہو"۔۔۔۔؟؟ "

نقاب کی پن لگاتے اُس نے ایک نظر خود پر ڈالی اور شیشے پر ابھرتے اُس کے عکس کو دیکھتے سوال کیا جو مخمور نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

!! تم قیامت ہو اور میں گنہگار بندہ"۔۔۔۔۔ "

وہ دھیرے سے سر جھکائے زیر لب مسکراتے واپس سر اٹھاتے اپنی شہد رنگ چمکتی آنکھیں اس پر ٹکائے بولا جو اُس کی بات پر اسے دیکھتے پزل ہوئی تھی۔۔۔۔

اور جب قیامت گزری نا تو کڑھا حساب دینا پڑے گا "

!!"_____

وہ آئی بروا ٹھا کر بولتی اُس کی جانب بڑھ گئی جو بیڈ کے کنارے سے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

اگر تمھارے جرموں کا حساب لوں تو کڑھا حساب ہو گا "

"_____

وہ اُس کی شرٹ کا بٹن بند کرتے اُس کے کندھوں سے نادیدہ گرد جھاڑتے بولی وہ مسکراتا اُسے دیکھ رہا تھا

_____

" اگر حساب تم لے رہی ہو تو کڑھا حساب بھی منظور ہے"۔۔۔۔۔۔۔!!

اُس کی کمر کے گرد دونوں ہاتھ رکھتے وہ گھمبیر لہجے میں بولا اور جھک کر اُس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔۔۔

" جب تم میرے لبوں کی حدت پر اپنی آنکھیں میچتی ہو تو میرا دل اپنی آنکھوں میں کہی قید کر لیتی ہو"۔۔۔

وہ ہلکا سے پیچھے ہٹتے اُس کی میچی آنکھوں کو دیکھتے مدھم سرگوشی میں بولا۔۔۔۔

" تمھیں کب شرم آئے گی"۔۔۔۔۔

اپنی کمر پر سرکتی اُس کی انگلیوں کے لمس پر وہ خشک حلق کو تر کرتے نظریں اٹھائے سوال کر گئی اور وہ شخص اُس کی اٹھتی گرتی پلکوں میں ہی الجھ گیا۔۔۔۔

جب تم نقاب کرتی ہو تب "۔۔۔۔۔ "

وہ لب دبائے شوخ ہوا اور اُس کا حجاب سیٹ کرنے لگا وہ چونکی تھی۔۔۔

کیا"۔۔۔۔؟؟ "

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتے بولی جس کی آنکھوں کی چمک اسے اپنے اندر اترتی محسوس ہوئی۔۔۔۔

جب تم نقاب کرتی ہو تو میرا دل تب تھوڑی تھوڑی "
!!شرافت دیکھاتے مولوی صاحب بن جاتا ہے"۔۔۔۔

وہ لبوں پر زبان پھیرتے آخر میں لب دبائے بولا تو وہ اُسے دیکھتی رہ گئی وہ شخص کس حد تک شوخ تھا اُسے خود کی جانب مسلسل تکتا پا کر وہ دونوں بھنویں اٹھا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ نظریں پھیر گئی اور نفی میں سر ہلایا اُس کے ہاتھوں کی گرفت اُس کی کمر پر سخت ہوئی۔۔۔

!!توبہ "۔۔۔۔ "

سر جھکائے ہی وہ لب کاٹتے جھرجھری لیتی بولی کوئی اتنا بے شرم کیسے ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔!! وہ شاید بھول گئی تھی

" وہ کایان سکندر تھا جس نے اُسے نہایت عزت سے کڈنیپ کروایا تھا" سو اُس شخص سے ہر چیز کی توقع کی جا سکتی تھی

" میں کایان سکندر ہوں توبہ سے تو میں نہیں ٹلنے والا !! استغفار بھی بولو زوجہ"۔۔۔۔۔۔

دھیرے سے اُس کی تھوڑی کے نیچے اپنی درمیانی انگلی جماتے اُس نے اُس کا چہرہ اوپر اٹھایا وہ شرارت سے بولا اس کی بات پر نظریں واپس جھکا گئی۔۔۔۔

دیر نہیں ہو رہی"۔۔۔۔؟؟"

وہ اس کی آنکھوں کے شوخ پن کو بوجھل جذبات میں بدلتا دیکھ تیزی سے بولی اُس کی پھرتی پر وہ پھر سے مسکرایا۔۔۔۔۔۔

!!چلو"۔۔۔۔۔۔ "

اُس کے کندھے پر ہاتھ جماتے وہ اُسے نیچے کی جانب لیے چلنے لگا تھا جو مسکراتے اُس کے ساتھ قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

مام ہم کہی جا رہے ہے لیٹ آئے گے"۔۔۔۔ "

ہال میں بیٹھی اپنی ماں کو دیکھتے وہ مسکرا کر بولا وہ بھی کئی سالوں بعد وہ خوش کن احساس سے اُسے باہر جاتا دیکھنے لگی ایسے جیسے سب صحیح ہونے والا ہے۔۔۔۔۔۔۔!!کیا واقعی۔۔۔۔۔؟؟

اسے لیتے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت طے کرتے وہ ایک بڑے سے میدانی علاقے میں پہنچا جہاں ایک طرف بڑھی سی بلڈنگ بنی تھی اور اس کے آگے بڑا سا میدان تھا وہ اُس گھاس کے بڑے سے میدان کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

آسمان ابر آلود ایسے میں وہ وسیع میدان اور آسمان پر چھائی کالی گھٹا اور ہلکی سرد ہوائیں بہت ہی دلفریب منظر پیش کر رہیں تھیں

" تم خوش نصیب ہو جو ڈیشنگ بندے کو گولف کھیلتے دیکھو گی!! "۔۔۔۔۔

وہ بڑا اترا کر بولا تھا نخوت سے کہ وہ نفی میں سر ہلا گئی اُس نے دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا وہ اب حجاب میں تھی بہت دور کہی دو آدمی کھڑے تھے لیکن وہ خاصے دور رہے۔۔۔۔

وہ ابھی کوئی جواب دیتی کہ اچانک ہی تیز رفتار آواز پر اُس نے اوپر دیکھا جہاں ہیلی کاپٹر اُس میدان کے اوپر سے اڑتا وہاں بنی بڑی بلڈنگ کی چھت پر لینڈ ہوا تھا وہ منہ کھولے اُسے دیکھنے لگی تھی

اُس نے کالی گھٹا سے سجے آسمان کو دیکھا بارش کے امکان تھے وہ دھیمے سے مسکرائی۔۔۔۔!! عجیب سی مسکراہٹ

۔۔۔۔

وہ بھاگ کر اُس بلڈنگ کی طرف بڑھا جبکہ وہ دور سے اُسے جاتا دیکھتی رہی جو بلڈنگ سے باہر آتے آدمی کے ہاتھ سے کچھ لے رہا تھا۔۔۔

بارش کی پہلی بوند یکدم اُس کے ہاتھ پر گری اُس نے سر اٹھا کر دیکھا تو کئی قطرے اُس کے چہرے پر گرنے لگے۔۔۔۔۔

وہ پلٹ کر اُسے بارش میں کھڑا دیکھتے تیزی سے اُس کی جانب بڑھا بارش تیز ہو چکی تھی اُس کے ہاتھوں میں سرخ گلاب تھے

۔۔۔۔

تو کیا اُس شخص نے سرخ گلاب ہیلی کاپٹر کے ذریعے "
منگوائے تھے"۔۔۔۔؟؟ وہ کتنا عجیب تھا لیکن مسمرائز کرتا تھا

۔۔۔۔

وہ اُس کے بلکل سامنے کھڑا ہوا تھا مسکرا کر اُسے دیکھا جو آگے
بڑھنے لگی اُس شخص نے نہایت نرمی سے اُس کی کلائی جکڑی وہ
رک گئی۔۔۔! اور لمس کی حدت سے دھڑکنیں بھی رک کر پھر
سر توڑ انداز میں دھڑکی۔۔۔

اگر تم ہاں بولو گی تو اس برستی بارش میں، میں شکر "
الحمدللہ بولوں گا"۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کی کلائی کو انگھوٹے سے سہلاتا بولا وہ مکمل بھیگ گیا تھا پھولوں سے پانی کے قطرے زمین پر گر رہے تھے۔۔۔۔!

وہ ذرا سا اُس کی جانب گردن جھکا کر وہ پھول اُس کی طرف بڑھاتے چمکتی آنکھوں سے بولا۔۔۔۔

اور اختتام آمین پر ہو گا"۔۔۔۔۔"

اُس کے بھیگے چہرے پر پھسلتی بوندوں کو دیکھ وہ دھیمے سے مسکراتے بولا۔۔۔۔

اُس لڑکی نے پھول اُس کے ہاتھوں سے تھام لیے اُس کے پھول تھامتے ہی وہ کھل کر مسکرایا اُسے وہ کالی گھٹا خوش کن لگی

سردیوں کی وہ بارش جو اعصاب جنجھوڑ رہی تھی اُسے وہ دلفریب لگی۔۔۔۔۔

ہر موسم خوش گوار ہی تو لگتا ہے اگر خود کے اندر کا موسم " خوش گوار ہو"۔۔۔۔۔۔

اور پھر یکدم وہ پھول اُس شخص کے سامنے اُس لڑکی نے نیچے زمین بوس کر دیے وہ جو مسکرا کر دیکھ رہا تھا مسکراہٹ سمٹ گئی آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی۔۔۔۔

!! چٹاخ"۔۔۔۔۔ "

اُس تیزی برستی سردیوں کی بارش میں وہ کپکپاتے ہاتھوں سے ایک زوردار طمانچہ اُس شخص کے منہ پر جڑ گئی۔۔۔۔

یکدم ہی گھٹا مزید آسمان پر پھیل گئی یکدم ہی اندھیرا چھا گیا جیسے روشنیاں آسمان کی وسعتوں سے چھین لی گئی ہو۔۔۔۔

" حساب کڑھا ہو گا کایان سکندر۔۔۔۔! تمھاری وجہ سے میرے باپ کی موت کا حساب"۔۔۔۔۔

وہ جب بولی تو اُس کے لہجے میں آگ سی تھی آنکھیں نفرت سے سرخ ہوتی اُس شخص پر جمی تھی وہ ساکت نظروں سے نیچے گرے پھولوں کو دیکھتا رہا فقط۔۔۔

نظریں کہاں اٹھ رہی تھی سماعتوں میں جب اُس کی وہ تند و تیز آواز ٹکرائی تو حیران آنکھوں سے اُس نے اُس لڑکی کی نفرت زدہ نظروں میں دیکھا۔۔۔۔۔

قیامت تم پر گزرے گی"۔۔۔۔۔ "

وہ پھنکاری تھی شدت سے سردی سے اُس کے اعصاب کانپ رہے تھے جسم میں سنسنی خیز لہر دوڑی لیکن دور کہی روح کسی پروانے کی مانند جل رہی تھی۔۔۔۔

تم سزا پاؤ گے"۔۔۔۔ "

وہ نفرت سے لب بھینچے بولی اور اُس شخص کو لگا جیسے نیزے اُس کے دل میں اتارے جا رہے تھے رفتہ رفتہ بہت اندر تک دل کی گہرائیوں میں

وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اُس لڑکی کو دیکھنے لگا

اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا جیسے سانسیں کوئی کھینچ رہا "

" ہو بڑی شدت خیزی سے وہ سانس نہیں لے پا رہا تھا

❤❤❤❤❤❤❤❤

تمھیں پتہ ہے "۔۔۔؟؟ "

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اسے بازوؤں کے حلقے میں لیے وہ محبت سے اِس کا ہاتھ تھامے سامنے دیکھتے بہت دھیمے لہجے میں بولا ۔۔۔

!! نہیں "۔۔۔۔ "

وہ لب دبائے مذاقاً گردن ذرا سی گھوما کر اسے دیکھتی پھر سامنے دیوار پر لگی اُس کی دیوار گیر تصویر کو دیکھتے بولی وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔۔۔

تم میری اِس حیات میں میری ترجیح اوّل ہو "۔۔۔ "

حصار اُس کے کندھے پر مظبوط کرتے وہ اِس کی طرف گردن موڑے اُس کی پلکوں کی لرزش کو دیکھتے بولا

میں تم سے عشق کرتا ہوں یمن وحید۔۔۔۔! اور مجھے پتہ ہے ہم بچھڑ جائے گے "۔۔۔۔۔ "

وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتے بہت دھیرے سے بولا ایسے جیسے دنیا میں یہ الفاظ اذیت کا دوسرا نام ہو

ایسا کیوں "۔۔۔۔؟؟ "

وہ بے ساختہ گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگی اُسے عجیب سا محسوس ہوتا تھا اُس شخص کا ایسا لہجہ جیسے گہرے راز۔۔۔۔

کیوں کہ "۔۔۔ "

وہ کچھ پل ٹھہرا اور شہادت کی انگلی بڑھاتے اُس کی لرزتی پلکوں پر رکھی وہ دھیرے سے آنکھیں بند کر گئی اُس شخص کا لمس ہی آب حیات تھا۔۔۔۔

" عشق فنا کرتا ہے "

" برباد کرتا ہے "

" وہ مکمل نہیں ہوتا "

گرم سانسوں کی تپش کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے وہ پھڑ پھڑاتے لبوں سے کچھ کہنے کی جدوجہد میں تھی۔۔۔۔

آپ تو خود غرض ہے نا آپ مکمل کر لے گے "۔۔۔ "

اُس نے اپنا ہاتھ دھیرے سے اُس کے چوڑے سینے پر دھرتے دل کے مقام پر رکھا اور دھیرے سے مسکرائی۔۔۔۔

ویسے تمھیں پتہ ہے "۔۔۔۔ "

اُس کی ہلکی بڑھی بئیر ڈپر انگلی چلاتے اُس نے آنکھیں کھول کر اُس کی کالی چمکتی آنکھوں میں دیکھا اُس کی بات پر وہ آئی برو آچکا گیا۔۔۔۔

جنت میں حوریں ہوتیں ہیں "۔۔۔۔ "

وہ دھیرے سے اوپر اٹھتے اُس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں لب دبائے بولی۔۔۔

اُس شخص نے اُس کے کندھے سے ہاتھ ہٹاتے اُس کی کمر پر گرفت سخت کی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔! پھر تو میں توبہ کرتا ہوں"۔۔۔۔ "

وہ نچلا لب دانتوں تلے دباتے اُسی کے انداز میں اُس کے قریب جھکتے سرگوشی کر گیا انداز میں شرارت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اُس کے لبوں کی حرکت اپنے کان پر محسوس کرتے اُس کی گرفت اُس کے دل کے مقام پر سخت ہوئی۔۔۔

دیکھا باقی مردوں کی طرح نکلے تم بھی"۔۔۔ "

وہ اِس سے الگ ہونے کی کوشش کرتے بولی جب اُس نے جھٹکے سے اُسے واپس نیچے اپنے پاس گرایا۔۔۔۔

نکلے کا کیا مطلب ہے؟ میں مرد ہی ہوں"۔۔۔ "
اِس کے نرم و نازک ہاتھ کو تھامتے اُس نے واپس اپنے دل کے مقام پر دھرتے خاصے رعب سے کہا۔۔۔۔

بازار میں برقعہ پہن کر باجی کون بنا تھا"۔۔۔؟؟ "
وہ کوشش کے باوجود مسکراتے ہوئے بولی تو وہ خجل ہوتے پھر ڈھٹائی سے ہنس دیا۔۔۔۔

شرم نہیں آئی تھی"۔۔۔۔؟ "

دھیرے سے ہاتھ اُس کے دل کے مقام سے اٹھاتے اُس کے گلے کی ابھری ہوئی حرکت کرتی ہڈی پر پھیرتے وہ پھڑ پھڑاتے لبوں سے بولی۔۔۔۔

ہاں شرم بہنا آئی تھی میرے پاس لیکن میں نے اسے منہ " نہیں لگایا بھلا میں پکا زن مرید نا محرم کو منہ لگاتا اچھا لگتا"۔۔۔۔۔ اپنے گلے پر اُس کی حرکت کرتی انگلی کا لمس محسوس کرتے اُس کا حلق خشک ہوا اُس نے اُس کی انگلی پکڑتے اپنے گلے سے ہٹائی جبکہ اُس کی بات پر وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھنے لگی

واقعی شرم نہیں آتی"۔۔۔؟؟ "

وہ اپنی انگلی اُس سے چھڑوانے کی کوشش کرتے سوال کرتے اُس کی بے باکی پر ہنسی وہ شخص اب ایسا تھا کہ اُس کی موجودگی میں مسکراہٹ یمن وحید کے لبوں سے جدا تک نا ہوتی تھی۔۔۔۔

آئی تھی ایک دن پھر میں نے بھی صاف کہہ دیا میرے " پاس میری بیوی ہے بہن جی اب آپ کنارہ کشی کرے"۔۔۔۔

وہ اترا کر بولا وہ منہ کھولے اُسے دیکھنے لگی جو بائیں آنکھ دبا گیا یمن وحید بے ساختہ سر جھکا گئی۔۔۔

اُس نے دھیرے سے اُس کی انگلی اپنے لبوں سے لگاتے اپنے لب رب کیے کہ وہ اندر تک سنسنا اٹھی تھی دھڑکنیں یکدم رک گئی۔۔۔

وہ دھیرے سے اُس کی انگلی پر لب رکھ گیا اور اُس لڑکی کی رکی ہوئی دھڑکنیں پھر سے بحال ہو گئی۔۔۔۔

حوریں اِس دل کو سمبھال نہیں سکتی اِسے فقط تم قابو کر سکتی ہو حوروں سے بھلا میرا کیا لینا دینا"۔۔۔۔ "

بابا بھلے شاہ پھر کہتے ہے نا"۔۔۔ "

جے تو اگلے جہان وی نئیں ملنا "

" فیر جنت کی تے دوزخ کی

اُس لڑکی کے جھکے سر کو دیکھتے اُس نے درمیانی دو انگلیوں سے انتہائی نرمی سے اُس کا جھکا سر اٹھاتے نرم لہجے میں کہا وہ بس اُسے دیکھتی رہی۔۔۔۔

میری جان پر پہلی مرتبہ تب بنی تھی جب تمھاری یہ " انگلیاں ایسے ہی گستاخی کر گئیں تھی۔۔۔!!اور رہا سہا کام تمھاری اِس نوزپن نے پورا کر دیا"۔۔۔۔

وہ حلق تر کرتے بولا اور دھیرے سے اُس کے رخسار پر ہاتھ پھیلاتے آگے کی جانب جھکتے اِس کی نوزپن پر لب رکھے۔۔۔۔

خدا کے بعد تم میرا آخری سہارا ہو"۔۔۔۔ "

اِس کے رخسار کو لبوں سے چھوتے وہ دھیرے سے اُس کا سر اپنے کندھے پر رکھ گیا وہ گہرا سانس کھینچ کر آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

وہ سامنے اپنی مغرور سی تصویر کو دیکھ رہا تھا اُس کی آنکھوں میں یکدم وحشت چھا گئی اُس کی مسکراہٹ سمیٹ گئی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی اُس کی بھاری سانسوں کی آواز پر اُس نے دھیرے سے اُسے بیڈ پر ٹھیک سے لٹایا اور اُس پر کمفرٹر درست کیا۔۔۔۔۔

" آخری سہارا۔۔۔!! خدا کے علاوہ سب سہارے عارضی ہوتے ہیں "۔۔۔۔

" دنیا کے سہارے جتنے مرضی مظبوط ہو لیکن زندگی کے کسی ناکسی موڑ پر وہ سب سہارے عارضی ثابت ہوتے ہیں۔۔ "

وہ لب بھینچ گیا سختی سے ایک جان دار بوسہ اُس کے ماتھے پر دیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

اُس کا دل بے چین تھا وہ جانتا تھا وہ لڑکی بھی عارضی ثابت ہو گی۔۔۔۔!!



اُس کی آنکھ اگلی شام تقریباً پانچ بجے کھلی تھی سردیوں کی ٹھنڈی شامیں عجیب سی اداسی کو اپنے اندر لیے ڈھل رہی تھی

۔۔۔۔

وہ سر پر ہاتھ رکھتے کہنیوں کے بل بستر پر نیم دراز ہوئی تھی چند پل ایسے ہی لیٹے رہنے کے بعد اُس نے گردن موڑ کر سائیڈ دیوار کو دیکھا جہاں گھڑی کی سوئیاں پانچ کے حصے کو چھو رہی تھیں۔۔۔

اتنا زیادہ کیسے سو گئی میں"۔۔۔۔ "

وہ خود سے بڑبڑاتے بستر سے نیچے اتری سلیپر پہنے اور کھڑکی کی طرف آئی تھی پردہ پیچھے کر کے باہر دیکھا۔۔۔۔

باہر کا نظارہ عجیب تھا لیکن فسوں خیز تھا آسمان پر کالے بادلوں کا راج تھا جبکہ بارش بہت ہلکی سی ہو رہی تھی۔۔۔

ایک دلفریب مسکراہٹ اُس کے چہرے پر پھیل گئی وہ یکسر بھول گئی تھی کہ فقط آج وہ اتنی دیر کیسے سوتی رہی پچھلی رات کی سوئی وہ اب شام کو جاگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کالے گھنے بادلوں کی وجہ سے شام بھی ہلکی رات کا سماں پیش کر رہی تھی اسے نے جھرجھری سی لی باہر لان کی گھاس پر گرتے قطرے ہی ٹھنڈ کا احساس دلا رہے تھے۔۔۔۔

وہ کھڑکی کے پاس سے ہٹ گئی فریش ہوئی اور ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ایک وائٹ چٹ کو اٹھایا۔۔۔۔

!میرا انتظار کرنا"۔۔۔۔ "

بڑے واضع لفظوں میں بس ایک جملہ گھسیٹا گیا تھا وہ پھر سے مسکرائی اور کمرے سے نکلتی سڑھیاں اترتی باہر لان میں نکل آئی تھی۔۔۔

ٹھنڈی ہوا کا تیز جھونکا اس کے جسم کے آر پار ہوا تو اُس نے بازو اپنے ارد گرد لپیٹے۔۔

وہ اُس شخص کے اِس محل کو آج فرصت سے دیکھ رہی تھی وہ لان کی آخری دیوار کے ساتھ لگی اب سامنے تعمیر اس گھر کو دیکھ رہی تھی جہاں اُس کے کمرے کی کھڑکی کے علاوہ کہی سے بھی روشنی کا عکس نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

یکدم اُس کے مسکراتے لب سمیٹ گے کچھ بہت عجیب سا محسوس ہوا ایسے جیسے وہ اندھیر محل میں اکیلی روشنی کا ذریعہ ہو اور ایسا ہی تھا

وہ کئی لمحے اُس گھر کو دیکھتی رہی۔۔۔۔

بارش کی ہلکی بوندوں نے اس کے اوپر بالوں کی تہہ کو بھگو ڈالا تھا ٹھنڈی ہواؤں پر وہ اچانک ہوش میں آئی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھٹکتی اندر کی جانب بڑھنے لگی اُسے سردی محسوس ہو رہی تھی اور آسمان پر چھائے کالے بادل عجیب سا خوف دل میں گاڑھ رہے تھے۔۔۔۔

اندر کی جانب بڑھتے اُس کے قدم یکدم رک گے وہ ننگے پاؤں گھاس پر کھڑی تھی اور پاؤں کی انگلیوں میں عجیب سی ہل چل ہو رہی تھی

کسی آواز کے تحت اُس نے پلٹ کر دیکھا ہوا کے دوش پر اُس کے کالے بال لہرائے تھے وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

اُس نے سر جھٹکا اور واپس اندر کی جانب بڑھ گئی وہ لان کی گھاس کو عبور کرنے ہی والی تھی جب پھر سے آواز سنائی دی وہ آواز بہت عجیب سی تھی خوف زدہ کرنے والی۔۔۔۔

اس نے گردن ٹیڑھی کر کے گھر کے سائیڈ پر بنی اُس چھوٹی سی گلی کو دیکھا وہ پھڑ پھڑاتے لبوں کو بھینچ کر اُس جانب بڑھ گئی

۔۔۔۔

!!شاید بربادی کی جانب۔۔۔۔۔

اُس کے ننگے قدم ہلکے گیلے فرش پر اٹھ رہے تھے دل
دھیرے دھیرے سے دھڑک رہا تھا اُس لڑکی نے اُس شخص کا
گھر پہلے کبھی اتنے غور سے نہیں دیکھا اُسے علم نہیں تھا وہاں کوئی
پتلی سی گلی ہو گی۔۔۔۔

وہ گلی کے اختتام پر کھڑی تھی اور آنکھوں میں حیرت لیے
سامنے بنے ایک خستہ حال سے کمرے کو دیکھ رہی تھی جس کے
دروازے پر تالا تھا
گھر کے پیچھے ایک چھوٹا سا گھر۔۔۔۔۔۔؟؟ عجیب تھا نا
۔۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ حلق تر کرتی آگے بڑھی اچانک اُس کی چیخ فضا میں
گونجی اُس نے اوپر آسمان کو دیکھا جہاں اب بجلی چمک رہی تھی وہ
بجلی کی اچانک گرج چمک سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔
بارش ہلکی سی تیز ہوتی اُس کے وجود کو اپنی زد میں لینے لگی تھی
اُسے اُس سنسان سے کمرے سے خوف محسوس ہوا وہ تھوک
نگلتی پیچھے قدم لینے لگی جب ایک دردناک آواز پر اُس کے قدم
وہی رک گے۔۔۔۔

کوئی ہے۔۔۔۔؟ وہ دروازے کے سامنے کھڑی پوچھ "
رہی تھی سردی سے اُس کا جسم کپکپا رہا تھا ٹھنڈی ہوائیں بارش کی
سمت کو بدل رہیں تھیں۔۔۔

کیا کوئی اندر ہے "۔۔۔۔؟؟ "

اُسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا بارش مزید تیز ہوئی اور ٹھنڈی ہوا نے اسے جھنجھوڑ ڈالا کالے بادلوں نے منظر میں اندھیرا پھیلا کر جیسے اُس کے رہے سہے اوسان بھی خطا کر ڈالے۔۔۔۔

آہہہ "۔۔۔۔"

ایک ہلکی مدھم چیخ دروازے کے اُس پار سے ابھری تو وہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہو گئی اُس کے لب بھیگے ہوئے تھے لیکن حلق خشک تھا۔۔۔

اُس نے نظریں دوڑائیں تھوڑے فاصلے پر پڑی اینٹ کو جا کر اٹھایا اینٹ پر لگی مٹی سے اُس کے ہاتھ گندے ہوئے تھے۔۔۔

ٹھنڈی ہوا نے ایک بار پھر بارش کی سمت کو بدلتے بارش کی پھوار کو کسی تھپڑ کی طرح دوسری جانب دیوار کے ساتھ اُس کے وجود پر بھی رسید کیا۔۔۔

وہ اینٹ سے اُس تالے کو توڑنے لگی تھی پانچ منٹ گزر گے اُس کا وجود کانپنے لگا وہ مسلسل بھیگ رہی تھی بال ماتھے اور گردن سے چپک گے تھے

اُس نے کانپتے ہاتھوں سے ایک آخری وار چیختے ہوئے کیا تقریبا سات منٹ بعد تالا ٹوٹ کر نیچے گرا تیز بارش میں بھی اُس کے نیچے گرنے کی خوفناک سی آواز یمن وحید کو سہما گئی۔۔۔۔

اُس نے دروازے پر ہاتھ رکھا اور دھیرے سے دروازہ کھلا

چڑ چڑاہٹ کی آواز بڑھتی گئی اندر اندھیرا تھا اور ہلکی سی آواز

نجانے کس چیز کی پیدا ہو رہی تھی۔۔۔

کون ہے اِدھر "۔۔۔۔؟؟ "

اِس نے بہت مدھم آواز میں پوچھا تھا کہ آواز خوف کے چلتے حلق

میں ہی کہی اٹک گئی تھی

اُس نے پورا دروازہ کھول دیا اور دو قدم کمرے کے اندر کی

جانب لیے کہ باہر سے آنے والی روشنی سے وہ کچھ دیکھ پائے شاید

۔۔۔

لیکن کالے بادلوں نے شام کو رات کا حصہ بناتے کہی دور ہلکی مدھم روشنی کو چھوڑا تھا فقط۔۔۔۔

اچانک ایک تیز گرج اور بجلی کی تیز چمک سے کمرے کا داخلی حصہ روشن ہوا تو وہ بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھتے پیچھے کو ہوتے زمین پر گر گئی۔۔۔۔

اُس کا سانس جہاں تھا وہی اٹک گیا اُس نے سانس لینے کی کئی بار کوشش کی لیکن بے کار وہ کچھ پل ویسے ہی رہی اُسے لگا وہ مر جائے گی۔۔۔۔۔

ک۔کون ک۔کون ہ۔ہے"۔۔۔۔؟؟"

اٹکتے لڑکھڑاتے لفظ گہرے خوف سے تر تھے بادلوں کی گرج چمک تیز ہو گئی اور سائیڈ دیوار پر بنی لوہے کی سلاخوں والی پرانی کھڑکی سے اندر آتی چمک پر یمن وحید نے سامنے کا منظر دیکھتے پیچھے کو کھسکنا شروع کیا تھا۔۔۔

خوف سے اُس کے رونگھٹے کھڑے ہو گے اُس نے بہت مشکل سے رکا ہوا سانس بحال کیا لیکن سانس پھر سے اکھڑنے لگی ۔۔۔۔

کون ہو تم ک۔کون"۔۔۔ "

اُس نے لڑکھڑاتے لہجے میں پھر سے وہی سوال دوہرایا اور اپنے دل ہر ہاتھ رکھا جو اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ گویا ابھی باہر آ جائے گا جس کی وجہ سے اُس کا سانس اکھڑ رہا تھا۔۔۔

اُس نے گردن موڑ کر دیکھا بہت دھیرے سے خوف سے اُس کا چہرہ سفید پڑ گیا باہر بارش تیز ہو گئی تھی تیز تر۔۔۔۔۔

یمن وحید جسے بادلوں کی گرج چمک کی کوئی پرواہ نہیں تھی اب زمین پر مٹی میں بیٹھی بادل کے بھیانک انداز میں گرجنے سے بے ساختہ کھسکتے آگے کی جانب ہوئی۔۔۔۔۔۔

!!کہ یکدم ہی۔۔۔۔۔۔۔

سامنے پڑے وجود کو دیکھ وہ پھر سے پیچھے کو ہو گئی اُس کی ٹانگیں اتنی شدت سے کانپ رہی تھی کہ اُس سے کھڑا ہونا مشکل ترین ہو گیا۔۔۔

اُس مٹی کے اندر دھنسا وہ وجود جس کا سر ہی باہر تھا جبکہ باقی جسم مٹی کے اندر تھا اُس نے بجلی کی چمک میں دو بار اُس وجود کو دیکھا تھا اور اب دل کہی دور جا سویا جیسے دھڑکنے سے انکاری ہو

۔۔۔

ت۔تم"۔۔۔"

اُس سے کچھ بولا نہیں گیا جسم کی کپکپاہٹ بڑھ گئی کیا وہ ٹھنڈ کی وجہ سے تھی۔۔۔؟؟ نہیں ہر گز نہیں وہ سامنے اپنے قدموں

سے کچھ فاصلے پر پڑے اُس انجانے وجود کی وجہ سے تھی جو شاید اب زندہ بھی نا تھا۔۔۔۔

وہ کئی منٹ ویسے ہی بیٹھی کانپتی رہی لبوں سے لفظ نکالنے چاہے لیکن زبان پر قفل لگ گے دل سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا اور باہر برستی تیز بارش۔۔۔۔!!

کالی رات، کالا اندھیر کمرہ، اور وہاں ایک مردہ وجود کا یوں زمین میں دھنسا ہونا اور وہ اکیلی لڑکی۔۔۔۔!

خوف نے اپنی جڑیں بہت اچانک بہت جلدی ہر جگہ پھیلا لیں

۔۔۔

اُس نے کانپتے دل کے ساتھ وجود کو آگے کی جانب گھسیٹا

نجانے کب آنسو اُس کی آنکھ سے رواں ہو گے اُسے تو یہ بھی پتہ نا چلا۔۔۔

اُس نے ہاتھ کی مدد سے مٹی دور ہٹانے کو ہاتھ آگے بڑھایا

اُس کا ہاتھ اتنی شدت سے کانپ رہا تھا کہ ساتھ ہی بازو کانپنا بھی شروع ہو گیا۔۔۔۔

کون ہ۔ہو تم ا۔اٹھو"۔۔۔۔ "

وہ پاگلوں کی طرح اُس مٹی کو نکالنے کی کوشش کرنے لگی جس سے اُس کی سفید فراک پر مٹی کے نشان پڑ گے اُس کے گیلے بال گیلے چہرے پر مٹی کے ذرے جم گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ا۔اٹھوب۔بولوک۔کچھ "۔۔۔ "

لڑکھڑاتا،خوف سے بھرا لہجہ اور کانپتے ہاتھ جو مٹی کو کھود رہے تھے جیسے وہ اُس شخص کو بچانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔لیکن کیوں؟؟

!!انسانیت کے لیے۔۔۔۔

یا پھر وہ جاننا چاہتی تھی وہ یہاں کیوں ہے اور کون لایا اُسے یہاں

۔۔۔۔۔؟؟

!!آہہہ "۔۔۔۔ "

بجلی کی تیز کڑک و چمک پر وہ ڈر کر دور اچھلی مٹی سے ہاتھ سنے ہوئے تھے جسم ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔۔

ن۔ نہیں۔ن۔ نہیں ج۔"۔۔۔ "

اُس سے کچھ بولا نا گیا کچھ بھی نہیں۔۔۔!! وہ اٹھ کر پیچھے کو اندھا دھند بھاگی کہ اندھیرے کے باعث دیوار سے بری طرح ٹکرائی یکدم کمرہ روشن ہو گیا۔۔۔۔

اُس نے دھندلی نظروں سے سامنے دیوار پر دیکھا دروازے کے پیچھے الیکٹرک بورڈ تھا جس سے وہ ٹکرائی تھی سر لگنے سے سوئچ آن ہو گئے تھے اُس کے سر کے کنارے اور ناک سے ہلکے سے خون کی لکیر نکلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

چھت پر لگے پنکھے کی ہلکی سی آواز پیدا ہوتی پھر تیز ہو گئی باہر سے آتی تیز ہواؤں کے ساتھ پنکھے کی ہوا بھی شامل ہوتے اُس کے وجود کو سُن کر گئی۔۔۔

اُس نے نہایت دھیرے سے گردن موڑی ایسے جیسے پلٹ کر دیکھا تو وہ وہی ختم ہو جائے گی۔۔۔۔!!

اور پھر ایسا ہی ہوا اُس کی آنکھیں آخری حد تک پھیل گئی کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔۔۔! کیا بادلوں کے گرجنے چمکنے سے ۔۔۔۔؟؟ نہیں۔۔۔! ہر گز نہیں سامنے کے منظر کو دیکھا کر ۔۔۔!

اُس کا دل و دماغ جہاں تھا وہی سٹیل ہو گیا جسم بے حس و حرکت ہو گیا کیسا قیامت خیز منظر تھا۔۔۔

ن۔ نہیں"۔۔۔۔ "

دھیرے سے سر نفی میں ہلایا گیا یمن وحید کو لگا اس پرانے کمرے کی چھت اُس پر گر جائے گئی اُس کا پورا وجود سفید پڑنے لگا جیسے وہ خوف کے سمندر میں بڑی گہرائی تک غوطہ زن ہوئی ہو۔۔۔۔۔

وہ لبوں پر ہاتھ جما گئی آنکھوں سے آنسو ایسے بہنے لگے کہ آنکھیں بے خبر۔۔۔۔! حیرت در حیرت۔۔۔

وہ آگے بڑھی دل کی دھڑکن کسی ڈھول تاشے کی طرح اُسے اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی قدم اٹھ رہے تھے یا گرنے کو تیار تھے سمجھ سے پرے تھا۔۔۔۔

اُس نے دھندلائی آنکھوں کو جھپکا اور نیچے زمین کو دیکھا جہاں سے اُس نے کچھ مٹی ہٹائی تھی جہاں ایک مردہ وجود تھا اُس نے شدت سے اپنی انگلیاں لبوں میں دبالی جیسے چیخ روکی ہو

۔۔۔

اُس نے دل دہلا دینے والے منظر کو گردن موڑ کر دیکھا

۔۔۔۔۔

وہاں قطار میں تین لکڑی کی الماریاں پڑی تھی بہت بڑی اور ہر الماری کی شیلف پر دو سے چار شیشے کے جار تھے جبکہ ایک الماری کی آخری شیلف پر دس جار تھے۔۔۔۔

اُس کا وجود ٹھنڈ سے زیادہ ڈر سے کانپ اٹھا وہ اُس الماری کے پاس اُس مردہ زمین میں دھنسے وجود سے تھوڑا فاصلے پر گر گئی ٹانگیں اٹھنے سے انکار کر گئی اور دل دھڑکنے سے۔۔۔۔

اُس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُس الماری کے آخری شیلف پر پڑے شیشے کے جار کو دیکھا جس کے ڈھکن کے ساتھ باریک سی تار بندھی ہوئی تھی اور اُس تار کے ساتھ ایک سرخ کاغذ ہوا کی دوش پر لہرا رہا تھا۔۔۔۔

خوف سے پھیلتی آنکھوں سمیت اُس نے لڑکھڑاہاتھ آگے بڑھایااور اُس تار کے ساتھ بندھے سرخ کاغذ کو کانپتے ہاتھ میں لیا کہ وہ کاغذ بھی بار بار اُس کے ہاتھ سے پھسلنے لگا۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔ٹ۔ٹرک ڈ۔ڈرائیور!"

خوف سے پُر لڑکھڑاتے دو لفظ۔۔۔۔! وہ صرف لفظ نا تھے وہ قیامت تھی جو اُس کے ذہن پر گزر گئی۔۔۔۔

اُس نے یکدم اُس زمین میں دھنسے اپنے سے چند قدموں کے فاصلے پر پڑے مردہ وجود کو دیکھا اُس کی آنکھیں پھر سے پھیل گئی شاید وہ پہچان گئی تھی۔۔۔

وہ شخص کوئی اور نہیں تھا۔۔۔! وہ وہی تھا جس نے آفس کے پہلے دن اُس کی مدد کی تھی۔۔۔۔! ہاں وہی شخص جسے جازب کمال نے آفس سے ایک چھوٹی سی غلطی کے چلتے نکال دیا تھا !!۔۔۔۔۔

سرخ چٹ اُس کے ہاتھ سے پھسل گئی اُس نے بے ساختہ منہ پر گندا مٹی سے لت پت ہاتھ رکھا۔۔۔۔! ہچکی نے وہ ہاتھوں کا باندھ بھی توڑ ڈالا وہ سسکنے لگی۔۔۔ وجود کانپنے لگا۔۔۔

باہر بارش تیز ہو گئی آسمان پر بجلی کی چمک بڑھ گئی بادلوں کی گرج میں اضافہ ہو گیا اور اندر مٹی میں لت پت بیٹھی یمن وحید کے خوف میں بھی۔۔۔۔۔

اُس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا دیوار کے اندر ایک الماری بنی ہوئی تھی جس کے آگے شیشے لگے تھے اُس الماری میں شیشے کے جار نا تھے وہاں کچھ اور تھا وہ خوف سے لب کاٹ گئی۔۔۔۔

اُس نے پھر اپنے سامنے پڑی الماری کی شیلف میں رکھے شیشے کے جار کو دیکھا اُن شیشے کے جار میں کچھ قید تھا۔۔۔۔!! پتہ ہے !! کیا۔۔۔۔؟؟ وجود کے حصے۔۔۔۔

اُس نے جو سرخ چٹ پڑھی تھی اُس شیشے کے جار کے اندر کسی کی انگلی تھی جو گل رہی تھی اُس کا دل بے ساختہ خراب ہوا

۔۔۔

اُس نے دیکھا وہاں اُس آخری شیلف پر شیشے کے دس جار تھے اور دس جار میں الگ الگ سائز کی انگلیاں تھیں۔۔۔۔

وہ گرتے پڑتے الماری کا سہارا لیتے آگے بڑھی آخری شیلف کر دھرے اُس شیشے کی جار کی ہر چٹ پر "ٹرک ڈرائیور" لکھا تھا

۔۔۔۔۔

اُس نے لکڑی کی الماری کو پکڑتے بامشکل خود کو گرنے سے بچایا

۔۔۔۔۔۔

وہ اِس لکھاوٹ کو جانتی تھی بہت اچھے سے۔۔۔۔! وہ کچھ دیر کچھ بھی سوچ نا پائی بس ساکت چہرہ لیے پھر مختلف چٹ کو دیکھتی رہی لرزتے قدموں سے آگے بڑھتے ہوئے۔۔۔

وہ لکھاوٹ اُس شخص کی تھی ہاں اُسی کی "جازب کمال" "
!!کی۔۔۔۔۔۔۔

توک۔کیا۔۔۔؟؟ن۔نہیں"۔۔۔۔ "
وہ بولتے بولتے رک گئی وہ ماننے سے انکاری ہو گئی۔۔۔!نہیں
یمن وحید نہیں۔۔۔۔!یمن وحید کا دل ماننے سے انکاری ہو گیا
وہی دل جو خوف سے کسی کوچے میں بیٹھا دھڑک رہا تھا

ٹرک ڈرائیور۔۔۔۔!ک۔کیا۔رحمت کو مارنے والا وہ "
"تھا"۔۔۔۔؟؟ن۔نہیں ک۔

اُس نے واپس نیچے بیٹھتے کانپتے ہڑ بڑاتے اُس سرخ چٹ کو دیکھا جس پر "ٹرک ڈرائیور" لکھا تھا اُس کے نیچے تاریخ بھی درج تھی وہ چٹ اِس کے ہاتھ سے پھسل گئی۔۔۔۔۔! یمن وحید ساکت ہو گئی۔۔۔۔

وہ وہی تاریخ تھی جو اُن کی شادی کی تھی ہاں وہی تاریخ " جب وہ بے بسی سے اُس کے پاس گئی تھی وہی تاریخ جب سب بدل گیا تھا۔۔۔۔! جس دن اُس کی بہن کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس دن وہ حادثہ ہوا تھا"۔۔۔

اُس نے پہلے کیوں نہیں غور کیا تاریخوں پر۔۔۔۔؟ ہر چٹ پر ایک تاریخ درج تھی۔۔۔۔!!

بے یقینی ہی بے یقینی تھی کیا واقعی وہ شخص شیطان تھا کیا اُس نے صحیح کہا تھا "میں شیطان جلاد ہوں اور میں جہنم میں جاؤں گا ۔۔۔۔"

یمن وحید کو آج خبر ہوئی وہ خود کو ایسے نازیبا الفاظ کیوں بولتا تھا ۔۔۔۔!اُسے اپنے جرم کا بخوبی اندازہ تھا اور ملنے والی سزا کا بھی ۔۔۔۔۔

وہ ایک ایسا شخص تھا جو اپنی داستان کا ویلن بھی خود تھا اور " ہیرو بھی خود ہی تھا وہ ایک ذہنی مریض تھا اور ذہنی مریض کی محبت سے واقف ہو تم۔۔۔۔؟ایسے لوگ سب سے پہلے خود کو " تباہ کرتے ہیں

اُس نے لکڑی کی اُن دو الماریوں میں بنی ہر شیلف پر رکھے ہر شیشے کے جار کی تاریخوں کو دیکھا لڑکھڑاتے قدموں سے لرزتے ہاتھوں سے اُس کی رنگت وقت کے ساتھ ساتھ سفید پڑتی گئی

۔۔۔

اُس نے دیوار میں بنی اُس الماری کو بھی دیکھا جس کے اندر کسی کی ہتھیلیاں اور کسی کے پاؤں پڑے تھے اُس الماری کے باہری شیشے پر ہر حصے کے سامنے کچھ نا کچھ لکھا تھا اور نیچے تاریخ درج تھی۔۔۔۔

اُسے اپنی سانس بند ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔۔! باغی آنسو آنکھ سے پھسل کر زمین پر گر گیا وہ ننگے مٹی سے بھرے پاؤں

سفید فراک پر مٹی کے دھبے، بکھرے آدھ سوکھے گیلے بالوں، چہرے پر جگہ جگہ مٹی کے نشانوں کے ساتھ ناک کے آخری حصے اور سر سے گال پر آتی جمی خون کی باریک سی لکیر کے ساتھ ایک جگہ جمع کر کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

باہر سے آتی ہوا اور پنکھے کی ہوا نے اُس کے اعصاب کو جنجھوڑ ڈالا تھا لیکن اُس سے زیادہ اُسے اِس کمرے میں موجود چیزوں نے جنجھوڑ ڈالا تھا وہ یوں تھی جیسے زندہ لاش۔۔۔۔

تمھیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا میں نے کہا تھا اگر تم مجھے " تسخیر کرو گی تو تم خوف زدہ ہو جاؤ گی "۔۔۔

پیچھے سے تیز بارش میں ابھرتی سنسناتی سرد آواز پر اُس نے بے حد آہستگی سے مڑ کر پیچھے دیکھا وہ دروازہ کے وسط میں کھڑا تھا اُس کے چہرے پر مصنوعی روشنی کے ساتھ بجلی کی چمک بھی پڑ رہی تھی جو خوفناکی کے اِس منظر کو مزید بھیانک بنا رہی تھی

" تم نے مجھے تسخیر کر لیا۔۔۔!! تم نے غلط کیا "

وہ یوں بولا جیسے ایک بے جان مشین ہر جذبات سے عاری لہجہ اور سرخ رنگ آنکھیں اُس کے قدموں کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ کانپتے قدموں سے پیچھے ہونے لگی۔۔۔

تو کیا وہ صحیح تھی۔۔۔؟ کیا اُس شخص نے اُسے برباد کیا ۔۔۔۔؟؟ اُس شخص نے جسے دل نے کہی نا کہی جگہ دے دی تھی ۔۔۔۔!!

آنسو آنکھوں سے گر رہے تھے چہرہ سفید پڑتا جا رہا تھا قدم لرز رہے تھے بادلوں کی گرج سے خوف آنے لگا بارش نے پھر طوفانی رات کا منظر کھینچ ڈالا۔۔۔۔!! عجیب خوف ناک سا طلسم تھا جس میں وہ قید ہوتی چلی گئ

ت ت۔ تم ن۔نے ک۔کیوں"۔۔۔۔؟"

وہ گھٹی گھٹی آواز میں بامشکل چند الفاظ بول پائی اُس کے بڑھتے قدم اُسے ایسے لگے جیسے کوئی شیطان اُس کی طرف آ رہا ہو وہ

لڑکھڑا کر نیچے گر گئی وہ اُسے مسلسل اپنی جانب بڑھتے دیکھ پیچھے کو کھسکنے لگی۔۔۔۔

تم میری مسافر ہو یمن وحید ایک خطرناک گھٹیا راستے کی " مسافر تمھیں سمبھل کر چلنا چاہیے تھا نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟ تم لڑکھڑا گئی ہو"۔۔۔۔

وہ اِس تک آتے نیچے دوزانوں بیٹھتے اِس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے یکدم گرفت سخت کر گیا یمن وحید کی آواز حلق میں اٹک گئی اور سانسیں سینے میں کہی الجھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

اس کی سرد کالی درندگی سے چمکتی آنکھوں میں دیکھتے وہ ساکت ہو گئی اُس سے کچھ بولا نا گیا اپنے کندھے پر بڑھتی اُس کی گرفت تک

اُس کے سُن ہوتے وجود کو محسوس نا ہوئی دل کی رفتار مدھم پڑ گئی

اسے لگا وہ مرنے والی ہے۔۔۔۔! وہ ساکت نظروں سے "
اُس شخص کو دیکھنے لگی جو آج سے نہیں بلکہ شروعات سے پاگل تھا
اُس نے اپنا بچپن سے جوانی کا دور اُس پاگل پن پر صرف کیا تھا

اُن شیشے کے جار میں وجود کا کوئی نا کوئی حصہ بند تھا اور سب
سے پرانی تاریخ۔۔۔۔! آج سے "چار سال" قبل کی تھی

---!!

یہ حیوانیت کا کھیل چار سال پرانا تھا یہ داستان چار سال "
پرانی تھی وہ داستان جس کی کہانی کا اہم کردار ہی کہانی کا ویلن تھا
"۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

ت۔تم ن۔نے ی۔یہ کیا"۔۔۔۔؟؟"
اُس لڑکی کی آنکھوں سے آنسو زار و زار بہہ رہے تھے ایسے جیسے
یقین کرنا دنیا کا مشکل ترین کام ہو جبکہ وہ دو زانوں اُس کے
نزدیک بیٹھا بس اُسے چمکتی نظروں سے دیکھ رہا تھا

" تمھارے لیے کچھ بھی کر جاؤں گا۔۔۔!کچھ بھی "

ہاتھ اُس کے کندھے سے ہٹاتے اُس کی گردن پر رکھتے اُس نے انگھوٹھے سے اُس کی گردن کو دھیرے سے سہلایا اُس کی بات پر جیسے یکدم ہی آخری امید بھی ٹوٹ گئی۔۔۔

ک۔کیوں کیا تم نے یہ"۔۔۔ "

وہ کچھ پل لب بھینچتے خاموش نظروں سے اُسے دیکھتی رہی بالکل خالی نظروں سے اور پھر یکدم چیخ پڑی تھی باہر بادل کی گرج یکدم بڑھی اُس نے اُس شخص کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانا چاہا۔۔۔

تمھیں خود کا مسافر بنانے کے لیے۔۔۔!اور دوبارہ ایسی " کوشش مت کرنا"۔۔۔

وہ دھیرے سے اُس کی جانب اچانک جھکا اُس کی گرم سانسوں کی تپش نے اتنی یک بارہ ٹھنڈ میں بھی یمن وحید کا چہرہ دہکا دیا وہ گہری گہری ہچکیاں لیتی اُسے دیکھنے لگی جس کی گرفت اب اُس کی گردن پر بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

تم میری ہو نا۔۔۔؟؟میری ہو تو تمھیں کوئی اور کیوں " دیکھے "۔۔۔۔؟؟

وہ پر سوچ انداز میں بھنویں سکیڑ کر کالی چمکتی آنکھوں سے اُسے گھورتے ایک ایک لفظ پر دباؤ دیتے بولا۔۔۔۔۔۔

اُس کے بالوں سے پانی کے قطرے اُس لڑکی کے پیروں پر ٹپک رہے تھے اُس نے جھرجھری سی لی۔۔۔

!! نفرت ہے مجھے تم "۔۔۔۔ "

وہ کئی پل اُسے دیکھتی رہی بادل کی گرج، بجلی کی چمک، ٹھنڈی ہوائیں سب پس منظر چلا گیا۔۔۔! وہ بالآخر چیخ کر بولی تھی اور پوری طاقت لگاتے اُس کا ہاتھ اپنی گردن سے جھٹک دیا۔۔۔! وہ دھیرے سے کانپ رہی تھی لب لرز رہے تھے۔۔۔۔

تمھیں اس جذبے کا حق نہیں رکھتی میرے معاملے میں " تو ہر گز نہیں۔۔۔۔! تمھیں مجھ سے محبت ہے کہو تمھیں مجھ سے محبت ہے۔۔۔! کہو"۔۔۔۔

وہ پیچھے ہٹے اپنے جھٹکے گے ہاتھ کو وحشی انداز میں دیکھنے لگا اُس نے یکدم مٹھی بھینچ ڈالی اور گردن سیدھی کرتے خونخوار

نظروں سے اُسے دیکھا جو اٹھنے کی کوشش میں دوہری ہو رہی تھی۔۔۔

وہ چیختا اِس تک پہنچا اور اُس کا گلا دبوچے اُسے پیچھے دیوار میں بنی الماری کے شیشے سے لگایا اُس کا سانس وہی کہی سینے میں اٹک گیا۔۔۔۔

تم صرف مجھ سے محبت کر سکتی ہو۔۔۔۔! کوئی اور جذبہ " تمھارے اندر پیدا ہوا تو میں تمھیں مار دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!! ! میں مار دوں گا"۔۔۔۔۔

وہ گہری پھولتی سانسوں کے درمیان اُس کے گلے پر دباؤ بڑھا گیا اُس لڑکی کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئی وہ شدت بے بسی سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔

یمن ی۔یمن آنکھیں کھولو تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر" سکتی تم مجھے ایسا نہیں بول سکتی دیکھو تم مجھے غصہ دلاتی ہو "۔۔۔۔۔

وہ اُس کے گلے سے یکدم ہاتھ ہٹا گیا اُس کی بند آنکھوں کو دیکھ کر اور وہ شخص کہتا تھا میں تمھیں مار دوں گا۔۔۔! مضحکہ خیز۔۔۔!

وہ پاگل ہوتے نفی میں گردن ہلانے لگا یمن وحید نے بہت آہستگی سے آنسوؤں سے بھری آنکھیں کھولی اور اُس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

ج۔جانے د۔دو مجھے "۔۔۔۔ "

وہ گہرے گہرے سانس بھرتے سفید چہرہ لیے بولی تھی اُس کے دل میں ٹھیس اٹھی کیا اتنا آسان تھا اُس شخص سے نفرت کا دعوے دار ہونا۔۔۔۔؟؟

کہاں۔۔۔؟؟ تم میری بیوی ہونا اور بیوی شوہر کے ساتھ " رہتی ہے کہاں جانا ہے تمھیں ہم کہی نہیں جا رہے چلو گھر یہ سب کچھ۔۔کچھ بھی نہیں ہوا چلو "۔۔۔۔

وہ بار بار نفی میں سر ہلاتا ہاتھ بڑھا کر لرزتے ہاتھوں سے اُس کے آنسو صاف کرتے بولا جبکہ آنسو ڈھیٹ بنے بار بار گالوں پر پھسل رہے تھے باہر بارش اب بھی اپنے زوروں پر تھی اُس شخص نے اُس لڑکی کا ہاتھ پکڑتے اُسے گھسیٹا۔۔۔۔

ن۔ نہیں ت۔ تم ایک درندے ہو"۔۔۔"

وہ اٹکتے لہجے میں اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرتے بولتی درمیان میں شدت سے ہچکی لے گئی اُس نے گردن موڑ کر ایسی خوفناک نظروں سے اُسے دیکھا کہ وہ سانس روک گئی۔۔۔۔

اگر تمھیں پانے کے لیے میں تمھاری بہن کو مارنے کی "
کوشش کر سکتا ہوں تو تمھارے دور جانے پر تمھیں بھی مار سکتا
ہوں۔۔۔۔۔۔اور درندے تو کچھ بھی کر جاتے ہیں"۔۔۔۔

وہ درشتگی سے اُس کی کلائی پر گرفت سخت کرتے بولا جبکہ اُس
کے اتنی کھلی وضاحت پر وہ ساکت نظروں سے اُسے دیکھتی رہ گئی
کیا وہ وہی شخص تھا جس کی باتوں پر وہ خود پر رشک کرتی تھی
۔۔۔۔؟؟

تم ن۔نے"۔۔۔۔؟؟ "

وہ انتہائی مدھم آواز میں بولی اتنی مدھم کہ وہ سن نا پایا بس اُس کے پھڑ پھڑاتے لبوں کی لرزش محسوس کرتے وہ اسے دیکھے گیا

۔۔۔

کیوں کیا تم نے ایسا چھوڑو مجھے "۔۔۔۔ "

وہ پھر سے پوری قوت سے چلا اٹھی یہ خیال، یہ باتیں ہی روح کو چھلنی کر رہی تھی کہ جس شخص کو اُس نے چاہنا شروع کیا وہ اُس کی زندگی کو برباد کرنے کا زمہ دار تھا۔۔۔

ہاں میں نے کیا۔۔۔!! سب کچھ کیا پچھلے چار سال سے "

میں نے انتظار کیا، تمھیں اپنی نظروں کے دائرے میں رکھا، تمھیں دیکھنے والے کی آنکھیں نکالی، تمھیں چھونے والے کے

ہاتھ کاٹے، تمھاری طرف بڑھنے والے قدموں کو کاٹ کر پھینک دیا"۔۔۔۔!

وہ اُس کی جانب قدم اٹھانے لگا وہ ڈر و حیرت سے ایک جگہ سٹیل ہو گئی اُس کا دل ڈوب گیا وہ اُس کے بلکل سامنے آتے چمکتی آنکھوں سے بولا ذرا نیچے جھکا اور چہرہ اُس کے کان کے قریب کیا

۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا میں آخری حد کے پار کھڑا ہوں اور اب تم " میری حد کے دائرے کے اندر شمار ہوتی ہو یمن وحید۔۔۔ میرے تمھارے لیے پاگل بھی بن سکتا ہوں اور چار سال سے بنا ہوا ہوں"۔۔۔۔۔

وہ اُس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں بولا نہایت مدھم لہجہ اور گرم سانسوں کی تپش اُسے لگا وہ یکدم تپتے صحرا میں پہنچ گئی۔۔۔۔

میں ہی تمھارا زخم ہوں اور میں ہی مرہم"۔۔۔۔"

وہ اس مرتبہ انتہائی سرد لہجے میں بولا وہ دانت کچکاڑا لے یمن وحید کو یکدم شدت سے سردی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

وہ چہرہ اِس کے کان کے قریب سے کٹا گیا یمن وحید نے آنکھوں میں پانی کی پریت کیے اُسے دیکھا۔۔۔

اُس کے چہرے پر اطمینان تھا کوئی پچھتاوا کوئی غم نہیں تھا کیا

اسے فرق نہیں پڑتا تھا۔۔۔۔؟؟

بھلا شیطان کو غلط کام کرنے کے بعد پچھتاوا ہوتا ہے

۔۔۔۔۔؟؟

"۔۔۔۔چار سال۔چ!"

وہ دھیرے سے لرزتے لبوں سے لڑکھڑاتے لہجے سمیت حیرت

سے بولی۔۔۔۔

"چار سال، دو ماہ، چھتیس منٹ اور پنتالیس سیکنڈ تک میں

نے تمھارا انتظار کیا تمھیں سکون دیا اور پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ یکطرفہ ہنساہاں وہی مسکراہٹ جس پر کسی وقت میں یمن وحید فدا تھی جواُسے پسند تھی آج زہر لگ رہی تھی۔۔۔

" یہی تو ہے وقت اور حالات کا کھیل وہ آپ کو بدل دیتے ہے"۔۔۔

" اس میں تمھارا قصور ہے سراسر تمھارا تمھیں اپنی اِن ہاتھوں سے مجھے نہیں چھونا چاہیے تھا"۔۔۔۔

وہ اِس کے لرزتے ہاتھوں کو تھامتے بہت نارمل انداز میں بولا لیکن اِس کے آنکھوں میں عجیب سی سرکشی تھی وہ حیرت و نا سمجھی سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ہاسپیٹل پر تمھیں سٹریچر پر ڈالتے پہلی بار تمھارے ان ہاتھوں " !نے مجھے یہاں چھوا تھا جازب کمال تو وہی اٹک گیا تھا"۔۔۔۔۔

اُس نے دھیرے سے اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اُس کے ہاتھ کی انگلیاں اپنے گردن کے سائیڈ پر پھیری وہ شدت سے کانپ اٹھی۔۔۔۔

کیا اُسے چار سال پہلے اُس لڑکی کا اُس کی گردن کو سرسری سا چھونا یاد تھا۔۔۔؟؟ وہ حیرت سے اُسے دیکھتے گئی جب وہ خود اسے ہاسپیٹل لے کر آیا تھا اسے یونیورسٹی میں بند کرنے کے بعد زخمی حالت میں

وہ جاذب کمال تھا اور اسے مطلب کی باتیں ہمیشہ یاد رہتی "
ہے"۔۔۔۔

تم مجھ سے دور گئی نہیں تھی یمن وحید تمھیں میں نے بھیجا "
تھا تمھارے سکون کے لیے میں نے تم پر رحم کیا اب تم مجھ پر رحم
کرو"۔۔۔۔۔۔

وہ اُس کا ہاتھ چھوڑ گیا اُس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی لیکن
اُس چمک کے پیچھے کچھ تھا جیسے چھپایا جا رہا تھا کیا ابھی بھی کچھ باقی
تھا۔۔۔۔؟؟

تم نے ر۔ر حمت"۔۔۔ "

وہ کچھ بول ہی نا پائی وہ شخص بغیر کسی پچھتاوے کے سامنے کھڑا تھا

!کیا اُس کی باتوں کا اثر ہو گا اُس شخص پر۔۔۔۔۔

تم کیسے اُس باسل احمد کے قریب جا سکتی ہو۔۔۔؟اسے تو " میں نے تم پر نظر رکھنے کے لیے مختص کیا تھا تم دغا دے رہی تھی مجھے تمھیں خود کے قریب لانا تھا اس لیے رحمت کا ایکسیڈنٹ کروا دیا"۔۔۔

وہ یکدم کسی وحشی کی طرح اُس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ جماتے غرایا اُس کے ماتھے پر بل پڑ گے اور حلق کڑوا ہو گیا جبکہ وہ حیرت کے ایک اور شدید جھٹکے میں تھی

!باسل احمد"۔۔۔۔ "

پھڑ پھڑاتا نام دھیرے سے لرزتے لبوں سے آزاد ہوا وہ تو سمجھی تھی کہ وہ اپنی بہن کی دوست کی مدد کر رہا ہے وہ شرمندہ ہے اُس کی ماں کی موت کی وجہ سے تبھی وہ اُس کی مدد کر رہا ہے لیکن وہ تو اِس پاگل شخص کا غلام نکلا۔۔۔۔۔

مت نام لو اُس بے غیرت کا"۔۔۔۔ "

وہ انتہا طیش میں زمین پر ٹھوکر مارتے پاگل ہوتے چینخا یمن وحید خوف سے لرزتے دور ہو گئی آنسو اُس کی آنکھ سے گال پر لڑھک آیا۔۔۔۔

مجھے تم سے عشق ہے یمن وحید۔۔۔!تم مجھے نہیں چھوڑ " سکتی تم آخری رشتہ ہو تم بھی چھوڑ دوں گی کیا۔۔۔۔؟؟

وہ بے یقینی سے اُس لڑکی کو دیکھنے لگا جو حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی وہ کالی چمکتی آنکھوں کے پیچھے نمکین پانی تھا جو آنکھوں کو مزید چمکدار بنا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے کہا تھا تم مجھے نہیں چھوڑو گی یمن وحید۔۔۔۔۔۔۔! " نہیں چھوڑوں گی نا"۔۔۔۔

وہ بہت آس سے پوچھنے لگا ایسے جیسے چھوٹا بچا اپنی بات منوانے کو روتی آنکھوں کے ساتھ پوچھتا ہے وہ وہی سٹیل ہو گئی اُس کا دم گھٹنے لگا تھا یہاں۔۔۔۔

ت۔تم نے سب ختم کر دیا۔۔۔۔!! محبت کا جزبہ بھی "
جازب کمال مجھے تم سے نفرت ہے۔۔۔۔!ہاں مجھے تم سے
!! نفرت ہے"۔۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتے مدھم انداز میں بولی اور آخر میں اُس کا لہجہ تیز
ہو گیا وہ شخص اُسے ساکت نظروں سے دیکھتا رہ گیا اُس نے ہاتھ
کی مٹھیاں بھینچ ڈالی۔۔۔۔

تم خود غرض خونی ہو"۔۔۔۔ "
وہ آنسوؤں کے درمیان ہچکیاں بھرتے بولی اُس شخص کی
آنکھوں میں وحشت آوارگی ابھری۔۔۔۔

" نفرت کرتی ہوں تم سے سنا تم نے شدید نفرت "۔۔۔۔

وہ دوہری ہوتی چینخی اُن بند شیشے کے جار کو دیکھا اُس کا دل بند ہونے لگا اور وہ شخص اُس کی آنکھوں میں اپنے لیے شدید نفرت دیکھنے لگا۔۔۔

" کیا یمن وحید نے سوچا وہ ایسا کیوں تھا۔۔۔؟اس نے ایسا کیوں کیا۔۔۔؟؟اُسے کس بات کا ایسا ڈر پیدا ہوا کہ وہ سب کچھ ختم کر گیا۔۔۔۔؟؟کوئی بھی شوق سے اپنی کہانی تباہ نہیں کرتا "۔۔۔۔۔۔

اُس شخص کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ زمین پر گرا وہ سختی لب بھینچ گیا اُسے کے سینے میں تکلیف اٹھی۔۔۔۔۔۔

تم پچھتاؤ گی یمن وحید اپنے لفظوں پر پچھتاؤ گی تم "

"!!۔۔۔۔۔۔

وہ اذیت سے بہت مدھم آواز میں بولا اُس کی آنکھیں دھندلا گئی تھی ایسا ہی ایک جملہ اُسے نے کچھ وقت پہلے بولا تھا اور یمن وحید ابھی تک پچھتاوے کے شر سے دور تھی۔۔۔

اُس کے لہجے کی اذیت بھری تپش سے اُس لڑکی کو تکلیف ہوئی تھی بھلا جن سے دل جڑ جائے اُن سے نفرت کا جذبہ اُس حد

تک مظبوط نہیں ہوتا جس حد تک محبت کا جذبہ ہوتا ہے کیوں کہ محبت نفرت سے پہلے دل پر براجمان ہوئی تھی۔۔۔۔

"گھر چلو!!"۔۔۔۔

وہ گردن جھکائے بولا اور یمن وحید کا سانس سوکھ گیا وہ سوالات کے جوابات چاہتی تھی جو صرف "باسل احمد" کے پاس ممکن تھے

اُس نے اُس کی جھکی گردن کو دیکھا اور پوری قوت لگا کر اسے دیکا دیتی وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔

"یمن"۔۔۔۔

وہ پیچھے چیخ پڑا اُس کا سانس اکھڑ گیا برستی بارش میں وہ آگے گرتی پڑتی بھاگ رہی تھی اور وہ شخص اُسے پکارتے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔۔

یمن رک جاؤ میں تمھیں آگ لگادوں گا"۔۔۔۔ "

وہ پاگل ہوتے چیخا وہ گھر کا گیٹ پار کر گئی اُسے ہوش نہیں تھی دوپٹہ کہاں جھول رہا ہے وہ اس اندھیر محل سے نکلنا چاہتی تھی اُس کا دم گھٹ رہا تھا یہاں وہ اُس شخص سے دور جانا چاہتی تھی

۔۔۔۔

یمن وحید۔۔۔۔! رک جاؤ ورنہ بہت برا ہو گا"۔۔۔۔ "

وہ بارش میں اُس کے پیچھے بھاگتے چلا رہا تھا اُس کا دل شدت سے بے چین ہو گیا جبکہ وہ آگے بھاگتے روتے ہوئے بس چلی جا رہی تھی ننگے پاؤں سے ہلکا خون رس رہا تھا۔۔۔۔۔

آس پاس سے گزرتی گاڑیاں میں بیٹھے لوگ جاتے ہوئے انہیں سر باہر نکالے دیکھ رہے تھے

اُس نے گرتے پڑتے ایک ٹیکسی رکوائی اور اُس میں بیٹھی گئی اُس کی ہچکیاں ٹیکسی میں گونجنے لگی وہ کسی بھی قیمت پر اُس شخص سے دور جانا چاہتی تھی اور وہ۔۔۔۔! چلی گئی تھی۔۔

وہ وہی سڑک کے کنارے کھڑا اُس ٹیکسی کو دور جاتا دیکھتا رہا بارش میں بھیگتا وہ ظالم شخص۔۔۔!جو ظالم کیوں بنا یہ کسی نے بھی جاننے کی غلطی نہیں کی۔۔۔۔

تم نے خود مجھے شیطان بنایا ہے"۔۔۔۔۔ "

وہ جبڑے بھینچ گیا اُس کی آنکھوں میں سفاکیت ابھری وہ اب خالی سڑک کو دیکھ رہا تھا انتہائی سفاک نظروں سے۔۔۔۔



وہ گرتے پڑتے اُس چھوٹے سے گھر کے باہر کھڑی دروازے کو پیٹ رہی تھی اُس کا دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا پاؤں ننگے تھے جو

بری طرح زخمی ہو گے تھے آنسو اور خوف چہرے پر ڈیرہ جمائے بیٹھا تھا۔۔۔

اچانک دروازہ کھلا تو وہ انتہائی تیزی سے بغیر کچھ کہے اندر داخل ہوتے دروازہ بند کرنے لگی۔۔۔

یمن کیا ہوا آپ کو"۔۔۔۔؟ "

باسل احمد اس کی ہڑبڑاہٹ کو نوٹ کرتے بولا پھر قدم زمین سے ہوتی اُس کے زخمی پاؤں پر گئی۔۔۔

پ۔پلیز دروازہ بند ک۔کر دے"۔۔۔۔ "

وہ ہچکیوں سے روتی بولی ہمت کے باوجود اُس کا یہ حال تھا وہ جس حالت میں وہاں اُس کمرے میں پانچ منٹ کھڑی تھی اُس کی جان پر بن آئی تھی۔۔۔

یمن کیا ہوا ہے"۔۔۔۔؟ "

اِس کی عجیب ہوتی حالت دیکھ وہ پریشان ہوا جو خوف سے بند دروازے کو بار بار دیکھ رہی تھی۔۔۔

۔و۔وہ۔ج۔جازب و۔وہ"۔۔"

وہ بری طرح ہچکیاں لے رہی تھی اتنی شدت سے کی کچھ بولا ہی نا گیا حلق خشک ہو گیا الفاظ کہی اندر گم ہو گے۔۔۔۔۔

کیاہواجازب سر کو"۔۔۔۔؟؟ "

باسل احمد نے اِس کے چہرے کو دیکھتے قدم کچن کی طرف بڑھائے کے اسے پانی دے سکے لیکن وہ نفی میں زور سے سر ہلانے لگی اُس کا دل بند ہو رہا تھا۔۔۔

یمن پر سکون رہو اور بولو کیاہوا"۔۔۔۔؟؟ "

وہ اِسے اپنے ساتھ اپنے چھوٹے سے کمرے میں لاتے پوچھنے لگا سائیڈ ٹیبل سے جگ اٹھا کر پانی انڈیل کر گلاس اسے تھمایا۔۔۔

پانی پیے"۔۔۔ "!

وہ نرمی سے بولا تھا جبکہ وہ لڑکھڑاتے ہاتھوں سے گلاس تھام گئی اِس نے ایک گھونٹ بھرا ایک گہری ہچکی سے گلاس لڑکھڑا کر فرش پر گرا اور کانچ ہر جگہ پھیل گیا۔۔۔۔۔۔۔

ا۔اس نے سب کو۔۔مار د۔دیا و۔وہ ایک درندہ ہے ا۔اور تم" اُس درندے کے ہمراز"۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے لفظوں سے اُسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی اُس شخص کا وہ روپ جو اُس پر آشکار ہوا تھا ایک ایسے شخص کو چار سال سے سایہ کی طرح اُس کے ساتھ تھا۔۔۔!! کیا اُس نے کبھی سوچا صرف اپنی بہن کی دوست کی وہ اتنی مدد کیوں کر رہا تھا ؟؟۔۔۔۔

نہیں یمن وحید بیوقوف تھی اور اُس نے کچھ نہیں سوچا۔۔۔!!

اور آج اُسے پتا چلا وہ اِس کی اتنی مدد کیوں کرتا تھا۔۔۔

باسل احمد کے چہرے پر سایہ سا لہرایا وہ لب بھینچ گیا۔۔۔۔

میں اُس کا ساتھی نہیں ہوں میں بس اُس کا غلام تھا "

۔۔۔۔"!

وہ لجاجت سے بولا جیسے ساری غلطی اُس کی ہو یمن وحید نے

زخمی نظروں سے اُسے دیکھا

کوئی کسی کا غلام نہیں ہوتا ہر انسان خود کا خود مالک ہے ہم "

آزاد پیدا کیے گے ہے غلام نہیں"۔۔۔۔

وہ طنزیہ ہنسی اُسے اندر سے خوف محسوس ہونے لگا اُس کے لہجے میں گہری کاٹ تھی کہ وہ نادم ہوا تھا۔۔۔۔

کب اور کیسے "۔۔۔۔؟؟ "

اُس نے تین لفظ بولے بس اور جازب کمال نے سر اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔

چار سال پہلے اُس ہاسپیٹل میں جہاں آپ ایڈمٹ تھی اُس " شخص نے آپ بل پے کیا تھا میں نے نہیں "۔۔۔۔۔

وہ ہوا میں کسی غیر مری نقطے کو گھورتے لفظوں پر دباؤ دیتے بولا اور یمن وحید حیرت کے شدید سمندر میں پھر سے گر گئی

۔۔۔۔

جازب کمال نے "۔۔۔؟؟ "

وہ بے یقینی سے بولی انتہا کی بے یقینی سے۔۔۔

ہاں۔۔۔! وہ پہلی بار تھا جب اسے کسی عورت پر یقین کرتے " دیکھا اور کہانی تب شروع ہو گئی تھی"۔۔۔۔

وہ سینے پر بازو باندھے بولا نہایت حیرت سے اس کا انداز مضحکہ خیز تھا۔۔۔۔

وہ فلیٹ جازب کمال کا ہے جہاں آپ رہی آپ جس کمپنی "
میں جازب کرتی تھی وہ جازب بھی انہوں نے دلوائی تھی
"۔۔۔۔

وہ بیڈ کے کنارے بیڈ کر اُسے دیکھنے لگا جو حیرت سے اُس سچ کو سن رہی تھی اُس شخص کو جس نے اسے بس تنگ کیا تھا۔۔۔۔

ای۔ایسا کیوں کیا"۔۔۔۔۔"
وہ بول نا سکی کیا جو زندگی وہ جی رہی تھی وہ اُس شخص کی وجہ سے تھی۔۔۔۔۔؟؟

مجھے زیادہ علم نہیں یمن وہ جازب کمال ہے اگر میں اسے "
!! سمجھ جاتا تو وہ جازب کمال نا کہلاتا وہ بس تم سے۔۔۔۔۔

باسل احمد بولتے بولتے رک گیا یمن وحید جیسے انتظار میں تھی باسل احمد نے اُس کی سوجھی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

" تم سے عشق کرتا ہے وہ بس تمھیں خود کے پاس رکھنا چاہتا تھا اُس نے ظاہر کیا اُسے کوئی پرواہ نہیں لیکن در حقیقت اُسے سب سے زیادہ پرواہ تھی ایسی پرواہ جس سے خوف محسوس ہو جیسے آپ ہے اب خوفزدہ
" وہ اتنا جنونی کیوں ہے مجھے نہیں پتہ

باسل احمد نے لب بھینچ ڈالے اُسے تکلیف ہوئی اُس شخص کا اظہارِ عشق اپنی محبت سے کرتے اُس کے دل میں ٹھیس اٹھی

۔۔۔۔

"رحمت!!۔۔۔"

وہ یک لفظی بولی تھی ایسا محسوس ہوا جیسے آسمان سر پر گر گیا ہو

۔۔۔

"میں آپ کو بچا لیتا یمن وحید۔۔۔! اگر مجھے اجازت ہوتی آپ اُس کے سامنے بے بس نا ہوتی میں آپ کو اُن حالات میں چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔۔۔! مجھے بھیجا گیا تھا۔۔۔

وہ بولا تو گلے میں کہی کوئی پھانس سی اٹک گئی شدید غم کی وجہ سے یمن وحید بس اُسے دیکھتی رہ گئی آنسو پھسل کر گال پر لڑھک

آئے ہیٹر کے چلتے اعصاب کچھ حد تک پر سکون ہوئے اور پھر اُس شخص کی جنون کی داستان سنتے پھر سے تن گے۔۔۔۔

اُس نے رحمت کا ایکسیڈنٹ کروایا ہلکی سی ٹکر کا بولا تھا زیادہ " ہو گیا آپ کو بے بس کیا اور آپ کو ہمیشہ کے لیے اپنا لیا۔۔۔! م۔میں وہاں سے نہیں جانا چاہتا تھا یمن جازب کمال !!"۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سر جھکائے بولا وہ دوسرے شہر نہیں گیا تھا وہ اسی شہر تھا بس اُس لڑکی سے دور تھا کہ اُس لڑکی کو وہ شخص اپنے حصار میں لینا چاہتا تھا۔۔۔

اُس کے لہجے میں ادھورا پن شامل ہو گیا۔۔۔۔۔۔

آپ کو یاد ہو گا نعمان ملک جس نے خود کشی کی تھی "

؟؟۔۔۔۔

باسل احمد نے لب دانتوں تلے دباتے آنسوؤں کا گلا گھونٹا اور سر اٹھاتے واپس اُس کی بہتی آنکھوں کو دیکھا۔۔۔

وہ خود کشی نہیں تھی اُس نے آپ کو ہاتھ لگایا تھا اور اُسے "

جازب کمال نے مارا تھا"۔۔۔۔۔

وہ دھیرے سے بولا تو یمن وحید نے بے ساختہ کنگ چہرہ لیے لبوں پر خوف سے ہاتھ جما لیے پھر بھی ایک دلدوز ہچکی لبوں سے آزاد ہو گئی۔۔۔۔

ہاسپیٹل کی آگ یاد ہے آپ کو"۔۔۔۔؟؟ "

وہ آہستہ آہستہ کر کے اُس پر راز آشکار کر رہا تھا جیسے سنتے یمن وحید پاگل ہو رہی تھی اُسے خوف محسوس ہونے لگا جازب کمال سے۔۔۔۔

وہ اُس نے لگائی تھی پتہ ہے کیوں۔۔۔؟؟ کیوں کہ وہاں " کہ ایک ڈاکٹر نے آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا"۔۔۔۔

باسل احمد نے اُس کے بھیگتے چہرے کو دیکھتے کہا اُسے تکلیف ہوئی اُس لڑکی کو دیکھ کر جیسے وہ کھونا نہیں چاہتا تھا لیکن کھو دیا تھا ۔۔۔۔

اُس ڈاکٹر کی وہ انگلیاں کٹ گئی اور رحمت "۔۔۔ "

وہ بولتے بولتے رک گیا پھر پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالتے کھڑا ہوا یمن وحید خوف سے آنسوؤں سے تر چہرہ لیے اُسے دیکھنے لگی

۔۔۔۔

جازب کمال کو میں پچھلے دس سال سے جانتا ہوں اُس نے " کبھی اپنے جذبات کسی پر عیاں نہیں کیے وہ فکر جتا کر نہیں کرتا اُس کے پاس کوئی رشتہ نہیں ہے سوائے اُس کے چاچو کے اور اگر کوئی اُس سے رشتہ جوڑ لے یا پھر۔۔۔۔۔!! جازب کمال کا دل کسی کو قبول کر کے وہ اُسے کبھی نہیں چھوڑتا وہ اُس کے لیے ذہنی مریض بن جاتا ہے ایسی جنونیت جو شروع ہی آخری حد سے ہوتی ہے "۔۔

باسل احمد متفکر سا بولا جیسے دس سال کا تجربہ بیان کیا ہو اور ایسا ہی تھا یمن وحید بے ساختہ چونک اٹھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ تو اُس سے عشق کرتا تھا تو اُس کی جنونیت کس حد تک گئی تھی پھر۔۔۔۔!!

" آپ کو یاد ہے برستی بارش میں جب آپ ہاسپیٹل جا رہی تھی اور دو لڑکوں نے آپ کو روک لیا تھا"۔۔۔۔؟؟

اُس نے یمن وحید کی طرف دیکھا جس نے ڈرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

" آپ کو بچانے والا میں نہیں تھا وہ جازب کمال تھا آپ کی بہن کو بچانے والا بھی وہی تھا یمن وحید۔۔۔۔! بس منظر پر میں پایا گیا اُس نے خود عیاں نہیں کیا اس نے ان لڑکوں کو بھی مار دیا ۔۔۔۔"

وہ گہری سانس بھرتے بولا تو یمن وحید حیرت میں چلی گئی تھی وہ کیوں محسوس نہیں کر پائی اُس شخص کا لمس کیوں آخر ۔۔۔۔؟؟

" آپ روئی تھی نا اپنی بہن کی حالت پر تبھی اُس نے ٹرک ڈرائیور کو مار دیا حالانکہ اسے ایکسیڈنٹ کا بولنے وا بھی خود ہی تھا !!۔۔۔بس اُس ڈرائیور نے ذرا زیادہ کر دیا۔۔۔۔۔۔

باسل احمد نے کندھے آچکاتے اُس کا لہجہ احساس سے عاری تھا یمن وحید اُس پاگل شخص کی داستان کو سنتی گئی۔۔۔۔

" وہ منظر عام پر صرف ایک بار آیا تھا۔۔۔! جب آپ کی عزت کو پوری دنیا کی میڈیا پر اچھالا گیا بس تب وہ منظر عام پر آیا تھا فقط "۔۔۔۔

باسل احمد نے اسے کچھ یاد کروایا یمن وحید کو بے ساختہ وہ منظر یاد آئے ہاں وہی تو وہ دن تھا نا جس دن کے بعد جازب کمال کے لیے دل نے دھڑکنا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ت۔ تمھارے ہاتھوں کے زخم "۔۔ "

یمن وحید نے بے ساختہ پوچھا اُس نے باسل احمد کے ہاتھ پر بھی تو زخم دیکھے تھے نا۔۔۔۔

وہ تو آپ کو ہاتھ لگانے کی وجہ سے جلا دیے تھے سر نے اور " !! گولی بھی انہوں نے ماری تھی "۔۔۔۔

وہ دھیرے سے ہنسا یمن وحید کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی چار سال سے وہ کیا سے کیا بن گیا۔۔۔

" آپ نے سر کے ہاتھ نہیں دیکھے۔۔۔۔؟ شاید انہوں نے چھپا لیے ہو"۔۔۔۔

وہ بول کر خاموش ہو گیا اور ایسا ہی تھا وہ اپنے ہاتھ چھپا رہا تھا ہاں وہی ہاتھ جل گے تھے اُس کی بہن کو بچاتے۔۔۔

وہ ایسا کردار تھا کہانی کا جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی کہانی جلا ڈالی۔۔۔۔

" وہ اپنی چیزوں کو لے کر بہت جنونی ہے یہ بات مجھے تب پتہ چلی جب مجھے گولی ماری تھی انہوں نے"۔۔۔

باسل احمد اسے دیکھتے بولا تو وہ بے یقینی سے خلا میں گھورنے لگی مطلب جن جن لوگوں نے اسے دیکھا، اسے چھوا اُس شخص نے ان سب لوگوں کو سزا دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم قصوروار ہو باسل احمد ایک بار پھر سے ظلم کو خاموشی " سے دیکھنے والا اور اس کر پر دہ ڈالنے والا بھی قصوروار ہوتا ہے "۔۔۔

وہ صوفے سے اٹھتے چیختی آنسو آنکھوں سے رواں ہو گے وہ شخص اپنی جنونیت میں پاگل ہو گیا تھا۔۔۔۔

!! وہ شیطان ہے "۔۔۔۔ "

وہ بری طرح سسکتے پھر سے چیخ پڑی تھی باہر سے دروازہ ٹوٹنے کی آواز ابھری اور قدموں کی واضع آہٹ پر وہ سہم کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

شیطان کا نام لیا اور آپ کا ذاتی شیطان حاضر ہے میری " جان"!!۔۔۔۔۔

وہ قدم کمرے کی جانب بڑھاتے سخت آواز میں بولا ایک ایک لفظ پر دباؤ بڑھاتے یمن وحید نے نفی میں سر ہلایا باسل احمد نے بے بسی سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

وہ اب کمرے کے دروازے کے وسط میں کھڑا اُن دونوں کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا اُس کی نگاہوں میں آگ کی سی تپش تھی۔۔۔۔

تو گویا ثابت ہوا جازب کمال اگر پاگل، ذہنی مریض تھا " بھی تو اپنے عشق کی جنونیت کے لیے تھا اور اُس کے عشق کی جنونیت یمن وحید تھی "

وہ اپنے عشق کے معاملے میں اتنا جنونی کیوں تھا۔۔۔؟ " اس کیوں کا جواب اُس کے ماضی کے اوراق میں کوئی غم تھا "



!ف۔جر"۔۔۔ "

برستی بارش میں اُس نے گردن موڑتے سر اوپر اٹھاتے بے یقینی سے سامنے کھڑی لڑکی کی سبز آنکھوں میں جھانکا جہاں نفرت و حقارت کا ایک الگ ہی جہاں رقص کر رہا تھا وہ کنگ رہ گیا اُسے لگا وہ دوسرا سانس نہیں لے پائے گا آج پہلی بار اُس کا لہجہ اُس کے لفظ لڑکھڑا گے تھے اور وجہ وہ لڑکی تھی۔۔۔! جس لیے وہ اپنی ہر غلطی سنوارنے کا دعوای کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کسی کو برباد کر کے کیسے سکون سے آمین بول سکتے ہو "

تم"۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ غصے سے پھولتی سانسوں کے درمیان بولی بارش نے اُس کے چہرے کو بری طرح بھگا دیا اُس کا برقع اُس کے جسم سے چپک گیا

ہوا اُسے چہرے سے ٹکراتی اُسے ٹھٹھڑانے پر مجبور کر رہی تھی

۔۔۔۔

!! برباد "۔۔۔۔ "

وہ بہت دھیمی آواز میں بولا شہد رنگ آنکھوں میں جیسے کئی کرچیوں کے ٹوٹنے کی رمق پیدا ہوئی تیز برستی بارش میں اُس کی آواز دب گئی تھی لیکن نظریں۔۔۔۔؟؟ وہ نظریں پھر بھی اُس لڑکی کے چہرے پر جمائے کھڑا تھا جیسے اُس کے چہرے پر خود کے لیے رقم نفرت کو دیکھ وہ اذیت کا مزہ چکھنا چاہتا ہو۔۔

اور کتنا گرو گے تم کایان سکندر۔۔۔۔! ایما یاد ہے تمھیں "

"۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟

آنسو کا ایک قطرہ بے مول ہوتا اُس کی سرخ ہوتی گال پر لڑھکا اور بارش کے قطروں کے ساتھ ملتا زمین پر گر گیا اُس کی بات پر کایان سکندر کو چار سال پہلے کی ایک رات بے ساختہ یاد آ گئی

۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟ شرمندہ ہو رہے ہو۔۔۔؟ واہ کایان سکندر " اور شرمندگی۔۔۔۔! خوب بہت خوب "۔۔۔۔۔

وہ سسکتے ہوئے تالی مارنے لگی بلکل کسی پاگل دیوانی کی طرح اُس کا خود کا دل بے ساختہ بے چین ہو گیا دل نے کچھ پکارنا چاہا جبکہ دماغ نے اسے بری طرح سرزنش کر کے خاموش کروا دیا

۔۔۔۔۔

ایما۔۔۔!مریم نے خودکشی کرلی تھی میری کزن تھی وہ "
بدکردار شخص اور تمھیں کیا میں یونہی کسی ایسے شخص سے نکاح
کرلوں گی جس کا کردار ایسا گندی کا ڈھیر ہو"۔۔۔۔۔؟؟

بہت اچانک اُس نے ہاتھ نیچے جھٹک دیے وہ چیخ کر
بولتے اُس کے سینے پر بے ساختہ سختی سے دباؤ دیتی اُسے دھکا
دے گئی بارش کی پھوار بہت مدھم ہوتے بند ہو گئی البتہ تیز ہوا
نے اُن دونوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔۔۔۔

چار سال پہلے کا سڑک حادثہ یاد ہے تمھیں۔۔۔؟؟وہ "
شخص جو غائب ہو گیا ہاسپیٹل سے یا تم نے اسے مار دیا وہ میرا باپ
!!تھا کایان سکندر"۔۔۔۔

وہ غصے سے چیخ کر بولی دھلے دھلے سرخ چہرے پر آنسوؤں کی لکیریں رونما شروع ہوئی اُس کے ہاتھ لرز اٹھے جو پوری قوت کے باوجود اُس شخص کو بہت دھیرے سے مار رہے تھے وہ سسک پڑی۔۔۔۔

اور اُس شخص کی سانسیں یکدم درست ہو گئی اُس نے گے ساختہ میٹھیاں بھینچ ڈالی جبکہ وہ لڑکی لرز رہی تھی نجانے تیز ہوا کے چلتے یا اتنے سالوں کے بوجھ کے چلتے۔۔۔۔

کیوں کیا تم نے ایسا ہاں"۔۔۔۔؟؟ "

وہ چیختے ہوئے بولی اُس کے لبوں سے بڑی مشکل سے الفاظ ادا ہوئے آنکھوں سے گرم سیال رواں ہی رہا سینے میں چھبن سی پیدا ہوئی کہ اُس کا سانس اکھڑنے لگا۔۔۔۔۔۔

" میں ن۔نے ت۔تب اپنے باپ ک۔کو اتنے سالوں بعد پہلی دفعہ دیکھا تھا۔اور یقیناً آخری دفعہ بھی صرف تمھاری وجہ سے نفرت محسوس ہوتی ہے مجھے تم سے"۔۔۔۔۔!!

وہ اُسے پوری قوت سے دھکا دیتے چیخ پڑی اُس کی سبز آنکھوں میں طوفان سا برپا ہوا جبکہ وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچ گیا اُس لڑکی نے اُسے پہلی بار اُس کے نام سے پکارا ابھی تو نفرت سے۔۔۔۔۔!!

تمھاری حیوانیت کا کھیل میں ختم کر دیتی جب آئی سی یو "
میری کزن نے مجھے سب بتایا لیکن میں نے صحیح وقت کا انتظار کیا
تم کیا سمجھتے ہو تم نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا۔۔۔۔۔؟؟ نہیں
سکندر صاحب میں نے خود تمھیں مجھ سے نکاح کرنے پر اکسایا
۔۔۔۔۔"!!

وہ ہاتھوں کی لرزش اور اکھڑتی سانس پر قابو پانے کی کوشش
کرتی آنسو پوچھتی نخوت سے بولی جبکہ وہ تین قدموں کے فاصلے
پر کھڑے اُس کے وجود کو سب انگارہ ہوتی نظروں سے گھور رہا تھا
۔۔۔۔۔

تیز چلتی ہوا بھی اُس کے اندر لگی آگ کو کم نا کر سکی یہ سوچ بھیانک تھی کہ وہ لڑکی جس کے دل دھڑکتا تھا وہ لڑکی جو دور کہی سوئی ہوئی روح کو جگاتے اُس میں بس چکی تھی وہ یوں اُسے دغا دے جائے گی۔۔۔۔۔

ہاں میں نے کیا۔۔۔۔!! کیا کر لو گی تم "۔۔۔۔؟؟ "

وہ میٹھیاں بھینچتے لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کرتے بولا اُس کی شہد رنگ آنکھیں جو ہمیشہ چمکتی تھی آج اُن آنکھوں میں گہری سرد کائی جمی ہوئی تھی اُس کی بات پر وہ ساکت ہو گئی۔۔۔۔

اُس کا دل جو اِس سارے معاملے میں منہ موڑے کسی امید سے بیٹھا تھا وہ یکدم ڈوب گیا اور ساتھ ہی اُس کی آنکھ سے آنسو کی لکیر

اُس کے رخسار پر پھسل گئی گویا۔۔۔۔!سب تمام ہو گیا

!!۔۔۔۔۔

اگر میں اُن سب کو مار سکتا ہوں تو تم کس گماں میں ہو "

!!میری جان"۔۔۔۔۔

مظبوط قدم اُس کی جانب بڑھاتے وہ ایک ایک لفظ پر دباؤ

دیتے سفاکیت سے بولا اُس کے بڑھتے قدموں کو دیکھ وہ لرز کر

قدم پیچھے لینے لگی کچھ دیر پہلی کی ہمت یکدم اُس کے اعتراف پر

جواب دے گئی۔۔۔۔

اُس نے آس پاس دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔

مجھ پر نظریں جماؤ زوجہ اِدھر اُدھر دیکھا تو اُن کی بھی "
!!آنکھیں نکال لوں گا اور تمھاری بھی"۔۔۔۔۔

اُس نے جھٹکے سے اُس کی کلائی پکڑتے اُسے اپنی جانب کھینچا وہ بے ساختہ اُس کے چوڑے سینے سے ٹکرا گئی جس کی شرٹ گیلی تھی یکدم ٹھنڈی ہوا کے چلتے وہ دھیرے سے کانپ اٹھی

۔۔۔۔۔۔

!!ب۔ برباد کر دوں گی تمھیں میں"۔۔۔۔ "

وہ ہچکی کا گلہ گھونٹتے اٹکتے لہجے میں خود کو اِس کی پر تپش گرفت سے آزاد کروانے کی کوشش کرتے بولی اِس کی بات پر اُس کی شہد رنگ آنکھوں کے تاثر بدلے اور وہاں پرانی چمک پیدا ہوئی

۔۔۔۔۔۔

تم کر چکی ہو زوجہِ کایان۔۔۔۔۔!!اب میرا داؤر ہتا ہے "

!"۔۔۔۔

اُس کی کمر پر گرفت سخت کرتے اُس شخص نے مزید اُسے خود میں بھینچا اُس کی مزاحمت کی پرواہ کیے بغیر اُس نے اِس کی کلائی کو موڑتے کمر پر پن کیا کہ وہ کراہ کر رہ گئی۔۔۔۔

تمھیں کیا میں نیک صفت لگتا ہوں۔۔۔۔۔؟؟میں نے "

کتنی مرتبہ تم سے کہا شرافت اور میرا آپس میں کوئی رشتہ نہیں صرف تمھاری بہن کو نہیں میں نے بہت سو کو مارا ہے"۔۔۔۔۔

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے جہاں اِس کے جسم کو تھرتھرا کر رکھ دیا وہی اُس کی بات پر وہ ساکت آنکھوں سے اُسے دیکھنے لگی جو اِس کی کلائی پر گرفت مزید سخت کر گیا کہ وہ سسک پڑی

۔۔۔۔۔

وہ لڑکی یاد ہے جس کی وجہ سے تمھیں مجھ سے ملنے کا " شرف حاصل ہوا تھا ہم پہلی بار ملے تھے۔۔۔۔۔!! جس کا کار ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔۔؟؟ وہ میں نے کروایا تھا"۔۔۔۔۔

وہ نم لبوں پر زبان پھیرتے اُس کی جانب جھکتے لاپرواہ سے انداز میں بولا جبکہ اُس شخص کی شہد رنگ آنکھیں۔۔۔۔! وہ سفاکیت سے بھری پڑی تھی وہ اُس کے حصار میں مچل گئی اُس کی

آنکھ سے نمکین پانی کا قطرہ نیچے گرا وہ بس اُس شخص کو دیکھے گئ

۔۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھے اکسایا شادی کے لیے فجر رضوان۔۔۔۔! "

!! مجھے کایان سکندر۔۔۔! بہت بہادر ہو گئ ہو تم "۔۔۔۔

وہ جھٹکے سے اُسے کلائی سے پکڑے گھوماتے اِس کی پشت کو

اپنے سینے سے لگائے اِس کے گلے پر بازو سے دباؤ بڑھایا کہ اُسے

اپنی سانس رکتی محسوس ہوئی وہ شخص کس حد تک فریبی تھا

۔۔۔۔۔۔

ت۔تم ا۔ایک فریبی دھوکے باز شخص ہو "۔۔۔۔ "

حلق میں جیسے پھندا سا اٹک گیا سانس وہی کہے سینے میں الجھنے لگا وہ بامشکل بولی البتہ اُس کے آنسو اُس شخص کی بازو پر گرے اُس نے چہرہ اُس کے کان کے قریب جھکایا۔۔

"۔۔۔۔ ہوں تو تمھارا ہی نام میری جان!!"

اُس کے کان کے قریب جھکے وہ سرد لفظوں کو طلسم میں جکڑے جیسے اِسے کسی سحر میں کھینچ گیا وہ سانس روک گئی۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔ نفرت ہے مجھے تم سے!!"

وہ اِس کی اپنے گلے پر ڈھیلی گرفت پر پھنکاری جبکہ وہ اِس کے کان کے قریب جھکا ہی قہقہ لگا کر ہنسا۔۔۔۔۔

کوئی نئی بات نہیں ہے یہ زوجہِ کایان۔۔۔۔۔!بس اُن "
لفظوں کااستعمال کرنا جن لفظوں کاازالہ تم کر سکو یادرکھنا کایان
سکندر ڈھیٹ بھی بلا کاہے معاف کرنے والوں میں سے نہیں سزا
!!دینے والوں میں سے ہوں"۔۔۔۔۔

اُس نے جھٹکے سے اُسے خود سے دور جھٹک دیا فجر رضوان
نے اپنی گردن سہلائی اُس شخص کی پتی گرفت کسی گرم سلاخ
کی مانند ثابت ہوئی جو گلے کا طوق بنی تھی۔۔۔۔۔

میں تمھیں اپنی نفرت میں ماروں گا فجر رضوان "
!"۔۔۔۔

وہ لب بھینچ گیا اُس کی سفاکیت بھری آنکھوں میں ایک نمی کی پریت چڑھ گئی اُس کے گیلے نم بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اُس کی بات اور لب و لہجے پر اُس لڑکی کا دل جیسے یکدم تھم گیا

۔۔۔۔

لیکن وہ پھر بھی نخوت سے ہنس دی ایسی ہنسی جس میں کوئی لطف نا تھا جس میں کوئی سچائی نا تھی۔۔۔۔! ایک کھوکھلی ہنسی۔۔۔۔۔

!! تم ای۔ایک گرے ہوئے انسان ہو"۔۔۔۔ "

اُس سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑی اُس لڑکی کے سامنے یکدم کچھ دن پہلے کا اُس کا پر نور چہرہ گھوم گیا جہاں وہ نماز پڑھ رہا تھا اُس کی زبان بے ساختہ لڑکھڑا گئی

تم لڑکھڑا رہی ہو اور اب ایسے ہی لڑکھڑا جانا تمھارا مقدر "
!!ہے فجر رضوان"۔۔۔۔۔

وہ اُس کے وجود کی حشر سامانیوں سے نظریں پھیر گیا اُس نے دوسری نظر تک ڈالنا اُس لڑکی ہر گوارہ نا کی۔۔۔۔

اپنے وجود کا خیال رکھو یوں منہ اٹھا کر گرے ہوئے "
!!لوگوں کے سامنے اکڑ کر نہیں کھڑا ہوا جاتا"۔۔۔۔۔

اُس نے اپنی جیکٹ اتاری اور اُس کی جانب جاتے نہایت احتیاط سے اُس کے کندھوں پر پھیلا دی اُس کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے تھے جبکہ وہ اِس کی اتنی بے باک بات پر نظر زمین پر ہی گاڑھ گئی۔۔۔۔۔۔

"تم ن۔نے۔۔۔۔!!"

"شٹ اپ۔۔۔۔۔!!"

وہ اُس کی بات بے ساختہ کاٹ گیا اُس نے لب بھینچے اور آنکھیں زور سے میچتے اُس کی پشت پر کھڑے ہوتے اُس کے دونوں کندھوں پر ہاتھوں سے دباؤ ڈالا وہ لب بھینچے سانس روک گئی

۔۔۔۔۔۔

"تمھیں یوں جانے نہیں دوں گا میں زوجہ۔۔۔۔! تم میرا قہر برداشت کرو گی۔۔۔۔۔!!"

اُس نے گردن موڑ کر دیکھا دور سے پولیس اِن کی جانب ہی آ رہی تھی جبکہ اُس لڑکی کو لگا جیسے اُس نے بہت کچھ غلط کر دیا ہو اُس شخص کا ٹوٹا شکستہ لہجہ اُس کی باتیں تھی ہی ایسی۔۔۔۔! دل پر

تیر کی طرح چھبنے والی۔۔۔۔دل کو زخمی زخمی کر دینے والی

۔۔۔۔۔

وہ اُس کی چالاکی پر دھیرے سے زیرِ لب مسکرایا۔۔۔۔

" تم جو کر چکی ہو نا اُس کا حساب میں بہت جلد لوں گا اِس وبالِ جان کو خود کی جان پر سہنے کے لیے تیار رہنا میں تم بتاؤں گا گرا ہوا بد کردار شخص کیسا ہوتا ہے آخر"۔۔۔۔۔۔

اُس نے ہاتھ اُس کے کندھے سے ہٹا لیے اور اِس کے بلکل سامنے کھڑا ہو گیا کچھ یوں کہ وہ اِس کے پیچھے بلکل چھپ سی گئی وہ پولیس آفیسرز اُس لڑکی کو دیکھ نہیں پائے۔۔۔۔

" کیسی بد کرداری تھی نا اُس شخص کی کہ وہ اپنی بیوی پر کسی غیر کی نظریں تک نہیں پڑنے دے رہا تھا"۔۔۔۔!!

فجر رضوان کو لگا وہ واقعی غلط کر گئی ہے جس کا ازالہ بہت مشکل ہو گا بہت مشکل اُس کے دل نے یکدم تیزی سے دھڑکنا شروع کیا۔۔۔۔۔

" سر آپ کے خلاف آپ کی مسز نے شکایت درج کی ہے قتل کی۔۔۔اور ایف آئی آر درج ہو چکی ہے اس لیے آپ کو ہمارے ساتھ سٹیشن چلنا ہو گا"۔۔۔۔۔!!

پولیس آفیسر زنے تحمل سے کہتے گردن ٹیڑھی کرتے پیچھے کھڑی لڑکی کو دیکھنے کی کوشش کی جس پر اُس شخص کے ماتھے پر تیوری چڑھی وہ جبڑے بری طرح بھینچ گیا۔۔۔۔

اپنی نظریں ٹھکانے پر رکھو آفیسر ورنہ پھر کوئی آکر مجھے " اریسٹ کر رہا ہو گا کہ میں نے آن ڈیوٹی آفیسر کا قتل کر دیا "۔۔۔۔۔

وہ خونخوار نظروں سے آفیسر کو دیکھتے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا جس پر آفیسر نے ہڑبڑاتے نظریں چرائی۔۔۔۔۔۔

تم اگر بھاگ سکتی ہو تو بھاگ جاؤ فجر رضوان۔۔۔۔۔! " !! میری سامنے مت آنا"۔۔۔۔۔

اُس نے پلٹ کر اُس لڑکی کو دیکھا جو آنکھوں میں نجانے کیسے غصہ جمائے بیٹھی تھی ورنہ تو اُس کے چہرے کے تاثرات ہی عجیب تھے اُس شخص کی حالت کو دیکھتے جس کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ بڑے واضع انداز میں زمین پر گرا جس پر اُس نے اپنا بھاری قیمتی جوتا رکھ کر اسے مسل دیا۔۔۔۔!

جیسے اُس لڑکی کے لیے گرے گے اپنے آنسو کا نام و نشان مٹا دینا چاہتا ہو۔۔۔۔

وہ آفیسرز کے ساتھ وہاں سے نکل گیا جبکہ کسی نے اُس کے ہوتے اُس لڑکی کو دیکھنے کی جرت تک نہیں کی اور سب اُس ٹھنڈی ہواؤں کے جھکڑ میں وہ اکیلی وہاں کھڑی تھی۔۔۔۔

یہ کیا کہ سب سے بیاں دل کی حالتیں کرنی
فراز تجھ کو نہ آئیں محبتیں کرنی

یہ قرب کیا ہے کہ تو سامنے ہے اور ہمیں
شمار ابھی سے جدائی کی ساعتیں کرنی

کوئی خدا ہو کہ پتھر جسے بھی ہم چاہیں
تمام عمر اسی کی عبادتیں کرنی

سب اپنے اپنے قرینے سے منتظر اس کے
کسی کو شکر کسی کو شکایتیں کرنی

ہم اپنے دل سے ہی مجبور اور لوگوں کو
ذرا سی بات پہ برپا قیامتیں کرنی

ملیں جب ان سے تو مبہم سی گفتگو کرنا
پھر اپنے آپ سے سو سو وضاحتیں کرنی

یہ لوگ کیسے مگر دشمنی نباہتے ہیں
ہمیں تو راس نہ آئیں محبتیں کرنی

کبھی فراز نئے موسموں میں رو دینا
کبھی تلاش پرانی رفاقتیں کرنی

احمد فراز

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

شکستہ کندھوں پر اُس کی جیکٹ ہوا کے دوش پر ذرا سا ہل
چل کر رہی تھی وہ سڑک کے کنارے چل رہی تھی انتقام لینا
چاہتی تھی وہ۔۔۔۔!
اُس لڑکی نے نکاح خود کیا تھا انتقام لینے کے لیے اُس شخص سے
جب وہ اُس شخص سے دور ہو کر واپس چار سال بعد اُس شخص
سے مل گئی تو اُسے لگا وہ ایک سنہری موقع تھا۔۔۔

مریم نے آئی سی یو میں اپنے آخری لمحوں میں ہی اُسے کایان سکندر کے بارے میں بتایا اپنی خودکشی کی وجہ کایان سکندر کو بتایا تھا اُس نے اور فجر رضوان کے دل میں تب سے اُس شخص کے لیے نفرت تھی افففف یہ چار سالہ نفرت۔۔۔۔۔!

وہ ٹھنڈی ہواؤں کے زر میں بے بس سی سڑک پر چل رہی تھی جب اُسے یاد آیا تھا وہ ایکسیڈنٹ ہاں وہ شخص جو گاڑی کے سامنے آیا وہ اِس کا باپ تھا۔۔۔۔! لیکن کیا فجر رضوان نے سوچا ۔۔۔۔! اُسے تو شروع سے بتایا گیا تھا اُس کا باپ مر گیا ہے ۔۔۔۔۔۔! پھر اچانک وہ کیسے زندہ ہو گیا۔۔۔۔۔؟؟

جبکہ اپنے باپ کو پہلی بار اُس نے تصویر میں دیکھا تھا اور سڑک کے کنارے پڑے اُس شخص کو دیکھتے وہ پہچان گئی تھی اپنے باپ کو۔۔۔۔۔

اُس کے دماغ میں سب الجھ گیا اُس نے بس انتقام لینا تھا سو اُس نے لے لیا اُس لڑکی نے اُس شخص کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جس کے چہرے کا نور دیکھ ہی وہ جامد ہو گئی تھی

۔۔۔۔

وہ اُس فلیٹ پہنچی تھی جہاں وہ یمن وحید کے ساتھ رہی تھی ڈور بیل دینے پر سامنے سے رحمت نے دروازہ کھولا وہ تیزی سے

اُس کے گلے لگ گئی اُس کا دل رو رہا تھا جبکہ دماغ اِس چیز کی نفی کر رہا تھا کہ وہ نا روئے اُس نے جو کیا وہ صحیح کیا۔۔۔۔

رحمت حیران ہوئی تھی اُس کی حالت پر اُس نے اُسے اندر لاتے صوفے پر بیٹھایا اور پانی کا گلاس اُس کی جانب بڑھایا جیسے وہ خالی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

انتقام لینے کے بعد بھی وہ کیوں خوش نہیں تھی۔۔۔۔؟ وہ یہی تو چاہتی تھی کہ وہ اُس شخص کو برباد کر دے اور اُس نے کر بھی دیا تھا پھر کیوں نہیں۔۔۔۔۔؟؟

یمن کہاں ہے"۔۔۔۔ "

اس نے خود کو نارمل کرتے پوچھا رحمت نے بدلے میں اسے ساری بات بتادی جیسے سن وہ حیران ہوئی پھر اثبات میں سر ہلا گئی

۔۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو اب "۔۔۔۔؟؟ "

سرخ ہوتی آنکھوں سمیت اُس نے خالی خالی نظروں سے رحمت کو دیکھ پوچھا جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔۔

جب کسی سے انتقام لینا ہو نا تو اپنے دل کو سائیڈ پر رکھ کر " اُس کی شخصیت کو تسخیر کرنا چاہیے اور فجر رضوان نے ایسا نہیں کیا اب وہ اُس کی شخصیت سے دور تھی اور دل۔۔۔۔۔!! وہ وہی " کہی اٹک گیا تھا۔۔۔! اب دل تڑپ رہا تھا کسک رہا تھا

❤❤❤❤❤❤❤

کیسی خواہشات کرنے لگ گئی ہو تم بیوی"۔۔۔۔؟؟ "

اُس کی تیز آواز اور سرد ٹھنڈے ٹھار لہجے پر وہ سیم کر قدم پیچھے کو لے گئی جو بڑی تیزی سے اُس کی جانب بڑھتے اُس کے بلکل سامنے کھڑا تھا جو آنکھوں میں خوف لیے اُسے دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔

مجھے اپنی آنکھوں کے سامنے شیطان بنتے دیکھنا چاہتی ہو نا "

تبھی آئی ہو نا تم اِس کتے کے گھر"۔۔۔۔؟؟

وہ یکطرفہ ہنستے سر کو اثبات میں کئی بار ہلاتے طنز سے بولا کہ وہ اِس کی بات پر ساکت نظروں سے اُسے دیکھتے سہم سی گئی۔۔۔۔

اپنی اوقات سے باہر قدم نہیں رکھتے بے غیرت "

"۔۔۔۔

اُس نے یکدم پلٹتے ایک زوردار پنچ پاس کھڑے باسل احمد کی ناک پر جڑ دیا جس سے وہ اس اچانک حملے کے زیر اثر لڑکھڑا کر دور گرا جبکہ یمن نے بے ساختہ منہ پر ہاتھ جما کر نفی میں سر ہلایا خوف سے اُس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے۔۔۔۔

سویٹ ہارٹ۔۔۔۔! میں نے کہا تھا نا کچھ غلط مت کرنا " تم کیوں نہیں مانتی میری بات میں تمھیں خوف زدہ نہیں کرنا چاہتا لیکن تم "۔۔۔۔

وہ جنون و دیوانگی کی کیفیت میں اُس کے کندھے پر ہاتھ جماتے بڑے نرم لہجے میں بولا جبکہ جملے کے آخر میں اُس نے اِس کے کندھوں پر دباؤ حد درجہ بڑھا دیا کہ وہ بے ساختہ سسکتے ہاتھ اپنے منہ سے ہٹاتے اُس کے ہاتھوں پر رکھتے اُس کے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹانے کی کوشش کرتے روتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔۔

" تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہو۔۔۔۔!! اچھی بیویاں ایسا نہیں کرتی سویٹ ہارٹ یہ گناہ ہے"۔۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا یمن وحید نے روتی آنکھوں کے درمیان اُس شخص کی خطرناک مسکراہٹ دیکھتی جو بہت عجیب تھی اُس نے

ایک اچینٹی نظر گردن موڑ دور سر جھکائے کھڑے باسل احمد پر ڈالی اور طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔

!!م۔مجھے جانے دو"۔۔۔ "

وہ لڑکھڑاتے لفظوں سے بامشکل اٹکتے ہوئے بولی اُس کی آواز رندھ گئی حلق میں پھانس سی اٹک گئی کچھ بولا ہی نا گیا

!!۔۔۔۔۔۔

وہ اتنی دیوانگی کی کہاں قائل تھی۔۔۔۔

بکواس مت کرو سویٹ ہارٹ تمھاری آخری سانس تک " تمھیں میرے ساتھ رہنا ہے میں نے کہا تھا نا۔۔۔۔! تم اپنی

آزادی کے لیے ترس بھی جاؤ تب بھی تمھیں آزاد نہیں کروں گا

"۔۔۔۔

وہ درشت لہجے میں بولا اور اِس کی بازو دبوچے اُسے اپنے ساتھ لیے گھسیٹتے چلنے لگا تھا جبکہ وہ بار بار پلٹ کر سر جھکائے کھڑے باسل احمد کو دیکھ رہی تھی جس کی آنکھیں سپاٹ تھی

۔۔۔۔

جبکہ وہ شخص پاگل ہو گیا تھا جیسے اُس کی باتیں اُس کا پل پل بدلتا لہجہ کبھی ہنسنا، کبھی غصہ کرنا، کبھی رونا وہ اُس لڑکی کو پاگل کر رہا تھا۔۔۔۔

!! میں آتا ہوں "۔۔۔۔ "

فون رنگ پر اس نے فون کان سے لگاتے اگلی جانب کی بات سنتے کال کٹ کر دی اور روتی ہوئی اُس لڑکی کو گاڑی میں پھینکتے خود ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو گے ہو جانے دو مجھے جازب "۔۔۔۔ "
وہ چیخ پڑی تھی اُس نے بری طرح اپنے بال نوچ ڈالے کے اُس شخص کے ماتھے پر تیوری ابھری۔۔۔۔۔

خبر دار اگر تم نے اپنے وجود کے ساتھ کچھ کیا۔۔۔! "
تمھارے وجود پر قیامت برپا کرنے کے لیے میں تیار بیٹھا ہوں "۔۔۔۔

وہ غصے سے دھاڑتا یکدم ہی آخر میں شوخ ہوتا اُس کی طرف دیکھتے آنکھ ونک کر گیا جبکہ وہ ساکت بہتی آنکھوں سے اس شخص کو دیکھنے لگی جو گرگٹ کو مات دیتے تاثرات اور لب ولہجہ بدل رہا تھا کہ خدا کی پناہ۔۔۔۔۔۔

اُس نے بہت دھیرے سے ایک ہاتھ سٹیئرنگ سے ہٹاتے اُس کی طرف اُس کے بے حس وحرکت وجود کو نوٹ کرتے اُس کی مخصوص نس کو دبایا کہ وہ سیٹ پر ہوش وحواس سے بیگانہ ہو کر گر گئی۔۔۔۔

تمھیں چھوڑ دوں۔۔۔۔! یعنی موت کو گلے لگالوں "

۔۔۔۔۔"!

اُسے دیکھتے وہ سخت لہجے میں بولا اِس کی آنکھوں میں الگ جنون سوار تھا وہ اسے گھر چھوڑ کر سٹیشن جانے والا تھا تھوڑی دیر پہلے اُس کے آدمی نے کال کر کے اسے سرسری سا بتایا تھا کچھ



وہ راکنگ چیئر پر نظریں سامنے دیوار پر جمائے جھول رہا تھا دبی دبی سی سسکیاں اُسے اپنے کانوں میں صاف پڑتی سنائی دے رہی تھی جو کبھی کبھار ہچکیوں میں بدل جاتی لیکن وہ لاپرواہ بنا رہا

کمرے کی حالت بدتر تھی ہر چیز کارپیٹ پر بکھری پڑی تھی حتی کہ اُس شخص کو ایسا لگا اُس کے دل کے ٹکڑے بھی یہی کہی زمین پر پڑے رُل رہے ہیں۔۔۔۔

کیوں نہیں سمجھتے تم کیوں خوار کر رہے خود کو میرے " پیچھے "۔۔۔۔۔۔؟؟

وہ بری طرح پینک ہوتی ہاتھ پاؤں مارتی دھاڑے مار کر روتے ہوئے چینخی وہ یونہی ہی کرسی پر بیٹھا جھولتا رہا جیسے اُس کی آواز سنی ہی نا ہو۔۔۔

جانے دو مجھے آزاد کرو مجھے "۔۔۔۔ "

اُسے بولتا نا دیکھ وہ اُس کے چہرے کو دیکھتی پھر چینخی اُس کے حلق میں تکلیف ہوئی لیکن وہ چینختی رہی اور خود کے ہاتھوں کو بیڈ کراؤن سے آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی جو دوپٹے سے باندھے گے تھے۔۔۔۔

"تم کیوں ایک پامال ہوئی لڑکی پر ترس کھا رہے ہو ؟؟۔۔۔۔"

وہ اُس کے ڈھیٹ پن سے اُکتا کر بولی اُس کا لہجہ مدھم پڑ گیا جیسے بولنے کی سکت ختم ہو گئی ہو وہ مسلسل دو گھنٹوں سے چینخ رہی تھی۔۔۔

اُس کی بات پر راکنگ چیئر پر جھولتے شخص کے پاؤں زمین پر ٹھہر گے اور ساتھ ہی راکنگ چیئر رک گئی یکدم کمرے میں خاموشی چھا گئی اُس نے ہلکی سی گردن موڑ کر ماتھے پر بل ڈالے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

" تمھیں تجربہ ہو گیا ہو گا نا اِس لیے تم دل کر رہے۔۔۔۔! میرا دل اچھے سے بہلا سکو گی اب"۔۔۔۔

وہ کرسی سے اٹھ گیا اُس کی شخصیت میں خاصہ رعب پیدا ہوا کرسٹل گرے آنکھیں سپاٹ تھی جبکہ اُس کی بات پر وہ منجمد ہوتی نظروں سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

" خ۔خان"۔۔۔۔

اُس کے لبوں سے بہت مدھم آواز میں الفاظ آزاد ہوئے اِس کا دل اُس کی بات پر جیسے کٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہوا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔! بولو کیا تجربہ حاصل نہیں ہوا تمھیں کیا مجھے "ابھی بھی محنت کرنی پڑے گی"۔۔۔۔؟؟

وہ اِس کی جانب قدم بڑھاتے بولا کمرے میں اُس کے قدموں کی چھاپ گونجی اور پھر اُس لڑکی کی ایک ہچکی جو ساکت نظروں سے اُس شخص کو دیکھ رہی تھی اُس کے کاٹ دار لفظوں کو سن رہی تھی جو پگھلے سیسے کے مترادف تھے۔۔۔۔۔

اب وقت پھر سے ضائع ہو گا۔۔۔۔! تمھیں پھر سے "
سب سیکھانا پڑے گا تمھاری یادداشت خاصی کمزور ہے چھوٹی
لڑکی"۔۔۔۔

اُس کے قیمتی جوتوں سے کارپیٹ پر پڑی مختلف کانچ اور
پلاسٹک کی ٹوٹی چیزیں ٹکرائی وہ بلکل اِس کے سامنے بیڈ کے
قریب کھڑے ہوتے لب بھینچتے بولا وہ تو بس اُسے دیکھتی رہ گئی
۔۔۔

!!ت۔تم ب۔بھی"۔۔۔۔ "
وہ جملہ مکمل ہی نا کر پائی حلق میں جیسے کانٹے بچھ گئے تھے آنسو کی
لکیر گال پر پھسل گئی اپنے بندھے ہاتھوں کو چھڑوانے کی کوشش

ترک کیے وہ اپنے سامنے کھڑے اُس شخص کو دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔

حیرت ہو رہی ہے۔۔۔۔؟؟ کیا مجھ سے ایسی امید نہیں " تھی۔۔۔؟؟؟ نہیں۔۔۔۔! نہیں۔۔۔۔! تمھیں ایسی ہی تو امید تھی میں کیسے بھول گیا تم نے ابھی کچھ گھنٹے پہلے کہا میں اپنی ہوس پوری کروں گا تم سے۔۔۔! افففف میری یادداشت کتنی کمزور ہو گئی ہے "۔۔۔۔۔

وہ جیب سے رومال نکالتے اُسے ہاتھ پر لپیٹتے ایک ایک لفظ پر دباؤ دیتے بے رخی سے بولا ہیر زویار لب بھینچ کر ویران نظروں سے

اُسے دیکھنے لگی وہ صحیح تھا۔۔۔ابھی کچھ دیر پہلے اُس نے خود کہا تھا تم اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے مجھے یہاں لائے ہو۔۔۔

اُس کے الفاظ کوڑے کی مانند اُس کے دل اُس کی روح پر برسے تھے چند پل تو وہ کچھ بول ہی نا سکا جیسے وہ ایک جگہ تھم گیا ہو

۔۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔۔اب میری امنگ کو پورا کرو دلدار صنم!"

اُس نے ہاتھ سے اُس کی ٹانگوں کو سائیڈ کرتے وہاں جگہ بناتے بیٹھتے خاصے کروفر سے کہا چہرے پر استہزاء مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی جبکہ انکھوں کے گوشے سرخ انگار ہو رہے تھے۔۔۔۔

اُس نے اپنے رومال لپیٹے ہاتھ سے اُس لڑکی کو چھویا تھا حتی کہ وہ اُس کی محرم تھی لیکن اُس لڑکی نے اُسے دو ٹکے کا بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔

بولو کہاں سے شروع کروں اپنی ہوس پوری کرنا۔۔۔؟ "

باتوں سے لطف اندوز ہونا چاہو گی یا۔۔۔۔!! عمل سے

"۔۔۔۔۔۔

وہ آئی بروا ٹھاتے ٹھہر ٹھہر کر بولا ہیر زویار کا دل بند ہونے لگا وہ لب دانتوں تلے لیتی سختی سے لبوں کو دبا گئی اُس کا دل پھٹنے کو تھا۔۔۔۔۔

جبکہ اُس شخص کی نسیں تو کب سے سلگ رہی تھی جیسے اندر خون کی جگہ پگھلا لاوا دوڑ رہا ہو۔۔۔۔

جیسا تم چاہو دلدار صنم کہاں بوسہ چاہتی ہو تم "

"۔۔۔۔؟؟

وہ بے باک ہو گیا اُس کے لہجے میں گہرا کاٹ دار طنز ابھرا جبکہ وہ زور سے آنکھیں میچ گئی اُسے سمجھ نا آیا کہ وہ کیا بولے اُس کی غلطی تھی یا نہیں۔۔۔۔؟؟

تم نے آنکھیں تو میچ لی ہے دلدار صنم تو میں اِسے اپنی کون " سی قربت کا اشارہ سمجھوں جو تم حاصل کرنا چاہتی ہو۔۔۔! میری ہوس بھی مٹ جائے گی"۔۔۔۔۔

وہ ہنکار بھرتا جبڑے بھینچے بڑے درشت لہجے میں بولا اُس کی بات پر وہ یکدم آنکھیں کھولے اُسے دیکھنے لگی اُس لڑکی کی آنکھیں بلکل خالی تھی جبکہ مقابل کی بھی کرسٹل گرے آنکھیں سپاٹ تھی۔۔۔۔۔

جواب کیوں نہیں دے رہی میں کچھ بکواس کر رہا ہوں نا " بولو کہاں سے شروع کرے۔۔۔۔!! میں بے قرار ہوں تمھارے جواب کے لیے۔۔۔۔"

وہ رومال میں لپٹے ہاتھ کا مکا بناتے بیڈ پر مارتے یکدم تیز لہجے میں دھاڑا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا کہی پر بھی۔۔۔۔۔!!

تکلیف ہی تکلیف تھی جو وہ لڑکی خود کے ساتھ اُسے بھی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

!م۔جھے م۔مت دیکھو"۔۔۔۔ "

اِس کی نظروں کی کرختگی پر وہ گردن جھکائے آنکھیں زور سے میچتے ہچکی لیتے بولی اور اُس کی بات پر وہ شخص سختی سے لب بھینچتے پھر استہزاء قہقہہ لگا کر ہنسا جیسے خود کی حالتِ زار پر ہنس رہا ہو

۔۔۔۔

اِس کے قہقہہ لگانے پر وہ بے ساختہ گردن اٹھائے اُسے حیرت زدہ نظروں سے دیکھنے لگی جو آنکھوں میں آئی نمی کو پرے

دھکیلے درشتگی سے اُسے دیکھتے رومال میں لپٹا ہاتھ اٹھائے اُس کی جانب بڑھا گیا۔۔۔۔

وہ پیچھے کو کھسکنے کی کوشش کرنے لگی اُس نے سر بیڈ کراؤن سے پوری طرح جوڑ لیا اُس کی آنکھوں میں نجانے کس بات کا خوف ابھرا وہ دھیرے دھیرے ہاتھوں کو دوپٹہ سے آزاد کروانے کی تگ دو کرنے لگی۔۔۔

اور اُس شخص کا ہاتھ وہی رک گیا وہ مزید سختی سے لب ایک دوسرے میں پیوست کر گیا آنکھوں میں غیض و غضب نمایاں ہوا تو وہ مزید سہم گئی۔۔۔۔

اُس نے دھیرے سے اُس کے چہرے پر آئے بالوں کو کان کے پیچھے اڑھس دیا وہ سہم کر اُسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ لب بھینچے کسی مشین کی طرح اُس لڑکی کو دیکھتے ہاتھ واپس کھینچ گیا حتیٰ کے یہ عمل بھی اُس نے رومال لپٹے ہاتھ سے کیا تھا۔۔۔

تم نے مجھے دو ٹکے کا بھی نہیں چھوڑا ہیر زویار"۔۔۔۔ "
وہ بولا تو اُس کے لہجے میں اب کرختگی نہیں تھی اُس کے لہجے میں خالی پن تھا عجیب سی کاٹ کھانے والی خاموشی تھی۔۔۔

میں بے غیرت ہوں گا اگر دوبارہ خود سے تمھارے "
قریب بھی آگیا تو تم مجھے وہی قتل کر دینا۔۔۔!! اپنے شوہر کی بات نہیں مانی نا تم نے کہ تم پاک ہو تم نے اپنے ڈر میں مجھے ہوس

پرست، بد کردار فریبی، مکار اور نجانے کیا کیا بنا دیا مجھے میری نظروں میں گرا دیا تم نے"۔۔۔۔۔

وہ بیڈ سے کھڑا ہوتا اِس کے دوپٹے سے بندھے ہاتھوں کو کھولنے لگا تھا اُس شخص کے سینے میں درد کی ایک لہر سما گئی اُس نے اُس کے ہاتھ کھول دیے وہ بس اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

یہ تو طے تھا ہیر زویار چاہے پوری طرح ہوش میں ہو یا پاگل ہونے کو وہ دونوں ہی صورتوں میں اعوان خان کو صرف تکلیف ہی دے رہی تھی۔۔۔۔

فریش ہو کر باہر آؤ ارزم ڈنر پر ویٹ کر رہا ہو گا "

"۔۔۔۔۔

وہ دھیمے انداز میں جذبات سے عاری لہجے میں بولتا اُس کا دوپٹہ وہی بیڈ پر پھینکتا کمرے سے باہر نکل گیا جاتے ہوئے اُس نے فرش پر پڑی پرفیوم کی بوتل کو ٹھوکر مارتے اُسے دیوار پر دے مارا جو ٹوٹ کر کارپیٹ پر گر گئی۔۔۔۔

پیچھے وہ بیڈ پر بیٹھی دروازے کو دیکھنے لگی جو ادھ کھلا تھا اور تیزی سے دھکیلنے کی وجہ سے ہل رہا تھا وہ کرب سے لب بھینچ گئی۔۔۔

وہ ایسا نہیں چاہتی تھی وہ اُس شخص کو تو بچپن سے چاہتی تھی نا اُس پر یقین کرنے کو دل کرتا تھا لیکن پھر وہ پل اِس کے حواسوں پر سوار ہوتے سب کچھ خراب کر دیتے۔۔۔۔۔

وہ خود کو بہت ارزاں سمجھ رہی تھی وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی دنیا میں ہزاروں اچھی لڑکیوں کے ہونے کے باوجود اُس شخص نے صرف اُسے ہی کیوں چُنا۔۔۔۔۔

وہ ابھی بھی اُسے غلط سمجھ رہی تھی یا شاید وہ ایسی جگہ پھنس گئی تھی۔۔۔۔! جہاں دل اور دماغ کی جنگ ہوتی ہے۔۔۔

یوں مجھے کب تلک سہو گے تم
کب تلک مبتلا رہو گے تم

دردمندی کی مت سزا پاؤ

اب تو تم مجھ سے تنگ آجاؤ

میں کوئی مرکزِ حیات نہیں

وجہ تخلیقِ کائنات نہیں

میرا ہر چارہ گر نڈھال ہوا

یعنی، میں کیا ہوا، وبال ہوا

جون غم کے ہجوم سے نکلے

اور جنازا بھی دھوم سے نکلے

اور جنازے میں ہو یہ شورِ حزیں
آج وہ مر گیا، جو تھا ہی نہیں

(

(جون ایلیا

♥♥♥♥♥

سوئے ہوئے مرد کو دیکھنا قانون کے خلاف ہے خاص کر اگر وہ"
!!شوہر ہو تو"۔۔۔۔۔

اس نے جاتی ہوئی شہزادی کی کلائی پکڑے اسے جھٹکا دیتے خود کی جانب کھینچا تھا قلب نے لب دانتوں تلے دبائے آنکھیں زور سے میچی۔۔۔

وہ اس کے سینے پر گری تھی اس کی آنکھیں اب بھی بند تھی مقابل نے اس کے چہرے پر آئی زلف کو کان کے پیچھے کیا تھا اس کی پر تپش انگلیوں کا نرم لمس محسوس کرتے قلب کی سانسیں مدھم پڑنے لگی تھی۔۔۔۔۔

!!ی۔یہ قانون کہاں پر ہے"۔۔۔۔"

اس نے ایک آنکھ کھولی لب دانتوں تلے سے آزاد کیے اسے خود کو تکتا پا کر اس نے پلکوں کی جھالر گرائی وہ مسرور سا ہوا تھا نچلے لب کے کنارے پر پڑتا اس کا ڈمپل گہرا ترین ہوا۔۔۔۔

اسیر عالم کی قید میں "۔۔۔!!اس کا ہر جانہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے" ورنہ رہائی شاید کبھی نا ملے اور اس دوران آپ کو اچھی خاصی سزا مل سکتی ہے"۔۔۔۔۔

اس کی کمر کے گرد گھیرا بناتے اس نے حصار تنگ کرتے آبرو اچکائی تھی اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ تھی وہ واحد وجود !! تھا اس دنیا میں جیسے دیکھتے وہ کھل کر مسکراتا تھا۔۔۔۔۔

اس کی ساری وحشت اس شہزادی کے آگے ختم ہوتی تھی وہ صنفِ نازک سے نفرت کا دعویدار مرد اس شہزادی کے آگے !! بے بس ہوتا ہر ہتھیار ڈال دیتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے لب کاٹتے نظریں اٹھائے اسے دیکھا تھا اس کے گال مقابل کی آنکھوں میں موجود گہرائی سے دہک اٹھے تھے۔۔۔۔۔۔

پولیس ایسے اصول بھی بناتی ہے کیا"۔۔۔۔؟؟"
اس نے معصومیت آنکھوں میں سجائے سوال کیا وہ اس کے اوپر سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تھی جب مقابل نے کمر۔پر دباؤ دیتے اسے ایسا کرنے سے روکا۔۔۔۔۔
وہ اس کی معصومیت پر لب دبا گیا وہ لڑکی اسے دن بدن پاگل کر رہی تھی!!۔۔۔۔

ہاں بلکل ہر جانہ ادا کرو ورنہ تمھیں جیل ہو جائے گی وہاں سارا" کام تم سے کروائے گے اور تمھیں کھانے کو فش نہیں دے گے "۔۔۔۔

اس نے انتہائی فکر مند لہجہ اپنایا تھا اس کی بات سنتے وہ سہم سی گئی تھی اس کی معصوم آنکھوں میں فکر ابھر گئی۔۔۔۔۔

!! پولیس والے شوہر مجھے وہاں نہیں جانا۔۔۔"

اس نے بے ساختہ اس کی شرٹ میٹھیوں میں دبوچی جس پر مقابل نے بامشکل اپنا قہقہہ روکا اسے بے وقوف بنانا کتنا آسان تھا یا شاید وہ بھی اُس کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی تبھی !! یوں بول گئی۔۔۔۔

!!ہر جانہ دو پھر"۔۔۔۔"

اس کا چہرہ اپنے چہرے پر جھکائے اس نے آبرو آچکائی اس کی آنکھوں میں چمک تھی اور یہ بات واضع تھی کہ وہ چمک صرف قلب کے لیے ہے صرف برف کی شہزادی کی معصومیت کے لیے۔۔۔!

کیسے دوں"۔۔۔؟؟"

اس نے نا سمجھی سے سوال پوچھا تھا پلکیں جھپکاتے۔۔۔۔!! وہ ان پلکوں کی لرزش میں اٹک گیا پھر اوپر چھت کو دیکھتے اس نے ٹھنڈی آہ بھری وہ لڑکی کڑا امتحان تھی۔۔۔۔!!

آنکھیں بند کرو اور جب تک میں نا کہو کھولنا مت"۔۔۔۔۔۔"

اس نے اس کی شفاف گردن پر مظبوط ہاتھ رکھتے نرمی سے انگوٹھے کی مدد سے اسے سہلایا تھا جبکہ اس کی حرکت پر اس کی آنکھیں ساکت ہو گئی تھی وہ پلکیں جھپکائیں بغیر اسے دیکھ رہی تھی!!۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔مجھے تھوڑا حلال ثواب کمانے دو!!"

معنی خیزی سے اسے دیکھتے اس نے اس کی گردن کی ابھرتی نس پر انگوٹھا پھیرتے خمار آنکھوں میں بسائے کہا تھا اس کی بات قلب کے سر کے اوپر سے گزری پھر کچھ یاد آتے ذہن میں جھماکا ہوا اس کے انداز پر اسے اپنی دھڑکنیں ساکت ہوتی معلوم ہوئی تھی

۔۔۔۔

اس نے بے ساختہ خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیری۔۔۔!!اور پلکیں بار بار کئی بار تیزی سے جھپکائیں

وہ اس کے بچکانہ انداز پر مسکرایا اس کے لبوں کے پاس گڑھا واضع ہو گیا تھا قلب نے اس کے سینے پر منہ رکھتے دونوں طرف ہاتھ رکھتے گویا خود کے چہرے کو چھپانا چاہا تھا۔۔۔۔

آپ کام ہر نہیں جاتے کیوں"۔۔۔۔؟؟ "

کچھ یاد آنے پر اِس نے سر اِس کے سینے پر سے ذرا سا اوپر اٹھاتے آنکھوں میں سوال لیے پوچھا اُس کا سوال آسان تھا لیکن اسیر عالم کو وہ خاصہ مشکل لگا۔۔۔۔

مجھے نکال دیا گیا"۔۔۔۔۔ "!

اُسے خود کی جانب تکتا پا کر اِس کے نرم گلابی لبوں کو ہاتھ بڑھا کر دھیرے سے سہلاتے اُس نے بڑی صفائی سے جھوٹ بولا۔۔۔

لیکن کیوں"۔۔۔۔؟؟ "

اُس کی انگلی کا نرم لمس اپنے لبوں پر رینگتا پا کر وہ لرزتے لبوں سے بولی اُس کی پلکیں شرم سے بھاری ہوتی جھک گئ وہ سب کچھ بھلائے دھیرے سے مسکرا دیا۔۔۔۔

میں تم سے بہت زیادہ پیار کرتا ہوں نا اِس لیے"۔۔۔ "

وہ لب دبائے ہاتھ اِس کے لبوں سے ہٹاتے اِس کی ناک پر لے جاتے ناک کو دباتے بولا تو وہ یکدم پلکوں کی جھالر اٹھائے اِسے نا سمجھی و خفگی سے دیکھنے لگی۔۔

تواِس میں کیا ہے"۔۔۔؟ "

وہ نا سمجھی سے بولی لرزتا ہاتھ بار بار اِس کے سینے پر اٹھ گر رہا تھا

جسے سمجھتے وہ دھیرے سے مسکرایا اور اِس کا ہاتھ اٹھا کر اپنی بیئرڈ

پر رکھا وہ لب کاٹ کر رہ گئی وہ شرارتاً اُسے دیکھنے لگا وہ اِس کی ہر

حرکت بھانپ جاتا تھا۔۔۔۔۔۔

عملہ جیلس فیل کرتا ہے کہ یا تو آپ ہمارے ہو جائے یا اپنی "

!!بیوی کے ہو جائے"۔۔۔۔

وہ اِس کی کمر پر گرفت مظبوط بناتے اِسے لیتے یکدم ہی پلٹتے

اِسے اپنے حصار میں قید کر گیا وہ اِس اچانک افتاد پر گھبرا گئی اُس

نے زور سے آنکھیں میچی۔۔۔۔۔۔۔

!تو پھر میں نے بھی کہہ دیا"۔۔۔۔ "

اُس نے اُس کی میچی آنکھوں پر پر تپش سانس چھوڑتے ایک نرم بوسہ لیا اور بات اُدھوری چھوڑ دی وہ اُس کے کندھے پر زور سے ہاتھ جما گئی دل کی دھڑکنیں یکدم ہی بے قابو ہو گئیں جیسے دل دھڑک دھڑک کر ابھی بند ہو جائے گا

اُس کی پر تپش سانسوں کے ارتعاش میں کچھ تو طلسم تھا کہ وہ جکڑی گئی اُس طلسم میں۔۔۔۔

!ک۔کیا کہہ دیا"۔۔۔"

اُس کی سانسوں کی پر سوز سی ردھم اپنے کان کے قریب محسوس کرتے وہ اٹکتے لہجے میں بولی اُس نے جھک کر اِس کے لبوں کے

کنارے پر دھیرے سے گستاخی کی وہ لب سختی سے بھینچ گئی تو وہ دلکشی سے مسکرایا۔۔۔

یہی کہ سردیاں ہے کچھ خیال کرے غریب کا یا پھر اگر " آپ بیوی کو چھوڑنے کا کہہ رہے ہے تو رضائی لے دے !"۔۔۔۔۔

وہ بامشکل قہقہے کو قابو کرتے بولا اُس کی سبز رنگ آنکھیں چمک رہی تھی پوری آب وتاب سے جبکہ اُس کی ذو معنی بات پر اِس کے سینے میں چہرہ چھپائے اِس کی شرٹ کو مظبوطی سے کندھوں سے تھام گئی۔۔۔۔

جاناں مجھ میں چھپ رہی ہو مجھ سے ہی گھبرا کر "

!!"۔۔۔۔

اِس کی اٹھی گردن کی پچھلی جانب ہاتھ رکھتے وہ مخمور بوجھل لہجے میں بولا اُس نے بہت نرمی سے اُس کی گردن کی پچھلی جانب کو سہلاتے ہاتھ اُس کی گردن کے دائیں جانب آدھا گردن اور آدھا رخسار پر رکھتے دھیرے سے اُسے سہلاتے اُس کے خود میں سمیٹتے وجود کو دیکھا۔۔۔۔۔

اس طرح مجھ میں سمیٹ کر اتنی یک بستہ رات میں تم "

مجھے حرارت کے علاوہ بے قرایاں بھی بخش رہی ہو"۔۔۔۔۔

ہاتھ دھیرے دھیرے سے اُس کے رخسار سے ہوتا اُس کی کان کی لو پر پہنچتے کان کی لو کو دھیرے سے سہلانے لگا وہ یکدم سانس روک گئی۔۔۔۔

فون پر ہوتی بیل پر وہ بری طرح دانت بھینچتے ماتھے پر تیوری چڑھائے موبائل کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ اُس سے الگ ہوتا موبائل اٹھائے کان کو لگاتے دوسری جانب سے کی گئی بات سننے لگا جبکہ وہ اُس کے چڑچڑے پن کو نوٹ کرتی دھیمے سے مسکرائی اُس نے گردن موڑ کر یکدم اُسے دیکھا تو وہ مسکراہٹ روک گئی۔۔۔۔۔

"۔۔۔۔ تم سو جاؤ میں جلد آ جاؤں گا!"

مسکرا کر بولتے اِس کے ماتھے پر بوسہ دیتے پھر بیڈ سے نیچے اترتے اُس نے موبائل کو بدمزہ ہو کر دیکھا۔۔۔

"کیا ہوا!۔۔۔۔"

وہ جانتی تھی اُس کی بدمزہ ہوئی حالت تبھی لطف لینے کو انجان بنتے بولی وہ جو دروازے کی جانب جا رہا تھا گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

"ایک رول ہونا چاہیے!۔۔۔"

وہ پرسوچ انداز میں لب کا کونہ کاٹتا پھر اثبات میں سر ہلاتا بولا

۔۔۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔۔"

ہاتھ تھوڑی کے نیچے جماتے جیسے وہ محظوظ ہوئی۔۔۔۔

شادی شدہ جوڑوں کو خاص طور ہر سردیوں کی رات میں "
!! فون کرنے والوں کو عمر قید سنادی جائے"۔۔۔۔

وہ سبز آنکھوں میں چمک لیے بائیں آنکھ دباتا بولا تو وہ اِس کی بے باک بات پر بھی قہقہہ لگا کر ہنس پڑی وہ کڑے امتحان میں گر گیا۔۔۔۔

عورت ہوتی تو ظالم ہی ہے آخر"۔۔۔۔ "
اُس کے دمکتے چہرے کو دیکھتے وہ حسرت سے بولا پھر یکدم لمبے لمبے ڈگ بھرتا اُس کی جانب تیزی سے بڑھا اور نیچے جھکتے اِس کے

لبوں پر نرمی سے لب رکھتے ایک گہرا بوسہ دیا وہ آنکھیں پھیلائے اپنے لبوں پر اِس کی جنون خیزی کو شمار کرنے لگی جبکہ وہ اِس سے الگ ہوتے اِس کی پیشانی پر واپس سے لب رکھتا اسے حیرت میں مبتلا کیے پلٹ گیا۔۔۔۔

وہ منہ کھولے اُس کی پشت کو گھور رہی تھی سانس جیسے اُس کی اِس بے باک گستاخی پر سینے میں ہی ڈوبنے لگا وہ واپس پلٹ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اور عورت کے ظلم کا بدلہ صرف مرد ہی لے سکتا ہے "

پھر "۔۔

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا بڑی ادا سے بولتا قہقہہ لگا کر باہر نکل گیا جبکہ وہ لب کاٹ کر رہ گئی اُس کے لبوں کا لمس وہ اب بھی اپنے لبوں پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔

"۔۔۔۔ بے شرم ہی رہنا ہمیشہ!"

وہ اونچی آواز میں وہی سے چلائی اور دھیرے سے لبوں پر شہادت کی انگلی پھیری ایک سنسنی سی اُس کے پورے جسم میں پھیل گئی وہ جھرجھری لے اٹھی۔۔۔۔

"۔۔۔۔ ٹھیک ہے جیسا تم چاہو"

وہ سڑھیاں اترتا ہانک لگا کر بولا وہ جانتی تھی وہ پھر سے ہاتھ پیچھے لے جاتے سر کو خم دے کر بول کر گیا ہو گا۔۔۔

یہ اُس کی ہمیشہ کی عادت تھی جیسے وہ بڑی آسان سے پکڑ لیتی تھی۔۔۔۔

قلب کو اسیر عالم کی وہ عادت پسند تھی اُس کا سر کو خم دے " کر اُس کی بات ماننا ایسے جیسے وہ کوئی شہزادی ہو اور وہ اُس کے حکم کا غلام "۔۔۔۔

وہ سونے کے لیے لیٹ گئی اُس کے حصار کی کمی شدت سے محسوس ہونے لگی۔۔۔۔

♥♥♥♥♥♥

رات کی تاریکی میں یوں پہلی بار چل رہا تھا جیسے کوئی چور دبے قدموں چلتا ہے اور سونے پر سہاگہ وہ تھا بھی اپنے گھر میں لیکن پھر بھی کسی خدشے کے تحت وہ بہت محتاط انداز اپنائے چل رہا تھا

۔۔۔۔

اُس نے اندازہ لگایا وہ سو چکی ہو گی وہ سڑھیوں کے نزدیک نیچے کھڑا تھا اُس نے نیچے زمین پر بیٹھ کر اپنے مہنگے قیمتی جوتے اتارے جو کسی مائع چیز سے تر تھے۔۔۔۔۔

نیم تاریکی میں پتہ چلا وہ خون تھا اُس کے جوتوں سے کچھ خون اُس کے پیروں پر بھی پڑ گیا۔۔۔

وہ جوتے ہاتھوں میں تھامے سڑھیاں چڑھنے لگا کیسا مضحکہ خیز منظر تھا۔۔۔۔

وہ مافیا مین اپنی بیوی کے ڈر سے اپنے ہی گھر میں ہاتھ میں " جوتے پکڑے چوروں کی طرح چل رہا تھا کہ کہی اُس کی بیوی جاگ گئی تو اُس کی حقیقت اُس پر آشکار نا ہو جائے "۔۔۔۔۔

وہ کمرے کے باہر کھڑا تھا اُس نے بہت دھیرے سے دروازہ کھولا کمرے میں نیم تاریکی تھی اُس نے سامنے بیڈ پر دیکھنا چاہا وہ حیرت میں تھا وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

واش روم کی لائٹ بھی بند تھی بالکنی کا دروازے بھی بند تھا پھر وہ کہاں گئی اِس کا دل پہلی بار کچھ کھونے کے خوف سے کانپ اٹھا قیمتی جوتے ہاتھ سے نیچے گر گے۔۔۔۔

"اسیر!"۔۔۔۔

اُسے اپنے عقب سے ایک نسوانی جانی پہنچانی آواز سنائی دی وہ سختی سے لب بھینچ گیا لیکن اُس کی آواز سنتے کم از کم دل کو سکون تو ملا اب اُس کا دماغ تیزی سے چلنے لگا وہ پھنس چکا تھا۔۔۔۔

یکدم کمرہ روشن ہو گیا وہ اُس کے پیچھے کھڑی تھی دروازے کے پیچھے جیسے اُسے پتہ تھا وہ آرہا ہے اور وہ چھپ کر کھڑی ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"خ۔خون"۔۔۔

اُس کے لبوں سے بہت مدھم پھڑ پھڑاہٹ کے باعث بہت ہلکی آواز نکلی اور کچھ لفظ آزاد ہوئے وہ ضبط سے سانس وہی روک گیا

۔۔۔

دل تو اب بند ہونے والا تھا وہ آنکھیں بند کرتے پھر کھولتا سکون سے پلٹا۔۔۔

ی۔یہ ک۔کیا ہوا آپ ک۔کو یہ خون کہاں سے آیا اتنا" سارا خون۔۔۔۔۔۔!! یہ خون ہی ہ۔ہے نا"۔۔۔؟؟

وہ حیرت اور خوف سے اُسے دیکھ رہی تھی اُس کے لفظ لڑکھڑا گے۔۔۔

سامنے کھڑے شخص کی سکائی بلیو شرٹ پر خون کے بڑے واضع دھبے تھے اُس کے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اور اُن سے

خون کے قطرے بہت دھیمی رفتار سے ٹپک رہے تھے ہاتھ خون سے تر تھے چہرے پر بھی خون کے چھینٹے نمایاں تھے پاؤں پر بھی خون تھا غرض ایسا معلوم ہوا جیسے وہ خون سے نہا کر آیا ہو

۔۔۔۔۔

اُس شخص نے سر اٹھا کر اُس لڑکی کو دیکھا وہ لب ایک دوسرے میں سختی سے پیوست کر گیا قلب کو اُس سے اُس کی خاموشی سے خوف آنے لگا وہ ایک قدم اُس کی جانب بڑھا تو وہ فوراً خوف کے تحت پیچھے ہو گئی جبکہ اُس کی حرکت اُس شخص کے دل پر شدید قسم کی ناگوار گزری۔۔۔۔

میں ہر چیز برداشت کر سکتا ہوں تمھاری موت بھی "
۔۔۔!لیکن تمھارے آنکھوں میں مجھے دو جذبات قبول نہیں
!!پہلا میرے وجود سے خوف اور دوسرا مجھ سے نفرت"۔۔۔۔

وہ اِس کی جانب بڑھتے یکدم اِس کا بازو دبوچے سفاکیت سے
بولا اُس کے ہاتھوں کا خون اُس کے کپڑوں پر بھی لگ گیا وہ سانس
روکے دم سادھے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

!ی۔یہ ک۔کیا"۔۔۔"
وہ کچھ بول نا پائی اسیر عالم نے گہرا سانس بھرتے جیسے خود کے
اندر بیٹھے پاگل حیوان کو خود کے اندر واپس سُلا دیا۔۔۔

مجھے نکال دیا ہے نا پولیس کی جاب سے اب پیٹ پالنے " کے لیے غریب کو کام تو کرنا ہو گا نا اس گھر کا کرایہ بھی تو دینا ہے نا "؟؟۔۔۔۔۔۔۔

وہ اِس کی بازو پر گرفت ڈھیلی کرتے بہت نرمی سے اِس کی بازو کو انگوٹھے سے سہلاتے اُسے پر سکون کرنے لگا جو حیرت سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

!!ک۔کیا کام"۔۔۔۔"

وہ لڑکھڑاتے لہجے میں اُسے دیکھتے بولی اُسے عجیب سی گھن محسوس ہوئی اُس سے۔۔۔۔

!پہلے تم لڑکھڑانا بند کرو مجھے سخت زہر لگ رہا ہے"۔۔۔۔ "

وہ واپس ماتھے پر تیوری چڑھائے اسے گھورتے بولا تو وہ نروس ہوئی اُسے سمجھ نا آیا وہ کیا بولے۔۔۔۔۔

"کیا کام کرتے ہے اب آپ!"۔۔۔۔

وہ لہجے کو نارمل بناتے پھیکا سا مسکرا کر بولی ورنہ اُس کا حلیہ ایسا نا تھا کہ اُس جیسی نازک دل لڑکی وہاں کھڑی بھی رہ پاتی۔۔۔۔۔۔

"میں قصائی ہوں اب!"۔۔۔۔

وہ اُس کا بازو چھوڑتے شرٹ کے بٹن کھولتے بولا نظریں چرائیں گئیں تھیں جیسے جھوٹ بولنا اور پھر اُسے دیکھ کر جھوٹ بولنا دنیا کا مشکل ترین کام ہو۔۔۔۔

کیا کس کس قسم کا گوشت بناتے ہے آپ"۔۔۔ "

وہ اب قدرے مطمئن تھی لیکن پھر بھی منہ بنا کر بولی اُس کی بات پر کف لنکس کھولتے اُس مافیا مین کی آنکھیں چمک اٹھی لبوں پر تُرش سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔

!!ہر قسم کا،ہر کوالٹی کا"۔۔۔۔ "

شرٹ اتارتے اُسے بازو پر رکھتے وہ اُسے دیکھتے مسکرا کر بولتا بڑی صفائی سے جھوٹ بول گیا قلب اثبات میں سر ہلاتے سوچنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

شاید وہ پہلا ایسا مافیا مین تھا جو اپنے بیوی کی نظروں میں خود " کے لیے نفرت نا دیکھنے کے لیے قصائی بن گیا تھا اور اگر اُس کی

بیوی جان جاتی آخر وہ کس کے ٹکڑے کرتا ہے تو وہ نجانے کیا قہر ڈھاتا"۔۔۔۔۔

تبھی خون سے لت پت ہوں آج کا جانور بہت تنگ کر رہا " تھا"۔۔۔!!

اُس نے تصور میں اُس آدمی کو سوچا جو بغاوت پر اترا تھا جیسے وہ مار کر آیا تھا۔۔۔۔۔

آپ کو رات کو بھی بلاتے ہے کام پر"۔۔۔۔ "!

قلب اُس سے شرٹ لیتے بولی تو وہ معصومیت و بیچارگی سے اُسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

کیا کروں بیگم غریب بندہ لوگوں کے حکم ماننے کے علاوہ "
!اور کر بھی کیا سکتا ہے"۔۔۔۔

وہ محظوظ ہوا تھا قلب نے غصے سے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔

بد تمیز لوگ ہے وہ جو آپ کو اتنی رات کو ڈسٹرب کر رہے "
آپ فریش ہو جائے ہم بھی کپڑے تبدیل کر لے"۔۔۔۔
وہ مسکرا کر بولتی کمرے سے باہر نکل گئی اُس کے ہاتھ میں اُس کی شرٹ پکڑی ہوئی تھی جیسے بعد میں واشنگ میں ڈال کر دھلوا دیتی۔۔۔۔
یعنی ہر ثبوت تمام ہو جاتا۔۔۔۔

وہ پہلا ایسا مافیا مین تھا جو اپنی بیوی کی معصومیت کے لیے "
خود معمولی سا قصائی بند گیا تھا جبکہ حقیقت تو یہ تھی کہ اُس کی
معصوم بیوی اُس کے ہاتھوں بے وقوف بن گئی تھی"۔۔۔

وہ عام زبان میں قصائی ہی تھا لیکن جانوروں کا نہیں "
!!۔۔۔۔۔



تم نے اُسے بتایا نہیں کچھ بھی"۔۔۔؟؟ "
گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے سامنے خالی سڑک پر ایک نظر ڈالتے اُس
نے ساتھ خاموش بیٹھے کایان سکندر کو دیکھتے سوال کیا۔۔۔۔

اُس نے کہا میں قاتل ہوں، فریبی ہوں"۔۔۔۔ "

وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا بازو سینے پر باندھے جیسے خود پر ضبط کیا جارہا ہو آنکھیں چھلکنے کو بے تاب تھی۔۔۔۔

! تم اُسے سچ بتاؤ"۔۔۔۔ "

جازب نے سڑک پر دیکھتے دوسرا سوال کیا۔۔۔

میں نے اُس سے محبت کی تھی۔۔۔! اور بہت کمال کی کی تھی "

اُس نے میری محبت پر وار کیا ہے میں اُس لڑکی کو کیا صفائی دوں اپنی جس کی عزت میں نے بھری محفل میں بچائی۔۔۔۔؟؟ کیا صفائی کی ضرورت تھی۔۔۔۔؟ کیا اُسے علم نہیں کہ قاتل، فریبی شخص عزتیں محظوظ نہیں کرتے پامال کرتے ہیں"۔۔۔۔

اِس پورے سفر کے دوران وہ پہلی بار تفصیل سے گویا ہوا اُس کے لہجے میں استہزاء پن تھا جیسے وہ خود پر ہنس رہا ہو کہ اُس نے کسی سے محبت کرنے کی غلطی کی ہی کیوں۔۔۔۔؟

تو کیا اُسے جانے دو گے"۔۔۔؟؟ "

گاڑی اُس کے گھر کے سامنے روکتے جازب کمال نے بریک لگاتے گردن موڑ کر اُسے دیکھا جس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا

۔۔۔۔

میڈیا اُس کے گھر کے آس پاس کھڑی تھی جیسے سیکورٹی قابو کرنے کی تگ دو میں تھی۔۔۔۔

"میں جینا چاہتا ہوں!!"۔۔۔۔

اُس نے دھیرے سے گردن موڑ کر خشک لبوں پر زبان پھیرتے بہت مشکل سے کہا اُس کی شہد رنگ آنکھ سے آنسو کا قطرہ اُس کے مظبوط ہاتھ پر گر گیا

"اُس نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟؟"۔۔۔

وہ لرزتے لہجے میں بولا لب فوراً بھینچ لیے کہ کوئی اُس کی ہچکی سن کر اُس کا مذاق نا بنائے کہ مرد ہے اور روتا ہے!۔۔۔۔

"یہ فلسفہ بھی یقیناً ایک عورت نے مرد روتے نہیں ہیں" بنایا ہو گا۔۔۔۔۔!ورنہ مرد تو جانتا ہے نا کہ زخم اُن کے دل کو

بھی چیرتے ہیں۔۔۔آنسواُن کی آنکھوں سے بھی گرنے کو بے تاب ہوتے ہے کاش جب یہ فلسفہ بنا کہ "مرد روتے نہیں ہیں" ! تب ہی اِسے رد کر دیا جاتا۔۔۔۔

کہتے ہیں مرد مظبوط ہے۔۔۔۔!! مظبوط۔۔۔۔؟؟ ہنہہ مرد کو تو اپنی ہی آنکھوں سے آنسو بہانے کا اختیار حاصل " ! نہیں ہوتا۔۔۔۔

!! تم نے کیوں بھیج دیا اُسے روک لیتے"۔۔۔۔ "

جازب نے سختی سے لب بھینچ لیے اُسے تکلیف ہوئی اپنے دوست کی تکلیف سے۔۔۔۔

ایک بار آنکھ سے ہی اشارہ کر دے۔۔۔! میں ابھی اُسے "
!! پکڑ کر تمھارے سامنے پیش کر دوں گا"۔۔۔۔

وہ شدت سے بولا باغی لہجے میں کایان نے نظر اٹھا کر اُسے سرد نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

!! اُس "کہہ کر مت پکارو میری بیوی کو"۔۔۔۔ "
وہ سختی سے جبڑے بھینچ گیا جبکہ نظر اُس کے چہرے سے ہٹالی گئی وہ گاڑی کا دروازہ کھول گیا جبکہ جازب کمال اُس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

اب کیا کرو گے تم "۔۔۔۔؟؟ "

اُسے دروازہ بند کرتے دیکھ وہ پھر سے بولا

میں آخری بار اپنی محبت پر ماتم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔! میں "
آخری بار اُسے گڑ گڑا کر پکارنا چاہتا ہوں۔۔۔! مجھے پتہ ہے وہ
نہیں آئے گی۔۔۔۔! لیکن میں اپنے دل کو بہلانہ چاہتا ہوں یار
۔۔۔۔"!!

اُس کے گلے میں پھندا سا اٹک گیا وہ زخمی سا مسکرایا آنکھوں
میں نمی بھر گئی اُس کا دوست اُسے پولیس کو سب سچ بتاتے باہر تو
لے آیا تھا لیکن جازب کمال، کایان سکندر کو فجر رضوان کے
دیے گے زخموں کی قید سے آزاد نہیں کروا پایا تھا اور نا کروا سکتا
تھا۔۔۔۔

!! چل پارٹی کرتے ہے"۔۔۔۔ "

جازب نے گاڑی سے باہر نکلتے ایک نظر دور کھڑی میڈیا کو دیکھتے پھر اُسے دیکھ کر کہا تو وہ نم آنکھوں سے ہنس دیا۔۔۔۔

" بڑا کمینہ ہے تو میرے غم پر جشن منائے گا"۔۔۔۔!!

اُس نے خفیف سا طنز کیا تو جازب اُس کے برابر آتے گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا سکیورٹی نے میڈیا کو باہر نکال دیا۔۔۔۔

" دوست ہوں تُو برباد ہو یا آباد تجھے خوش رکھوں گا"۔۔۔!

وہ دونوں گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے کایان سکندر نے نظریں ٹیڑھی کرتے اُسے خفیف نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

" تم نے کیا کیا جازب"۔۔۔؟؟

جازب کمال نے سیگریٹ سلگائی وہ سامنے گھر کو دیکھ رہا تھا جبکہ کایان سکندر نے گردن موڑ کر اُسے دیکھتے اُس سے سوال کیا

۔۔۔۔۔

کیا کیا میں نے "۔۔۔؟؟ "

وہ نظریں ملائے بغیر بولا۔۔۔۔۔۔

تم نے سیگریٹ سلگائی ہے یقیناً تم نے کچھ غلط کیا ہے "۔۔۔۔ "

وہ گاڑی سے ٹیک لگائے واپس سیدھا ہوتے بولا۔۔۔۔

ہاں کچھ خاص نہیں "۔۔ "

وہ سیگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتے سرسری انداز میں بولا اور سیگریٹ اُس کی جانب بڑھادی جیسے تھام کایان سکندر نے گہرا کش لگایا۔۔۔۔۔

ہمم کس کے ساتھ لڑائی کی"۔۔۔۔؟؟ "

جیسے وہ جانتا تھا ساتھ کھڑے شخص کی فطرت۔۔۔! وہ سیگریٹ تب ہی سلگاتا تھا جب اُس نے کچھ غلط کیا ہو اور وہ اُسے کایان سکندر کو بتانا چاہتا ہو لیکن اِس شرط پر کہ کایان سکندر خود اُس سے پوچھے کہ "کیا ہوا"۔۔۔

یہ جازب کمال کا چھوٹا سا کوڈ تھا اُس سے کوئی اہم گھمبیر بات شئیر کرنے کا۔۔۔۔

"قتل کیے!۔۔۔"

اُس نے بازو سینے ہر باندھے کہا۔۔۔

"دوچار؟؟۔۔۔"

وہ دھواں ہوا میں تحلیل کرتے دماغ کی پھٹتی نسوں سے دھیان ہٹاتا بولا۔۔۔

"نہیں بس سولہ!۔۔۔۔"

وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتے بولا تو بے ساختہ کایان سکندر نے گردن گھما کر اُسے دیکھا اُس کے ہاتھ سے سیگریٹ چھوٹ کر زمین پر گر گیا۔۔۔

"بس سولہ۔۔۔؟؟"

وہ حیرت سے اُسے دیکھتے بولا اپنے اندر کھولتے غم کی پرواہ کیے بغیر۔۔۔

!ہاں بس"۔۔۔ "

سینے سے بازو ان فولڈ کرتے اُس نے لاپرواہی سے اُسے دیکھا ۔۔۔

اتنے کم دو چار اور کرو"۔۔۔ "

وہ دانت پیس کر بولا۔۔۔

!ایک مزید رہتا ہے"۔۔۔۔ "

وہ شان بے نیازی سے بولا تو کایان نے گاڑی سے ٹیک چھوڑتے اُس کے سامنے آتے اُسے گھورا جو شان سے بتا رہا تھا۔۔۔۔

تم نے پھر سے ویسے ہی کیا ناجازب "۔۔۔؟ کس کے "
ساتھ کیا تم نے ایسا"۔۔۔۔؟؟
وہ غصے سے چلایا جس پر مقابل نظریں چراتا خاموش رہا۔۔

تم نے۔۔۔! کہی یمن"۔۔ "
وہ میری بیوی ہے نام مت لو اس کا"۔۔۔ "
وہ بڑے تیز لہجے میں دبے دبے غصے سے بولا تو کایان سکندر نے
حیرت سے سر تھام لیا۔۔۔

اُسے پتہ چل گیا۔۔۔؟؟ کب سے کر رہے ہو ایسا "
"۔۔۔۔؟؟

وہ اِس کے کندھے پر زور لگاتے اُسے مکمل گاڑی کے ساتھ پٹختے بولا اُس کا بس نہیں چل رہا تھا مقابل پر۔۔۔۔

تم جانتے ہو نا مجھے۔۔۔۔؟ میں نے جان بوجھ کر نہیں " کیے۔۔۔! کوئی اور اُسے دیکھ رہا تھا میں کیا کرتا مجبوری تھی میری"۔۔۔

جازب نے اُس کے ہاتھ جھٹکے جبکہ اُس کے پاگل پن پر وہ بس ساکت رہ گیا یہ دوسرا زخم تھا جو اُسے ملا فہرست اول پر ابھی بھی وہ ظالم لڑکی تھی۔۔۔۔۔

تم نے سولہ لوگوں کا قتل کیا اور تم کہہ رہے ہو مجبوری " تھی۔۔۔۔۔؟؟ کب سے مار رہے ہو"۔۔۔۔؟

وہ بھی تیز لہجے میں چلایا جازب نے سختی سے لب بھینچے۔۔

!!چار سال"۔۔۔۔ "

وہ زمین کو گھورتے بولا اُس نے نظریں کایان سے نہیں ملائی۔۔۔

کیا وہ اب تمھارے ساتھ رہے گی۔۔۔؟ بھول ہے "
تمھاری"۔۔۔
کایان بالوں کو ہاتھوں میں پکڑے غصے سے کھینچتے اُس پر چلایا

۔۔۔۔۔۔

اُسے رہنا ہو گا میں سب کو مار دوں گا تب تو رہے گی نا "

"۔۔۔؟؟

وہ گاڑی کے ٹائر پر پاؤں مارتے شدت سے دھاڑا تو کایان سکندر نے مزید حیرت سے اُسے دیکھا۔۔۔۔۔

"جاؤ ماتم مناؤ آخری بار تم!"۔۔۔

اُس کے غصے سے تنے چہرے کی پرواہ کیے بغیر اُسے پیچھے کو دھکا دیتے وہ غصے سے وہاں سے نکل گیا جبکہ وہ شخص بس سر تھام کر رہ گیا۔۔۔۔

وہ دس سال کی عمر سے ایسا تھا۔۔۔! اور اب اپنی موت تک وہ ایسا ہی وحشی رہنے والا تھا یہ کایان سکندر بخوبی جانتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شکستہ قدموں سے گھر کے اندر بڑھ گیا ایک غم کم تھا جو دوسرا بھی اُس شخص کے کندھوں پر حاوی ہوتے اُس کے کندھوں کو مزید جھکا گیا۔۔۔۔۔۔؟؟

میں نے کہا تھا نا تم سے کہ کچھ ایسا مت کر جانا کہ تمھیں " پچھتانا پڑے "۔۔۔۔!

وہ گھر کے اندر داخل ہوا تو پہلے ہی قدم پر ایک ٹوٹی پھوٹی سی آواز اُس کے کانوں میں کسی ہتھوڑے کی مانند لگی اُس نے ضبط سے آنکھیں میچ لی اور سر اٹھا کر صوفے پر بیٹھی اپنی ماں کو دیکھا

۔۔۔۔۔۔

کہا تھا نا میں نے بیٹا وقت وار بہت برا کرتا ہے "۔۔۔ "

وہ یاسیت سے بولی سامنے ٹی وی سکرین پر اُس کے بارے میں نجانے کیسی کیسی نیوز چل رہی تھی وہ میٹھیاں بھی بھینچ گیا۔۔۔

" آخری ماتم!!"۔۔۔۔

اُس کے ذہن میں اپنی کچھ دیر پہلے کی خواہش گردان کرنے لگی اُس کا دل لرزنے لگا اپنی ماں کے لفظوں کے چلتے۔۔۔۔

" بے شک تم نے جو مرضی کام کیا۔۔! لیکن تم نے پہل غلط راستے سے کی اپنی چال میں واضع فرق محسوس کرو کیسے کروفر سے چلتے تھے نا تم جیسے کوئی خدا ہو ہی نا (نعوذ باللہ) "

وہ آگے بڑھ رہا تھا جب پھر سے آواز گونجی وہ ضبط کھو بیٹھا اُس کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر فرش پر گر گیا سینے میں سانس الجھ گئی۔۔۔

" بددعائیں بھی عرش ہلانے کا ہنر رکھتیں ہیں کایان سکندر"۔۔۔۔۔۔۔۔!!

وہ گہرا سانس بھرتے نم لہجے میں بولی اُن کا لہجہ غمگیں تھا اور اُس شخص کے قدم من من بھاری کے ہو گے وہ خود کو جیسے گھسیٹنے لگا۔۔۔

" صدیاں لگ جاتی ہے توبہ قبول ہونے میں تو پھر تم کچھ سالوں کی ریاضت کو کیا سمجھتے تھے"۔۔۔؟؟

وہ لب بھینچتے افسوس سے بولی نظر اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا

وہ بری طرح لب بھینچنے کی کوشش کر رہا تھا آنکھوں میں قید نمکین پانی باہر چھلکنے کو بے تاب تھا وہ بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔۔

ایک چیز کو اللہ نے کسی مصلحت کی بنا پر تم سے دور کیا اور " دوسری کو۔۔۔۔!! تم نے خود اپنے اعمال کی بنا پر "۔۔۔۔۔

وہ اُن کے قریب کھڑا تھا اور بلآخر آنسو جیت گے آنکھوں سے اور خود کو آزاد کروا بیٹھے وہ یوں رویا جیسے سب تمام ہو گیا ہو !۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مرد عورت کے لیے نہیں روتا۔۔۔۔! سب یہی کہتے "
تھے اور اُس نے اِسی بات پر عمل کیا لیکن آج زمانے بیت جانے
کے بعد اُسے پتہ چلا مرد اپنی ہر پسندیدہ چیز کے دور ہو جانے پر
روتا ہے اور اُس مرد کو روتے ہوئے خدا کے بعد صرف وہ خود
دیکھتا ہے"۔۔۔

می۔میری ت۔توبہ ق۔قبول نہیں ہوئی میں اب "
ب۔بھی گنہگار ہوں۔۔۔۔۔! برسوں بیت جانے کے بعد بھی
میں تہی دامن ہوں"۔۔۔

وہ ضبط کے ہر پہرے کو ہٹا گیا گلے میں گلٹی ابھر کر
معدوم۔ ہوئی وہ زمین پر گرتا سسکتا چلا گیا ایسی سسک جو روح
چھلنی کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ماں وہ۔ چ۔ چلی گئی۔۔۔۔!! اور پھر بد کردار مرد کو ایک "
ن۔ نیک سیرت عورت کیسے مل سکتی ہے۔۔۔؟ وہ صیح تھی
"۔۔۔

وہ صوفے کے پاس نیچے زمین پر بیٹھے سسکیوں کے درمیان بولا
اُس کی زبان لڑکھڑا گئی دل پھٹنے لگا
آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے اور چہرے پر تڑپ، پاگل پن،
وحشت نجانے کیا کیا۔۔۔۔۔

اُس۔نے و۔وہ سزام۔میرے حصے لکھی جس کام۔میں "
حق دار ن۔ نہیں تھا۔۔۔۔!اُس ن۔نے میرا دل نکال کر پھینک
دیااور کہاکایان سکندر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!خدا تمھیں لمبی زندگی
دے"۔۔۔۔

وہ ساکت نظروں سے اپنی ماں کو دیکھتے بول گیااُس کی ماں کی
ہولناک ہچکی وہاں گونجی اُس شخص کی حالت قابلِ رحم تھی
۔۔۔۔

میں ن۔نے توسب چھوڑ دیا تھاناہ۔ہاں ماں آپ ا۔ایسا "
کرے آپ اسے لا کر دے مجھے ب۔بولے ماں لا۔کر دے گی نا
۔لا۔دے اُسے میرے پاس میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔۔۔

پ۔لیزا ایک بار فجر دلادے مجھے م۔میں سب چھوڑ دوں گا سب کچھ بس ایک بار اُسے دے دے مجھے م۔میں بس اُسے یاد رکھوں گا ماں بس ایک بار"۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولا اُس کے منہ سے سیگریٹ کی بو آ رہی تھی صوفے پر اُس کی ماں بیٹھی کرب واذیت سے اُس کی بکھری پاگل ہوتی حالت دیکھ رہی تھی اُس کے جڑے ہاتھ لرز رہے تھے بری طرح۔۔۔۔

گھٹی گھٹی سسکیاں خاموشی میں گہرا کرب چھوڑ رہی تھی وہ شخص مر رہا تھا۔۔۔۔

ایک ب۔بار اُسے کہے وہ م۔مجھے دیکھ لے۔۔مجھ سے مل لے" اُسے بتائے کایان سکندر کی سانسیں بکھر رہی ہے اُسے بتائے وہ

میرا سکون لے کر بیٹھی ہے وہاں اُسے بتائے کایان سکندر تڑپ رہا ہے اُسے جا کر بتائے نا کایان سکندر مر جائے گا اُس کے بغیر میں مر جاؤں گا"۔۔۔

وہ کرب سے آنکھیں میچ کر زور سے چیخا دل میں درد کی ٹھیس اٹھتی محسوس ہوئی وہ شخص نفاست پسند تھا شہزادوں جیسا لوگوں کو جوتوں کی نوک پر رکھنے والا آج خود زمین پر فقیر بنا بیٹھا تھا اُس نے ماں کی گود میں سر رکھا دماغ کی شریانیں پھٹنے والی ہوئی اِس لیے اُس پر غنودگی طاری ہونے لگی تھی

اور پھر بڑے بزرگ صحیح کہتے ہیں عشق بہت ظالم ہے وہ"
بادشاہ کو فقیر اور فقیر کو بادشاہ بھی بنا دیتا ہے عشق بہت ظالم ہے
!! وہ رحم کی زبان سے واقف نہیں۔۔۔۔

م۔میں ج۔جینا چ۔چاہتا ہوں ماں ج۔جینا چاہتا ہوں "
میں"۔
وہ اپنی ماں کی گود میں سر رکھے بہت دھیمے لہجے میں بول رہا تھا
آواز حلق سے غائب ہو رہی تھی دل بہت مدھم رفتاری سے
دھڑک رہا تھا

وہ میری دنیا تباہ کر کے۔۔۔ گئی ہے"۔۔۔ "

وہ اُن کی گود میں ہی نفی میں سر ہلاتا روتے ہوئے بول رہا تھا

آدھے ادھورے لفظوں کے ساتھ اذیت ناک لہجے میں وہ تو ماں

تھی نا گہنگار ہی صیحح اولاد تو تھی نا۔۔۔۔۔! وہ سسک پڑی تھی

۔۔

اَلْ خَبِیثَ۔ تُ لِلْ خَبِیثِینَ وَاَلْ خَبِیثُونَ "

لِلْ خَبِیثَ۔ تِ ﷺ وَالطَّیِّبَ۔ تُ لِلطَّیِّبِینَ وَالطَّیِّبُونَ

" لِلطَّیِّبَ۔ تِ ج

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد "

ناپاک عورتوں کے لیے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے

" لیے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے ہیں

وہ تو پاک ہے نا پھر وہ ناپاک مرد کو نہیں مل سکتی ماں "

۔۔۔! وہ ن۔ ناپاک م۔ مرد کو کیسے مل جاتی ک۔ کیسے "۔۔۔؟

وہ اُن کی گود سے سر نکالتا سرخ آنکھیں لیے دیوانگی کی حدوں کو چھوتا لڑکھڑا کر کھڑے ہوتے لرزتے، اٹکتے لہجے میں بولتا آگے بڑھ گیا اُس کی ماں اُس کے لڑکھڑاتے گرتے قدموں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اِس دل کو سمجھاؤ ماں وہ پاک عورت نا۔ پ۔ پاک مرد "

!! کے حصے نہیں آسکتی اِس دل کو سمجھاؤ "۔۔۔۔

وہ سیڑھیوں پر ہاتھوں کے بل گرا بڑبڑا رہا تھا اُس کے لہجے میں غم و رنج کے ساتھ پاگل پن بھی تھا۔۔۔۔۔۔۔

دیکھا چلی گئی ن۔ناوہ م۔جھے چھوڑ کرن۔ نہیں ہوئی "

میری توبہ قبول۔۔۔۔۔! برسوں گزر گے م۔میں ب۔بوجھ

نہیں اٹھا سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! میرا دل تھک گیا ہے ماں"۔۔۔

وہ سیڑھیوں پر بار بار گرتے اٹھتے اوپر کی جانب جا رہا تھا اُس کی

ماں کی آنکھیں اشک بار تھی۔۔۔۔

!!لوگ کہتے تھے۔۔۔۔۔

اور وہ شخص۔۔۔۔! ہاں وہی شخص وہ خوبصورت تو تھا "

" لیکن خوب سیرت نا تھا

اُس نے آخری ماتم کیا اُسے آخری بار پکارا وہ جانتا تھا وہ
نہیں آئے گی لیکن دل کو بہلانے کے لیے غالب یہ خیال بھی
اچھا ہے

فجر رضوان اُس شخص کو گنہگار مانتی تھی اور وہ شخص خود کی
توبہ رد کیے جانے کا ثبوت اُس لڑکی کا اُسے چھوڑ کر چلے جانا مانتا تھا
اِس کہانی میں اگر اُن دونوں نے کسی چیز کو نظر انداز کیا تو وہ
"صبر" تھا۔۔۔۔۔

میں اس کے دل میں رہا ہوں لیکن
اب اُس کے دل سے نکل چکا ہوں
وہ اپنے رستے چلا گیا ہے۔۔۔۔۔۔

میں اپنے رستے چلا گیا ہوں۔۔۔۔

اب اِس سے زیادہ کوئی بھی مجھ سے سوال پوچھا

میں روپڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھا میری آنکھوں کا جو بھی تارا

سبھی سے زیادہ مجھے تھا پیارا

تھا میری چلمن کا اک ستارہ۔۔۔۔

وہ کیسے مجھ سے بچھڑ گیا ہے

یہ کمال پوچھا میں روپڑوں گا

خدارا اب بھی ہے میری چاہت

وہ چاہے مجھ سے بچھڑ گیا ہے

خدارا سن لے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کبھی بھی اُس پر زوال آیا۔۔۔۔

میں روپڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی میں خوش ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ بھولی ہوئی ہے مجھ کو

مگر اچانک کبھی جو اسکا خیال آیا

میں روپڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ

وہ اس کے چہرے کی روشنی پر

کبھی خدایا جوان اندھیروں کا

جال آیا میں روپڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔



اُس نے خوف سے سامنے صوفے پر لیٹے وجود کو دیکھا آنکھوں پر بازو رکھے وہ صوفے پر نیم دراز تھا نیم اندھیرے میں اُس کے بھینچے لب اُس کے سخت بے چین ہونے کا ثبوت دے رہے تھے اُس لڑکی کو یکدم اندھیرے سے خوف محسوس ہونے لگا۔۔۔

وہ بے حد آہستگی سے بیڈ سے نیچے اتری پاؤں میں شدید درد کی لہر یکلخت دوڑ گئی پاؤں ابھی بھی زخمی تھے خون نکلتے اب خشک ہو گیا تھا وہ دبے پاؤں خود کے لرزتے وجود کو سنبھالتے آگے بڑھی

۔۔۔۔۔

وہ اِس زندان سے نکلنا چاہتی تھی وہ جانا چاہتی تھی اُس شخص سے دور بہت دور وہاں جہاں وہ شخص نا ہو پھر چاہے وہ جگہ قبر ہی کیوں نا۔۔۔۔!

وہ دروازے کے پاس پہنچی ڈر سے اُس نے گردن ہلکی گھما کر پیچھے صوفے کی طرف دیکھا وہ ویسے ہی لیٹا ہوا تھا کسی برف کی مانند منجمد۔۔۔

اُس نے سختی سے لب بھینچے اور سامنے دیکھتے بہت دھیرے سے دروازہ کھولا کلک کی آواز سے دروازے کا لاک کھلا اُس لڑکی نے دروازے کو دھیرے سے وا کیا تو کمرے میں چڑ چڑاہٹ کی

تیز آواز پھیل گئی وہ ڈر کر لب دانتوں تلے دبا گئی اُس نے پھر سے گردن گھما کر پیچھے کی جانب دیکھا۔۔۔۔

تمھاری آہٹوں کا منتظر شخص تمھیں اتنی آسانی سے کیسے " جانے دے سکتا ہے"۔۔۔۔۔؟؟

سرد سرسراتی آواز اُسے اپنے بلکل قریب سے آتی معلوم ہوئی تھی اُس نے گردن اٹھا کر دیکھا خوف سے چہرہ سفید پڑنے لگا وہ لب شدت سے کچل گئی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرے

۔۔۔۔

ک۔کیوں ک۔کر رہے ہو یہ سب"۔۔۔۔؟؟ "

وہ اٹکتے لہجے میں بولی اور رہی سہی ہمت اُس شخص نے زور سے دروازے پر ہاتھ مار کر دروازے کو بند کرتے ختم کر دی وہ خوف سے اچھل ہی تو پڑی تھی۔۔۔۔

میرا خون کھولتا ہے جب تم میرے دائرے سے باہر " نکلتی ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔!!

میرے بس میں ہوتا تو میں اس پوری دنیا کو آگ لگا دیتا کہ کوئی" بھی تمھیں نظر بھر کر دیکھ نا پاتا"۔۔۔۔۔!

وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے لفظوں پر دباؤ دیتے شدت جذبات میں بولا تھا اُس کی آنکھیں سپاٹ تھی بلکل خالی لیکن دور کہی نمی کا سمندر آباد تھا۔۔۔۔

!تمھیں ذرا۔ برابر پچھتاوان۔ نہیں "۔۔۔۔"

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اُسے دیکھنے لگی اُسے پتہ نا چلا کب آنسو کا قطرہ ٹوٹ کر اُس کے گال پر لڑھک گیا وہ دروازے کے بلکل ساتھ لگ گئی اُس کے حصار سے اُسے گھٹن ہونے لگی تھی

مجھے اپنے کیے پر پچھتاوا نہیں ہے یمن وحید۔۔۔۔! "

تمھارے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔! کچھ بھی "۔۔۔

وہ نظریں اُس کے زخمی پاؤں پر گاڑھتا بولا اُس کے لہجے میں ندامت نا تھی اور اِس لہجے پر یمن وحید کی ہچکی کمرے میں گونجی

ج۔جانے د۔دوی۔یہاں سے گ۔گھٹن ہو رہی ہے مجھے "

"۔۔۔۔

دروازے کے ساتھ لگے کانپتے وجود کے ساتھ وہ ہچکیاں بھرتے گہری سانسیں کھینچتی اُس کے کندھے پر سر کو دھیرے سے پٹختے روتے ہوئے بولی۔۔۔۔

تم سیدھی طرح کیوں نہیں کہتی مر جاؤ جازب کمال "

"!!۔۔۔۔۔

ہاتھوں کی لرزش کو مٹھی بنا کر قابو کرتے کندھے پر گرے اُس کے سر کو دیکھتے ہاتھ کی مٹھی کھولتے اُس کے بال بہت دھیرے سے سہلاتے ہوئے وہ لب بھینچ کر غم و یاس سے لرزتے لبوں سمیت بولا۔۔۔

اُس کی بات پر اُس لڑکی کی ہچکی پھر سے کمرے میں گونجی

عشق کی اِس ظالم داستان میں الجھے وہ دو نفوس ایک "
دوسرے سے جڑ کر بھی جدا تھے، پاس ہو کر بھی دور تھے، عشق
نے اُنہیں برباد کرنا تھا۔۔۔۔! اور پھر برباد کر دینا تو عشق کا
پسندیدہ مشغلہ ہے نا"۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم چلی جاؤ!"۔۔۔۔ "
وہ ضبط سے بولا دل جیسے اچھل کر حلق میں آ گیا دل تو کیا دماغ
نے بھی اُس کی بات کی شدت سے نفی کی یمن وحید نے حیرت

سے بہتی آنکھوں سے سر اُس کے کندھے سے اٹھا کر اُس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔

" یہ لو مار دو مجھے اور جاؤ تم آزاد ہو"۔۔۔۔ !

وہ دو قدم اُس سے دور ہو گیا اُس نے ایک تیز دھار چاقو پاکٹ سے نکال کر اُس کی طرف بڑھاتے بے لچک لہجے میں کہا وہ چاقو کو حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

" پکڑو اور مار دو مجھے۔۔۔! یہ آخری موقع ہے تمھارے پاس فرار کا یمن آخری موقع۔۔۔۔! لو پکڑو۔۔۔۔! پکڑو "۔۔۔۔۔

وہ بہت دھیمے لہجے میں بولا اُس کی انکھوں کے گوشے سرخ تھے بکھرے حلیہ میں وہ اِس انداز میں کوئی ذہنی مریض لگا وہ آخر میں شدت سے دھاڑا اور چاقو یمن وحید کے لرزتے ہاتھوں میں تھمانے کی کوشش کرنے لگا انداز ہذیانتی تھا۔۔۔۔۔

ج۔جازب"۔۔"

نہیں مت ڈرو مارو دو بس آزاد ہو جاؤں گی تم یہ یہاں پر وار کرو" ورنہ یوں ہی سسکتی رہو گی تم تمھاری آزادی کی قیمت ہم دنوں میں سے کسی ایک کی موت ہے"۔۔۔۔۔! !

وہ نفی میں سر ہلاتے چاقو اُس کے کانپتے ہاتھ میں دیتے اپنی گردن پر رکھ کر دباؤ بڑھانے لگا اُس کی آنکھیں آوارگی سے سرخ

پڑنے لگی جبکہ اُس لڑکی کی ٹانگیں شل ہوتی پھر کانپنے لگی وہ سانس روکے زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

جازب ی۔ن۔ نہیں"۔۔۔ "

خون کی ننھی ننھی بوندیں اُس کی گردن سے نکلتی دیکھ وہ چیخ پڑی تھی وہ شخص پاگل ہو گیا تھا۔۔۔۔!! جازب کمال یمن وحید کے عشق میں ذہنی مریض بن گیا"۔۔۔۔

تم کیسے مار سکتی ہو محبت کرتی ہو نا تم ہاں چلو میں تمھارا "

!! مسلہ حل کر دیتا ہوں سویٹ ہارٹ"۔۔۔۔

اُس نے چاقو اُس کے لرزتے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ میں لیتے خشک لبوں پر زبان پھیری جبکہ وہ بے ساختہ لرزتے ہاتھ لبوں پر جمائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

" بہت تڑپا رہا ہوں ن۔نا تمھیں ت۔تم چاہتی ہو میں مر جاؤ ہے نا یہی چاہتی ہو نا تم "۔۔۔۔؟؟

وہ اِس کے کندھوں پر بے ساختہ ہاتھ جماتے اُسے جھنجھوڑتے بولا یمن وحید کا سانس سینے میں الجھ گیا یوں معلوم ہوا جیسے وہ زندہ لاش ہو برستی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں جبکہ آنسو وہ بغاوت کرتے بہتے ہی رہے۔۔۔۔

" یمن وحید کو جازب کمال سے محبت ہے۔۔۔! ہے نا؟؟

وہ چاقو اپنی آئی بروپر رکھتے یکطرفہ مسکراہٹ لیے سوالیہ ہوا ایسا سوال جس کا کوئی جواب نہیں تھا وہ ہچکیاں قید کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو گئی۔۔۔۔

نہیں ہے ہاہاہاہاہاہا نہیں ہے محبت "۔۔۔۔ "

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا سفاکی سے درندگی سے پاگل پن سے اُس نے چاقو چلا دیا اُس کے آئی بروپر گہرا کٹ لگا خون بل بل کرتا آنکھ سے چہرے پر گرنے لگا۔۔۔۔

ن۔ نہیں ج۔ جازب "۔۔۔ "

وہ لڑکھڑاتی زبان سے بامشکل چند لفظ لیے چیخی خون سے اُس کے چہرے کی آدھی سائیڈ پر لکیر کھینچ گئی وہ اب بھی مسکرا رہا تھا

اور یمن وحید۔۔۔۔؟ وہ پاگل ہونے لگی اُس کی دیوانگی دیکھ

۔۔۔

! میں خود کو بھی برباد کرلوں گا"۔۔ "

کچھ وقت پہلے بولا گیا اُس کا جملہ یمن وحید کے اعصابوں پر

ہتھوڑے کی مانند برسا آنکھ سے آنسو پھر لڑھک کر فرش پر گر گیا

۔۔۔۔۔

میں تمھیں چھوڑ دوں ؟اس سے بہتر ہے موت یقیناً "

۔۔۔"

اُس نے چاقو اپنی گردن پر واپس رکھ لیا اُس کی آنکھوں میں نمی ابھری ایک بغاوت کرتی نمی۔۔۔۔۔!اُس کے لہجے میں لرزش پیدا ہوئی جبکہ چہرہ درشتگی بھرے تاثرات لیے ہوئے تھا۔۔۔

م۔مت ک۔کرو"۔۔"

وہ منہ پر ہاتھ رکھتے روتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی اُس کا وجود شدت سے رونے کے باعث ہچکولے لے رہا تھا وہ لڑکھڑاتے قدموں سے آگے بڑھی جبکہ وہ شخص دو قدم پھر پیچھے ہو گیا

۔۔۔۔

تمھارے دھکارے گے شخص پر لازم ہے وہ مر جائے "

۔۔۔"

وہ بولا تو لہجہ کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا ہاں البتہ آنکھوں میں نمی مزید چمکنے لگی اور گردن پر دباؤ مزید بڑھ گیا یمن وحید ساکت نظروں سے اُسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

" جازب کمال وہ ایسا شخص تھا جس نے ذہنی مریضوں جیسی محبت کی اُس نے سب کچھ تباہ کیا اپنے ہاتھوں سے، اُس کمبخت شخص نے خود کو بھی نا چھوڑا "

" جازب کمال۔۔۔۔!! وہ شخص اپنے عشق کی جنون و دیوانگی میں اس حد تک چلا گیا کہ ساری حدیں توڑ گیا اُس نے اُس لڑکی کے لیے سب کچھ برباد کر دیا سب کچھ تباہ کر دیا حتی کے اپنے آپ کو بھی!"۔۔۔۔۔

" اُس شخص نے عشق کی داستان بیان کی ایسی داستان جس سے خوف محسوس ہونے لگا اُس شخص نے عشق کی اِس داستان کے ہر کردار کو بے وجہ موت دی کہ کوئی اُس کے عشق کو سرسری سی نظر بھی دیکھ نا پائے وہ ایسا جنونی شخص تھا "

" ج۔جازب م۔مت م۔۔۔۔۔ "

اُس سے کچھ بولا نا گیا جیسے الفاظ حرام ٹھہرا دیے گے ہو اُس لڑکی پر جیسے زبان ساتھ دینے سے انکاری ہو گئی ہو اور اب تو دھڑکنیں بھی دھڑکنے سے انکار کرنے لگی وہ مدھم ہوتی دھڑکنوں سمیت بولی۔۔۔۔۔۔۔

تم میری موت نہیں چاہتی۔۔۔۔؟ مطلب تم میرے "
ساتھ رہنا چاہتی ہو۔۔۔؟ مجھے پتہ تھا تم مجھ سے نفرت نہیں کر
سکتی یمن وحید جازب کمال سے نفرت نہیں کر سکتی تم آخری
سہارا ہو خدا کے بعد تم مجھے نہیں چھوڑ سکتی"۔۔۔۔۔
وہ چہرے پر لگا خون صاف کرتے وحشتِ دیوانگی سے بولا
ٹوٹے پھوٹے الفاظ لڑکھڑاہجہ ہاتھوں پر لگا اپنا ہی خون وہ شخص
اُسے خود کو خبر نا ہوئی کہ وہ رو رہا ہے ہاں وہی شخص جو قہقہے لگاتا
تھا وہ رو رہا تھا یمن وحید لب سختی سے بھینچ گئی۔۔۔

اس دنیا میں خدا کے بعد تم میرا آخری سہارا ہو "
!"۔۔۔۔

وہ الفاظ کسی کوڑے کی طرح اُس لڑکی کو اپنے جسم پر لگتے محسوس ہوئے وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے کانپتے جسم کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

میں بڑا بد بخت ہوں مجھے سب چھوڑ کر چلے جاتے ہیں "

۔۔"

چاقو اُس کے ہاتھ سے چھوٹتا زمین پر گر گیا اُس کے لفظ اتنے زخمی تھے کہ دل دو حصوں میں کٹ کر رہ گئی وہ شخص خود بھی زمین پر گر گیا یمن وحید لب سختی سے دانتوں میں دباتی ہچکیاں روک گئی

۔۔۔

اب سے نہیں برسوں سے۔۔۔! مجھے چھوڑ کر جانا سب "
کی عادت ہے تم نا آتی میں۔۔۔م۔میں مر چکا ہوتا۔ہاں تم نے
مجھے بچا لیا۔۔ت۔تم ن۔نے۔
وہ بڑبڑا رہا تھا بالوں کو ہاتھوں میں پکڑے کھینچتے ہوئے
ہاتھوں کے اشارے سے جیسے وہ برسوں کا غم بیان کرنا چاہ رہا تھا
کسی چھوٹے بچے کی مانند اُس نے خود کے گرد اپنے مظبوط بازوؤں
کا حصار باندھ لیا۔۔۔

یمن وحید تو وہی ساکت ہو گئی وہ مظبوط مرد جس سے خوف
محسوس ہوتا تھا وہ بارعب شخصیت کا ملک شخص زمین پر یوں بیٹھا
تھا جیسے شیدائی بیٹھے ہو بلکل کسی ذہنی مرض میں مبتلا انسان کی

طرح بلکل کسی چھوٹے بچے کی طرح خود کو بچاتے ہوئے

اُس لڑکی کو سمجھ نا آیا وہ کس سے نفرت کرے۔۔۔؟ وہ کیا بولے اُس شخص کو جسے لفظوں نے، وقت نے، حالات نے بڑے گہرے زخم دیے تھے جو آج بھی مندمل نا ہوئے تھے

وہ یوں خوف سے بیٹھا زمین کو گھور رہا تھا جیسے کسی گہرے خوف میں ہو وہ شخص جو تاثرات بدلنے میں ماہر تھا اب اُسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ کیا تاثرات اپنائے وہ تو پاگل ہو گیا تھا

تو نتیجہ منظر عام پر کچھ یوں نکلا کہ۔۔۔

اِک سحر انگیز شخص عشق میں ذہنی مریض بن گیا، عشق " میں فقیری حاصل کرتے شیدائی بن گیا وہ شخص جاذب کمال تھا اور وہ شیدائی بن گیا"۔۔۔۔۔۔۔



گنہگار شخص کے ساتھ کوئی نہیں رہنا چاہتا۔۔۔! کوئی نہیں " ۔۔۔۔! وہ لوگ کیوں نہیں سوچتے اُس شخص نے گناہ کیوں کیا ؟؟۔۔۔"

وہ یکدم ہی سر اٹھا کر بولا اُس کی کالی آنکھوں میں سوال ہی سوال تھے اُس لڑکی کو اُس شخص کی آواز کسی گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی وہ سختی سے لب ایک دوسرے میں پیوست کر گئی

۔۔۔۔۔

انسان گنہگار پیدا نہیں ہوتا۔۔۔! نہیں ہر گز نہیں "

!۔۔۔! اُسے گنہگار بنایا جاتا ہے "۔۔۔

م۔ میں تمھیں کیسے جانے دوں یمن بولو کیسے جانے دوں "

تمھیں تم چلی گئی میں تباہ ہو جاوں گا مجھ میں کچھ نہیں بچے گا

۔۔۔"

وہ خالی لہجے میں اُسے دیکھتے بولا اُس کے چہرے کے تاثرات پھر سے تبدیل ہو گے وہ یکدم چہرے پر سختی لیے بولا یمن وحید بے ساختہ ایک قدم پیچھے کو ہوئی اُسے خوف محسوس ہونے لگا اُس شخص سے ایک بار پھر سے۔۔۔۔

جازب کمال زمین سے اٹھ گیا اُس نے چاقو کو قیمتی جوتے سے ٹھوکر مارتے دور پھینک دیا اُس کی آنکھوں کے گوشے یکدم سرخ پڑ گے وہ اُس کی جانب بڑھنے لگا تھا اُس کے اٹھتے قدموں کو دیکھتے وہ نفی میں سر زور زور سے بار بار ہلاتے پیچھے کو قدم لینے لگی

۔۔۔۔۔۔

ن۔ نہیں م۔ مت آؤ میرے پاس"۔۔۔"

وہ گھٹی گھٹی آواز میں ہچکیوں کے درمیان بولی اُس نے بے ساختہ لبوں پر دونوں ہاتھ پھر سے جمائے۔۔۔۔

کیوں نا آؤں تم میری محرم ہو میرا تمھارا محرم ہوں میں "
تم پر پورا پورا حق رکھتا ہوں تم مجھے نہیں روک سکتی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔۔۔
وہ مزید آگے بڑھا اِس کا لہجہ سرد ٹھنڈا ٹھار تھا آنکھوں میں وحشت سی چھا گئی وہ شخص یوں پل میں بدلا کہ اُس سے سر محسوس ہونے لگا۔۔۔

ت۔تم نے ق۔قتل کیے ہے تم میرے کچھ نہیں لگتے "
"۔۔۔

وہ ضبط کے باوجود چیخ پڑی اُس لڑکی کے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں سرخ ہو رہی تھی وجود کانپ رہا تھا وہ اُس شخص کے سایہ میں پناہ لیے پاگل ہو رہی تھی فقط۔۔۔

یمن۔۔۔! ایک لفظ نہیں تم۔۔۔! تمھیں اختیار نہیں " ہے تم مجھے خود سے دور کرو تمھارا وجود صرف میرا ہے "۔۔۔۔ وہ شدت سے دھاڑا وہ غصے سے پاؤں نیچے فرش پر رسید کیا اُس کی آئی بروسے پھر سے خون بہنے لگا وہ گہرے گہرے سانس بھرتے کوئی وحشی درندہ محسوس ہوا۔۔۔۔

ج۔جازب "۔۔"

وہ بے یقینی سے ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے بولی یمن وحید کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہونے لگا۔۔۔

وہ دروازہ تیزی سے کھول باہر کو بھاگی اور وہ شخص سختی سے جبڑے بھینچے اُس کے پیچھے نکلا شدید غصے میں۔۔۔

اگر تم نے اس بار یہ کوشش کی میں ہم دونوں کو مار دوں گا"
یمن وحید میں قصہ یہی تمام کر دوں گا"۔۔۔
وہ پاگلوں کی طرح ننگے پاؤں پھر سے بھاگ رہی تھی زخم پھر سے رسنے لگے تھے جبکہ وہ اُس کے پیچھے بھاگتا چیخ چلا رہا تھا اُس کے لفظوں سے یمن وحید کے قدم لڑکھڑائے۔۔۔

اگر وہ شخص بول رہا تھا کہ وہ مار دے گا تو یقیناوہ مار دے گا

وہ باہری گیٹ عبور کرنے والی تھی جب اُس شخص نے سختی سے اُس کے بال پیچھے سے دبوچے وہ درد سے کراہا اٹھی اُس کے لبوں سے سسکی برآمد ہوئی کالی آنکھیں بے ساختہ مزید بہنے لگی

اُس نے جبڑے بھینچے انتہائی طیش سے اُسے اپنی جانب گھوماتے اپنے سامنے کرتے اُس کے بالوں پر گرفت ڈھیلے کرتے چھوڑ دی وہ سختی سے دانت بھینچ رہا تھا جیسے غصے انتہا پر ہو۔۔۔

تمھیں لگتا ہے تم بھاگ سکتی ہو۔۔۔؟ ہاہاہاہاہا۔۔۔ "

وہ شدید طیش میں بولا اور آخر میں قہقہہ لگا کر ہنسا اور پھر ہنستا ہی چلا گیا جیسے کوئی پاگل ہنستے ہے اُس نے پھر یکدم ہی اُس کے بازو کو اپنی آہنی گرفت میں جکڑا کہ وہ ہچکی بھر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

" گھٹیا راستے وفادار ہوتے ہے سویٹ ہارٹ اور میں تو پھر ایک پاگل راستہ ہوں تم یوں سمجھو تمھارے معاملے میں وفا مجھ پر ختم ہے "۔۔۔۔۔

وہ اِس کے بازو پر گرفت مزید سخت بنا گیا وہ اِس کی گرفت سے اپنا بازو آزاد کروانے کو مچلتے نفی میں گردن ہلانے لگی جبکہ وہ واپس اُسے اندر کی طرف گھسیٹنے لگا۔۔۔

پھر دو قبریں کنفرم کرلوں"۔۔۔؟ "

وہ وہی اٹک گئی تھی اُس کے پاوں بری طرح زخمی ہو گے جب اُس نے اُسے پلٹ کر خونخوار نظروں سے دیکھتے سرد لہجے میں پوچھا وہ اندر تک کانپ کر رہ گئی۔۔

!اور وہ کیسی موت دیتا اُسے۔۔۔۔

ت۔ تم پاگل ہو گے ہو وحشی بن گے ہو تم مجھے نہیں رہنا"

تمھارے ساتھ جانے دو مجھے"۔۔۔۔

وہ اُسے زبردستی گھسیٹ رہا تھا جب وہ گہرا سانس لیتے سسکیوں کے درمیان گھٹی گھٹی آواز میں چلانے لگی جبکہ وہ واقعی وحشی بنے نظر انداز کیے اُسے ساتھ لیے چلنے لگا۔۔۔۔

اُس نے ایک دوسرے کمرے میں اندر لاتے اُس کی بازو جھٹکی تو وہ فوراً خوف کے چلتے اُس سے دور ہو گئی اُس نے نفرت آنکھوں میں سموئے اُس شخص کو دیکھا جو جبڑے بھینچے اُسے گھور رہا تھا اُس شخص کو اپنی ہوش ہی نا تھی۔۔۔۔

کیوں نہیں رہنا چاہتی میرے ساتھ کچھ کیا ہے کیا میں نے"

"۔۔۔؟؟

وہ آگے بڑھتے اب قدرے اطمینان سے بولا یوں جیسے ابھی اُس نے اُس لڑکی نا تو زبردستی گھسیٹا ہو اور نا ہی اُسے خوفزدہ کیا کو

۔۔۔۔۔۔

بلکہ وہ شخص عجیب تھا سولہ قتل کر کے وہ پوچھ رہا تھا کچھ کیا "

ہے کیا میں نے"۔۔۔۔؟؟

یمن وحید ساکت نظروں سے اُسے دیکھتی رہ گئی ملال، پچھتاوا ندامت کچھ بھی تو نا تھا اُس شخص کے لہجے میں وہ حیران نا ہوتی تو مر جاتی کیا۔۔۔؟؟

مجھے صرف تم سے عشق ہے کوئی اس داستان کے درمیان" آجائے میرے اس دل کو گوارہ نہیں ہے اس کا قصور ہے سارا "۔۔۔۔

اُسے دیکھتے وہ دھیرے سے قدم آگے بڑھا گیا یمن وحید نے قدم پیچھے کو نہیں اٹھائے وہ وہی کھڑی رہی وہ ساکت ہی تو رہ گئی تھی جبکہ اُس شخص کے ہونٹ کپکپا رہے تھے جیسے غم و تکلیٹکی آخری حدیں ہو۔۔

تم مت جاؤ مجھے چھوڑ کر تمھارا عشق میری سانسوں کی "
ضمانت ہے۔۔۔!ابھی۔۔۔۔زندگی جیتے مجھے فقط چار سال
ہوئے ہے تم مجھ پر ترس کھاؤم۔میں نے کچھ نہیں کیام۔مجھے
نہیں پتہ وہ ن۔ نہیں ہونا تھا"۔۔۔۔

وہ نجانے کیا کیا بولتا گیا اُس کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ ٹوٹ کر
نیچے گر گیا وہ اُس کے آنسوؤں سے تر رخساروں پر ہاتھ جماتے
جیسے اُسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ آخر وہ چاہتا کیا ہے وہ
بات جو خود اس کی سمجھ سے باہر تھی۔۔۔

تھوڑی مہلت دو مجھے جینے کی"۔۔۔ "

وہ کپکپاتے لبوں سے بولا اُس کے رخسار سے آنسو صاف کرتے ہوئے اُس جواں مرد کی ہچکی اپنی بیوی کے ساتھ کمرے میں گونجی وہ پھر بھی کچھ نہیں بولی۔۔۔

سب چھوڑ کر چلے جاتے ہے یار تم تو مت جاؤ"۔۔۔ "
اُس شخص کی آنکھیں نم ہو گئی آنسو آنکھوں سے مچل کر باہر گر گے وہ بڑی آس سے بولا جیسے آخری کوشش ہو اُس کا سانس گھٹنے لگا دل کی رفتار یکدم مدھم پڑ گئی۔۔

ت۔ تم نے مار دیا ان سب کو اورت۔ تم۔ کہہ رہے کیا کیا"
"۔۔۔؟؟

حیرت سے پھیلی آنکھیں، ٹوٹے پھوٹے الفاظ کپکپاتے ہاتھ لرزتا وجود وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی بہت بے یقینی سے اس کی پھیلی آنکھوں میں نمی تھی بہت زیادہ نمی یوں جیسے کانچ کی کرچیاں چھب گئی ہو۔۔۔

وہ اتنی خاموشی کے بعد بولی بھی تو یہ۔۔۔

تم نے ایسا کیوں کیا"۔۔۔۔۔؟؟"

اس کے کندھے پر کپکپاتے ہاتھوں سے مکے مارتی وہ روتے ہوئے بولی آنکھوں کے کنارے نمی سے چمکتے سرخ ہو گے الفاظ ہونٹوں سے نکلنے سے انکاری ہو گے وہ ہذیانتی ہو گئی

" ! نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔ "

وہ اس کے سینے پر مکے برساتی چلی گئی وہ شدت سے رو دی تھی

وہ اس سے ایک قدم دور ہوئی

گہری سانسیں بھرتا وجود اس کے پلٹتے قدم دیکھ اس شخص نے

فوراً اسے دونوں کندھوں سے تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا۔۔۔

وہ چھٹپٹا کر دور ہونے لگی تو اس نے سختی سے اسے خود میں

بھینچا وہ پھڑ پھڑا رہی تھی وہ دور ہونا چاہتی تھی اس کے کندھے پر

لرزتے ہاتھ مارتے وہ رونے لگی سسکیاں اس نیم اندھیرے

کمرے میں گونجنے لگی۔۔۔۔!!

ج۔جانے دو م۔مجھے "۔۔۔"

اس کے مظبوط حصار میں ہی روتے تڑپتے وہ ٹوٹے لفظوں میں بولی اذیت سے وہ الفاظ ادا کرنے مشکل ثابت ہوئے

اس کی بات پر اس خود غرض انسان نے اسے خود میں زور سے بھینچا اس کے کانپتے ہاتھ اس شخص کے چوڑے سینے پر دھیرے تھے۔۔۔۔!!

ج۔جانے دو پلیز"۔۔۔"

ہچکو لے لیتا اس کا وجود اس شخص کی اذیت میں اضافہ کر رہا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہوئی بکھرے الجھے بال سلوٹ زدہ لباس اس نے کسی قیمتی چیز کی طرح اس لڑکی کو خود میں مزید بھینچا

۔۔۔۔!!

روح پرواز کر جائے تو انسان مر جاتا ہے میری جان"

!!"۔۔۔۔

اس کی سرخ آنکھوں کے کنارے مزید سرخ ہوئے وہاں آنسو چمکا۔۔!!ٹوٹا لہجہ آنسو ٹوٹ کر زمین پر گر گیا وہ خود غرض انسان پہلی بار رویا تھا لفظوں میں اذیت تھی اس نے ہولے سے اس لڑکی کے سر پر ہاتھ پھیرتے اسے پر سکون کرنا چاہا تھا جو بری !!طرح رو رہی تھی۔۔۔۔

وہ تمھیں دیکھتے تھے م۔میں کیا کرتا م۔میں پاگل ہو رہا تھا"

!!م۔میں نے مار دیا سب کو مار دیا"۔۔۔۔

اسے کندھوں سے تھامے اس نے اسے سامنے کیا وہ رو رو کر بری حالت کو پہنچ چکی تھی اس نے ساکت پڑتی آنکھوں سے اس پاگل انسان کو دیکھا ساکت آنکھیں جو آنسو بہا رہی تھی۔۔۔!!

م۔میں ا۔ایسا نہیں چاہتا تھا ل۔لیکن وہ کیسے تمہیں چھو" سکتے ہے تمہیں دیکھ سکتے ہے میں کیوں تمہیں دیکھنے دوں کسی کو ؟؟۔۔۔۔"

وہ اس لڑکی کے ساکت وجود کو جھنجھوڑتے بولا جو بس ساکن سی اسے دیکھ رہی تھی بے حس و حرکت جس کے الفاظ پہلی بار لڑکھڑا رہے تھے۔۔۔!

جو بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا وہ اس کی معاملے میں حد سے پار گزر گیا تھا وہ پاگل ہو گیا تھا اس نے بے ساختہ سامنے کھڑے وجود کو خود میں بھینچ ڈالا۔۔۔۔

تم نہیں جا سکتی ایسا نہیں ہو سکتا میں نہیں جانے دوں گا"
تمھیں تمھارے بعد میری موت کھڑی ہے سامنے"۔۔۔۔
وہ اس کے سینے سے لگی اس کے لفظوں کے پاگل پن کو محسوس کر رہی تھی آنسو ٹوٹ کر اس کی گال پر پھسلا وہ نفرت کا دعویدار شخص۔۔۔!!

جو کہتا تھا میری ہر سانس کے ساتھ میری تمھارے لیے نفرت میں اضافہ ہو گا وہ جھوٹ بولتا تھا۔۔۔!!

اس شخص نے اس لڑکی کے لیے کئی قتل کر ڈالے تھے وہ اس کے معاملے میں ذہنی مریض بن گیا تھا اسے چھونے والوں کو مار ڈالا تھا اس نے اس کی طرف دیکھنے والوں کی آنکھیں نکال کر اس نے شوپیس کے طور پر سجائے انہیں روز نہارا کرتا تھا۔۔۔!!

وہ پاگل ہو گیا تھا وہ نفرت کا دعویدار شخص اس لڑکی کے " عشق میں پاگل ہو گیا کب سے۔۔۔؟؟ چار سال پہلے سے ۔۔۔!!

تم خ۔خونی ہوت۔تم نے بغیر کسی غلطی کے ان کی جان لی" ان کے جسم کے اعضاء کاٹ ڈالے کے بس انہوں نے ذرا سا مجھے چھوا تھا"۔۔۔۔

وہ سر اٹھائے حیرت سے بولی کنگ لہجہ تھا حیرت سے تر وہ برباد حلیے میں اسے دیکھ رہا تھا لب بھینچے اس کے کندھوں پر گرفت پڑھ گئی نظریں چرا لی گئی اس کے نظریں چرانے پر وہ رو دی تھی !! پھوٹ پھوٹ کر۔۔۔۔

!! نفرت ہے مجھے تم سے نفرت ہے۔۔۔"

اسے دھکا دینے کی کوشش کرتے وہ چیخ کر رو دی وہ ایک خونی سے دل لگا بیٹھی تھی ایک پاگل خونی سے اس کی بات پر وہ ساکت ہو گیا اس کے پھڑ پھڑاتے وجود پر گرفت سخت کی آنکھوں میں !! خون اترا تھا۔۔۔۔

میں تمھیں اپنے عشق میں پاگل کر کے مر جاؤں گا یمن"

!!وحید"۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے قطرہ قطرہ کرتے آنسو اس لڑکی کے چہرے پر گرنے لگے تھے وہ اسے دیکھے گئی اس پاگل شخص کو وہی نفیس شخص جو ذہنی طور پر اس کے عشق میں پاگل ہو گیا تھا اور پھر اُس کے لفظ بھی کرب سے تر ہوتے نشتر کا کام کرنے لگے۔۔۔۔!!

!!مر جاؤں گا۔۔۔"

آنکھ سے پھر سے آنسو پھسلا لیکن اس بار وہ آنسو اکیلا نہیں پھسلا تھا اس لڑکی کی آنکھ سے ساتھ آنسو پھسلا اس کے چہرے پر گرتا اس خود غرض انسان کا آنسو اس لڑکی کے آنسو سے جا ملا اور لڑھکتے !!نیچے جا گرا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

تم دیکھ لینا یہ آنسو اس دن میرے چہرے پر گرے گے "
اپنے عشق میں پاگل کر کے تمھیں یہ روح پرواز کر جائے
گی"۔۔۔۔!!

وہ ہنسا وہی پرانی ادا بائیں جانب ایک طرفہ مسکراہٹ وہ اس کی
بات پر اس لڑکی کا اس کے سینے پر دھرا ہاتھ مزید تیزی سے کپکپا
اٹھا دل بند ہونے لگا وہ بیچ راستے میں گم ہو گئی تھی اکیلی تنہا
۔۔۔۔!!

تمھیں جانے نہیں دے سکتا نہیں "۔۔۔"
اس نے نفی میں سر ہلایا اس کی آنکھیں نم تھی چہرہ سنجیدہ ذہن
پاگل۔۔۔!!

جس لمحے یہ دل دھڑکنا بند کر گیا اس لمحے تم آزاد ہو گی"

"۔۔۔۔

وہ دھیرے سے مسکرایا کرب زدہ مسکراہٹ یمن کے لبوں سے

دل سوز سسکی نکلی وہ باتیں گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا رہی تھی

!!۔۔۔۔

یمن وحید کو لگا وہ اس سے وعدہ کر رہا ہے اپنی موت کا وعدہ"

!!"۔۔۔۔

لب بھینچے وہ آنکھیں میچتے رو دی اس کا نازک وجود لرز اٹھا کمرے

میں سسکیاں گونجنے لگی تھی دل کانپ رہا تھا۔۔۔

موت سے پہلے نہیں۔۔۔!! تم مجھ سے الگ نہیں ہو"

!! سکتی موت سے پہلے نہیں۔۔۔

اس نے اس کے لرزتے وجود کو کندھوں سے تھاما اس کے ماتھے پر لب رکھے وہ آنکھیں بند کر گئی دو آنسو ٹوٹ کر اس کے قدموں میں گرے اور دو آنسو ٹوٹ کر اس لڑکی کے سر پر بھی گرے تھے جن سے وہ بے خبر تھی۔۔۔۔

!! تمھیں قید ہونا پڑے گا"۔۔۔"

وہ قدم پیچھے لے جانے لگا تھا یمن وحید کے لب وا ہوئے آنکھیں پتھرا گئی وہ پیچھے جا رہا تھا کمرے سے باہر وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی !! لیکن قدم من من کے بھاری ہو گے تھے۔۔۔۔

وہ بہت آہستگی سے نفی میں سر ہلا گئی جس پر وہ ہلکا سا مسکرا دیا

یہ کیسی محبت تھی اس شخص کی کہ وہ اس محبت میں بے"

قصور لوگوں کی جان لیتا تھا یہ کیسی چاہت تھی اس شخص کی کہ وہ

اپنی چاہت کو قید کر رہا تھا یہ کیسی عشق تھا اس سر پھرے کا کہ وہ

پاگل ہو گیا تھا اتنی شدید محبت کہ اس شدت سے ہی خوف آنے

لگا تھا"۔۔۔۔!!

اس نے دروازہ بند کر دیا وہ اب بھی وہی کھڑی تھی ساکت

جامد سی آنکھیں خشک ہو رہی تھی چہرہ حیرت سے تر رہا ذہن

ماؤف وہ قید ہو گئی تھی ایک پاگل کی محبت میں۔۔۔۔!! ایک

وحشی کی گرفت میں قید۔۔۔۔! ایک ذہنی مریض کے عشق

میں وہ قید ہو گئی تھی اور اُس کی رہائی کا دن۔۔۔؟ وہ دن جاذب

کمال کی موت کا دن تھا اُس کی روح پرواز کرے گی تو وہ آزاد ہو جائے۔۔۔!

بھلا زندہ لاش بھی آزاد ہوتی ہے کیا۔۔۔۔؟؟ "

دل سے کسی کو نکاح دینا اتنا ہی آسان ہوتا ہے کیا۔۔۔؟

اور جب اُس ذہنی مرض میں مبتلا شخص کی روح پرواز ہوئی "

تب یمن وحید اُس سے رہائی پاتے ایک بار پھر قید ہو جائے گی اِس

دنیا کی قید میں جس سے رہائی نجانے کب ملے "۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھتی روتی چلی گئی۔۔۔۔!

جن سے محبت ہو جائے نا پھر اُن سے کی گئی نفرت آپ کو بھی "
ساتھ بے موت مارتی ہے"۔۔۔

تم حقیقت نہیں ہو حسرت ہو
جو ملے خواب میں وہ دولت ہو

تم ہو خوشبو کہ خواب کی خوشبو
اور اتنی ہی بے مروت ہو

تم ہو پہلو میں پر قرار نہیں
یعنی ایسا ہے جیسے فرقت ہو

کس طرح چھوڑ دوں تمھیں جاناں
تم میری زندگی کی عادت ہو

کس لیے دیکھتی ہو آئینہ
تم تو خود سے بھی خوبصورت ہو

داستان ختم ہونے والی ہے
تم میری آخری محبت ہو

(جون ایلیا)



چائے بنا کر لاؤ میرے لیے"۔۔۔ "

وہ بیڈ پر گم صم بیٹھی تھی جب ایک سخت آواز نے اُسے اپنی طرف متوجہ کیا ہیر زویار نے گردن اٹھا کر سامنے صوفے کی طرف دیکھا جہاں وہ گلاسز لگائے کسی فائل کو پڑھ رہا تھا وہ ویسے ہی بیٹھی اُسے دیکھتی رہی۔۔۔

اُس کے کالے بال ماتھے پر گرے ہوئے تھے ہلکی بڑھی شیو میں اُس کی کرسٹل گرے آنکھیں گلاسز کے پار سنجیدگی سے فائل پر مرکوز تھی عنابی لب بھینچے ہوئے تھے اُس کی آنکھوں پر لگی وہ سٹائلش سی گلاسز اُسے مزید پرکشش بنا رہیں تھیں وہ حیران

ہوئی اُس شخص کے وجہہ پن کو دیکھ کر وہ کیسے اُسے قبول کر گیا

ـــ؟؟

"کیا تمھیں سنائی کم دیتا ہے اٹھ کر چائے بنا کر لاؤ!"ـــ

اُسے ویسے ہی بیٹھا دیکھ وہ فائل سختی سے بند کرتے لفظوں پر دباؤ دیتے اُسے دیکھتے بولا اُس کی خود پر جمی نظروں سے وہ بخوبی واقف تھا اُسی ایک نظر کے چلتے تو اُس شخص نے اُسے قبول کیا تھا نا ـــ!! پھر وہ کیسے اُن نظروں کو نا پہچان پاتا۔

"م۔میں ب۔بناؤں؟ـــ"

اُس کے سخت غصے کے چلتے وہ اٹکتے لہجے میں بولی یونہی اُس دن کی تلخ کلامی کے بعد اُن دونوں ایک دوسرے کو مخاطب نہیں کیا تھا

تمھیں کوئی اور نظر آرہا ہے ادھر "۔۔۔؟؟ "

وہ آئی برو اچکاتے گلاسز اتارتے بولا ہیر زویار اپنی کم عقلی پر بے ساختہ لب کاٹ گئی اُس شخص نے اُس کے دانتوں میں دبے سخت لب دیکھتے فوراً نظریں پھیر لی۔۔۔

جارہی ہو اب کہ نہیں "۔۔۔۔ "

وہ پھر سے بولا تو وہ جلدی سے وہاں سے نکل گئی اُس نے بے زاری سے پلٹ کر اُسے دیکھا جو واپس فائل میں گھس گیا تھا وہ اب نخوت سے سر جھٹک گئی۔۔۔

وہ کافی دنوں سے یونہی روکھا لہجہ اپنائے ہوئے تھا ہیر زویار کو اُس کی باتیں اب چبھنے لگی تھی۔۔۔

وہ تھوڑی دیر بات ہی چائے کا کپ ہاتھوں میں تھامے کمرے میں آئی اور جھجھکتے ہوئے اُس کے نزدیک چائے کا کپ لیے کھڑی ہو گئی وہ کچھ نہیں بولی تھی جبکہ اُس کی یہ حرکت مقابل پر سخت ناگوار گزری۔۔۔۔

منہ میں زبان نہیں ہے تمھارے لے آئی ہو تو بتادو "

ویسے تو بہت چلتی ہے تمھاری زبان دوسروں پر الزام لگانے کے لیے"۔۔۔۔

وہ جبڑے بھینچے سختی سے اُس کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیتے دبی دبی آواز میں غرایا اُس کا لہجہ آتش فشاں تھا جبکہ اُس کی حرکت پر گرم چائے چھلک کر اُس کے ہاتھ پر گری ایک سسکی ہیر زویار کے لبوں سے آزاد ہوئی۔۔۔

آپ کی آنکھیں ک۔کام۔نہیں کرتی کیا"۔۔۔۔؟"

ماتھے پر تیوری چڑھائے وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولی آنسو پھسل کر گال پر لڑھک گیا اُسے ہاتھ پر جلن محسوس ہونے لگی جبکہ وہ سختی سے لب بھینچ گیا۔۔۔

کرتی ہے ناکام انہی آنکھوں سے تو میں نے تمھیں ہوس "
کی نظروں سے دیکھا تھا نا"۔۔۔۔؟؟

وہ استہزاء ہوا تھا اُس کی آنکھوں میں یکدم ہی کرب ابھرا
جبکہ وہ بہتی آنکھوں کے درمیان اُسے دیکھنے لگی جو لب سختی سے
ایک دوسرے میں پیوست کیے صوفے کی دوسری سائیڈ سے
نکلتا کمرے سے ہی باہر نکل گیا ہیر زویار سسک پڑی۔۔۔۔

کچھ چیزوں کا مداوا وقت بھی نہیں کر سکتا زبان سے نکلے "
الفاظ اگر کسی کی تکلیف کا باعث بنے تو اس تکلیف پر مرہم وقت
بھی نہیں رکھ سکتا اور بالفرض اگر وہ الفاظ مقابل بھول بھی
جائے لیکن وقت کے گرداب میں وہ الفاظ انہیں کہی نا کہی یاد آ

ہی جاتے ہے یہ تو مقابل کے ظرف کی بات ہوتی ہے کہ وہ آپ کو طعنہ دیتا ہے یا ان لفظوں کو پھر سے نظر انداز کر دیتا ہے"۔۔۔

اور پھر محرم ہونے کے باوجود اُس لڑکی نے اُس شخص کو ہوس پرست کہا تھا حتی کے وہ حق رکھتا تھا اُس پر پھر بھی

وہ وہی کھڑی سسکی روکے سختی سے لب بھینچ گئی وہ جانتی تھی وہ غلطی پر ہے لیکن وہ خوف زدہ تھی وہ ایک ناپاک لڑکی تھی اور وہ ایک پاک مرد پھر وہ اُسے کیسے قبول کر سکتا ہے۔۔

"موم!!۔۔۔"

وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب ایک سکون بھری آواز نے اُسے مخاطب کیا وہ چونکی اور گردن موڑ کر کمرے میں داخل ہوتے ارزم کو دیکھا۔۔۔

" آپ کے ہاتھ پر چوٹ لگی ہے آئے میں میڈیسن لگادوں "۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا بڑے رعب سے چلتا ہوا آرہا تھا ہیر زویار کے لب بے ساختہ درد میں ہونے کے باوجود مسکراہٹ میں ڈھل گے۔۔۔

" ادھر بیٹھے آپ کیا ڈیڈ نے آپ کو ہرٹ کیا"۔۔۔؟؟ "

وہ وہ چھوٹے ہاتھوں سے اُسے تھامتے صوفے پر بٹھاتے خود دوزانوں نیچے بیٹھتے گویا ہوا تو ہیر زویار چونکی۔۔۔

تمھیں کیسے پتہ میں ہرٹ ہوں "۔۔۔؟ "

اُس کا دل بے ساختہ تیزی سے دھڑکنے لگا آنکھوں میں نمی چمکی آہہہ وہ شخص وہ تو دل کا آزار بنتا جا رہا تھا اُس نے کتنی تکلیف دی اُسے وہ پھر بھی اُس کے زخموں پر مرہم رکھ رہا تھا۔۔۔

آپ بتانا مت ڈیڈ نے بھیجا انہوں نے کہ میں نا بتاؤں " آپ کو "۔۔

وہ مسکرا کر اُس کے جلتے سرخ ہاتھ پر مرہم لگاتے بڑی رازداری سے بولا تو وہ دھیرے سے مسکرائی۔۔۔

تم نے پھر کیوں بتایا"۔۔۔؟ "

اُس کے بھورے بال ماتھے سے ہٹاتے وہ پھیکا سا مسکرائی اُس کے دل میں ہوک سی اٹھی تھی۔۔۔

کیا اُس نے صحیح کیا اُس شخص کے ساتھ"۔۔۔؟؟ "

یہ سوال کسی ہتھوڑے کی طرح اُس کے پورے جسم پر لگا تھا۔۔

آپ کو اچھا لگے اس لیے ڈیڈ سے اونچی آواز میں بات مت " کیا کرے موم"۔۔۔۔

وہ مرہم لگا چکا تھا اُس نے سر اٹھا کر ہیر زویار کو دیکھتے کسی سمجھدار کی طرح کہا وہ پانچ سال کا ہونے والا تھا لیکن اُس کی باتیں غیر معمولی ذہانت جھلکاتی تھی ہیر زویار حیران ہوئی تھی۔۔۔۔!!

اُسے لگا وہ بچہ ہے وہ کچھ محسوس نہیں کرتا لیکن وہ غلط تھی "
وہ ارزم خان تھا اور وہ سب کچھ نوٹ کرتا تھا ہر بات کو، ہر لہجے کو،
" ہر انداز کو

تمھیں پتہ ہے میں تمھاری موم نہیں ہوں تمھیں غصہ "
نہیں آتا تمھارے ڈیڈ نے مجھ سے دوسری شادی کی"۔۔۔۔؟؟
وہ بے ساختہ بول گئی کھوئے ہوئے لہجے میں پھر دانتوں تلے
لب دبائے رک گئی وہ شاید وہ واقعی اُسے بڑا سمجھ بیٹھی تھی وہ منہ
بناتا سامنے رکھی شیشے کی میز پر بیٹھ گیا۔۔۔

آئی نو آپ میری موم نہیں ہے بٹ ڈیٹس اوکے موم "

!!۔۔۔!مجھے بس آپ کی فکر ہے"۔۔۔۔

وہ کندھے اچکاتے لاپرواہی سے بولا اُس کے بال ماتھے پر پھر سے گر گے۔۔۔

ہاہاہاہاہاہامیری فکر"۔۔۔ "

ہیر زویارا تنے وقت بعد قہقہہ لگا کر ہنسی اُس کی ہنسی کی جلترنگ دروازے کے باہر کھڑے شخص نے بخوبی سنی تھی اُسے معلوم نا ہوا نجانے کب اُس کے لب مسکراہٹ میں ڈھل گے۔۔۔

یس موم۔۔۔!یو نو ڈیڈ از آکلر انہوں نے اپنی پہلی وائف "

کو مار دیا تھا بٹ۔۔

ارزم"۔۔۔ "

ایک تیز آواز پر وہ بولتے بولتے خاموش ہو گیا کمرے کے دہلیز پر کھڑے اعوان نے سخت گھوری سے اُسے نوازا تو وہ سانس روک گیا اُس کی آنکھوں میں خوف ابھرا۔۔۔۔

واٹ دا ہیل آر یو ٹاکینگ"۔۔۔۔ "

وہ بری طرح دانت پیس گیا جبکہ ہیر زویار کے ہنستے لب سنجیدگی سے سمیٹ سے گے اُسے نے خوف سے دروازے پر کھڑی اُس شخص کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے ارزم کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

" سوری ڈیڈ بٹ"

شٹ اپ۔۔۔۔! کم ہیئر"۔۔ "

اُس نے سختی سے ارزم کی بات کاٹی اور ایک سرد نظر ہیر زویار پر ڈالی وہ خاموشی سے اٹھا جبکہ ہیر زویار اُس کے تیور دیکھ ارزم کا ہاتھ پکڑ گئی ارزم نے گردن اٹھا کر ہیر کو دیکھا۔۔۔۔

"تم اس طرح اُسے نہیں ڈانٹ سکتے!"۔۔۔۔

وہ صوفے سے کھڑی ہوتی ارزم کو اپنے پیچھے کرتے ہمت سے بولی اتنے دنوں بعد وہ پہلی بار اُسے چار سال پرانی ہیر زویار نظر آئی جو ڈرتے ہوئے بھی اُس کے سامنے ہمت سے کام لیتی تھی

۔۔۔

"آہاں۔۔۔؟؟ تمھیں پتا ہے ہیر زویار ارزم نے جو بولا

؟؟۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے قدم آگے بڑھا گیا اُس کی آنکھوں میں یکدم شدید وحشت ابھر آئی وہ جبڑے سختی سے بھینچے اُس کی طرف بڑھا جبکہ ہیر کو اپنا سانس سینے میں گھٹتا محسوس ہوا ارزم نے اُس کے پیچھے سے سر نکال کر اپنے ڈیڈ کو دیکھا۔۔۔

وہ سچ ہے میں نے اپنی پہلی بیوی کو مارا۔۔۔! وہ کیا ہے نا " اُس نے مجھے بہت زچ کر دیا تھا اور میں نے پھر اسے ایک مرتبہ ہی خاموش کروا دیا"۔۔۔۔۔

اُس سے دو قدم کے فاصلے پر رکتے اُس نے ادھوری بات جاری رکھتے پھر مکمل کر دی جبکہ ہیر زویار کی آنکھیں اُس کی بات وہ سرد لہجے سے خوف سے پھیل گئی اُسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

آپ م۔مجھے ڈرار۔رہے ہے "۔۔۔ "

وہ خوف سے تم سے آپ پر آگئ تھی جبکہ قدم پیچھے کو اٹھایا تو اُس کے پیچھے چھپے ارزم نے بھی قدم پیچھے کو اٹھایا ہیر کو اپنی دھڑکنوں کی ردھم کچھ پل کے لیے خوف کے چلتے سنائی دینا بند ہو گئ۔۔۔

میں پریکٹیکل پر یقین رکھتا ہوں "۔۔۔۔ "

وہ آئی برو آچکا کر بولتا اُسے مزید خوف میں مبتلا کر گیا اُس نے ارزم کا ہاتھ سختی سے پکڑ لیا

آپ ن۔نے سچ میں اپنی پہلی بیوی کو م۔مار دیا "۔۔۔ "

وہ خوف سے تر گھٹی آواز میں بولی الفاظ زبان سے نکلتے کو انکاری تھے۔۔۔

ہاں۔۔۔!اور ابھی میرے پاس دو جائز شادیوں کے آپشن " پڑے ہے"۔۔۔۔

اُس نے جیسے کھلی دھمکی دی اُس کی بات پر اُس کی مدھم پڑتی دھڑکنیں یکدم تیز ہو گئی اُس شخص کی آنکھوں میں وحشی سے چمک تھی وہ کہی سے بھی مذاق کرتا نا لگا۔۔وہ اندر تک کانپ گئی ۔۔۔۔

آپ مجھے دھمکی دے رہے ہے"۔۔۔ "
وہ حلق تر کرتے گھبرا کر بولی تھی۔۔۔۔

میں نے ابھی کہا میں پریکٹیکل پر یقین رکھتا ہوں اگر تم کہو تو "

میں "۔۔۔

اُس نے اپنے کوٹ میں ہاتھ ڈالتے ریوالور نکال کر شیشے کے

میز پر رکھی ریوالور دیکھ ہیرز ویار کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو

گے جبکہ وہ یکطرفہ مسکرایا۔۔۔

ارزم گیٹ آؤٹ فرام ہئیر اینڈ کمپلینٹ یور پنشمنٹ "

"۔۔۔

اُس نے سخت آواز میں کہا ارزم ہیرز سے اپنا ہاتھ چھڑواتا فوراً وہاں

سے نکل گیا جبکہ اُس کمرے میں اکیلے اس کے قریب کھڑے وہ

خوفزدہ ہوتے آنکھیں زور سے میچ گئی۔۔۔

چوں چراں کرنے والی عورتیں مجھے پسند نہیں ان کا "
ایک ہی ٹھکانہ ہوتا ہے بغیر ٹکٹ بغیر رکے سیدھا اوپر "۔۔۔
وہ اُس کی میچی آنکھوں کو دیکھتے مدھم مگر سخت لہجے میں بولا اور
کندھے اچکاتے ریوالور اٹھا کر واپس کوٹ کی پاکٹ میں رکھ لی

۔۔۔۔۔

وہ وہاں سے ہٹ گیا الماری کے سامنے جاتے اُس نے وہاں اپنی
پاکٹ سے نکال کر چند ضروری چیزیں رکھی اور آرام دہ لباس لیتا
الماری بند کرتا وہاں سے ہٹ گیا آواز پر ہیرزویار نے ڈرتے
ہوئے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔

نجانے اپنی بیویوں کو اوپر پہنچانے کا شوق میرا کب ختم ہو "
گا"۔۔۔

وہ کپڑے لیتے اِس کی پشت کے پیچھے سے نکلتے ذرا اونچے لہجے میں بڑبڑایا تو وہ مزید سہم گئی واش روم کا دروازہ زور سے بند ہونے پر وہ ڈر کر کمرے سے باہر بھاگی۔۔۔۔



یمن سے تمھاری کوئی بات ہوئی"۔۔۔۔؟ "

فجر نے فلیٹ سے باہر نکلتی رحمت کو دیکھتے سوال کیا جو یونیورسٹی جا رہی تھی اُس نے پلٹ کر فجر رضوان کو دیکھا۔۔۔۔

نہیں آپی کا موبائل بند جا رہا ہے پتہ نہیں کہاں چلی گئی "
آپ کی بات ہوئی"۔۔۔۔؟؟

رحمت نے نفی میں سر ہلایا وہ خود پریشان معلوم ہو رہی تھی
فجر نے لب کاٹتے نفی میں سر ہلا دیا نجانے اب یمن وحید کہاں
چلی تھی وہ ٹھنڈی آہ بھرتی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

دل یکدم اداس ہو گیا تھا کیا یمن وحید کے کھو جانے سے
۔۔۔؟؟ نہیں کایان سکندر کے کھو جانے سے۔۔۔۔!! اُس لڑکی
نے ایک شاندار شخص کو کھو دیا تھا۔۔

وہ آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹ گئی دل جیسے ویران ہونے لگا تکلیف حد سے بڑھنے لگی تھی سبز آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر بالوں میں جذب ہو گے اُس نے بازو سختی سے آنکھوں پر جمائی ہوں جیسے اُن آنسوؤں کو وہ خود سے بھی چھپانا چاہ رہی ہو۔۔

انتقام کی وہ داستان بہت انوکھی تھی جہاں اُس شخص سے " انتقام لینے کے بعد اُس لڑکی کو لگا جیسے اُس نے بہت کچھ غلط کر دیا ہو جیسے وہ سب کچھ ہار بیٹھی ہو حتی کے خود کو بھی"۔۔

وہ لب بھینچتے یکدم ہی اٹھ بیٹھی تھی گہری سانس بھرتے اُس نے گالوں پر لڑھکتے آنسوؤں کو ہاتھوں کی پشت سے صاف کیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

وہ کچن میں گئی چائے کا پانی چڑھاتے واپس لاؤنج میں آئی ٹی وی آن کرتے بے زاری سے چینل چینج کرنے لگی جب ایک چینل پر اُس کے ہاتھ رک گے اور یوں معلوم ہوا جیسے دل کی دھڑکنیں بھی تھم گئی ہو۔۔۔

وہ نظریں چراتے کنڑولر وہی پھینکتے کچن کی جانب واپس بڑھ گئی وہ بے دھیان میں چائے بنانے لگی تھی جبکہ کان لاؤنج کی جانب ہی تھے۔۔۔

بہت بڑی اناؤسمنٹ کایان سکندر کے اسسٹنٹ نے کی " ہے کہ آج کا شو کایان سکندر کا آخری لائیو شو ہو گا جیسے سنتے ہی

اُن کی فین فالو نگ کافی شاک اور غم میں ہے اور اُن کے
کانسرٹ میں کافی تعداد میں اُن کے فین جمع ہوئے ہے"۔۔۔۔

وہ چائے کو کپ میں انڈیل رہی تھی جب ٹی وی کی آواز پر
اُس کے ہاتھ بہت اچانک لرز گے اُس کا دل بیٹھ گیا تھا چائے کا
کپ اٹھاتے وہ لاؤنج میں آتے صوفے پر ٹک گئی۔۔۔
اُس نے کنٹرولر اٹھایا چینل چینج کرنے کے لیے لیکن یکدم ہی
پتھرائی آنکھوں سمیت وہ ہاتھ ہوا میں ہی معلق رہ گیا ٹی وی
سکرین پر اُس شخص کا چہرہ رونماں ہوا تھا فجر رضوان کو علم نا ہو سکا
کب آنسو کا قطرہ ٹوٹ کر اُس کے رخسار پر گر گیا۔۔۔

کایان سکندر کیا آپ کے اسسٹنٹ نے جو بتایا وہ سچ ہے کیا "
یہ آپ کا آخری شو ہے کیا آپ اس فیلڈ کو چھوڑ رہے ہے
؟؟۔۔۔۔

ایسے ہی ان گنت سوال رپورٹرز اُس کی طرف بڑھتے پوچھ رہے تھے جبکہ وہ کئی لوگوں کے درمیان سے ہوتا آگے بڑھ رہا تھا وہ اندر سٹیج پر پہنچ چکا تھا ٹی وی سکرین پر اب کوئی دوسری نیوز چل رہی تھی۔۔۔

فجر نے اکتاہٹ سے ٹی وی بند کرتے کنڑولر کو صوفے پر پٹخ گیا اور چائے کا سپ لیا۔۔۔

پچھتاوا ایک کیریئر چھوڑنے سے تھوڑی جائے گا"۔۔۔ "

وہ نخوت سے بولی حتی کے اُس کا لہجہ نخوت کو برقرار رکھنے میں شدت سے ناکام ٹھہرا وہ بس اپنے دل کو سمجھانا چاہتی تھی کہ وہ جو اُسے برباد کر آئی ہے وہ صحیح کر کے آئی ہے بات ختم

!!۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی مجھے تم کبھی پسند ہی نہیں تھے"۔۔۔ "

اُس نے چائے کا کپ لبوں سے لگاتے پھر سے گویا دل کو بہلایا جو اتنے دنوں سے سینے میں بیٹھا اِس سے الجھ رہا تھا کہ آخر دماغ کے انتقام میں میرا قصور کیا تھا جو میرا سکون تم وہی چھوڑ آئی

؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھاری صورت کبھی دوبارہ نظر نا آئے آمین"۔۔۔سی "

"۔۔

چائے کا گرم کپ لبوں سے لگاتے ہے ہڑبڑی میں گرم چائے نے اُس کی زبان جلاڈالی تھی وہ سختی سے لب بھینچ گئی سامنے میز پر اُس کا موبائل پڑا تھا وہ سوشل میڈیا پر اُسے دیکھ سکتی تھی دل بار بار اُسے کہہ رہا تھا کہ وہ چاہے آخری بار ہی صحیح اسے دیکھ لے

۔۔۔۔۔

!!میں تمھیں آخری بار دیکھوں گی کایان سکندر"۔۔۔۔ "

وہ ضبط سے سرخ پڑتے چہرے سمیت بولی تھی اور دل اُس کی بات ہو جیسے خوشی سے جھوم اٹھا تھا اُس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل

میز سے اٹھایا اور سوشل میڈیا کھول کر کچھ سرچ کرتے موبائل ہاتھ میں پکڑ لیا۔۔۔

وہ بلیک ٹی شرٹ پر بلیک کوٹ اور بلیک ہی پینٹ پہنے ہوئے تھے بال سلیقے سے بنے ہوئے تھے گلے میں ایک پتلی سی چین تھی اور پھر اُس نے اپنی شہد رنگ آنکھیں کھولی اور عین اُسی وقت اُس کی آنکھوں پر زوم ہوا تھا فجر رضوان کا ہاتھ کانپ اٹھا تھا اُس کی آنکھیں ایسی تھی جیسے ویران آشیانہ ہو جو کبھی آباد تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔

اُس نے دیکھا ایک دنیا دیوانی تھی اُس شخص کی اور ایک لڑکی "
نے اُسے کسی قابل نہیں چھوڑا"۔۔۔

تیری آنکھوں کے دریا کا اترنا بھی ضروری تھا
محبت بھی ضروری تھی بچھڑنا بھی ضروری تھا

اُس نے مائیک ہاتھ میں پکڑے آنکھیں بند کرتے چند جملے
سروں میں ادا کیا فجر رضوان کو بے ساختہ اُس سے ہوئی اپنی
ملاقات یاد آگئی اُس کا سانس یکدم تیزی سے چلنے لگا۔۔۔

ضروری تھا کہ ہم دونوں طوافِ آرزو کرتے

مگر پھر آرزوؤں کا بکھرنا بھی ضروری تھا

تیری آنکھوں کے دریا کا اترنا بھی ضروری تھا

وہ اُس شخص سے دوسری بار ملی تھی ایک ریسٹورنٹ میں جہاں وہ اُس نے اُس لڑکی کو فقط اُس کی آنکھوں سے پہچان لیا تھا

میں تمھیں پہچان نہیں پاتا حجابن لیکن تمھاری آنکھیں "
مجھے شک میں مبتلا کرتی ہے، کھینچتی ہے اپنی طرف"۔۔۔۔

اُسے بے ساختہ اُس کے بولے گے جملے یاد آئے وہ بگڑا رئیس تھا
اُس نے دھندلی آنکھوں کو جھپک کر سکرین پر نظر ڈالی وہ اب
بھی رئیس تھا لیکن اب وہ برباد ہو چکا تھا۔۔۔۔

بتاؤ یاد ہے تم کو وہ جب دل کو چرایا تھا
چرائی چیز کو تم نے خدا کا گھر بنایا تھا

وہ کرب سے بولتا آنکھیں کھول گیا اُس نے سامنے کھڑے
لوگوں کی طرف دیکھا اور دھیمے سے مسکرایا جیسے اُس کے دل کو
یقین ہو وہ اُسے دیکھ رہی ہے
فجر رضوان کو یاد تھا اُس شخص کا بھری محفل میں خود کے لیے
لڑ جانا کیا مجرم کسی کی عزتیں محفوظ کرتے ہیں۔۔۔۔؟؟ نہیں وہ

عزتیں پامال کرتے ہے پھر اُس نے کیوں بچائی تھی عزت

"۔۔۔؟؟ یہ دل تب ہی تو راغب ہوا تھا اُس کی طرف

چرائی چیز کو تم نے خدا کا گھر بنایا تھا

وہ جب کہتے تھے میرا نام تم تسبیح میں پڑھتے ہو

محبت کی نمازوں کو قضا کرنے سے ڈرتے ہو

! پاک اور قیمتی چیزوں پر پردہ ہوتا ہے "۔۔۔۔ "

ایک ایسا جملہ جو اعصابوں پر ہتھوڑے کی مانند لگا وہ اگر اُسے پامال کرنا چاہتا تو نشے میں دھت ہوتے ہوئے بھی اُس سے اجازت طلب کرتا۔۔؟

میں تمھیں دیکھنا چاہتا ہوں"۔۔۔ "

ہاں وہ واحد شخص تھا جس نے نشے میں ہوتے ہوئے بھی اُس سے اجازت طلب کی تھی۔۔۔

نامحرم ہو تم نہیں دیکھا سکتی"۔۔۔۔ "

اُسے اپنی آواز بھی کسی گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی وہ سسک پڑی تھی دل یکدم بند ہو گیا اُسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی

اور پھر اُس شخص نے اُسے محرم بنالیا اُس کی عزت کو بھری محفل میں سلامت رکھا اور وہ نور جو اُس شخص کے چہرے پر تھا ۔۔۔۔؟؟ کیا وہ بھی جھوٹ تھا۔۔۔۔؟؟ اور پھر دل نے کہا ۔۔۔! فجر رضوان تم نے اپنا نقصان کیا ہے"۔۔۔

میں تم سے محبت کرتا ہوں"۔۔۔"

اُس نے تہجد کے وقت اُس سے اظہار محبت کیا تھا ایسی جگہ ایسے وقت میں جہاں لوگ اپنی خواہشات اللہ سے بیان کرتے ہیں اور اُس نے اُس وقت اُس سے اظہار محبت کیا تھا۔۔۔۔

مگر اب یاد آتا ہے وہ باتیں تھی مخظ باتیں
کہی باتوں ہی باتوں میں مکرنا بھی ضروری تھا
تیری آنکھوں کے دریا کا اترنا بھی ضروری تھا

اُس لڑکی کے گلے میں الفاظ اٹک گے آنسوؤں کا گولہ گلے میں پھانس کی طرح اٹک گیا اُس نے کیا کیا تھا اُن پھولوں کو کچل دیا تھا

۔۔۔جیسے وہ کایان سکندر کا دل ہو۔۔۔!اور پھر وہ دل ہی تو تھے اُس شخص کا۔۔۔۔

!!اور وہ کنڑیکٹ۔۔۔۔

اُس کی شرطیں۔۔۔!وہ کتنی بچکانی تھی اُس نے وہ بعد میں فرصت سے پڑھیں تھی۔۔۔۔

" فجر رضوان کایان سکندر کے سامنے پردہ نہیں کرے گی "

کایان سکندر جو بولے گا فجر رضوان بنا سوال کے وہ کرے گی

فجر رضوان میری گرل فرینڈز سے جیلس فیل ہوتے ہنگامہ " نہیں کرے گی"۔۔۔

" مجھے چھوڑنے سے پہلے مجھے نوٹس دے گی "

" کوئی بھی کام میرے علم میں لائے بغیر نہیں کرے گی فجر رضوان کو خلع کی اجازت نہیں

اور وہ آخری شرط جس پر وہ ساکت ہو گئی تھی۔۔۔! وہ شرط بھی اُس کے دل کو موم نا کر سکی۔۔۔

کایان سکندر فجر رضوان کو محفوظ رکھے گا"۔۔۔۔ "

اُس لڑکی کی طرف سے بس ایک ہی شرط تھی اُس شخص کے لیے حتی کہ اُس نے اُس شرط کا نہیں بولا تھا وہ بس عام سے الفاظ تھے جنہیں اُس شخص نے پورا کر دیا تھا۔۔۔۔

اُس نے بھیگتی آنکھوں سے موبائل سکرین کو دیکھا وہ سٹیج پر چل رہا تھا وہ کبھی آگے آتا اور کبھی پیچھے چلا جاتا۔۔۔

وہی ہیں صورتیں اپنی وہی میں ہوں وہی تم ہو
مگر کھویا ہوا ہوں مگر تم بھی کہی گم ہو
محبت میں دغا کی تھی سو کافر تھے سو کافر ہے
ملی ہے منزلیں پھر بھی مسافر تھے مسافر ہے
تیرے دل کے نکالے ہم کہاں بھٹکے کہاں پہنچے
مگر بھٹکے تو یاد آیا بھٹکنا بھی ضروری تھا

وہ سامنے دیکھتے بولا قدموں کی رفتار مدھم ہوتے لڑکھڑا گئی تھی اُس شخص کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا وہ لڑکھڑتے ہوئے گرتے گرتے بچا۔۔۔

ک۔کایان"۔۔۔"

ایک سسکی سی فجر رضوان کے لبوں سے برآمد ہوئی اور پھر منظر یکدم بدل گیا۔۔۔۔

کایان"۔۔۔۔"

وہ چیخ پڑی موبائل اِس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر گیا چائے چھلک کر اِس کے پاؤں پر گری اور کپ ہاتھوں سے چھوٹ

کر فرش پر وہاں دھماکہ ہوا تھا اُس نے سٹیج پر آگ لگتی دیکھی تھی

۔۔۔۔۔

ک۔کایان"۔۔۔۔ "

اُس کے لب خوف کے مارے بڑبڑائے حواس باختہ ہوتے وہ نے کنڑولر اٹھا کر ٹی وی آن کرنا چاہا کنڑولر بار بار اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر رہا تھا اُس نے کانپتے ہاتھوں سے کنڑولر سے ٹی وی آن کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ناظرین اہم خبر سے آپ کو آگاہ کرتے جائے ایک لائیو شو "

میں دھماکہ ہوا ہے اندر کی صورتحال نازک ہے سب کچھ بہت اچانک ہوا ہے سننے میں آرہا ہے دھماکہ سٹیج پر ہوا ہے اور آس

پاس کے لوگ متاثر ہوئے ہے اس وقت یہاں ایک سنگر اپنا لائیو شو کر رہے تھے"۔۔۔۔

ٹی وی پر لائیو نیوز دیکھائی جا رہی تھی وہاں بھگدڑ مچ گئی تھی سب لوٹ ہڑ بڑا کر اس جگہ سے باہر بھاگ رہے تھے فجر رضوان کو اپنا سانس جاتا محسوس ہوا وہ ساکت رہ گئی۔۔۔۔
کئی اور نیوز چینل وہاں پہنچتے نیوز کاسٹ کرنے لگے تھے وہ لڑکھڑا کر زمین پر گر گئی اُس نے بے ساختہ اپنا گلا پکڑا اُسے سانس لینے میں

میں تمھیں آخری بار دیکھوں گی کایان سکندر"۔۔۔۔ "

کچھ دیر پہلے بولا گیا جملہ اُس کی جان پر عذاب بن گیا تھا وہ ساکت رہ گئی ٹی وی پر نیوز دیکھائی جارہی تھی اُس جگہ سے دھواں اٹھ رہا تھا وہاں ہڑ بڑی مچی ہوئی تھی جبکہ وہ ساکت زمین پر بیٹھی رہی

ن۔ نہیں تم م۔مجھے مجرم بنا کر نہیں مر سکتے "۔۔۔۔"

وہ لڑکھڑا کر اٹھنے کی کوشش کرتے بلند آواز میں رونے لگی اُس کے لفظ لڑکھڑا گے وہ بار بار گر رہی تھی اُسے ہوش نہیں تھا وہ بس سر پر چادر لیے ہوئے تھے اُس نے نقاب تک نہیں کیا تھا وہ اندھا دھند اُس جانب بھاگی تھی۔۔۔۔

زوجہِ کایان میں تمھاری حفاظت کروں گا"۔۔۔۔ "

وہ ہاتھوں کی پشت سے آنسو پونچھتے بھاگ رہی تھی اُس کا سانس اکھڑنے لگا تھا وجود کانپ رہا تھا لڑکھڑا رہا تھا گر رہا تھا لیکن وہ پھر بھی اُس کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔

مجھے وہ وضاحت دو"۔۔۔۔ "

وہ سسکتے ہوئے بولی تھی کیا اُسے پہلے یاد نہیں تھا کہ اُسے وضاحت لینی چاہیے۔۔۔۔؟اب جب سب ختم ہو رہا تھا وہ وضاحت مانگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ سڑک پر بس بھاگے جا رہی تھی چادر بھی سر سے ڈھلک گئی تھی اُسے لگا جیسے رفتہ رفتہ روح جسم سے پرواز کر رہی ہے وہ بار بار ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔

جب ایک تیز رفتار بائیک اُس کے پاس سے گزری اور پھر کچھ دور جاتے واپس آتے اُس کے بلکل سامنے آکر رکی۔۔۔۔

" ج۔جاز "

نام مت لے میرا بہن میرے دوست کو یہ ناگوار گزرتا ہے " بیٹھے "۔۔۔

اُس نے دوٹوک انداز میں تیزی سے کہا وہ سسکتے ہوئے مزید رو دی وہ تیزی سے بغیر سوچے سمجھے اُس کے پیچھے بیٹھی تھی اُس نے

پیچھے سے بائیک کو تھاما اور اپنے اور اُس کے درمیان فاصلہ قائم رکھا۔۔۔۔

اُس کا دل شدت سے دعا گو تھا کہ اُس شخص کو کچھ نا پہلے ہی دل ملامت کر رہا تھا سب تو وہ اپنے ہی دل کے بوجھ تلے دب کر مر جاتی۔۔۔۔

وہ فجر رضوان تھی ایک صابر لڑکی اُس کی کئی دعائیں قبول نہیں ہوئی تھیں اور جو دعا قبول ہوئی وہ کسی کی موت کی تھی فجر " رضوان کو لگا وہ قاتلہ ہے "

وہ ہواؤں سے باتیں کرتے وہاں پہنچے تھے وہ تیزی سے بائیک سے اتری سامنے کا منظر دل چیر دینے والا تھا وہاں ایمبولینس، میڈیا، پولیس اور نجانے کون کون لوگ تھے کچھ لوگ وہاں سے بھاگ رہے تھے تو کچھ وہاں اپنے دوستوں کو ڈھونڈنے کے لیے اندر جانا چاہتے تھے جس کی اجازت نہیں تھی۔۔۔۔

آگ بجھادی گئی تھی دھواں ہر طرف پھیلا ہوا تھا وہ لٹی پٹی حالت لیے وہاں کھڑی تھی اُس کے قدم آگے بڑھنے سے انکار کر چکے تھے دل بھی کہی دور جا سویا تھا جس کی دھڑکنیں محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

اُسے ایسا لگا جیسے وہ ایک قدم بھی آگے بڑھ گئی تو اُسے ایک ایسی خبر ملے گی جو اُس کی روح کو جھنجھوڑنے کو کافی ہو گی وہ وہی جم گئی اُس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئی ایک دلدوز ہچکی اُس کے لبوں سے آزاد ہوئی۔۔۔۔۔

کیسا لگا وار "۔۔۔۔؟؟ "

وہ دور کھڑا شخص اندر جانا چاہتا تھا جب موبائل فون رنگ ہونے پر اُس نے ان نون نمبر دیکھتے بھی کال ریسیو کرتے موبائل کان کو لگا یا دوسری جانب سے طنزیہ آواز ابھری وہ سختی سے لب بھینچ گیا

۔۔۔۔

میرے بیٹے کو مار کر کیا سمجھتے تھے مجھے اُس کی موت کی "
اصل وجہ معلوم نہیں ہو گی اور تمھارا وہ دوست۔۔۔؟؟جو مجھے
مارنا چاہتا تھا اتنے سالوں میں بھی وہ مجھے صحیح سے جان نہیں پایا
کیا"۔۔۔۔

دوسری جانب سے پھر سے آواز ابھری جازب کمال نے
ضبط سے مٹھیاں بھینچ لی اُس کا خون کھولنے لگا۔۔۔۔

میں تیرے اتنے ٹکڑے کروں گا کہ تیری نماز جنازہ "
پڑھنے کے لیے تیرے ٹکڑوں کو پہلے دس دن لگا کر تلاش کرنا
پڑے گا اور پھر بھی تمھیں نماز جنازہ نصیب نہیں ہونے دوں گا
"۔۔۔

وہ لفظ چبا چبا کر بولا اُس کی ماتھے کی رگیں تن سی گئی جبڑے بھینچے وہ جیسے آتش فشاں بن گیا تھا۔۔۔۔۔

کایان سکندر کی بیوی کے سر سے چادر ڈھلکی ہوئی ہے "

۔۔۔!خوبصورت ہے وہ"۔۔۔۔۔

آواز سنتے اُس نے بے ساختہ کال کاٹ دی اُس نے ضبط سے پلٹ کر دیکھا جہاں وہ لڑکی بے حس و حرکت کھڑی تھی وہ قدم آگے بڑھانا چاہ رہی تھی اور پھر قدم پیچھے کھینچ لیتی اُس کا وجود کپکپا رہا تھا وہ اتنی دور سے بھی اُس کے وجود کی لرزش دیکھ سکتا تھا وہ ضبط سے اُس کی طرف بڑھا نظروں کا زاویہ بدل ڈالا تھا۔۔۔ اُس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی

کایان سکندر کی باڈی ہمیں ابھی نہیں ملی تلاش جاری ہے "
ہو سکتا ہے چونکہ وہ سٹیج پر کھڑے تھے تو ان کی باڈی جل گئی ہو
وی آر سوری"۔۔۔۔۔

وہ اُس کے قریب پہنچ ہی گیا تھا تقریباً کہ ایک آفیسر اُس کی
جانب آتے بولا وہ الفاظ اُس لڑکی نے بھی سنے تھے اور پھر فجر
رضوان وہی ختم ہو گئی اُسے اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہونے لگا وہ
ہوش خرد سے بیگانہ ہوتی زمین بوس ہو گئی۔۔۔۔

" ہمممم "

وہ نم آنکھوں سے ہنکار بھرتے آگے بڑھ گیا وہ جانتا تھا ایسا کچھ ہو گا اُس نے کہا بھی تھا کہ "اپنا خیال رکھنا اب" چند پل میں سب برباد ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ اُس کی بیوی ایمبولینس میں ڈالے وہاں سے بھینچ چکا تھا وہ سخت پریشانی میں ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا آنکھیں بار بار نم کو رہی تھی لب کپکپا رہے تھے۔۔۔

شام ہو گئی تھی لیکن کوئی بھی سکون بخش بات سننے کو نہیں ملی اندر پھنسے لوگوں کو ریسکیو کیا جا رہا تھا لیکن اک وہ شخص تھا جو مل نہیں رہا تھا۔۔۔۔

کایان سکندر۔۔۔۔! کیا وہ مر گیا تھا۔۔۔؟ سب دھرا کا دھرا رہ گیا وعدے، الفاظ، انا، غرور، گناہ، نیکی، انتقام۔۔۔! اگر وہ مر گیا تھا تو فجر رضوان کو اِن سب چیزوں سے فرق نہیں پڑتا تھا نا ہی اِس دنیا سے۔۔۔۔۔

اِک وہ شخص نہیں تھا تو دنیا ہی ویران تھی گویا"۔۔۔۔ "

اُس کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا اُس کی حالت نازک تھی وہ جیسے زندگی جینا نہیں چاہتی تھی ایک آخری آنسو کا قطرہ جو پلکوں پر ٹھہرا تھا وہ بھی ٹوٹ کر بالوں میں جذب ہو گیا۔۔۔۔

وقت کچھ زخموں کو مندمل کرتا ہے اور کچھ زخموں کو ہرا "

رکھتا ہے!۔۔۔۔

جب وقت پر کسی قدر نا کی جائے نا۔۔۔۔! تو وقت انہیں ہم "
سے دور کر دیتا ہے پھر ہماری لاکھ محبت، لاکھ تڑپ، لاکھ کوشش
" کے باوجود وہ ہمیں واپس نہیں ملتا
لاحاصل کے پیچھے بھاگتے ہم حاصل کو کھو دیتے ہیں اور پھر "
اختتام ہمارے تہی دامن رہ جانے پر ہوتا ہے"۔۔۔۔۔

دنیا کے ساتھ یار بھلے ہی برا تھا میں
یہ دیکھ تیرے ساتھ تو اچھا رہا تھا میں
پھر اُس کو میری یار ضرورت نہیں رہی
وہ جس کا ایک عمر تلک آسرا تھا میں
اُس سانولی کو اور کوئی دیکھتا نا تھا
اُس سانولی کو اس لیے بھی دیکھتا تھا میں

یہ تو بھلا ہو راہ کے چلتے فقیر کا

ورنہ تو زندگی سے ہی اکتا گیا تھا میں

کہ بچوں کو جس جگہ پہ یار چومتی تھی وہ

بچوں کو ٹھیک اُس جگہ پہ چومتا تھا میں

پھر میرے بعد تو نے بھٹکنا ہے دربدر

اے دوست تجھ کو اِس لیے بھی روکتا تھا میں



اٹھو اور میرے ساتھ چلو"۔۔۔۔ "

کف لنکس بند کرتے اُس نے بغیر اُس کے وجود پر نظر ڈالتے کہا

ہیر نے سرسری سی نظر اُس پر ڈالی وہ اپنے کام میں ہی مشغول تھا

۔۔۔

کہاں جانا ہے"۔۔۔۔؟؟ "

وہ سہمتے ہوئے بولی تھی اُس کی بیویوں کو مارنے والی بات کا اُس لڑکی کے دل پر اچھا خاصا اثر ہوا تھا تبھی وہ اس قدر شرافت سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

!!قبرستان"۔۔۔۔۔ "

وہ یک لفظی بولا اور خود پر پرفیوم سپرے کرنے لگا ہلکی سی ترچھی نظر بیڈ پر بیٹھی اُس لڑکی پر بھی ڈال لی جو تھوک نگلتے کچھ خوفزدہ سی تھی۔۔۔

وہاں کیوں"۔۔۔؟؟"

وہ گھبرائی سی آواز میں بولی اور پھر سے اُس شخص کو دیکھا جو آئینے کے سامنے سے ہٹتا اب قدم اُس کی جانب بڑھا تھا وہ اُس کے قدموں کی چھاپ پر اندر سے سہمی اور نظریں چرانے لگی۔۔

!! قبر بنوانی ہے وہاں ایک "۔۔۔۔۔ "

اِس سے دو قدم کے فاصلے پر رکتے وہ اُس کے چہرے کی اڑی رنگت دیکھ محظوظ ہوتے بولا جو بار بار پلکیں جھپک کر اپنے خوف کو اندر رکھی دبا رہی تھی۔۔۔۔

ت۔تو آپ جائے میں کیوں جاؤ"۔۔۔۔؟؟"

وہ بیڈ سے جلدی سے کھڑی ہوئی اُس کی آنکھوں میں واضع خوف تھا اُس کے قدم یکدم ہی لڑکھڑا گے ہاتھ ہوا میں معلق ہوا۔۔۔!

ہوا میں جھولتا وہ ہاتھ اُس شخص کے سامنے تھے لیکن اُس نے وہ ہاتھ نہیں تھاما وہ جھٹ سے پیچھے کو گر گئی بیڈ پر گرنے سے سے اُس کی کچھ بچت ہوئی تھی لیکن گھٹنے پر بیڈ کی پائنتی لگنے سے ہلکی سی چوٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

تمھارا جانا ہی تو ضروری ہے اندازہ ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ "

اُس کے بیڈ پر پڑے نازک سراپے سے فوراً نظریں پھیرتے وہ لب بھینچے لطف سے بولا جبکہ ہیرز ویار نے وہ بات سنی ہی نہیں تھی وہ تو فقط اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی وہی ہاتھ جیسے اُس شخص نے تھاما نہیں۔۔۔۔

ایسے ہی اُس لڑکی نے ایک بار اُس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا اور "
آج اُس شخص نے اُس کا ہاتھ نہیں تھاما اُسے شدت سے یہ بات
" چبھی تھی ہیر زویار کو برا لگا تھا

آپ نے میرا ہاتھ کیوں نہیں تھاما"۔۔۔۔ "
وہ بے دھیان میں ہی بولی گئی یوں ہی گم صم لیٹے اُس شخص نے
چونکتے ہوئے گردن موڑ کر اُسے دیکھا وہ ضبط سے لب بھینچ گیا
وہ اُس کی مدھم انداز میں بولی گئی بات بھی سن گیا تھا۔۔۔۔۔

کیا مجھے حق حاصل تھا مت بھولو اپنے الفاظ"۔۔۔۔۔ "
اُسے دیکھتے وہ شکوہ کناں لہجے میں اُسے بہت کچھ باور کروا گیا وہ
زخم جو اُس لڑکی نے اُس کے دل پر لگائے تھے۔۔۔

!! چلیں "۔۔۔۔ "

اُس کی بات پر وہ کچھ پل ساکت نظروں سے اُسے دیکھتی رہی اُس شخص کی کرسٹل گرے آنکھیں طلسم زدہ تھی اور اُن آنکھوں میں ابھرتا شکوہ تو جان لبوں پر لانے کو کافی تھا۔۔۔۔

تبھی وہ بیڈ سے اٹھتے تیزی سے بولی اُس لڑکی کا لہجہ سپاٹ ہو گیا اور اُس شخص کی آنکھیں بھی۔۔۔۔۔

!! وہ دونوں یوں روم سے باہر نکلے جیسے اجنبی ہو۔۔۔

ارزم نہیں جائے گا "۔۔۔۔ "

وہ انگلیاں چٹخاتی ہلکے خوف سے بولی گاڑی میں بیٹھے اُس نے دوسری طرف دیکھا جہاں وہ دروازہ کھولے کھڑی تھی وہ زیر لب مسکرایا۔۔۔

نہیں اُس کی ضرورت نہیں بیٹھو دیر ہو رہی ہے"

!"۔۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا تھا ہیر زویار خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی گئی تو اُس نے گاڑی سٹارٹ کرتے گھر سے باہر نکالتے سیدھی سڑک پر ڈالی تھی گاڑی میں خاموشی پھیلتی روح کو ہلکان کرنے لگی ہیر زویار گاہے بگاہے اُس شخص پر نظر ڈال لیتی۔۔۔

وہ پر کشش مرد تھا اور سب سے خاص اُس کی آنکھیں تھی وہ اِس بات سے ہی تو حیران تھی کہ وہ کیسے اُسے اپنا سکتا ہے ؟!۔۔۔۔

گاڑی جھٹکے سے رکی تو وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی اُس نے گردن گھما کر کھڑکی کے پار دیکھا وہ ایک مال تھا بے ساختہ اُس کے منہ سے گہرا سانس آزاد ہوا۔۔۔۔

"۔۔۔۔اترو!!"

وہ گاڑی سے اترتا اُس کی جانب آتے گاڑی کا دروازہ کھول کر سائیڈ پر ہوتے اُسے اترنے کی جگہ دیتے بولا تو وہ حیرانگی سے اُسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

ہم یہاں کیوں آئے ہے"۔۔۔۔؟؟"

گاڑی سے اترتے اُس نے ایک بے تکا سا سوال پوچھا جس پر اُس شخص نے اُسے ایسے دیکھا جیسے وہ ذہنی مریض ہو۔۔۔۔

!قبر بنانے"۔۔۔۔"

وہ بے زاری سے بولا ہیر زویار نے لب کاٹے وہ خاموشی سے اُس کے اٹھتے قدموں کو دیکھتے اُس کے ساتھ چلنے لگی۔۔۔۔

آئے سر بولے کیا دیکھائے آپ کی سسٹر کے لیے"

!"۔۔۔۔

وہ جیسے ہی ایک شاپ میں انٹر ہوئے وہاں کھڑے شاپ کیپر نے جھٹ سے اُنہیں دیکھتے سوال پوچھا جبکہ اُس کی آخری بات پر ہیر زویار کے لب کئی دنوں بعد مسکراہٹ میں ڈھلے جبکہ دوسری طرف مقابل کے ماتھے پر تیوری چڑھی۔۔۔۔

شٹ اپ "۔۔۔۔ "

وہ چڑتے ہوئے سخت لہجے میں بولا تو شاپ کیپر نے ترچھی مگر حیران نظروں سے اُسے کے غصے کو ملاحظہ کیا اور پھر اُس لڑکی جو مسکراہٹ ضبط کرنے کی کوشش میں دوکان میں رکھے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا سر "۔۔۔۔؟؟ "

وہ حیرانگی سے بولا اعوان خان نے اُسے خونخوار نظروں سے گھورا اور ایک نظر ساتھ کھڑی چھوٹی لڑکی کے سر پر بھی ڈال دی۔۔۔

!میری اکلوتی خالص ذاتی بیوی ہے یہ "۔۔۔۔ "

وہ تھوڑا سا نا محسوس انداز میں ہیر زویار کے قریب ہوا تھا ہیر زویار نے اپنی طرف بڑھتے اُس کے قدم دیکھے وہ مسمرائز ہوئی تھی جبکہ اُس کی بات پر دانتوں تلے لب دبا گئی اور شاپ کیپر کو دیکھا جو حیرانگی سے کبھی چھوٹی لڑکی اور کبھی اعوان خان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیا"۔۔۔۔؟؟ "

اعوان خان نے دانت پیستے آئی برو اچکائی

سرسب کی اکلوتی خالص ذاتی بیوی ہی ہوتی ہے باقی سب نے " چائنہ کی مارکیٹ سے دو روپے میں دس نہیں خریدی"۔۔۔۔

وہ شاہ کیپر دانت نکالتے ہلکے پھلکے انداز میں بولا اور اعوان خان کو اُس کی بات سنتے مزید پتنگے لگ گے تھے۔۔۔

یو"۔۔۔ "

وہ پہلے ہی عاجز ہوا بیٹھا تھا اور اب یہ دکاندار وہ انگلی اٹھائے سختی سے بولتے بولتے رک گیا۔۔۔۔

پاس کھڑی لڑکی کی ہنسی کی مدھر سی جلترنگ اُسے اپنے کانوں میں پڑتی سنائی دی وہ انگلی نیچے کیے شاپ کیپر کو دیکھتے مسکرا دیا کب سے عاجز آئی روح کو جیسے سکون ملا تھا۔۔۔۔

کھی کھی کیا کر رہی ہو اپنے لیے کپڑے دیکھو تم روز میرے " کپڑے خراب کرتی ہو"۔۔۔۔

وہ یکدم سنجیدہ ہوتے بولا تھا اُسے وہ لفظ یاد تھے جو اُس کی مردانہ انا پر کاری ضرب ثابت ہوئے تھے تبھی سخت لہجے میں بولا ہیر زویار اُس کی بات پر خجل سی ہو گئی جبکہ شاپ کیپر نے نظریں چرائیں۔۔۔۔

وہ اُسے انہی کپڑوں میں گھر سے لے آیا تھا اور پھر غصے، بے چینی اور اُس کے لفظوں کے چلتے اُس نے توجہ ہی نا دی وہ روز اُس کے کپڑے پہن کر بیٹھ جاتی تھی اُسے مزید بے چین کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئی اور کپڑے دیکھنے لگی تھی اور پھر ضرورت کی ساری چیزیں اُسے دلواتے وہ گھر کی طرف روانہ ہوئے آج اُس لڑکی نے اپنا وہی ڈریس پہنا تھا جس میں وہ شخص اُسے کھینچ کر اپنے ساتھ لایا تھا۔۔۔۔

اُس نے خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کرتے اعوان خان کو دیکھا وہ اُس سے لاتعلق ہوتے ہوئے بھی اُس کی ضرورتوں کا خیال رکھتا

تھا اُس کے زخموں پر مرہم رکھتا تھا اُس دن وہ خود تو نہیں آیا البتہ ارزم کو مرہم دے کر بھیجا تھا اُسے دیکھتے ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔

ہیر زویار کا دل بدل رہا تھا وہ اُسے اچھا لگتا تھا۔۔۔۔! اور "
" آج بھی وہ اُسے اچھا ہی لگتا ہے

وہ سکون سے سیٹ کی بیک سے سر ٹکاتے آنکھیں موند گئی اُس شخص نے گردن موڑ کر حسرت سے اُس لڑکی کو دیکھا۔۔۔

وہ جو مرضی کہہ دیتا لیکن اِک محبت تھی جو اُسے اُس "
چھوٹی لڑکی سے تھی"۔۔۔۔۔۔



" یونیورسٹی سے کوئی تمھیں لینے نہیں آئے گا "

جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے اُس نے گہری سنجیدگی سے کہا ناشتہ کرتے اُس لڑکی کے ہاتھ کچھ پل کو تھم گئے اُس نے گردن اٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو سنجیدگی سے ناشتہ کر رہا تھا

" جی۔؟ "

اُسے دیکھتے وہ ناسمجھی سے بولی یا شاید سمجھتے ہوئے بھی انجان بن گئی تھی وہ۔۔

یونیورسٹی جاؤاپنی سٹڈی مکمل کرو مجھے ان پڑھ بیوی نہیں " چاہیے"۔

ناشتے سے ہاتھ کھینچتے اُس نے نیپکین سے منہ صاف کرتے سرسری سے انداز میں کہا تو ہیر زویار نے آنکھیں چھوٹی کرتے اُسے دیکھا۔

" میں نے تو نہیں کہا تھا مجھ سے شادی کریں "

وہ کرسی سے ٹیک لگائے طنز سے بولی شاید وہ آج لڑنے کے موڈ میں تھی۔۔۔!یوں بھی کئی دنوں کی کثافت سے دل اُکتا گیا تھا

ارزم کبھی گردن گھما کر اعوان کو دیکھتا اور کبھی ہیر زویار کو

۔۔۔

" تب میرا دماغ خراب ہو گیا تھا "

چیئر سے اٹھتے وہ عام سے لہجے میں سر جھٹکتا بولا تو اُس کی بات پر جہاں ہیر زویار ہونق بنی اُسے دیکھنے لگی تھی وہی ارزم دھیما مسکرایا۔

" تو آپ مان گئے کہ آپ پچھتا رہے ہیں "

اُس کے چہرے کی چمک ماند پڑ گئی اعوان خان نے ذرا سی نظر اٹھا کر اُس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔! وہ ایک گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

میں نے تم سے کہا تھا! میں تمھاری ایک نظر کا منتظر "

" رہوں گا تم ہی ہو وہ جس نے میرا انتظار ختم کیا تھا

کرسی سے لانگ کوٹ اٹھا کر بازو پر رکھتے اُس نے عجلت میں جواب دیا اُس کا لہجہ عجیب سے احساسات سے تر تھا ہیر زویار نے بے ساختہ اُس شخص کو دیکھا جو خود کو مصروف ظاہر کر رہا تھا

۔۔۔۔

" ل۔ لیکن م۔ میں نے کب "

تم نے ایک اخری نظر مجھ پر آ کر روکی تھی! میں نے محسوس "

" کیا تھا

وہ بے ساختہ اُس کی بات کاٹتے بولا اُس کی کرسٹل گرے آنکھیں سامنے بیٹھی لڑکی پر جمی تھیں ہیر زویار ساکت ہوئی

۔۔۔۔!

" تم جانتے ہو م۔ میں "

وہ بولتے بولتے یکدم ہی رک گئی اُس کا سانس سینے میں کہیں اٹک گیا آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔

" ارزم جاؤ باہر جا کر کار میں بیٹھو "

ارزم کو ایک نظر دیکھتے اُس نے وہاں سے جانے کا حکم دیا وہ سر ہلاتا اپنا بیگ اٹھائے باہر نکل گیا جبکہ وہ خود دو قدم اُس کی جانب بڑھا جھکے سر کے ساتھ بھی اُس کے قدموں کو خود کی جانب بڑھتا وہ محسوس کر سکتی تھی۔

میں بار بار وضاحت نہیں دیتا ہیر زویار۔۔! لہجے، الفاظ، "
احساسات یہ سب عام سی باتیں ہیں معنی رکھتا ہے فقط یہ کہ ادا
کس نے کیے ہیں"۔

اُس کے جھکے سر کو دیکھتے وہ لب بھینچتے بولا ہیر زویار نے سر
اٹھا کر اُسے دیکھا اُس شخص کی آنکھوں میں کچھ جذبات تھے جو
ابھی راکھ نہیں ہوئے تھے ہیر زویار بے ساختہ لب کاٹ کر رہ
گئی

یونیورسٹی سٹارٹ کرو"۔۔۔۔ "
اُس کی جامد خاموشی پر وہ گہرا سانس فضا کے سپرد کرتا وہاں سے
پلٹ گیا ہیر زویار نے اُس کی پشت کو دیکھا۔۔۔

!مجھے کچھ پیسے چاہیئے"۔۔۔۔ "

وہ یکدم ٹیبل پر دونوں ہاتھ جماتے اٹھ کھڑی ہوئی آگے بڑھتے اُس کے قدم رک گئے اُس کے عنابی لب ہلکی مسکراہٹ میں ڈھلے وہ پلٹا اور اُسے دیکھا اُس کے لبوں پر اب سنجیدگی رینگ رہی تھی

اُس نے والٹ سے کارڈ نکال کر اُس کی جانب بڑھا دیا وہ اُس کے بڑھے ہاتھ کو کچھ پل دیکھتی رہی پھر سر جھٹکتی آگے بڑھی اور ہاتھ بڑھا کر کارڈ تھام لیا اُس کی مومی انگلیاں اُس شخص کی مظبوط انگلیوں سے مس ہوئیں تو اُس شخص نے بے ساختہ ہاتھ پیچھے کھینچا !۔۔۔۔۔

ہیر زویار کو برا لگا تھا اُس کا ہاتھ پیچھے کھینچنا اُس ہاتھ کو "
" تھامنے کی چاہ دل میں اٹھنے لگی تھی

پوچھو گے نہیں کیوں چاہیئے"۔۔؟ "
اُسے واپس پلٹتے دیکھ کر وہ تیزی سے بولی اُس نے ہلکی سی گردن گھما کر اُسے دیکھا۔۔۔

!ضرورت نہیں ہے"۔۔۔ "
وہ سنجیدگی سے تر آواز میں بولا ہیر زویار دھیرے سے مسکرائی اُسے اندازہ نہیں تھا اِس بار جواب طنز کے بجائے دل کو سکون پہنچانے والا ہو گا۔۔۔

"ا۔ایم س۔سوری م۔"

" اِس کی بھی ضرورت نہیں ہے ہیر زویار "

وہ پھر سے اُس کی بات کاٹتے بے ساختہ بول گیا ہیر نے لب کچلے

وہ شخص یوں تھا کہ ایک پل میں اُس لڑکی کو معتبر کر دیتا تھا اور

دوسرے ہی پل اُس لڑکی سے بیگانہ ہو جاتا تھا۔۔

میرا نام بدل چکا ہے"۔"

اُس نے گویا ایک بے نام سی کوشش کی وہ جانتی تھی وہ اُسے

گہرے زخم دے چکی ہے جس کا مداوا بہت مشکل ہو گا۔۔

کیا فرق پڑتا ہے"۔"

وہ بولتا ہوا آگے بڑھ گیا اُس کا لہجہ بے لچک تھا ہیر زویار کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ ٹوٹ کر فرش پر گرا

"ڈھنگ کے کپڑے پہن کر آنا۔"

دروازے کی دہلیز پر کھڑے کھڑے ہی وہ بغیر پلٹے گویا ہوا ہیر زویار نے اُس کی پشت کو دیکھا اُسے محسوس ہوا وہ اُس سے بہت دور ہے اتنا کہ اُس تک پہنچتے پہنچتے اُس کے پاؤں زخمی ہو جائیں گے

وہ جا چکا تھا وہ ایک بار پھر سے اکیلی کھڑی تھی وہ چار سال پہلے " بھی اکیلی تھی اور چار سال بعد بھی اکیلی ہی تھی "

کہتے ہیں انسان بدل جاتے ہیں۔۔۔! لیکن غلط کہتے ہیں "

۔۔۔! انسان نہیں بدلتے، وقت، حالات بدل جاتے ہیں جیسا

" وقت انسان پر ہو وہ ویسے ہی ری ایکٹ کرتا ہے

وہ گہرا سانس بھرتے اوپر کمرے کی طرف بڑھ گئی اُسے اپنی غلطی کا احساس تھا

وہ ہر مرد کو ایک جیسا سمجھ بیٹھی تھی لیکن وہ غلط تھی۔۔۔!

جہاں اِس دنیا میں عورتوں کو فقط گوشت پوست سمجھنے والے مرد بستے ہیں نا۔۔۔! وہی اِس دنیا میں عورتوں کو عزت دینے والے بھی بستے ہیں بات تو صرف سوچ کی ہوتی ہے نا؟؟



وہ مکمل تیار تھی اِس وقت وہ یونیورسٹی کے سامنے کھڑی تھی
ایک قدم آگے بڑھاتے ہی وہ یونیورسٹی میں داخل ہو جاتی اُس
نے سر جھکائے جو گرز میں مقید اپنے پاؤں کو دیکھا

میں ن۔ناپاک ہو گئی ہوں"۔ "
ایک سسکی اُسے اپنے پیچھے کہیں سے ابھرتی محسوس ہوئی
" اعوان خان تمھاری روح کا طالب ہے"
ایک مظبوط لہجہ پھر سے اپنے پیچھے سے کہیں ابھرتا محسوس ہوا
اُس نے گہری سانس فضا کے سپرد کی۔

اُس کے پیچھے اُس کا ماضی تھا جہاں اُسے دکھ، تکلیف، اذیت ملی
تھی اور اُس کے آگے اُس کا مستقبل کھڑا تھا۔۔۔!

وہ دھیرے سے مسکرائی اور قدم آگے بڑھا گئی وہ یونیورسٹی کا گیٹ عبور کرتی یونیورسٹی میں داخل ہو گئی اُس نے مستقبل کو چوز کیا تھا۔

"اُس نے ماضی میں صرف غم، تکلیف، اذیت ہی نہیں برداشت کی تھی اُس نے اُن تکلیفوں پر سیکھا کہ درد صرف اللہ سے بانٹنا چاہیے۔۔۔!اُس نے غموں پر سیکھا کہ صبر آجائے تو غم کی کوئی حثیت نہیں رہتی۔۔۔!اُس نے اذیت سے دیکھا کہ وہ آپ کو کچھ نا کچھ سیکھا کر جاتی ہے ورنہ خوشیوں سے کب کسی نے کچھ سیکھا ہے"..؟

وہ آگے بڑھ رہی تھی اُس کے لبوں پر ایک پُر سکون
مسکراہٹ تھی وہ ماضی سے نکل آئی تھی بہت جلد پتا ہے کیوں؟
وہ لوگ بے وقوف ہوتے ہیں جو ماضی کو لے کر بیٹھے رہتے ہیں
اُس پر ماتم کرتے ہیں وہ اپنے حال اور اپنے مستقبل دونوں کو تباہ
کرتے ہیں اور ہیر زویار تو شروع سے سمجھدار تھی ناں۔۔۔۔؟؟

یہ بات درست ہے کہ ماضی بھول جانا اتنا آسان نہیں ہوتا
۔۔! لیکن یہ بات بھی اتنی ہی درست ہے کہ کوشش کرنے سے
آپ کچھ بھی پا سکتے ہیں۔۔۔۔! پتہ ہے مشکل کیا چیز لگتی ہے
۔۔۔۔؟

پہلا قدم "۔۔۔! ہاں پہلا قدم مشکل ہوتا ہے ہمیں لگتا "
ہے ہم گر جائیں گے لیکن یہ یاد رکھئے آپ اپنا مستقبل سنوار
رہے ہو یا ماضی بھلا رہے ہو یا حال جی رہے ہو آپ کو گرنا ہر
سچویشن میں پڑتا ہے تو کیوں نا پھر ماضی کو بھلانے کی کوشش میں
لڑکھڑایا جائے۔۔۔۔؟؟ مشکل ہے لیکن ناممکن تو نہیں ہے "
۔۔۔۔!!

وہ آگے بڑھ گئی وہ مطمئن تھی وہ جانتی تھی وہ اپنے ماضی سے
نکل آئے گی اُسے علم تھا اُس نے جو غلط کیا ہے اُسے ٹھیک بھی
اُسے خود کرنا پڑے گا۔۔۔

اور ایک اچھا انسان بننے کی کوشش تب شروع ہوتی ہے "
جب آپ کو علم ہو آپ نے غلطی کی ہے اور آپ اُس غلطی کو
درست کرنے کی کوشش کریں۔۔! فرق نہیں پڑتا وہ غلطی
درست ہوتی ہے کہ نہیں۔۔۔! فرق پڑتا ہے تو اُن ایفرٹس سے
جو آپ نے کیں"۔۔۔

وہ کلاس میں جا رہی تھی اُس کے ہر اٹھتے قدم میں آج ایک
نئی امنگ تھی بے شک اُسے ماضی میں گزرے ماہ و سال میں
تکلیف پہنچی تھی لیکن وہ آج اور آنے والے کل کو تباہ نہیں کرنا
چاہتی تھی وہ بھی تب جب اُسے علم ہو کہ سامنے ایک اچھا
مستقبل ہے۔۔۔۔۔۔!

ہاتھ میں ایک کتاب پکڑے وہ اُسے سامنے سے آتا دیکھائی دیا ہیر زویار کے لب مسکراہٹ میں پھیل گئے اُس کی نظروں میں آج ایک الگ چمک تھی جو شاید مقابل کے وجود کو اپنے طلسم میں جکڑ گئی تھی تبھی اُس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا وہ لڑکی اُس کے سامنے تھی اُس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلتے ڈھلتے سنجیدگی میں سکڑ گے۔۔۔۔۔

وہ دانت دانتوں پر جماتے تیزی سے آگے بڑھا سرسری سی نظر ارگرد بھی ڈال لی وہ سخت غصے میں لگ رہا تھا وہ یکدم اُس کے سامنے آیا تو وہ اُس کے اٹھتے قدم تھم گئے۔۔۔۔

"میرے آفس آؤ!"۔۔۔۔

اُس نے وہ کتاب غصے سے اُسے تھمائی اس اچانک افتاد پر کتاب نیچے گرتے گرتے بمشکل بچی وہ آنکھیں گھما کر رہ گئی جبکہ وہ جا چکا تھا وہ اِدھر اُدھر دیکھتی اُس کے پیچھے ہی نکل گئی۔۔

وہ اِس وقت بہت مطمئن تھی کیا فرق پڑتا تھا کہ کون دیکھ رہا تھا کون نہیں۔۔۔! بس وہ بلا رہا تھا تو اُس کے قدم خود بخود اٹھنے لگے تھے۔۔۔۔

" پروفیسر مے "

!اندر آؤ"۔۔۔۔ "

وہ پھر سے اُس کی بات کاٹ گیا اور یہ دن میں تیسری بار تھا وہ حلق تر کرتے اندر داخل ہوئی کتاب ہاتھ میں ہی تھی جبکہ وہ بری

طرح ماتھا مسل رہا تھا ہیر زویار نے معصومیت کی انتہا پر جاتے اُسے دیکھا۔۔۔

کیا میں جان سکتی ہوں مجھے کیوں بلایا گیا ہے پروفیسر "
۔۔۔؟میری بہت عزت ہے یہاں۔۔۔!یوں آپ مجھے اپنے آفس میں سب کے سامنے بلائیں گے تو کیا امپریشن پڑے گا میرا یہاں پر کہ۔

ول یو شٹ اپ"۔۔۔۔؟؟ "
وہ اِس کی تیزی سے چلتی زبان کو نظر انداز کرتے اُس کی بات کاٹتے شدت سے دھاڑا اور اتنی ہی تیزی سے اُس کی جانب بڑھا

تھاوہ جانتی تھی وہ غصہ ہو گا لیکن اِس قدر ہو گا اُسے اندازہ نہیں تھا وہ بے ساختہ قدم پیچھے لینے لگی۔۔۔

میں کیا کہا تھا تمھیں؟ تمھیں میری بات سمجھ نہیں آئی تھی "

"۔۔۔۔؟؟

وہ اِس کی جانب قدم بڑھاتے بھنویں اچکاتے گویا ہوا ہیر زویار نے خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیری اُسے خوف محسوس ہوا اُس کے تیور دیکھ کر۔۔۔

!بولو جواب دو"۔۔۔"

کوٹ کی پاکٹ سے ایک چھوٹا سا نائف نکالتے اُس نے اُسے سیدھا کرتے سرسراتے لہجے میں پوچھا ہیرزویار کو بے ساختہ اُس کی وہ بات یاد آگئی۔۔۔

نجانے اپنی بیویوں کو اوپر پہنچانے کا میرا شوق کب ختم ہو " گا"۔۔۔۔!

اُس کے وجود میں سنسنی خیز لہر دوڑی کتاب اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین بوس ہو گئی وہ قدم پیچھے کو اٹھانے لگی تھی۔۔۔۔

کچھ پوچھ رہا ہوں میں"۔۔۔ "!

وہ آگے بڑھتے اُس چھوٹے سے نائف کی دھار پر انگلی پھیرتا سرد لہجے میں گویا ہوا ہیر کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی نئے سفر کے آغاز میں ہی جان سولی پر لٹک گئی تھی۔۔۔

" ڈ۔ھنگ کے ک۔ کپڑے پہن کر آنا"

وہ اٹکتے لہجے میں خشک لبوں پر زبان پھیرتے بولی اُس سے ایک قدم کے فاصلے پر آکر وہ شخص رک گیا اُس نے نائف اُس کے سامنے کی۔۔۔۔۔

اور یہ ڈھنگ کے کپڑے ہیں"۔۔۔؟ "

وہ اُس کے کوٹ کو نائف کی نوک میں اٹکاتا کڑے تیور لیے آئی برو آچکا کر بولا۔۔

میں شروع سے ایسے کپڑے پہنتی ہوں"۔۔"

وہ ہمت کرتے بولی اور ایک قدم نا محسوس انداز میں پیچھے کو لیا وہ اِس کی حرکت نوٹ کرتے زیر لب مسکرایا۔۔

آہاں۔۔۔۔؟؟تم پہلے کیا پہنتی تھی، کیا کرتی تھی مجھے اِس " سے فرق نہیں پڑتا تم جب تک میرے نکاح میں ہو اپنا حلیہ درست رکھو"۔۔۔

وہ اُس کی ڈریسنگ کو دیکھتے سنجیدگی سے بولا جس نے اِس وقت بلیک پینٹ پر وائٹ ہائی نیک اور پنک لانگ کوٹ کے ساتھ جو گرز پہن رکھے تھے اُس کا حلیہ اعوان کو ذرا برابر بھی

پسند نہیں آیا تھا جبکہ وہ اُس کے جملے "جب تک" میں ہی اٹک گئی تھی۔۔

جب تک کا کیا مطلب ہے"۔۔۔۔؟؟ "

وہ بے ساختہ قدم آگے کو لیتے اُس کے نزدیک آتے ہوئے بولی

اعوان نے دائیں آئی بروا چکاتے اُسے جیسے باور کروایا کہ وہ خود اُس کی جانب آئی ہے لیکن وہ اُس کے اشارے کو نظر انداز کیے کھڑی رہی۔۔۔۔۔

تم چھوٹی بچی نہیں ہو جیسے جب تک کا مطلب نا پتہ ہو "

"۔۔۔

وہ واپس پلٹتے نائف کوٹ کی جیب میں رکھتے کوٹ اتار کر کرسی پر رکھتے کرسی پر بیٹھتے عام سے لہجے میں گویا ہوا۔۔

تم مجھے طلاق دو گے "۔۔۔۔؟ "

اُس کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئیں دل میں درد کی ایک ٹھیس اٹھی اُس نے چار سال انتظار کیا تھا اور صبر کا پھل چار دن بھی نہیں ملا۔۔۔

میں تمھیں مار بھی سکتا ہوں "۔۔۔۔۔ !

جتنے دھیمے لہجے میں اُس نے سوال کیا تھا وہ اتنی ہی تیزی سے بولا تھا ہیر زویار کا مدھم چلتا سانس مزید مدھم ہوا وہ ٹیبل پر رکھی کتاب کھولتے ہوئے بولی۔۔۔

جیسے اپنی پہلی بیوی کو مارا تھا"۔۔۔۔؟ "

وہ آنسو پیتی بولی دل میں کہیں بہت سے سوال تھے وہ جاننا چاہتی تھی وہ مذاق تھا یا حقیقت اُس کے سوال پر اعوان خان نے کتاب سے نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔۔

! بلکل "۔۔ "

وہ یک لفظی بول کر واپس کتاب پر نظریں جما گیا ہیر زویار کے لب خوف سے لرز اٹھے۔۔

کیسے مارا تھا تم نے اُسے "۔۔۔۔؟ "

وہ آنسوؤں کا پھندا حلق میں ہی اتارتے با مشکل بولی

میں نے اُس کے سینے میں دو گولیاں ماری تھیں لیکن تم اِس " سے زیادہ کی حق دار ہو"۔

وہ کتاب کا صفحہ پلٹتے سرد لہجے میں بولا ماحول میں یکدم ہی کثافت بڑھ گئی ایک عجیب سا خوف پیدا ہوا۔۔۔! ہیر زویار کے قدم لڑکھڑا گئے۔۔۔

مجھے کتنی مارو گے "۔۔۔۔؟ "

وہ ضبط سے بولی ٹانگیں لرز رہی تھیں لیکن وہ ڈھیٹ بنی وہی کھڑی رہی۔۔

" زیادہ نہیں صرف چھ "

وہ کتاب پر انگلی رکھے ذرا سی نظر اٹھاتے اُسے دیکھتے بولا اور واپس نظریں کتاب پر جما گیا اُس کی اتنی سرد مہری پر ہیر زویار کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا اذیت سے دل میں جیسے کچھ چبھنے لگا۔۔۔

کیوں مارا تھا اُسے "۔۔۔۔؟؟ "

آنسو کا قطرہ اُس کی گال پر لڑھک آیا وہ ایک دلدوز ہچکی لیتی بولی تو اعوان خان لب بھینچ گیا لیکن سر ابھی بھی جھکا ہوا تھا۔۔۔

میرا دل تھا!"۔۔۔ "

وہ پین اٹھاتے نوٹ پیڈ پر کچھ لکھتے مصروف سے انداز میں بولا ہیر زویار کے لب پھڑ پھڑا اٹھے وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن لفظ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔

دل نے کہا اور مار دیا"۔۔۔۔؟ "

وہ آنکھیں زور سے میچتے واپس کھولتے بولی اُسے شدید تکلیف ہوئی نجانے کیوں شاید اُس شخص کی بے رخی کی وجہ سے۔۔۔

اُس شخص کے نوٹ پیڈ پر چلتے ہاتھ رک گئے اُس نے پین ٹیبل پر رکھا اور سر اٹھا کر اُس لڑکی کے ہلکے سے لرزتے وجود کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

!اُن پانچ مردوں کو بھی تو مار دیا تھا ناں"۔۔۔۔ "

وہ جبڑے بھینچ کر ضبط سے بولا ہیر زویار ساکت رہ گئی وہ کچھ بول ہی نا پائی وہ شخص واپس پین اٹھا کر نجانے کیا لکھنا شروع کر چکا تھا ہیر زویار کو اپنا آپ مجرم محسوس ہوا۔۔۔

!اب دفع ہو جاؤ یہاں سے"۔۔۔۔ "

اُسے سخت کوفت ہونے لگی دل بوجھل ہو رہا تھا اُس کے آنسوؤں سے وہ تیز لہجے میں یکدم بولا تو وہ اِس کے اچانک بولنے پر ڈر گئی

۔۔۔

م۔میں مع۔معافی مانگتی ہوں"۔۔۔۔ "

وہ ہاتھوں کی پشت سے گال رگڑتے بولی اُس کے لہجے میں گہرا کرب تھا وہ سختی سے لب ایک دوسرے میں پیوست کر گیا

۔۔۔۔

"میں نے کہا جاؤ یہاں سے!۔۔۔"

وہ بغیر اُس کی طرف دیکھے تیز لہجے میں بولا ہیر زویار نے اُس کی طرف قدم بڑھائے

"میری طرف مت آنا!۔۔۔۔"

وہ کتاب سے نظریں اٹھاتے درشتگی سے انگلی اٹھائے اُسے وارن کرنے والے انداز میں غرایا ہیر زویار کے قدم لڑکھڑا گئے آنسوؤں میں مزید روانی آئی۔۔۔

م۔میں تب ی۔م۔مجھے سمجھ نہیں آر۔رہی"۔۔۔ "

وہ کچھ بولنا چاہتی تھی لیکن زبان بار بار لڑکھڑا رہی تھی سانس اکھڑ رہا تھا

میں وہی ہوں نا جس کے لیے تم نے چار سال انتظار کیا اور " جس کے ملتے تم نے اُسے دھتکار دیا۔۔۔! خبر دار اگر تم نے میرے پاس آنے کی کوشش کی ابھی کے ابھی نکلو یہاں سے میں یونیورسٹی میں کوئی تماشا نہیں چاہتا"۔۔۔

وہ کر خنگی سے بولا اُس کے لفظوں میں ناطنز تھا نا نخوت تھی

وہ جذبات سے عاری لہجہ تھا اور یہیں ہیر زویار کی ہمت تمام ہوئی

تھی وہ تو کوئی جذبات عیاں ہی نہیں کر رہا تھا۔۔

!تم ج۔جانتے ہو کیا ہوا تھا"۔۔۔"

وہ اُس کی آنکھوں میں اترتی وحشت کی پرواہ کیے بغیر اُس کی

جانب بڑھتے ہچکیاں بھرتی بولی۔۔۔۔۔۔

ہاں جانتا ہوں۔۔۔!تم نے خود سب کچھ تسلیم کر لیا "

تھا۔۔۔!تم نے میرا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔!تم نے مجھے ہوس پرست

!!کہا تھا۔۔۔!تم نے میری توہین کی تھی اپنے شوہر کی"۔۔۔۔

وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر غصے سے بولا تھا اُس کی آواز مدھم تھی لیکن لہجہ سخت تھا ہیر زویار سر جھکائے سسک پڑی۔۔

ا۔اور میری توہین"۔۔۔؟؟"

وہ سر اٹھائے اپنی سی کوشش کرتی بولی کوشش کے باوجود اُس کے آنسو تھم نہیں رہے تھے۔۔۔۔

کیا میں نے کی تمھاری توہین۔۔۔؟ کیا میں نے تمھیں کہا " تم پامال ہو۔۔۔؟ تم نے نا صرف خود کو اذیت دی تھی بلکہ تم نے وہ تکلیف مجھے بھی پہنچائی،،اب کیا توقع رکھتی ہو تم مجھ سے ۔۔۔۔؟ میں تمھیں معاف کر دوں؟ مت بھولو تم نے مجھے بد کردار ٹھہرایا تھا"۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے اس کا بازو سختی سے دبوچ گیا دانت کچکچاتے اُس کے لفظوں میں گہری کاٹ تھی غصے سے رگیں پھول رہی تھیں اُس نے بات کے اختتام پر اُس کا بازو سختی سے جھٹک دیا۔۔۔

و۔وہ ز۔زارون و۔وہ زندہ ہے ناں"۔۔۔۔؟؟ "

وہ اس کی شرٹ کو تھامتے اُسے گویا جھنجھوڑنا چاہتی تھی اُس نے سختی سے لب بھینچ ڈالے اُس کے ہاتھوں کو سختی سے جکڑتے اُس نے خود سے دور کرتے جھٹک دیا۔۔۔

تم اُسے مارنا چاہتی ہو۔۔۔؟ میں اُسے مار دوں گا۔۔۔! "

لیکن میری ایک بات یاد رکھنا ہیر زویار جس دن زارون خان مرا اُسی دن تمھیں آزاد کر دوں گا میں "۔۔۔

وہ انگلی اٹھائے درشتگی سے بولا ہیر زویار جو حواس باختہ ہو رہی تھی یکدم اُس کا حرکت کرتا جنجھلاتا وجود ساکت ہو گیا آنکھ کے کنارے اٹکا آنسو ٹوٹ کر زمین پر گرا وہ اُس شخص کو دیکھتی رہ گئی

۔۔۔

!! میں تمھیں دوبارہ اِس کا موقع نہیں دوں گی "۔۔۔۔ "

وہ کچھ پل ٹھہر کر بولی اُس کا لہجہ خالی تھا اُس نے ہاتھ کی پشت سے رخسار رگڑ ڈالا وہ اب بلکل نارمل لگ رہی تھی وہ الٹے قدم لیتی وہاں سے تیزی سے نکل گئی۔۔۔۔

اعوان خان اُسے جاتا دیکھتا رہا اُس کا لہجہ بغاوت لیے ہوئے تھا اُسے لگا جیسے وہ کچھ غلط کرے گی اور پھر اعوان خان اُس چھوٹی لڑکی سے ہر قسم کے فعل کی توقع کر سکتا تھا۔۔

وہ بے ساختہ تیزی سے وہاں سے باہر کی طرف بھاگا۔۔

سامنے اس کے کبھی اس کی ستائش نہیں کی
دل نے چاہا بھی اگر،، ہونٹوں نے جنبش نہیں کی

اہل محفل پہ کب احوال کھلا ہے اپنا
میں بھی خاموش رہا اس نے بھی پرسش نہیں کی

جس قدر اس سے تعلق تھا چلے جاتا ہے
اس کا کیا رنج ہو جس کی کبھی خواہش نہیں کی

یہ بھی کیا کم ہے کہ دونوں کا بھرم قائم ہے
اس نے بخشش نہیں کی ہم نے گزارش نہیں کی

اک تو ہم کو ادب آداب نے پیاسا رکھا
اس پہ محفل میں صراحی نے بھی گردش نہیں کی

ہم کہ دکھ اوڑھ کے خلوت میں پڑے رہتے ہیں
ہم نے بازار میں زخموں کی نمائش نہیں کی

اے مرے ابر کرم دیکھ یہ ویرانۂ جاں
کیا کسی دشت پہ تو نے کبھی بارش نہیں کی

کٹ مرے اپنے قبیلے کی حفاظت کے لیے
مقتل شہر میں ٹھہرے رہے جنبش نہیں کی

وہ ہمیں بھول گیا ہو تو عجب کیا ہے فرازؔ
ہم نے بھی میل ملاقات کی کوشش نہیں کی

(احمد فراز)



وہ مسلسل تیزی سے بھاگتا اُسکی کلاس کی جانب جا رہا تھا ہڑ بڑاہٹ اور پریشانی اُس کے چہرے سے عیاں تھی وہ ہڑ بڑا کر کلاس میں انٹر ہوا۔۔۔! کلاس میں ہر طرف شور و غل مچا ہوا تھا اُس کے بھاری تیز قدموں کی ہڑ بڑاہٹ پر وہاں یکدم خاموشی چھا گئی ہر کوئی اُس کی طرف دیکھنے لگا تھا جو گہرے سانس بھرتے سانس درست کرنے کی کوشش میں تھا۔۔۔

"۔۔۔۔ہیر زویار!!

اُس نے یک لفظی پوچھا اور پوری کلاس پر ایک طائرانہ نظر ڈالی وہ اُسے وہاں کہی نظر نہیں آئی تھی وہ کلاس کی بات سنے بغیر ہی باہر نکلا گیا تھا۔۔

اُسے فرق نہیں پڑتا تھا کلاس اُس کے بارے میں اِس وقت کیا سوچ رہی ہو گی وہ مسلسل بھاگ کر اپنی کار کی طرف گیا تھا اُسے فرق پڑتا تھا تو فقط ہیر زویار سے وہ جانتا تھا وہ چھوٹی لڑکی کوئی بھی بے وقوفی کر جائے گی جو وہ افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

وہ رش ڈرائیونگ کرتے سب سے پہلے گھر پہنچا تھا پورچ میں گاڑی کھڑی کرتے اُس کے قدم گھر کے اندورنی حصے کی طرف اٹھے ماتھے پر پریشانی سے پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمک رہے تھے۔۔۔

ہیر۔۔۔!ہیر۔۔۔۔!ہیر زویار"۔۔۔۔ "

وہ مسلسل انتہائی فکر اور غصے سے چلاتے اوپر کی جانب بھاگا وہ اوپر ہر کمرے میں دیکھ آیا تھا وہ وہاں نہیں تھی اب اُسے واقعی فکر ہونے لگی تھی اگر وہ کچھ غلط کر بیٹھی تو۔۔۔۔؟؟

اُسے اتنا سخت لہجہ نہیں اپنانا چاہیے تھا اُس کے ساتھ اُسے شدت سے خود پر بھی غصہ آیا تھا۔۔۔

فوزیہ۔۔۔!فوزیہ"۔۔ "

وہ ماتھا مسلتے ملازمہ کو آوازیں دینے لگا جو گھر کے باہر سے اندر آتی دیکھائی دی تھی۔۔۔

" جی س "

ہیر آئی ہے گھر۔۔۔؟؟"

اُس کی بات درمیان میں ہی کاٹتے اُسے نے تیزی سے پوچھا اُسے اپنا دل یکدم کہی دور ڈوبتا محسوس ہوا۔۔۔

جی سر آئی ہے وہ گھر کے بیک سائیڈ پر ہے اور وہ رو رہی " تھی میں گئی وہاں تو وہ مجھ پر چلائی اور مجھے واپس بھیج دیا"۔۔

فوزیہ ایک ہی سانس میں بول گئی اعوان خان نے ہلکے سے سر کو جنبش دی اور قدم گھر کی بیک سائیڈ کی جانب بڑھائے وہ اس وقت سخت غصے میں لگ رہا تھا۔۔۔

جاہل لڑکی"۔۔۔۔ "

وہ غصے سے دانت کچکاتے بڑبڑایا گھر کے بیک سائیڈ پر پہنچتے اُسے نے وہاں ہر طرف نظر دوڑائی وہ وہاں نہیں تھی وہ حیران ہوا تھا

۔۔۔۔۔۔

ہیر۔۔۔! ہیر کہاں ہو فوراً سامنے آؤ ورنہ آج سمجھ لینا کہ " تمھاری زندگی کا آخری دن ہو گا"۔۔۔۔

اُس کے غائب ہونے کی پرواہ کیے بغیر وہ مسلسل چیخ رہا تھا جبڑے سختی سے بھینچے اُسے بیک سائیڈ بنے لان میں ہر طرف دیکھا وہ وہاں نہیں تھی وہ اچانک رک گیا اُسے اپنی دھڑکنیں یکدم مدھم پڑتی محسوس ہوئیں۔۔۔

اُس نے آہستگی سے قدم آگے کی جانب بڑھائے دل اچانک ہی خوفناک اندیشوں میں گھرنے لگا وہ آخری قدم لیتا رک گیا سامنے پول تھا اُسے نے سختی سے بھینچے لبوں سمیت نظر نیچے پول کے صاف شفاف پانی پر ڈالی۔۔۔

اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں وہ فوراً پانی میں کود گیا ٹھنڈے پانی نے اِس کے حواس بری طرح سلب کیے وہ پانی کی نچلی سطح پر جاتے سختی سے اُسے پکڑتے یکدم پانی کی اوپری سطح پر لے آیا تھا وہ سانس روکے نیچے بیٹھی تھی ہڑبڑا کر گہرا سانس کھینچا

۔۔۔۔

اُس نے پانی کی وجہ سے بند ہوتی سرخ آنکھیں کھولنے کی کوشش کی اور ہلکی سی جھلک سامنے درشت تاثرات لیے شخص کی دیکھی اُس نے زور سے آنکھیں میچ لیں وہ گہری سانسیں بھرنے لگی تھی۔۔۔

اُس کے حواسوں کو اس قدر ٹھنڈے پانی نے نہیں جھنجھوڑا تھا جتنا اُس شخص کی جھلساتی نظروں اور سخت گرفت نے جنجھوڑ ڈالا تھا۔۔۔۔

وہ اُسے چھو چکا تھا۔۔۔! اب ہیر زویار چاہتی تو اُس کا قتل " " بھی کر سکتی تھی

یہ تم کیا کر رہی تھی نیچے۔۔۔!اپنی آنکھیں کھولو ورنہ "
ادھر ہی تمھارا گلا گھونٹ ڈالوں گا میں"۔۔۔

وہ کرخت لہجے میں دھاڑا اور اُس کے بازو پر گرفت سخت کر لی
اُس کی اس قدر سخت گرفت ہر ہیر کو اُس کی سلاخ انگلیاں اپنے
بازو میں دھنستی محسوس ہوئیں اور پھر اُس کی وہ کرختگی بھری
آواز اُس کی جان نکالنے کو کافی تھی۔۔۔۔

اُس نے بہت آہستگی سے اپنی آنکھیں کھولیں اور ساتھ ہی
آنسو بھی آنکھوں سے پھسل کر پانی میں گرنے لگے وہ بے زاری
سے نظریں پھیر گیا ہیر زویار کے آنسوؤں میں مزید روانی آئی
۔۔۔

اتنے ہی بے زار ہیں تو آزاد کیوں نہیں کر دیتے"۔۔۔ "

وہ اپنا بازو اُس کی گرفت سے یکدم چھڑا گئی وہ وہاں سے نکلنے کو آگے بڑھی جب اُس نے سختی سے اُس کی کلائی جکڑتے اُس کی کمر پر اتنی ہی سختی سے پن کی اور اُس کی پشت کو اپنے سینے لگایا۔۔۔

جلد کر دوں گا"۔۔۔۔ "

وہ جانتا تھا پہلے بولے گے جملے کا نتیجہ کس قدر بھیانک تھا لیکن وہ اعوان خان ہی کیا جو باز آجائے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

آپ م۔میرے ساتھ ایسا ن۔ نہیں کر سکتے "۔۔۔۔ "

وہ مسلسل اِس کی گرفت میں پھڑ پھڑاتی بلند آواز میں چیخی اُس نے گرفت مزید سخت کر لی۔۔۔

اور تم کچھ بھی کر سکتی ہو۔۔! کچھ بھی کہہ سکتی ہو۔۔۔! " ہے نا کیوں کہ تم عورت ہو تم آنسو بہاؤ گی اور مرد وہیں پگھل جائے گا تم آنسو بہا کر سچی بن جاؤ گی۔۔۔! اپنے لفظوں سے بچ نکلو گی۔۔۔۔۔!"۔۔۔

وہ درشتگی سے اُس کا رخ اپنی جانب موڑتا اُس کے کندھوں پر گرفت سخت بناتے ماتھے پر بل ڈالے غرایا ہیر زویار سخت شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

ایسا ہی تو تھا وہ جہاں بے بس ہو جاتی تھی وہی آنسو بہانے لگ جاتی اور وہ اُسے بخش دیتا تھا۔۔۔

مرد نہیں پگھلتا۔۔۔! مرد تب ہی پگھلتا ہے جب آنسو " اُس کی من پسند عورت بہائے۔۔۔۔! تو میں من پسند ہوئی ؟؟۔۔۔"

وہ جنجھلاہٹ بھول گئی وہ آج کسی بھی طرح اُسے لاجواب کرنا چاہتی تھی وہ آخری موقع تھا اُس کے پاس اُس کی بات پر وہ چند لمحے خاموش رہا پھر سختی سے لب دوسرے لب میں پیوست کیا اور ہاتھ اُس کے کندھوں سے ہٹا لیے۔۔۔

کبھی نہیں"۔۔۔ "

وہ نظریں پھیر تا بول گیا اُس کے لہجے میں کسی بھی قسم کا کوئی جذبات نہیں تھا لہجہ ہر تاثر سے پاک تھا ہیر زویار وہی ساکت ہو گئی ایک آخری موقع آخری امید بھی ختم ہو گئی۔۔۔

تم شروع سے ظالم ہو"۔۔۔۔ "

آنسو کا قطرہ اُس کے رخسار پر گر گیا اُس نے نظر اٹھا کر نظر بھر کر اُس شخص کو حسرت سے دیکھا۔۔! ہاں وہ صیحح تھی وہ ظالم ہی تھا۔۔

" مرد اگر انا میں آجائے نا تو اُن سے جیت پانا بہت مشکل ہوتا ہے۔۔۔۔! مرد تو ایسا ہی کہ اپنی انا میں من پسند عورت کو بھی دھتکار دیتا ہے "

" اور اگر وہی مرد محبت کرنے پر آجائے تب۔۔۔؟ مرد اگر نبھا پر آجائے تو وہ اپنی من پسند عورت کے لیے ہر چیز کو ترک کر دیتا ہے حتی کے اپنی انا کو بھی"۔۔۔

" مرد کے اِن دو رویوں کی زمہ دار اُس کی من پسند عورت ہی ہوتی ہے وہ چاہے تو اُسے جھکا دے وہ چاہے تو اُسے ظالم بنا دے"۔۔۔۔۔

" تم مجھے و۔واقعی چھوڑ دو گے"۔۔۔۔؟

وہ سسک پڑی تھی پانی کی ٹھنڈک جیسے اُس کے وجود پر کوئی اثر نہیں رکھ رہی تھی اُسے تو اُس شخص کے لہجے کی سرد مہری مار رہی تھی۔۔۔

" نا چھوڑوں کیا۔۔۔؟ تمھیں یاد ہے نا میں ایک ہوس پرست انسان ہوں میرا ایمان تم پر خراب ہو گیا تو"۔۔۔۔؟؟ وہ آئی بروآچکاتے اِس بار بڑے سکون سے بولا تھا غصے کی ہلکی سی رمق بھی نا تھی ناطنز تھا بس سکون ہی سکون تھا۔۔۔

" ت۔تم ا۔سے بھول کیوں نہیں جاتے"۔۔۔۔

وہ چہرے پر ہاتھ جماتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی اُس کی سسکیاں وہاں گونجنے لگیں وہ ضبط سے لب بھینچ گیا وہ تو اُس کی من پسند عورت نہیں تھی پھر ضبط کیسا۔۔۔؟

" تم نے مجھے زندہ در گور کیا ہے ہیر زویار۔۔۔! تم نے ایک جائز رشتے کو پامال کیا ہے مت بھولو تم میں صرف تمھاری زبان بول رہا ہوں!!"۔۔۔۔

وہ دبے دبے غصے میں چلایا اُس کا ہچکیاں لیتا وجود دیکھ کر وہ دانت کچکا گیا اُسے کوفت ہونے لگی تھی۔۔۔

" اور تم نے چار سال پہلے جو کیا وہ بھول گے ہو تم"۔۔۔ "

وہ دیک ہذیانی ہوتی چیخ اٹھی تھی اُس کا گریبان پکڑے اُس لڑکی نے وہ حساب مانگا تھا آج جس حساب سے وہ شخص ہمیشہ خوف زدہ رہتا تھا وہ خاموش ہو گیا سکون بھی بھک سے کہیں اڑ گیا۔۔۔

تم نے بھری محفل میں مجھے رسوا کیا تھا۔۔۔! دغا تم نے " نہیں دیا مجھے میرے دل نے دیا تھا اور آج تک دیتا آ رہا ہے قصور تمھاری ماں کا ہے سمجھے تم جس نے میرے ذہن میں تمھیں براجمان کیا۔۔۔۔۔۔۔۔! قصور میرا نہیں ہے۔۔۔! میں پچھلے چار سال سے اُس اذیت کو کاٹ رہی ہوں جو میرے بے قصور ہوتے ہوئے میرے حصے لکھی گئی "۔۔۔۔

اس کا گریبان جنجھوڑتے وہ چلا اٹھی تھی اُس کی آواز میں کوئی لرزش نہیں تھی نجانے اُس میں اتنی ہمت کہاں سے آگئی جس پر وہ آج آر یا پار کے اصول پر تھی۔۔۔! لیکن جو بھی تھا وہ کہہ تو ٹھیک رہی تھی

" ایسی کئی لڑکیاں ہیں جن کے ذہنوں میں اُن کے بڑے پہلے ہی کسی کو براجمان کر دیتے ہیں وہ اُن کے متعلق سوچتی ہیں اور آخر میں جب کبھی وہ شخص انہیں نہیں ملتا تب وہ ٹوٹ جاتیہیں " قصور یہاں اُن بڑوں کا ہوتا ہے جو ایسا فعل سرانجام دیتے ہیں

تم کیا چاہتی ہو"۔۔۔۔؟؟ "

وہ اتنے وقت بعد بس اتنا ہی بولا وہ جانتا تھا وہ بے قصور ہے اور آج تک اُس نے کسی بے قصور کو سزا نہیں دی تھی۔۔

" م۔میں اُس وقت ٹ۔ٹھیک نہیں تھی آپ کو ذرا سا بول دیا تو آپ نے مجھے کتنا ہرٹ کیا ہے"۔۔۔۔

وہ اِس کا گریبان چھوڑتے اُس سے دور ہو گئی آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے اعوان خان گہرا سانس بھر گیا۔۔

" وہ لڑکی عجیب تھی غصے میں اُسے "تم" کہہ دیتی اور ناراضگی، خوف اور محبت میں اُسے "آپ" کر دیتی وہ تو اِس آپ، تم" کے کھیل میں ہی پھنس کر رہ گیا تھا"۔۔

" ذراسی بات۔۔۔؟؟ "

وہ جیسے اُس کی گوہر افشانی پر چونکا تھا وہ ابھی بھی نہیں سمجھ تھی،،
جیسے چار سال پہلے نہیں سمجھی تھی۔۔

تم اب بھی ویسی ہی ہو جیسی چار سال پہلے تھی نا سمجھ "
چھوٹی لڑکی"۔۔۔
وہ نفی میں سر ہلاتے بولا تو اُس نے شکوہ کناں نظروں سے
اُسے دیکھا۔۔

کیا فرق پڑتا ہے"۔۔۔ "
وہ آنسو ہاتھوں کی پشت سے صاف کرتی مدھم لہجے میں یوں بولی
جیسے کوئی چھوٹی بچی ہو وہ سر جھکا گیا۔۔۔

مجھے پڑتا ہے میں مزید تمھاری یہ بچکانہ حرکتیں افورڈ "
نہیں کر سکتا۔۔۔۔! ایسا چلتا رہا تو تم ایک دن میرے ہاتھوں سے
ضائع ہو جاؤ گی"۔۔۔۔

اُس کا بازو پکڑے وہ اُسے پول سے باہر لے آیا تھا وہ اپنا بازو
چھڑوانے کی ہلکی سی کوشش کرتی رہی جیسے وہ اُس شخص کی
گرفت سے آزاد ہونا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔

معاف کر دیں پلیز"۔۔۔۔ "

وہ واپس شروع ہو گئی تھی ہچکی لیتے اُس نے ایک ہاتھ سے ایک آنکھ مسلی اعوان خان تھم گیا اُس کے اچانک رکنے پر اُس نے چونک کر اُسے دیکھا۔۔۔

صاف صاف لفظوں میں بتاؤ کیا چاہتی ہو تم۔۔۔۔۔؟ "

معافی۔۔۔! تو جاؤ معاف کیا"۔۔۔

وہ اُس کا بازو چھوڑتے بے لچک لہجے میں بولا ہیر زویار نے اپنے وجود کو دیکھا اُسے لگا جیسے وہ ایک دوسرے سے صدیوں کی مسافت پر کھڑے ہیں

م۔مجھے اپنی چار سالوں کی ریاضت کا انعام چاہیے خان "

۔۔"

وہ بولتے بولتے لڑکھڑائی اور پھر ایک ہی سانس میں بول گئی جیسے خدشہ ہو وہ منع کر دے گا۔۔

تم نے مجھے دھتکارا تھا"۔۔۔ "

میں معافی مانگ رہی ہوں نا"۔ ہچکی بھری گئی "

" میں تمھیں آخری بار معاف کروں گا ہیر "

اُس نے انگلی اٹھا کر رعب دار لہجے میں کہا وہ لب کاٹ گئی

بند کرو یہ بیہودہ حرکتیں اور چلو"۔۔۔ "

اُس لڑکی کا ہاتھ جکڑتے وہ ایک سخت نظر اُس کے لبوں پر ڈالتا کر خفگی سے بولا اور اُسے لیے آگے بڑھ گیا وہ اُس کے مظبوط ہاتھ میں جکڑے اپنے ہاتھ کو دیکھتی رہی وہ دھیرے سے مسکرائی

۔۔۔۔! ہاں اب سکون تھا۔۔۔۔! ہاں چار سال بعد اب سکون میں تھی وہ۔۔۔۔۔۔

" اگر مرد کو بے حس ایک عورت بناتی ہے تو اُسے جھکانے کا ہنر بھی ایک عورت ہی رکھتی ہے۔۔۔! وہ بہتر جانتی ہے کب، کہاں، کونسا ہتھیار کام آئے گا "



وہ اِسے کمرے میں لاتا اِس کا ہاتھ آہستگی سے چھوڑتے الماری کی جانب بڑھا اور وہاں سے ایک سفید جوڑا نکال کر واپس

پلٹتے اِس کی جانب آتے اس کی طرف بڑھایا وہ بس ساکت سی اُس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اُس نے اُس محبت کو اپنی زندگی کے بیس برسوں کا انتظار دیا تھا اور آج بیس برس بعد وہ محبت مکمل ہو گئی تھی یوں محسوس ہوا جیسے آج صحیح معنوں میں وہ جی اٹھی ہو جیسے ایک تناور درخت پر آج برسوں بعد میٹھے پھل آ لگے ہوں۔۔

پکڑو چینج کر لو سردی میں مرنے میں کسر تو ویسے بھی نہیں" چھوڑی تم نے کوئی"۔۔۔۔۔

ڈریس اِس کی جانب مزید بڑھاتے وہ خفیف لہجے میں ہلکا سا طنز کرتے بولا وہ ہلکی مسکراہٹ سے ڈریس تھام گئی۔۔۔

!شکر کرو تمھیں جیل جانے سے بچا رہا ہوں"۔۔۔۔ "

اُسے پلٹتے دیکھ کر وہ پیچھے سے ہانک لگاتے اپنے کپڑے جھاڑتے بولا جس سے پانی کے قطرے نیچے کارپیٹ پر گرنے لگے۔۔۔

" کیا۔۔۔؟ کیسے۔۔۔؟؟ "

وہ کپڑوں پر گرفت بناتے نا سمجھی سے بولی کمرے میں چلتے ہیٹر نے اُسے کچھ پر سکون کیا اب جبکہ اعصاب سے کثافت ختم ہوئی تو اُسے سردی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

ٹھنڈ کی وجہ سے میں مر جاتا تو تم قاتلہ کہلاتی۔۔۔! خیر "

میرا خون تو معاف ہے نا تمھیں۔۔۔! میری یادداشت کتنی کمزور ہے"۔۔۔۔

وہ ہلکے پھلکے انداز میں دھیمی مسکراہٹ سے بولا تو ہیر زویار لب دبائے ہلکے سے مسکرائی اور واشروم کی جانب قدم بڑھا گئی وہ خود بھی اپنے کپڑے لیتا چینجنگ روم میں گھس گیا۔۔۔

وہ ہاتھوں کو آپس میں مسلتے باہر نکلی تھی وہ سامنے ہی بلیک شرٹ پر بلیک ہی پینٹ پہنے صوفے پر بیٹھا تھا اُس نے چمکتی آنکھوں سے اُس شخص کو دیکھا۔۔۔

"یہاں آؤ!"۔۔۔۔

ہاتھ کے اشارے سے بلایا گیا وہ دھیمے قدموں سے چلتی صوفے کے پاس پہنچتی اُس کے ساتھ صوفے پر ٹک گئی۔۔۔

تم کتنی بے وقوف ہو ہیر خان سو سائیڈ چاقو سے بھی ہو "
سکتا تھا وہ بھی بس پندرہ سیکنڈ میں"۔۔۔

اِس کے بالوں پر ٹاول رکھتے وہ اِس کے بالوں کو خشک کرتے
قدرے تحمل سے گویا ہوا لہجہ نصیحت دینے والا تھا ہیر زویار نے
بے ساختہ ہلکا سا ٹاول چہرے سے ہٹا کر سامنے بیٹھے شخص کو
حیرت بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔

کیا آپ مجھے خود کشی کے مشورے دے رہے ہیں "
"۔۔۔؟؟

وہ جھٹ سے آنکھیں چھوٹی کرتے اُس کے اپنے سر پر جمے
ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے شاکی لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

" آہاں۔۔۔!! وہ پر سوچ ہوا اور سر کو ہلکے سے اثبات میں ہلایا۔۔۔۔!

" میں بس دوبارہ سردی میں سرد پانی میں بھیگنا نہیں چاہتا اس لیے دوسرے طریقے بتا رہا ہوں۔۔۔!! ویسے بھی ڈاکٹر مفت مشورہ نہیں دیتے تم خوش قسمت ہو"۔۔۔۔

وہ واپس سے اُس کے بالوں پر ٹاول رگڑتے بولا ہیر زویار کا سر گھوم کر رہ گیا وہ جلدی سے اُس کے ہاتھوں پر واپس ہاتھ رکھتے اُسے روک گئی۔۔

آپ پہلے ڈاکٹر ہیں جو خودکشی کے طریقہ کار کے "
مشورے دے رہا ہے"۔۔
وہ منہ بسور کر بولی اعوان خان لب دبائے مسکرایا۔۔۔

ویٹ۔۔۔! یو آر آپر وفیسر ناٹ آ ڈاکٹر رائٹ"۔۔۔۔ "
وہ ٹاول اپنے سر سے ہٹاتے سوالیہ ہوئی اُسے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا
اعوان اُس کی بات پر لب بھینچ گیا۔۔۔

رونگ۔۔۔! میں ایک ڈاکٹر ہوں میں نے فارن میں "
! میڈیکل پڑھا ہے"۔۔۔۔۔
وہ کچھ سوچتے بولا تو ہیر سیدھا ہوتے اُس کے بلکل ساتھ ٹک گئی
اُس کے وجود کی خوشبو پر وہ ایک دلکش سحر میں جکڑا۔۔

کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ نے واقعی اپنی فرسٹ "
وائف کو مار دیا"۔۔۔۔؟؟

ہیر زویار اس کے سینے سے پشت لگائے سر اوپر اٹھاتے
سنجیدگی سے بولی ساتھ انگلیاں اِس کی ہلکی بڑھی بیئرڈ پر رب
کرنے لگی وہ گہری سانس کھینچ کر رہ گیا۔۔۔

ہاں میں نے اُسے مار دیا"۔۔۔۔"
وہ جذبات سے عاری لہجے میں گویا ہوا تو ہیر زویار کا اُس کی بیئرڈ کو
سہلاتا ہاتھ بے ساختہ رک گیا وہ سختی سے لب بھینچتے آنکھیں بند
کرتی واپس کھولتی اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

اگر وہ خوفزدہ ہوئی تو وہ شخص ہر گز اُسے سچ نہیں بتائے گا جبکہ وہ اب چاہتی تھی کہ اتنے سالوں کی ریاضت کے عوض وہ مکمل ہر راز سے پردہ اٹھا کے اُس کا ہو جائے۔۔

"کیوں خان۔۔؟آپ تو محبت کرتے تھے نا اُس سے ۔۔۔۔!"

وہ نا سمجھی سے بولی حرکت کرتا ہاتھ اُس کی بیئر ڈ سے ہٹ کر اب اُس کے ہاتھ پر پہنچتے اُس کے دائیں ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی قید میں لے گیا۔۔۔

"تمھیں جیلس فیل نہیں ہوتا کہ میں اُس سے محبت کرتا تھا ۔۔۔؟"

وہ اپنے ہاتھ میں دبے اُس کے ہاتھ کو لبوں کے نزدیک لاتے وہاں لب رکھتے شرارت سے گویا ہوا۔۔

" تھا سے کیا فرق ہے خان " ہے " معنی رکھتا ہے "

وہ مسکرا کر بولی اور اُس کی چمکتی گرے آنکھوں کو ہاتھ بڑھا کر دھیرے سے چھوا وہ آنکھیں بند کرتے دھیمے سے مسکایا۔۔۔

بولیں خان آپ نے کیوں مارا اُسے اور آپ کو پولیس پکڑ " کر نہیں لے گئی "۔۔۔؟؟

وہ تشویش سے بولی وہ اس کے لہجے کی فکر پر ہلکے سے مسکرایا

۔۔۔۔

وہ اچھی لڑکی نہیں تھی ہیر۔۔۔۔! میں اُسے پکڑنا چاہتا تھا "
اور وہ مجھے۔۔۔اِس درمیان تم نے الگ ہی سوال کھڑے کر دیے
میں پھنس گیا تھا"۔۔۔

وہ لب کاٹتے بولا اور پھر سے اُس کے ہاتھ پر ایک زبردست
بوسہ دیا جیسے اُس وقت کا افسوس ہو اُسے۔۔۔

کیا مطلب"۔۔۔؟؟ "
وہ الجھن زدہ لہجے میں بولی

میں ایک ڈاکٹر ہوں میں جب فارن سے واپس آیا تھا تب "
میں ڈائریکٹ گھر نہیں آیا تھا میں نے ایک ماہ ایک ہاسپٹل میں

ڈاکٹر کی جاب کی تھی اور وہیں مجھے زوبیہ ملی تھی ایکچولی وہ دیکھنے میں جس قدر خوبصورت تھی۔۔۔!افففف

وہ بولتے بولتے رک گیا جب ایک زبردست کہنی اپنے پیٹ پر پڑی اُس نے نظریں نیچے کیے اپنے ساتھ لگی اُس لڑکی کو دیکھا وہ جانتا تھا پوری حقیقت اُسے خوفزدہ کر سکتی ہے تبھی وہ مذاق میں بات اڑاتے بولا۔۔۔

وہ معصوم دکھتی تھی فقط۔۔۔! وہ بہت چالاک عورت " تھی وہاں مجھے ایک ریکٹ کا پتہ چلا جو ہیومن آرگنز کی سمگلنگ " کرتے تھے اور زوبیہ اُن میں شامل تھی۔۔! مجھے بس وہ کہتا کہتا رک گیا اُس نے گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

مجھے وہ پسند تھی مجھے بعد میں پتہ چلا وہ اچھی لڑکی نہیں ہے "

۔۔۔۔! مجھے برا محسوس ہوا تھا"۔۔۔۔

وہ دھیمے لہجے میں بولا اُس کے لہجے میں افسوس تھا جیسے زوبیہ کے

برا ہونے پر اُسے آج بھی کہیں نا کہیں افسوس ہو ہیر زویار نے

سختی سے اُس کا ہاتھ جکڑا وہ دھیمے سے مسکرایا۔۔۔۔! لیکن اُس

مسکراہٹ میں چمک نہیں تھی۔۔۔

میرے پاس پروپر ثبوت نہیں تھے اور وہ لوگ مجھ جیسے "

سیدھے سادھے شخص کے سامنے بہت ہوشیار تھے"۔۔۔

وہ لب دبائے بولا کاش ہیر زویار اُس سے سیدھے سادھے کا مطلب اچھے سے پوچھتی تو اُس کے سیدھے سادھے پر وہ کانوں کو ہاتھ لگانے میں دیر نا کرتی۔۔۔۔

تب کافی دن کی محنت کے بعد میرے ہاتھ ایک پختہ " ثبوت لگا ایک ویڈیو تھی جو کافی تو نہیں تھی لیکن ٹھیک ٹھاک تھی وہ جو میں نے بہت مشکل سے ریکارڈ کی سیدھا سادھا انسان ہوں نا بہت مشکل کام تھا"۔۔۔

وہ دوسرا ہاتھ نامحسوس طریقے سے لبوں پر جما گیا ہیر زویار متجسس ہوئی اُس نے ہلکے خوف سے اُسے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو آگے۔۔۔۔؟

پتہ نہیں کیسے انہیں میرے بارے میں پتہ چل گیا بس "

پھر میرے پیچھے وہ خوبصورت زوبیہ لگ گئی اور میں اُس کے پیچھے ۔۔مجھے مزید پختہ ثبوت چاہیے تھے جب وہ میرے قریب ہوئی تب مجھے اُس کی حقیقت نہیں پتہ تھی اُسے وہ ثبوت چاہیے تھے جو میرے پاس تھے اور پھر ایک دن میں نے ان لوگوں کے ساتھ زوبیہ کو دیکھ لیا مجھے بہت حیرت ہوئی ایک ڈاکٹر ہوتے وہ یہ سب کیوں کر رہی تھی۔۔۔۔! میں بھول گیا تھا "پیسہ انسان کو بے ضمیر کر دیتا ہے "

وہ طنز سے ہنسا وہ از حد سنجیدہ تھا جیسے یہ توقع اُسے زوبیہ سے نا تھی۔۔۔

تب اُس دوران میں موم ڈیڈ سے ملنے آیا تو یہاں الگ "
معاملہ کھل گیا میں فلحال اس شادی کے رسک میں آنا نہیں چاہتا
تھا کیوں کہ وہ لوگ مجھ پر نظر رکھ رہے تھے میں نے بارہا منع کیا
تھا لیکن میری بات کسی نے نہیں مانی انفیکٹ مجھے ایمو شنل بلیک
میل کیا گیا تھا اس لیے اُس دن نکاح پر میں نے زوبیہ کے سامنے
سب سے رشتہ ختم کیا اور تم سے بھی اور"۔۔۔۔
وہ ایک پل کے لیے رکا گہرا سانس بھرا اور ہیر زویار کے چہرے کو
دیکھا۔۔۔

اور کہیں نا کہیں زوبیہ کے لیے میرے دل میں "
کنفیوژن تھی کہ شاید وہ کسی پریشر میں آکر یہ سب کر رہی ہو وہ
مجھ سے شادی پر رضامند اس لیے تھی کہ وہ مجھے یا تو بعد میں مار

کر میری موت کو ایکسیڈنٹ کا نام دے گی یا پھر مجھ سے وہ ثبوت لے لے گی۔۔۔۔! اور میں اس کے بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا کہیں نا کہیں دل آمادہ نہیں تھا سو اس لیے۔۔۔۔۔!

مجھے پتہ ہے میرا طریقہ بہت غلط تھا ہیر زویار میں تم سے معافی چاہتا ہوں لیکن اس وقت صورتحال بہت نازک تھی۔۔۔!

وہ گھر میں سے کسی کو بھی مار سکتے تھے حتی کے مجھ سے شادی پر تمھیں بھی۔۔۔! اور دوسرا میں تمھیں دھوکا نہیں دینا چاہتا تھا ۔۔۔۔! میں راضی نہیں تھا مجھے راضی کیا جا رہا تھا اس لیے میں نے تمھارا دل کچھ یوں توڑا کہ تم بعد میں مجھے کبھی یاد نا کرو کیوں مجھے اندازہ نہیں تھا میں بچ جاؤں گا"۔۔۔۔

وہ ہلکے سے ہنسا اپنی بے تکی بات پر یا شاید کڑوی سچائی پر

۔۔۔۔۔! ہم دونوں ہی بہت اچھے طریقے سے ناٹک کر رہے

! تھے شک کی کوئی گنجائش نہیں تھی اور پھر ایک دن۔۔۔۔

میں نے ایک دن آریا پار سوچ کر اُس کا پیچھا کیا وہ ایک "

سنسان سے علاقے میں گئی پھر وہاں سے ایک چھوٹے بچے کو

روتے چیختے اپنے ساتھ کہیں لے کر جا رہی تھی اور وہاں میں نے

اُسے روک لیا ہماری کافی بحث ہوئی میں غلط تھا اُس پر کوئی پریشر

نہیں تھا تب ارزم کو بچانے کے لیے میں نے اُسے مار دیا وہ بچہ

ارزم تھا تب ارزم کافی سہما ہوا تھا وہ اُس وقت چار سال کا ہونے

والا تھا اُسے سب پتہ ہے وہ کافی ٹائم بعد سنبھلا تھا"۔۔

وہ پر سکون سانس خارج کر گیا جیسے بہت بڑا بوجھ دل سے سرک گیا ہو ہیرز و یار فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

کیا ارزم آپ کا بیٹا نہیں ہے"۔۔۔۔؟ "

وہ حیرت سے بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔! وہ میرا بیٹا نہیں ہے وہ سب جانتا ہے اُس نے " ایک دن میری اور زوبیہ کی ایک پک دیکھ لی تھی موبائل میں جو ڈیلیٹ کرتے وقت کہی رہ گئی تھی تب میں نے اسے کہا وہ میری بیوی ہے وہ تب بہت پینک ہوا تھا۔۔۔! پھر میں نے بہت مشکل سے اُسے سمبھالا اس لیے کیوں کہ میں اس کا اب ڈیڈ ہوں تو اس نے تم سے کہا میں نے اپنی فرسٹ وائف کو مار دیا ۔۔۔۔"

وہ صوفے سے کھڑا ہو گیا ہیر زویار پر سوچ ہوئی تھی وہ سوچ کر ہی جھر جھری لے گئی کہ کوئی عورت کسی بچے کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے۔۔۔؟

وہ کیوں بھول گئی تھی وہ جنت میں نہیں ایک دنیا میں رہ رہی ہے ایسی دنیا جہاں رشتے، احساس، خلوص یہ سب اب بہت پیچھے کہیں چھوٹ گیا ہے اب صرف ایک لفظ ان تمام لفظوں پر بھاری ہے۔۔۔۔۔۔۔!"پیسہ"۔۔۔

میں نہیں چاہتا اب اس ٹاپک کے بارے میں کوئی بات ہو " سو تم تیار ہو جاؤ ہم چاچو کی طرف جاتے ہیں"۔۔۔۔

وہ اُس کے قریب جاتے اُس کے ماتھے پر سلگتا لمس
چھوڑتے مسکرا کر بولتا کمرے سے باہر نکل گیا اُس شخص نے کئی
راز پھر سے دفن کر دیے تھے۔۔۔۔

اُس نے وہ ثبوت پولیس کو دیے تھے اُس کے پولیس میں "
اچھے کنٹیکٹ ہیں وہ تو بس مین کریمنل کو پکڑنا چاہتا تھا لیکن زوبیہ
کے کی موت کے بعد ایسا ممکن نہ ہو سکا وہ ایک جاسوس تھا اور پھر
اُسے انڈر گراؤنڈ ہونا پڑا۔۔۔اور وہ زارون وہ اعوان خان سے
ہی بدلے کے لیے آیا تھا وہ اسے مار دینا چاہتا تھا کیوں کہ زوبیہ اُس
کی بہن تھی وہ اِس کی قیمتی شے سے اُسے تڑپانا چاہتا تھا۔۔۔!
اعوان خان اُسے پہچان گیا تھا چار سال بعد بھی کیوں کہ ہاسپیٹل

میں اُس نے اُسے بھی دیکھا تھا اُسے بعد میں علم ہوا تھا کہ زوبیہ کا کوئی بھائی بھی ہے زارون۔۔۔وہ کافی دیر تک اعوان خان کے بارے میں ہی انفارمیشن اکھٹی کرتا رہا تھا جب وہ چار سال پہلے چلا گیا تھا تب سے چار سال بعد تک اس نے ساتھ اعوان خان پر نظر رکھوائی ہوئی تھی۔۔۔!زارون خان ہیر زویار کے لیے کبھی واپس نہ آتا اگر وہ اعوان خان کا انٹرسٹ ہیر زویار میں نہ پاتا ۔۔۔۔!اعوان خان کے ایک ساتھی کو اُس نے ہی اس دن ٹکڑوں میں کاٹ کر پائپ میں ڈالتے وہ تصویر لے کر اعوان خان کو بھیجی تھی وہ پاگل شخص تھا۔۔۔!

"وہ ہیر زویار کے لیے نہیں اعوان خان کے لیے واپس آیا تھا" ۔۔۔۔!اور تب اعوان خان کو لگا اُس نے ہیر زویار کو چھوڑ کر

بلکل درست کیا تھا۔۔۔! وہ کسی بھی وقت مر سکتی تھی۔۔۔۔!
اُسے برا لگا تھا اُسے بھری محفل میں چھوڑنا۔۔۔! لیکن یہی وہ
طریقہ تھا جو اُسے سب سے لاتعلق کر دیتا وہ اتنا نہ گھبراتا اگر اُس
کی فیملی اُس کی نظروں میں نہ آتی۔۔۔! اُس نے زویار صاحب کو
چار سال بعد لوٹنے پر سب وضاحت سے بتایا تھا اُس نے زارون کا
نہیں بتایا وہ اُسے بھی پکڑنا چاہتا تھا لیکن اُس سے پہلے ہی ہیر زویار
اُس کے قبضے میں چلی گئی تھی۔۔۔۔!
زارون خان کا تو پتہ نہیں لیکن۔۔۔! اعوان خان ضرور چار
سال بعد ہیر زویار کے لیے ہی لوٹا تھا۔۔۔!

وہ جیسے ہی اُس شہر ایز آپروفیسر جوائن ہوا تھا وہ اُس سے
معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔۔! ! اور اس کا ہیر زویار کی طرف بڑھتا

انٹرسٹ زارون نے نوٹ کیا تھا۔۔۔۔!اُن کا ملنا کوئی اتفاق نہیں تھی اُس نے پوری چھان بین کر کے اُس یونیورسٹی میں اپلائی کیا تھا۔۔۔۔۔۔!

"اعوان خان۔۔اُسے ہیر زویار سے محبت نہیں ہے

۔۔۔۔!آج بھی وہ اُس سے محبت نہیں کرتا اُسے افسوس ہے اُسے یوں بھری محفل میں چھوڑ جانے کا وہ اُسے واپس رسوا نہیں ہونے دینا چاہتا تھا تبھی اُسے ایک قیامت سے بچانا چاہتا تھا

۔۔۔۔۔!لیکن آج کی تاریخ میں اعوان خان کو ہیر زویار پسند ہے

۔۔۔۔!اور امید ہے کہ وہ اُس چھوٹی لڑکی کی محبت میں جلد گرفتار ہو جائے گا۔۔۔۔!اور پھر امید پر تو دنیا قائم ہے۔۔۔۔!

"

اُس کے زخموں سے اندازہ لگا چکا تھا وہ کہ وہ صحیح سلامت ہے۔۔۔۔! وہ محفوظ ہے یہ بات جیسے ہی دل میں اتری ویسے ہی سکون بھی دل میں اتر گیا تھا۔ وہ تبھی اتنے پختہ یقین سے بول رہا تھا اور چھوٹی لڑکی نے نجانے کیا سے کیا کر دیا۔۔۔

اور رہی بات زارون کی تو وہ فلحال موقع سے غائب تھا کیوں کہ وہ اعوان خان کے گھر کے تہہ خانے میں بند موت کے انتظار میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

وہ سڑھیاں اترتے ایک جانب بنے کمرے کو دیکھتے ہلکے سے طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔!

وہ اب اُس کی بیوی تھی ذاتی خالص بیوی۔۔۔۔! کیا اُس کے مجرم کو جانے دیتا وہ۔۔۔۔؟؟

اگر چار سال پہلے اُس نے بھری محفل میں اُسے چھوڑا تھا تو
چار سال بعد اُسے ایسے ہی بھری محفل میں اپنایا بھی تھا۔۔۔!
چار سال پہلے جو کٹیلے الفاظ اُس شخص نے کہے تھے ویسے ہی
کڑوے الفاظ چار سال بعد اُس لڑکی نے بھی اُس کے کردار پر کسے
تھے۔۔۔!اور وہ دونوں قصوروار تھے۔۔۔
وہ دونوں ماضی سے نکلنا چاہتے تھے اور پھر انہوں نے سب
سے مشکل کام کر لیا تھا۔۔۔!انہوں نے پہلا قدم اٹھا لیا تھا
۔۔۔اب سب ٹھیک تھا۔۔۔۔!سب آسان تھا۔۔۔

سچ چھپانا غلط ہے لیکن اگر وہ سچ چھپانا کسی بے قصور کی "
" زندگی بچا رہا ہے اُس کی امید قائم رکھ رہا تھا تو کیا فرق پڑتا ہے



"ہیر چلو آ بھی جاؤ کافی دیر۔۔۔"

وہ بولتے بولتے رک گیا کمرے کے دروازے کا ہینڈل پکڑے وہ سامنے دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں میں کچھ جذبات رونما ہوئے۔۔

"۔۔۔ دروازہ نوک کر کے آتے ہیں!"

وہ دانت کچکاتے رخ موڑتے اُس کی جانب رخ کرتے بولی بلیک فراک میں اُس کا نازک سراپہ واضح ہوتا مقابل کے ہوش ٹھکانے لگا رہا تھا۔۔۔۔

"۔۔۔۔ کمرہ میرا ہے اور بیوی بھی!"

آگے کی جانب قدم بڑھاتے وہ بوجھل لہجے میں بولا ہیر زویار نے حلق تر کیا اس کے بڑھتے قدموں کی چھاپ پر اُس کی دھڑکنیں بھی تیز تر ہوئیں۔۔۔

وہ اُس سے بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی لیکن جب اُس نے کہہ دیا تھا وہ بات ختم کرنا چاہتا ہے تو ہیر زویار خاموش ہو گئی۔۔۔۔!

اور معنی رکھتا تو یہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہے۔۔۔

انتہائی کوئی بے شرم ہیں آپ"۔۔۔"

وہ زچ ہوتے بولی اور جلدی سے بیڈ پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر اپنے گرد اوڑھا اور مقابل کر گھورا جواب اُس سے دو قدم کے فاصلے پر تھا

۔۔۔۔۔

وہ کیسے بھلا۔۔۔؟ میں نے کب تمھیں بتایا کہ تمھاری کمر "
سے تھوڑا اوپر ایک سیاہ تل مجھے نظر آیا تھا"۔۔۔!

گردن جھکائے وہ اُس کی حیرت سے پھیلی آنکھوں میں جھانکتے گہری مسکراہٹ لیے بولا تو ہیر زویار کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ گیا فراک کا بیک گلہ ڈیپ ہونے کی صورت وہ سخت شرمندہ ہوئی تھی اُس کے سامنے اب۔۔۔

موم ڈیڈ"۔۔۔۔ "!

ارزم کی آواز پر اعوان خان نے برا سا منہ بنایا ہیر زویار فورا وہاں سے کھسکی الماری سے چادر نکال کر اپنے گرد لپیٹی اور گھور کر اسے دیکھا جو اپنے بیٹے کو جھک کر اٹھا رہا تھا اِس کے دیکھنے پر آبرو آچکا گیا۔۔۔

یو لک بیوٹی فل۔لیڈی"۔۔۔ "

ارزم ایک ادا سے بال پیچھے کرتے بولا تو ہیر زویار بے ساختہ ہنس دی۔۔۔

!ڈونٹ یو ڈئیر شی ازمائن"۔۔۔۔۔۔ "

اعوان ارزم کو گھورتے بولا اور اسے اپنے بازو کے حصار میں لیتے باہر نکل گیا۔۔۔

ہیر زویار خوش تھی۔۔۔۔!صبر کا پھل میٹھا ہی ہوتا "

ہے"۔۔۔

ہم انسان بڑے کم ظرف ہیں ہم سوچتے ہیں اتنے برس خدا "

نے ہمیں دکھ ہی دیا ہے فقط ہم خدا سے شکوہ کناں ہوتے ہیں یہ

جانے بغیر کہ وہ شکوے ہمارے صبر کو رائیگاں کر رہے ہوتے ہیں کیوں کہ صبر کبھی شکوے نہیں مانگتا وہ ہر حال میں شکر مانگتا ہے۔۔۔۔! اگر وقت سے پہلے ہمیں سب مل جائے تو ہم شکر کیوں کریں۔۔۔۔؟ پیاس کی شدید طلب پر ہی ہمیں پانی کی اہمیت کا اندازہ ہوتے ہے۔۔۔!

" یہ ہمیشہ یاد رکھئے اُس صبر کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی جو شکوہ کر کے کیا گیا ہو۔۔۔۔! وہ صبر بے معنی ہوتا ہے "

" جس زمانے میں تکلیف ملی ہو اُسے بھول جانا بہتر ہوتا ہے یہ معنی رکھتا ہے آپ کیسی زندگی جی رہے ہیں۔ آپ نے کیسی زندگی جی یہ نہ کوئی جانتا ہے نہ ہی آپ ہاتھ میں بورڈ پکڑ کے

کسی کو دکھائیں گے "۔۔۔۔! پہلا قدم مشکل ہے اس لیے کوششکریں۔۔۔! ناممکن تو نہیں ہے ناں "۔۔



دشت و ویراں میں کہیں کٹیا بسائے ہوئے لوگ
دیکھ کس حال میں رہتے ہیں ستائے ہوئے لوگ

بارشیں یوں بھی ہر اک زخم ہرا کرتی ہیں
یاد آتے ہیں نگاہوں سے بہائے ہوئے لوگ

منتظر اب یہاں خواہش ہے نہ میّت کوئی
اس قدر دیر سے لوٹے ہیں بلائے ہوئے لوگ

کیسے جائیں گے بھلا اب وہ تسلی کے بغیر
تیرے ملنے کو بڑی دور سے آئے ہوئے لوگ

خاک بس خاک میں ملنے کے لیے ہوتی ہے
ہم ہیں اس واسطے مٹی سے بنائے ہوئے لوگ

آنسوئوں کو تو بھرم بھی نہیں رکھنا آیا
میری آنکھوں سے نکل آئے چھپائے ہوئے لوگ

زین ہنس ہنس کے اسی بات کو رو دیتا ہوں
مجھ سے روٹھے ہوئے رہتے ہیں منائے ہوئے لوگ

(زین شکیل)

بیدار ہوتے ذہن میں پہلا جملہ جو گردش کرنے لگا وہ کچھ یوں تھا کہ فجر رضوان "تم ایک قاتلہ ہو" وہ چلاتے ہوئے فور آ بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

! ک۔"۔۔"

ہلکے پڑ پھڑاتے لب کچھ کہنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہے تھے اُس نے اِدھر اُدھر گردن گھما کر دیکھا ہاتھوں میں ہلکی لرزش تھی وہ سفید بستر پر تھی اُس کے آس پاس مشینیں تھیں اُسے دیر نا لگی اپنے ذہن کی بات سمجھنے میں۔۔۔

ک۔کایان"۔۔۔"

اکھڑتے الفاظ نامکمل نام رخسار پر گرتے آنسو۔۔۔!اور کوشش کے باوجود اکھڑتا سانس۔۔۔!وہ سختی سے لب دانتوں تلے دبا گئی

۔۔۔۔۔۔۔

!و۔وہ م۔مر گیا"۔۔۔"

بستر پر بیٹھتے ہی اُس نے ذہن میں آنے والا دوسرا جملہ بامشکل حلق سے باہر نکالا ایک پل کو یوں محسوس ہوا جیسے سانس تھم گئی ہو۔۔۔

وہ بیڈ سے نیچے اتری نقاہت کے باعث اُس نے اپنے چکراتے کو بائیں ہاتھ سے تھامتے دائیں ہاتھ سے بستر کا سہارا لیا۔۔۔۔

آپ آٹھ کیوں گئیں ابھی آپ پر وپر ٹھیک نہیں ہیں "

!"۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتی نرس نے چونکتے ہوئے آگے بڑھتے ساتھ بات جاری رکھی اور اِس کے پاس آتے اُسے بیٹھانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

م۔جھے اُس کے پاس جانا ہے"۔۔۔"

وہ نرس کو دیکھتے اٹکتے لہجے میں انگلی سے ایک سمت اشارہ کرتی بولی نرس نے نا سمجھی سے اُس سمت دیکھا وہاں دیوار تھی اُسے اُس لڑکی کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔۔۔۔

" دیکھئے ابھی آپ ریسٹ کریں"

میں نے کہاناں مجھے جانا ہے اُس کے پاس"۔۔۔"

وہ نرس کا ہاتھ جھٹک کر چیخ اٹھی اُس کے لفظوں کے ساتھ ایک ہچکی بھی حلق سے برآمد ہوئی! ساتھ ہی دائیں آنکھ سے آنسو کی لکیر دائیں گال پر بہہ نکلی۔۔

آپ نہیں جا سکتیں کہیں آپ خاموشی سے یہاں بیٹھیں "

"۔۔

اُس کی تیز آواز پر نرس کا لہجہ بھی سخت ہو گیا وہ اسے واپس بستر پر بٹھانے کی تگ ودو کرنے لگی جبکہ وہ لڑکی باہر جانے کے لیے تڑپ رہی تھی۔۔۔

!کایان"۔۔۔۔ "

وہ بلند آواز میں چیخی نرس سے ہاتھا پائی کے چلتے اُس کا سانس پھول گیا تھا نقاہت کی وجہ سے وہ نرس کے آگے مکمل بے بس تھی۔۔۔۔

!کایان سکندر"۔۔۔۔ "

وہ گھٹنوں کے بل جھکتے واپس سے پوری قوت سے چیخ پڑی آنکھوں سے آنسو مزید بہہ نکلے اُسے اپنا سانس حلق میں اٹکتا محسوس ہوا فجر رضوان بے ساختہ زمین پر گر گئی۔۔۔۔

!فجر"۔۔۔۔ "

اُس کی تیز آواز کو سنتے باہر کھڑے دو نفوس ہڑ بڑا کر اندر داخل ہوئے یمن وحید دروازے پر ساکت کھڑی سامنے زمین پر بیٹھی فجر رضوان کو دیکھ رہی تھی جو سانس لینے کی تگ ودو میں ہلکان ہو رہی تھی وہ یکدم ٹرانس کی کیفیت میں آگے بڑھی۔۔۔

جازب کمال۔۔۔! وہ شخص پیچھے ہی تھا وہ جانتا تھا اس وقت اگر کوئی فجر رضوان کو سنبھال سکتا تھا تو وہ یمن وحید تھی وہ اُسے لے آیا تھا یہ سوچے بغیر کہ اگر وہ بھاگ گئی تو۔۔۔۔؟

فجر۔۔۔! فجر اٹھو اوپر بیٹھو طبیعت ٹھیک نہیں ہے " تمھاری "۔۔۔۔۔۔!

اِس کے پاس زمین پر بیٹھتے یمن وحید نے نم آواز کو قابو کرتے کہا اُس کی خود کی آنکھوں کے نیچے گہرے سیاہ حلقے تھے آنکھوں کے پپوٹے سوزش کا شکار تھے۔۔۔

۔و۔وہ ک۔کہاں ہے و۔وہ ٹھیک ہے؟"۔۔۔"

اُس نے کانپتے ہاتھ یمن وحید کے بازو پر رکھتے لڑکھڑاتے لہجے میں ایک مشکل سوال کیا اور سوال کے اختتام پر نظر دروازے میں کھڑے شخص کی طرف آس سے اٹھائی دل کی دھڑکن یکدم تیز ہو گئی یمن وحید نے بھی گردن موڑتے اُسے دیکھا۔۔۔

جازب کمال کو یکدم سارا بوجھ اپنے کندھوں پر پڑتا محسوس ہوا وہ لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کر گیا۔۔۔

" ب۔بھائی وہ ٹھیک ہے ناں؟"

اُس نے یمن وحید کی بازو پر گرفت سخت کرتے تیز ہوتی دھڑکنوں سمیت لرزتے لبوں سے پھر سے ایک بار وہی سوال دہرایا

اُس کی آنکھوں میں ایک آخری امید تھی۔۔۔

اور آخری امید ختم ہو جائے تو کیا ہوتا ہے۔۔۔؟ آخری امید ختم ہو جائے تو انسان زندہ لاش کے مترادف ہے۔۔۔

" وہ۔۔۔!

وہ بس یک لفظی بولا الفاظ حلق میں اٹک گئے اس نے گردن جھکا دی گویا سب تمام ہو گیا ہو۔۔۔

وہ مر گیا ہے۔۔۔۔!کایان سکندر مر گیا ہے"۔ "

وہ گردن جھکائے بولا بہت مدھم آواز میں جیسے وہ کوشش میں ہو

کہ اُس کی آواز وہ لڑکی سن ہی نا پائے وہ اذیت اُسے حاصل نہ ہو

۔۔۔۔۔۔۔

لیکن کہتے ہیں ناممکنات باتوں میں ایک بات یہ بھی شامل ہے کہ

" "بات محبوب کی ہو سماعت کام ناں کرے۔۔۔!ناممکن

یمن وحید نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں اور فجر رضوان

۔۔۔؟

فجر رضوان بس ساکت نظروں سے سامنے کھڑے شخص کی جھکی گردن کو دیکھتی رہ گئی بے حس و حرکت۔۔۔۔! تیز چلتی دھڑکنیں یکدم مدھم پڑ گئیں

ن۔ نہیں ایسا کیسے ہو سک۔ سکتا ہے "۔۔۔"

وہ بہت مدھم آواز میں بولی آنسو جو کب سے آخری امید کے چلتے آنکھوں میں اٹکے ہوئے تھے بہہ نکلے۔۔۔! آخری امید ختم ہو گئی تو گویا ثابت ہوا اب فجر رضوان ایک زندہ لاش کے مترادف ہے۔۔۔

" وہ کیسے مر سکتا ہے "

وہ ہذیانی ہوتی چیخ پڑی وہ اٹھنا چاہ رہی تھی وہ اُس کے پاس جانا چاہتی تھی یمن وحید نے اُس کے گرد بازوؤں کا حصار قائم کیا

" اُس نے کہا تھا وہ میری حفاظت کرے گا۔یمن اُس نے کہا تھا"۔۔۔۔!

وہ یمن وحید کے حصار سے نکلنے کو مچلنے لگی اُس کے آنسو یمن وحید کے بازوؤں پر گرنے لگے وہ لڑکی ہچکیاں بھر رہی تھی۔۔۔

" وہ لڑکی خود کو خود برباد کرنے کے بعد اب ہچکیاں بھر رہی تھی اُس نے خسارے کا سودا کیا اُس نے خود کو زندہ لاش بنالیا"

م۔مجھے جانے دو"۔۔۔"

وہ پاؤں زمین پر مارتے پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی یمن وحید کی ہچکی وہاں گونجی وہ اُسے اپنے ساتھ لگاتے اُسے قابو کرنے کی کوشش کرتے ہلکان ہونے لگی۔۔

وہ ا۔ایسا نہیں کر سکتا اُس نے مجھے قاتلہ بنا دیا"۔۔۔"

ہچکیوں کے درمیان نکلے چند الفاظ اور دل کو چیر دینے والی چند ہچکیاں دردناک لہجہ فجر رضوان کا پورا جسم کانپنے لگا۔۔

م۔میں قاتلہ بن گئی ہوں میں نے ا۔ایک انسان کو مار دیا"

۔۔!و۔وہ چلا گیا م۔میں سرد شام میں اُس شخص کے ضمیر کو مار دیا"۔۔۔

وہ یمن وحید کے ساتھ لپٹ کر روتی چلی گئی ہاں وہ سرد شام

۔۔۔۔!اُس سرد شام سے ہی تو شروع ہوا تھا اُس کی موت کا سفر

۔۔۔!ناکام محبت کا سفر۔۔۔

اُسے بولیں و۔واپس آج۔جائے میں ہر سزا کے لیے "

تیار ہوں اُسے بولیں م۔میں غلط تھی اُسے بولیں فجر رضوان غلط

تھی"۔۔۔۔

وہ ہاتھ پاؤں چلاتے سسکیاں بھرتی بولی یمن وحید سے اُسے قابو

کرنا مشکل ہو گیا

!نرس"۔۔۔۔ "

مدھم سی ہچکی کے ساتھ یمن وحید نے پاس کھڑی نرس کو پکارا جو غم سے اُس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ جلدی سے سائیڈ میز کی جانب بڑھی اور انجیکشن تیار کرنے لگی فجر رضوان۔۔۔۔! وہ اب دھاڑے مار مار کر رو رہی تھی۔۔۔

" ک۔کایان سکندر تم نے اچھا ن۔ نہیں کیا مجھے قاتلہ بنا کر تم نے اچھا نہیں کیا"۔۔۔۔!

وہ ہچکیاں لیتے مدھم آواز میں بولتے اٹھنے کی کوشش کرتے واپس گر گئی اذیت سے اُس کے چہرے پر سرخیاں گھل گئیں

۔۔۔

" آدھا سچ پورے جھوٹ سے زیادہ خطرناک ہے"۔۔

اُس نے آدھا سچ جان کر اُس شخص کو برباد کرنا چاہا اور آج اُس کا لڑکھڑاتا وجود خود برباد ہو گیا تھا۔۔۔

" کھو دینے کے بعد تڑپ، سسک، محبت، توجہ، پچھتاوا اِن سب کا کوئی جواز نہیں ہوتا۔۔۔! یہ سب بے معنی ہوتے ہیں ۔۔۔! کیوں کہ آپ کی محبت، دکھ، تڑپ، پچھتاوا دیکھنے کے لیے وہ شخص وہاں میسر نہیں ہوتا"۔۔

" ن۔ نہیں م۔ مجھے وہاں جانا ہے"۔۔۔۔
نرس اُسے انجیکشن لگانے کی کوشش کرنے لگی تو وہ بے ساختہ بے قابو ہو گئی تکلیف سے اُسے لگا اُس کا دل پھٹ جائے گا اے کاش اُس کا دل پھٹ ہی جاتا اور اُسے بار بار تکلیف نہ ہوتی۔۔

نرس نے مشکل سے اُسے انجیکشن دیا تھا وہ بے ہوشی کا انجیکشن تھا جیسی اُس کی حالت تھی کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔

وہ مجھے اذیت ناک سزا دے کر گیا ہے اپنی موت کی " صورت"۔۔

وہ بولتے بولتے نیم غنودگی میں جانے لگی نم آنکھوں سے چند قطرے نمکین پانی کے بہنے لگے۔۔۔

م۔میں نے اُسے مار دیا ہے اپنے ہاتھوں سے اُس کے " ضمیر کو مار دیا و۔وہ مجھ سے بہت برا بدلہ لے کر گیا ہے اب۔

م۔میرے بے حجاب ہونے پر ساری دنیا مجھے نظریں اٹھا کر دیکھے گی۔۔۔! اب فجر رضوان ناپاک ہو جائے گی"۔۔۔۔!

وہ بولتے بولتے بلکل خاموش ہو گئی آنکھوں سے آخری آنسو کے قطرے رخساروں پر گر گئے ایک داستان ادھوری رہ گئی اُس کے الفاظ دل چیر دینے والے تھے۔۔۔

" اُس نے خود کے ہاتھوں اپنے محافظ کو ختم کر ڈالا کیسا افسوس ناک خسارہ کر ڈالا تھا خود کا اُس لڑکی نے "

" انسان بہت جلد باز ہے۔۔۔! کبھی کبھی سچ جانتے ہوئے بھی خود کا نقصان کر لیتا ہے اور کبھی کبھی جھوٹ پر بھی خاموش ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔! انسان بغیر سوچے سمجھے دوسروں کو جج کرتا ہے اور پھر نقصان اٹھاتا ہے۔۔۔۔! اور سب سے بھاری نقصان

وہ آخرت میں اٹھاتا ہے۔۔۔!کہ جس کسی شخص کے لیے اُس
" نے غلط بولا وہ نجانے اللہ کا کتنا عزیز بندہ ہو

وہ بے سدھ ہاسپٹل کے بستر پر پھر سے پڑی تھی اُس کے
رخساروں پر آنسوؤں کی لکیریں ابھی بھی واضح تھیں اُس کی
حالت بد سے بدتر ہو چکی تھی۔۔۔۔

فجر رضوان نے کایان سکندر کو کھو دیا تھا۔۔۔!ایک "
" ایسے شخص کو جس نے تہجد کی دعاؤں میں اُس سے اقرار کیا تھا

تہجد کے وقت شروع ہونے والی وہ محبت کی داستان ایک "
" سرد برستی شام تک محدود ہوتی ختم ہو چکی تھی

" کایان سکندر مر چکا تھا اور فجر رضوان۔۔۔۔! وہ زندہ لاش
تھی اور پھر زندہ لاشوں کا ہونا نہ ہونا ایک برابر ہوتا ہے "

تُو بہت روکے گی لیکن میں جُدا ہو جاؤں گا
زندگی، اک روز میں تجھ سے خفا ہو جاؤں گا

آخری سیڑھی پہ جا کر تُو پکارے گی مجھے
اور میں نیچے کھڑا تری صدا ہو جاؤں گا

تُو مصلے پر مری نیت تو باندھے گی، مگر
میں نمازِ عشق ہُوں تجھ سے قضا ہو جاؤں گا

چاہتوں کے دائرے میں آؤ دوڑیں ایک ساتھ
تُو نے مجھ کو چُھو لیا تو میں ترا ہو جاؤں گا

خود کو اک دن بانٹ دوں گا دشمنوں کے درمیاں
کم سے کم قیدِ اَنا سے تو رہا ہو جاؤں گا

سانپ اور سیڑھی کے اُلجھے کھیل میں اک روز میں
درمیانی مرحلے میں لاپتا ہو جاؤں گا

میں جسے کرتا رہا اپنی دعاؤں میں شمار
کیا خبر تھی میں اُسی کی بددعا ہو جاؤں گا

بے وفائی کا دیا اس نے حسن طعنہ مجھے

اور اب میں احتجاجاً بے وفا ہو جاؤں گا

حسن)

(عباس رضا

یمن وحید لڑکھڑاتے قدموں سمیت کمرے سے باہر نکل گئی دروازے کے ساتھ ہی وہ شخص کھڑا تھا وہ بے ساختہ اُس کے کندھے سے لگ کر رونے لگی تھی جاذب کمال نے اُس کے گرد ضبط سے حصار کھینچا۔۔۔۔

یہ وہی شخص تھا جس سے نفرت کی دعوے دار تھی وہ لڑکی
اور آج اپنی تکلیف میں اُسی کے کندھے سے لگی آنسو بہا رہی تھی
۔۔۔۔! اور وہ کہتی تھی اُسے جاذب کمال سے نفرت ہے
۔۔۔۔! چاہے نفرت دل پر پہلے دستک دے یا محبت۔۔! اختتام
ہمیشہ محبت کا پلڑا بھاری ہونے پر ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔



گہرے گہرے سانس لیتی وہ بیڈ پر یکدم ہی اٹھ کر بیٹھ گئی
اُس کی آنکھیں آخری حد تک پھیلی ہوئی تھیں چہرہ لٹھے کی مانند
سفید پڑ گیا تھا اُس کا وجود بہت ہلکے سے لرز رہا تھا تاریک کمرے
میں اب گھڑی کی سوئیوں کے ساتھ اُس کے سانسوں کی گہری
آواز گونج رہی تھی

اُس نے ہلکی سی گردن موڑ کر بیڈ کے دوسرے کنارے پر نظر ڈالی اِس کے چہرے پر ہلکے خوف کے ساتھ اب دکھ کے تاثرات بھی رونما ہو گئے آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ ٹوٹ کر کمفرٹر پر گر گیا گردن ہنوز دائیں جانب تھی جبکہ ساکت آنکھیں بھی بیڈ کی دوسری سائیڈ جمی تھیں یکدم کمرے میں ہچکی ابھری !۔۔۔۔!اور پھر کئی لاتعداد ہچکیاں ابھرتی گئیں۔۔۔

گردن سیدھی ہو چکی تھی وہ چہرے پر دونوں ہاتھ جماتے روتی !چلی گئی۔۔۔۔۔

ایک ہفتے سے اوپر گزر گیا تھا اور اُسے یوں محسوس ہوا جیسے ایک صدی گزری ہو اور اُس سے ملنے کی خواہش میں جیسے ابھی لا تعداد صدیوں کا انتظار سہنا ہو۔۔۔

کبھی کبھی اُسے لگتا جیسے ابھی اُس کا دل بند ہو جائے گا اور دوسرے ہی لمحے اُس کی روح اُس شخص کی روح کی تلاش میں کہیں دور جا نکلے گی۔۔۔۔

اُس نے سامنے لگی وال کلاک پر نظر گھومائی تین بج رہے تھے وہ روتے ہوئے بیڈ سے نیچے اتر گئی وہ اُس شخص کے روم میں تھی اُس سے وابستہ ایک دنیا میں۔۔۔۔! اُس کی خوشبو کے حصار میں !۔۔۔۔۔! اُس کے طلسم میں۔۔۔۔! اُس کی چاہت میں۔۔۔۔

واشروم سے فریش ہوتے باہر نکلتے وہ اُس کمرے سے باہر نکل گئی گویا ایک دنیا سے باہر نکل گئی ہو اُس کے قدم اُس کمرے کی جانب تھے جہاں سے وہ داستان شروع ہوئی تھی۔۔۔!

اُس نے کمرے کا دروازہ کھولا مانو یوں محسوس ہوا جیسے اُس کی خوشبو کا ایک ریلہ اُس کے وجود سے ٹکڑا کر بہت آگے گزر گیا ہو

۔۔۔۔۔

وہ لب بھینچتے سسکی روکتے آگے بڑھ گئی جائے نماز اٹھا کر زمین پر بچھایا اور نیت باندھتی کھڑی ہو گئی اُس نے تہجد پڑھنا شروع کیا۔۔۔! اور ساتھ ہی ایک نا ختم ہونے والا ہچکیوں کا سلسلہ چل پڑا۔۔۔۔۔۔۔! ! ایک گہرا سانس کھینچتے اُسے لگا جیسے سانس سینے میں ہی اٹک گیا ہو۔۔۔۔

تہجد اللہ پاک کی طرف سے ایک تحفہ ہے جو صرف اُس "
" کے خاص بندوں کے نصیب میں لکھا گیا ہے

اُس کی ہچکیاں اُس خالی کمرے میں گونجنے لگیں در حقیقت وہ کمرہ خالی تھا لیکن اگر غور کیا جاتا تو اُس وقت وہاں فجر رضوان کے علاوہ بھی کوئی موجود تھا۔۔۔۔! ہاں وہ اُس کا دوست تھا جس نے اُسے وہاں لے جا کر ٹھوکر لگائی جہاں اُسے سب سے زیادہ اعتماد تھا حتی کہ خدا سے بھی زیادہ۔۔۔۔! وہ بہت دور نکل گئی تھی !۔۔۔

وہ ایسی انسان بن گئی تھی جسے اپنی عبادتوں پر یقین نہیں

غرور ہو چلا تھا اور پھر خدا نے اِس مرتبہ اُسے لڑکھڑانے دیا اُسے

گرنے دیا

" انسان جب تک اپنی عبادتوں پر یقین رکھتا ہے تب تک وہ

خوش و خرم رہتا ہے مطمئن رہتا ہے لیکن جیسے ہی وہ اپنی عبادتوں

کا موازنہ کرنے لگ جائے اپنی عبادتوں پر غرور کرے وہ وہیں

سے تباہ ہونا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ خدا کو تکبر زدہ بندہ پسند

نہیں چاہے وہ تکبر عبادت میں ہی کیوں نہ ہو "

اُس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اِس مرتبہ اُس کے

آنسوؤں میں شکر نہیں تھا وہاں ندامت تھی اُسے سمجھ آیا وہ غلط

تھی۔۔۔۔! بہت غلط وہ دوسروں کے عیب کھوجنے لگی تھی

حالانکہ اُس وقت اُسے اپنے گریباں میں جھانکتے رہنا چاہیے تھا وہ خود کے عیب کو نظر انداز کر گئی۔۔۔!! وہ سمجھ بیٹھی تھی کہ وہ گناہگار نہیں ہے کیوں کہ وہ عبادت کرتی ہے پردہ کرتی ہے اِس حساب سے وہ ایک اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔!!

وہ عبادت کرتی تھی لیکن دل دکھاتی تھی۔۔۔! وہ خود کا پردہ کرتی تھی لیکن دوسروں کے عیبوں پر پردہ نہیں ڈال سکی وہ گناہگار تھی کہ اُس نے خود کے ہاتھوں میں ترازو پکڑ لیا۔۔۔۔!! اور اس طرح وہ گر گئی ایک ایسی جگہ جہاں سے گرنے کی امید نہیں تھی۔۔۔!

"۔۔۔ یا میرے خدام۔ مجھے معاف کر دے"!

حلق سے ہچکیوں کے درمیان ایک ٹوٹا پھوٹا جملہ بھی آزاد ہوا

" اللہ پاک کو یہ سننا بہت پسند ہے کہ اے میرے خدا میں غلط ہوں مجھے معافی دے دے "۔۔۔۔۔

ہم سوچتے ہیں میرا گناہ بہت بڑا ہے خدا مجھے معاف نہیں کرے گا اور خدا۔۔۔! وہ منتظر ہی رہتا ہے کہ کب اُس کا بندہ اُس کی طرف لوٹ کر آئے اور کہے "خدا میں بھٹک گیا تھا مجھے معاف فرما دے"۔۔۔۔۔!!

" ہم میں سے اکثریت کو انتظار پسند نہیں ہے۔۔۔۔! لیکن اللہ پاک،،،، وہ ہمیشہ اپنے بندے کی معافی کا انتظار کرتا ہے حتی کہ اُس کی آخری سانس تک۔۔۔۔۔! کتنا رحیم ہے ناں وہ "

مولانا رومی کہتے ہیں "انسان کو اپنے عیوب پر نظر رکھنی چاہیے ورنہ اُس کی نیکیوں کو نظرِ بد لگ جائے گی"۔۔۔

درحقیقت اپنی نیکیوں کو ضائع کرنے کے ذمے دار صرف اور صرف ہم خود ہوتے ہیں۔۔۔! ہم دوسروں کے حساب کتاب میں اپنا حساب تو بھول ہی جاتے ہیں۔۔۔۔

یااِس دل ک۔ کو سکون دے یااِس دل کوب۔ بے جان " کردے م۔ میرے خدام۔ میں تیری گنہگار بندی ہوں م۔ مجھ پر رحم فرمام۔ جھے معاف فرما"۔۔۔۔

اُس کی پھیلی ہتھیلی پر آنسوؤں کے کئی قطرے ٹپ ٹپ گر رہے تھے اور ہر قطرہ اپنی آپ بیتی خود بیان کر رہا تھا۔۔۔

" میرے دل کو سکون دے مالک م۔ میرے دل کو اپنی عبادت سے سکون پہنچا"۔۔۔۔

وہ ضبط سے بولی اُس نے زور سے آنکھیں میچیں تو کئی آنسو اُس کی ہتھیلیوں پر واپس گر گئے وہ یکدم خاموش ہو گئی اُس سے کچھ بولا نہ گیا۔۔۔۔

" اگر دل سے اُس کی چاہ نہیں مٹ رہی تو اِس دل کو مٹا دے یا تو اُس کے پاس پہنچا دے یا اپنے قرب میں سکون فرما دے مولا اِس دل کو اُس سے غافل کر دے مولا"۔۔۔۔

وہ ضبط سے بولی ایک گہری سانس کھینچ لی گئی وہ نڈھال ہو گئی تھی وہ ایک ہفتے میں ہی تھک گئی تھی یہ سب بہت اذیت ناک تھا !۔۔۔۔

اُس نے کہا تھا "کریئر کو چھوڑ دینا پچھتاوا کم نہیں کر سکتا" لیکن وہ ہوتی کون تھی یہ بتانے والی کہ وہ غلط ہے۔۔۔؟اُس کے پاس یہ اختیار نہیں تھا پھر کیوں اُس نے اُس شخص کو جج کیا ۔۔۔۔؟؟؟اُس پر الزام لگائے،اُس کی روح کو زخمی کیا،اُس کے دل پر خنجر چلائے۔۔۔۔؟؟

ہر وہ انسان منافق ہے جو کہتا ہے کہ یہ فلاں کے گناہوں کی سزا ہے جو اُسے مل رہی ہے۔۔۔۔ !

مولانا رومی کہتے ہیں "ہم ایسے منافق لوگ ہیں کہ کسی کی تکلیف کو اُس کے گناہوں کی سزا سمجھتے ہیں جبکہ اپنی تکلیف کو آزمائش !

"

اکثریت یہی کہتی ہے،،،اکثریت ہاتھوں میں ترازو پکڑ " لیتی ہے۔۔۔اکثریت خود کے گریبان میں جھانکنا بند کر دیتی ہے اکثریت دوسروں کے گناہوں پر اُسے حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے اور اپنے گناہوں پر یہ خواہش ظاہر کرتی ہے کہ اُسے رحم طلب نظروں سے دیکھا جائے اکثریت خود کے ساتھ خود منافقت کرتے اکثریت دوسروں کی خامیاں بتا بتا کر انہیں بہتر بنا دیتی ہے اور خود کو۔۔۔۔خود کو بدتر۔۔اکثریت خود، خود کے ساتھ منافقت رکھتے، اکثریت خود خود پر ظلم کرتی ہے"۔۔۔ !

اُس نے بھی کیا تھا ہاں فجر رضوان۔۔۔!اُس نے بھی خود پر ظلم کیا اُس نے بھی خود کو بدتر بنا دیا تھا اُس نے کایان سکندر کے حصے اپنی نیکیاں کر دی تھیں اور خود گناہوں کی حقدار بن گئی

۔۔۔۔۔۔

وہ چہرے پر ہاتھ پھیر گئی آنسو خشک ہو گئے تھے اُس کا دل کچھ حد تک مطمئن ہو چلا تھا اُس نے گہرا سانس لیا اور سجدہ ریز ہو گئی آنسو بے آواز آنکھوں سے بہنے لگے۔۔۔!

وہ اُس دوراہے پر کھڑی تھی جب غم اور خوشی بیک وقت " محسوس ہوتی ہیں غم اِس بات کا کہ ہمیں علم ہوتا ہے کہ ہم غلط

ہیں اور خوشی اِس بات کی کہ پھر بھی ہمارے فقط ایک ندامت بھرے آنسو سے خدا ہمیں معاف کر دے گا"۔۔۔

میرا دل اپنی طرف پھیر لے م۔میرے خدا"۔۔ "
وہ بلک بلک کر رو دی دل درد سے پھٹنے لگا تھا اور اُسے علم تھا اِس درد کی صرف ایک ہی دوا تھی" وہ جو اُس کی شہ رگ سے بھی
" زیادہ اُس کے قریب تھا اُس کا خدا

جو میرے نصیب میں نہیں اُس سے میرا دل غافل کر "
" دے اللہ پاک مجھے معاف فرما دے تیری بندی بھٹک گئی تھی
وہ سسکتے ہوئے بولی اُس کمرے میں اُس کی سسکیاں گونج رہی تھیں اُس کی فریاد گونج رہی تھی اُس کی التجائیں گونج رہی تھیں

۔۔۔۔! وہ کمرہ جو ایک چھوٹے بلب سے اس وقت روشن تھا

!۔۔۔۔۔۔۔

تم میری تہجد میں مانگی گئی دعا ہو زوجہ کایان۔۔۔۔! "

بلکل ایسے ہی تمھاری حق تلفی پر میں توبہ کی معافی مانگتا تھا"۔۔۔

یکدم سب تھم گیا تھا وقت، کھڑکی سے آتی ہوا، چاند کی

! مدھم روشنی اور سجدہ ریز ہوئی فجر رضوان بھی۔۔۔۔

کا۔یان"۔۔۔ "

اُس کی آنکھیں پھر سے ایک مرتبہ پھیل گئیں آخری حد تک چہرہ

حیرت سے پُر ہو گیا وہ لرزتا سر سجدے سے اٹھا گئی اُس نے پھر

سے گردن گھومائی "ہاں وہ وہی تھا۔۔۔! ہاں وہ کایان سکندر تھا

" فجر رضوان کا محافظ

اُسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔! وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی

اور وہ ساکت ہو گئی

سب کچھ واپس سے رواں دواں ہو گیا اور فجر رضوان وہ ساکت ہو گئی تھی وہ سانس لینا بھول گئی تھی اُس کی آنکھوں کی پتلیاں تک ساکت ہو گئیں۔۔۔! آنکھ سے ایک آنسو کی لکیر رخسار پر لڑھک گئی۔۔۔!

وہ کانپتے ہاتھوں کو اٹھا کر واپس چہرے پر پھیر گئی اُس کے لبوں سے اب ایک لفظ آزاد ہوا "شکرالحمدللہ"

" تہجد نصیب بدلنے کا ہنر رکھتی ہے "

وہ جائے نماز کو طے کرتے الماری کی جانب بڑھ گئی اُس شخص کی موجودگی آنسوؤں میں مزید روانی لے آئی اُس نے آنکھوں پر ضبط کیا اُس کی ٹانگیں، اُس کے ہاتھ کانپ رہے تھے،،، باخدا بری طرح کانپ رہے تھے۔۔۔۔!

وہ پلٹی اور دروازے سے کچھ فاصلے پر کھڑے اُس شخص کو دیکھا وہ وہی کھڑی رہ گئی ایک معمولی سا قدم تھا جو آگے نہیں بڑھ رہا تھا ایک قدم جو اُسے آج بہت وزنی لگ رہا تھا۔۔۔

وہ ایک ہفتے سے سسک رہی تھی وہ اچھی انسان تھی" غلطی کو مان کر معافی مانگنے والا ہر انسان اچھا ہوتا ہے اور فجر رضوان اچھی تھی "

میں نے تمھیں بہت مس کیا"۔۔۔ "!

وہ ہلکی مسکراہٹ لبوں پر سجائے گویا ہوا وہ اِس وقت سفید شلوار قمیص میں تھا اِس کا چہرہ آج بھی ویسے ہی پر نور تھا جیسے داستان کے آغاز میں تھا ویسا ہی چمکتا ہوا چہرہ وہی چمکتی ہوئی شہد رنگ آنکھیں۔۔۔۔۔۔!

" اور تم مجھے بھولی ہی کب ہو گی؟ "

اُس نے اُسی مسکراہٹ کو برقرار رکھتے بھنویں آچکا کر کہا اور وہ بس اُسے دیکھتی رہ گئی۔بے حس و حرکت۔۔۔۔

" جب تم خدا سے توبہ کرتے ہو تب وہ بہت خوش ہوتا ہے
" اور تم پر اپنی رحمت برساتا ہے

فجر رضوان نے پلکیں دو بار جھپکیں اُس کے دل کو آج باور ہوا کہ "اللہ اپنے بندے سے کتنی محبت کرتا ہے اگر تم اُس کے
" حکم پر راضی ہو جاؤ بغیر کسی شکوے کہ تو وہ تمھارا خیال رکھے گا

! وہ لرزتا قدم آگے بڑھا گئی اور پھر ایک اور قدم اٹھایا گیا۔۔۔

" اور اللہ توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے "

بہت کچھ تھا جو واضح ہو گیا۔۔۔۔! اُس پر واضح ہوا کہ اِس دنیا میں بسے تمام انسانوں میں سے کوئی انسان اِس روئے زمین پر نہیں جسے حق حاصل ہو کہ وہ ترازو پکڑے اور دوسروں کی خوبیوں اور خامیوں کا حساب کتاب کرے

اُس نے تیسرا قدم اٹھایا۔۔۔۔! اور آنکھوں پر بندھا باندھا گیا سبز آنکھیں دھندھلا گئیں اور سامنے کھڑے شخص کا عکس بھی دھندلا ہو گیا وہ لڑکھڑا گئی۔۔۔۔! لیکن اس مرتبہ اُسے کسی نے تھام لیا تھا شاید اللہ طرف سے بھیجے گئے ایک وسیلہ نے۔۔۔۔!

وہ بڑی پھرتی سے آگے بڑھتے اُسے اپنے مظبوط ہاتھوں سے تھام گیا اُس کا ہاتھ فجر رضوان کے لرزتے بازو پر دھرا تھا اور اچانک دھند چھٹ گئی منظر واضح ہو گیا۔۔۔

وہ اِس کے نزدیک تھا اُس نے نہایت احتیاط سے اُسے سیدھا کرتے کھڑا کیا اُس کے مظبوط ہاتھ اب بھی اُس کے کانپتے بازوؤں پر دھرے تھے آنکھوں پر باندھا گیا بند ٹوٹ گیا۔۔۔! اور ایک دبی دبی سسکی لبوں سے آزاد ہوئی۔۔۔

دھیان سے۔۔۔! زوجہ کایان۔۔۔! خیال کیوں نہیں " رکھتی تم اپنا رو رو کر کیا حال کر دیا تم نے میرے قیمتی اثاثوں کا ۔۔۔تم کتنی ظالم ہو فجر رضوان"۔۔۔

وہ بہت نرمی سے بولا اور احتیاط سے اِس کے رخساروں پر بہتے آنسو صاف کیے وہ پھر سے سسک پڑی۔۔۔۔

آپ و۔وہ"۔۔ "

وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولی اُس کے ہاتھ بھی لڑکھڑا گئے جو اُس شخص کے چہرے کی جانب اٹھ رہے تھے جنہیں اُس نے تھام کر اپنی آنکھوں سے لگا لیا۔

وہ اب مکمل "آپ" ہو چکا تھا یعنی وہ خاص ہو چکا تھا "

!"۔۔۔

اُس کے لب دھیرے سے مسکرائے

۔

میں نے سنا تم بہت بیمار تھی تو میں عیادت کے لیے آ گیا "

"۔۔

وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولا وہ گہرا سانس کھینچ گئی

"تم نے اچھا نہیں کیا کایان سکندر "

وہ آنکھیں میچتے بولی۔۔۔۔۔۔

" میں اِسی کے لیے مشہور ہوں "

وہ بھرپور مسکراہٹ سے بولا اور نرمی سے اِس کے ماتھے پر بوسہ دیا وہ ابھی بھی گہرے سانس بھر رہی تھی جو رونے کی شدت کی وجہ سے بندھے ہوئے تھے

تم مر گئے تھے ناں"۔۔۔۔ "

وہ سوں سوں کرتے بولی تو کایان سکندر لب دبا گیا

ہاں میں تو بھوت ہوں"۔ "

وہ دھیرے سے ہنسا فجر رضوان ویسے ہی ہلکی ہلکی ہچکیاں بھرتی رہی۔۔۔۔

" تم نہیں مرے تھے "

وہ پھر سے بولی اُس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا شاید۔

" ارے کہاں پیچھا چھوڑتی ہیں اتنی جلدی بیویاں "

اِسے بازو کے گھیرے میں لیتے وہ اُس کمرے سے نکل گیا اِس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا وہ حیران تھی اُس کو جاذب کمال

نے خود بتایا تھا وہ مر گیا ہے وہ کتنی اذیت میں رہی ایک ہفتہ بلکہ اُس سے بھی اوپر۔۔۔۔

اُسے صوفے پر بیٹھا کر اُس نے سامنے ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا کر گلاس میں پانی انڈیلتے اس کی جانب بڑھایا جسے ایک گھونٹ بھرتے وہ واپس میز پر رکھ گئی وہ اب بھی اُسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

" سوالات ہیں؟ "

صوفے پر اُس سے تھوڑا فاصلہ رکھ کر بیٹھتے اُس نے ہاتھوں کو باہم جوڑتے پوچھا۔۔۔

" بہت"۔ !

اُس کے چہرے پر نظر جماتے وہ یک لفظی بولی

" ایک میں پوچھوں گا ایک تم پوچھو "

اُس نے انگلیاں کھولتے جوڑتے حل پیش کیا

" تم مرے نہیں تھے؟ "

" انتہائی بے تکا سوال۔۔! "میں تمھارے سامنے زندہ ہوں

" تم نے مجھ سے نکاح کیوں کیا تھا؟ "

اُس کے سوال پر کچھ دیر خاموش رہی اُس سے کچھ بولا نہ گیا پھر گہرا سانس اپنے اندر کھینچتی لبوں کو وا کر گئی

مریم عرف ایما آپی نے کہا تھا اُن کی موت کے زمہ دار تم "
ہو۔۔۔! جب میں نے تمھارے خلاف پولیس میں کمپلین کی
تب ہی مجھے علم ہوا وہ یا میں تمھارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے لیکن چار
سال بعد پھر سے

" مجھے موقع ملا اورم۔۔

" ٹھیک ہے بس۔۔بہت ہے "

اُس نے تیزی سے بات ختم کر دی اُس کے لہجے میں بے چینی تھی

" سٹیج پر تو آگ لگ گئی تھی ناں؟ "

وہ کچھ پل ٹھہر کر بولی اُس کے لہجے کی کاٹ کو یکسر نظر انداز کر دیا

میں نے خود لگوائی تھی دراصل مجھے آگ آگ کھیلنا بہت "
پسند ہے"۔

وہ مسکراہٹ سمیت کر پر سکون سا بولا فجر رضوان نے فوراً سے بیشتر سر گھما کر اُسے دیکھا اور پھر اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔

کیوں"۔۔۔؟ "

وہ حیران ہوئی

وہ میں تمھیں نہیں بتا سکتا۔۔! بس اتنا کہوں گا مریم جب " میرے پاس آئی تب میں گناہوں کی سیڑھی کے پہلے سٹیپ پر تھا اور تمھاری کزن۔۔۔! وہ بھی اپنے شوق کے لیے میرے قریب آئی تھی اگر میں نہیں سمبھلا تو روکا اُس نے بھی مجھے نہ تھا۔۔۔۔ مرنے والے کی برائی نہیں کرتے اس لیے میں مزید اس پر کچھ کہنا نہیں چاہتا"۔۔۔

!اُس نے دوٹوک لہجے میں کہا۔۔۔

" کیا مجھے احساس دلانے کو آگ لگائی؟ "

وہ ذہن میں ابھرتا سوال پوچھ بیٹھی اگر ایسا تھا تو وہ ابھی اسی وقت اپنی محبت پر دو حرف بھیجنا چاہتی تھی

تم نے مجھ پر جھوٹا الزام لگایا اِس کے بدلے میں، میں " تمھیں سزا دیتا خود کو نہیں۔۔ تمھیں احساس دلانے کو اتنا کافی !ہوتا کہ میں تم سے دور تھا"۔۔۔

وہ سپاٹ لہجے میں گویا ہوا فجر رضوان خاموش ہو گئی ان دونوں کے درمیان پھر سے گہری خاموشی چھا گئی۔۔۔

" کیا ایسا کچھ ہے جو میرا جاننا ضروری ہے؟ "

اُسے سرسری سا دیکھتے وہ نرمی سے بولی وہ گفتگو کے دوران اُسے بار بار دیکھ رہی تھی اور جتنی بار دیکھ رہی تھی اُس کے دل سے ایک ہی لفظ نکلتا "شکر الحمد للہ" اُسے اپنے خدا پر پیار آ رہا تھا کتنی جلدی اللہ نے اُسے قبول کر لیا۔۔۔! کبھی صدیاں گزر جاتیہیں اور کبھی لمحے بھی نہیں لگتے۔۔۔

کایان سکندر کو صدیاں گزر گئیں اور فجر رضوان کو لمحہ بھی نہ لگا۔۔۔۔

مجھ پر آشکار ہوا ہے کہ تم میری آخری محبت ہو"۔ "

وہ فقط اتنا بولا اور اپنی الماری کی جانب بڑھ گیا لاکر کھولا اور مطلوبہ چیز ہاتھ میں تھام کر جیب ٹٹولی اور لائٹر نکال کر ہاتھ میں پکڑی تصویر کو جلا دیا۔۔۔

فجر رضوان جو اُس کے جملے میں الجھی ہوئی تھی اُس کی کاروائی دیکھتے اُسے لمحہ نہ لگا یہ سمجھنے میں کہ اُس کی پہلی محبت کوئی اور تھی اُس کے لب خود بخود سی گئے آواز حلق میں دب گئی !۔۔۔۔

اور آخری محبت سر آنکھوں پر۔۔۔! تم پر میں خود کو تمام "
!کرتا ہوں"۔۔۔۔

وہ اِس کی جانب پلٹ کر بولا اُس کا لہجہ بہت عجیب تھا فجر
رضوان کو سمجھ نہ آئی وہ کس انداز میں یہ بیان کر رہا تھا۔۔۔؟

میں اندھا ہو گیا تھا فجر رضوان۔۔۔! مجھے لگا اگر میرے "
ساتھ جیسا ہوا ہے میں ویسا ہی سب کے ساتھ کروں گا، میں نے
تب بھی نامحرم کی طلب کی اور اندھے ہو کر بھی نامحرم کی
!خواہش کی"۔۔۔۔۔

وہ لب کاٹتے گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے بولا فجر رضوان
!کو علم ہوا اُس کے لہجے میں در حقیقت کوئی دکھ تھا۔۔۔۔

مجھے جو دھوکہ ملا میں نے اُس دھوکے کا بدلہ سب سے لیا "
!اور سب سے بڑھ کر خود سے "۔۔۔

وہ سر جھکائے بولا اُسے ندامت محسوس ہو رہی تھی اپنی محرم کے سامنے یہ بیان کرتے ہوئے کہ وہ نامحرم کے غم میں کئی مرتبہ غلاظت میں اترا تھا۔۔۔۔

وہ م۔جھے چھوڑ کر چ۔چلی گئی تھی میں سال ہا سال "
اُسے تلاش کرتا رہا اُس کے لیے تڑپتا تھا اُس کے لیے دنیا کی ہر ہستی کو پس پشت ڈال دیا اور اِس دنیا کو بنانے والی ذات کو بھی م۔میرا دماغ مفلوج ہو کر رہ گیا تھا م۔میں اس قدر اُس کا عادی ہو چکا تھا کہ ایک پوائنٹ پر آ کر میں وفات پانے والا تھا "

وہ سر جھکائے کھڑا شخص پھر سے مجرم تھا اُس کا لہجہ کافی سنجیدہ تھا لیکن اُس کے اندر کچھ تھا جو فجر رضوان کو محسوس ہوا شاید کچھ ٹوٹی کرچیاں۔۔۔

" میں غلط تھا اور میری کوئی بھی دلیل مجھے درست ثابت نہیں کر سکتی "۔۔۔۔

وہ مزید گویا ہوا ندامت سے۔۔

" عادت محبت سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے اور ایک میں کایان سکندر خطرے میں تھا، میں نے اپنے نفس کو اپنی ہر چیز پر

ترجیح دی اور پھر میں برباد ہو گیا وہ چلی گئی اور میرا نفس وہ مزید باغی ہو گیا"۔۔۔

اُس کی آنکھ سے آنسو گرا اُس کا دم گھٹنے لگا۔۔۔

اور جب میں برائی کی سیڑھی کے دوسرے سٹیپ پر گیا "

میں سب بھول گیا سب کچھ۔۔۔۔! حتی کہ خود کا مسلمان ہونا بھی۔۔ میرے پاس سب کچھ تھا دولت، شہرت، دنیا، سب کچھ

" اور سکون کے لیے نامحرم بھی

وہ بے خیالی میں بولا وہ ضبط سے آنکھیں میچ گئی

اور آنکھوں پر پٹی باندھے میں تیسرے سٹیپ پر چڑھ گیا "

۔۔۔!اور پھر یکدم بہت اچانک میں وہاں سے لڑکھڑا گیا۔۔۔!

" تم نے مجھے لڑکھڑانے پر مجبور کر دیا

وہ سر اٹھاتے اُسے دیکھتے لفظوں کو بامشکل کہتا ہلکا سا

مسکرایا۔۔ایک پھیکی سی مسکراہٹ۔۔۔

فجر رضوان تم میری زندگی میں اِس لیے نہیں آئی تھی کہ "

تم ایک اچھی لڑکی تھی اور میں ایک برا لڑکا۔۔۔!تم میری زندگی

میں بھیجی گئی تھی فقط اس لیے کہ میں لڑکھڑا جاؤں میں وقت

رہتے برائی کی اُس سیڑھی سے لڑکھڑا کر نیچے گر جاؤں۔۔۔!اور

!میں گر گیا"۔۔۔۔۔

وہ دھندلی آنکھوں سے مسکرایا اب مسکراہٹ میں اطمینان تھا۔۔۔!

" وہ ب بہت اذیت ناک تھا۔۔! موت کے قریب سے واپس لوٹ آنا بہت اذیت ناک تھا۔۔۔! جب میں پہلی بار سجدے میں گرا تو مجھے لگا میرا دل پھٹ جائے گا اور میں یوں ہی گناہوں کا بوجھ لیے اِس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا"۔

وہ اذیت سے آنکھیں میچ گیا جیسے ماضی تکلیف دہ نہیں بد سے بدتر ہو اُس کے لہجے میں نمی گھل گئی۔۔۔

" بہت اذیت ناک تھا خدا کے سامنے یہ جانتے ہوئے جانا کہ وہ میرے بارے میں سب جانتا ہے۔۔۔! میرا تیسرے

سٹیپ تک کا سفر بھی۔۔۔!میری راتوں کو۔۔۔!میری صبح کو ۔۔۔!میرے گناہوں کو۔۔نامحرم کے پیچھے میرا موت کے لیے دعائیں مانگنے کے سفر کو وہ سب جانتا تھا اور مجھے شرمندگی ہوئی از حد شرمندگی کہ نظر تک نہیں اٹھا سکا"۔۔

وہ لب سختی سے بھینچ گیا جیسے تکلیف کو اندر کوئی چھپا گیا ہو وہ اس کے لفظوں میں کھو گئی۔۔۔

بے شک میں جتنا مرضی خود کو مطمئن کر لیتا اپنی " دلیلوں سے لیکن اندر کہیں میرا ضمیر جانتا تھا میں غلطی پر ہوں اور پھر جو میں اچھے راستے کی تلاش میں زخموں سے چور ہو چکا تھا ایک بات نے مجھے جھنجھوڑ دیا تھا"۔۔۔

" ریسٹورنٹ میں بولے گئے تمھارے جملوں نے میری ساری دلیلوں کو رد کر دیا میں نے بارہا غصے میں ان جملوں کے اثر کو زائل کرنا چاہا لیکن میں ناکام رہا "

" میری توبہ کا سفر چار سال پرانا تھا مجھے لگا خدا نے مجھے معاف کر دیا ہے لیکن جب تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی ایک بار پھر سے میرا زخم تازہ ہو گیا اور مجھے لگا میری توبہ قبول نہیں ہوئی ۔۔۔۔۔۔۔! میں نے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے ہر وقت توبہ کی طلب کی ہے "

!وہ بہت سنجیدہ ہو گیا اُس کی آنکھوں کے تاثرات بھی۔۔۔

اور پھر جب مجھے لگا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کچھ بھی میرے " بس میں نہیں ہے میں نے سب اللہ پر چھوڑ دیا"۔۔

میں نے جو اپنی شریک حیات کی امانت میں خیانت کی " میں نے اپنی توبہ میں اس عمل کی معافی مانگی ہے میں اِس انتظار میں ہوں کب کب خدا میری طرف بڑھے گا میرا انتظار طویل تر ہوتا جارہا ہے ایسی کونسی جگہ ہے جہاں پر معافی مانگنے سے مجھے معافی مل جائے گی، مجھے سکون مل جائے گا"۔۔۔۔؟؟

اُس نے سر اٹھا کر پھر سے اُس لڑکی کو دیکھا جس کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔۔اُس کی شہد رنگ آنکھوں میں آس کے دیے ٹمٹمار ہے تھے۔۔۔

آپ کے اندر۔۔۔۔! آپ کے اندر ہے سکون۔۔۔۔! "

انسان کا سکون نہ سمندر کی گہرائی میں ہے نہ آسمان کی وسعتوں میں۔۔۔! وہ اُسے ہر جگہ ڈھونڈتا ہے اور پھر تھک ہار کر بیٹھ جاتا ہے تب اُسے احساس ہوتا ہے وہ سکون جس کی تلاش میں اُس نے اپنے پاؤں زخمی کر لیے وہ تو اُس کے خود کے اندر موجود تھا ۔"

وہ بہت تحمل سے بولی

میں آپ کی آخری محبت کی عزت کرتی ہوں"۔۔۔ "

وہ بولتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور کایان سکندر وہ خاموش ہو گیا اُسے دوبارہ بولنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی

۔۔۔۔۔۔

وہ آنکھیں موندے گہرا سانس بھر گیا دو آنسو ٹوٹ کر اُس کے چہرے پر گر گئے جیسے سکون مل گیا ہو جس کی برسوں سے تلاش تھی،،، وہ سکون کایان سکندر کو ایک جملے میں مل گیا۔۔۔

اُس کی توبہ خدا بہت پہلے قبول کر چکا تھا۔۔۔! لیکن " اُس نے خیانت اپنی محرم سے بھی کی تھی اللہ کے بندوں سے بھی کی تھی اور جب اللہ کی بندی نے معاف کیا تو اُسے لگا جیسے خدا نے بھی اُسے معاف کر دیا ہو "

" فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا "

تم معاف کر دو اور در گزر سے کام لو"(سورۃ البقرہ؛109)"

اُس نے وہ آیت دوہرائی جو اُس نے صبح پڑھی تھی اُس نے اُسے معاف کر دیا تھا یہ اب اُس کا اور خدا کا معاملہ تھا وہ چاہے تو اِسے معاف کر دیتا چاہے تو سزا دیتا۔۔۔

فجر رضوان کو آج علم ہوا اُس کے چہرے پر نور ہونے کے " باوجود اُس کے دل میں بے چینی کیوں ہے۔۔۔؟ وہ برسوں سے توبہ کر رہا تھا برسوں سے اللہ سے معافی مانگ رہا تھا اور اُس کا برسوں کا سفر آج تمام ہوا تھا"۔

کیا کچھ ایسا ہے جو تم پوچھنا چاہتی ہو"۔۔؟ "

وہ گہری پر سکون سانس ہوا کے سپرد کرتے بولا اُس کے چہرے پر ایک الگ ہی الوہی چمک پھوٹ رہی تھی

میرے بابا"۔ "

وہ تمھارا باپ نہیں تھا فجر رضوان۔۔۔!اور تمھاری کزن " مریم۔۔۔!مجھے نہیں لگتا تمھیں اُس کے لیے افسوس کرنا چاہیے "۔

اُس نے اُس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ سر اٹھائے اب حیرانگی سے اُسے دیکھ رہی تھی سب کچھ اتنا الجھا ہوا کیوں تھا؟ جیسے سمجھ سے پرے۔۔۔!



کیوں ناراض ہو مجھ سے "۔۔۔؟ "

اُس کے قریب صوفے پر بیٹھتے اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُس کا رخ اپنی جانب موڑا وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

فش کھاؤ گی؟ آج میں اپنے ہاتھوں سے بناؤں گا تمھارے لیے "

اِس کے نزدیک کھسکتے وہ اِس کے نازک ہاتھوں کو اپنے بھاری مظبوط ہاتھوں میں لیتے وہاں لب رکھتے اُسے منانے کی کوشش کر رہا تھا۔

کیاواقعی اب مجھ سے بات نہیں کرو گی قلب"۔؟ "

اُسے واپس منہ موڑتے دیکھ وہ مایوسی سے بولا ہاتھوں کی گرفت

اُس کے ہاتھوں پر کمزور پڑ گئی قلب نے سختی سے لب بھینچے اور

اُس کے ہاتھوں پر گرفت سخت کرتے اُس کی جانب رخ کیا۔۔

ہم نے کہا تو ہے چھوڑ دیں آپ یہ کام کتنے زخم لگے ہیں "

!آپ کو"۔۔۔

وہ خفگی سے بولی تھی اسیر عالم نے ہاتھ اُس کے کندھے پر رکھتے

اُسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

آپ اپنے آپ کو دیکھیں۔۔اور جانور کتنے بڑے ہوتے "
ہیں قابو کرنا مشکل ہوتا ہے دیکھیں تبھی کتنے زخم آئے ہیں خون
سے بھرے ہاتھ لے کر آپ روز آتے ہیں گھر مجھے اچھا نہیں لگتا
۔"

اِس کے ہاتھوں کو اپنے کندھے سے ہٹانے کی ناکام کوشش
کرتے وہ تنک کر بولی تھی اسیر عالم نے ہاتھ ذرا سا اُس کے
کندھے سے اوپر اٹھاتے اپنے بازو پر آستین ٹھیک کی جہاں پر خون
کی لکیر واضح تھی۔۔۔۔

کیا کھائیں گے ہم پھر "۔؟ "
اُس کی ناک دباتے وہ دھیرے سے مسکراتے ہوئے بولا

لیکن آپ کو چوٹ لگتی ہے اسیر "۔؟ "

وہ اِس کی طرف مکمل رخ موڑ کر بیٹھتے ہوئے بولی آنکھوں میں واضح فکر تھی وہ دھیرے سے ہاتھ بڑھا کر اُس کے بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹتے مسکرایا۔

لیکن سرائیو کرنے کے لیے ہمیں پیسوں کی ضرورت " ہے "۔

اُس کی لٹ کو کھینچتے ساتھ اُس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اُس نے اُس کے وجود کو اپنے اوپر گراتے گھمبیر لہجے میں کہا۔

! جان ہے تو جہان ہے "۔۔ "

وہ بڑی سمجھداری سے بولی تھی نرم انگلی اُس کے سینے پر چلاتے وہ پر سکون تھی کہ شاید وہ اُس کی بات مان لے۔

مطلب! تم ہو تو جہان ہے"۔؟ "

گردن جھکائے اُس کے دونوں گالوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اُس نے اُس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہلکے سے اُس کے لبوں پر بوسہ دیا وہ زور سے آنکھیں میچ گئی۔! جسم میں سنسنی سی لہر دوڑ گئی

ل۔لیکن پ۔پیسہ اتنا ضروری نہیں ہے"۔ "

اُس کے لبوں کے لمس کو اپنی گال پر رینگتا محسوس کرتے وہ ہچکچاہٹ سے بولتے اب بھی احتجاج پر تھی

!اسیر "۔ "

کان کی لو پر اُس کے دانتوں کا جان لیوا لمس محسوس کرتے وہ چلا اٹھی تھی وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے قہقہہ لگا کر اُس کی ناک دبا گیا

" !. پیسہ ضروری ہے قلب. !بہت ضروری "

اُسے مزید باہوں میں بھرتے خود میں بھینچتے وہ جیسے کہیں کھو گیا تھا کئی برس دور۔۔!اور وہ وقت یقیناً اذیت ناک تھا جواب اُس کے چہرے پر یوں دکھ رہا تھا۔!

لیکن آپ تو کہتے تھے خلوص، محبت، عزت، اعتبار "

ضروری ہوتا ہے"۔

اِس کی کمر پر اپنے نازک ہاتھوں کی گرفت سخت کرتے وہ عام سے لہجے میں گویا ہوئی۔

" وہ پتھر کے زمانے کی بات ہے قلبِ اسیر۔۔! اور یہ پتھر کا زمانہ نہیں ہے"۔

وہ لب بھینچے مسکرا کر بولا۔۔! وہ بہت ہنر مند شخص تھا۔۔! وہ ہر حالت میں اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجانے کا ہنر بخوبی رکھتا تھا۔۔! یوں محسوس ہوا جیسے سب پرفیکٹ ہے! کیا واقعی؟

" ماں م۔مت جائیں"۔۔!

وہ نو سال کا بچہ تھا جو اپنی ماں کے سامنے کھڑے انہیں روکنے کی کوشش میں تھا اُس کی آنکھیں اتنی نم تھیں لیکن وہ بار بار انہیں جھپک کر اپنی ماں کی شکل دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔!

ہٹو میرے راستے سے"۔ "

اِس کا بازو پکڑے اُس عورت نے اُس کو سائیڈ پر پھینک دیا اُس کا باپ جو کچھ دور بیڈ پر لیٹا تھا وہ کچھ بولنے کی کوشش میں ہلکان ہونے لگا۔۔! وہ بچہ زمین پر گر گیا۔

ماں اپنے بچے کو کبھی نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔! ہاں۔۔! ایک "

" عورت ضرور چھوڑ سکتی ہے

کیا ہم بھی پیسوں پر توجہ دیں"۔؟ "

وہ لب کاٹتے سر اٹھا کر اِس کی بَیر ڈ پر انگلی چلاتے جیسے اُسے ماضی سے کھینچ لائی تھی اُس کی بات پر وہ چونک گیا۔

نہیں۔۔! ہم پتھر کے زمانے میں ہی ٹھیک ہیں دل"۔ "

اُسے مزید خود میں بھینچتے وہ اِس کے ماتھے پر بوسہ دیتا نرمی سے بولا۔

اُس کی زندگی کی پہلی عورت نے اُسے دھتکار دیا تھا۔۔! "

! وہ عورت اُس کی ماں تھی"۔۔۔۔

اور پھر عورت ماں بن جائے اور اُس میں ممتا نہ ہو تو اُس کی " مثال اُس اندھیری رات کے مترادف ہے جہاں پر ہم آنکھیں

کھول کر بھیجلیں تو ہمیں کچھ نظر نہیں آتا۔! ہم اندھے ہی مانے جائیں گے "

" یہ پتھر کا زمانہ نہیں ہے۔۔۔! یہ زمانہ جدید ہے یہاں انسان کو انسان کی ضرورت پڑتی ہے فقط اپنی اپنی ضرورت پوری کرنے کے لیے۔۔۔! اور زمانہِ جدید نے ہم سے بہت کچھ چھینا ہے پھر۔۔۔! میں کیسے قبول کرلوں اِس زمانہ جدید کو جہاں ہم ایک دوسرے کو اِس لیے اپنی خوشی نہیں بتاتے کہ وہ نظر نہ لگا دے"۔۔! ہم اتنے منافق ہیں"۔۔

زمانہِ جدید نے ہمیں بہت آسائشیں دی ہیں۔۔۔! اور قیمت انتہائی کم وصول کی ہے۔۔۔! خلوص، محبت، بھائی چارہ، بغیر کسی

غرض کے ایک دوسرے کے کام آنا، گھنٹوں دل صاف رکھ کر باتیں کرنا، عزت، احترام، اعتبار۔۔۔! بس یہی چند بے معنی چیزیں ہی تو قیمت میں دی ہیں ہم نے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔! ہاں! کیا فرق پڑتا ہے

اُس کا باپ بستر پر سسک پڑا تھا وہ عورت چلی گئی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے شوہر کو چھوڑ کر۔۔۔! اپنے بچے کو چھوڑ کر۔۔۔! فقط اِس لیے کہ اِس کا شوہر اب بیمار تھا وہ اٹھ کر پانی نہیں پی سکتا تھا۔۔۔! فقط اِس لیے کہ وہ اُس کی آسائشیں پوری نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔!

اور پھر کون احمق کہتا ہے کہ دولت سے کچھ حاصل نہیں ۔۔؟ اگر دولت سے کچھ حاصلنہ ہوتا تو انسان اُسے جمع کر کے نا رکھتا۔۔۔۔! دوسروں سے بچا کر نہ رکھتا۔۔۔! اُسے کسی کو دینے سے کتراتا کبھی نہ۔۔۔! تو یہ بات قبول کی جاتی ہے۔۔۔! زمانہ جدید میں ہم نے ایک اور اچیومنٹ کہے۔۔۔۔! انسان پیسے کا غلام ہے۔۔۔۔۔!

زیادہ وقت نہیں گزرا تھا اُس کا باپ بھی اِس دار فانی سے کوچ کر گیا وہ اب اِس سفاکیت بھری دنیا میں اکیلا تھا۔۔۔! اکیلا ہونے کا مطلب سمجھتے ہو تم۔۔۔؟

کہتے ہیں "تنہا وہ نہیں ہوتا جو کسی جگہ تنہا موجود ہو۔۔! تنہا وہ ہوتا ہے جو بھری دنیا میں بھری محفل میں خود کو تنہا محسوس کرے "

اور وہ نو سال کا بچہ بھی اتنی خلقت میں تنہا رہ گیا۔۔۔! کئی چہروں کو دیکھتا۔۔۔! اُس نے جانا انسان حالات کے چکر کے مطابق اپنے چہرے سے ایک ماسک اتار کر دوسرا پہن لیتا ہے ۔۔۔

وہ دربدر تھا۔۔۔! سڑکوں پر گر کر زخمی ہونے والا۔۔۔! پھر وہ جدید دور میں کہیں نکل آیا تھا۔۔۔! جہاں حکومت ہے تو صرف ایک چیز کی "پیسہ"۔۔۔!

وہ پیسہ حاصل کرنا چاہتا تھا وہ اُس پیسے کو اپنی ماں کے قدموں میں رکھ کر فقط اُن کے کچھ منٹ چاہتا تھا۔۔۔! اُن کا کچھ وقت ۔۔۔۔۔۔!

آج اُس کے پاس اتنا پیسہ تو تھا کہ وہ اپنی ماں سے مل سکتا ۔۔۔۔! ہاں اُس کا کیفے۔۔۔!
اُسے یاد تھا اُس نے جتنے بھی غلط لوگوں سے پیسے لیے تھے انہیں وہ فوراً جلا دیتا تھا۔۔۔۔!

اُس کے پاس بس اپنے کیفے سے حاصل شدہ رقم تھی۔۔۔!
وہ جس گھر میں رہتا تھا۔۔۔! وہ اُس کا نہیں تھا۔۔۔! وہ جس

مقام پر تھا وہ مقام بھی اُس نے کسی سے چھینا تھا۔۔۔! اور وہ جانتا تھا کوئی اُس سے بھی چھین لے گا۔۔۔!

وہ آج کسی کو مار کر آیا تھا۔۔۔! آج بھی اس نے اپنے ہاتھوں کو اپنی آستین سے چھپانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اور آج وہ اپنی بیوی کے مجرم کو مار کر آیا تھا۔۔۔! وہ جس کی وجہ سے اُس کی بیوی نے اتنا کچھ سہا تھا۔۔۔

قلب کے نانا۔۔۔! جس نے فقط اِس لیے قلب کو دھتکار دیا کہ قلب کا باپ۔۔۔! ایک چھوٹے درجے کا معمولی سا شخص تھا

جس نے قلب کی ماں سے محبت کرنے کی غلطی کی۔۔۔!اور اُس کی ماں نے اُس آدمی کے ساتھ شادی کرنے کی۔۔۔۔!

قلب کے ماں باپ وہ بہت بھاگے تھے پھر قدرے الگ تھلگ علاقے میں اپنا چھوٹا سا مکان بنایا وہ اپنی بیٹی کو محفوظ رکھنا چاہتے تھے قلب کے نانا سے۔۔۔

جب قلب کی ماں اُسے اپنے باپ کے پاس لے کر گئیں تھی تبھی اُس سفاک آدمی نے یہ کہہ کر اُسے مارنے کا بول دیا کہ "نجانے کس کا گندا خون ہے"۔۔۔!

وہ بہت مشکل سے اپنی بچی کو لے کر وہاں سے بھاگی تھیں۔۔

" اگر تمھارا سامنا ایسے لوگوں سے ہو جو خود سے پہلے آپ کو رکھیں تو انہیں مظبوطی سے تھام لیں کہیں وہ آپ کی زندگی سے غائب نہ ہو جائے۔۔۔! وہ صحیح معنوں میں انسان ہوتے ہیں ۔۔۔! آپ کو خوش ہونا چاہیے آپ انسانوں کے ساتھ رہ رہے ہیں۔! غلاموں کے ساتھ نہیں "

اُس کے نانا خود غلط کاموں میں ملوث تھے اور اسی طرح آج ان کا سامنا اسیل ایڈم سے ہوا تھا اور پھر اسیل ایڈم کہتا ہے " معافی لفظ اُس کی لسٹ میں موت کے بعد آتا ہے "۔۔

وہ اٹلی لڑکیوں کو سمگل تو نہیں کرتا تھا۔۔۔! وہ وہاں سے انہیں اُن کی کنڑی بھیج دیتا تھا۔۔۔! یا اُن کے ٹھکانے پر۔۔۔

" وہ اوٹاوا کا ڈان ایک اچھا اداکار تھا۔۔! وہ برے لوگوں سے لڑتا تھا اور اچھے لوگوں سے اُس کا کوئی واسطہ نہیں تھا۔۔۔۔! بس ایک ذی روح کو چھوڑ کر "

" اُس نے اپنے کام کا ایک رول توڑا تھا۔۔۔! مافیا میں رشتے داریاں نہیں ہوتیں۔۔۔! لیکن اُس نے تو دل کا رشتہ بنا لیا تھا "

ہاں وہ کئی جگہ پر غلط تھا۔۔۔! اُس کے کام کا طریقہ غلط تھا ۔۔۔۔۔! لیکن مقابل کھڑے برے لوگ بھی اچھے طریقے

نہیں اپناتے۔۔۔۔! کبھی کبھی آپ کو خود دلدل میں اترنا پڑتا ہے۔۔۔

وہ دلدل میں دھنسا آدمی تھا۔۔۔! یہ تو طے تھا وہ اپنی سچائی کبھی قلب کو بتانے والا نہیں تھا۔۔۔! وہ آخری حد تک جا کر بھی اپنی سچائی اُس سے چھپائے رکھنے والا تھا۔۔۔۔

! وہ نہیں چاہتا تھا کوئی اور اسیل ایڈم بنے"۔۔۔۔ "

اُس نے آنکھیں بچپن کی طرح پھر سے کئی بار، بار بار جھپکیں وہ پھر سے آنسوؤں کو اپنے اتار گیا وہ پھر سے ایک مظبوط شخص بن گیا تھا۔۔۔!

آپ دور جدید میں ہو تو یہ ہمیشہ یاد رکھیں "اگر آپ کے پاس پیسہ ہے تو آپ کسی پر بھی ایک اچھی حکومت کر سکتے ہیں "

وہ اپنی ماں کے پاس ایک آخری بار جانا چاہتا تھا لیکن وہ اب اِس دنیا میں نہیں تھی۔۔۔۔!اور پیسہ۔۔۔؟پیسہ اب کسی اور غلام کی تلاش میں سر گرداں ہے۔۔

کہتے ہیں "ایک شخص تھا جس نے کہا تھا میرے ہاتھ کفن سے باہر نکال کر مجھے دفنانا تاکہ لوگ یہ دیکھ سکے کہ میں خالی ہاتھ اِس دنیا سے جا رہا ہوں، دنیا کا مال دنیا میں ہی رہ جانا ہے"

اُس نے گردن جھکا کر اپنے سینے پر سوئی اپنی بیوی کو دیکھا وہ اُس کا سکون تھی۔۔۔!

وہ دھیرے سے مسکرایا اور جھک کر اُس کے ماتھے پر لب رکھے سکون سے دو پل کو آنکھیں بند کیں

اور یہ وہ دو پل جب اُس نے اپنی بیوی کی پیشانی پر بوسہ " دیتے آنکھیں بند کی تھیں وہ دو پل اُس کی زندگی سے کہیں اوپر "تھے۔۔۔

لالچ ہمارا سب سے قیمتی نقصان ایک یہ بھی کرتا ہے کہ " " جلد یا بدیر وہ ہم سے ہمارا ہی سکون چھین لیتا ہے

آ کہ وابستہ ہیں اس حسن کی یادیں تجھ سے

جس نے اس دل کو پری خانہ بنا رکھا تھا

جس کی الفت میں بھُلا رکھی تھی دنیا ہم نے

دہر کو دہر کا افسانہ بنا رکھا تھا

آشنا ہے ترے قدموں سے وہ راہیں جن پر

اس کی مدہوش جوانی نے عنایت کی ہے

کارواں گزرے ہیں جن سے اُسی رعنائی کے

جس کی ان آنکھوں نے بے سود عبادت کی ہے

تجھ سے کھیلی ہیں وہ محبوب ہوائیں جن میں

اس کے ملبوس کی افسردہ مہک باقی ہے
تجھ پہ بھی برسا ہے اُس بام سے مہتاب کا نور
جس میں بیتی ہوئی راتوں کی کسک باقی ہے

تو نے دیکھی ہے وہ پیشانی، وہ رخسار، وہ ہونٹ
زندگی جن کے تصور میں لٹا دی ہم نے
تجھ پہ اُٹھی ہیں وہ کھوئی ہوئی ساحر آنکھیں
تجھ کو معلوم ہے کیوں عمر گنوا دی ہم نے

ہم پہ مشترکہ ہیں احسان غمِ الفت کے
اتنے احسان کہ گنواؤں تو گنوا نہ سکوں
ہم نے اس عشق میں کیا کھویا ہے کیا سیکھا ہے

جز ترے اور کو سمجھاؤں تو سمجھا نہ سکوں

عاجزی سیکھی، غریبوں کی حمایت سیکھی
یاس و حرمان کے، دکھ درد کے معنی سیکھے
زیر دستوں کے مصائب کو سمجھنا سیکھا
سرد آہوں کے رخ زرد کے معنی سیکھے

جب کہیں بیٹھ کے روتے ہیں وہ بیکس جن کے
اشک آنکھوں میں بلکتے ہوئے سو جاتے ہیں
ناتوانوں کے نوالوں پہ جھپٹتے ہیں عقاب
بازو تولے ہوئے منڈلاتے ہوئے آتے ہیں

جب کبھی بکتا ہے بازار میں مزدور کا گوشت

شاہراہوں پہ غریبوں کا لہو بہتا ہے

آگ سی سینے میں رہ رہ کے ابلتی ہے نہ پوچھ

اپنے دل پر مجھے قابو ہی نہیں رہتا ہے

میرا ب۔ باپ ن۔ نہیں تھا۔۔۔؟ ک۔ کیا کہہ رہے ہو تم "

کیسے کہہ سکتے ہو تم ایسے الفاظ، ایسے جملے "۔؟

وہ جو سکون میں کھڑی تھی یکدم ہی چیخ اٹھی تھی مقابل کے

لفظوں نے اُسے آگ لگائی تھی۔۔۔۔۔! اور بے حد لگائی تھی

۔۔

ہاں۔! وہ تمھارا باپ نہیں تھا فجر رضوان۔۔۔! کبھی اپنے "
" باپ کی شکل دیکھی ہے تم نے۔۔۔؟
اُس کی حیرت سے پھیلی آنکھوں سے یکدم نمکین پانی بہتا دیکھ کر وہ لہجہ نرم کرنے کے ساتھ آواز بھی دھیمی کر گیا اُس کے بازوؤں پر گرفت بنانے کو وہ اُس کے بازو پکڑنے کی کوشش کرنے لگا جب وہ اُس کے ہاتھ جھٹک گئی۔۔
بولو جواب دو۔۔! کبھی دیکھا ہے تم نے اپنے والد کو "
"۔؟
وہ دائیں بھنویں اٹھا کر بولا تھا وہ لب کاٹ کر رہ گئی اُس نے نم آنکھوں سے اُس شخص کو دیکھا وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔
ہاں"۔ "
رندھی ہوئی آواز میں وہ بس یک لفظی بولی

کب"۔؟ "

ضبط سے اُسے دیکھتے وہ پھر بھی سوال کر گیا شاید اُس کا ضبط آزمانے کو۔۔

تصویر میں دیکھا تھا"۔ "

وہ سسکی بھرتے بولی ہاتھ کی پشت سے آنکھیں بھی پونچھ ڈالیں پھر بھی آنسو بغاوت کرتے پھر سے بہہ نکلے۔۔

کس نے دیکھائی تھی"۔؟ "

وہ اُس کی جانب ایک قدم بڑھتے بولا تھا وہ وہی کھڑی رہی کچھ دیر بلکل خاموش

!تائی نے"۔۔ "

اُس نے بہت دھیمی آواز میں کہا تھا لیکن وہ پھر بھی سن چکا تھا اُس نے احتیاط سے اُسے بازوؤں کے حصار میں لیا تھا۔۔

وہ تمھارا باپ نہیں تھا۔۔۔! وہ تصویر تمھیں جھوٹی "
دیکھائی گئی تھی وہ کوئی مجرم تھا جو ہاسپیٹل سے غائب نہیں ہوا تھا
اُسے پولیس پکڑ کر لے گئی تھی"۔۔
اُس کے گرد آہستہ سے حصار کھینچتے وہ نرمی سے بولا تھا فجر
رضوان نے حیرانگی سے اُسے کی طرف دیکھا۔۔
اِس کے پیچھے تمھاری تائی کی کوئی بھی بری سوچ ہو سکتی تھی "
۔۔۔! شاید وہ تمھارے اُس نقلی باپ کے تھرو تمھیں بلیک میل
کر کے تمھاری شادی کسی آوارہ سے کروا دیتی۔۔۔۔! یا کچھ بھی
" ہو سکتا ہے
وہ اس کی طرف دیکھ کر ہر ممکنہ حل پیش کر رہا تھا اور پھر
کمرے میں اُس کی ہچکیاں گونجنے لگیں۔۔۔! وہ اُس سے دور
ہونے کی ناکام کوششیں کرنے لگی تھی۔۔

" فجر رضوان کو اُس کے نقلی باپ کی وجہ سے ہی وہ آدمی پکڑ کر کلب لے کر گئے تھے اُس آدمی نے اُن سے پیسے لیے تھے اور کہا تھا اگر وہ نہیں دے پایا تو اُس کی بیٹی کو وہ انہیں دے دے گا اُس نے باقاعدہ فجر کی تصویر ان آدمیوں کو دیکھائی تھی اور فجر رضوان کی تصویر اُس کی تائی نے اُس آدمی کو دی تھی جیسے فجر رضوان اپنا باپ سمجھ رہی تھی انہوں نے فجر رضوان کا سودا کیا تھا "

" لوگ اتنے بے حس کیوں ہوتے ہیں۔۔؟ اپنے گھر کی عزت کو چار دیواری میں رہنے کا حکم دیتے ہیں اور دوسروں کی عزتوں کو۔۔۔؟؟ اُن کی عزتوں کو ہر صورت پامال کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ایک اور بات کا گویا خلاصہ ہوتا ہے کہ عورت کے ساتھ ایک مخلص مرد کا ہونا آج کے جدید دور میں اتنا

ہی ضروری ہے جتنا زندہ رہنے کے لیے سانس کا لیا جانا ضروری ہے"۔۔

"چپ کر جاؤ تم پھر سے ظالم بن رہی ہو"۔۔!

اِس کے سر کو دھیرے سے سہلاتے وہ بہت نرم لہجے میں بولا جیسے کہیں اُس لڑکی کو لہجہ بھی زخمی نہ کر جائے۔۔

وہ بہت سی باتیں اُس سے چھپا گیا تھا۔۔۔

"وہ کایان سکندر تھا اُسے نہ جاننا ہی فائدے میں رہنے کے مترادف تھا سو اُس نے اُس لڑکی کو فائدہ پہنچایا تھا"

" وہ پروڈیوسر ملک۔۔۔! وہ اِس انڈسٹری میں تھا ہی لڑکیوں کے لیے وہ انہیں وہاں سے غائب کرتا تھا اور پھر نجانے وہ لڑکیاں کہاں کہاں جاتی تھیں۔۔۔! وہ سکون میں تھا جب تک "چلتی پھرتی شامت" اُس کے پاس نہیں پہنچی تھی۔۔۔۔!

" کایان سکندر

" وہ کئی برسوں سے ملک کے پیچھے تھے مسٹر ملک جو خود ایک پروڈیوسر تھا اور اُس کا بیٹا بزنس چلا رہا تھا نعمان ملک جسے جازب کمال نے مارا تھا۔۔۔! اور اُس نے بدلہ لینے کے لیے کایان سکندر کو مارنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔! کایان سکندر نے اُس کا ہر پلین وہاں رہتے چوپٹ کیا تھا۔۔۔! تبھی اُس دن فلیٹ

میں جازب کمال نے کہا تھا "تم اپنا خیال رکھنا کایان سکندر"

!۔۔۔۔

کیوں کہ وہ نعمان ملک کو مارنے والا تھا اور وہ جانتا تھا ملک ضرور آگ بگولا ہوا اٹھے گا۔۔۔

وہ دونوں بہترین دوست تھے، بہترین ہمراز۔۔۔! ایک " دوسرے کے گناہ سے واقف۔۔۔! ایک دوسرے کے اچھے کاموں سے بھی واقف وہ دونوں جاسوسی پر تھے "۔۔

اور جب یمن وحید کو لے کر جازب کمال کا ذہنی توازن خراب ہوا اُس نے یہ کام چھوڑ دیا تھا تب کایان سکندر وہاں اکیلا رہ گیا تھا

۔۔۔۔۔! وہ ایک ہفتہ غائب بھی اِس لیے رہا کہ وہ ملک کو پکڑوا کر آیا تھا۔۔۔

۔

اور اب کسی بھی وقت جازب کمال خود سلاخوں کے " پیچھے پہنچنے والا تھا کہ جو اُس نے کیا وہ غلط تھا۔۔۔۔! اور اُس کی بھنک اگر قانون کو لگتی تو اُسے سزائے موت ہونی تھی"۔۔

اور وہ لڑکی جو اُس دن پارٹی میں آتے اُس کے قریب آنے کی کوششوں میں تھی وہ کایان سکندر کے لیے چلتی پھرتی موت تھی ۔۔۔۔۔! میڈیا کو وہاں خود جازب کمال نے بلایا تھا۔۔۔۔! لیکن اُس لڑکی نے الزام لگا کر بازی پلٹ دی پھر کایان سکندر کا وہاں

سے نکلنا اور فجر رضوان سے پہلی ملاقات کے بعد۔۔۔! نازک حسینہ بننا وہ کبھی نہیں بھول سکتا۔۔۔۔

اور رہی بات مریم کی۔۔۔۔! تو وہ اِس لیے غلط نہیں تھی کہ وہ کایان سکندر کے پاس آئی تھی وہ اس لیے بھی غلط تھی کہ وہ زیادہ سے زیادہ لڑکیوں کو طرح طرح کے خواب دیکھا کر ملک کے پاس لے کر جاتی تھی۔۔۔۔

اُس کی سچائی کایان کو بعد میں پتہ چلی تھی جب اُس نے ملک کے ساتھ بیر باندھا تھا۔۔۔

اور فجر سے ملاقات کے بعد اُس نے سب چھوڑ دیا تھا چار سال تک وہ رب کے حضور معافی مانگتا رہا تھا اور اُسے معافی آج ملی تھی۔۔۔

فجر کی تائی حوالات کے پیچھے تھی اب سب درست تھا سب اپنی اپنی جگہ پر تھا۔۔۔

جاؤ وضو کر کے آؤ"۔۔ "

اُس کے آنسو صاف کرتے وہ نرمی سے بولا وہ خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئی کایان سکندر نے اپنی بھیگی شرٹ کو دیکھا اور پھر اُس کی پشت کو۔۔

وہ خود بھی وہاں سے نکل گیا۔۔

وہ جب کمرے میں آئی وہ وہاں نہیں تھا وہ کمرے سے نکلتے اُس کمرے میں گئی جہاں سے داستان کا آغاز ہوا تھا۔۔۔

وہ قرآن پاک کھولے بیٹھا تھا اور وہ دروازے کی دہلیز پر کھڑی تھی!۔۔۔۔

!۔"آجاؤ"۔۔۔

اُس نے ذرا کی ذرا سر اٹھا کر اُسے مخاطب کرتے اپنے پاس بلایا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اُس کی جانب بڑھ گئی۔۔

!وہ اُس کے بلکل قریب بیٹھ گئی۔۔۔

وہ ہلکے سے مسکرایا اور "سورت یٰسین" کی تلاوت کرنا شروع کی تھی وہ خاموشی سے اُسے سنتی گئی آنسو اُس کی آنکھ کو نم کرنے لگے

۔۔

تلاوت ختم کرتے اُس نے "قرآن مجید" کو بند کرتے عقیدت سے چومتے اُس لڑکی کے ہچکولے کھاتے وجود کو دیکھا

اِس طرح مت رویا کرو۔۔۔۔! مجھے گوارہ نہیں ہے یوں "

" اِن آنکھوں کا بے مول ہونا

وہ نرمی سے ہاتھ بڑھا کر اُس کے آنسو اپنی پوروں پر چنتے گویا ہوا وہ اِس کا ہاتھ تھام گئی تھی وہ اٹھ کھڑا ہوا الماری تک گیا"

قرآن مجید "واپس جگہ پر رکھا اور اُسے اپنے مقابل کیا

" میں ہمیشہ تمھاری حفاظت کروں گا زوجہ کایان "

اِس کے ماتھے پر لب رکھتے وہ محبت سے بولا فجر رضوان کے لب مسکرا اٹھے تھے اُسے صرف محبت ہی نہیں اُس کے عمل اُس کے لفظوں میں تحفظ بھی محسوس ہوا تھا

" تہجد پر شروع ہونے والی وہ محبت کی داستان تہجد پر ہی پایہ
تکمیل پاتے ختم ہو گئی تھی "

" کبھی کبھی انسان کو بدلنے کے لیے چند الفاظ ہی کافی
ہوتے ہیں۔۔۔۔! کبھی کبھی ٹھوکر کا لگنا بے حد ضروری ہوتا ہے
تاکہ وہ دوبارہ سنبھل کر چل سکے "

زندگی سے یہی گلہ ہے مجھے
تو بہت دیر سے ملا ہے مجھے
تو محبت سے کوئی چال تو چل
ہار جانے کا حوصلہ ہے مجھے
دل دھڑکتا نہیں ٹپکتا ہے

کل جو خواہش تھی آبلہ ہے مجھے

ہم سفر چاہیئے ہجوم نہیں

اِک مسافر بھی قافلہ ہے مجھے

کوہ کن ہو کہ قیس ہو کہ فراز

سب میں اِک شخص ہی ملا ہے مجھے

احمد فراز

میں پیمبر نہ سہی ہُوں تو پیمبر جیسا

کوئی گھر بھی نہیں ویران مرے گھر جیسا

اہلِ دل، دل کی نزاکت سے ہیں واقف ورنہ
کام لفظوں سے بھی لے سکتے ہیں خنجر جیسا

میری وسعت کا بھی اندازہ بہت مشکل ہے
ایک قطرہ ہی سہی، ہُوں تو سمندر جیسا

میں نے اعصاب کو پتھر کا بنا رکھا ہے
ایک دل ہے کہ جو بنتا نہیں پتھر جیسا

ہم فقیروں کو کبھی راس نہ آیا ورنہ
ہم نے پایا تھا مقدّر تو سکندر جیسا

(ساقی امروہوی)

تمھیں کیا لگتا ہے تم مجھ سے بچ کر جا سکتی ہو۔؟ کیا میں "
تمھارے معاملے میں اتنا بے خبر ہوں۔؟ ہر گز نہیں۔! ناچار
برس قبل بے خبر تھا میں اور نا ہی چار برس بعد ہوں"۔

راکنگ چیئر پر جھولتے وہ بہت مدھم مگر سرد آواز میں بولا
کمرے تاریک تھا بہت نیم سی روشنی تھی بہت مدھم سی۔۔۔! وہ
اُس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی اور نا وہ اُس کے وجود کو دیکھ پا رہا تھا
۔۔! لیکن وہ عشق کے جس مقام پر پہنچ گیا تھا کیا اُس میں
صورتیں معنی رکھتی تھی۔۔؟ نہیں ہر گز نہیں۔۔۔۔!! وہ اُس
! کی آہٹ پر ہی اُسے پہچان سکتا تھا۔۔

م۔جھے ج۔جانے دو"۔ "

وہ اٹکتے لہجے میں بولی گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹک گیا وہ خوف سے لرزتے قدم دروازے کی جانب بھی بڑھا رہی تھی وہ فرار چاہتی تھی۔

کوشش بھی مت کرنا"۔ "

اُس نے راکنگ چیئر پر جھولتے گویا صاف انکار کیا وہ تڑپ گئی تھی بہت مدھم روشنی میں اُس بے حس کا چہرہ دیکھنا چاہا۔

آخر تم اتنے بے حس کیوں بن گے ہو جازب کمال۔۔؟ "

کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا۔۔؟ کیا لگتا ہے تمھیں یوں

مجھے قید کر کے تم مجھے خود کے ساتھ رکھ لو گے۔۔؟ مجھے مزید نفرت ہو گی تم سے۔۔۔! یہ یاد رکھنا تم"۔

وہ غصے سے چلا اٹھی تھی اُس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے تھے آنکھیں مکمل سوزش کا شکار تھی، بکھرے بالوں اور ملگجے کپڑوں میں وہ کوئی نیم پاگل معلوم ہو رہی تھی۔

! تم کر ہی نہیں سکتی مجھ سے نفرت۔۔۔"

وہ بولتے بولتے چیئر سے کھڑا ہوتے رخ اُس کی جانب کرتے اُس کی جانب قدم بڑھانے لگا اُس کے قدموں کی چھاپ گھڑی کی سوئیوں کی ٹک ٹک کے ساتھ کمرے میں اپنی چھاپ چھوڑنے ! لگی۔۔

لیکن اس مرتبہ وہ خوفزدہ نہیں ہوئی تھی وہ وہی جم کر کھڑی رہی وہ بس کسی بھی قیمت پر اس گھٹن زدہ قید سے رہائی چاہتی تھی ۔۔۔! کسی بھی قیمت پر۔

" اگر کرتی تو اُس دن میرے خون کی پرواہ کیے بغیر تم چلی جاتی۔۔۔! تم نہیں گئی۔۔۔! اب تم نہیں جا سکتی"۔

وہ اِس کے دونوں کندھوں پر مظبوطی سے ہاتھ جماتے نجانے کس کو سمجھا رہا تھا خود کو یا سامنے کھڑی لڑکی کو۔۔۔؟

" بکواس بند کرو اپنی تمھاری طرح خود غرض نہیں ہوں جو کسی کو قتل کر دیتی اس لیے رک گئی تھی صرف انسانیت کے ناطے۔۔! "

کندھوں سے اُس کے ہاتھ بری طرح جھٹکتے وہ ہذیانتی ہوتے چلا اٹھی تھی ساتھ ہی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو بھی گرنا شروع ہو گے۔۔۔!

اور وہ شخص۔۔۔! وہ شخص اپنے جھٹکے گے ہاتھوں کو دیکھتا رہ گیا کئی لمحے۔۔۔! کئی پل۔۔۔۔!

جھوٹ بولتی ہو تم۔۔۔! نہیں مانتا میں"۔ "

وہ دانت دانتوں پر بری طرح جماتے آنکھوں میں موجود نمکین پانی پر ضبط کا بندھ باندھے چیخا تھا اُس نے واپس لرزتے ہاتھوں اُس کے کندھوں پر جمائے۔۔۔! وہ لڑکی شدت سے رو دی

تم نے۔۔۔!!" وہ ہچکی بھر گئی زبان نے بولنے سے انکار "
کر دیا دل زخمی ہوتے تڑپ اٹھا۔۔۔

تم نے مجھے پاگل کر دیا ہے جازب کمال"۔ "
وہ بولتے بولتے آخر میں بے تحاشا بلند آواز میں چینختی اُسے
پوری قوت سے دھکا دیتے خود سے دور کر گئی وہ دو قدم پیچھے کو
لیتے لڑکھڑا گیا۔۔۔!آنکھیں یکدم سرخ پڑنے لگی وہ بری طرح
میٹھیاں بھینچ گیا۔۔۔۔

اور میں جو پچھلے چار سالوں سے تمھارے پیچھے کافر بنا "
!بیٹھا ہوں"۔۔۔

وہ سختی سے بڑے رعب سے چیخ پڑا اُس نے سختی سے پاس پڑے شیشے کے ٹیبل کو ٹھوکر مارتے چلاتے ہوئے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو اِس کے شدید غصے سے خوف کھاتے زمین پر روتے ہوئے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

ت۔تم ا۔ایک جانور ہو۔۔۔!خود غرض ہو تم"۔ "

وہ نیچے بیٹھے سسک پڑی تھی زمین پر سر رکھے وہ شدت سے رو دی اُس کے لفظ لڑکھڑا گے وہ شخص یکدم پریشان ہو گیا۔۔

ٹ۔ٹھیک ہے م۔میں غلط ہوں تم چپ کر جاؤ"۔ "

اُس کی جانب قدم بڑھاتے وہ اُس کے قریب نیچے بیٹھتے خشک لبوں پر زبان پھیرتی تحمل سے بولا اُس نے حوصلہ دینے کو ہاتھ

اُس لڑکی کی جانب بڑھایااور پھراس مظبوط اعصاب کے مالک شخص نے پایااُس کاہاتھ لرزرہاتھابری طرح لرزرہاتھا۔۔۔ جیسے یہ ایک حوصلہ اُس لڑکی کواُس سے دورلے جائے گا۔۔

چپ کر جاؤنا کیوں اذیت دیتی ہو مجھے "۔؟ "
اوراُس نے لرزتاہاتھ پیچھے نہیں کھینچااُس نے لبوں پرزبان پھیرتے وہ لرزتاہاتھ اُس کے ساتھ پر رکھ دیا۔۔! وہ دھیرے سے اُس کے بال سہلانے لگااُس کا حلق بار بار خشک ہورہاتھا۔۔

ت۔تم نے کیوں کیاایسا۔۔۔۔! تم ک۔کیوں نہیں " سمجھتے م۔میں یہاں رہی تومر جاؤں گی "۔۔ !

وہ روتے ہوئے سر اٹھا کر بے بسی سے بولی اُس کے ہاتھ کو جھٹکنے کی کوشش کرتے اُس لڑکی کے ہاتھ بھی لرز اٹھے۔۔ لیکن وہ بار بار کوشش کرتی رہی اُس کے ہاتھ کو جھٹکنے کی۔۔

تم جانا چاہتی ہو مجھے چھوڑ کر"۔۔۔؟ "

چند پل کی خاموشی کے بعد وہ فقط ایک آخری جملہ بولا۔۔۔! یہ جملہ جاذب کمال کے لیے آخری تھا۔۔۔! اُس کی روح کے لیے آخری تھا۔۔۔! اُس سے دور ہونے کے بعد کیا فرق پڑتا ہے وہ زندہ ہو، مردہ ہو یا زندہ لاش ہو۔۔۔؟ ہاں۔۔! کیا فرق پڑتا ہے۔

ج۔جانے دو پ۔پلیز"۔ "

اُس کے چہرے کو دیکھتے وہ بامشکل بول پائی تھی نیم تاریکی میں اُس کا چہرہ اتنا واضع نہ تھا ورنہ یمن وحید دیکھتی اُس نے لفظ نہیں کہے تھے اُس نے موت کا پروانہ اُس شخص کی طرف دھکیل دیا تھا ۔۔۔!اُس شخص کا چہرہ یوں تھا جیسے سامنے موت دیکھی ہو ۔۔۔۔۔!

تو وہ وقت بھی آن پہنچا جہاں یہ سہارا بھی عارضی ثابت " ہوا۔۔۔"

وہ بہت مدھم لہجے میں بولا یا شاید لہجے میں اتنی سکت نا تھی کہ موت کا حکم سنا پاتا۔۔۔! وہ بے بسی کی انتہا پر پہنچ گیا۔۔ اور پھر جازب کمال نے اپنا لرزتا ہاتھ کسی بے جان شے کی طرح یمن وحید کے سر سے کھینچ لیا۔۔۔

اور جازب کمال نے اپنا وجود یمن وحید پر ممنوع کر دیا۔۔۔

تو مجھے دھتکارنے والوں میں ایک اور شخص کا اضافہ ہو "
!گیا آج"۔۔۔

وہ اُس کے قریب سے اٹھ گیا بلکل خاموشی سے یمن وحید نے سر اٹھا کر اُس کی پشت کو دیکھا وہ قدم جنہیں وہ مظبوطی سے رکھنے کا عادی تھا آج لڑکھڑا رہے تھے وہ جا کر واپس راکنگ چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔! اور یمن وحید کا دل جیسے بند ہونے لگا۔۔۔

تم جا سکتی ہو یمن وحید۔۔۔! تمھارا کوئی قصور نہیں ہے "
مجھ جیسا بد بخت شاید ہی کوئی ہو"۔

وہ سیگریٹ سلگاتے کرسی پر جھولنے لگا تھا اُس کی آواز ہر قسم کے تاثر سے پاک تھی۔۔۔! چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔! کوئی جذبات ہی نہیں تھا اُس میں۔۔

یمن وحید۔۔۔! وہ اپنا بوجھ اٹھاتی زمین سے اٹھ کھڑی ہوئی اُس کے قدم آگے بڑھنے لگے۔۔۔! اور اُس شخص نے سیگریٹ پر گرفت سخت کرلی دور جاتے اُس کے قدموں کی آہٹ یوں تھی جیسے دنیا کی ہر تکلیف دہ آواز کو اُس کی سماعتوں میں انڈیلا جارہا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

ت۔تم۔ا۔ایسے کیوں ہو جازب کمال"۔۔؟ "

دروازے کی جانب اٹھتے اُس کے قدم رک گے اُس کی آواز نے یکدم ہر تکلیف دہ آواز کو جاذب کمال کی سماعتوں سے دور کر دیا وہ دھیرے سے مسکرا اٹھا جیسے زندگی نے واپس اپنی طرف کھینچ لیا ہو۔۔۔

ایک ناجائز شخص سے تم کیا امید رکھتی ہو کہ جسے قدم " قدم پر دنیا نے دھتکارا وہ کیسا ہو گا"۔۔۔؟

وہ یکطرفہ طنز سے ہنسا اور سیگریٹ کا گہرا کش لیتے آج اُس نے وہ کڑوی سچائی بیان کی تھی جو دن رات کی آسیب کی طرح اُسے کھائے جا رہی تھی۔۔

" !ج۔جا۔۔ "

وہ لڑکی لڑکھڑا گئی اُس نے دیوار کا سہارا لیتے خود کو سمبھالا اُس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی آخری حد تک۔۔۔! اور پھر اُن سے نمکین پانی روانی سے بہنے لگا وہ ضبط سے لب بھینچ گئی اُس نے اُس شخص کو دیکھنا چاہا جس کا چہرہ عیاں نا تھا۔۔۔

جس کے اپنے باپ نے اُسے دھتکار دیا۔۔۔! جس کی " اپنی ماں نے اُسے در در بھٹکتے نجانے کتنی دہلیزوں پر رکھا اُس شخص سے تم کیا توقع رکھتی ہو اُس نے زندگی کو کیسے جیا ہو گا ؟۔۔۔"

وہ بہت عام سے لہجے میں بولا دھواں ہوا میں تحلیل کرتے لہجہ بلکل عام تھا۔۔۔! عام سے لہجے کو عام بنانے میں اُسے

برسوں لگے تھے۔۔۔! برسوں کا سفر۔۔۔! تکلیف دہ سفر

۔۔۔

وہ اپنا توازن برقرار نا رکھتے زمین پر گر گئی پھٹی پھٹی آنکھیں لیے کرسی پر جھولتا اُس کا وجود دیکھتی رہ گئی۔۔۔

! تم ایک ناجائز شخص کی جائز محبت ہو یمن وحید"۔۔۔ "

وہ لب بھینچ گیا کرسی کے بازو پر اُس کی گرفت بہت سخت ہوئی اتنی سخت کے اُس کے ہاتھ میں درد کی ٹھیس اٹھنے لگی لیکن اُس نے گرفت کم نا کی۔۔۔

ایک بچے کے ذہن میں بیٹھانا وہ ناجائز ہے۔۔۔!اُسے "
سب کے سامنے بتانا وہ ناجائز ہے۔۔۔!لوگوں کا اُس پر ہنسنا
۔۔۔۔!تم سمجھ سکتی ہو۔۔۔؟نہیں تم نہیں سمجھ سکتی میں نے
لوگوں کو مجھے دھکے دیتا پایا ہے۔۔۔!میں نے لوگوں کو مجھ پر
ہنستے پایا ہے۔۔۔۔۔!میں نے برسوں احساسِ کمتری کا بوجھ اٹھایا
ہے۔۔۔!کوئی مجھے بتا سکتا ہے میری غلطی کیا تھی۔۔۔۔؟کیا
میں چاہتا تھا مجھے ناجائز پیدا کیا جائے"۔۔۔؟

وہ بولتا چلا گیا برسوں بعد اُس نے اپنے زخم کریدے تھے
برسوں بعد اُس نے خود اپنے زخموں پر نمک چھڑکا تھا برسوں بعد
اُس کے حلق میں سانسیں اٹکنے لگی تھی۔۔۔

اور یمن وحید اُس کے نیم تاریکی میں ڈوبے چہرے کو دیکھتی رہ گئی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے۔۔۔! وہ کچھ بول نا پائی۔۔۔! کچھ بھی نہیں اُسے سانس لینے میں دشواری پیش آنے لگی۔۔۔

میرا باپ جس نے میری ماں سے محبت کی یا وقت " گزاری مجھے نہیں پتہ۔۔۔! ہاں لیکن انہوں نے اُن سے نکاح نہیں کیا۔۔۔! یہ لڑکیاں اتنی اندھی کیوں ہوتی ہے"۔۔۔؟ وہ مدھم لہجے میں بولا کمرے میں ایک نسوانی سسکی گونجی اور وہ شخص ضبط کی انتہا پر پہنچ گیا۔۔۔

محبت کے چند بول، تھوڑی سی فکر، چاشنی میں ڈوبی چند " باتیں۔۔۔! آپ کسی بھی عورت کو خرید سکتے ہیں آپ کو پیسے پھینکنے کی ضرورت نہیں ہے"۔

وہ ہاتھوں کو مسلتے بولا سیگریٹ اُس کے ہاتھ میں ہی جلتا اُس کی انگلیوں کو جلا گیا لیکن وہاں پرواہ کیسے تھی۔۔۔؟ اُسے تو نا تھی ۔۔۔

جب میری عمر چند سانسیں تھی تب سے میں کبھی اُس " کے در کبھی دربدر۔۔۔! اور جب میرے باپ کو اپنی زوجہ محترمہ سے اولاد نہیں ہوئی تو اُسے میرا خیال آگیا اُس نے اپنی تمام دولت میرے قدموں میں ڈھیر کر دی۔۔۔! کیا ایک سات سال کے بچے کو دولت سے غرض تھی۔۔۔؟؟ مجھ سے تو

ہر جگہ ایک ہی سوال ہوتا تھا۔۔۔! تمھارے والد کہاں ہے ۔۔۔؟اور یہ سوال آج تک میری روح پر بھاری ہے"۔۔۔۔

وہ کرسی کی پشت سے سر ٹکا گیا اُس نے آنکھیں موند لیں اور بند ہوتے ہوتے بھی آنکھوں نے دغا بازی کرتے دو شفاف لکیریں اُس کے گالوں پر لڑھکا دی۔۔۔

تمھارا باپ کہاں ہے۔۔۔؟ تمھارا باپ کون ہے "

"۔۔۔؟

وہ ہنستے ہوئے زخمی سے لہجے میں بولا اور یمن وحید نے ضبط سے آنکھیں میچ لی وہ چیخوں کا گلہ گھونٹ دینا چاہتی تھی۔۔

وہ وجود جس کے پاس شروعات سے کوئی نہیں تھا کیا "

امید رکھتی ہو تم اُس سے وہ اپنے رشتوں کو لے کر کا حد تک

احساسِ کمتری کا شکار ہو سکتا ہے"۔۔۔؟

اُس نے آنکھیں کھول دی اور کئی آنسو آنکھوں کی حدود

پھلانگتے چہرے پر گر گے۔۔۔! گویا دوبارہ اُس اذیت میں وہ

دھکیلا گیا ہو۔۔۔

! تم نے بھی تو کسے تھے الفاظ مجھ پر"۔۔۔ "

وہ طنز نہیں کر رہا تھا وہ بس بول رہا تھا اور یمن وحید پر ڈھیروں پانی

پڑ گیا وہ لبوں پر ہاتھ جماتے سسک پڑی۔۔

وہ اُسے بتانا چاہتی تھی اُس نے تو بس اِس لیے اِس لیے اُس کے

والدین کا کہا تھا کہ اُس نے افواہیں سنی تھی اُس کے والدین شاید

غیر قانونی کام کرتے ہیں۔۔۔! کیوں کہ وہ بہت کم منظرِ عام پر پائے جاتے تھے۔۔۔!

وہ اُسے کہہ نہیں پائی کہ وہ زخم جو اُس کے دل پر اُس نے لگائے تھے اُن کے لیے وہ شرمندہ تھی۔۔

" اُس نے کہا تھا یمن وحید تم اپنے لفظوں پر پچھتاؤ گی۔۔۔! "

" اور آج زمین پر بیٹھتی یہ یمن وحید اپنے لفظوں پر پچھتا رہی تھی

" مجھے آج تک جواب نہیں ملا۔۔۔! کیا میری کوئی غلطی تھی۔۔۔۔؟ کیا میں نے چاہا تھا میں ایسے پیدا ہوں"۔۔۔

وہ کرسی سے اٹھ گیا اُس کے قدم مظبوطی سے زمین پر جمے تھے اب وہ لڑکھڑا نہیں رہے تھے اُس کی آنکھوں کے گوشے سرخ تھے کپڑے سلوٹ زدہ تھے۔۔۔! اور چہرہ ستا ہوا ۔۔۔۔! کوفت لیے ہوئے بے زاری لیے ہوئے جیسے اب چیزوں سے۔۔۔! رشتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔

ایسی لاتعداد لڑکیاں ہے جو محبت کے محض دو بول سنتے یا اپنی محبت کا یقین محبوب کو دلانے کے لیے اسلام کی حدود کو پھلانگ جاتی ہیں۔۔۔! اور نام دیتی ہے کہ وہ مخلص ہے۔۔! کیا مخلص لوگ محبت کا یقین کچھ اِس طرح مانگتے ہیں۔۔۔؟ اگر ہاں تو تف ہے ایسے مخلص لوگوں پر۔۔۔

مردوں کی وہ قوم جو جسموں کے ساتھ کھیلتی ہے وہ تربیت یافتہ نہیں ہوتیں اُسے کسی عظیم عورت نے شاید تربیت نہیں دی ہوتیں۔۔

ایسے رشتے کا کوئی وجود نہیں ہوتا جس پر معاشرہ آپ " سے پوچھے "یہ کون ہے تمھاری" یا" یہ کیا لگتا ہے تمھارا" ایسے رشتے کھوکھلے ہوتے ہیں جب آپ اِن دو سوالوں کا جواب نہیں دے پاتے۔۔۔۔! آپ کو چاہیے فوراً اُس رشتے سے دستبردار ہو جائے یقین جانے وہ اذیت اُس اذیت سے انتہائی کم ہو گی جو آپ مستقبل میں اٹھائے گے "۔۔۔۔

کسی کو پسند کرنا غلط نہیں ہے۔۔۔! اگر پسند کرتے ہو تو "
رضامندی جانو اور اپنے رشتے کو حلال کرو۔۔۔! کیا آپ کو گوارہ
ہے آپ کی محبت پر سوال اٹھے اور آپ کے پاس جواب نا کو اور
آپ کہے دنیا ایسا ہی کہتی ہیں۔۔۔! اگر ہاں تو آپ محبت نہیں
کرتے محبت ایسی نہیں ہوتی محبت پاک ہوتی ہے۔۔۔۔! اور
جب آپ کے درمیان کوئی رشتہ ہی نہیں تو محبت پاک کیسے کوئی
"۔۔۔۔؟

" رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "
" تو جو عورتیں تمھیں پسند ہو اُن سے نکاح کر لو "

وہ کمرے سے باہر نکل گیا اُسے وہی چھوڑ کر یمن وحید کا دل دہل گیا اُس پر لرزہ طاری ہوا تھا بچپن سے جوانی تک ایک ایسا بوجھ اٹھانا جس میں آپ کی کوئی غلطی نا ہو کیسا محسوس ہوتا ہے ؟۔۔۔۔۔

اُسے آج پتہ چلا وہ اپنے رشتوں کو لے کر اتنا جنونی کیوں تھا ۔۔۔! کیوں کہ وہ ڈرتا تھا کہ جو بھی اُس کے قریب آئے گا اُس کی حقیقت جان کر اُس سے دور چلا جائے گا۔۔۔

وہ بری طرح احساسِ محرومی کا شکار تھا۔۔

جب اُس کی ماں اُسے سکول بھیجتی تو اُس کے نام کے پیچھے کس کا نام لگایا جائے یہ سوال کتنا اذیت ناک ہوتا ہو گا۔۔۔! جب وہ بچپن میں اپنے ہم عمر بچوں کو اپنے والدین کے ساتھ دیکھتا ہو گا

اُسے کیسا محسوس ہوتا ہو گا۔۔۔؟ جب اُس سے پوچھا جاتا ہو گا تمھارا باپ کون ہے اُسے کیسا محسوس ہوتا ہو گا۔۔۔؟

اور جب اُس نے یہ سب باتیں سہنا سیکھ لی تو اُس کا والد اپنی کمی پوری کرنے کے لیے اُس کے پاس آ گیا اُس کی ماں مر گئی ۔۔۔! اُسے اپنا باپ پسند نہیں تھا جو اُس کی ماں کو نازیبا الفاظ بولتا تھا اُسے مارتا تھا کہ اُس کی ماں اُس کے باپ کو کہتی تھی اُس کے بچے کو وہ اپنا نام دے۔۔۔

اور پھر اپنی کمی پوری کرنے کے لیے اُس کے والد نے اُسے اپنا نام دے دیا تب جب اُسے یہ نام نہیں چاہیے تھا تب جب وہ محض آٹھ سال کا تھا۔۔۔! ایک چھوٹے بچے کے ذہن

پر کیا بیتی ہو گی اُس کا اندازہ ہے کسی کو۔۔۔۔؟ شاید کسی کو نہیں ہے!۔۔۔

اور پھر باپ بھی مر گیا۔۔۔! اب لوگ اُس سے اُس کے والد کا نام نہیں پوچھتے تھے لیکن اُس کی روح وہ اب زخمی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔! اُسے سب یاد تھا۔۔۔! کیا وہ اذیت بھولی جا سکتی تھی۔۔۔؟ اُسے خود سے نفرت تھی۔۔۔! بے حد نفرت۔۔۔ ایک اُس کے چاچو تھے جن کے ساتھ وہ اچھا تھا کہ وہ اُس کے ساتھ اچھے تھے اور دوسرا اُس کا واحد دوست تھا "کایان سکندر"۔۔۔۔!

وہ بچپن سے محرومی کا شکار تھا۔۔۔! رشتوں کی محرومیاں ۔۔۔۔۔۔۔! کہتے ہیں چیزوں کی محرومیاں انسان انسانی محبت سے زائل کر دیتا ہے لیکن رشتوں کی محرومیاں اُن کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا۔۔۔! وہ اب تا قیامت ناجائز ہی رہنے والا تھا اب دنیا نہیں جازب کمال خود۔۔۔! جانتا تھا وہ ناجائز ہے۔۔۔!

وہ انسکیور تھا رشتوں کو لے کر وہ تبھی نہیں چاہتا تھا کہ جیسے وہ چاہتا ہے اُسے کوئی دیکھے یا چاہے۔۔۔! اُسے ڈر تھا کہ کہی وہ اُس سے دور نا ہو جائے!۔۔

جازب کمال کے پاس اب کوئی رشتہ نہیں تھا۔۔۔

اُس نے اپنی محرومی میں خود غرضی کو چنا تھا۔۔۔! خود غرض ہوتے ہوئے بھی وہ خالی ہاتھ رہ گیا تھا۔۔۔۔

یمن وحید بامشکل زمین سے اٹھی وہ خود کو گھسیٹتے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔! وہ اُس شخص کے پیچھے جانا چاہتی تھی وہ اُسے بتانا چاہتی تھی اُسے اُس کے وجود سے فرق نہیں پڑتا وہ اُسے بتانا چاہتی تھی کہ اُس کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔

جازب کمال اِس حوالے سے بے قصور ہے۔۔۔! یمن وحید اُسے بتانا چاہتی تھی۔۔۔



تیری آنکھوں کے دریچوں سے گذارے جاتے

تو مرے خواب یوں بے موت نہ مارے جاتے

اک روایت کی طرح ہم بھی زمیں پر اترے

پوچھا جاتا تو ترے دل پہ اتارے جاتے

وہ گھر سے باہر نکل گئی تھی اُس نے چلتی سڑک پر اِدھر اُدھر دیکھا وہ وہاں نہیں تھا اُس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں وہ اُسے تلاش کرتے مزید آگے نکل گئی چلتے چلتے اُسے یوں محسوس ہوا جیسے دل زخمی ہو رہا ہو۔۔۔

وہ ابھی چند قدم ہی آگے بڑھی تھی کہ اچانک ایک تیز رفتار سفید رنگ کی وین اُس کے پاس آکر رکی تھی اُس میں سے ایک آدمی انتہائی تیزی سے باہر نکلا وہ جو اپنے دھیان بکھری حالت

میں سڑک کے کنارے چل رہی تھی اُس آدمی نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے وین کی جانب کھینچا۔۔۔

ی۔یہ ک۔"۔۔۔"

وہ یکدم اِس افتاد پر کبھی اپنے ہاتھ کو اور کبھی سامنے سفید وین کو دیکھ رہی تھی اُس آدمی نے اُسے وین کے اندر پٹخا اور وین کا دروازہ بند کرتے وین جھٹ سے وہاں سے روانہ ہو گئی۔۔۔

سب کچھ نارمل ہو گیا جیسے وہاں کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔چند لوگ جو یہ منظر دیکھ کر گھبرا گئے تھے وہ فوراً وہاں سے کھسکے انہیں اپنی جان کی فکر ستانے لگی تھی۔۔۔

کسی نے انسانیت نہیں دیکھائی۔۔۔۔! کیا انسانیت باقی ہے جو دیکھائی جاتی۔۔۔۔؟؟

وہ اپنے سر کو تھامے آنکھیں کھولنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی وہ پوری طرح ہوش میں تھی لیکن وین کے اندر سختی سے پٹخے جانے کی وجہ سے اُس کا سر بری طرح وین سے ٹکرایا تھا جس کی وجہ سے سر میں درد کی ٹیس اٹھ رہی تھی۔۔۔۔

تم ٹ۔ ٹھیک ہو سو۔ سوری یمن آپ کو چوٹ لگ گئی"۔ "

ٹشو پیپر پکڑے وہ شخص اُس کے سر کے زخم پر رکھتے نہایت تشویش ناک لہجے میں پوچھ رہا تھا یمن وحید یکدم ہی چونک اٹھی اُس نے ہلکے خوف سے آنکھوں دائیں جانب گھمائی وہ اُس شخص کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

آپ ٹھیک ہے ناں۔۔۔؟ نجانے کیسے مجھ سے ہو گیا "

"گدھا ہوں میں۔۔۔۔

اُس نے اپنے سر پر ایک ہلکی سی چپت رسید کی اور ہنستے ہوئے بولا یمن وحید نے پوری طرح گردن گھما کر اُس وین کو دیکھا جو نجانے کہاں کا سفر طے کر رہی تھی۔۔۔! لیکن جو بھی تھا اُسے خوف محسوس ہونے لگا یکدم ہی۔۔۔

ب۔ باسل احمد "۔ "

وہ مدھم آواز میں بڑبڑائی اور باسل احمد اُس کی جانب جھکتے اُسے دیکھے گیا یمن وحید کو جیسے بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

۔۔۔۔۔

آپ کو میں یاد ہوں۔۔۔؟ہاں آپ کیسے بھول سکتی ہیں "
مجھے۔۔۔۔؟ایک زمانے میں آپ کی پسند رہ چکا ہوں میں۔۔۔!
"ہے ناں؟

وہ ہاتھ اُس کے برابر سیٹ پر ٹکاتے مزید اُس کی جانب جھکتے
خوشامد لہجے میں بولا ایمن وحید اُسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

ت۔تم کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے باسل احمد مجھے "
ج۔جانے دو مجھے جازب ک"۔۔
شششششش۔۔۔۔!اچھی لڑکیاں برے لڑکوں کا نام نہیں "
لیتیں"۔

وہ اُس کی بات کاٹتے یکدم دھاڑا اور اُس کے کندھے کے
برابر دھرا ہاتھ یکدم سیٹ پر سختی سے مارا ایمن وحید سہم گئی اُس کا

دل ڈر گیا۔۔۔! باسل احمد۔۔۔! وہ شخص اُس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔؟ وہ کچھ دیر کچھ بھی بول نہ پائی۔۔۔

آپ کو پتہ ہے۔۔۔؟ آپ کی محبت ناسور بن چکی ہے "
روز دل جلتا ہے روز سلگتا ہے۔۔۔! روز میں خود کو تسلی دیتا ہوں اور روز اُس جھوٹی تسلی پر ٹوٹ جاتا ہوں"۔۔۔

اُس نے دھیرے سے ہاتھ آگے بڑھاتے اُس کے بالوں کی لٹ کو انگلی پر لپیٹا یمن وحید پیچھے کو سر کھسکانے لگی جبکہ مقابل شخص کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔۔!

ن۔ نہیں"۔۔ "

وہ نفی میں سر ہلاتے بے بس ہو گئی اُس کی آنکھ سے ایک قطرہ بہہ کر گال پر لڑھک گیا اُسے یکدم جازب کمال کے مختلف اعمال یاد آئے۔۔۔۔۔۔۔اُس نے داستان کا اختتام اُس لڑکی کے آنسوؤں پر بے بس ہوتے کیا تھا۔۔۔

جازب کمال نے اپنی داستان ادھوری چھوڑ دی تھی فقط "

" اِس لیے کہ وہ اُس لڑکی کے آنسو برداشت نہیں کر پایا تھا

آپ نہیں رہنا چاہتی ناں اُس کے ساتھ ہم دونوں مل کر "

اُسے مار دیں گے پھر میں اور آپ ہمیشہ ساتھ ہو گے ہمیشہ ساتھ

"۔۔۔

اُس کے بالوں کی لٹ کو انگلی سے آزاد کرتے وہ اُس کے

رخسار کی جانب ہاتھ بڑھاتے بولا یمن وحید نفرت سے اپنا چہرہ

موڑا تھا جس پر اُس شخص نے بری طرح دانت کچکچاتے اُس کی تھوڑی اپنی وحشی گرفت میں جکڑی اور اُس کا رخ اپنی جانب کیا وہ سسک پڑی تھی۔۔۔

مجھ سے منہ نہیں پھیر سکتیں آپ۔۔۔۔! آپ سے " محبت کرتا ہوں میں آپ میری ہیں فقط میری۔۔۔۔! میں آپ کی عزت کر رہا ہوں تو مجھے وہی کرنے دیں میں آپ کے ساتھ سختی نہیں برتنا چاہتا واپس ایسا نہیں کریں گی ناں"۔۔۔۔؟؟ وہ ایک ایک لفظ پر دباؤ دیتے غرا رہا تھا اُس کی گرفت اُس کے لفظوں کی مانند اُس کی تھوڑی پر سخت ہوتی گئی۔۔۔

میں بیوی ہوں کسی اور کی مجھے جانے دو ورنہ تم مر جاؤ "

!! گے "۔۔۔۔

وہ اپنی تھوڑی پر بڑھتی اُس کی جارہانہ گرفت کی پرواہ کیے بغیر دھاڑی تھی نجانے اُس میں اتنی ہمت کہاں سے آئی شاید پچھتاوا تھا جو غصے کی مانند نکل رہا تھا۔۔۔

مر ہی تو رہا تھا برسوں سے "۔۔۔ "

اُس کی تھوڑی کو جھٹکے سے چھوڑے وہ سیٹ پر سیدھا ہو کر بیٹھ چکا تھا یمن وحید نے نم آنکھوں سے اُسے دیکھا۔

وہ دروازے کو کھولنے کی جدوجہد کرنے لگی اُس کا سانس پھولنے لگا تھا۔۔۔

کوشش کرتی رہیں لیکن ناکام ہی رہیں گی آپ "۔۔۔ "

اُس نے موبائل کھول کر یمن وحید کی ایک تصویر کھینچی تھی وہ حیرانگی سے اُس شخص کو دیکھنے لگی جواب نمبر ڈائل کرنے موبائل کان کو لگا چکا تھا۔۔۔

تمھاری بیوی میرے پاس ہے ایڈریس بھیج رہا ہوں "

وہاں پہنچو۔۔۔۔"۔۔

جازب۔۔۔! جازب "۔۔۔"

وہ بات کر رہا تھا جب یمن وحید زور سے چلائی اُس نے فون چھپٹنے کی کوشش کی تھی جب باسل احمد نے فون بند کرتے اُس پر کچھ ٹائپ کرتے ساتھ ہی اُسے کھڑکی سے باہر پھینک دیا یمن وحید ساکت سی اُسے دیکھتی رہی جو مسکرا کر اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں نے کہا تھا دعا کیجئے گا آپ کی محبت میرے لیے ناسور " نہ بن جائے۔۔۔! لیکن آپ مجھے بھول گئیں۔۔۔! کیا اتنی آسانی سے بھولنے والی شے ہوں میں "۔۔۔؟؟

وہ یکدم پاگل ہوتے اُس کے دونوں کندھوں پر ہاتھ جماتے اُسے جھنجھوڑ گیا یمن وحید نم آنکھوں سے اُسے دیکھتی رہ گئی ۔۔۔۔

تم اچھے انسان تھے باسل احمد "۔۔ "

وہ بہت مدھم لہجے میں افسوس سے بولی اُس کا دل خوف سے بھر گیا تھا باسل احمد کی گرفت اُس کے کندھوں پر کمزور ہوتے پھر سخت ہو گئی۔۔۔

" تھا" کوئی اہمیت نہیں رکھتا "

وہ گہری سنجیدگی سے بولا جیسے اُس نے فیصلہ کر لیا ہو اُس راستے پر چلنے کا۔۔۔

" پتہ ہے ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟ سر کو مارنے !"۔۔۔

اُس نے یمن وحید کے کندھوں سے ہاتھ اٹھا لیے وہ اطمینان سے بولتا یمن وحید کی روح کو کچل گیا۔۔۔

ت۔تم ایسا نہیں کر سکتے باسل احمد اتنے گر نہیں سکتے "

۔۔! میں تم سے محبت نہیں کرتی "۔۔۔

وہ اُسے دیکھتے بے بسی سے بولی۔۔

میں تو کرتا ہوں ناں یہی کافی ہے "۔۔۔ "

وہ ڈھیٹ بن گیا یمن وحید کو وہ کہیں سے پرانا باسل احمد نہ لگا یہ شخص الگ تھا یہ باسل احمد نہیں تھا۔۔۔! خاموشی سے قدم پیچھے لینے والا یہ باسل احمد نہیں تھا یہ تو باغی تھا کوئی۔۔۔

مجھے آپ سے محبت ہے اور میں نے محسوس کیا ہے موت "

محبت سے زیادہ آسان ہے میرے زندہ رہنے تک آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے "۔۔۔

وین ایک سنسان جگہ پر آ کر رک گئی تھی اُس نے یمن وحید کو بازو سے پکڑتے باہر نکالا وہ کسی بے جان چیز کی طرح باہر گھسیٹتی چلی گئی۔۔۔

وہ بے یقین تھی قسمت کے اِس کھیل پر۔۔۔

اُس نے سامنے دیکھا وہ شخص سامنے ہی کھڑا تھا سرخ آنکھوں سے وہ فقط باسل احمد کو گھور رہا تھا اُس نے ایک نظر بھی یمن وحید پر نہ ڈالی تھی۔۔۔

باسل احمد نے چاقو نکالتے یمن وحید کی گردن پر رکھا وہ بری طرح سہم گئی تھی۔۔۔!

اُس نے دوسرے ہاتھ سے ریوالور نکال کر رخ جازب کمال کی جانب موڑ دیا یمن وحید کا سانس رک گیا اِس لیے نہیں کہ اُس

کی گردن پر تیز دھار چاقو تھا۔۔۔! بلکہ اِس لیے کہ ریوالور کا رخ اُس شخص کی جانب تھا۔۔۔

باسل ن۔ نہیں"۔۔ "

وہ لڑکھڑاتے لفظوں سے بہت دھیمی آواز میں بولی اتنی کہ قریب کھڑا باسل احمد ہی سن پایا تھا جس نے ایک تند نظر یمن وحید پر ڈالتے چاقو مزید اُس کی گردن کے پاس کیا۔۔۔

آپ کو میرا ہونا پڑے گا یمن وحید"۔۔ "

اُس نے دھیرے سے سامنے کھڑے جاذب کمال پر نظر جماتے کہا وہ ایک پل کے لیے بھی اُس پر سے نظر نہیں ہٹا رہا تھا وہ ایک

خالی خشک سنسان میدان تھا جہاں اِس وقت وہ تین نفوس کھڑے تھے۔۔۔۔۔۔!

ہاتھ ہٹاؤ ورنہ بہت پچھتاؤ گے تم"۔۔۔ "

کئی دور فاصلے پر کھڑے اُس شخص نے ضبط سے مٹھیاں بھینچتے پھر ریوالور نکال کر باسل احمد پر تان دی اُس کے لہجے سے آگ کے شرارے سے پھوٹ رہے تھے۔۔

چار سال سے پچھتا رہا ہوں تھوڑا اور صحیح ریوالور پھینک " دو ورنہ تمھاری بیوی کو مار دوں گا"۔

اُس نے چاقو پر دباؤ بڑھایا تو خون کی ایک ننھی سی بوند یمن وحید کی گردن سے پھوٹ پڑی وہ ضبط سے آنکھیں میچ گئی۔۔

میری بیوی کو چھوڑو ورنہ تمھارا وہ حشر کروں گا کہ دور "
کھڑی موت بھی تمھیں اپنی آغوش میں لینے سے کانپے گی"۔

وہ ہذیانتی ہوتے چلا اٹھا اُس نے مظبوط قدم آگے کی جانب
بڑھائے یمن وحید دھندلی نظروں سے اُسے دیکھنے لگی تھی۔۔

خبر دار۔۔! وہی رک جاؤ ورنہ ماری جائے گی یہ"۔۔ "
باسل احمد پھنکارا تھا شدید نفرت میں جازب کمال نے ضبط سے
قدم وہی روک دیے تھے اُس نے اِس سارے وقت میں اب
پہلی بار یمن وحید کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہی تھی اُس شخص نے

اُس کی گردن پر نکلی وہ خون کی بوند کو دیکھا وہ دانتوں پر دانت جما گیا۔۔۔۔

اُس نے ریوالور پھینک دی اُسے انتظار تھا تو بس کایان سکندر کا جو پولیس کو لے کر کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتا تھا۔۔

صرف دو گولیاں۔۔۔! دو گولیاں تمھارے سینے میں " داغوں گا اور ہلنے کی جرت بھی مت کرنا ورنہ "۔۔۔! وہ دانت پیستے نہایت نفرت سے بولا اور آخر میں وارننگ دیتے چاقو کا دباؤ یمن وحید کی گردن پر مزید بڑھا تھا۔۔۔

کیاوہ یمن وحید سے محبت کرتا تھا۔۔۔؟کیاایسی ہوتی ہے محبت کہ محبوب کی گردن پر ہتھیار رکھ دیاجائے۔۔۔؟یہ توخود غرضی معلوم ہوتی تھی۔۔۔۔!

وہ ایسی بدبخت لڑکی تھی کہ اُسے اُس کی زندگی میں جو بھی ملا خود غرض ہی ملا"۔۔۔ "

اُسے جانے دو"۔۔ "

جازب کمال نے انتہائی ضبط سے جملہ مکمل کیااُس کی نظر یمن وحید پر تھی ایک آخری نظر۔۔

ن۔نہیں باسل پلیز۔۔۔! باسل پ۔پلیز با"۔۔ "

!ٹھاہ"۔۔۔ "

وہ دھیمے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بول رہی تھی جب اچانک ہر طرف سناٹا چھا گیا اُس نے گردن گھما کر سامنے دیکھا۔۔

میں اپنی سانسیں بیچ کر تمھاری حفاظت کروں گا یمن "

!وحید"۔۔۔۔

ایک جملہ تو پس منظر میں گونجنے لگا اُسے پرواہ نہیں تھی کہ اُس کی گردن سے خون کی لکیر نکل رہی تھی۔۔

وہ بس سامنے دیکھے گئی۔۔۔

ج۔جازب"۔۔ "

فقط لب ہلے تھے آواز تو کہیں اندر ہی دب گئی تھی۔۔۔

نہیں۔۔! باسل ن۔ نہیں پلیز باسل ن۔ نہیں تمھیں خدا "
کا واسطہ ہے باسل نہیں ن۔ نہیں"۔۔۔
اُس نے واپس گردن گھماتے ہوش میں آتے چیخ کر باسل
احمد سے گن چھیننے کی کوشش کی وہ تیز دھار چاقو اُس کی گردن پر
لکیر کھینچ گیا اُس کا سانس سینے میں اٹک گیا۔۔

! ٹھاہ"۔۔۔ "

ایک بار پھر سے گہری خاموشی کو ایک تیز آواز نے چیر دیا۔۔
اُس نے اپنی گردن سے بہتے خون کی پرواہ کیے بغیر سامنے دیکھا وہ
شخص جو اُسے دیکھ رہا تھا یکدم اُس شخص کی آنکھیں دھندلا گئیں

۔۔یکدم ہی وہاں سناٹا چھا گیا۔۔۔! یکدم ہی سب ختم ہو گیا

!۔۔۔۔۔۔۔

وہ زمین پر گھٹنوں کے بل گرا اُس کے سینے سے خون ابل ابل کر بہہ رہا تھا اُس کا سر پتھر پر لگتے اُس کا وجود زمین بوس ہو گیا اور یمن وحید وہیں ساکت ہو گئی۔۔۔! اُس کی ٹانگیں کانپنے لگی تھیں اُس شخص کی پتھرائی ہوئی آنکھیں اب بھی یمن وحید پر اٹکی تھیں

۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں میں تم سے پہلے مر جاؤں"۔۔ "

پس منظر میں پھر سے ایک جملہ گونجا جس کی حقیقت آج دیکھ کر اُس لڑکی کی سانسیں تھمنے لگی تھیں۔۔۔۔

بہت اچانک وہاں گولیوں کی آواز سنائی دی اُس نے دیکھا باسل احمد کے پہلو میں گولی لگی تھی جس پر وہ کراہتے ہوئے زمین بوس ہو گیا تھا۔۔۔!

وہ اپنی گردن پر ہاتھ رکھے سامنے کی جانب بھاگی تھی وہ چاہتی تھی وہ اُسے کچھ کہے اُسے بتائے وہ بے قصور ہے وہ مرنا نہیں چاہتا تھی۔۔۔

"جاز۔جازب اٹھو جازب کمال"۔۔۔!

اُس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے اُس کا سر اپنی گود میں رکھے وہ چیخ پڑی تھی اُس لڑکی کا سر گھوم رہا تھا لیکن اِس وقت اُسے اُس شخص کی پرواہ تھی گویا اُسے اپنی دنیا کی پرواہ تھی۔۔۔

تم اپنے لفظوں پر پچھتاؤ گی یمن وحید اور میں ایسا ممکن " بناوں گا"۔۔۔

ایک اور جملہ جو ہتھوڑے کی مانند ذہن پر لگا ایک اور گھاؤ جو دل پر لگتے دل کو چیر گیا۔۔۔

ت۔تم۔ا۔ایسا نہیں کر سکتے ت۔تم اتنے خود غرض " نہیں بن سکتے اٹھو جازب کمال"۔۔۔۔!

اٹھ جاؤ جازب کمال۔۔۔! مجھے کوئی شکوہ نہیں ہے تم " سے۔۔۔۔! مجھے رہنا ہے تمھارے ساتھ۔۔۔۔! اٹھ جاؤ میں کرتی ہوں تم سے محبت"۔۔

اُس کے خون آلود سینے پر سر رکھے وہ دھاڑے مار مار کر رو رہی تھی اُس کی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں اُسے لگا سب بکھرتا جا رہا ہے۔۔

یمن وحید نے محسوس کیا اُس شخص کی دھڑکن تھم چکی تھی ۔۔۔۔! یمن وحید وہی سٹل ہو گئی اُس نے سر اٹھا کر اُس کے چہرے کو دیکھا اُس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ تھی ایک یکطرفہ مسکراہٹ۔۔۔۔! یمن وحید کو پتہ نہ چلا کب آنسو ٹوٹ کر اُس شخص کے مسکراتے لبوں پر گر گیا۔۔

" جازب کمال۔۔۔! وہ مر گیا تھا "

جازب کمال مر گیا تھا"۔۔ "

وہ بے آواز بس نفی میں سر ہلاتی رہی وہ شخص جو اوّل روز سے خود غرض تھا وہ اختتام پر بھی خود غرض ہی ثابت ہوا۔۔۔

" میں تمھیں اپنے عشق میں پاگل کر کے مر جاؤں گا یمن وحید"۔۔۔۔!!

ایک روح کو زخمی کرتا جملہ۔۔وہ اُس رات اُس کی آنکھوں سے گرتے آنسو۔۔وہ اُس کا سسکتا لہجہ۔۔وہ سچ تھا۔۔۔

" یمن وحید کو جازب کمال سے عشق ہوا اور جازب کمال مر گیا!!۔۔۔ "

وہ اُس کے ساکت دل ہر ہاتھ دھرے اُس کے چہرے کو
دیکھتی رہی کئی لمحے بس خاموشی سے ویران آنکھوں سے۔۔۔۔

مجھے جنت چاہیے فقط تم سے چند پل ملاقات کے لیے "
"۔۔

اُس کی وہ عجیب خواہش وہ آنکھوں کی چمک وہ سب تمام ہو گئی
سب ختم ہو گیا۔۔۔

کاش جازب کمال کو یمن وحید سے محبت ہوتی تو وہ آج اُس
کے ساتھ ہوتا لیکن جازب کمال کو یمن وحید سے عشق تھا اور
عشق کا ایک ہی اصول ہے وہ برباد کرتا ہے۔۔۔! سو اُس نے
برباد کر دیا تھا

ج۔جازب"۔۔ "

وہ لرزتے لہجے میں پھٹی پھٹی آنکھوں سمیت بولی اُس کا دل ساکت ہو گیا تھا اُس شخص کا دل اب ساکت تھا وہاں کوئی ہلچل نہیں تھی۔۔۔

میں اپنی سانسیں بیچ کر تمھاری حفاظت کروں گا"۔۔ "

اور اُس نے کر دی تھی اُس نے اپنی سانسیں بیچ کر اُس لڑکی کی حفاظت کی تھی داستان تمام ہو گئی تھی۔۔

" !جازب۔۔۔۔ "

وہ چیخ اٹھی درد کی شدید لہر نے اُسے ادھ موا کر دیا اُس لڑکی کا سر اُس شخص کے سینے پر ہی ڈھلک گیا وہاں سناٹا چھا گیا۔۔۔۔

عشق کی وہ داستان ادھوری رہ گئی۔۔۔! اور ادھوری "
داستانیں ہمیشہ ذہن و دل کے کسی کونے میں از بر رہتی ہیں
ادھوری داستان کو ہم بھول نہیں سکتے وہ ہمیشہ ہمارے دل کے کسی کونے میں دفن رہتی ہیں"۔۔

میرے عشق دے وچ مشکوک نہ ہو
نہیں اج تک غلط نگاہ کیتی

تیری ہر ملاقات میں انج کیتی
جیویں موسیٰؑ نال خدا کیتی

نہیں فرق کیتا تیری پوجا وچ
نہیں خطریاں دی پرواہ کیتی

اک تینوں رب نہیں کہہ سکدا
باقی ساری رسم ادا کیتی

تیرے ناں حیاتی لا چھوڑی
دس کس نے انج وفا کیتی

(بابا بھلے شاہ)



کمرے میں سورج کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی کچھ کرنیں اُس کے چہرے پر بھی پڑ تیں اُس کی بند آنکھوں کو بھی چندھیار ہی تھیں اُس نے بامشکل آنکھیں کھولیں اور راکنگ چیئر کی پشت سے ٹھیک سے سر ٹکاتے سر اونچا کیا۔۔

اُس نے سامنے دیوار پر پوری دلکشی سے جمی اُس کی شاندار تصویر کو دیکھا بس چند پل ہی۔۔۔۔!

پھر وہ نظریں پھیر گئی روشنی آنکھوں میں چھبن پیدا کرنے لگی تو پانی آنکھوں سے بہتا رخساروں پر نکل آیا۔۔۔

وہ واقعی سورج کی روشنی سے آنکھوں میں آیا پانی تھا۔۔۔؟

یقیناً نہیں۔۔۔۔!اُس نے پھر سے آنکھیں کھول دیں اُس کا دماغ مفلوج ہو چکا تھا وہ بس سامنے دیوار پر موجود اُس کی تصویر کو دیکھتی رہی بہت دیر۔۔۔!کئی لمحے۔۔۔!کئی پل۔۔۔!جیسے صدیاں گزر گئی ہوں۔۔۔۔!وہ چاہتی تھی صدیاں گزر جائیں ۔۔۔!لیکن وقت۔۔۔!وہ وہی اٹک گیا تھا۔۔۔!داستان کے اختتام پر ہی۔۔۔۔

تم انتہائی خود غرض انسان ہو"۔۔ "

وہ بہت مدھم لہجے میں بولی راکنگ چیئر جھول رہی تھی اُس کی دائیں آنکھ سے آنسو کی لکیر رخسار پر پھیل گئی۔۔

" تم آغاز سے اختتام تک خود غرض ہی رہے جازب کمال "

اُس نے سر اوپر اٹھائے اُس کی تصویر کو دیکھتے سسکی بھری ایک درد بھری سسکی اُس نے سامنے تصویر کو دیکھا وہ شخص اُس میں بھی اپنی یکطرفہ مسکراہٹ لیے مسکرا رہا تھا۔۔۔

اُسے پھر سے ہوا میں آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی اُس کا دم گھٹنے لگا وہ چیخ چیخ کر پوچھنا چاہتی تھی کہ آخر وقت گزرتا کیوں نہیں ہے۔۔۔۔؟؟

وہ صوم و صلوٰۃ کی پابند لڑکی عشق کی بازی ہار گئی تھی وقت " نے اُسے مات دے دی تھی۔۔۔! عشق نے اُسے دھتکار دیا تھا وہ اب ارزاں ہو گئی تھی"۔۔۔

تین سال میں یہ اُس کی پسندیدہ جگہ بن چکی تھی۔۔۔!
پسندیدہ تصویر بھی اُس شخص کی تھی۔۔۔! وہ گھنٹوں یہاں بیٹھ کر وقت کو بے مول کرتے گزار دیتی۔۔۔

یہ مجھے چین کیوں نہیں پڑتا "
ایک ہی شخص تھا جہان میں کیا"۔۔۔۔۔؟؟

اچانک دروازے پر چرچراہٹ ہوئی اُس نے بے دھیانی میں گردن گھمائی اُس کی آنکھیں ویران تھیں۔۔۔

اُسے اپنی آنکھوں سے محبت ہونے لگی تھی کہ اُس کی "
آنکھوں کی ہم رنگ آنکھیں اُس کے محبوب کی تھیں وہ کیوں نہ
پھر اپنی آنکھوں سے محبت جتاتی"۔۔؟

ننھے ننھے قدم اندر داخل ہوئے اور بڑی بڑی شہد سبز
آنکھوں نے سامنے دیکھتے اپنے لب بار بار کاٹے۔۔۔

!آنی"۔۔۔ "

وہ گول مٹول سا بچہ بامشکل بولا اور کھلکھلا کر ہنس پڑا اور یمن
وحید کی ہچکی کمرے میں گونجی گئی۔۔۔

!موسیٰ"۔۔۔ "

فجر رضوان نے اندر آتے اُسے فورا نیچے سے اٹھاتے اپنی گود میں بھر ایمن وحید بس اُن ماں بیٹے کو دیکھتی رہی۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو"۔۔۔ "

اُس نے سامنے راکنگ چیئر پر بیٹھی یمن وحید کو دیکھا فجر رضوان نے فورا نظریں پھیر لیں دل پر جیسے کئی خنجر ایک ساتھ چلے۔۔

!انتظار"۔۔۔ "

وہ انہتائی مدھم آواز میں بولی اُس کا لہجہ بول نہیں چیخ رہا تھا دہائیاں دے رہا تھا گڑ گڑا رہا تھا۔۔۔۔

کس کا"۔۔۔؟؟ "

فجر رضوان نے نہایت رحمدل نظروں سے اپنی دوست کو دیکھا

۔۔۔۔۔۔۔

" جنت کا"۔۔۔ !

" موت کا"۔۔۔۔ !

" اُسے چھونے کا"۔۔۔۔ !

" اُسے سزا دینے کا"۔۔۔۔ !

وہ بولتے بولتے گردن پھیر گئی آنسو لڑی کی مانند آنکھوں سے گرتے ہونٹوں پر سے ہوتے گردن تک جانے لگے۔۔

" وعدہ توڑنے کا "

اُسے زور سے گلے لگانے کا کہ اُس کی سانس بند ہو جائیں "

"۔۔

اُس سے حساب لینے کا"۔۔ "

جنت کا انتظار ہے مجھے"۔۔ "

وہ اُس کی تصویر کی طرف دیکھتے بولتی چلی گئ۔۔۔! آنسوؤں کے درمیان گہری گہری سانسوں کے درمیان۔۔۔! اکھڑتے سانس کے درمیان۔۔۔۔!

مجھے فقط چند پلوں کے لیے جنت چاہیے۔۔اُس سے "

ملاقات کے لیے فقط چند پل کے لیے جنت چاہیے"۔۔

وہ سسک پڑی اُس کی روح کو زخمی کرتی سسکیاں کمرے
میں گونجنے لگیں فجر رضوان ساکت ہو گئی لیکن آنکھیں۔۔۔۔!
آنکھیں بھیگ گئیں اذیت کی انتہا پر جا کر۔۔

وہ خود غرض تھا اُس نے موت کو چنا اور میں۔۔۔۔؟ "
میرا کیا۔۔۔۔؟؟ وہ شروع سے خود غرض تھا"۔۔۔
اُس کے لب پھڑ پھڑا رہے تھے اُس کی زبان لڑکھڑا رہی
تھی دماغ ماؤف ہو رہا تھا دل کانپ رہا تھا۔۔۔

تمھیں پتہ ہے آج میں ساری دنیا کو چیخ چیخ کر بتا سکتی "
ہوں مجھے جازب کمال سے عشق ہے۔۔۔! لیکن میری بد بختی
دیکھو میں اُسے ہی نہیں بتا سکتی"۔۔۔

وہ سر واپس کرسی کی پشت سے ٹکا گئی اُس کا چیختا بلند لہجہ آہستہ آہستہ مدھم پڑ گیا بلکل بے بس۔۔۔!اور کچھ بھی تو اُس کے ہاتھ میں نہیں تھا۔۔۔

!میں تمھارا انتظار کروں گی"۔۔۔۔۔۔"

!موت تک"۔۔۔۔۔"

!قبر تک"۔۔۔۔۔"

!حشر کے دن تک"۔۔۔۔"

!جنت تک"۔۔۔۔۔"

اُس کا لہجہ مدھم سے مدھم تر ہوتے خاموش ہو گیا آنکھیں پھر سے ویران پڑتی خشک ہو گئیں۔۔۔۔! وہ کرسی پر جھولتی لڑکی ساکت ہو گئی۔۔۔۔! برباد ہو گئی۔۔۔۔!

" عشق کی اِس داستان میں جہاں جاذب کمال اُس کی حفاظت کرتے تمام ہو گیا تھا وہی باسل احمد بھی تاعمر قید ہو گیا تھا "۔۔

" عشق کی اِس داستان نے اُن تینوں میں سے اگر کسی کا نقصان کیا تھا تو وہ یمن وحید تھی جو ہر طرح سے خالی ہاتھ رہ گئی تھی "۔۔۔۔

" یہ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔!

کہ گردشِ حالات کے سبب

دل بھی میرا تباہ ہے

ہمت بھی پست ہے

تم سوچتی بہت ہو

تو پھر یہ بھی سوچنا

میری شکست۔۔۔۔۔۔!!

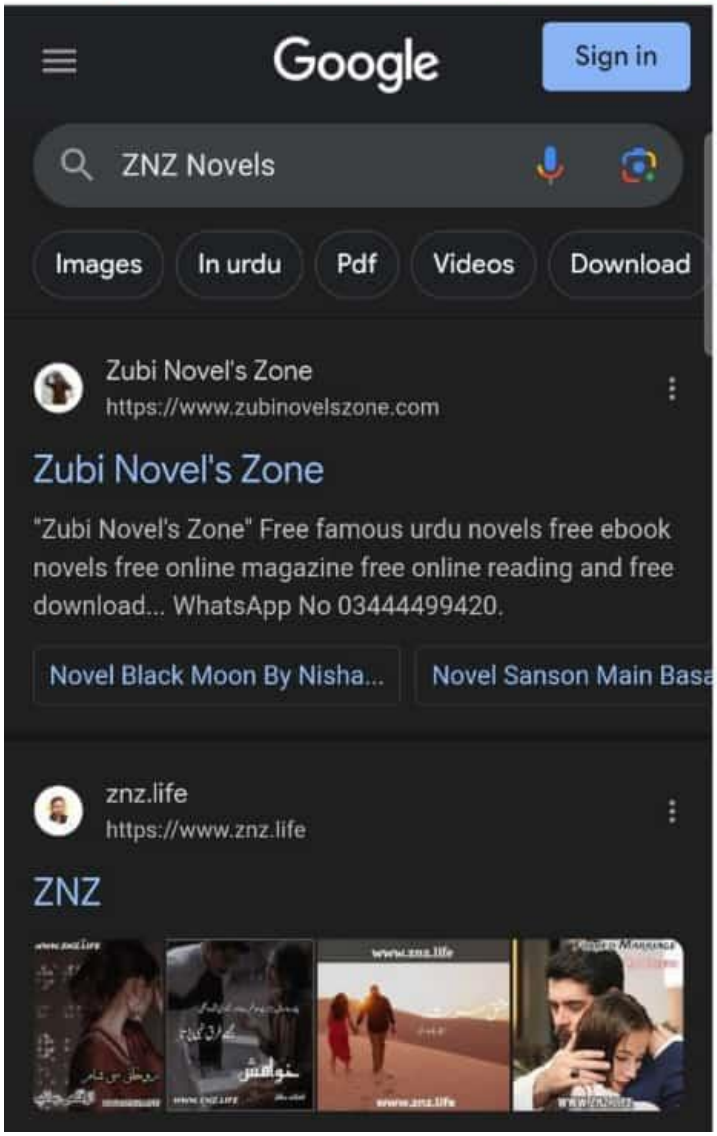
" اصل میں کس کی شکست ہے۔۔۔؟



ختم شد

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM👉ZNZ.LIFE



تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مذید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری

پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

https://wa.me/923444499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

ZNZ
Zubi Novels Zone